۱۹۱۶۳۶

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188538
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. 954.19 Accession No. ۱۰۸۲۲

Author ا - ت

Title تاریخ محمد آباد

This book should be returned on or before the date last marked below.

هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ

الحمد للہ والمنہ کہ درین ایام میمنت التیام بشارت آغاز فوحت انجام نسخہ کوالف بالضمام

مسمت اختتام محتوی حالات دار الاسلام معروف پہ دو نام اسمے

اسم تاریخی آغاز طبع

تواریخ محمد آباد

۱۳ ھ ۱۷

حدیقۂ راجستان ٹونک

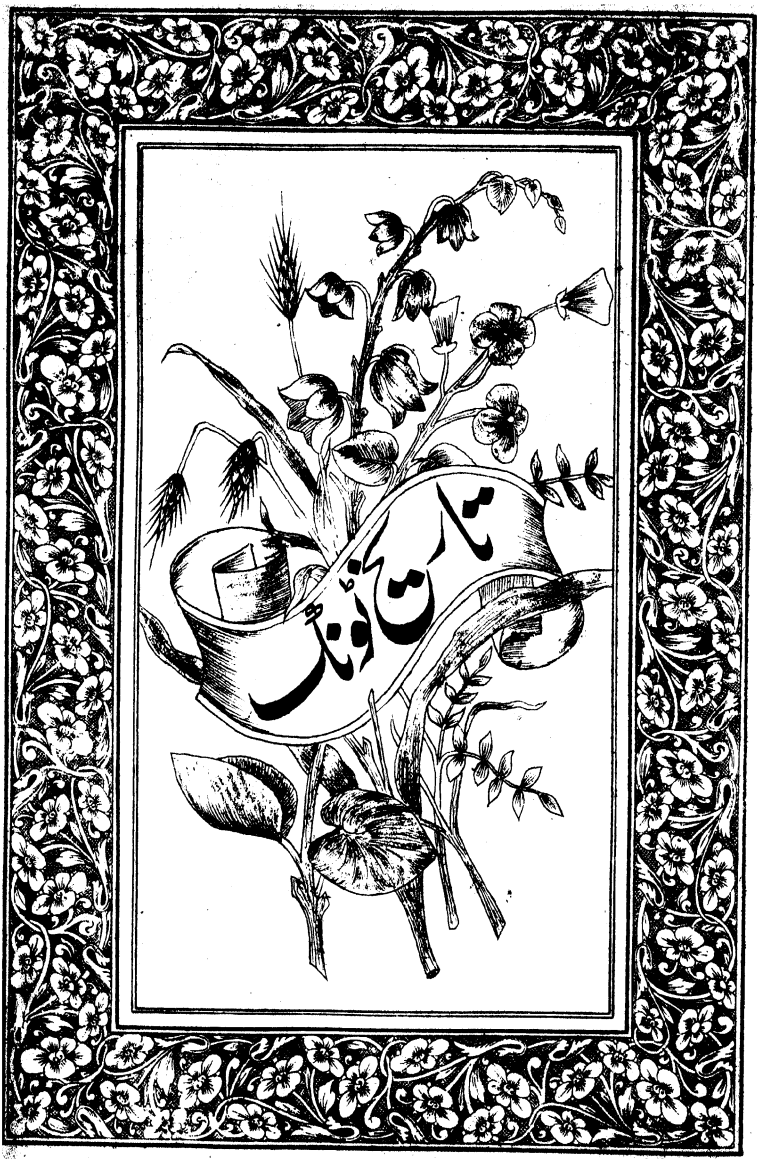
۱۳ ھ ۱۸

اسم تاریخی اختتام طبع

من تصنیف کشاف فائق حالات سلف واقف رموز کوائف خلف قلم فارتشاء ھاہر شی ومولوی حکیم

سید محمد یحیی صاحب ابن مرحوم ومغفور بدالفضلاقدوۃ العلما جناب مولانا حکیم سید ابوعلی صاحب مغفور رشاد وسلمہ جامع حضرت ایڈیٹر اودبا

در مطبع ستارہ ہند واقع آگرہ زیور طبع پوشید


تاریخ نوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و افر و سپاس کریم کارساز کو لائق ہے کہ جس نے وجودِ سائر عباد اللہ خلعت حیات سے زین و مزیب کیا اور اوس نے عاشقان محِ جلال کے قلوب کو اپنی شمع جمال باکمال پرکہ محسودِ صدہا مہِ منیر ہے پروانہ بنایا۔ نعت مستکاز اوس رسول اکرم احمد انجم کو زیبا ہے کہ خاتم دولت سلاطین جہانگیر دودۃ التاج امیران صاحب قسم شیر سرآمد نجبت بلندان ذی ہمم سر حلقہ خوش طالعان گردون حشم ہے منقبت بنہایت اصحاب کبار و آلِ اطہار کو سزاوار ہے کہ وزیران سلطنت رسالت و اعلام افواج نصرت و صولت ہین صلوۃ اللہ و سلامہ علیہ و علیہم آبہین اسے یوم الدین۔ بعد ازین یہ پیچہان کج مج زبان انکسار ممتلی خاکسار ازلی سید محمد اصغر علے آبرو خلف الصدق زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حکیم سید محمد انور علی حسینی مصطفے آبادی غفر اللہ تعالے لہ بخدمت قابلیت منشان دقیقہ رس و سخن جنجان روشن نفس عارض مدعا ہے کہ بعہد دولت مہد حضور فیض گنجور لامع النور معدلت نشور ظل اللطف رب غفور زینت بزم سروری گیہان خدیو حق پژوہ سلیمان فر بمشیہ قدر سکندر شوکت دارا حشمت حاتم ہمت خداوند نعمت ہلال رکاب خورشید قباب ماہ صورت ملائک سیرت انجم حشم ہوزاخدم مریخ صولت مشتری خصلت غریب پرور عدل گستر قابل عطا قاتل جفا استظہار درماندگان دستگیر بے سروپایان ملاذ خاکساران بے استطاعت معاذ دعاگویان بے بضاعت رافض عرصہ عدل و داد ماحی شیوہ جور و فساد مربی نشین چار بالش حکمت و دولت اورنگ زیب عظمت و حشمت سلالہ سلسلہ خلافت و جہانداری زیب ابائکرامت و نجابتداری

ناصبِ اعلام نامداری رافعِ رایاتِ شہریاری غرّہ ناصیہ والاشکوہے قرّہ باصرۂ حق پژوہے فروغ دیدۂ فرمانروائے چراغ افروز دودۂ کشورکشائے مصباحِ محفلِ اقبالِ شمسِ فلکِ اجلال واسطۃ العقد والاعزت مقدمۃ الجیش علو منزلت صاعدِ مصاعدِ شہامت وایالت عاجِ معلجِ شجاعت وبسالت موجبِ امن وامان کافۂ انام باعثِ درستیِ امورِ خاص وعام پرتوِ فیضِ خاتم والاجاہ نقشِ مصحفِ خلائق پناہی فاتحۂ کتابِ کرم ہو واطافِ قدم قیمِ قلمروِ قدردانی مخزنِ دودمانِ خانی آصفِ ثانی عادل یازل دریا دل آسان کنندۂ کارہائے مشکل مشیدِ ارکانِ شرع واسلام مقننِ قوانینِ سنتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب مستطاب معلی القاب حضرت امین الدولہ وزیر الملک حافظِ قرآن نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ جی جی آئی سی ۔ ادام اللہ اقبالہ واجلالہ خلف الصدق حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ ابن حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ آسودۂ جنت الفردوس رائے ریاست فیض بشارت دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک حرسہا اللہ عن اود آء الدھور وفساد الازمنۃ والشرور ۵

واورا سال تو ہمایون باد	خالم از بخششِ تو ممنون باد	
کمترین چاکرِ تو اسکندر	حاجب درگہت فلاطون باد	
پائے نخوتِ تو بر سرِ کیوان	بخششت از شمار افزون باد	
ہر لباسیکہ درکانِ عطاست	ہمہ بر قامتِ تو موزون باد	
آستانت شواد مسکنِ جم	دل اعدا ز رشک پُر خون باد	
چاکرِ درگہت کی دگرے	تابعِ حکمِ ہیچ سکون باد	
روئے حسنِ عروسِ مقصدِ تو	از فروغِ نشاط گلگون باد	
شاہدِ عدل بر تو مفتون است	لیلیٰ عقل نیز مجنون باد	
سہمِ رشکِ نعیمِ حشمتِ تو	دشنۂ قالبِ فریدون باد	
رشتۂ لبسِ فخرِ شوکتِ تو	دُرّۃ التاجِ فرقِ گردون باد	
ہر متاعیکہ در دیارِ غناست	جملہ بابخششِ تو مقرون باد	

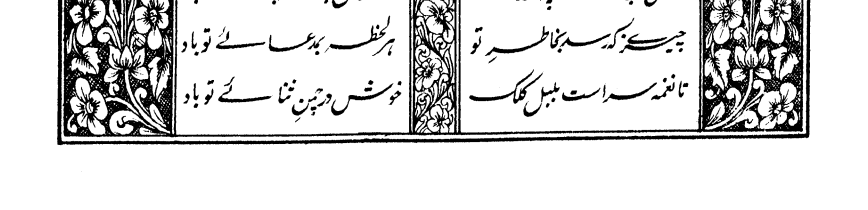
بهرِ اعدائے تو پیکانِ حسد — زهرِ دالماس سودہ معجون باد
بهرِ قوت اگر خورد معجون — در حریرِ دشمنِ تو قیمون باد
در ثنائے حسنِ اقبالت بود — بیلۂ انتقاع مجنون باد
هر کمالے که در جهان پیداست — در عروقِ تو صورتِ خون باد
هر زوالے که هست در طالع — با عدوئے تو زود مقرون باد
عید در حق او شود شبِ غم — روزِ نوروز هم شبِ خون باد
اے سخایت ز حدِ امکان دور — بل ز وهم و خیال بیرون باد
صید جانِ حسود بد طینت — طعمهٔ شاهبازِ طاعون باد
داغِ عمرِ تو هر که بر دارد — سینه اش رشکِ داغ گردون باد
جانِ بدگو که هست مجرمِ تو — از دیارِ حیات بیرون باد
زالِ دنیا کنیزِ مکتبِ تو — دولتِ دین بسانِ خاتون باد
عیش و احباب تو چو معنے و لفظ — رنج و اعدا چو شعر و مضمون باد
بکلاهِ تو جائے لعل و دُر — مهرهٔ زهرهٔ سر موزون باد
دست بردار آبروئے نیاز — از دعا میت قبول ممنون باد
کاسهٔ براهیم خانِ والاشان — حافظِ تو نوائے بیچون باد

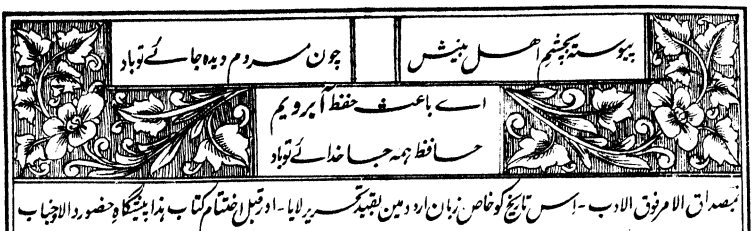
نسب نامه

امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد ابراهیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ - جی سی آئی - ای - ابن امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ - ابن وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ - خانِ الصدق امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ - ابن محمد حیات خان ابن طالع خان ابن کالیخان ابن بابو خان ابن مولا خان ابن سعید علیخان ابن فتح خان ابن فنا خان ابن الہ داد خان ابن یوسف خان ابن کڑسی خان ابن قطبی خان ابن سالار زئی گرچہ قبیلہ

سالار زئی ست ابن الیاس[۱۸] ابن یوسف[۱۹] زئی ست ابن شیخا[۲۰] ابن کند[۲۱] ابن خیر الدین[۲۲] عنز خر شبون ابن ابراهیم[۲۳]
المعروف به مطر بن ابن قیس[۲۴] عبد الرشید المقلب به پٹھان ابن عیص[۲۵] ابن سلول ابن عتبه[۲۶] ابن نسیم[۲۷] ابن[۲۸] مره ابن هذر ابن
سکندر[۳۱] ابن زمان[۳۲] ابن یمین[۳۳] ابن بهلول[۳۴] ابن سلیم[۳۵] ابن صلاح[۳۶] ابن قارو ذا[۳۷] ابن اشم[۳۸] ابن بهلول[۳۹] ابن کرم[۴۰] ابن عمال[۴۱] ابن
حدیقه[۴۲] ابن میال[۴۳] ابن قیس[۴۴] ابن عیلم[۴۵] ابن شمویل[۴۶] ابن هارون[۴۷] ابن قسرو دا[۴۸] ابن ابی بهیلب[۴۹] ابن[۵۰] طلل ابن نوی[۵۱] ابن عالی[۵۲] ابن تارخ
ابن ارزنده[۵۳] ابن شندول[۵۴] ابن سلیم[۵۵] ابن افعه[۵۶] ابن ارمیا[۵۷] ابن شاؤل[۵۸] المقلب بطالوت ابن قیس[۵۹] ابن ابیال[۶۰] ابن صوار[۶۱] ابن محوب[۶۲]
ابن[۶۳] فارخ ابن ارئیس[۶۴] ابن بنیامین[۶۵] ابن ایعقوب[۶۶] علیه السلام ابن اسحق[۶۷] علیه السلام ابن حضرت ابراهیم[۶۸] علیه السلام ابن تارخ[۶۹] المعروف
به آذر ابن تاحور[۷۰] ابن ساروغ[۷۱] ابن رعو[۷۲] ابن فالغ[۷۳] ابن[۷۴] هود علیه السلام ابن شالخ[۷۵] ابن ارفخشد[۷۶] ابن سام[۷۷] ابن[۷۸] نوح علیه السلام
ابن لمک[۷۹] ابن متوشلخ[۸۰] ابن ادریس[۸۱] علیه السلام ابن یرد[۸۲] ابن مهلائیل[۸۳] ابن قینان[۸۴] ابن انوش ابن شیث[۸۵] علیه السلام ابن حضرت
ابوالبشر[۸۶] آدم علیه السلام۔

اوّل خاکسار نے اِس منتخب التواریخ کو زبان فارسی بعبارت سلیس خاطر انیس لکھا تھا چونکہ فی زمانہ زبان اُردو اکثر رائج ہے اور
زبان فارسی کمتر شایع ہے بنابر علیہ حسب الایماے جناب والا خطاب غیرہم ہاطل نصفت وعدالت سحاب مدرافتوت ومروت عنوان
صحیفہ سروری فہرست جریدہ والاگہری منہل مکارم اکرام سرچشمہ مراحم خاص عالم سند نشین سرفرازی زیب وسادہ ممتازی
مروج آئین دین وملت محیط بسیط غرہ مرتبت فرازندہ چتر والاجاہی فروزندہ مصباح فیروز بختی حضرت افتخار الامرا فخر الملک
صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وایس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کونسل
دام دولتہ وحشمتہ۔ خلف الصدق حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ
امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شیر جنگ مرحوم مغفور ۵





بمصداق الامر فوق الادب - اِس تاریخ کو خاص زبان اردو مین بتقیید تحریر لایا - اور قبل اختتام کتاب ہذا پینگاہ حضور والا جناب وزیر اعظم سے خاکسار کو پروانجات خوشنودی مزاج وہاج خود بدولت براہ مزید قدردانی وقدانوازی عطا ہوئے چنانچہ نقل ہر دو پروانہ نوک ریز خامۂ ضراعت ختامہ ہے -

نقل پروانہ باجلاس حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای - دام اقبالہٗ

سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - پینگاہ حضور سے جو طلبی متماری ہو کر ماموری بدفتر دارالانشا عمل مین آئی ہے بنابرین قلمی ہے کہ بحسب خواہش ما بدولت واقبال کارہائے متعلقہ خود کو بجزم ودہوشیاری جس طرح کہ خیراندیشان براہ دلسوزی انجام کو پہونچاتے ہین بمنصۂ شہود لاؤ اور جس خیال سے کہ ما بدولت نے تمکو اس دفتر خاص مین مامور کیا ہے براہ عقیدت اندیشی اس طرح سرانجام کو پہونچاؤ کہ مورد تحسین وآفرین ہو در باب ترقی تنخواہ متماری کے حضور کو کامل خیال ہے الحال جو مشاہرہ تمہارا کہ جانماد بدری سے ہے اوسکو بصیغۂ امیدواری تصور کرکے ہرگونہ سرور افزائے خاطر عاطر ہین کہ عنقریب مشاہرہ انجام وہی خدمات مفوضہ تمکو حاصل ہوگا فقط مرقوم یکم ماہ جون ١٨٨٥ء مطابق ہفتہم ماہ شعبان ١٣٠٢ھ ہجری - حسب الحکم حضور انور دام اقبالہٗ مشافہۃً بقلم محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص -

نقل پروانہ باجلاس حضرت وزیر اعظم نائب الریاست بہادر دام دولتہ از دفتر دارالانشائے حضوری

سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند بعد سلام مسنون واضح باد - تمنے بدرخواست دارالانشا سرکار فیض مدار حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ کا رمفوضۂ خود کو باحسن وجوہ انجام دیا لہذا جیسن کارگذاری خوشنودی

ایجناب نسبت تمہارے متصور ہونی چاہیئے کہ آیندہ بھی ہمہرین منوال کار متعلقہ خود کو بجزم دہ ہشیاری انجام دیکر سرافزاے خاطر ایجناب رہین اور اس پروانہ کو سند خوشنودی مزاج تصور کرکے اپنے پاس رکھین فقط المرقوم تاریخ نہم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق سوم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۷ء بقلم حافظ محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص۔

امید تکلبندان گلزار معانی و بہارافزایان گلشن خوش بیانی سے یہ ہے کہ اگر کہین کتاب ہذا مین سہو و خطا پائین بمقتضاے العفو عند کرام الناس اصول ہا۔ براہ عیب پوشی تصحیح کو کام فرمائین ؎

چو حرفے پسند آید از ہر ہزار	بگیری کہ دست طعنت مدار
نہ نازم بسرمایۂ فضل خویش	بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
بخشائے کانانکہ مرد حق اند	خریدار دکان بے رونق اند

وَالَیہِ المَرجِعُ وَالمَآب

مقالۂ اوّل - بوتیرہ کنونہ ریاست دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع کوائف پرگنات وغیرہم۔ خلاصہ از حال ۱۲

مقالۂ دوم مشتمل بر حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ بہادر و نواب امین الدولہ بہادر مع عہدہ داران ریاست وغیرہ علی قدر مراتب۔

مقالۂ اوّل بوتیرہ کنونہ ریاست فیض بشارت دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع دیگر پرگنات وغیرہم

واضح ہو کہ قصبۂ ٹونک زیر کوچۂ رسالب رود بناس پر واقع ہے شہر جے پور سے بجانب جنوب قریب کوس اور علی گڈہ سے جانب مغرب بارہ کوس اور دہلی سے بجانب جنوب و مغرب ایکسو نو کوس اور دارالخیر اجمیر سے بجانب مشرق چالیس کوس اور میواڑ سے بطرف شمال ایکسو چوبیس کوس ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ۔ طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ۔ ملک غربی و شمالی متعلق ڈہونڈار ہے اور شرقی و جنوبی ناگر چال اور یہ اندگڈہ کی سرحد تک ہے اور وہان سے سرحد ملک کٹہاڑ اور باڑودی کی شروع ہوتی ہے

بیان ابتداے حال آبادی ٹونک

سمت ۱۰۰۳ بکرمی مین بروز یکشنبہ ماہ بدی ۳ مسمی ٹمن پال تونر برادر راجہ دہلی کہ بوجہ کسی سخت بخش کے اپنے بھائی سے جدا ہوکر اس جگہ وارد ہوا اور چند روز یہان قیام کیا پھر ٹمن پال کو راجہ دہلی نے اپنے پاس بلوالیا۔ بروقت روانگی اپنی طرف سے ٹمن پال

نے مسمی رام سنگھ ملازم خود کو بنیرا باد ی قصبہ مامور کیا اوسنے دامن کوہچہ مین کئی زمانہا اوسکو رسیا کی ٹیکری کہتے ہین حسب الامر آمائے خود ایک قصبہ معمور کر کے ٹونکرا نام رکھا اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زبان ہندی مین کوہچہ کو ٹکدار کو ٹونک کہتے ہین اس سبب سے اوسکی آبادی زیرین کو ٹونکرے کے نام سے موسوم کیا اولاً ٹونکرا قوم تونوان کے قبضے مین تھا بعد ازان قوم چوہان کے تصرف مین رہا پھر سمت ۱۱۳۵ بکرمی مین سولنکی گجرات سے خراب خستہ ہوکر دارالخیر اجمیر مین آئے اور پرتپال سولنکی کی شادی کنور پال دختر راجہ سومیشوالی اجمیر سے ہوئی سولنکی مذکور کو پرگنہ رامسر جاگیر مین ملا اور وہ تا مدت اپنی گذر اوقات اوسی جاگیر مین کرتا رہا پھر سمت ۱۱۵۹ بکرمی مین سولنکی مرگیا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا بال پساؤ مسند نشین ہوا بعد ازان راؤ سالگا پسر بال پساؤ حکمران ہوا اوسکے بعد گوبندراج پسر راؤ سالگا مسند پر بیٹھا سمت ۱۲۱۲ بکرمی مین ساتوجی راجپوت چوگونے ٹونکڑے کو توڑے کے متعلق کر لیا تھا اسی ایام مین گوبندراج پسر راؤ سالگا کے ساتوجی پاتوجی سے سخت لڑائی ہوئی ساتوجی پاتوجی قتل ہوئے ٹوڑہ اور ٹونکڑا گوبندراج کے قبضے مین آیا بعد انتقال گوبندراج کے اوسکا بیٹا راؤ کو نبھا صدر نشین ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا کیلن دیو ہوا بعد ازان اوسکا بیٹا پاتاجی مسند نشین ہوا سمت ۱۳۵۶ بکرمی مین مہیس داس آہیر ساکن بارام پورے نے بحکم سلطان علاؤالدین خلجی موضع مہدوا اس کو آباد کیا اور ٹونکڑے کی آبادی کو بھی بڑھایا اسنے اسی حسن خدمت مین حضرت سلطان علاؤالدین سے سند چودہرات حاصل کی چنانچہ آج تک اوسکی اولاد حق چودہرات پاتی ہے سمت ۱۳۹۰ بکرمی مین پاتاجی پسر کیلن دیو کو اوسکے چھوٹے بھائی حقیقی مسمی روپال نے قتل کر ڈالا اور اوسکی جگہ آپ حکمران ہوا بعد ازان ساتل دیو پسر روپال صدر آرا ہوا سمت ۱۴۴۲ بکرمی مین ساتل دیو نے ساتو تالاب کنوی زمانہا اوسکو تالاب چتر بھوج کہتے ہین بنایا - بعد ساتل دیو کے اوسکا بیٹا راؤ سیڈھو مسند نشین ہوا راؤ سیڈھو کے بیٹے بدین تفصیل پیدا ہوئے - راؤ ڈونگرجی - کیسم راج - بھوجاجی - کھیمون جی - دھیراج جی - باگھنڈجی - بیرسال جی - بعد انتقال سیڈھو جی کے اوسکا بڑا بیٹا ڈونگرجی صدر نشین ہوا اور ناتھاجی پسر کیسم راج - راج محل اور آنوہ اور کنواڑہ اور دونی پر قابض ہوا - اور راؤ رتن پسر کلان ڈونگرجی ٹوڑہ کا حاکم ہوا اور اوسنے سمت ۱۵۱۵ بکرمی مین کوٹ اور محل بنا کیا - اور جگادیت پسر خرد ڈونگرجی ٹونکڑے پر قابض ہوا - اور ناتھاجی سے مہیس داس اور مہیس داس سے مالنگھ اور مالنگھ سے گیتاجی اور گیتاجی سے سوجن جی مرقوم بعد اُخرے پیدا ہوئے - سوجن جی نے سوچ پورہ کہ جسکو اب سانکھنا کہتے ہین آباد کیا - اور بموضع سانکھنا سمت ۱۶۳۷ بکرمی حین سند سنتھانا تھہ جی کا تعمیر ہوا چنانچہ یہی سمت اوسکے کتبہ مین کندہ ہے اور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین جوگا دیت لاولد فوت ہوا اور اوس کی چار عورتین اوسکے ساتھ ستی ہوگئین - راؤ رتن پسر کلان ڈونگرجی حاکم ٹوڑہ ٹونکڑے پر قابض ہوگیا اور اپنی جانب سے مانک جی کو عامل ٹونکڑے کا کر آیا

مانک جی نے مانک چوک اپنے نام سے ٹونکڑے مین جدید تعمیر کیا - راؤ رتن سے سورسین اور سورسین سے پرتھی راج دیو پیدا ہوا پرتھی راج دیو کے دو بیٹے ہوئے - گمان جی - رامچندر جی - گمان جی یکماہ حکمرانی کرکے دیوانہ ہوگیا اوسکی جگہ رامچندر جی قابض ہوگیا بعد اوسکے کنور کلیان داس کا بنیہ مسند نشین ہوا سنہ ۱۶۵۲ بکرمی مین بعد اکبر بادشاہ مہاراجہ مانسنگہ رئیس آمیر نے فوج کشی کرکے ٹوڑہ اور ٹونکڑے پر قبضہ کرلیا - سنہ ۱۶۷۲ بکرمی مین مہاراجہ مانسنگہ فوت ہوگیا اور اسی سمت مین بادشاہ جہانگیر نے کہ والد الخیر آمیر سے بجانب قلعہ رنتھمبور تشریف فرما ہوئی ہے موضع کاہرہ علاقہ ٹونک مین قیام فرمایا تھا بعد انتقال مہاراجہ مانسنگہ کے جگت سنگہ اوسکے بعد راجہ مہاسنگہ مرا بعد اُسکے آمیر مین حکمران ہوئے ان بعد راجہ جے سنگہ مسند نشین ہوا - اسکو اسکے پسر مسمی بہ رت سنگہ نے بایماے شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ زہر دیکر ہلاک کرڈالا بعد ازان رام سنگہ وبشن سنگہ وقتاً فوقتاً صدر نشین ہوئے ان ہر دو راجہ کے عہد مین آمیر بہ تنزل آیا صرف بیتین پرگنے رہگئے - آمیر - دوسہ لبسوہ - سنہ ۱۶۹۹ بکرمی مین بعد اسے سنگہ سیسودیہ نے ٹوڑہ اور ٹونکڑہ پر قبضہ کیا سنہ ۱۷۰۰ بکرمی مین بعد اسے سنگہ ہوالا ماتہ برہمن گوت کوڑنے بارہ گانون ویران کرکے ٹونکڑے کو آباد کیا اور ٹونکڑے سے ٹونک نام کہا اور جی نام آج تک مشہور ہے بہ سنہ ۱۷۵۳ بکرمی مین مہاراجہ بدہ سنگہ ہاڑا حکمران ہوا سنہ ۱۷۶۴ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک پر قبضہ کیا - بعد ازان امیری سنگہ وماد ہو سنگہ وقتاً فوقتاً قابض ہوئے سنہ ۱۷۸۰ بکرمی مین مہاراجہ سوائی جے سنگہ بتاریخ شادی خود ٹونک مین فائز ہوا بعد انفراغ کار شادی اپنی شہر سے سندہ بوم دوسو ساٹھ موضع کی کہ عہد شاہی سے اوسکے پاس تھا لیکر ٹونک کو اوسکی جاگیر مین دیدیا اسی تلمدیگر وقصبہ ٹونک کے شہر پناہ تیار ہوئی بہ سنہ ۱۷۸۶ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک اپنے خسر سے واپس لیکر بارہ گانون کی ہوم مقرر کردی آخر سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین ہوم ہی ضبط ہوگئی وجہ ضبطی کی یہ ہے کہ سمت ۱۸۰۶ بکرمی مین ملہار راؤ بنا بر انتظام و اہتمام مسند نشینی مادہو سنگہ ٹونک کے راستے سے جے پور جانا تھا جسوقت فوج ملہار راؤ کی متصل قلعہ بہوم گڈہ کہ جسکو فی زمانا قلعہ امیر گڈہ کہتے ہین پہنچی اہل فوج نے نقارہ بجایا کرم چند بہوسیہ نے قلعہ بہوم گڈہ سے ملہار راؤ کے لشکر پر گولی برسائی جس قبیل پر کہ نشان فوج کا تھا اوسکو گرادیا ملہار راؤ نے جے پور سے واپس آکر کرم چند بہوسیہ کو قتل کرڈالا اور قلعہ بہوم گڈہ کو خاک برابر کیا سمت ۱۷۹۹ بکرمی مین سوائی جے سنگہ فوت ہوگیا امیری سنگہ اور مادہو سنگہ کے درمیان بابت صدر نشینی نزاع واقع ہوا آخر امیری سنگہ زہر کہاکر مرگیا اور مادہو سنگہ صدر نشین ہوا سنہ ۱۸۰۰ بکرمی مین مادہو سنگہ نے بجلد دے مدد ہی دلک چوالیس لاکھ روپیہ اور پرگنہ ٹونک ورامپورہ عرف ملہ گڈہ ملہار راؤ ہولکر کو دیا بعد ایکسال کے مادہو سنگہ نے ٹونک کو واپس لے لیا بعد انتقال مادہو سنگہ کے پرتھی سنگہ صدر نشین ہوا سنہ ۱۸۲۱ بکرمی مین تکوجی ہولکر ٹونک پر قابض ہوا بعد تکوجی کے کاشی راؤ ہلکر حاکم ہوا ابتداے سمت ۱۸۵۶

بکرمی مین کاشی راؤ ہولکر نے حکمرانی کی پہر آخر سمت مذکور مین عرصہ دو نیم ماہ تک ٹونک پرواں جے پور کا قبضہ رہا پہر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو مقید کر کے ٹونک پر اپنا قبضہ کر لیا سمت ۱۸۲۳ بکرمی سے سمت ۱۸۵۶ بکرمی تک ششیو گوپال - گوبند کرپال کرپال سنگہ - جیواجی وغیرہم وقتاً فوقتاً عامل رہے سمت ۱۸۵۸ بکرمی مین پیرن صاحب نے ٹونک کو فتح کیا بعد چندے پہر کاشی راؤ ہولکر ٹونک پر قابض ہو گیا پہر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کر کے کمنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو صدر نشین کیا اور اوسکے نام سے سکہ جاری کیا اور بنا بر تالیف قلوب رعایا و برایا اپنی مُہر مین یہ عبارت کندہ کرائی - جسونت راؤ خدا دی سوائی کمنڈے راؤ سمت ۱۸۵۹ بکرمی مین کرنیل پیرز صاحب نے ٹونک اور علیگڈہ کو فتح کر کے سری بالکشن راؤ کے تفویض کر دیا - سمت ۱۸۶۰ بکرمی مین شہر ٹونک چندے بتصرف دولت رائے اور چندے بقبضہ کمنڈے راؤ ہولکر و جنرل لیک صاحب بہادر رہا سمت ۱۸۶۱ و سمت ۱۸۶۲ بکرمی مین شہر ٹونک پر یکی اشخاص قابض رہے سمت ۱۸۶۳ بکرمی مین ٹونک اور راسپورہ عرف علی گڈہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا اوس وقت مین ہمرکاب نواب ممدوح المدح کی اس قدر آدمی اور توپین تین (۳۵۰۰۰) مردم (۱۱۵) اتوپ اس ریئس فرزانگی شعار کی حُسن توجہ اور اولوالعزمی سے یہ خارستان گلستان ہو گیا -

بیان بناہائے قدیمہ و جدیدہ

سمت ۱۴۹۸ بکرمی مین بائی جی دختر سورجن دیو نوچہ رانائی چیتوڑ نے ایک تالاب بائی لاؤ اپنے نام سے متصل کی سہیلیونا کے نوالی فرماتا اوس تالاب کو بائیلان کہتے ہین - اور اسی سمت مین بعہد ساتل دیو سکہہ رام سراوگی اجمیری نے ایک باؤڑی اور ایک باغیچہ بجانب شمال تعمیر کیا - اور نانک جی نے بعہد راؤ رتن ایک تالاب بنوایا اور اوس کا نام تالاب نانک لاؤر کہا اب اوسکو تالاب استل کہتے ہین اور نانک جی کے ایک مصاحب نے کراسکو راؤ کہتے تہے ایک تالاب راؤ لاؤ بنوایا اب اوسکو تالاب علیگنج کہتے ہین اور راؤ مذکور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین فوت ہوا - سمت ۱۶۵۲ بکرمی مین اکبر بادشاہ کی طرف سے مومنا منصور عامل ہو کر ٹونک مین آئے اور اونکا یہین انتقال ہوا چنانچہ اونکا مقبرہ بزیر دامن کوہچہ رسیا موجود ہے اور بقرہ کے کنارے پر میر حبیب علی ولد میر علی ابن میر احمد ساکن اٹاوہ تعلقہ دار محمد گڈہ نے بعہد نواب امیر الدولہ بہادر ایک مسجد تعمیر کی ہے چنانچہ دیوار مسجد پر یہ تاریخ کندہ ہے ؎

ز فضل خداوند ارض و سما — جمعیت علی کرد خانہ خدا
چو تاریخ مسجد بجستم ز دل — بگفتا - چہ مسجد خجستہ بنا
۱۲۳۶ھ

رسیا کی چھتری اگرچہ پیشتر سے تھی مگر بجلی کے صدمہ سے خاک برابر ہوگئی تھی سنہ ۱۸۵۵ء بکرمی مین پنڈت انبواجی نے ہولکر کی جانب سے پھر چھتری بموائی اور اب تک موجود ہے اس چھتری مین دیارام کایستہ مشہور باسم رسیا کہ وافتہ مزاج تماکو کثر پیا کرتا تھا اور اشعار عاشقانہ پڑہتا تھا اسواسطے رسیا کی ٹیکری مشہور ہوگئی - اور کرکو بچہ مذکورہ پر ایک پرانا مندر ہے کہ اوسکو ہر اجی کہتے ہین اور حوض اوسطا اوسپر تعمیر ہے کہ ایام بارش مین بلسان دیدۂ عاشق پر آب رہتا ہے سنہ ۱۸۱۶ء بکرمی مین اقوام کایستہ نے مکان انبو نادیہی کی بنا قایم کی لیکن ناتمام رہی بعد ازان سنہ ۱۸۶۶ء بکرمی مین بینی رام نند لعل وغیرہ قانونگویان ٹونک نے مکان انبو نادیہی کو تیار کیا اس مین سمکا لعہ ۶۹۰۹ صرف ہوئے اور زر حاصل اراضی معافی سمائیگے گوشائین پوجاری کو معاف کیا مکان انبو نا مین ایک تصویر سنگ سفید سے تراشی ہوئی قدیم سے تھی مگر فی زمانہ بتاریخ یکماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ مطابق بیسجدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء عجوردن نے باین خیال کہ شاید جوف مین اس تصویر کے جواہرات ہے پاش پاش کرڈالا سنہ ۱۸۳۳ء بکرمی مین لال سنگھ افسر کمپو نواب امیر الدولہ بہادر کہ ملقب بخطاب راجہ بہادر تھا فوت ہوا اوسکی چھتری لب تالاب چھتر سیوج موجود ہے - مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کی حویلی کے دروازہ پر یہ تاریخ مرقوم ہے ؎

محمود حوض مسجد و الله عجیب ہے	تاریخ اس بنا کی جاے غریب ہے	۱۲۴۱ھ	

اب یہ مکان اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ کے قبض و تصرف مین ہے سنہ ۱۸۷۶ء بکرمی مین مختار الدولہ بہادر نے ایک باڑی اور ایک مسجد متصل مزار میان گلاب شاہ پیر کے براہ بندبختہ تعمیر کی تہی چنانچہ اوسپر یہ کتبہ مرقوم ہے - یا اللہ یا محمد ابوبکر عمر - عثمان - علی - امام حسن - امام حسین بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎

باوری کردہ بنا محمود خان عالی ہمم	سن زہجری کنند ارد و صد بست و دوم	۱۲۲۲	

سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین مختار الدولہ بہادر حسب الحکم نواب امیر الدولہ بہادر عامل پرگنہ ٹونک ہوے اور کوچہ رسیا کے دامن مین چاندنی کی بناڈالی نواب وزیر الدولہ بہادر نے اپنے عہد دولت مہد مین اوس چاندنی کا نام کمپو دوم رکھا اور یمین الدولہ نواب محمد علی خان بہادر نے اپنے وقت مین اوسکا نام حیدری کمپو رکھا نواب امیر الدولہ نے سنہ ۱۲۲۳ھ مین، دو بنا س پرشکر کو فرمایش کر کے مکان تعمیر کرائے اور اوسکو بھیرو کے نام سے موسوم کیا سنہ ۱۲۲۵ھ مین جامع مسجد بھیرو کی تعمیر ہوئی سنہ ۱۲۳۸ھ مین اوس مسجد کا کوا ہتا ہوا متصل مسجد مولانا حیدر علی صاحب مختار الدولہ بہادر کا ایک بانجہ ہے اوسکے کتبہ مین کے پتھر پر یہ شعر کندہ ہے ؎

چاہ کو چاہ کر بنایا ہے	باغ محمود نے لگایا ہے	۱۲۳۰ھ	

بساون لال میر منشی نواب امیر الدولہ بہادر کی چہتری پر یہ عبارت منقش ہے میر فضی بساون لال ولد تن سکھ راے ابن دونداں قوم کایستہ سکنے کہرہ ساکن بلدہ بلگرام سنہ ۱۸۹۴ بکرمی سنہ ۱۲۴۴ھ مین نواب امیر الدولہ بہادر نے اپنے نام سے امیر گنج معمور فرمایا چنانچہ سنہ اس قطعہ تاریخ سے ظاہر ہے ؎

گنجے بنا نمود چو نواب نامدار
از خرمی پرست و سراسر تہی ز رنج

تاریخ آن بجست چو شادان زہاتفے
گفتا زود لکشاست ز نام امیر گنج

۱۲۴۴ھ

بعد تیاری امیر گنج نواب امیر الدولہ بہادر نے یہ حکم فرمایا کہ میرے فرزند سعادتمند کے نام سے بھی ایک گنج تیار کیا جاے اور اوسکا نام وزیر گنج رکھا جاے چنانچہ حسب الحکم والا تھوڑی مدت مین بندگان والا حکم حضور پر نور بجالاے سنہ ۱۲۴۶ھ مین جامع مسجد و چاہ کلان وزیر گنج تیار ہوا چنانچہ سن اس قطعہ تاریخ سے ظاہر ہے ؎

امیر الدولہ چون چاہے بنا ساخت
کہ آب اوست باکوثر برابر

سن تاریخ آن شادان رقم زد
کہ جاے پیشہ یابند کوثر

۱۲۴۶ھ

سنہ ۱۲۳۵ھ مطابق سنہ ۱۸۷۶ بکرمی مین قلعہ امیر گڈہ کی تعمیر ہوئی سنہ ۱۲۳۶ھ سنہ ۱۸۷۷ بکرمی مین نو محل پشتیش محل دربنگ محل وغیرہ قلعہ امیر گڈہ مین طیار ہوئی اور دروازہ قلعہ اندرونی و بیرونی دیوہلی پختہ عقب دیوانخانہ دیوہلی دیگر متصل توشہ خانہ نواب وزیر الدولہ بہادر نے اپنے عہد دولت مہد مین بنوائی قبل اقتباس نواب امیر الدولہ بہادر قلعہ محل مین چند دکانین دیک چاہ اندرون بالا قلعہ دیک تکیہ نہ بعمارت کہنہ اب تک موجود ہے سنہ ۱۲۳۹ھ مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دیوانخانہ بنوایا چنانچہ اوسکی یہ تاریخ ہے ؎

چو نواب امیر الدولہ مجاہد
کہ مثل حاتمش در خلق نام ست

بنا فرمود جاے باعظامی
کہ در خوبی بعالم خوش مقام ست

بہ صحن خانہ اش از وسعت جاے
تو گوئی وسعت عالم تمام ست

کند تا ہر شب ایجا زش مہتاب
قمر سرگرم این خدمت مدام ست

بشوق خاکبوسے بر در او
ز خیل سروران بس از حام ست

چو شادان داری فکر سال تاریخ
بگو این قصر جاے بارعام ست

۱۲۳۹ھ

سنہ ۱۲۴۰ھ مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ایک دولتخانہ تعمیر فرمایا چنانچہ اوسکی یہ تاریخ ہے ؎

بنا فرمود چون عالی مکانے — امیر الدولہ باطبع زدل آرا
سر دستور سرداران عالم — زصیت فیض او شد بہر جا
پیش جود آن فیاض دوران — نگیرد نام حاتم کس بدینا
بمیدان چونکہ اسپش کرد جولان — بیک دم شد قیامت آشکارا
زکین بگرفت چون آن تیغ در دست — چو گوہر داشت از زین فرق اعدا
بہم گرگ و غنم در دور عدلش — ہمی نوشند باہم آب یکجا
بعہد او زبس دین را رواج است — تمامی کفر زائل شد سراپا
بنافرنافہ گردیدہ گرہ بو — شمیم خلق چون نقش بصحرا
پے تفریح خود در قلعۂ خاص — بنا کردہ مقام فرحت افزا
بخوبی در جہان ضرب المثل شد — سر اعدا ازو بر سنگ خارا
بجائے آب و گل بس صرف کردند — زیا قوت و گہر الماس و مینا
ز انوار زر و الماس و گوہر — تو گوئی جلوہ صد مہر پیدا
بتوصیفش سخن دیگر چہ رانم — کہ بیکار ست فکر من درینجا
ز ذات آن مکین این فیض متنزل — الٰہی تا ابد آباد باد ا
چو شادان جست تاریخ بنایش — خرد گفتا۔ مقام عشرت افزا

۱۲۸۰ھ

آوا اسی سال مین رو بروے قلعہ معلی ایک باغ لگایا گیا اور اوس کا نام **نظر باغ** رکھا گیا چنانچہ یہ اوسکی تاریخ ہے ۵

چہ خوش باغ از قلعہ پیش نظر — **نظر باغ** نامش ازان شد مگر
ز ہر نوع اشجار خوش میوہ دار — چہ انجیر و امرود و نارنج و نار
بسا سیب و لیمون و انبہ بہی — یکے از دگر بردہ گوئے بہی
بسا نخل خوشرنگ خوش سایہ دار — ز بالا فردوش شدہ شاخسار
مگر از پے ہر کہین و مہین — بخدمت فوکردہ سر بر زمین

بفضل زمستان و رو لالہ زار — چو رخسارِ خوبان نمودہ بہار
ز صدبرگ و داود ہ رنگ زرد — بہارِ بسنتی رو جلوہ کرد
گل رگبش خوش بہارے فشرد — باہل نظر شوخ چشمے نمود
پئے مقدمِ آن امیرِ جہان — بود چشم او منتظر بے گمان
میانش مکانی عجب دلکشا — کہ شد جلوہ باغ زو پر ضیا
بجستم چو تاریخ او از سروش — ندا دلربا باغ آمد بگوش

اور یہ باغ بگوشۂ مغرب و ملصق بکرانۂ شرق متصل محلہ امیر گنج ہے اور اس باغ مین پانچ کوٹھیان عظیم الشان طلا کار اور نہایت دلچسپ طرح اعمار تعمیر ہین اس باغ مین ایک عمارت نہایت عالیشان ہے جسکو **مچھی بھون** کہتے ہین اور اوس مین ایک نہایت عمدہ حمام کبرائہ شمال واقع ہے اور اسی باغ کی وسط مین ایک مقام خشیش محل نام ہے کہ سراپا مطلا و مذہب قابل دید ہے اس محل کی دید ہے نہ شنید ہے اور اس پرگنہ مین تین قلعے ہین اول قلعہ ہوم گڈہ کہ فی زمانہا جسکو قلعۂ امیر گڈہ و قلعۂ معلی کہتے ہین یہ قلعۂ خاص ٹونک مین بجانب جنوب بارۂ برج کالبان بروج فلک واقع ہے اس قلعہ کا دور اور بلندی بحد اوسط ہے اور اندر قلعہ کے ایک چھوٹا قلعہ ہے جسکو **بالا قلعہ** کہتے ہین اور قلعہ مین تین مسجدین اور چار کنوین اور دو بنگلے بالا قلعہ پر ہین اور علاوہ اس کے مکانات عمدہ و دلچسپ مثل ٹونکنی خانہ و خزینہ و منشی خانہ و کتب خانہ دو دو اخانہ و آب دار خانہ و پالکی خانہ و فراش خانہ و توپ خانہ و محکمۂ عالیہ کونسل و محکمہ نیابت و محکمہ حساب و جانچ و بخشیگیری کل سرقع بموقع تعمیر ہین برج قلعہ معلے پر حد ۱۵۵ اتو اب تیار موجود ہین باقی مدفون ہین دوسرا قلعہ متحد گڈہ ہے کہ ٹونک سے آٹھ کوس کے فاصلہ پر بجانب شرق واقع ہے تیسرا قلعہ گیڑی ہے کہ ٹونک سے پانچ کوس کے فاصلہ پر بجانب شمال واقع ہے اگرچہ ٹونک مین بہت باغ ہین مگر نو باغ علاوہ نظر باغ کے مستثنا ہین اول **گلزار ابراہیم** کہ فی الواقع اسم بامسمی ہے بجانب گوشۂ جنوب متصل موتی باغ عقب قلعہ معلی واقع ہے اسکے وسط مین ایک بنگلہ مختصر ہے بزبانہ سیاق اسی جگہ ایک باغ تھا مگر بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بوجوہات چند در چند قطع کر دیا گیا تھا بعہد رئیس حال پھر لگایا گیا اور اسکا نام گلزار ابراہیم رکھا گیا **موتی باغ** گوشۂ شرق واقع ہے اسکو **موتی بیگم** تکملہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم ہمشیرۂ منور خان عمر میان متوفے بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا ہے یہ باغ جملہ رؤسا شہر و اعزۂ خاندان کا دفن گاہ ہے اور اس باغ کی غربی و جنوبی گوشہ پر ایک چاہ اور مسجد اور تالاب ہے تالاب مین ہمیشہ پانی نہین رہتا ہے اور اس تالاب کے مشرق و مغرب و شمال رخ پر مکانات پختہ جت اساتین

مسافرین و مترددین بعد حشمت نواب امیر الدولہ بہادر بوساطت مختار الدولہ بہادر تعمیر کئے گئے ہین چنانچہ تاریخ تعمیر تالاب یہ ہے ۵

ز فضل خدا شد محمد امیر	بنا کرد مسجود پاک غدیر	

حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسی تالاب کے شمال رخ پر ایک مدرسہ تعمیر فرماکر **مدرسہ خلیلیہ** نام رکھا ہے - عیدگاہ باغ شہر سے باہر متصل بناس باغ بفاصلۂ یک میل واقع ہے اور اسکو **نواب پسند** بھی کہتے ہین فی زمانہا حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسمین ایک کوٹھی نہایت خوش قطع و خوشنما وضع بنوائی ہے بایام گرما اکثر حضور اسی باغ مین استراحت فرماتے ہین بناس باغ شہر سے باہر بفاصلۂ یک میل رودبناس پر واقع ہے اگرچہ یہ باغ بہت دیرینہ سال ہے مگر فی الحال رئیس حال نے از سر نو عریض و طویل احاطہ فرماکر بیگم باغ کے نام سے موسوم کیا ہے اور اسکے وسط مین ایک حوض نہایت آبرو بقا کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے ایام باش مین اعلی درجہ کی تفریح گاہ ہے - باغ بندبیرون شہر بجانب شرق بفاصلۂ یک کروہ متصل رودبناس پائین کو ہیچ عرق مین واقع ہے اور اسکی کنارۂ اعلی پر جانب شرق مکانات پختہ عمدہ تعمیر کئے گئے ہین اور اس باغ کے گوشۂ جنوبی پر بند آب نہایت وسیع و عمیق ہے اور بند آب مین جانوران آبی ہر قسم کے رہتے ہین اکثر حضور نواب صاحب بہادر یہان رونق افزا ہوتے ہین **فیروز باغ** بست شمال بیران شہر لب شاہراہ عیدگاہ و عسکر فیروزی واقع ہے اسکو افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست نے برعایت فیروز جنگ فیروز باغ نام رکھا ہے حسن و خوبی اور دلفریبی مین یہ باغ رشک گلزار ارم ہے چمن چمن طرفہ بہار ہے اسکے کنارۂ شرقی و شمالی پر ایک بنگلہ خوش وضع ہے اور اوس بنگلہ مین ایک چھوٹا سا حوض فوارہ دار ہے - باغ خالصا صاحبہ لب دریاے بناس واقع ہے اس باغ کو خالصا صاحبہ نواب وزیر الدولہ بہادر المخاطب سید علی شاہ صاحب نے بعد انتقال دارخال شوہر خود اپنے نام سے موسوم کیا ہے بیگم باغ قدیمی متصل بناس باغ واقع ہے اس باغ کو والدۂ ماجدۂ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بعد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا تھا اسمین قبور جناب اخوند محمد یار خانصاحب والد ماجد بیگم صاحبہ موصوفہ و دیگر متوسل سید علی شاہ صاحب و حافظ میر عالم خانصاحب و شاہ عالم خانصاحب موجود ہین اور علاوہ ان باغات کے اطراف شہر مین اکادن باغ سبز ہین خاص شہر مین چھتیس مسجد پختہ موجود ہین ان جملہ تین مسجدین کلان و خوش قطع مین ایک جامع مسجد واقع امیر گنج بشاہراہ عام تعمیل ہوئی نواب امیر الدولہ بہادر کی ہے چنانچہ اوسکی تاریخ پہلے لکھی گئی ۱۲۹۵ھ مین اس مسجد کی رئیس حال نے تزئین فرمائی ہے یہ اسکی تاریخ ہے ۵

ز ہے مسجد و حوض عالی بنا	کہ دلچسپ آمد چو دار النعیم	
ز سر کردہ پا ہمہ کہ آید دران	چو گل بشگفد از ہوب نسیم	

کند سجدہ ہر کہ در و یا خدا — رہانے ورا از عذاب الیم
چنان صرف شد زر تعمیر او — کہ ہمنگ شد سنگ با زر و سیم
چو نواب ہمنام حضرت خلیل — بنا کرد باذن فضل حق رحیم
پے سال تاریخ اتمام او — خرد گفت ۔ بیت خدائے کریم
۱۲۹۸ھ

دوم مسجد قافلہ واقع وزیر گنج لب شاہراہ عام ہے کہ سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین سادات قافلہ نے بنوائی ہے ۔ سوم مسجد حکیم سرور شاہ واقع علی گنج لب شاہراہ عام ہے کہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین حکیم صاحب موصوف نے بعد نواب محمد علیخان صاحب بہادر بنوائی تھی مگر ہر صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ناظم نوجداری دگیرائی نے سنہ ۱۲۹۸ ہجری مین اسکی ترمیم فرمائی چنانچہ تاریخ بصنعت صوری و معنوی قاضی ہوادی حافظ محمد عبد الحلیم خان صحجز سے یادگار ہے ۵

چون بعہد خسرو عالی تبار — یعنے ابراہیم خان بادقار
شد بنا این سجدہ گاہ خاص و عام — نوبت دیگر بفضل کردگار
لسکہ عالی ہست و عرش ہم خوش ست — تونکہ را افزود ازوی اعتبار
ہر کسے کو سعی در تزئیش نمود — باد از و راضی خدا روز شمار
یا سنطاھر جلوہ حق جمع کرد — تا سن تعمیر او گشت آشکار
ہمچنین در صورت و معنے بخواند — دو صد ہشت و نود را باھزار
۱۲۹۰ھ

حویلی افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب ریاست واقع وزیر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے عجب مقام راحت افزا ہے دیکھنے سے علاقہ ہے احاطی مین دو کوٹھیان پختہ و پمپ دو نلہ سب واقع ہین اس حویلی کی محاذی مین بجانب شرق لب شاہراہ عام صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ صاحب کی حویلی ہے کہ کچہری کے نام سے مشہور ہے ۔ حویلی شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود دغا خانصاحب بہادر تہور جنگ واقع امیر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے اسکے روبرو ایک کوٹھی نہایت دلچسپ خوش وضع تعمیر ہے چنانچہ تاریخ اسکی قاضی مولوی حافظ عبد الحلیم خان صحجز سے یادگار ہے ۵

چونکہ محمود خان والاجاہ — آنکہ مقبول حضرت صمد ست
ساخت ایوان نو بطرز عجیب — پیش او طارم سپہر پست

نیست مثلش بعالم امثال
چرخ گر هست لیک بیمد هست

غور کردم برای تاریخش
کین طریق تعلق ابد هست

سرزد آخر بصنعت توشیح
سن تاریخ کان مراد خود هست

اشتراک ۱۲۹۶ غریب با لمعار
گر شود هم بمثل آن عدد هست

در تصحیح پر سیم معجز
یکهزار و دو صد شش و نود هست

۱۲۹۶ هجری

۱۳۱۲ ہجری مین اس کوٹھی کی ترسیم ہوئی چنانچہ تاریخ ترسیم یہ ہے ؎

رئیس قدر قدر محمود خان
بنا طرفہ این قصر سعود کرد

چو کرد آبرو فکر تاریخ آن
خرد در دمے حل مقصود کرد

نوشتم که ماند بنا یادگار
بنا منزل خیر محمود کرد

بنا نمود مکان عجب نظام الملک
۱۳۱۲ھ

ایضاً

محل راحت هر دل مقام مسعود است
بگفت - مجلس عشرت مکان نمود است

چو فکر سال نمود آبرو سروش خرد
۱۳۱۲ھ

ایضاً

چونکه صاحبزاده محمود خان
ساخته عالی محل عالی مقام

آبرو تاریخ او کرده رقم
جلوه صبح نشاط خاص و عام

۱۳۱۲ھ

اور اس کی صحاوی مین بسمت شمال صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جرنیل لشکر ظفر پیکر کی حویلی ہے نہایت مرتفع ارزشش وضع ہے مؤلف نے تاریخ تعمیر صنعت براعۃ الاستہلال مین یون لکھی ہے ؎

چونکه اسفندیار خان زمان
(ابن زمان خان ۱۲)

کرد تعمیر این عمارت را

کرم کردگار کرد امداد
(بروایت نام امداد الله خان پسر کوچک نواب)

به کفایت رسیده است بنا
(بروایت کفایت الله خان ۱۲)

هست این هم هدایت الله
(بروایت هدایت الله خان)

که حمید ست او بفضل خدا
(بروایت عبید الله خان ۱۲)

یونس از آبرو به آرزو گفت
(یعنی محمد یونس خان آرزو ۱۲)

که بگن سال این مکان انشا

فکر کردم چو از پئے تاریخ
۱۳۰۰ھ

کرشد از غیب این ندا پیدا

وه چه خوش منزلے صفا بنیاد
جاے سامان و

برگ گاه رنگ جنت المأوا
۱۳۰۰ھ

حویلی اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ واقع امیر گنج قلعہ معلی سے بجانب گوشۂ شرق متصل ہوتی باغ واقع ہے۔

حویلی خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ واقع امیر گنج متصل نظر باغ ہے میان اعظم شاہ صاحب راسپوری خسر صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب برادر خرد نائب الریاست نے بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر تعمیر کی تھی اب صاحبزادہ صاحب موصوف کے قبض و تصرف مین ہے عالی شان رفیع المکان عمارتے ہے۔ خاص ٹونک مین دو تکیہ مشہور ہین۔ ایک تکیۂ کلان دوم تکیۂ خرد۔ یہان بزرگان دین کے اکثر مزار ہین مگر از انجملہ دو مزار مشہور ہین ایک مزار حضرت سید محمود شاہ سید الشہدا کا کہ جسکو نوغزا کہتے ہین واقع کوچہ متصل موضع شوپری کہ ٹونک سے بفاصلۂ دو کروہ جانب شرق بکنارۂ شمال واقع ہے اور اوسکے قریب چند مزار اور بھی ہین مع مکانہائے پختہ اور ایک مسند کہنہ مہادیو کا اسکی سید ہی طرف ہے بہاگن کے مہینے مین مہادیو کا میلہ ہوتا ہے اور نوغزے صاحب کا میلہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ دوسرا مزار حضرت گلاب شاہ پیر کا ٹونک سے بفاصلۂ یک کروہ بشاہراہ بندپختہ واقع ہے۔ شہر کے اطراف مین حلقہ ۴۵ تالاب ہین مگر از انجملہ نو تالاب کلان ہین چار گمٹادار اور پانچ غیر گمٹ ہین بین تفصیل۔ تالاب موتی باغ گمٹ دار۔ تالاب علی گنج گمٹ دار۔ تالاب پتہر پورہ گمٹ دار۔ تالاب اسٹل گمٹ دار۔ تالاب ٹریویاس غیر گمٹ تالاب کپور دوم غیر گمٹ۔ تالاب عیدگاہ غیر گمٹ۔ تالاب تالکٹورہ غیر گمٹ۔ تالاب گادولائی غیر گمٹ۔ اور تین تالاب بڑے بڑے دیہات مین ہین شہر کے اطراف چند چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین مگر ایک پہاڑی دریاے بناس سے بجانب شمال واقع ہے اور دیہات چرونج و چتونہ پرانہ وسیلہ دردنی وغیرہ اوسکے دونون حلقہ آباد ہین اوس پہاڑی مین جو متصل چتونہ کے ہے بلور کی کان ہے چنانچہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے چند بار اوس پہاڑی سے بلور نکلوایا تھا۔ کنہ اور جدید بادری شہر مین ۳۶ ہین۔ منار مہادیولہ ۵۱ اور ہنومان کے نو ۹ دہ۔ بھیرون اور دیبی کے بیس۔ سیتلا کے پندرہ۔ خاص ٹونک مین سراوگی جین مذہب بہت ہین اور اوسوال کم اور اگروال خال خال۔

چار سندر شہر مین بڑے ہین دو سراوگیون کے اور دو مہیشنون کے۔ چتر بھوج جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے پرانا سندر ہے اور قدیم سے اوسمین اسکا میلہ ہوتا تھا اور پندرہ روز تک رہتا تھا جناب مبین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ نے اوس میلہ کو بتعصب مذہبی یکقلم موقوف فرمایا۔ مگر ہنودون کے یہ تین چار میلے اسی ایام مقررہ پر ہوتے ہین میلا پنوزنا میلہ شوراتری میلہ گنگور۔ اور زمینداری خاص قصبہ

کی سرحدون اور برہمنون کے نام مقرر ہے اور چودھراہٹ سراوگیون کے نام ہے - واضح ہو کہ ریاست ٹونک واقع ملک راجپوتانہ داخل زرید نٹی راجستھان ہے اور چھ پرگنات متفرق اضلاع پر منقسم ہین دو پرگنہ داخل ملک راجپوتانہ ہین اور تین پرگنہ داخل مالوہ سنٹرل انڈیا ہین پرگنہ ٹونک و علیگڈہ کے مقدمات محکمہ رزیڈنٹی شرقی راجپوتانہ واقع جے پور ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک واقع چھاونی دیولی سے متعلق ہین اور پرگنہ پیڈہ کے مقدمات محکمہ ایجنسی مغرب مالوہ واقع چھاؤنی اگر سے متعلق ہین اور پرگنہ نیماہیڑہ کے مقدمات محکمہ رزیڈنٹی سیوائر واقع اودیپور سے متعلق ہین - اور پرگنہ سرونج کے مقدمات ایجنسی سیہور علاقہ بھوپال سے متعلق ہین -

اِس پرگنہ مین چاہ پختہ اس قدر ہین تقریباً ۴۳۰ چاہ خام تقریباً ہین - یہان سیر دو قسم کا مروج ہے ایک ۵۰ روپیہ سکہ کلدار کا جسکو سیر پختہ کہتے ہین دوسرا سیر ۵۰ روپیہ کلدار کا جسکو کچا سیر کہتے ہین سنہ ۱۸۷۶ء مین یہان وارالضرب یعنی ٹکسال مقرر ہوئی عبارت سکہ روپیہ - ضرب ٹونک بعہد ملکۂ معظمہ سلطنت انگلستان قیصر ہند ۵

مبارک سکہ زد از فضل یزدان	رئیس ٹونک ابراہیم علیخان	عبارت سکہ فلوس ضرب ٹونک عہد ملکۂ معظمہ انگلستان قیصر ہند محمد ابراہیم علی خان دالی ٹونک - چونکہ سکہ مین چنور کی علامت ہے اِس سبب سے روپیہ کو چنور شاہی کہا جاتا ہے - سنہ ۱۸۶۴ء مین بعہد نواب محمد علیخان بہادر ریاست ہذا مین شفاخانہ مقرر ہوا اول اوس شفاخانہ کا متصرم بسکو سنگسہ نیٹو ڈاکٹر بشاہرہ ۵۰ کلدار، و رتبا بعد ازان لالہ پرمولال بشاہرہ یکصد و پیسکہ کلدار امور رہا فی الحال شفاخانہ کا متصرم سید اصغر علی ہے - ریاست ہذا مین بیت سے طبیب ہین مگر فی الحال سات طبیب مثل سیسیارہ سپہر حکمت پرتابندہ ہین از انجملہ دو حکیم یعنی مولوی سید محمد دائم علی خان صاحب مع پسر حکیم مولوی سید برکات احمد صاحب معالج خاص حضور والا ہین و حکیم سید علی حسن صاحب خلف اصغر حکیم سید نثار علی صاحب ساکن امروہہ حکیم مولوی سید احمد علی صاحب المتخلص بسیماب و حکیم احمد علیخان صاحب دادا حکیم سید سرور شاہ صاحب مرحوم و حکیم عابد علی خانصاحب المتخلص بہ کوثر خیرآبادی، حکیم محمد عبدالرحمن معالج اہل خاندان و نیز معالج رعایا ے شہر ہین اور فی زمانہ حکیم محمد یوسف خان خلف جناب حکیم مولوی سلطان محمود خان صاحب بھی اچھے معالج ہین - یہان کسی مدرسے منجانب ریاست مقرر نہین اون سب کے نگران پرنسپل حسن مرزا صاحب دہلوی بشاہرہ مبلغ ۱۵۰ مامور ہین اکثر اطفال پاس یافتہ موجود ہین اس پرگنہ مین دو ندیان ہین ایک کا نام بناس ہے اور یہ ندی کوہ آبو سے نکلی ہے علاقہ سیوانڈ علاقہ سے ہو پرتی ہوئی رود چنبل مین شامل ہوئی ہے فصل ربیع مین خیارہ خربزہ و ترکبوزہ کا لوجود بادنجان وغیرہ اِس مین بکثرت پیدا ہوتے ہین اور سرکار مین محصول بشرح فصلی فی بیگہ چار روپیہ لیا جاتا ہے - دوسری ندی مادسی ہے کہ موضع گلو و علاقہ ٹونک سے برآمد ہو کر بناس مین شامل ہو گئی ہے - اور ایام بارش

بین گلود گہاٹ و نوعرفے گہاٹ سے ذریعہ کشتی بیاعث طغیانیٔ دریائے بناس باشندگان اندرونی و بیرونی کو بافتہ حصول کشتی عبور کرایا جاتا ہے - باصرارو استبداد بعض مہمان صادق الوداد و مخلصان اخلاص نہاد اس ندی کی صفت مین چند فقرات فارسی سلکے جاتے ہین - وہ چہ خوش دریائیست عجیب و غریب کہ آبشش بسان چشمۂ زلال اصحاب کرم دارد اب ہمچو جاریست و نہال صدا بیاری سبز و خرمان خضر آب چیون است و غنچہ طبعان بحاصل ز آب پیکان - اطفال نبات راحایہ - و مغلسان اشجار را مایہ - در حق سدۂ کشت زار سہل صفا شعار صاف و شفاف بے لاف و گزاف جوع را چارہ و لازمہ را ضمہ ؎

بحر بناس آنکہ بخوبی ذات — نیست کم از نیل درون صفات
از گہر آبش بصفا بیشتر — ہم بحلاوت عرق نیشکر
ہاضم و شیرین دسبک خوش گوار — شربت شیر و شکرست آشکار

و بموسم برشکال طغیانی آبش پیش از بیش کہ ہفت بحر خضر بدریا بدریا امواج تسلسل روانی لسان سوزان آب بگرداب الفعال غوطہ زن - و شاداب دسیراب ش طراوت بہار و لطافت گلزار را بر رنگ مہرگان زرد روئے رنگ بر رنگن - زہے لطافت و صفا کہ اُرو لے سلسبیل ارم ست و خی آب ہوا کہ دافع داغ سودا و رافع خفقان یخ و الم ؎

لطیف و دلکشا آب و ہوائے — مبارک منزلے فرخندہ جائے

صفائی آبش آب گوہر را آب داده و روانیش روان در قالب طبع روان فزوده ؎

شود تیغ آہن چو زین آب تر — ز خجلت شود آب آب گہر

و پہنائش بعض جایک میل و بعض جا نصف میل عرضش بس طویل و اہیان دران نہ چندان کہ بمیزان اہل قیاس آید بل ز دشت اندیشۂ دور بین مے جہد ؎

روان اندرو ماہیے سیم سیما — بہ رنگ ہلال اندرون چرخ خضرا

و علاوہ این سبزۂ نوخیز رشک خط غالیہ بیز و خطان فتنہ انگیز و زیادہ از اندازہ کہ اندازۂ توان ساخت باین یک بیت پرداخت ؎

اندرو سبزۂ نوخاستہ و آب روان — چشم بدور رو گوے کہ بہشت دگرست

و بسا جانوران پرندگان خوش الحان و خوش رنگ دران رنگارنگ و بنگ آہنگ ؎

دران بسیار مرغان خوش آہنگ — بالحان ارغنونہا کردہ برچنگ

و بایام گرما خرپزه و ہندوانہ دہان جان شیرین ولذیذی شود کہ لب بلب می چسپد و گنج زبان وی از ذکرش باہم نمی پیوندد علاوتش کہ فرما خورما شکر دہارا دست و شکر شکر حلوا در کار۔ نوشین لبان شیرین دہان بصد جان خریدار و ہنرآموز خواستگار۔ مذاقش را کہ کام جان شکر لبان شیرین می سازد و ذائقہ حلاوت سے بخشد فرہاد خشان از کوہ کوہ ہوایش در خریداری و سبزہ ستان و نیروز طالعان در جان نثاری و جان سپاری۔ مگر آبش خاصہ آب گوہر و یاقوت و زمرد دارد کہ بارش سفید و سرخ و برگش مینا رنگ برآمدہ ہی حلاوت کہ بتمیلش لبہائی نمدہ خشان شیرین بیان، و کشتہ رنگ مرجان العل خشان می ہر گز بتبدلش خط و خال آن سبز خط ان سمرقند سبز خط نمی شکند غیرت بر خط غلامان ہرگز گلفت نمی کند ۵

چگوئم از شیرۂ او آب حیوان — جزین میوہ نباشد میوۂ جان
ندارد جز شکر گفتار آئین — ولی در پوست گوید خرشیرین
بود شیرین و فرہاد سے نماید — کسے را این سخن باور نیاید

آن آب شکر لبان جان پرور دہ و این صدر یزۂ الماس در جگر مرد خطان پری پیکر نہادہ ۵

زسبزی بر زمرد لب گشادہ — بہار تازہ در سبزے نہادہ

اگر طوطی خامہ باد صافش سازد برگ خامہ شکر وزرد بجاست و از فرط انفعال و فور خجالت با ہجوم کوتاہی بر نگ سوسن کبود گردد سزا۔

پرگنہ کے دیہات مین اکثر قوم جاٹ اور کنہ قوم مینہ کاشت کار ہین اور قدیم سے یہ پرگنہ دوازدہ پٹہ پر منقسم ہے اس تفصیل سے قصبہ ۱ بگڑی ۲ پیپلو ۳ محمد گڈھ ۴ نمبور ۵ سانکنا ۶ رانولی ۷ بوکنڈی کلان ۸ چہارانہ ۹ مہندواس ۱۰ پرانہ ۱۱ نانیر

حصہ نواب امیر الدولہ بہادر کی عملداری سے پہلے زمانے مین قصبہ کی آبادی اور آمدنی کم تھی چنانچہ سنہ ۱۸۳۰ بکرمی مطابق سنہ ۱۷۷۳ء مین آمدنی پرگنہ یہی ۱۰۰۰۰ روپیہ اور سنہ ۱۸۶۳ بکرمی مطابق سنہ ۱۸۰۶ء مین یہ آمدنی تھی ۱۵۰۰۰ روپیہ

اب مع معافی و جاگیر خالصہ آمدنی ہے ۱۸۰۰۰۰ روپیہ



تعداد اسمائے کل مواضع تحصیل بگڑی مع کل قبہ بدین تفصیل ہے

از روئے پیمائش سمت ۱۹۴۷ مطابق سنہ ۱۳۹۵ فصلی

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۱	ٹونک	بگڑی	امین پورہ	حاصلہ ۱۳ بسوہ	مالصہ بیگہ ۱۹ بسوہ	لماصلہ بیگہ ۱۲ بسوہ	
۲	〃	〃	انور پورہ	الحاصل لعہ بیگہ ۶ بسوہ	الصہ لعہ بیگہ ۵ بسوہ	اعہ الحاصل لعہ بیگہ ۱۱ بسوہ	
۳	〃	〃	ابراہیم آباد	صحالہ عہ بیگہ	سماہ معہ بیگہ ۱۶ بسوہ	الحاصل لعہ بیگہ ۱۶ بسوہ	
۴	〃	〃	اکبر نگر	الحاللہ بیگہ ۱۱ بسوہ	احاصلہ بیگہ ۱۶ بسوہ	السالہ لعہ بیگہ ۷ بسوہ	
۵	〃	〃	اعظم پورہ	سالالہ لعہ بیگہ ۱۲ بسوہ	مالہ صعہ بیگہ ۱۷ بسوہ	سامعہ بیگہ ۹ بسوہ	
۶	〃	〃	خلیل آباد عرف اتابیق پورہ	احاصلہ بیگہ ۷ بسوہ	الحاصل لعہ بیگہ ۲ بسوہ	الحاصلہ بیگہ ۹ بسوہ	
۷	〃	〃	اسلام پورہ	احاصلہ بیگہ ۲ بسوہ	مالہ صعہ بیگہ ۶ بسوہ	لحاصہ بیگہ ۸ بسوہ	
۸	〃	〃	ابراہیم پورہ	السالہ بیگہ ۱۶ بسوہ	حاصلہ بیگہ ۱۷ بسوہ	اعہ سالہ بیگہ ۱۳ بسوہ	
۹	〃	〃	برونی	اعہ سالہ عہ بیگہ ۵ بسوہ	اسالہ عہ بیگہ ۱۰ بسوہ	للحاصلہ بیگہ ۱۵ بسوہ	
۱۰	〃	〃	بگڑی	للحصاعہ للعہ بیگہ ۱۱ بسوہ	الالحاصلہ بیگہ ۱۹ بسوہ	سماالحاصلہ بیگہ ۱۰ بسوہ	

نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ	نام موضع	فرد عمہ	غیر فرد عمہ	کل رقبہ	کیفیت
۱۱	ٹونک	بگڑی	بگڈوہ	ملا لعگہ ۲ بسوہ	الیسا معگہ ۳ بسوہ	الکا معگہ ۵ بسوہ	
۱۲	〃	〃	بشیر پورہ	لعگہ ۱۲ بسوہ	کا معہ بگہ ۵ بسوہ	کا معگہ ۱۷ بسوہ	
۱۳	〃	〃	بیجواڑ	الا لعگہ ۱۸ بسوہ	کا معگہ ۱۳ بسوہ	اعہ للعگہ ۱۱ بسوہ	
۱۴	〃	〃	بورکھنڈی خرد	سا لعگہ ۵ بسوہ	اعہ الگہ ۱۴ بسوہ	اعہ کا معگہ ۲ بسوہ	
۱۵	〃	〃	پرانہ	صحہ سا لعگہ ۱۵ بسوہ	للعہ مالا للعگہ ۱۹ بسوہ	لعحہ سا مسہ بگہ ۱۴ بسوہ	
۱۶	〃	〃	پانسر ڈیہ	اعہ الہ للعگہ ۱۳ بسوہ	الہ سا لعگہ ۱۸ بسوہ	ہما صگہ ۱۱ بسوہ	
۱۷	〃	〃	جولا	ہما لعگہ ۱۴ بسوہ	اعہ سا للعگہ	سہ سا مہ معگہ ۱۴ بسوہ	
۱۸	〃	〃	جوال	الکا لعگہ ۳ بسوہ	الا معگہ ۱۸ بسوہ	ہما للعگہ ایک بسوہ	
۱۹	〃	〃	چوگائین	کا لعگہ ۱۵ بسوہ	الکا لگہ ۳ بسوہ	اعہ الکا سگہ ۱۸ بسوہ	
۲۰	〃	〃	دوایہ	صحہ للعگہ ۲ بسوہ	الا سگہ ۱۸ بسوہ	الا صعگہ	
۲۱	〃	〃	ڈابڑہ ترکی	الا سگہ ۱۸ بسوہ	اعہ صا معگہ ۱۴ بسوہ	ہما الہ للعگہ ۱۲ بسوہ	

نمبر شمار	پرگنہ	پنچایت	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۲۲	ٹونک	بگڑی	دولت پورہ	۱۰ بیگہ ایک بسوہ	۸ بیگہ ۸ بسوہ	۱۸ بیگہ ۹ بسوہ	
۲۳	〃	〃	ڈوڈواڑی	۱۰ بیگہ ایک بسوہ	۵ بیگہ ۵ بسوہ	۱۵ بیگہ ۶ بسوہ	
۲۴	〃	〃	رانولی	۱۰ بیگہ	۱ بیگہ ایک بسوہ	۱۱ بیگہ ایک بسوہ	
۲۵	〃	〃	رحیم پورہ عرف دھولا بھاٹہ	۱۱ بیگہ ایک بسوہ	۱۹ بیگہ ۱۹ بسوہ	۳۰ بیگہ	
۲۶	〃	〃	چک حسن پورہ	۱۹ بیگہ ۱۹ بسوہ	۸ بیگہ ۸ بسوہ	۲۷ بیگہ ۷ بسوہ	
۲۷	〃	〃	رحیم پورہ عرف نیا گھاٹوران	۱۴ بیگہ ۱۴ بسوہ	۶ بیگہ ۶ بسوہ	۲۰ بیگہ	
۲۸	〃	〃	سری نگر	۱۳ بیگہ ۱۳ بسوہ	۱۱ بیگہ ۱۱ بسوہ	۲۴ بیگہ ۴ بسوہ	
۲۹	〃	〃	سینڑہ	۱۶ بیگہ ۱۶ بسوہ	۲ بیگہ ۲ بسوہ	۱۸ بیگہ ۱۸ بسوہ	
۳۰	〃	〃	صدیق پورہ	۳ بیگہ ۳ بسوہ	۱۶ بیگہ ۱۶ بسوہ	۱۹ بیگہ ۱۹ بسوہ	
۳۱	〃	〃	عنایت گنج	۴ بیگہ ۴ بسوہ	۱۱ بیگہ ۱۱ بسوہ	۱۵ بیگہ ۱۵ بسوہ	
۳۲	〃	〃	عیز پور	۱۸ بیگہ ۱۸ بسوہ	۱۰ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲۸ بیگہ ۸ بسوہ	

نمبر شمار	نام ضلع	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۳۳	ٹونک	بگڑی	علی نگر ورنہ اتولی	۷ بسوہ ۰ بیگہ	۳ بسوہ ۰ بیگہ	۱۰ بسوہ ۰ بیگہ	
۳۴	〃	〃	فضل پورہ	۱۰ بسوہ ۰ بیگہ	۱۶ بسوہ ۰ بیگہ	۶ بسوہ ۰ بیگہ	
۳۵	〃	〃	کھنڈولیا	۱۵ بسوہ ۰ بیگہ	۴ بسوہ ۰ بیگہ	۱۹ بسوہ ۰ بیگہ	
۳۶	〃	〃	کاشی پورہ	۶ بسوہ ۰ بیگہ	۱۲ بسوہ ۰ بیگہ	۱۸ بسوہ ۰ بیگہ	
۳۷	〃	〃	کریم پورہ	حاصلہ	۱۹ بسوہ ۰ بیگہ	۱۹ بسوہ ۰ بیگہ	
۳۸	〃	〃	کوریڑی	۸ بسوہ ۰ بیگہ	۱۱ بسوہ ۰ بیگہ	۱۹ بسوہ ۰ بیگہ	
۳۹	〃	〃	کوڑیڑہ	۸ بسوہ ۰ بیگہ	۱۲ بسوہ ۰ بیگہ	۱۰ بسوہ ۰ بیگہ	
۴۰	〃	〃	کشن پورہ	ایک بسوہ ۰ بیگہ	۱۹ بسوہ ۰ بیگہ	۱۹ بسوہ ۰ بیگہ	
۴۱	〃	〃	گاگلچا پورہ	۹ بسوہ ۰ بیگہ	۱۰ بسوہ ۰ بیگہ	۱۹ بسوہ ۰ بیگہ	
۴۲	〃	〃	گڈا رام داس	۱۰ بسوہ ۰ بیگہ	۱۳ بسوہ ۰ بیگہ	۳ بسوہ ۰ بیگہ	
۴۳	〃	〃	گوبر بن پورہ	۱۲ بسوہ ۰ بیگہ	۱۱ بسوہ ۰ بیگہ	۳ بسوہ ۰ بیگہ	

نمبر شمار	تحصیل پرگنہ	تعلقہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۴۴	ٹونک	بگڑی	گلود	۱۱ بیگہ ۹ بسوہ	۱ بیگہ ۸ بسوہ	۱۲ بیگہ ۷ بسوہ	
۴۵	〃	〃	لانک	۱۱ بیگہ ۱۰ بسوہ	۸ بیگہ ۸ بسوہ	۱۹ بیگہ ۱۸ بسوہ	
۴۶	〃	〃	محمد نگر عرف جھانی	۱۱ بیگہ	۱۲ بیگہ ۱۲ بسوہ	۲۳ بیگہ ۱۲ بسوہ	
۴۷	〃	〃	مداری پورہ	۱۱ بیگہ ۱۱ بسوہ	۹ بیگہ ۹ بسوہ	۲۱ بیگہ	
۴۸	〃	〃	ممانہ	۱۱ بیگہ	۴ بیگہ ۴ بسوہ	۱۵ بیگہ ۴ بسوہ	
۴۹	〃	〃	مارکھیڑا	۱۱ بیگہ ۱۱ بسوہ	۹ بیگہ ۱۹ بسوہ	۲۱ بیگہ ۱۰ بسوہ	
۵۰	〃	〃	نورنگ پورہ	۱۴ بیگہ	۱ بیگہ ۱ بسوہ	۱۵ بیگہ	
۵۱	〃	〃	ناتھڑی	۹ بیگہ ۱۰ بسوہ	۱۲ بیگہ	۲۱ بیگہ ایک بسوہ	
۵۲	〃	〃	نیما پیڑہ	۱۱ بیگہ	۸ بیگہ ۱۸ بسوہ	۱۹ بیگہ ۱۸ بسوہ	
۵۳	〃	〃	وزیر نگر	۴ بیگہ ۱۰ بسوہ	۱۷ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲۱ بیگہ ایک بسوہ	
۵۴	〃	〃	وزیر آباد	۱۰ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲ بیگہ ۲ بسوہ	۱۲ بیگہ ۱۲ بسوہ	

نمبر شمار	پرگنہ	تپہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۵۵	ٹونک	بگڑی	ناڑی خرد	۳ بسوہ عیگہ	۱۵ بسوہ صمالیگہ	۱۸ بسوہ عیگہ	
۵۶	〃	〃	ہری پورہ	۱۶ بسوہ صمالیگہ	۳ بسوہ عیگہ	۱۹ بسوہ صمالیگہ	
۵۷	〃	〃	حمزہ پورہ	۱۷ بسوہ عیگہ	۱۴ بسوہ عیگہ	۱۱ بسوہ الیگہ	

تعداد مواضع تحصیل سونوا مع رقبہ

از روے پیمایش سمت ۱۹۴۷ مطابق سنہ ۱۲۹۸ فصلی

نمبر شمار	پرگنہ	تپہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	پرگنہ	تپہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۱	ٹونک	سونوا	احمد نگر عرف حسن پورہ	۱۰ بسوہ الیگہ	۱۷ بسوہ الیگہ	۱۳ بسوہ الیگہ	۶	ٹونک	سونوا	ارنیان توادی	ایک بسوہ اکا الیگہ	۱۸ بسوہ اکا الیگہ	۱۹ بسوہ اکا الیگہ
۲	〃	〃	الدپورہ	۲ بسوہ اکا الیگہ	۷ بسوہ لا عیگہ	۱۱ بسوہ الیگہ	۷	〃	〃	الہی پورہ	۱۰ بسوہ لا عیگہ	۷ بسوہ لا عیگہ	۱۷ بسوہ اکا الیگہ
۳	〃	〃	اوٹی ٹانہ	۱۱ بسوہ الیگہ	۳ بسوہ الیگہ	۱۴ بسوہ الیگہ	۸	〃	〃	الیدہ	۸ بسوہ لا عیگہ	۱۲ بسوہ لا عیگہ	۱۸ بسوہ ساڑھے عیگہ
۴	〃	〃	احمد پورہ چاندو منیر خان	۱۹ بسوہ لا عیگہ	۱۴ بسوہ صما عیگہ	۱۳ بسوہ لا عیگہ	۹	〃	〃	اُدم	۷ بسوہ ساڑھے الیگہ	۱۶ بسوہ الیگہ	۳ بسوہ للہ صما الیگہ
۵	〃	〃	ارنیان گردی	۱۰ بسوہ اکا عیگہ	۴ بسوہ اکا الیگہ	۱۴ بسوہ ساڑھے عیگہ	۱۰	〃	〃	باڑہ عبدالصمد پورہ	۳ بسوہ لا عیگہ	۱۳ بسوہ اعیگہ	۱۶ بسوہ الیگہ

نمبر شمار	نام ضلع	تحصیل	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	نام ضلع	تحصیل	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۱۱	ٹونک	سونوا	۱۷ الا ۱۱ بسوہ	۸ بسوہ	۵ بسوہ	۲۱	ٹونک	سونوا	۶ بسوہ	۴ بسوہ	۱۰ بسوہ
۱۲	〃	〃	۱۶ بسوہ	۱۶ بسوہ	۱۲ بسوہ	۲۲	〃	〃	۱۲ بسوہ	۴ بسوہ	۴ بسوہ
۱۳	〃	〃	۱۰ بسوہ	۱۷ بسوہ	۷ بسوہ	۲۳	〃	〃	۱۷ بسوہ	۶ بسوہ	۳ بسوہ
۱۴	〃	〃	۱۴ بسوہ	۱۶ بسوہ	۱۰ بسوہ	۲۴	〃	〃	۷ بسوہ	۵ بسوہ	۱۲ بسوہ
۱۵	〃	〃	۱۷ بسوہ	۱۱ بسوہ	۸ بسوہ	۲۵	〃	〃	۶ بسوہ	۸ بسوہ	۱۴ بسوہ
۱۶	〃	〃	۲ بسوہ	۷ بسوہ	۹ بسوہ	۲۶	〃	〃	۱۹ بسوہ	ایک بسوہ	
۱۷	〃	〃	۱۲ بسوہ	۸ بسوہ		۲۷	〃	〃	۱۴ بسوہ	۱۶ بسوہ	۱۰ بسوہ
۱۸	〃	〃	۸ بسوہ	۱۷ بسوہ	۵ بسوہ	۲۸	〃	〃	۱۹ بسوہ	۸ بسوہ	۷ بسوہ
۱۹	〃	〃	۶ بسوہ	۱۶ بسوہ	۲ بسوہ	۲۹	〃	〃	ایک بسوہ	۱۰ بسوہ	۱۱ بسوہ
۲۰	〃	〃	۷ بسوہ	۱۳ بسوہ		۳۰	〃	〃	۷ بسوہ	۸ بسوہ	۱۵ بسوہ

نمبر شمار	تحصیل	پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۳۱	ٹونک	سوڑا	شکورپورہ	۸ بسوہ الگ	۱۹ بسوہ مالگ	۷ بسوہ الگ	۴۱	ٹونک	محمد گنج عرف توہنی پورہ	مالگ	سالگ ۱۴ بسوہ	سالگ ۱۴ بسوہ
۳۲	〃	〃	علیم پورہ	۵ بسوہ صالگ	۱۴ بسوہ ماگ	۱۹ بسوہ سالگ	۴۲	〃	محمد گڈھ	الگ ۱۴ بسوہ	الگ ۱۸ بسوہ	للگ ۱۲ بسوہ
۳۳	〃	〃	عثمان پورہ بالا	۵ بسوہ لاگ	۱۴ بسوہ معگ	۱۹ بسوہ لاگ	۴۳	〃	محمد نگر عرف کیانورہ	مالگ ۱۲ بسوہ	اسالگ ۱۱ بسوہ	سالگ ۳ بسوہ
۳۴	〃	〃	عثمان پورہ آباد	۱۶ بسوہ لاگ	۱۱ بسوہ ماگ	۷ بسوہ الگ	۴۴	〃	محمد نگر مزروعہ سونوا	لاگ ۷ بسوہ	لاگ ۳ بسوہ	اصالگ ۱۰ بسوہ
۳۵	〃	〃	عنور پورہ	۹ بسوہ لاگ	ساگ	۹ بسوہ ماگ	۴۵	〃	مینہ گانون	لالگ ۳ بسوہ	الگ ۱۵ بسوہ	اعلاگ ۱۸ بسوہ
۳۶	〃	〃	کابرہ	۱۵ بسوہ صلاگ	اسالگ ۱۲ بسوہ	۷ بسوہ ماگ	۴۶	〃	مسمات اس	۴ بسوہ عگ	۱۵ بسوہ سیالگ	۱۹ بسوہ سالگ
۳۷	〃	〃	کریم پورہ	۹ بسوہ لاگ	۲ بسوہ لالگ	۱۱ بسوہ کاگ	۴۷	〃	مولائی پورہ	۹ بسوہ معگ	صالگ ۱۰ بسوہ	سالگ ۱۹ بسوہ
۳۸	〃	〃	گوہر پورہ	۲ بسوہ صگ	۶ بسوہ کاگ	۶ بسوہ کاگ	۴۸	〃	ناصر پورہ	۱۵ بسوہ لگ	لاگ ۱۱ بسوہ	کاگ ۶ بسوہ
۳۹	〃	〃	گھانٹری	۱۶ بسوہ مالگ	۱۵ بسوہ لاگ	۱۱ بسوہ الگ	۴۹	〃	وزیر پورہ	لاسے ۷ بسوہ	صلالگ ۱۵	الگ ۲ بسوہ
۴۰	〃	〃	لوادر	۱۱ بسوہ الگ	ایک بسوہ للگ	۱۲ بسوہ سگ	۵۰	〃	ہرچندپڑہ	۱۶ بسوہ اسالگ	الگ ۳ بسوہ	لاگ ۹ بسوہ

دیہات استمراری پرگنہ ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	ارنیا کھاٹہ	۴	چھان	۷	کریم پورہ عرف نصیر پورہ	۹	کیرٹہ متصل ارنیا کھاٹہ		
۲	ٹبھولہ	۵	سندیلہ						
۳	پیپلوڑی	۶	علی پورہ	۸	کاردلہ	۱۰	منڈاور		

نوٹ چوپڑی سیتارام پورہ - دیوگنج ہرسہ سواضع شامل سنداد ہیں۔

دیہات جاگیر پرگنہ ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	احمد گنج	۱۱	احمد گنج ثانی	۲۱	بیجل پورہ	۳۲	جملانہ	۴۳	دوتانہ	۵۴	رام کشن پورہ
۲	ایندودہ	۱۲	احمد پورہ متصل	۲۲	بیگم پورہ	۳۳	جھبا ٹیہ	۴۴	ڈھوسری	۵۵	رگھوناتھ پورہ
۳	اسلام پورہ عرف گاتا		لین	۲۳	بنواڑہ	۳۴	جیکشن پورہ	۴۵	دیو پورہ	۵۶	رائے رام پورہ
		۱۳	اسلام پورہ ثانی	۲۴	بلکنڈیا	۳۵	جاکلی لب پورہ	۴۶	دیو برنیا	۵۷	رحیم نگر
۴	اسد پورہ	۱۴	ارنیا کا ٹکلہ	۲۵	بمبوڑی	۳۶	حسن پورہ	۴۷	دیو پورہ ثانی	۵۸	رادھا کشن پورہ
۵	امین پورہ	۱۵	اسحاق پورہ	۲۶	باوڑی سوڑا	۳۷	جردنج	۴۸	دیولے	۵۹	زمان پورہ
۶	ارنیا کیدار	۱۶	ارنیا مال	۲۷	بورکنڈی	۳۸	خلیل پورہ	۴۹	ڈھونڈیریا	۶۰	سانکھنا
۷	انور پورہ	۱۷	امام نگر	۲۸	بیتا داس	۳۹	حکیم پورہ	۵۰	ڈھونڈیا	۶۱	شوکل پورہ
۸	انور نگر	۱۸	بھبور	۲۹	بیلپو	۴۰	حنیف گنج	۵۱	رسول پورہ	۶۲	سیوارام پورہ
۹	ایسر پورہ	۱۹	بھاپنی	۳۰	باڈلہ	۴۱	حیات پورہ	۵۲	حیم پورہ عرف ہنسوالے	۶۳	سوندی پل
۱۰	احمد پورہ عرف چرکی	۲۰	بسیم گنج	۳۱	بشکریہ	۴۲	خان پورہ	۵۳	رکھل پورہ عرف رکھاس	۶۴	سیولہ

۶۵	سورن	۷۵	علیم پورہ	۸۵	گلیان پورہ	۹۵	محمد نگر	۱۰۴	سوہنی	۱۱۴	وزیر پورہ کلان
۶۶	سوائی	۷۶	قلندر پورہ	۸۶	کشمانہ	۹۶	سوتوکہ	۱۰۵	محمد نگر متصل ہیلی	۱۱۵	وزیر پورہ خرد
۶۷	سعید آباد	۷۷	کشن پورہ	۸۷	گمانس	۹۷	محمد پورہ عرف	۱۰۶	محمد گنج	۱۱۶	ہاڑی کلان
۶۸	سہیلہ	۷۸	کھجوریہ	۸۸	گلاب پورہ		نیا گاؤں	۱۰۷	نواب پورہ	۱۱۷	ہاڑوتی
۶۹	صفی پورہ	۷۹	کھاتولہ	۸۹	لین	۹۸	سیارام پورہ	۱۰۸	نانیسر	۱۱۸	ہنوتیا
۷۰	صمد پورہ	۸۰	کلگرج کلان	۹۰	لوہرداڑہ	۹۹	مرتضےٰ نگر	۱۰۹	نور پورہ	۱۱۹	ہتونہ
۷۱	صولت پورہ	۸۱	کلگرج خرد	۹۱	لطیف گنج	۱۰۰	محمود گنج	۱۱۰	نیولہ	۱۲۰	یمین پورہ عرف
۷۲	صدیق نگر	۸۲	کنور پورہ	۹۲	لچھمن پورہ	۱۰۱	مسعود پورہ	۱۱۱	نرہانہ		دہولہ کیڑہ
۷۳	طالب پورہ	۸۳	کڑیریہ	۹۳	میواتی پورہ	۱۰۲	موضع مندیہ	۱۱۲	نواٹیلہ	۱۲۱	یعقوب پورہ
۷۴	ظہور پورہ	۸۴	کیڑہ دیومنڈ	۹۴	مہوہ	۱۰۳	مواشی پورہ	۱۱۳	دلاتی پورہ	۱۲۲	یوسف پورہ

دیہات معافی پرگنہ ٹونک

	نام موضع		نام موضع		نام موضع		نام موضع		نام موضع		نام موضع
۱	احمد اصد پورہ	۳	رحیم پورہ عرف	۴	سیتارام پورہ	۶	شیو پوری	۸	محمد پورہ		
۲	دیوری		موتی پورہ	۵	سرور آباد	۷	عباس نگر		عزیز بھکا پورہ		

حال آبادی علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک

علیگڈہ ٹونک سے بارہ کوس بجانب شرق ہے اور جے پور سے پچیس ۲۵ کوس بسمت جنوب و مشرق ہے اور اکبر آباد سے بتیس کوس بجانب مغرب اور ماہو پورے سے سات کوس بجانب گوشۂ جنوب و مغرب - اور اونیارہ علاقۂ جے پور سے دو کوس سمت شمال و مشرق ہے - عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۸ - دقیقہ - طول بلد شرقی ۷۶ درجہ - ۱۴ - دقیقہ اس پرگنہ کا طول جنوباً شمالاً بارہ کوس ہے - اور عرض شرقاً غرباً ساڑھے دس کوس - سرحد مشرقی نو کوس اور شمالی پانچ کوس اور مغربی ڈھائی کوس اور جنوبی سات کوس ہے علی گڈہ سے بڑداڑہ علاقہ جے پور بجانب شمال تین

کوس سے بادشاہ نورالدین محمد جہانگیر کے عہد دولت مہد مین بدہ راجہ گوند سنگھ سیسودیہ کے تحت تصرف مین تا سمت ۱۶۸۸ بکرمی سنہ ۱۶۳۱ عیسوی تک بادشاہ موصوف کے زیر حکومت رہا اور کمی مزدوری کے بعد سنہ ۱۶۹۲ بکرمی مین شاہجہان بادشاہ غازی انگنے فتور پرس جو بہرہ کو پرگنہ جاگیر مین عطا فرمایا اور موضع اوکملانہ وغیرہ دیہات کلان کہ اب علی گڈہ کے متعلق ہین بڑودہ سے متعلق رکھتے تھے سمت ۱۷۰۱ بکرمی مطابق ۱۰۵۶ فصلی ہادی ۵ مین منجانب شاہجہان بادشاہ حکم علی بنام رام سنگھ راٹھور والی جودہپور دربارہ عطاے اراضی الہ بہرہ پرگنہ بڑواڑہ سے نسبت بسنت رائے بورہ ساکن ٹوڈہ علاقہ سوائی جے پور کے صادر ہوا راٹھور مذکور نے اراضی بموجب پنہ شاہجہانی موضع اوکملانہ پرگنہ بڑواڑہ سے پیمایش کرکے مع سنہ معافی بہرہ مسبوق المذکر وہ دیہی اوسی سال مین بہرہ مذکور نے اراضی الہ بہرہ پرگنہ مین بنا علی گڈہ کی ڈالکر شہر پناہ اور بالاقلعہ وباغ وغیرہ مرتب کیا اور تام علیگڈہ کا رام پورہ رکھا اور باقی اراضی مین بہرہ مسطورہ نے کنوین بسکے کدوار کو قابل زراعت کرلیا - الحاصل سمت ۱۷۰۱ بکرمی مطابق ۱۰۵۶ فصلی سے سمت ۱۷۴۵ بکرمی مطابق ۱۰۹۵ فصلی تک پرگنہ علی گڈہ بہرہ مزبور کے قبض وتصرف مین رہا بعد انتقال بہرہ مرقوم الصدر کے اوسکا بیٹا مسمی نوکھ رائے قابض ہوا کلیان سنگھ وغیرہ راٹھور احیانہ وسنگھ رئیس بوندی نے بوقت نصف اللیل قلعہ علی گڈہ مین شب خون مارا اور ایک پرتگ طرفین مین خوب تیغ زنی رہی اور دو بیچیس آدمی کشتہ وخستہ ہوئے آخر برادران راجہ موصوف نے علی گڈہ پر اپنا قبضہ کرکے چندہ واضع پرگنہ بڑاڑہ کے بھی شامل کرلئے نوکھ رائے پسر بسنت رائے بوہرہ اسلے داوری کے رئیس بوندی کی خدمت مین تین برس تک رہا آخر رئیس بوندی نے اپنے بھائیون کے نام ایک نامہ دربارہ معافی اراضی نوکھ رائے کے تحریر کیا برادران راجہ موصوف نے نوکھ رائے کو اراضی عمالہ جگیر پر قابض ودخیل کردیا - بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد دولت عہد مین بوجہ انواع مفسدہ پردازی ودسنارعت ومخاصمت قوم راٹھور دہاڑہ کے سمت ۱۷۹۵ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگھ رئیس سوائی جے پور ملہار اؤ نے بحکم شاہی قلعہ علی گڈہ کو محاصرہ کیا محصوران قلعہ نے بوقت نصف اللیل فرار کو قرار پر ترجیح دی راجہ سوائی جے سنگھ نے نصف دیہات علاقہ علی گڈہ مین اور نصف علاقہ بڑاڑہ مین شامل کرکے بالاستقلال قبضہ کرلیا بعد پانچ برس کے سمت ۱۸۰۰ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگھ فوت ہوا اور راجہ ایسری سنگھ اوس کی جگہ صدر نشین ہوا پانچ برس یہ قصبہ اوسکے قبضے مین رہا سمت ۱۸۰۵ بکرمی م سنہ ۱۱۷۳ ہجری مین راجہ مادہو سنگھ برادر علاتی راجہ ایسری سنگھ نے بامداد فوج مہاراناوالی اودے پور لشکر بھلکر شہر جے پور پر یورش کی راجہ ایسری سنگھ نے فنگ اگر زہر کھالیا آخر توڑی دیر مین مرگیا جے پور راجہ مادہو سنگھ کے قبض وتصرف مین آیا راجہ موصوف نے پرگنہ ٹونک وپرگنہ علی گڈہ کو بعینہ امداد واعانت تفویض کا پروانہ ان ہولکر کیا چنانچہ سمت ۱۸۱۶ بکرمی م سنہ ۱۱۷۶ فصلی تک ہر دو پرگنات ہولکر کے قبض وتصرف مین رہے بہر سبب ممانعت برادران ہولکر کے ہر دو پرگنات پر راجہ جے پور کا قبضہ ہوگیا سمت ۱۸۱۵ بکرمی مطابق ۱۱۷۵ فصلی سے سمت ۱۸۲۲ بکرمی م ۱۱۷۳ فصلی تک راجہ موصوف کی عملداری رہی ہر فوج ہولکر نے علی گڈہ پر بزور شمشیر قبضہ کیا سمت ۱۸۲۳ بکرمی م ۱۱۷۴ فصلی سے

سنہ ۱۸۲۵ بکرمی م ۱۲۸۵ فصلی تک علیگڈھ ہولکر کے قبضہ مین رہا پھر سنہ ۱۸۲۶ بکرمی م ۱۲۸۶ فصلی مین راجہ بہادر سنگھ متعلقہ امیر ہونے سنگھ نے علیگڈھ پر بے جنگ جدال قبضہ کر کے اپنے گرو بھگرا ج منتہ کو عطا فرمایا بھگرا ج منتہ نے بالا قلعہ کو تعمیر کیا سنہ ۱۸۴۷ بکرمی م ۱۹۰۳ تک بھگرا ج منتہ کی حکمرانی رہی پھر راجہ جسونت راؤ ہولکر نے علیگڈھ قبضہ کیا سنہ ۱۸۴۸ بکرمی م ۱۹۰۴ فصلی مین کرپال سنگھ کو ہولکر نے پرگنہ عطا کیا سنہ ۱۸۵۰ بکرمی م ۱۲۰۶ فصلی تک کرپال سنگھ نے حکمرانی کی بعدہٗ بوجہ بغاوت عدم اطاعت ہو کر جرنیک صاحب بہادر ملازم ہولکر نے قلعہ علیگڈھ کا محاصرہ کیا اور چار مہینے تک یہ محاصرہ رہا آخر حرکت عمل سے کرپال سنگھ کو گرفتار کیا اور دو سال تک بالاستقلال حکومت کی سنہ ۱۸۵۹ بکرمی م ۱۲۱۱ فصلی مین جرنیک صاحب بہادر شاہ ملازمان ہولکر کے خلاف ہو کر اعلان ہوا اور ہولکر کی فوج کے افسر کو ٹھی کی ملازمت سے جرنیک صاحب کو مقید کیا بعد ازان جرنیک صاحب نے بہادر پیرو صاحب ملازم سندیہ ٹونک اور علی گڈھ پر قبضہ کیا اور ایک سال تک بالاستقلال حکمرانی کی سنہ ۱۸۶۰ بکرمی م ۱۲۱۲ فصلی مین ہولکر کی طرف سے پنڈت بابوجی والی وارد حکمران ہوا بعدہ ڈنڈ صاحب بہادر جانب سرکار کمپنی موضع بامنیان مین کہ علی گڈھ سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے چار مہینے تک نزدکش رہا مگر علی گڈھ پر قابض اور دخیل نہ ہو سکا پھر پنڈت بابوجی اپنے قرنتہ کے ریاست کو نہ ٹکو گیا اور اپنی جگہ پنڈت بہاؤجی اور ڈھونڈھی کو مامور کر گیا اس اثنا مین دیارام پیٹل موضع اوکھلانہ نے صاحب موصوف سے سازش کر کے قلعہ علی گڈھ مین آیا اور مردمان قلعہ کی غفلت کر کے صاحب مسبوق الذکر کو خبردار کیا صاحب مزبور نے موضع بامنیان سے بجانب قلعہ علی گڈھ یورش کی قلعہ والون مین سے جنھون نے مقابلہ کیا قتل ہوا اکثر لوگ چھوٹے دروازہ سے بھاگے چونکہ دروازہ پر فوج مسلح کمین گاہ مین بیٹھی تھی ذرا دیر مین کوئی ایک کسبت نہ جانے دیا وہین کسبت رہا۔ پھر ڈنڈ صاحب قلعہ مین داخل ہوئے صاحب موصوف نے قلعہ کو اپنا قایم مقام کر کے اپنی سکونت گاہ کو چلے گئے صاحب موصوف دو سال تک بالاستقلال حکمران رہے سنہ ۱۸۶۳ بکرمی م ۱۲۱۵ فصلی مین مہاراج جسونت راؤ ہولکر راہی ملک عدم ہوا سنہ ۱۸۶۵ بکرمی م ۱۲۱۷ فصلی مین بادن راؤ پنڈت عامل بھاپر لالہ جے رام پنڈت ساکن کوٹہ نے سنہ ۱۸۶۹ بکرمی م ۱۲۲۱ فصلی تک بطور مشاہرہ کار نظامت کو انجام دیا بھازان بالا جے راؤ پنڈت سنہ ۱۸۷۳ بکرمی م ۱۲۲۵ فصلی تک قابض و دخیل رہا پھر نانک راؤ پنڈت نے ایک سال تک عاملی کی سنہ ۱۸۷۴ بکرمی م ۱۲۲۶ فصلی مین دیوان صاحبان انگریز بہادر اور مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کے صلح پر عرض ظہور آئی مسلمالہ رقم مہاراجہ موصوف گارن صاحب بجاے نانک راؤ پنڈت قابض ہو اپنے گارن صاحب نے قید کر کے میجر برٹ صاحب کے تفویض کیا برٹ صاحب نے تحصیل فصل ربیع کر کے واپس دون سنہ ۱۸۷۵ بکرمی م ۱۲۲۷ فصلی مین بحسب الحکم سرکار کمپنی بعہد و پیمان بہ پرگنہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو تفویض کیا بعدہ تعالی و تقدس آج تک سنہ ۱۲۹۱ھ سنہ ۱۹۰ ع ہے حضرت امین الدولہ زید الملکہ ابو الحافظ محمد ابراہیم خان بہادر صولت جنگ ادام اقبالہ بعض متصرف ہین اللہ تعالی اس رئیس دریادل کو جب تک ابر رحمت زمین پر سایہ فگن رہے سلامت باکرامت رکھے آمین ثم آمین یارب العالمین

این دعا از من و از ہر دو جہان امین باد

کیفیت قلعہ علی گڈہ

یہ قلعہ زمین نشیب مین واقع ہے اور دور قلعہ کا دو ہزار پانچ سو چھہتر گز اور بلندی مین اوسکی دیوار چھہ گز تین گرہ اور عرض مین ایک گز قلعہ کے برج لف مین ۱۵ بڑے چار چھوٹے ۱۰ برجون مین ۱۰ توپین تیار ہین فسران توپخانہ یا قلعہ دار یک کپتان یک لیفٹین یک صوبہ دار یک جمعدار - گو لاندار ۱۰۰ کل ملازمان سربندی یک کپتان یک لیفٹین یک صوبہ دار یک جمعدار یک سپاہی اور ۱۲۵ سوار اسلے تحصیل مال واجب کے مقرر ہین اس پرگنہ مین دو تھانے مسافران و بیوپاریان وانتظام واردات وغیرہ کے لئے موضع باڈیا و موضع کنواڑیا مین موجود ہین ایک مکان بالا قلعہ مین مجرمان سنگین کے لئے تیار کیا گیا ہے اور بعض مکانات بالا قلعہ کے سنہ ۱۹۱۸ بکرمی مین بارود کے صدمہ سے منہدم ہو گئے خاص قصبہ علی گڈہ مین مساجد پختہ چھہ ہین از انجملہ ایک مسجد حضرت نواب زبردست الدولہ بہادر نے تعمیر فرمائی ہے دیہات مین چودہ مسجد ہین ہر گیارہ مندر خاص قصبہ مین ہین از انجملہ تین مندر بہت پرانے اور ایک مندر جسکو سراوگیون کا مندر کہتے ہین عمارت قدیمہ سے ہے اور دیہات مین ۹۲ مندر ہین از انجملہ ۱۵ مندر پختہ ۱۷۷ مندر خام ہین اور اس پرگنہ مین چار قلعہ مین ایک قلعہ واقع خاص قصبہ جسکا ذکر پہلے ہو چکا - اور تین چھوٹے قلعہ ہین شکستہ ایک بموضع کنواڑیا دوسرا بموضع کماتولی تیسرا بموضع بانسلا اور ایک باڈی موسومہ بہ سنگا شاہ موضع نخوب مین قابل دید ہے اس پرگنہ مین سات قصبہ اور تین مواضع بہت بڑے ہین کہ ان مین ہر ایک باوی ایک ہزار آدمی سے زائد ہے چنانچہ اس نقشہ سے تعداد مردون معلوم ہو سکتی ہے -

نمبر	نام موضع	تعداد خانہ	تعداد مرد	تعداد عورت	تعداد کل روزن	فاصلہ	کیفیت
۱	علی گڈہ	صاد لف ۵۲۵	۱۵۲۷	۱۶۳۴	۳۶۳۶		
۲	چورو	ساد ۳۲۵	۱۸۲۱	۹۲۵	۲۰۷۴	دو کوس	شرقاً
۳	نخوب	ساد ۳۲۰	۶۰۵	۶۰۹	۱۷۳۰	تین کوس	شرقاً

آب و ہوا سے قصبہ یا مکرر مین عمدہ اور ایام بارش مین بسبب عفونت آبہائے غلیظہ کہ اکثر نشیب مین ٹھہر جاتا ہے موجب مضرت ساکنان قصبہ کا رنگ گندم گون اوسط قد اوسط اندام ہوتا ہے اس پرگنہ مین دارالضرب نہین ہے - دیسی اور فلوس ضرب ٹونک کا رائج ہے مدرسے چھہ ہین ایک مدرسہ فارسی کا اور پانچ مدرسے ہندی کے ہین - بعد سلف یہان پانچ حرتبہ قحط سالی ہوئی ہے اوّل بار سنہ ۱۸۶۹ اور سنہ ۱۸۷۰ بکرمی مین

اِس قحط سالی مین آٹھ سو سات آدمی ضائع ہوئے دوسری بار سنہ ۱۸۹۱ بکرمی مین اِس قحط سالی مین تین سو بیالیس ۳۴۲ آدمی فوت ہوئے تیسری بار سنہ ۱۸۹۴ بکرمی مین اِس قحط سالی مین ایک سو پچیس ۱۲۵ آدمی ضائع ہوئے چوتھی بار سنہ ۱۹۲۵ بکرمی مین اِس قحط سالی مین سات سو چھتیس ۷۳۶ آدمی فوت ہوئے پانچوین بار سنہ ۱۹۳۵ بکرمی مین اِس قحط سالی مین سات سو آدمی ضایع ہوئے - اِس پرگنہ مین تین پہاڑیان بسمت مشرق ہین ایک بموضع آلی دوم بموضع ملاپور سوم بموضع کرکاوانیا - اور بجانب مشرق دو رودخان ہین ایک بجانب مشرق کہ سرحد بلون اور ضلع گڈہ کی طرف چلی گئی ہے اسمین پانی ہمیشہ جاری رہتا ہے اور خیار و خربزہ و ہندوانہ وغیرہ خوب پیدا ہوتے ہین دوسری ندی سمت جنوب بشاہراہ ٹونک واقع ہے اسکو گلوا کہتے ہین اسکا پُل سدرہ بعہد دولت صمد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ تیار ہوا ہے اسمین پانی ہمیشہ جاری نہین رہتا ہے خربزہ وغیرہ خوب ہوتے ہین - اِس پرگنہ مین پچیس تالاب ہین اُنمین بارہ تالاب بڑے ہین کہ اون سے زراعت کو پانی دیتے ہین اور اُنکے نیچے اراضی اعلےٰ بگیہ شامل اراضی چاہی ہے باقی رہے تیرہ تالاب بارش اونمین خشک ہو جاتے ہین اونمین گندم کی کاشت کاری ہوتی ہے اور آٹھ تالابون سے آٹھ ٹانک پینے کا پانی پیتے ہین - بمتی بہادون ۱۰ موضع اوکملانہ مین ایک میلہ ہوتا ہے اوسکو دیوار کا میلہ کہتے ہین اور اِس میلہ مین سانپ کی پرستش بنود کرتے ہین آدمی قریب اعلےٰ کے جمع ہو جاتے ہین

مزروعہ	افتادہ	کل رقبہ
الحاصل لگہ	الحاصل لگہ	الحاصل لگہ

چاہی	بارانی	قابل زراعت	ناقابل زراعت
الحاصل لگہ	الحاصل لگہ	الحاصل لگہ	الحاصل لگہ

کل آراضی معافی

الحاصل لگہ

معافی	خیرات	حق الخدمت
الحاصل لگہ	الحاصل لگہ	الحاصل لگہ

محاصل پرگنہ

الحاصل

نمبر ۴

تعداد دیہات پرگنہ علی گڈھ

نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع
۱	دکھلانہ	۱۷	چمان	۳۳	عمدپورہ		دیہات استمرار	۶۱	جنڈوا	۷۷	کماریہ
۲	چک اوکھلانہ	۱۸	دولت پورہ	۳۴	کہاتولی	۴۹	آلی	۶۲	چورد	۷۸	گاؤدلی
۳	ابراہیم گنج	۱۹	دیولی	۳۵	کمنرے	۵۰	پاڈلیو	۶۳	حیدری پورہ	۷۹	گانگلی
۴	ابراہیم نگر	۲۰	رحمن پورہ	۳۶	کرواڑیہ			۶۴	روہیت	۸۰	گلوانیان
۵	انور نگر	۲۱	رگھناتھ پورہ	۳۷	کوہری		دیہات جاگیر	۶۵	رحمن نگر	۸۱	لسادیہ
۶	اسلام نگر	۲۲	رسول پورہ	۳۸	گوبندپورہ	۵۱	امیرگنج	۶۶	سندیلی	۸۲	مولوی نگر
۷	آلی	۲۳	جیسم نگر	۳۹	گوپالے	۵۲	امیرنگر خرد	۶۷	شوب	۸۳	منوہرپورہ
۸	امیرپورہ	۲۴	رنیمودہ	۴۰	گوپال پورہ		میان خاکی جہوڑی	۶۸	صدیق پورہ	۸۴	محبوب نگر
۹	اصل گاؤں	۲۵	روشن پورہ	۴۱	منتدار	۵۳	اسدپورہ	۶۹	صولت پورہ	۸۵	مہوا
۱۰	امیرگنج	۲۶	سبحان پورہ	۴	محمدپورہ عرف رنگر	۵۴	بشن پورہ	۷۰	عثمان پورہ	۸۶	وزیرپورہ
۱۱	بیلوتہ	۲۷	سالم پورہ	۴۳	موتی پورہ	۵۵	بانمریہ	۷۱	عتیق پورہ	۸۷	ہنومنیا
۱۲	بانسلا	۲۸	سیدری بالیان	۴۴	مبارک نگر	۵۶	بچالہ	۷۲	علی نگر	۸۸	یہمن پورہ
۱۳	بشن پورہ	۲۹	سیدری گوجران	۴۵	محمدپورہ عرف باوری کی جہوڑی	۵۷	بچالی	۷۳	علی پورہ		دیہات معافی
۱۴	بامنیان	۳۰	شاہ پور خرد	۴۶	مملا پورہ	۵۸	پاگاہ کلان	۷۴	عالم پورہ		
۱۵	برانہ	۳۱	شاہ پور کلان	۴۰	نواب گنج	۵۹	پاٹولی	۷۵	عنتور پورہ	۸۹	مان پورہ
۱۶	ٹھکریہ	۳۲	قصبہ علی گڈھ	۴۸	نواب پورہ	۶۰	پاڈلی	۷۶	فیروزپورہ	۹۰	نظیرپورہ

بیان آبادی پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک

شہر پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک لب شاہراہ اوجین و کوٹہ واقع ہے اوجین سے بجانب شمال اکتیس کوس اور کوٹہ سے چنتیس کوس بجانب جنوب - ٹونک سے ایکسو چالیس کوس سمت جنوب عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲ دقیقہ - طول بلد شرقی ۷۶ درجہ چار دقیقہ اطراف پرگنہ مین بجانب جنوب و مغرب اقوام سوندہیہ اور راجپوت سکونت پذیر ہے اور اسی وجہ سے دیہات جنوبی و مغربی پرگنہ ہذا کو سوندواڑہ اور دیہات شمالی و شرقی کو رجواڑہ کہتے ہین اور یہ پرگنہ علاقہ اندور گوالیار و جھالاواڑ سے ملحق ہے حد شرقی سرحد موضع دہرونیان تک کہ قصبہ سے ڈھائی کوس ہے سرحد قصبہ سوہت علاقہ گوالیار سے ملصق ہے اور حد غربی سرحد موضع آنینا کھیڑی تک کہ چھ کوس ہے موضع سیل گڈہ علاقہ جھالاواڑ اور سورہ دگیلانی علاقۂ اندور سے ملزق ہے اور حد شمالی سرحد موضع دودلیا تک کہ ساڑھے آٹھ کوس ہے موضع گاوہیہ علاقہ اندور سے متصل ہے -

کہتے ہین کہ سنہ ۹۳۱ ہجری مطابق سنہ ۹۳۱ فصلی مین لشکر بادشاہ ابواسحٰق سبکتگین غزنوی کا یہان آکر پڑاؤ پڑا تھا اور جہان اب قلعۂ پڑاوہ ہے خاص خیمۂ شاہی نصب تھا اوس زمانہ مین یہان چند گھر مینون اور بھیلیون کے تھے اوسی عہد مین ہر دو قوم شرف باسلام ہوکر عہدہ پاسبانی و چوکیداری پر مامور ہوئین چنانچہ شیخ زریر وغیرہ اوسی قوم سے اب تک اپنے عہدہ پر مامور ہین - پھر حکم شاہی بنسبت فتح محمد خان صوبہ دار بنا براباد شہر صادر ہوا صوبہ دار مسبوق الذکر نے چند روز مین مکانات دلکش و محلات دلکش خوش قطع بنا کے اور بائیس پرگنہ متعلق کرکے باعتبار پڑاؤ شاہی کے پڑاوہ کے نام سے موسوم کیا رفتہ رفتہ پڑاوہ مشہور ہوگیا -

اور بعض کا یہ قول ہے کہ سنہ ۹۲۵ بکرمی مین بعہد راجہ بہرتری وائی چتوڑ پہاڑ جی مینہ منڈلوی پر تنا پیل نے اس شہر کو آباد کرکے پہاڑ وہ نام رکھا کثرت استعمال سے پڑاوہ مشہور ہوگیا قول اول سے قول ثانی اصح معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ بادشاہ ابواسحٰق سبکتگین کا یہان آنا کتب تواریخ سے مفہوم مبین ہوتا ہے اور بادشاہ موصوف سنہ ۹۷۷ء مین سریر آرائے سلطنت ہوا اور سنہ ۹۹۷ء مین انتقال فرمایا اس بادشاہ نے کل تین برس حکمرانی کی - عہد بادشاہ بابر سے بادشاہ محمد شاہ تک یہ پرگنہ سلاطین مغلیہ کے تحت تصرف مین رہا سمت ۱۶۹۲ بکرمی مین شتا ہمان - بادشاہ نے یہ پرگنہ تن سنگہ رئیس رتلام کو عطا فرمایا سمت ۱۸۰۱ بکرمی تک رو ساء رتلام قابض و دخیل رہے پھر سنہ ۱۷۳۵ء مین صوبہ مالوہ باجی راؤ پیشوا کے نام ہوگیا پھر سمت ۱۷۸۵ اور سمت ۱۷۸۶ مین رانمگرام سنگھ رئیس مہواڑ و سوائی جے سنگہ والئی جے پور کی حکومت مشترک رہی سمت ۱۷۹۳ بکرمی مین یہ پرگنہ ملہار راؤ ہولکر کے تحت تصرف مین

آیا جب ملہار راؤ ہولکر فوت ہوا اوسکی زوجہ مسماۃ اہلیہ بائی بوجہ لاولدی کے مسند نشین ہوئی - پیشوا والئی پونا ستارا نے بنام رانی مذکورہ یہ لکھا کہ تین لاکھ روپیہ کی جائداد جہت مصارف ضروری کافی ہے باقی جائداد زائدہ سے رانی دست بردار ہو جائے رانی مذکورہ نے بمجرد دریافت تحریر ہذا کے یہ جواب لکھا کہ ہمارے بزرگون نے اس ملک کو بزور شمشیر لیا ہے اگر تم اس ملک کو لینا چاہتے ہو تو ہمین گوئی دہمین میدان - پیشوا نے رانی مذکورہ کا جواب سُنکر بیس ہزار سپاہی ہزار بنا بر مقابلہ و محاصرہ بھیجے اہلیہ بائی گو ایک عورت مواۃ تھی چالیس ہزار موہرار لیکر اوسکے مقابل ہوئی اور یورش کر کے برہان پور تک پہونچی ؎

نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد — خدا پنجہ انگشت یکسان نکرد

افسران لشکر پیشوا نے بوا وید لیسری و مردانگی عورت کے مقابلہ سے اعراض کیا اور پیشوا سے جا کر عرض کی کہ اگر آپ ایک عورت پر فتحیاب ہوگئی تو کچھ بہادری نہوئی اور اگر خدانخواستہ آپ پر عورت کامیاب ہوگئی تو موجب سُبکی اور باعث بدنامی ہے آخر کار پیشوا کے سرداران فوج نے اوس عورت مواۃ سے صلح کی استدعا کی اہلیہ بائی نے اپنے ملک کی طرف مراجعت کی پہر بطور خود پیشوا کی ملاقات کے لیے ملک پونا کو گئی در تذر گذرانی پیشوا نے خلعت فاخرہ اور اودھش سے مالا مال کیا چند روز اہلیہ بائی ملک پونا مین رہی بعد ازان اپنے ملک کو واپس آگئی پہر سنہ ۱۸۵۲ بکرمی م ۱۷۹۵ع مین اہلیہ بائی نے انتقال کیا اوسکی جگہ تکوجی ہولکر صدر نشین ہوا اسنے دو برس تک حکومت کی سنہ ۱۸۵۴ بکرمی م ۱۷۹۷ع مین فوت ہو گیا اوس کا بیٹا کاشی راؤ حکمران ہوا اسنے چند ماہ حکومت کی پہر عیونت راؤ ہولکر قابض و دخیل ہو گیا -

الحاصل سنہ ۱۸۶۵ بکرمی مین یہ پرگنہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا ہمدہ تعالی و تقدس اب تک کہ ۱۳۱۷ھ ہے حضرت نواب امین الدولہ بہادر کے قبضۂ اقتدار مین ہے - ۱۸۵۷ع مین بایام غدر حاجی محمد عثمان پیشکار پرگنہ ہذا نے باعانت چند اوشان نکبت توامان براہ بغاوت سمیان شیخوپش و بھلرج مل سہاہوان پرگنہ کو میان ہمت خان مرحوم کی حویلی مین مقید کیا اور اون سے دس ہزار روپیہ طلب کیا - ریاست کی طرف سے جہت انتظام مالا کلام کپتان محمد سعادت علیخان خلف محمد علیخان ابن مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کو مامور کیا گیا کپتان موصوف نے بحسن انتظام و ضابطہ تمام اوس باغی بدمعاش کو مع رفقائے نابکار مقید کر کے حاضر دربار دولت کیا -

بعد ایام غدر وہ باغی بلکہ دار ریاست سے اخراج کیا گیا - اسی ایام مین یاغیان ہراہی تانیا ٹوپی نے جہالرپاٹن پر یورش کی مہاراجہ پرتاپ سنگھ رئیس جہالاواڑ مع دو چار کس بجالت سراسیمگی قصبۂ سوہت علاقہ گوالیار مین آئے چونکہ قصبہ سوہت پرگنہ ہذا سے بہت قریب ہے

عامل پرگنہ پڈاوہ نے بجوا ستدراک حال سرکشی ہمارا جہ صاحب موصوف یک قبضہ شمشیر ہندی دیکر اس اسپ تازی ہمتکش کیا اور بنا بر عقائلت ہمارا جہ صاحب موصوف سوار اور پیادے ہمرکاب کر کے ڈگ علاقہ جہالاواڑ تک پہنچا دیا بعد روانگی ہمارا جہ صاحب کلانیا ٹوپی کے فوج قصبہ سوہت مین آئی از انجملہ تتوڑے سوا قصبہ پڈاوہ مین پہونچے اور مقیدان سلسلہ زنان کو رہا کر کے بجانب قصبہ سوہت چلے گئے اس واقعہ کے آمد و زبعد کپتان شور صاحب بہادر مع فوج پرگنہ ہذا مین تشریف لائے عامل پرگنہ نے بدستور قدیم استقبال کیا اور حسب معمول کار رسد رسانی کو انجام دیا صاحب بہادر موصوف ایک مقام کر کے باغیان بدمعاش کے تعاقب مین گئے اس پرگنہ کے دو حصے ہین حصہ اعلی کو سوندہ واڑہ کہتے ہین اور حصہ اسفل جہالاواڑ کے نام سے مشہور ہے سوندواڑہ کی زمین مین پیداوار اعلی درجہ کی ہوتی ہے اور جہالاواڑ کی زمین ناقص اور کم رقبہ ہے یہان کی آب و ہوا ملک مالوہ کی طرح ثقالت رکھتی ہے اکثر اشخاص کے شکم اور سینہ اور پشت پر داغ لگائی جاتے ہین - اس پرگنہ مین اکثر عمارت گلی و خشتی سفالپوش ہے قوم سوندیہ اکثر اور دیگر اقوام کثر سکونت پذیر ہین یہان بہت خان کے عہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مشرف باسلام ہوے قوم سوندیہان سے تھے حضور اعلی انکو اپنے فرزند کے برابر سمجھتے تھے چنانچہ انکو جاگیر حد ہزار کی مرحمت فرمائی تھی اونہون نے قلعہ بہت گڈہ و دیگر مکانات وغیرہ تعمیر کئے ہین -

اس پرگنہ مین چار تھانہ ہین ایک جانب مشرق موضع دہرونیان مین کہ قصبہ سے دو کوس ہے - دوسرا تھانہ سمت مغرب موضع کمادیہ کلان مین کہ قصبہ سے تین کوس ہے - تیسرا تھانہ بطرف شمال موضع منبث پور مین کہ قصبہ سے سارہ تین کوس ہے چوتھا تھانہ بسوے جنوب موضع دہرنا دہ گجا مین کہ قصبہ سے چار کوس ہے - اس پرگنہ مین تین ندیان ہین - ایک کا نام آہو ہے کہ بجانب مغرب ملک مالوہ سے نکلکر رود کالی سندھ مین شامل ہوئی ہے - اور اس ندی سے زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے - دوسری ندی چونلے ہے کہ بچاوہ کی پہاڑی سے نکلکر قصبہ پڈاوہ مین ہوتی ہوئی رود کالی سندھ مین شامل ہوگئی ہے اس سے بھی زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے تیسری ندی رینمتر کہ سرحد موضع ہٹ مرہ پرگنہ کوٹری علاقہ اندور سے نکلکر رود آہو مین شامل ہوئی ہے - یہان پہاڑ سلسلہ وار سنین ہین جدا جدا نام پہاڑیان ہین اور تین قلعے ایک خاص قصبہ مین کہ بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی ۱۷۳۵ بکرمی مین دیا بہادر صوبہ مالوہ کا بنایا ہوا ہے - اسکا دور باغ بیگیہ تین بسوہ مین ہے اسکی دیوار عرض مین بعض جا ایک گز اور بعض جا اس سے کچھ کم ہے اور بلندی مین بجانب جنوب تیرہ گز اور بسمت شمال و مشرق و مغرب آٹھ آٹھ گز ہے اور اس قلعہ کے چار برج ہین اور دو برتوپین قایم ہین - دوسرا قلعہ صاحب گڈہ کہ جسکو فی زمانا

ہمت گڈہ کہتے ہین میان ہمت خان جاگیردار نے سنہ ۱۸۰۰ بکرمی مین بعہد دولت مہد حضرت نواب امیرالدولہ بہادر بہ تعمیر پختہ طیار کیا ہے اِسکے چار برج ہین اور اوسکی دیوارون کی بلندی پندرہ پندرہ گز ہے ایام سابق مین اس قلعہ کو مصاحب خان ٹھاکر نے تعمیر عام ہندکیا تہا چنانچہ اوسکی قبر اوس قلعہ مین اب تک موجود ہے بعد ازان میان ہمت خان نے اِس قلعہ کو پختہ بنوایا - تیسرا قلعہ پختہ بموضع ماتہنیا سمت ۱۷۹۷ بکرمی مین لال سنگہ ٹھاکر نے بنوایا تہا چنانچہ اب تک اوسکے نشانات باقی ہین علاوہ اِن قلعجات کے اور بہی قلعہ ہین مگر سراسر منہدم ہین ازانجملہ ایک گڑہی کہ جسکو کن گڈہ کہتے ہین موضع فتح پور کی پہاڑی پر واقع ہے اِسکو کن سنگہ ٹھاکر نے بجہاۃ سابق تعمیر کیا تہا - دوسری گڑہی بوچن گڈہ کے نام سے مشہور ہے - اور یہ متصل موضع سیلے چوہان ہے اسکو بوچن بیگ نے بنایا ہے - تیسری گڑہی دا اخان روہیلہ نے سنہ ۱۷۶۹ بکرمی مین بموضع نولائی تعمیر کی ہے چوتھی گڑہی بعبارت خام حسیت مائل ٹھاکر نے موضع کوڑہ مین بنائی ہے فی الحال یہ چاردن گڑہیان ویران ہین -

تعمیر جدید مین دو حویلی پختہ یادگار ہین اوّل حویلی گردہاری لعل سیٹہ - دوسری حویلی رام رتن ساہوکار -

دو باوڑیان قابل یادگار ہین ایک بموضع سنیٹ پور کہ سنہ ۱۸۰۱ بکرمی مین اوسکی بناڈالی گئی اور سنہ ۱۸۲۰ مین بعہد احمد شاہ بادشاہ تیار ہوئی چنانچہ یہی سمت اوسپر کندہ ہے - دوسری باوڑی موضع کوڈیا مین واقع ہے اوسپر یہ عبارت بخط ہندی کندہ ہے سمت ۱۸۱۷ بکرمی وسالکہ (۱۶۸۳) ماگہہ ۵ - بروز شنبہ - باوڑی تیار ہوئی - پرگنہ ہذا مین منجانب سرکار کوئی میلہ مقرر نہین ہے اِس سے پہلے ایک میلہ زیارت گاہ سالار غازی پر ماہ بیسا کہہ سدہ پونون مین ہوتا تہا اور ایک روز رہتا تہا سمت ۱۹۲۲ بکرمی سے بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر منفور موقوف ہوگیا - البتہ ایک میلہ بیرون قصبہ ماہ بیسا کہہ مین ہوتا ہے اور پندرہ روز تک رہتا ہے - اِس شہر مین مارواڑ قوم میسری داگروال واوسوال سکونت پذیر ہین اور افیون کی خرید فروخت اور لوگت کرتے ہین اور سرکار مین منوتی اور ضمانت دیکر آسامی کی جانب سے رقسط ادا کرتے ہین اور آسامی سے افیون خریدتے ہین کنکوت اور بٹالی نہین ہے - اِس پرگنہ مین تین دفاتر ہین ایک دفتر قانونگوئی دوسرا دفتر چودہرات تیسرا دفتر پٹرولیس - قانون گو قوم کایستہ اور چودہری قوم سراوگی اور پٹرولیس قوم برہمن دکہنی ہین مذاور سیٹ وغیرہ ہمیشہ پرگنہ سے لیتے ہین اور بجانب سرکار ایدقرار بنام قانونگو چودہری و پٹرولیس جاگیر بدین تفصیل مقرر ہے موضع آمدنی سالانہ لاکھ بنام چودہری - موضع آمدنی سالانہ لاکھ بنام قانونگو - اور موضع آمدنی سالانہ صاحبہ بنام پٹرولیس یہان زمین دو قسم کی ہے ایک بری کہ قسم اوسط ہے - دوسری کہابدن قسم اول ہے یہان تین اقساط سے زرمال گذاری بسکہ اندرواُجین ادا کیا جاتا ہے - رقبہ پرگنہ ہذا

صباح للعہ سنہ ۱۹۳۹ بکرمی مین پرگنہ ہذا یا آمدنی ہوئی للہ ۱۰۱ ۱۰۰ کل آمدنی پرگنہ مع دیہات جاگیر و خالصہ ۱۰۰ دو لاکھ ۹ بسوہ ۱۰۰ سالہین مغلیہ کا سکہ سمت ۱۷۸۴ تک مروج رہا اور سکہ بوندی سمت ۱۷۸۵ سے ۱۹۱۵ تک جاری رہا اور سکہ اندور اوجین سمت ۱۹۱۶ سے رائج ہوا اور اب تک مروج ہے ایک جانب روپیہ سکہ اوجین پر یہ عبارت کندہ ہے علی حامی دین محمد شاہ غازی دوسری جانب سن جلوس میمنت مانوس۔ روپیہ سکہ اندور پر ایک طرف صورت خورشید مرتسم ہے اور دوسری جانب لفظ بادشاہ مضروب ہے ہان دونون سکون کا وزن گیارہ گیارہ ماشہ ہے پرگنہ مین ٹکسال نہین ہے سمت ۱۷۸۵ بکرمی مین سیر کا وزن للہ ۸۳ کلدار کا تھا سنہ ۱۹۴۰ بکرمی سے ۵ روپیہ کلدار کا رائج ہوگیا قصبہ و دیہات مین للہ ۱۷ باغ ہین ازانجملہ تین باغ بڑے اور للہ ۱۴ چھوٹے ان مین ایک باغ سرکاری ہے اور للہ ۱۱۶ باغ ملازمین اور رعایا و غیرہ کے ہین یہان کے باشندے اکثر گندم گون اوسط قد اوسط اندام ہین مگر یہ لوگ جفاکش اور محنت پسند ہین تعداد مردم و زن از روے شماری (۳۹۱۷۷) کل دیہات (۱۳۲) ازانجملہ دس مواضع کلان ہین باقی خرد۔

تفصیل دیہات پرگنہ پڈاوہ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	آدکھیڑی	۹	برگیڑی	۱۷	ٹنکیا	۲۵	دلاورا	۳۳	دہابلہ بھوج	۴۲	رائی ماہو
۲	الہی پورہ	۱۰	بنجارے	۱۸	جیلین	۲۶	دودلیہ	۳۴	دہابلہ کپنیچی	۴۳	روپاریل
۳	امیر پورہ	۱۱	بھٹ گیڑہ	۱۹	جھنکری	۲۷	دولت پورہ	۳۵	دہابلی	۴۴	روشن باڑی
۴	آنیان کھیڑی	۱۲	بھورگیڑی	۲۰	جیتاکھیڑی	۲۸	دہاروکھیڑی	۳۶	ڈہنڈیرہ	۴۵	رام پوریا
۵	اودیاکھیڑی	۱۳	بیٹرسکاری	۲۱	چونڈیا	۲۹	دہتوریہ کلان	۳۷	راج پورہ	۴۶	سانگنکھیڑہ
۶	اسندیا	۱۴	پیپلیا	۲۲	چنولی	۳۰	دہڑمچھکیڑی	۳۸	راجاکھیڑی	۴۷	ساوت کھیڑی
۷	اونیل	۱۵	قصبہ پڈاوہ	۲۳	خضر پورہ	۳۱	دہیرونیہ	۳۹	راملی	۴۸	سرگیڑی
۸	بانس گیڑی	۱۶	پگاریہ	۲۴	دانتا	۳۲	دیلوچی	۴۰	رسول پورہ	۴۹	سرور پورہ
								۴۱	رمائی وسپت		

۵۰	سرپوئی خرد	۶۴	منج گنڈہ	۷۹	کھجڑیا	۹۴	محمد پورہ	۱۰۹	ہنوتیا ہنہ وسنگھ	۱۲۱	واتیا
۵۱	سرونیان	۶۵	فتح پورہ	۸۰	کھجوری	۹۵	منیشٹ پورہ	۱۱۰	ہیبن پورہ	۱۲۲	دھتوریہ خرد
۵۲	سلوری	۶۶	فرشن پورہ	۸۱	کونڈلا کیمرج	۹۶	مہانا	دیہات جاگیر برگنہ پٹڑاوہ		۱۲۳	نادر پورہ
۵۳	سنوریا	۶۷	کالی تلائی	۸۲	کوٹھرا پرتاب	۹۷	نرانیا			۱۲۴	کرو دیا
۵۴	سنوانسڑہ	۶۸	کچرا کھیڑی	۸۳	کھیڑہ پنانیان	۹۸	نگر			۱۲۵	کہاریہ کلان
۵۵	سیملا	۶۹	کرایا اوساؤ	۸۴	کھیرانہ	۹۹	نور پورہ	۱۱۱	اوریا کھیڑی	۱۲۶	کہناکھیڑی
۵۶	سیملی چوہان	۷۰	کرایا شیر پور	۸۵	کھیڑی	۱۰۰	نولائی	۱۱۲	اعظم پورہ	۱۲۷	میر پورہ
۵۷	سیملی رتنار	۷۱	کلیان پورہ	۸۶	کھیڑہ کھیڑی	۱۰۱	نیما ہیڑہ	۱۱۳	اوساؤ	۱۲۸	سوڈی
۵۸	سیملی کہام	۷۲	کونڈلا پرتاب	۸۷	کھڑک پورہ	۱۰۲	وزیر پورہ	۱۱۴	بانور	۱۲۹	نیانیان
۵۹	سیدکھیڑی	۷۳	تمرپا کھیڑی	۸۸	گوبند پورہ	۱۰۳	ہرنودہ بیتہا	۱۱۵	بور بند	۱۳۰	ہست گدہ
۶۰	شیام پورہ	۷۴	کولسی	۸۹	گوڑاڑیہ	۱۰۴	ہرنودہ گجا	۱۱۶	تیلیا کھیڑی	دیہات معافی برگنہ پٹڑاوہ	
۶۱	شیر پورہ	۷۵	کوکوکھیڑہ	۹۰	گیلانی	۱۰۵	ہنوتیا دیبیا	۱۱۷	جھکریا		
۶۲	عزیز پورہ عرف	۷۶	کوٹھری خرد	۹۱	لوئی	۱۰۶	ہنوتیا دہردینا	۱۱۸	رام پورہ		
	بوکھیڑی	۷۷	کھاریہ خرد	۹۲	ماتمیان	۱۰۷	ہنوتیا رائل	۱۱۹	ردپا کھیڑی	۱۳۱	کوڑہ جمال
۶۳	علی پورہ	۷۸	کھنکر	۹۳	مایکھیڑی	۱۰۸	ہنوتیا کوٹھری	۱۲۰	روپ پورہ	۱۳۲	نمکلک

حال آبادی چیپڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک

قصبہ چیپڑہ بجانب جنوب قصبہ گوگور سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے مگر ہر دو قصبہ کی آبادی شامل ہو کر ایک پرگنہ قرار دیا گیا ہے گوگور کی آبادی چیپڑہ کی آبادی سے پہلے ہوئی ہے چنانچہ اسناد و شاہی مین قصبہ گوگور چیپڑہ مندرج ہے - اِس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سنہ ۱۳۵۲ بکرمی مین گوگل جی پسر دہاروجی کھینچی اولاد فضل راؤ چوہان نے قصبہ گوگل اپنے نام سے آباد کر کے پہاڑ پر قلعہ تعمیر کیا اور یہین اپنی بود و باش اختیار کی - کہتے ہین کہ مانک راؤ کے عہد تک خاندان کھینچی و خاندان راجگان بوندی مسلسل رہا -

جب اجی راؤ پسر وانک راؤ نے کھینچی پور پاٹن کو آباد کیا لقب کھینچی مشہور ہوا - بعدازاں بیتورا کے والی دہلی نے راجہ دیونسے کو کہ مانک کی اولاد سے تھا باون پرگنات عطا کر کے مالوہ کا حاکم کیا راجہ دیونسے کی ہمشیرہ مسماۃ گنگا بائی بجیل دیو رئیس دہوار گڈہ کو منسوب تھی گنگ داس راجہ بجیل دیو کا کا مدار راجہ دیونسے سے پنہان عداوت رکھتا تھا آخر باغواے گنگ داس دسیان ہر دو راجگان مذکورۂ بالا سے لڑائی ہوئی راجہ بجیل دیو مع گنگ داس کا مدار سرپیدان قتل ہوا اپہر راجہ دیونسے نے دہوار گڈہ پر قبضۂ مالکانہ کر کے گاگرون نام رکھا اور قلعہ تعمیر کیا بعدازان اولاد راجہ دیونسی سے ساتوین پشت مین عادل جی عرف ایدل جی گاگرون کا راجہ ہوا اور اوسنے اعلاؤدہ آباد کیا بعدانتقال عادل جی کے اوسکا پسر دہاروجی صدرنشین ہوا اپہر راجہ دہاروجی اور سارنگ دیو راجہ شیرگڈہ سے باہم لڑائی ہوئی راجہ سارنگ دیو قتل ہوا شیرگڈہ پر راجہ دہاروجی نے قبضہ کیا پہر دہاروجی افواج سلطان علاؤالدین خلجی سے قلعہ بداس مین مارا گیا گوگل جی پسر دہاروجی مسند نشین ہوا اور قصبہ کو گل کو اپنے نام سے آباد کیا مگر کثرت استعمال سے بجائے گوگل - گوگور مشہور ہو گیا - گوگل جی کے انتقال کے بعد سیڈ ہو پسر خرد دہاروجی مسند نشین ہوا بعدازان ساتل جی بعد ازان بعد ہیمان جی بعدہٗ اسال جی من بعد رنمال جی مدبناس جی دودگا داس جی دہمیر سنگ دزاین داس جی مرہٗ بعد اُخری مسند نشین ہوئے -

راجہ زاین داس ہمایون بادشاہ کے عہد دولت مہد مین ہوا ہے بعدازان سالباہن صدر آراے ریاست ہوا یہ راجہ جنگ آہیر مین ہمرکاب بادشاہ اکبر شاہ کے تہا بعد فتح آسیر اس راجہ کو منجانب بادشاہ اکبر شاہ پرگنہ کو ناوشیو پور عطا ہوا بعدازان درمیان راؤ سرجن والی بوندی اور سالباہن کے لڑائی ہوئی سالباہن قتل ہوا - سالباہن کے تین بیٹے تھے - بھوپت ساہ - دیپ ساہ کلیان ساہ - بعد قتل سالباہن کے بھوپت ساہ پسر کلان سالباہن مسند نشین ہوا بعدازان چھ سال حکمران ہوا - اس راجہ نے سنہ ۱۶۹۰ بکرمی مین گوگور سے بجانب گوشۂ مشرق و شمال جزیرۂ رودپاربتی مین ایک محل تعمیر کرا کے چیتر گنج نام رکھا سنہ ۱۷۰۱ بکرمی مین راجہ چھ سال فوت ہوا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا سہل ساہ صدر نشین ہوا - یہ راجہ شاہ جہان کے عہد دولت مہد مین تہا اس راجہ کو اسکے چچا مسمی غریب داس خلف دیپ داس نے بوجہ غفلت و زہولت حکومت سے خارج کیا اور بالاستقلال خود حکمران ہوا اور سہل ساہ کو بطور جاگیر چھپڑہ دیا چھپڑہ کی آبادی کو ترقی سہل ساہ کے زمانے مین ہوئی اور شہر پناہ اور قلعہ کو پسر تن سنگہ کمپنی نے سنہ ۱۷۱۱ بکرمی مین بنایا - غریب داس کے تین بیٹے تھے لال سنگہ بچی سنگہ - عجب سنگہ - بعد انتقال غریب داس کے لال سنگہ اوسکا بڑا بیٹا حکمران ہوا اس راجہ نے بعہد اورنگ زیب عالمگیر غازی راکھو گڈہ کو آباد کر کے قلعہ تیار کیا اور گوگور کے صدر کو موصوف کر کے راکھو گڈہ کو صدر قرار دیا اور پرگنہ گوگور کی تحصیل کو چھپڑہ مین قایم کیا - لال سنگہ کے تین بیٹے تھے - دہیرت سنگہ - سوجان سنگہ - کیسری سنگہ - لال سنگہ کے

انتقال کے بعد دہیرت سنگہ پسر کلان لال سنگہ صدر نشین ریاست راکھوگڈہ ہوا - یہ راجہ بادشاہ بہادر شاہ کے عہد دولت مہد مین تہا بادشاہ موصوف نے اسکی فرمان برداری سے خوشنود ہوکر خلعت فاخرہ عطا فرمایا تہا - اور سوجان سنگہ پسر وومی لال سنگہ نے قصبہ رام نگر کو آباد کیا اسکو منجانب سلطان پرگنہ جہرگون عرف بجرنگ گڈہ جاگیر مین عطا ہوا اور کیسری سنگہ پسر سومی لال سنگہ نے گڈہ بسایا منجانب سلطان جاگیر مین دمدواسہ پایا - پہرا جہ دہیرت سنگہ راجہ راکھوگڈہ قلعہ بجرنگ گڈہ مین اہیرون کے ہاتہہ سے قتل ہوا - راجہ دہیرت سنگہ کے پانچ بیٹے تہے - گنج سنگہ - بکرماجیت - اجن سنگہ - ہمیر سنگہ - راے سنگہ - گنج سنگہ پسر کلان دہیرت سنگہ راکھوگڈہ کا راجہ ہوا اور محمد شاہ بادشاہ سے خلعت فاخرہ پایا اور منجانب سلطان بکرماجیت کو پرگنہ مقصود گڈہ عطا ہوا چونکہ بکرماجیت کو مقصود گنگڈہ کی حکومت سے مقصد تہا راکھوگڈہ کی ریاست چاہتا تہا اور شب و روز اسی فکر مین رہتا تہا جب سوا سے جے سنگہ حاکم مالوہ کا ہوا اسکی اعانت امداد سے بکرماجیت کو راکھوگڈہ مل گیا گنج سنگہ نے مہاراناوودیپور اور سیم سنگہ مہاراؤ کوٹہ سے استغاثہ کیا الحاصل ہر دو رئیس کی امداد سے عوض راکھوگڈہ کے پرگنہ بہار پایا بعد چند سے گنج سنگہ و ہمیر سنگہ فوت ہوا - اندر سنگہ پسر گنج سنگہ نے رئیس اودیپور رئیس کوٹہ رئیس بوندی کی کمک سے قلعہ گوگور کو محاصرہ کیا جب اس قلعہ پر کامیاب نہوا ارادہ راکھوگڈہ کا کیا بلبہدر سنگہ پسر کلان بکرماجیت اور بخشی پرتہی راج کہ دو توان لشکر کے سردار تہے اندر سنگہ کے آنے کی خبر سنکر آگے بڑہ کے جنگ جو ہوئے اس لڑائی مین بہت آدمی اندر سنگہ کے قتل ہوئے و خود بہی مارا گیا چونکہ فوج بے سردار رہگئی تہی متفرق ہوکر واپس چلی گئی بکرماجیت نے قصبہ چیہڑہ کو سمل ساہ کی اولاد سے لیکر خالصہ کر لیا بعد چندے دوست محمد خان بائی ریاست بہوپال نے کہیتی واڑہ کو تاراج کیا اس ایام مین بکرماجیت نے پیشوا کی اطاعت اور ذریعہ زراعی اختیار کی - بکرماجیت کے تین بیٹے تہے بلبہدر سنگہ - بندو سنگہ - مدہ سنگہ - بکرماجیت کے انتقال کے بعد بلبہدر سنگہ راکھوگڈہ کا راجہ ہوا اور مقصود گنگڈہ مین قلعہ تعمیر کیا - بلبہدر سنگہ کے بعد بلونت سنگہ مسند نشین ہوا - اس راجہ نے مہاراجہ ہولکر کو خراج دیا اور پرگنہ گوگور کو رہن رکہا اوسوقت پرگنہ گوگور کنبہیون کے تصرف سے نکل گیا - وجہ تسمیہ چیہڑہ - جہان اب چیہڑہ آباد ہے یہان بزمانہ سابق چیپے رہتے تہے اور اب تک قصبہ کے اطراف مین چیپی رہتے ہین بوجہ سکونت چیپیون کے اسکا نام چیہڑہ رکہا تہا بسبب کثرت استعمال چیہڑہ ہوگیا - اور بعض کا یہ قول ہے کہ جب راوت بہوج بکراوت نے راجہ درجن سال پر فوج کشی کی اور تمام قوم بکراوت کو قتل کر ڈالا تو ایک عورت اوسی قوم کی کہ قتل سے بچ گئی تہی اپنے شیر خوار بچے کو چیہڑے مین رکہکر جہان اب قلعہ چیہڑہ ہے وارد ہوئی چیہڑہ ہندی زبان مین ٹوکرے کو کہتے ہین پہر یہان آبادی کی صورت ہوئی اسواسطے اس کا نام چیہڑہ رکہا گیا زمانہ سابق مین یہ قاعدہ مستمرہ تہا کہ جو راجہ راکھوگڈہ یا گاگرون یا گوگور کا فوت ہوتا تہا تو اوسکی رانی ستیہ کے بنائے ہوئے مرگہٹ قلعہ گوگور

مین اگر راجہ کے ساتھہ ستی ہوجاتی تھی چنانچہ اس نقشہ سے ستی ہونے کا ظاہر ہوتا ہے۔

نقشہ ستی ہاے کہنہ کہ بر سنگ ستی ہا کندہ شدہ است

نمبر	نام راجہ	سمت ہندی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	تعداد ستی شدہ	تعداد زنان ستی شدہ رانی	تعداد زنان ستی شدہ خواص	عہد سلاطین ماضیہ
۱	۰	سمت ۱۵۵۵	سنہ ۹۱۵ھ	سنہ ۱۴۹۸ء	۳۸۹	۰	۰	سکندر شاہ لودی عہد نظام خان
۲	۰	سمت ۱۶۷۵	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۱۸ء	۲۶۹	۲	۵	جہانگیر بادشاہ
۳	راجہ چترسال	سمت ۱۷۱۳	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	۲۳۲	۰	۰	اورنگ زیب عالمگیر غازی
۴	سہل ساہ	سمت ۱۷۱۴	سنہ ۱۰۸۴ھ	سنہ ۱۶۶۷ء	۲۲۰	یک	۰	ایضاً
۵	غریب داس	سمت ۱۷۵۰	سنہ ۱۱۱۰ھ	سنہ ۱۶۹۳ء	۱۹۴	یک	یک	ایضاً
۶	مہاراجہ لال سنگہ	سمت ۱۷۹۹	سنہ ۱۱۵۹ھ	سنہ ۱۷۴۲ء	۱۴۵	یک	۱۰	ایضاً
۷	کوک سنگہ ولد بجے سنگہ	سمت ۱۷۷۱	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۴ء	۱۷۳	۳	۲	معین الدین فتح الدولہ محمد شاہ
۸	راجہ کلیان سہاے ولد کرن سہاے	سمت ۱۷۸۱	سنہ ۱۱۴۱ھ	سنہ ۱۷۲۴ء	۱۶۲	یک	۰	نصیر الدین بادشاہ

سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین والی اندور نے بالاراؤ انگلیہ قابض چہپڑہ سے خراج طلب کیا بالاراؤ اپنا جملہ کاروبار میر خان قلعہ دار کو تفویض کرکے بجریدہ فراہمی سپاہ فوراً ہی روگیا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے کہ شیر گڑہ مین رونق افروز تھے داؤد خان و محمد منور خان عرف میان منو کو بنا بر افتتاح قصبہ چہپڑہ روانہ کیا بافضال فتاح حقیقی قلعہ گوگور مفتوح ہوکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا۔ تعداد باشندگان از روے مردم شماری بابتہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۶ء عدد کس اور مساجد پختہ مع جامع مسجد سقہ۔ معدد پختہ اٹھائیس ۲۸ از انجملہ خاص قصبہ مین ۱۲ دیہات مین ۱۶ ۔ اس قصبہ مین ندیان چار ہین۔ باربتی۔ اندیری۔ ریتیری پچی۔ اس قصبہ مین دو باغ عمدہ ہین۔ باغ کلان۔ باغ قادری۔ باغ کلان مذکور تیسری پر واقع ہے۔ پہاڑیان ۲۶ ہین تیرہ خاص

فصبہ مین اور تیئس ۲۳ دیہات مین - اِس پرگنہ مین تین میلے ہوتے ہین - ایک میلہ خاص قصبہ مین باہو پوس ہوتا ہے اور پندرہ روز تک رہتا ہے اور آدمی قریب چھ ہزار کے جمع ہو جاتے ہین دوسرا میلہ باہو پھاگن بدی ۱۴ - کو قصبہ گوگورین ہوتا ہے اور ایکدن رہتا ہے اور اسکو سوتی کا میلہ کہتے ہین تیسرا میلہ ماہ چیت بدی - ۱ - کو ہوتا ہے اسکو پھول ڈول کا میلہ کہتے ہین یہی ایک روز رہتا ہے اِس پرگنہ مین دو سکہ کا روپیہ رایج ہے سکہ کلدار - سکہ گمان شاہی - وزن سیر ۵ کلدار - تعداد

قصبہ جات ۱ - دیہات ۲۳ - مالگذاری مع آبیانہ ۱۰۰۰۰ - آمدنی سالانہ ۱۰۰۰۰ - سکہ کلدار - واضع (۱۹۴۰) بدین تفصیل ہین -

نقشہ تعداد اسمائے دیہات پرگنہ چھپڑہ علاقہ ریاست ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	امین پورہ عرف جاٹ پورہ	۱۲	افضل پورہ	۲۴	بلوا س	۳۶	بہولین	۴۷	بیسلپو	۵۹	حفیظ پورہ
		۱۳	آنجولے	۲۵	پربت کیڑی	۳۷	بہنور	۴۸	ترکی پاڑہ	۶۰	خالق پورہ
۲	ابراہیم پور جدید	۱۴	الدہ پورہ	۲۶	برودیا	۳۸	بہیلواڑی	۴۹	تیلنی	۶۱	ڈانگ پورہ
۳	امین پورہ مرچھٹینہ	۱۵	امان پورہ	۲۷	بڑپارہ	۳۹	بیل کیڑہ	۵۰	ٹوری	۶۲	دیلود
۴	اسلام پورہ	۱۶	بہلواڑہ بنجہ	۲۸	بشن کیڑہ پار	۴۰	پالے	۵۱	جالا	۶۳	دوہنی
۵	آسا پورہ	۱۷	برونی	۲۹	بندارا ڑا	۴۱	پٹنہ	۵۲	جہرکھڑی	۶۴	دہری
۶	اسلام نگر	۱۸	بہونرا	۳۰	بندارا ڑی	۴۲	پیچپاڑہ	۵۳	چھپلا	۶۵	دہنگارا ڑی
۷	اجمیر پورہ	۱۹	باری	۳۱	بشن کیڑہ چھنیہ	۴۳	پرولیا	۵۴	چاندپورہ	۶۶	رام پورہ
۸	اسنان پار	۲۰	باموڑہ	۳۲	بلاہر پورہ	۴۴	پھلیا	۵۵	چاچوڑہ	۶۷	راج پورہ
۹	انندپورہ	۲۱	باوڑی کیڑہ	۳۳	بور کیڑی	۴۵	پیپل کیڑی تھس	۵۶	چانچوندہ	۶۸	رسولپورہ
۱۰	اودپورہ	۲۲	بالاپورہ	۳۴	بہواکھیڑی		بانبجہ	۵۷	قصبہ چھپڑہ	۶۹	روپاپیل
۱۱	ابراہیم پور قدیم	۲۳	بڑادہ انجہ	۳۵	بہوج پور	۴۶	پیپل کیڑی تھس کلھیڑہ	۵۸	چترپورہ	۷۱	رنجنا

۷۱	رنجھڑی	۹۲	کینھولے	۱۱۲	کھیرکیڑہ مینہ	۱۳۳	کھنہ کیڑی	۱۵۴	ہلگنا	۱۶۹	بھیلوڑہ اڈیچہ
۷۲	رنجھڑا	۹۳	کشور پورہ	۱۱۳	کھیرکیڑہ گھمن	۱۳۴	مورلا	۱۵۵	ہنسا کیڑی	۱۷۰	پھیلیا
۷۳	ساگور	۹۴	کلینجڑا	۱۱۴	کھیرکیڑہ ناتھوبرا	۱۳۵	مونڈلا	۱۵۶	ہونت کیڑہ پاک	۱۷۱	تیتر کیڑی
۷۴	سبحان پور جدید	۹۵	کمال پورہ	۱۱۵	کیل کیڑی	۱۳۶	موا کیڑہ	۱۵۷	ہونت کیڑہ	۱۷۲	جانول کیڑی
۷۵	سبحان پور قدیم	۹۶	کندالہ پورہ	۱۱۶	کھیڑہ	۱۳۷	مونڈیا کیڑی		متصل چانوڑہ	۱۷۳	دھولارا
۷۶	سعادت پورہ	۹۷	کوٹھرا میگناتہ	۱۱۷	گانگا کیڑی	۱۳۸	مونڈ کیا	۱۵۸	یمین پور عرف	۱۷۴	رنجڑی عرف نوزہ
۷۷	سونے	۹۸	کوٹھری	۱۱۸	گوکیہ پورہ	۱۳۹	مور کیڑی		بنا گاؤن	۱۷۵	راہردن
۷۸	سیل کیڑی	۹۹	کوہو کیڑہ	۱۱۹	قصبہ گوگور	۱۴۰	مہیش پورہ	دیہات استمرار پرگنہ		۱۷۶	سیملہ
۷۹	سیون کیڑی	۱۰۰	کونڈی	۱۲۰	گوگا ٹوری ویران	۱۴۱	نانو کیڑی	چھپڑہ		۱۷۷	سیملے
۸۰	شیخا پورہ (پرگنہ بانگر پرتول)	۱۰۱	کھولو کیڑی	۱۲۱	گوپال پارہ	۱۴۲	نرسنگپورہ	۱۵۹	چوکی	۱۷۸	صولت پورہ
۸۱	عالم پورہ	۱۰۲	کھوٹی	۱۲۲	گوبندپورہ	۱۴۳	نظام کیڑی	۱۶۰	شکوہ پورہ		عرف تازہ
۸۲	عمر تہسنہ	۱۰۳	کھوپرہ	۱۲۳	گویا چارن	۱۴۴	نعمت پورہ	۱۶۱	فرید پورہ	۱۷۹	غضنفر پورہ
۸۳	فیض پورہ	۱۰۴	کھیڑے	۱۲۴	گھٹا	۱۴۵	نگڈا	۱۶۲	کھوری	۱۸۰	کابر کوہ
۸۴	قادر پورہ	۱۰۵	کھیڑلے	۱۲۵	گھٹی	۱۴۶	نواب پورہ	۱۶۳	کگرڈا	۱۸۱	کوٹھرا پار
۸۵	کالا کیڑی	۱۰۶	کھیڑلا	۱۲۶	گیونکھیڑے	۱۴۷	نواب گنج	دیہات جاگیر پرگنہ		۱۸۲	کڑہیا چور
۸۶	کانسل	۱۰۷	کھاتولی عرف	۱۲۷	لیکنہ	۱۴۸	نورپورہ	چھپڑہ		۱۸۳	کھچاون
۸۷	کرارہ		لچھمن پورہ	۱۲۸	مان پورہ	۱۴۹	نیم تھور	۱۶۴	اوجادو	۱۸۴	کریا نوہر
۸۸	کیڑیا بن	۱۰۸	کمانکرہ	۱۲۹	مانک چوک	۱۵۰	نیم کیڑہ	۱۶۵	اکودیا	۱۸۵	کمانا کیڑی
۸۹	کیڑیا چھتری	۱۰۹	کھبورے	۱۳۰	مانڈ کیڑی	۱۵۱	وزیر پورہ	۱۶۶	بابچہ	۱۸۶	گہانا کیڑی
۹۰	کیڑیا راؤ	۱۱۰	کھیکیڑہ بہنورا	۱۳۱	محمد پورہ	۱۵۲	ہاتا ہیڑی	۱۶۷	باطہ	۱۸۷	گوریا مہ
۹۱	کڑی کیڑی	۱۱۱	کھیکیڑہ گوشائین	۱۳۲	مدنا کیڑی	۱۵۳	ہنگلوٹ	۱۶۸	ہناوہ پار	۱۸۸	موہسہ دولسا

۱۸۹	مواسہ سیاس	۱۹۱	نبانی	۱۹۳	یوسف پورہ		۱۹۴	بنجاری	۰	۰	۰
۱۹۰	موریلی	۱۹۲	نبانیان		دیہات معافی پرگنہ جمپیڑہ						

بیان آبادی قصبہ نیماہڑہ علاقہ ریاست ٹونک

قصبۂ نیماہڑہ واقع علاقۂ سیواڑ والوہ ہے اور ریاست ٹونک سے ۱۲ بارہ کوس کے فاصلہ پر میدان وسیع گوشہ جنوب و مغرب مین آباد ہے اور شہر پناہ پختہ ہے کہ ۱۸۴۲ء مین بعہد عملداری رئیس اندور اسی ہزار روپیہ کے صرفہ سے تیار ہوئی ہے اور اس شہر پناہ کے برج ۱۹ ہین اور اسکی خندق عمیق ہے - اس قصبہ سے قلعہ چتوگڈہ بجانب شمال نو کوس ہے اور قصبہ نیمچہ علاقہ گوالیار گوشہ شرق و جنوب مین آٹھ کوس - اس پرگنہ کے دیہات شرقی و جنوبی والوہ مین شمار کیے جاتے ہین اور دیہات غربی و شمالی سیواڑ مین گنے جاتے ہین اسکی حد شرقی سرحد موضع کیلی تک ساڑھے تین کوس ہے اور حد جنوبی موضع سرحد باڑی تک پانچ کوس ہے - اور حد شمالی سرحد موضع سنکلنڈہ تک پانچ کوس ہے اور حد غربی سرحد موضع ہریا کھیڑی تک پندرہ کوس ہے - جانب شرق علاقۂ گوالیار سے ملصق ہے اور سمت غرب و جنوب و شمال علاقۂ سیواڑ سے ملحق ہے - موضع کالود علاقۂ اندور اور موضع کیڑہ علاقہ گوالیار جنوب ہی کیطرف اس پرگنہ کے درمیان مین واقع ہین - اس قصبے کو بنجی راجپوت پدار نے سمت ۱۱۱۵ بکرمی مطابق ۱۰۸۵ء مین بعہد عملداری سرسی راؤ جی جو رئیس میواڑ آباد کر کے نیما ولی نگری نام رکھا تھا رفتہ رفتہ نیماہڑہ مشہور ہوگیا - اور پرانی پوتیون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قصبہ کو نیامینہ نے آباد کر کے برعایت نام خود نیماہیڑہ نام رکھا تھا چنانچہ مینون کی بٹیلائی اس پرگنہ مین اب تک چلی آتی ہے -

عہد بعہد تعین کا حال بوجہ قبض مختلف دریافت نہو سکا جس قدر نہو دی پوتیون سے معلوم ہوا لکھا جاتا ہے - واضح ہو کہ رانا رئیس میواڑ بجاے راج سنگھ بتاریخ چیت بدی ۱۲ سمت ۱۷۳۱ بکرمی م ۱۶۷۵ء سنہ نشین ہوا مگر بوجہ زور سنہ سیہ میواڑ مین سکونت پذیر رہا بعد ازان اہلیہ بائی زوجۂ مہاراؤ ہولکر قابض اندوائی کا سکا مفصل حال پہلے بیان ہو چکا ہی سمت ۱۸۳۲ بکرمی م ۱۷۷۶ء مین نیماہڑہ پر بعد وضع تعدادی ۱۱۱ سو اکسٹھہ کے قبضہ کر لیا پھر سمت ۱۸۵۲ بکرمی م ۱۷۹۵ء مین اہلیہ بائی کا انتقال ہو گیا اسکی نگہ نگوجی ہولکر صدر نشین ہوا اور بھی سمت ۱۸۵۴ بکرمی م ۱۷۹۷ء مین فوت ہوا اسکی جگہ اسکا بیٹا کاشی راؤ سنہ نشین ہوا بعد چند ماہ کے جسونت راؤ ہولکر بیٹا نگوجی ہولکر نے کہ بطن حرم سے تھا سمت ۱۸۵۵ بکرمی م ۱۷۹۸ء مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی رفاقت اور امداد سے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کیا پھر جسونت راؤ ہولکر نے بسبب رفاقت و کمک سمت ۱۸۶۶ بکرمی م ۱۸۰۹ء مین یہ پرگنہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو دیدیا سمت ۱۸۷۲ بکرمی م ۱۸۱۵ء مین درمیان نواب صاحب و سرکار انگریزی کے عہد و پیمان ہو گیا یہ پرگنہ

بھی ٹونک کیطرح حضرت نواب صاحب بہادر کے قبضہ و تصرف مین رہا اور اب بھی بعنایۃ تعالیٰ و تقدس و شامل دارالریاست ٹونک ہے۔ سنہ ۱۹۱۴ بکرمی م ۱۸۵۸ء مین ہنگام غدر بعہد حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ شور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے بامداد افواج سرکار انگریزی پرگنہ ہذا دارالریاست ٹونک سے خارج کرکے رانا سروپ سنگھ رئیس اودے پور کے سپرد کردیا تمام فوج پرگنہ نیماہیڑہ بوجہ عدم استجازت آقائے خود لشکر سرکار انگریزی کے مقابل نہوئے بخشی غلام محی الدین خان خلف بخشی امام الدین خان جاگیردار بلا اجازت ریاست اپنی حفظ جان کے واسطے صبح سے شام تک لڑا آخر وقت شب اپنے اہل و عیال کو لیکر موضع ہرپر علاقۂ ریاست پرتاب گڈہ مین پناہ پذیر ہوا جب رئیس میواڑ پرگنہ ہذا پر قابض ہوا کل دفتر فارسی کو بکھلا جلادیا اور چہار ضرب توپ اور سامان وغیرہ پر قبضہ کیا اور منجانب رئیس میواڑ مسمیان ممتاشیر سنگھ و کیسر داس بیدو ممتا جیت سنگھ و جمنا بخش و سنگھ مرۃ بعد اخری حکمران رہے۔ ماہ مبارک سنہ ۱۹۱۷ بکرمی م ۱۸۶۰ء مین بحکم گورنمنٹ پرگنہ ہذا مع ۴ سکہ شاہ عالم شاہی بابتہ آمدنی سالہائے گزشتہ بعد مجرا سے مصارف معمول نواب صاحب بہادر کو واپس ملا اور عوض چار ضرب توپ کے سرکار انگریزی سے چہار ضرب توپ مرحمت ہوئین

قطعہ تاریخ واپسی نیماہیڑہ

چون بحسن نیت نواب عالی مرتبت — قبضہ نیماھیڑہ باز آمد بحکم ذوالجلال
در تلاش سال تاریخش تفکر میکنم — رفت تا چینید گل رنگین ز بستان خیال
ناگہان از ہاتف غیب این ندا آمد بگوش — دوستش آباد باد و دشمنش ادبار مال

۱۲۷۶ھ

اور اس مصرع سے بھی تاریخ برآمد ہوتی ہے (ہم)

مشک روان آب رفتہ باز آجو — ۱۲۷۶

نیماہیڑہ اور قصبہ دودنگہ کی آب و ہوا بہت اچھی ہے کل چاہات پرگنہ کا پانی شیرین ہے اور کیارہ گز کے عمق پر پانی زمین سے کل آتا ہے حد غربی اور جنوبی کی زمین بالائی کہتی ہے اور حد شرقی و شمالی کی زمین نشیب مین واقع ہے اس سبب سے ندیان بجانب شمال روان ہین اس پرگنہ مین آٹھ ندیان اس تفصیل سے ہین کھٹیری - سرس - ناگن - کدمالی - سوکر - شیونا - ٹھی - گاگلی - ماگلی - اس پرگنہ مین پہاڑیان کمین زمین دوز کہین بلند نوکدار ہین از انجملہ تین کان گیرو کی قصبہ تنوج کی پہاڑیون مین ہین اور ایک کان لوہے کی ڈودنگہ کے پہاڑ مین ہے اور ایک کان گل سفید کی موضع بیتونہ مین ایک کان گل زردی موضع مانگرول مین واقع ہے اس پرگنہ مین دوبادوزی بختہ

بدرجۂ اوسط قابلِ یادگار ہین ایک موضع بیتوتہ کے باہر موڑہ سنگہ راوت بیتوتہ نے سمت ۱۶۱۹ بکرمی م ۱۵۶۲ع مین بنائی ہے دوسری باوڑی کچہری خاص کے متصل جے رام برہمن نے سمت ۱۸۰۲ بکرمی م ۱۷۴۵ع مین بنائی ہے اس پرگنہ مین تین گڑہیان ہین - ایک قنوج مین واقع ہے اسکو مہاراؤ ہولکر نے بعہد اپیہ بائی قابضۂ اندور سمت ۱۸۳۵ بکرمی م ۱۷۸۲ع مین بنائی ہے فی زمانہ اس مین تھانہ سرکاری رہتا ہے - دوسری گڑہی قصبۂ بڑبڑیا مین بنائی ہوئی لکشمی جی مرہٹہ کے ہے کہ بعہد جسونت راؤ ہولکر تیار ہوئی تیسری گڑہی بیجنہ میواسہ کے پہاڑ پر ہے کہ سمت ۱۸۶۶ بکرمی م ۱۸۰۹ع بعہد عالی نواب حمید خان ملازم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر امان سنگہ ٹھاکر میواسہ نے بنائی تھی - قصبۂ ہذا مین پانچ کنڈہ ہین ایک سمت ۱۱۱۶ بکرمی م ۱۰۵۹ع مین تیار ہوا دوسرا سمت ۱۱۸۰ بکرمی م ۱۱۲۳ع مین بنا ہے تیسرا سمت ۱۲۴۳ بکرمی م ۱۱۸۶ع مین باہر قصبہ کے تیار ہوا ہے اسکو مہادیوجی کا کنڈہ کہتے ہین اور اسپر عبارت ہندی کندہ ہے - چوتھا واقع موضع سنڈلان کہ سمت ۱۲۵۶ بکرمی م ۱۱۹۹ع مین تیار ہوا اسپر بھی عبارت ہندی منقش ہے پانچوان واقع موضع بھگوان پورہ کہ سمت ۱۲۵۶ بکرمی م ۱۸۰۰ع مین بنا ہے اسپر بھی ہندی عبارت کندہ ہے اس قصبہ کے دیہات مین بڑے دو تالاب ہین ایک موضع سنڈلان چاریان کے قریب ہے دوسرا موضع کیسرپورہ کے متصل اور اس مین بارہ مہینون پانی رہتا ہے - یہان کے باشندون کا رنگ گندمگون اوسط اندام مائل بہ لاغری ہوتا ہے یہ لوگ نہایت محنت کش ہین - اور یہان کے قدیمی باشندے قوم مینہ ہیں مین بجائے حرف سین مہملہ کے ہاے ہوز بولتے ہین چنانچہ سیتا رام کو ہیتا رام کہین گے - اِس پرگنہ مین چاہ اسقد رہین (۴۳۲۲) اودے یعنی ڈھیکلے (۲۶۵) منجملہ چاہات (۴۳۷) جہت آب نوشی باقی بنا بر آب پاشی - تفصیل قسام اراضی کالی پیلی دھانی ہوری راتری کانکری اِس اراضی مین کالی زمین قسم اوّل ہے باقی اوسط - مردم شماری کل مرد و زن (۵۹۰۵۴) مرد (۳۰۸۰۶) عورت (۲۸۲۴۸) اِس پرگنہ مین میلہ نہین ہوتا ہے - خاص قصبہ مین ایک حویلی ست کمنی ساخت سنگ نیلگون تا رانا ہر کی ہے مابین کوہ باڑی کے جسکو سانڈ گڑہ کہتے ہین ایک محل پختہ تعمیر کردہ رونجی رانی کے نام سے مشہور ہے اور اسکی وجہ تسمیہ مین یہ روایت بیان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین کسی راجہ کی رانی روٹھکر یہان چلی آئی تھی اوسنے یہ محل بنوایا تھا اسلئے روٹھی رانی کے نام سے مشہور ہو گیا کل پرگنہ مین دس باغ ہین ایک باغ خاص قصبہ مین اور نو باغ دیہات مین - کل مساجد اثنا عشرہ ہین گیارہ خاص قصبہ مین اور سات دیہات مین - کل مندر (۳۲۵) ہین - اس پرگنہ مین دَلدَل دو طرف ہے ایک بر حد موضع بڑبڑیا جانب شرق متصل شاہراہ نیچہ دجاد واقع ہے دوسری نیاپیڑہ کے قریب بست غربی پرگنہ ہذا جب تک رئیس اندور کے قبضہ مین رہا سکہ اودے پور رائج تھا اور بعہد جسونت راؤ ہولکر سکہ عالم شاہی مروج ہوا سمت ۱۹۲۳ بکرمی م ۱۸۶۶ع مین بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر سکہ کلدار جاری ہوا اور آج تک یہی مروج ہے داد و ستد رعایا علاوہ ملازمین ریاست سکہ عالم شاہی

سے ہوتی ہے۔	نام سکہ	وزن سکہ	آنہ کلدار
	اودے پور	۱۱ ماشہ	۱۲ر
	شاہ عالم شاہی	۱۱ ماشہ	۱۲ر
	کلدار	۱۱ ماشہ ۳ سرخ	۱۶ر

بعد جسونت راؤ ہولکر سیر سنجیتہ بوزن ۱۱ سکہ عالم شاہی۔ اور سیر خام بوزن ۱۱ سکہ عالم شاہی مروج تھا ۱۸۸۲ء میں بعد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم سیر انگریزی رائج ہوا اب تک یہی مروج ہے۔ کل زمین مزروعہ ۱۱ بیگھہ ۱۲ بسوہ ۱۱ بیگھہ ۱۲ بسوہ آمدنی ۱۱ روپیہ کلدار تعداد موضع ۱۱۰ بدیں تفصیل ہے۔

نقشہ دیہات پرگنہ نیماہرہ

نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع
۱	ارنودہ	۱۱	انبردا	۲۳	بیرسکاری	۳۴	تیستی	۴۵	پیرکیڑہ	۵۶	چاندپورہ
۲	احمدپور سرحدبزدی	۱۲	اللہ کیڑی	۲۴	بورکیڑی	۳۵	بیلدی پورہ	۴۶	پرمیشرپورہ	۵۷	چکارہ
۳	السی پورہ عرف افضل گڈہ	۱۳	ابراہیم گنج	۲۵	بسٹ کوٹری	۳۶	بارسے	۴۷	پاٹیرے	۵۸	چونا کیڑہ
		۱۴	اونجا	۲۶	بھیلی	۳۷	بھرپریا	۴۸	تتیرا	۵۹	چارن کیڑی
۴	اسنی پورہ	۱۵	ارنیہ برہمنان (استرپرہوگیا)	۲۷	بہادرپورہ	۳۸	بیلواس	۴۹	ٹائے	۶۰	چکتیا
۵	ارنیان مالی	۱۶	اعظم پورہ	۲۸	بیریا کیڑی (استرپرہوگیا)	۳۹	پیپلیا کلان	۵۰	جنگ پورہ	۶۱	چاکورہ
۶	الیسرپورہ	۱۷	آچاری	۲۹	بلوٹ (جائیرپرہوگیا)	۴۰	پیپلیا گادیہ	۵۱	جلیا	۶۲	چانپا کیڑی
۷	احمدنگر متعلقہ پنڈ	۱۸	بردلی گماٹہ	۳۰	برکیڑہ	۴۱	پنڈ	۵۲	جوگن کیڑی	۶۳	حسن پورہ
۸	اوکھلیا	۱۹	بھوجا کیڑی	۳۱	بھورکیا کلان (استرپرہوگیا)	۴۲	پگاران	۵۳	چمانجولاس (استرپرہوگی)	۶۴	حضورپورہ
۹	امیرپورہ	۲۱	بانگڑپڑہ	۳۲	بھورکیا خرد	۴۳	پنڈری	۵۴	جمال کیڑہ	۶۵	خستہ گنج (جائیرپرہوگیا)
۱۰	آرنملہ	۲۲	باہمنان عرف محمودگنج	۳۳	باگ پورہ	۴۴	پہاڑپرامیر	۵۵	چھینگرے	۶۶	خیرآباد

۶۷	خان پورہ	۸۸	سانگریہ	۱۰۹	کھیڑہ ماتاجی	۱۳۰	بھوانا کچہری (استمرار ہوگیا)	۱۵۰	ہریا کھیڑی	۱۶۸	پھوندیا کھیڑہ
۶۸	دیولی	۸۹	سینگھڑہ	۱۱۰	کھیڑہ شاہ خان	۱۳۱	قصبہ مہرون	۱۵۱	پیپن پورہ	۱۶۹	پھوٹوال
۶۹	دیبی پورہ	۹۰	ساتیلیا داس	۱۱۱	کھیڑہ (استمرار ہوگیا)	۱۳۲	ان گمان پورہ	دیہات متصفیہ از جاگیر			
۷۰	دولت پورہ	۹۱	سانپلیا	۱۱۲	کھیڑہ جمادھلو داس	۱۳۳	مکن پورہ عرف	۱۵۲	پدم پورہ	۱۶۰	پاری
۷۱	دیکھیڑہ	۹۲	سیلیا	۱۱۳	کمار دنکا کھیڑہ		مکند پورہ	۱۵۳	پالود	۱۶۱	پپاچیز سولنکی
۷۲	دونگلہ	۹۳	سگواڑہ	۱۱۴	کھیڑہ دنکا کھیڑہ (استمرار ہوگیا)	۱۳۴	ملوک اس کھیڑی	۱۵۴	تیج پورہ	۱۶۲	تونیا
۷۳	رانولے	۹۴	سانڈ	۱۱۵	کریم پورہ	۱۳۵	ملک پورہ	۱۵۵	شیو پورہ	۱۶۳	ٹھیلا کھیڑہ
۷۴	رام پورہ	۹۵	سونی	۱۱۶	کھیڑہ نبستی	۱۳۶	نرسنگ گڈہ	۱۵۶	گردانہ	۱۶۴	ٹاٹرمالا
۷۵	رسولپورہ	۹۶	سہج کھیڑی	۱۱۷	کیسر پورہ	۱۳۷	نورنگ آباد کلاں	دیہات استمرار پرگنہ نیما ہڑہ		۱۶۵	جلیا
۷۶	رانی کھیڑہ	۹۷	شاہ آباد	۱۱۸	کھیڑہ عرف محمد پورہ	۱۳۸	نورنگ آباد خرد	۱۵۷	اجیل پورہ	۱۶۶	چرلیا
۷۷	روپا کھیڑی	۹۸	صولت پورہ	۱۱۹	کشن پورہ	۱۳۹	نوگاواں	۱۵۸	امیر پورہ	۱۶۷	دلال عرف کشن پورہ
۷۸	رانا کھیڑہ	۹۹	فتح چکادہ	۱۲۰	گاڈولہ	۱۴۰	نمود ڈہ	۱۵۹	آکیا	۱۶۸	دہرول
۷۹	سانگریہ	۱۰۰	قصبہ قنوج	۱۲۱	گنیش پورہ	۱۴۱	نظیر پورہ	۱۶۰	انوارہ عرف ناہرگڈہ	۱۶۹	دھنوان
۸۰	ست کنڈھ	۱۰۱	قنوجیا	۱۲۲	گنیت کھیڑہ	۱۴۲	نرسا کھیڑی			۱۸۰	دوڑیہ
۸۱	سانکلہ کھیڑہ	۱۰۲	کوٹھری کلاں	۱۲۳	گرڑو لیچ (استمرار ہوگیا)	۱۴۳	قصبہ نیما ہڑہ	۱۶۱	بروڑی باد دشتان	۱۸۱	رنچھور پورہ
۸۲	سوجا کھیڑہ	۱۰۳	کوٹھری خرد	۱۲۴	لکھمی پورہ	۱۴۴	نواب پورہ	۱۶۲	بیسن پورہ	۱۸۲	رٹھا جنان
۸۳	ستل	۱۰۴	کاردنڈہ	۱۲۵	لچھن پورہ	۱۴۵	ناردیہ	۱۶۳	باہمینان	۱۸۳	سیماؤلی
۸۴	سگری	۱۰۵	قصبہ کیلی	۱۲۶	مانگرول	۱۴۶	نگ پورہ	۱۶۴	بینوتہ	۱۸۴	سیلیا
۸۵	سیگوا	۱۰۶	کملا ہیڑہ	۱۲۷	مرچوئی (جاگیر ہوگیا)	۱۴۷	نوا کھیڑہ	۱۶۵	بگوان پورہ	۱۸۵	سیلیا تیلا کھیڑہ
۸۶	سانپلیا کھیڑی	۱۰۷	کلیان پورہ	۱۲۸	مونڈلہ	۱۴۸	وزیر گنج	۱۶۶	بالنا	۱۸۶	کان پور خرد
۸۷	سگوارہ	۱۰۸	کشن کریری	۱۲۹	محمد نگر عرف پناولی	۱۴۹	وزیر پور عرف چتر کھیڑہ	۱۶۷	بھوا	۱۸۷	کشارسہ

۱۸۸	کرہارام کیڑی	۱۹۴	کان پورہ کلان	۱۹۹	سواسہ	۲۰۳	ارنیان چوہٹی	۲۰۹	چاند کیڑا	۲۱۴	کرہانہ
۱۸۹	کوٹھرا	۱۹۵	کرسانہ	۲۰۰	منڈانہ	۲۰۴	اعظم پورہ	۲۱۰	سلالئی (خالصہ ہوگیا)	۲۱۵	کھیڑہ ارسیان
۱۹۰	کہاران	۱۹۶	گوری کیڑہ	۲۰۱	منڈواے	۲۰۵	انند پورہ	۲۱۱	سارنگ پورہ	۲۱۶	منڈان گل فروشان
۱۹۱	کشن کریری	۱۹۷	محمد پورہ عرف	۲۰۲	مونمان	۲۰۶	بیلودہ	۲۱۲	قلندر گڈہ عرف	۲۱۷	نادیہ کیڑی
۱۹۲	کھیجڑا کیڑی		نیا کیڑہ		دیہات جاگیر گرنیہ	۲۰۷	بہلوڑہ		رام گڈہ	۲۱۸	ہٹی پورہ
۱۹۳	کدمالے	۱۹۸	منڈلاہاران		نیماہڑہ	۲۰۸	بیلانہ	۲۱۳	قلندر کیڑہ		

حال آبادی پرگنہ سروںج

قصبہ سروںج ایک پہاڑی کے دامن مین واقع ہے جسکو مولی علیؑ کے بیٹکری کہتے ہین اس قصبہ سے نصیر آباد کوشہ جنوب مغرب مین ایکسو چونتیس ۱۳۴ کوس ہے اور ساگر گوشہ مشرق وشمال مین اونتالیس ۳۹ کوس ہے اور بیلسہ علاقہ گوالیار جانب مشرق اٹھاہ کوس بھوپال گوشہ مشرق وشمال مین تیس ۳۰ کوس - چندیری علاقہ گوالیار ست جنوب مین پچیس ۲۵ کوس - ٹونک بجانب غرب ایکسو ۱۰۰ کوس علاقہ کوروائی وعلاقہ گوالیار بجانب مشرق چھ کوس - علاقہ مقصود نگڈہ وراگھوگڈہ وگڈہا بطرف مغرب چوڈہ ۱۴ کوس - علاقہ گوالیار جانب شمال نو ۹ کوس - سمت ۱۱۵۱ بکرمی م ۱۰۹۴ء مین راجپسدہ راج راجپوت سولنکی دالی ریاست انہلواڑہ ٹنک گجرات نے راجہ چند بنیرہ راجہ بوج راجپوت دالی ریاست اجین کو گرفتار کیا اور آپ قابض ودخیل ہوگیا تنکر سنگہ - گردہر سنگہ - رانا جی راجپوت سیسودیا قوم سولنکی سے ہے اب سیسودیا کو سیسنگر کہتے ہین ہمراہیان راجہ جے چند نے سنہ ۱۱۶۰ بکرمی م ۱۱۰۳ء مین اپنے نام سے موضع زیر کوہ مجموعہ شرح ذیل معمور کئے اور غارتگری کا پیشہ اختیار کیا - تنکر سنگہ سروںج = گردہر سنگہ - گردہر پورہ = رانا جی - رانا پورہ = جب انکی غارتگری کا شہرہ زبان زد خاص وعام ہوا مصلحتاً انہون نے یہان رہنا مناسب نہ جانا آخر تینون شخصون نے ایک جائے محفوظ تلاش کرکے یہ تینون قلعے تعمیر کئے تنکر سنگہ بسیں گڈہ - گردہر سنگہ گوکن گڈہ - رانا جی کالادیو سنہ ۱۲۰۰ مین جگدیو راجپوت چوہان نے ریاست اوجین کو بزور شمشیر سولنکیون سے لیکر اپنے تحت وتصرف مین لاکے ان دیہات کو صوبہ مالوہ کے شامل کردیا چنانچہ اکثر اسناد وقدیمہ مین پرگنہ سروںج متعلقہ چندیری مضاف صوبہ مالوہ مرقوم ہے اور راجہ چندیری اور ساگر کا باغ بھی سروںج مین اب تک موجود ہے - راجہ مالدیو گیارہوین پشت مین اولاد جگدیو سے اوجین کا حکمران ہوا سنہ ۱۲۸۸ بکرمی م ۱۲۳۱ء مین شمس الدین بادشاہ دہلی نے

اوجین کو فتح کر کے اپنی جانب سے ایک حاکم مامور کیا۔ ناصر الدین محمود تغلق کے عہد مین سلطنت دہلی پر زوال آیا سنہ ۱۴۵۸ بکرمی م ۱۴۰۱ع مین دلاور خان غوری حاکم مالوہ بجائے خود شاہ مالوہ ہو گیا دلاور خان کی ساتوین پشت مین محمود شاہ ثانی ملک مالوہ کا حکمران ہوا سنہ ۱۵۸۸ بکرمی م ۱۵۳۱ع مین بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے اسکو گرفتار کر کے صوبہ مالوہ کو ملک گجرات مین شامل کر لیا سنہ ۱۵۹۹ بکرمی م ۱۵۴۲ع مین شیر شاہ عرف سور شاہ بادشاہ دہلی نے مالوہ کو فتح کر کے مَلّو غلام حاکم مالوہ گرفتار کیا اور پورن مل راجۂ چندیری کو قتل کیا اسی بادشاہ نے نیر گڈھ اور شیر کوٹ اور قلعۂ رہتاس کو بنایا ہے اور شاہراہ پر میل نصب کیے ہین اور مسافرین و تجار وین کے واسطے سرائین جا بجا بنائین ہین اوس زمانہ مین ہی راجپوتان گوت سینگر سکنائی لیسل گڈھ کو کون گڈھ وغیرہ غارتگری کرتے تھے جب شیر شاہ بادشاہ سرونج مین آیا راجپوتان مذکورین نے اسد شاہی کو لوٹ لیا لشکر شاہی جملہ راجپوت اپنے کیفر کردار کو پہونچے پھر بادشاہ موصوف نے سرونج کو آباد کر کے شیر گنج کے نام سے موسوم کیا اور تین سو اڈسٹھ ۳۵۹ گاؤن اس کے متعلق کر کے علاقۂ اوجین کو منصاف دہلی قرار دیا۔ سنہ ۹۵۳ ہجری مین شیر شاہ بادشاہ نے وفات پائی چنانچہ مادۂ تاریخ وفات یہ ہے (آتش مرد) سنہ ۹۵۳ بکرمی م ۱۶۱۶ع مین شاہ جہانگیر مع شاہزادۂ شاہجہان کہ بنارس تسخیر ملک دکن تشریف فرما ہوئے تھے وارد سرونج ہوئے بموجب حکم شاہی دکا کین بازار سرونج و شہر پناہ و قلعہ و چہار برج تعمیر ہوئے بلندی دیوار ہائے ۳۰ ذرعہ۔ دور قلعہ ۳ سہ بگہ مربع بموجب شاہجہانی سنہ ۱۷۷۶ بکرمی م ۱۷۱۹ع مین محمد شاہ بادشاہ تخت نشین دہلی مہاراجہ جے سنگھ رئیس سوائی جے پور کو صوبۂ مالوہ عطا کیا سنہ ۱۷۹۲ بکرمی م ۱۷۳۵ع مین بجانب سلطان بامداد راجہ موصوف باجی راؤ پیشوا صوبہ دار مالوہ ہوا اس سال سے صوبہ مالوہ بخلاف سابق سلطنت دہلی سے خارج ہوا پھر سنہ ۱۸۱۱ بکرمی م ۱۷۵۴ع مین مہارائو نے پرگنۂ سرونج پر قبضہ کیا سنہ ۱۸۵۵ بکرمی م ۱۸۰۸ع مین جسونت راؤ ہولکر نے پرگنہ مذکور بامداد و رفاقت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو دیدیا سنہ ۱۸۷۴ بکرمی م ۱۸۱۷ع مین درمیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و سرکار انگریزی کے عہد و پیمان عمل مین آیا پرگنۂ مسطور مثل ٹونک کے نواب صاحب بہادر کا قبضہ و تصرف رہا ماہ بساون سنہ ۱۹۱۴ بکرمی م ماہ ستمبر ۱۸۵۷ع مین عادل محمد خان جاگیردار موضع اُنٹھانی علاقہ بھوپال نے بمعیت نانا راؤ پیشوا و جمعیت چار ہزار سوار و پیادہ کے مقام پاٹن سے سرونج پر یورش کر کے مولوی خیر الدین عامل پرگنہ مذکور کو محصور کیا اس وارد گیر مین تیس آدمی ضایع ہوئے تین روز تک یہ محاصرہ دربیش رہا چوتھے روز جاگیردار مسطور پاٹن کو واپس گیا پھر جاگیردار مزبور بمعیت نانا راؤ و تیاد فوج باغیان کہ جمعیت قریب اسّی ہزار آدمی کے تھے سرونج پر حملہ آور ہوا و عامل کو گرفتار کر کے ساٹھ ہزار روپیہ کے طلبگار رہے عامل نے اپنی گرفتاری کی خبر بطور خفیہ جنٹی سیمور گونا مین پہونچائی سیمور کاٹ صاحب بہادر ایجنٹ بھوپال چھاؤنی سیہور سے اور کپتان ٹین صاحب بہادر چھاؤنی گونا سے مع فوج و توپخانہ داخل سرونج ہوئے باغیان ہزیمت

تو امان خبر آمد شکر انگریزی سنکر سروپ سے در ضرب توپ لیکر بجانب بونگاؤلی علاقہ مگوالیار فرار ہوگئے اور یہ فتنہ و فساد سروپ مین پندرہ روز تک برابر رہا۔ بیان کتبہ ہاے کہنہ کتبہ مسجد واقع کٹرہ کہنہ بیرون شہر تعمیر در عہد سلطان تیمور گورکان یہ مسجد ایک شخص حمید نے بنائی ہے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ہے ؎

مسجد خوش بنا نمود حمید	مسجدۂ شکر کرد چو دید
سال تاریخش از خرد جستم	خرد عشش یافتم بفضل مجید

کتبۂ لوح قبر واقع سروپ کہنہ۔ امد بانی سنہ ۱۰۸۹ھ مین امد حضرت اورنگ زیب عالمگیر غازی معرفت خواجہ ادیس حمام اندرون کوٹ تعمیر ہوا چنانچہ یہ ادسکا کتبہ ہے ؎

شایستہ بنائیست کہ خان عادل	نبیاد نہاد اندرین عالم گل
در چشم زمانہ خوشتر از مردم چشم	در جرم جہان گرم تر از خانۂ دل

کتبہ جامع مسجد بیرون کوٹ واقع صدر بازار کہ سنہ ۱۰۷۱ ہجری مین بعہد شاہ اورنگ زیب تیار ہوئی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ہے ؎

عہد اورنگ زیب عالمگیر	شد مرتب چو روضۂ رضوان
یافت توفیق خضر از سبحان	عالمے در نظارہ اش گویان
الف ہفتاد و یک ز ہجرت رسول	شہر خالی مباد از نیکان

مادۂ تاریخ مسجد اندرون کوٹ کہ اورنگ زیب عالمگیر غازی کے عہد مین معرفت شیخ عبدالقادر و نور الدین کے تیار ہوئی مصرع

مسجد گاہ رسیدگان خدائے	۱۰۷۲ھ

مادۂ تاریخ وفات شیخ محمد صالح کہ اوسکی لوح مزار پر کندہ ہے (نشر لش خلد باد) اور اسی مزار کے متصل ایک مسجد ساختہ شیخ مرحوم ہے اوسکا مادہ تاریخ یہ ہے (معبد مشایخ) مادۂ تاریخ وفات مرزا جانی کہ اوسکے سنگ مزار پر یہ مصرع کندہ ہے مصرع

مرزا جانی ز دنیا دولت ابدی برد	۱۰۶۲ھ

شہر پناہ کے باہر بارہ پورے ہین اوس مین دس آباد ہین اور دو خیر آباد۔ شہر پناہ کے دروازے بارہ تھے اور دو دریچے مگر اب سراسر منہدم ہین ۱۱۵۳ھ مین بعہد محمد شاہ بادشاہ بالاجی راؤ ناظم صوبہ مالوہ نے سندوی دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ پتھر پر سنہ منقش ہے ۱۱۸۴ فصلی مین بگم نکو جی ہولکر بالاجی پنڈت نے بھیلہ دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ پتھر پر سنہ مرقوم ہے

بیش ازین اندرون شہر بارہ بازار اور دو محال تھانے کے تھے اب ایک محال متعلق کوتوالی ہے اور دوسری محال مین ڈاکخانہ انگریزی ہے

مکانات قدیمہ

۵۷

حویلی چودھری ہوج راج معروف راے جی - حویلی قانون گویان - حویلی تعمیر کہنہ سکونت نواب محمد سعید خان مرحوم - حویلی میری متوضہ صاحبزادہ غلام غوث خان - حویلی بندراے -

مکانات جدید بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر

حویلی ست کنہی - حویلی مرزا داور بیگ - حویلی غنشی موہن لعل - حویلی کمیشنر اے - حویلی کالو رام اگروال

اور بھی بارہ حویلیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے عہد مین تیار ہوئی ہین از انجملہ عبد الصمد خان قدیمی کی حویلی ہے اوسمین قدرے تعمیر کہنہ ہے اور قدرے جدید ہے - اس پرگنہ مین باغ ۱۷ قطعہ ہین از انجملہ ۵ قدیم للعہ ۱۲ جدید - کل مساجد ایکسو آٹھ از انجملہ ۱۰ سایہ دار ۵۸ بلا سایہ قدیم ۲۸ جدید سے ۱۰ تکیے ۳۸ از انجملہ ۹ فریق قادریہ ۱ فریق مداریہ ۲۹ زیارتگاہ بزرگان دین ۲۳ از انجملہ مزار گنبد دار ۱۲ مزار بلا گنبد ۱۱ شہر کے اطراف مین ایک پہاڑی ہے جسکو اشخاص مولی علی کی ٹیکری کہتے ہین اور اوپر تیر شاہی اب تک موجود ہے ٹیکری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک سنگ سیاہ پر حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ کا پنجہ بنا ہوا تھا اور اوسکے متصل ایک چھوٹا سا چبوترہ تھا اوسکو لوگ زیارتگاہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کہتے تھے اور ہر سال ہر مہین ایک میلہ ہوتا تھا اور تمام اہل اسلام جمع ہوتے تھے حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم نے اوس مکان کو بتعصب مذہبی بالکل منہدم کرادیا موضع اوکلیان پورہ دکھام کیڑہ دسورن تال ذخیرہ مین اسٹیشن صاحبان کیمپاس کی تعمیر کردہ اب تک موجود ہین قصبۂ ہذا کی زمین غربی کو اور یہی زمین شرقی کو تلیٹی کہتے ہین کاشتکاردن کو تخم بطور تقاوی سرکار سے دیا جاتا ہے بروقت پیداوار کے اصل تخم مع سواین اون سے لیا جاتا ہے چار من وزن کرمانی اور سومانی کو مناسہ اور سو مناسہ کو کناسہ کہتے ہین اور یہان داوستد غلہ کی اسی وزن پر مقرر ہے اس پرگنہ مین فصل ربیع فصل خریف سے بہتر ہوتی ہے کاشتکار قوم راجپوت اکثر ہین اور اہیر و مینہ کم اور پٹواری قوم کایستہ ہین - یہان کے باشندے سر پر بال لمبے لمبے اور عمامے بڑے بڑے رکھتے ہین اور پارچہ نفیس بڑی بڑی آستینون کا پہنتے ہین مسلمان قوم فاقہ کثرت ہین

۵۷ یہ حویلی تین لاکھ روپیہ مین تیار ہوئی تھی اور اسکے باون چوک تھے اب بتیس سات چوک باقی ہین اور باقی ویران اور دو باغ اور سات کنوین ہین ۱۲۵۵ سنہ سال سے ریاست ہذا کے تصرف مین ہے ۱۲ منہ

قوم ہنود مین بوہرہ ترکیہ والگوال صاحبن بیشوہ وغیرہ ہی زائد ہین - زمانِ شاہانِ سلف تیموریہ یہان روپیہ کامل العیار رائج تھا پھر رفتہ رفتہ کم عیار ہوگیا تھا حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور کے عہد مین روپیہ کامل العیار بنام محمد خانی معرفت دیوان شمس الدین احمد جاری ہوا چنانچہ اب تک مروج ہے ہر روپیہ کامل العیار ہے زیور وغیرہ اس روپیہ سے تیار ہوتا ہے وزن سکہ محمد خانی ۱۱ ماشہ سیر خالص ۱۱ ماشہ کسوٹ ۱ ماشہ اور دار الضرب اس پرگنہ مین عہد شاہی سے ہے چنانچہ دوسکون کے یہ الفاظ ہین سکہ زد بہفت کشور سیایہ فضل آلہ - حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ - سکہ مبارک محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی صاحبقران ثانی حضرت یمین الدولہ بہادر کے عہد مین جو سکہ جاری ہوا اوسکی یہ عبارت ہے ایک جانب ورعہد سلطنت ملکہ معظمہ رفیعہ الدرجہ وکٹوریہ ضرب سرسخہ - بجانب دیگر یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ

موضع اونارسی کرکہ آبا دمین برگ تنبول کثرت ہوتے ہین چنانچہ لوگ گوالیار تک لیجاتے ہین - شکارگاہ ہین اس پرگنہ مین بہت ہین اکثر اصحابان انگریز یہان آکر شکار کھیلتے ہین - پرگنہ ہذا مین تین میلے ہوتے ہین - ایک مذہبی میلہ نوہ کا کاہ اسادہ مین بروز سہ شنبہ موضع کرکہ آباد مین ہوتا ہے - دوسرا میلہ کشن کنڈ کا ماہ کا تک سدہ پونون موضع دیوپور مین ہوتا ہے اور تین روز تک رہتا ہے - تیسرا میلہ موضع مہ کون مین متصل لیٹری کے ماہ کا تک ہوتا ہے اور چار دن تک رہتا ہے - اس پرگنہ مین پانچ بڑی ندیان ہین باقی چھوٹی چھوٹی ہین - یہان دو سیر رائج ہین ایک بوزن ۱۰ کلدار اسکو سیر پختہ کہتے ہین دوسرا سیر بوزن ۹۰ کلدار اسکو سیر خام کہتے ہین غلہ وغیرہ سیر پختہ سے فروخت ہوتا ہے اور ظروف بسی و برنجی وغیرہ سیر خام سے فروخت ہوتے ہین پرگنہ ہذا مین چہار موضع کلان ہین کہ ہین ایک ایک ہزار آدمی سے زائد سکونت پذیر ہین -

نمبر	نام موضع	تعداد خانہ	تعداد مردم	مرد	عورت	بفاصلہ از سرسخ	سمت از سرسخ	کیفیت
۱	خاص قصبہ سرسخ	۲۷۸۰	۱۱۳۵۶	۵۶۲۵	۵۷۳۱	۰	۰	
۲	لیٹری	۴۷۵	۲۱۰۷	۱۰۸۳	۱۰۲۴	دس کوس	گوشہ جنوب و مغرب	
۳	انندپور کلان	۲۹۴	۱۱۹۷	۶۸۲	۵۱۵	نو کوس	غرب	
۴	اونارسی کلان	۲۱۸	۱۰۹۶	۵۶۱	۵۳۵	باؤ کوس	گوشہ غرب و شمال	
۵	رسلی ساہو	۲۱۲	۱۰۶۸	۵۴۶	۵۲۲	پانچ کوس	غرب	
	میزان	۳۹۷۹	۱۶۸۲۴	۸۴۹۷	۸۳۲۷	۰	۰	

رقبہ کل پرگنہ مزروعہ وغیر مزروعہ پرگنہ سروںج علاقہ ریاست ٹونک ۱۱۱۱۱۱ صاع ۱۱۱۱۱۱ بسوہ

مزروعہ ۱۱۱۱۱۱ بیگہ

غیر مزروعہ ۱۱۱۱۱۱ بیگہ

چاہی ۱۱۱۱۱۱ بیگہ

بارانی ۱۱۱۱۱۱ بیگہ

قابل زراعت ۱۱۱۱۱۱ بیگہ

ناقابل زراعت ۱۱۱۱۱۱ بیگہ ۱۱۱۱۱۱ صاع ۱۱۱۱۱۱ بسوہ

محاصل سالانہ

معہ ۱۱۱۱۱۱ روپیہ ۱۱۱۱۱۱ سکہ محمد خانی

نقشہ دیہات پرگنہ سروںج ریاست ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	اسد کیڑی	۱۱	احمد نگر عرف	۲۲	اکودیا	۳۳	بابل کیڑی	۴۵	بانس کیڑی سلی	۵۷	بلرام پورہ
۲	احمد آباد عرف		موتی پورہ	۲۳	اہیر کیڑی	۳۴	برکیڑہ وکیدار	۴۶	بانس کیڑی سپال	۵۸	بانسکیڑی بہت
	کیلی کیڑہ	۱۲	اندپورہ کلان	۲۴	اعظم نگر عرف	۳۵	بوریہ اودا	۴۷	باجنیان	۵۹	برکیڑہ گوسی
۳	ابراہیم پور	۱۳	اسیرداس		شہزادپور	۳۶	بشن پوکلان وخرد	۴۸	باسوری مزرعہ	۶۰	بہادرپور للچیا
۴	ادلا کھیڑی	۱۴	امیر گنج	۲۵	آنوانڈھانہ	۳۷	بھوزہ	۴۹	بابجہ	۶۱	بھوگانی خرد
۵	ابواڈھانہ	۱۵	اسلام نگر	۲۶	املانی	۳۸	برکیڑہ بھوزہ	۵۰	بیرپورکلان	۶۲	پہلا کیڑی کلان
۶	اندیرہ	۱۶	آم کیڑہ یعقوب	۲۷	اورا کیڑی	۳۹	بلدم پورہ	۵۱	بھوڑ کیڑہ نوآباد	۶۳	باندرسینا
۷	اوکری کیڑہ کلان	۱۷	آری نوآباد	۲۸	اگرہ	۴۰	بندری پرہ	۵۲	بھوگانی کلان	۶۴	بسیل گڈہ
۸	اہمائی	۱۸	اکبرپور	۲۹	احمدپوکلان	۴۱	بھگونت پورہ	۵۳	بنارسی	۶۵	بہادرعرف چرانڈال
۹	امین پورہ عرف	۱۹	اوگھلے کیڑہ وخرد	۳۰	بھوکرے	۴۲	بکتا	۵۴	برکیڑہ دیو	۶۶	بھول سدرپورہ
	بکتا کیڑہ	۲۰	اٹھائین کیڑہ	۳۱	بورہ کیڑہ	۴۳	بھوجا کیڑی	۵۵	بہادرپور سنکھر	۶۷	برکیڑہ ماگن
۱۰	اونارسی کلان	۲۱	اودیرام پورہ	۳۲	بھونریا	۴۴	برکیڑی عرف بکرپال	۵۶	بھلابڑی	۶۸	برکیڑہ ہرگن

۶۹	بانس کھیڑی کھرلی	۸۹	بیر پور پربت پور	۱۱۰	پامان کھیڑی	۱۲۰	جمیت پور	۱۴۹	چیان کھوہ	۱۶۸	دوند کھیڑی
۷۰	بامن کھیڑی سانکلا	۹۰	بھلا کھیڑی خرد	۱۱۱	پوریہ	۱۲۹	جوکر حوض	۱۵۰	چندرہے	۱۶۹	دو رلا
۷۱	بوڑھنا	۹۱	بہار برے	۱۱۲	پربت پور دیران	۱۳۰	جاوٹے	۱۵۱	چشاور	۱۷۰	دوند کھیڑہ
۷۲	بھوریہ مال	۹۲	بہرا گنڈہ	۱۱۳	تیندو راڑہ	۱۳۱	جھوجھلا کھیڑہ	۱۵۲	چھاپو	۱۷۱	ڈوڈ گراؤلی
۷۳	بشن پور خرد عرف ننا کھیڑی	۹۳	بھلاراری	۱۱۴	تسیا	۱۳۲	جھوکر عمر یا	۱۵۳	چین پور	۱۷۲	دھرگا
		۹۴	باستو دیران	۱۱۵	تاج پورہ	۱۳۳	جھرے	۱۵۴	چونیڑہ	۱۷۳	دنیا کھیڑہ
۷۴	بانس کھیڑی گوگل	۹۵	بجو کھیڑی	۱۱۶	ترہون پور عرف	۱۳۴	جرسینا	۱۵۵	چہاری	۱۷۴	دھینگرا
۷۵	بیر پور خرد	۹۶	برکھیڑہ دہنو		ملیا کھیڑی	۱۳۵	جان پور دیران	۱۵۶	حسن پور مزرعہ	۱۷۵	دھمولی
۷۶	بھمولی	۹۷	بڑا گاؤں	۱۱۷	تھوانگر	۱۳۶	جگتر		بھوریہ	۱۷۶	دنگیا کھیڑہ
۷۷	بگڑودہ	۹۸	پیپلیا	۱۱۸	قصبہ تال	۱۳۷	جلال پورہ	۱۵۷	حیدر پور	۱۷۷	دمودر کھیڑی
۷۸	بہاد کھیڑی	۹۹	پیسکوے	۱۱۹	ترور یہ	۱۳۸	چونیان کلان	۱۵۸	حسین گڈہ	۱۷۸	دام کھیڑہ
۷۹	بانس کھیڑی کلاں	۱۰۰	پڑہ برہان	۱۲۰	تھانہ دیران	۱۳۹	چاند پور	۱۵۹	حفیظ نگر	۱۷۹	دھرم پور
۸۰	برکھیڑہ تال	۱۰۱	پگرانے	۱۲۱	ٹونکڑہ	۱۴۰	چاندیر	۱۶۰	حسین پور	۱۸۰	وام کھیڑہ
۸۱	بڑودہ تال	۱۰۲	پردریا	۱۲۲	ٹونکا	۱۴۱	چک ناہر کھیڑی	۱۶۱	حفیظ پور عرف	۱۸۱	ویری پامان
۸۲	بسی پور	۱۰۳	پڑہ جاندر	۱۲۳	جونیان کلاں	۱۴۲	چینا کھیڑی		کھوتیا	۱۸۲	دکین
۸۳	باجا کھیڑی	۱۰۴	پھسنڈی	۱۲۴	جنڈرا	۱۴۳	چونیا نو آباد	۱۶۲	خورم پور نو آباد	۱۸۳	دہیر گڈہ
۸۴	بردہی	۱۰۵	پاردوا	۱۲۵	حسرت کھیڑی	۱۴۴	چرعریہ	۱۶۳	خانپورہ	۱۸۴	دیبی ٹوری
۸۵	بامبوری حوض	۱۰۶	پیرا کمار		عشر کربا	۱۴۵	چندیری	۱۶۴	خلیل پور نو آباد	۱۸۵	دولت پورہ
۸۶	برکھیڑہ بھجن	۱۰۷	پرسورہ	۱۲۶	جمونیان خرد	۱۴۶	چیت پور	۱۶۵	دیو پور	۱۸۶	دام کھیڑہ
۸۷	بریندہ	۱۰۸	پھلکھیڑہ		یعنی پنیار	۱۴۷	چنداڑہ	۶۶	دہیو کھیڑی	۱۸۷	دیو داس
۸۸	برکھیڑی ورا کھیڑی	۱۰۹	پاٹن	۱۲۷	جاجم کھیڑی	۱۴۸	چھپی کھیڑہ	۶۷	دورنگ	۱۸۸	رام پور دولت پور

۱۸۹	رام ٹیک کوڑا	۲۱۰	زور آور کھیڑی	۲۳۱	سمن کھیڑی	۲۵۲	علی نگر	۲۷۱	کرپل پور	۲۹۰	کولوا
۱۹۰	رسلا ابیراخ	۲۱۱	سنتوکہ پورہ	۲۳۲	ساپور خرد	۲۵۳	عزیز پور ویران	۲۷۲	کندن کھیڑی	۲۹۱	کریم آباد
۱۹۱	رتن بررسی	۲۱۲	سروا اس	۲۳۳	قصبہ سرونج	۲۵۴	عمر کھیڑے		عرف کندہ نالے	۲۹۲	کھٹوینا
۱۹۲	رسنا کھیڑی	۲۱۳	سارسے	۲۳۴	ساکھلون	۲۵۵	علیگڈھ عرف کوڑہ	۲۷۳	کھیڑ کھیڑی کلان	۲۹۳	کانکر کھیڑی خرد
۱۹۳	روپدا کھیڑی	۲۱۴	سری کھوہ	۲۳۵	سمیر پور برت پور	۲۵۶	فرید پور	۲۷۴	کولو کھیڑی عرف	۲۹۴	کبیرہ
۱۹۴	رسلی ساہو	۲۱۵	سیدپورہ	۲۳۶	ساہن کھیڑی	۲۵۷	فیض پور عرف		موتی پورہ	۲۹۵	کانکر کھیڑی کلان
۱۹۵	رگناتھ پورہ	۲۱۶	سمیر پور نوآباد	۲۳۷	سری امیر		گلاب گنج	۲۷۵	کوکن گڈھ	۲۹۶	کھام کھیڑہ کلان
۱۹۶	رسلی ادن	۲۱۷	ست پاڑہ	۲۳۸	سیر کھیڑہ	۲۵۸	فیروز گنج	۲۷۶	کندن کھیڑی جاوتے	۲۹۷	کلیان پورہ
۱۹۷	راگھو گڈھ	۲۱۸	سانکلا حویلی	۲۳۹	سوجنان	۲۵۹	فوج پور	۲۷۷	کیلن کھیڑی	۲۹۸	کمرلا
۱۹۸	رحمن پورہ عرف زرگر	۲۱۹	سنکھیڑہ	۲۴۰	سلابوت	۲۶۰	نادر پور عرف	۲۷۸	کمر کھیڑی عرف نگر گاؤں	۲۹۹	کلراج
۱۹۹	رنگنان	۲۲۰	ساونکھیڑی دیو	۲۴۱	سیر امیگنا تھہ		کھپلا کھیڑہ	۲۷۹	کولا پورہ	۳۰۰	کبیر کھیڑی خرد
۲۰۰	راے پور ویران	۲۲۱	سرداتہ	۲۴۲	شاہ پور عرف نوآباد	۲۶۱	قاضی کھیڑی	۲۸۰	کالا دیو	۳۰۱	گوپال پور
۲۰۱	رینان	۲۲۲	سالرہ	۲۴۳	شاہ پور	۲۶۲	کچنا ریا	۲۸۱	کیلر کھیڑہ نوآباد	۳۰۲	گوریہ کھیڑی
۲۰۲	رسلی ہاٹ	۲۲۳	سگرہ	۲۴۴	شایستہ آباد	۲۶۳	کونڈی	۲۸۲	کھام کھیڑہ جرسینا	۳۰۳	گیون کھیڑی
۲۰۳	رام نگر ویران	۲۲۴	سگنان کھیڑی	۲۴۵	صفدر پور	۲۶۴	کشن پورہ	۲۸۳	کولوا پتھار	۳۰۴	گولہ کھیڑہ
۲۰۴	ریسول	۲۲۵	سمری بصیر	۲۴۶	طاہر پورہ	۲۶۵	کمرا کھیڑی	۲۸۴	کیر بیاباٹ	۳۰۵	گریٹہ
۲۰۵	رسلی دامان	۲۲۶	سمری سکندر آباد	۲۴۷	طاؤ کھیڑی	۲۶۶	کری کھیڑی کلان	۲۸۵	کریرہ عرف مداگت	۳۰۶	گوپال نگر عرف نگر
۲۰۶	رتنا کھیڑی	۲۲۷	سیجی کھیڑہ	۲۴۸	علی گڈھ	۲۶۷	کوروائے	۲۸۶	کولو کھیڑہ نوآباد	۳۰۷	گھوسوا تال
۲۰۷	رنجھن	۲۲۸	سالپور کلان	۲۴۹	عمر پاینہ	۲۶۸	کھیتیوا ادوا	۲۸۷	کھوندر پور	۳۰۸	گوارے
۲۰۸	رسول پور	۲۲۹	سنگھائی	۲۵۰	علی گڈھ مرزعہ	۲۶۹	کھانا کھیڑی	۲۸۸	کربکڑہ خرد	۳۰۹	گنگا کھیڑی
۲۰۹	رام پور نوآباد	۲۳۰	سانکلا جگتپر	۲۵۱	علی گنج	۲۷۰	کاچی کھیڑہ	۲۸۹	کوزہ	۳۱۰	گھوٹوا نوآباد

۳۱۱	گاؤ سندہ	۳۳۱	مہوٹی	۳۵۰	مسکیڑہ	۳۶۸	دریز نگر عرف	۳۸۶	نرکیڑہ	۴۰۵	بشنہ ربی	۴۲۵	عمریا						
۳۱۲	کولا کیڑہ	۳۳۲	مراٹوٹہ	۳۵۱	مام کیڑی		ہنوتیا	۳۸۷	نیم کیڑے	۴۰۶	چماگر	۴۲۶	کروانہ						
۳۱۳	گوپال پورہ	۳۳۳	محبت پور عرف محمد پور	۳۵۲	موندیلا	۳۶۹	ہنوتیا کلان	۳۸۸	دیہات جاگیر	۴۰۷	جھوکر جگی	۴۲۷	کرنسے						
۳۱۴	کھوٹو کیڑہ	۳۳۴	موندساگر	۳۵۳	مجیرہ	۳۷۰	ہرکیا کیڑی خرد	۳۸۹	اکمکیڑہ	۴۰۸	چھنون	۴۲۸	کجرائی کیڑہ						
۳۱۵	لالہ ٹوڑی	۳۳۵	مذنکیڑی	۳۵۴	مندکھوہ	۳۷۱	ہردرکیڑی	۳۹۰	اکلود	۴۰۹	جوندا کیڑی	۴۲۹	کھجڑہ گوپال						
۳۱۶	لالہ پورہ	۳۳۶	مہابن	۳۵۵	محمد گڑہ	۳۷۲	ہولاکیڑی	۳۹۱	انوپ پورہ	۴۱۰	چاؤلے	۴۳۰	کیچوڑی مندسور						
۳۱۷	لودیا کیڑی	۳۳۷	مرواس	۳۵۶	نیا نگر عرف	۳۷۳	گرھان کیڑی کلاں	۳۹۲	انجل پورہ	۴۱۱	چتورا	۴۳۱	کھجڑہ ہالے						
۳۱۸	لیمپیا	۳۳۸	موہن پور کلان		موہن پور	۳۷۴	مارو کیڑی	۳۹۲	اسیر گڑہ	۴۱۲	جانپور	۴۳۲	مٹی پور						
۳۱۹	لکھن پورہ	۳۳۹	موہوا کیڑی ہوجی	۳۵۷	ناڈ کیڑہ	۳۷۵	ہنوتیا	۳۹۳	احمد پور کھڑکا	۴۱۳	دھیری ماہو	۴۳۳	بھیل سرائے						
۳۲۰	قصبہ لیڑی	۳۴۰	محمد نگر نوآباد	۳۵۸	نراہن پور خرد	۳۷۶	یوسف پور	۳۹۴	بارود	۴۱۴	دھانوڑا	۴۳۴	موندلا گھاٹ						
۳۲۱	للت پور	۳۴۱	منی رام پورہ	۳۵۹	نسور رے		عرف وزیر پور	۳۹۵	ببر کیڑی	۴۱۵	رسل گھاٹ	۴۳۵	مناکیڑی						
۳۲۲	لاہورہ	۳۴۲	مہادیو کیڑی	۳۶۰	نینوس خرد	۳۷۷	یمن پورہ	۳۹۶	باموری سالہ	۴۱۶	راج پورہ	۴۳۶	سرزہ پور						
۳۲۳	موندرا دہرہ ون	۳۴۳	موندرا ناگل	۳۶۱	نرائن پور کلان	۳۷۸	اونا سی تال	۳۹۷	مہوداس	۴۱۷	اوسیا	۴۳۷	ہزاریہ						
۳۲۴	موہن کیڑی	۳۴۴	موہوا کیڑہ	۳۶۲	بنولی	۳۷۹	اوستمائی	۳۹۸	برجا کیڑی	۴۱۸	سہل پورہ	۴۳۸	منصوری						
۳۲۵	ملیا کیڑی	۳۴۵	محمود پور	۳۶۳	نور پور عرف	۳۸۰	پنسریہ	۳۹۹	بنیاد ہانہ	۴۱۹	سونا	۴۳۹	نرکیڑہ						
۳۲۶	مہوا کیڑہ پچھی راج	۳۴۶	موتی پورہ عرف		کھجورہ	۱۲۸۱	تھتر پور	۴۰۰	برنج	۴۲۰	سمیل کیڑی	۴۴۱	ہری پور						
۳۲۷	مہیا راج کیڑی		برکر لاہورہ	۳۶۴	بنکلین	۳۸۲	راسے کیڑی	۴۰۱	بہان کیڑی	۴۲۱	سلطان پور	دیہات معافی							
۳۲۸	موندرا دناسی	۳۴۷	مداگن ویران	۳۶۵	نینوس کلان	۳۸۳	رضا کیڑی	۴۰۲	بیاسی	۴۲۲	سنوئی	۴۴۱	سراج نگر						
۳۲۹	محمد پور ملینا	۳۴۸	ملے پور	۳۶۶	ناگوری	۳۸۴	گدا کیڑی	۴۰۳	پیر کیڑی	۴۲۳	صفدر پور تال	۴۴۲	مہوا کیڑہ						
۳۳۰	موہن پور خرد	۳۴۹	مہو	۳۶۷	نرسنگ پور	۳۸۵	کھٹوار	۴۰۴	ٹلونی	۴۲۴	صفدر پور عرف شاہزادہ	۴۴۳	ہاشم پور						

نقشہ تفصیل دیہات ریاست ٹونک

نام پرگنہ	تعداد دیہات	دیہات خالصہ	دیہات استمرار	دیہات جاگیر	دیہات معافی	کیفیت
ٹونک	مالمعلم	مامعم	عم	مامعم	ملے ر	+
علی گڑہ	لعم	لعم	دد	مم	دد	+
چھاؤدہ	مامم	امم	+	عم	دد	+
چھبڑہ	مالمعلم	امم	صم	م	یکم	+
نیماہیڑہ	مامم	مامم	لعم	عم	سےم	+
سرونج	امالمعلم	مامعلم	+	صم	سےم	+
میزان	امالمعلم	مامم	مم	مالمعلم	عم	+

سنہ ۱۹۴۵ بکرمی مطابق سنہ ۱۳۰۲ فصلی مین بندوبست ٹی سی میجر پرس صاحب بہادر نے اختتام پہونچایا۔ بعد اوسکے سنہ ۱۹۵۲ بکرمی مطابق سنہ ۱۳۰۳ فصلی مین سی ایچ پرنچارڈ صاحب بہادر نے چک بندی شروع کی اور سنہ ۱۹۵۴ بکرمی مطابق سنہ ۱۳۰۵ فصلی مین مسٹر نکر صاحب بہادر نے کئی دکان کی اور کمال تیز بھی اجرا کیا چنانچہ نقشہ ہذا سے ظاہر ہے۔

رقبہ کل ریاست ٹونک مزروعہ وغیر مزروعہ

کما للعگہ
عگہ
۲ بسوہ

خالصہ
معہ عالا بیگہ
تعلقہ
ما لعگہ
۱۱ بسوہ

مقبوضۂ کماتہ داران	مقبوضۂ سرکار و تعلقہ مع کت پیر	استمرار	جاگیر	معافی
پانچ لاکھ لعگہ ۱۰ بسوہ	گیارہ لاکھ عگہ	یک لاکھ کما للعگہ ۱۱ بسوہ	چھ لکھ عگہ ۱۰ بسوہ	ما لعگہ ۴ بسوہ

تعداد مواضع ہر شش پرگنات مع آمدنی سابق و حال و کمی آن بروئے کمال تیز

نام پرگنہ	تعداد مواضع	کل جمع سابق مقررہ وقت پیمایش	کل جمع مقررہ حال وقت تیاری کمال تیز	کمی
ٹونک	۱۴۴۵ م	یک لکھ عالا عگہ ۱۱	یک لکھ عالا بیگہ ۱۴	لعگہ ۱۳
علیگڈہ	لعگہ ۹۰ م	کما للعگہ ۱۲ ۳ پائی	عگہ ۱۳	بیگہ ۱۵ ۳ پائی
نیمایڑہ	عالا ۲۱۸ م	دو لکھ عالا للعگہ ۳ ۳ پائی	دو لکھ عالا عگہ ۶	کما للعگہ ۱۴ ۳ پائی
پڑاوہ	عالا ۱۳۲ م	یک لکھ عالا بیگہ ۱۰	یک لکھ عالا عگہ ۹ پائی	عما عالا عگہ ۲ ۳ پائی
چھبڑہ	بالعگہ ۱۹۴ م	یک لکھ عالا بیگہ ۱۲ ۹ پائی	یک لکھ عالا عگہ ۱۰ ۶ پائی	ما لعگہ ۹ ۳ پائی
سرونج	اکما ۴۰۸ م	یک لکھ لعگہ عالا بیگہ ۹	یک لکھ عالا عگہ ۹	ساے ۹
میزان ہر شش پرگنہ	الا للعگہ ۱۳۴۹ م	ساے لکھ عالا عگہ ۹ ۳ پائی	ساے لکھ عالا عگہ ۱۰ ۳ پائی	لعگہ ما عگہ ۱۵

تمام شد مقالۂ اوّل

مقالہ دویم

تاریخ ٹونک سنہ ۱۳۱۷ھ

مطبع ہندا آرہ ستارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالۂ دوم مشتمل بر حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ بہادر و نواب امین الدولہ بہادر مع عہدہ داران ریاست وغیرہ علی قدر مراتب

واضح ہو کہ مؤلف تاریخ نے حالات مفصل شجاعت و سخاوت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تاریخ ہذا مین اس غرض سے نہین لکھی کہ امیر نامہ مین بے کم و کاست درج ہین - ہان البتہ کچھ کچھ حال بطور سلسلہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا لکھکر حالات ہر سہ رؤسا، ذوی الاحتشام کہ انکے حالات - الی یومنا ہذا - قلمبند نہوئے تھے نوک ریزخامۂ فصاحت ختامہ ہین -

رائے وقائع پسندان تفرج اقتضا پر مخفی نرہے کہ بعہد سلطنت جلالت پناہ محمد شاہ پادشاہ دہلی طالب خان عرف طالع خان ابن کالے خان بیزوال قوم سالار زئی جد امجد جناب نواب امیر الدولہ بہادر قصبہ جو ہر علاقہ ملک بیز سے آکر چندے مصطفےٰ آباد عرف رامپور مین قیام پذیر رہے وہان سے پھر موضع نزولی مین کہ ترینہ سرائے سے چھ کوس کے فاصلے پر ہے ایک مدت تک سکونت گزین رہے پھر موضع مجاہد پور مین کہ ترینہ سرائے سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اور زمانہ پیشین موضع مجاہد پور ترینہ سرائے سے کچھ بیشتر معمور و آباد تھا چند سال تک مقیم رہے پھر وہان سے آکر ترینہ سرائے مین قیام کیا ہوئے اور ترینہ سرائے ایک محلہ ہے محلات بلدہ سنبھل ضلع کیرٹ سے اور اوس زمانہ مین ضلع کیرٹ کے نواب محمد علیخان بہادر رئیس تھے جب نواب علے محمد خانصاحب نے انتقال کیا اور بجائے نواب صاحب مرحوم کے نواب دوندی خان مختار ضلع قرار دیئے گیے اِسکے کچھ دنون بعد طالع خان جد امجد امیر شیر گیر نے بھی اس سرائے فانی سے رخت اقامت

باندہ ہا اس ایام مین انکے فرزند ارجمند مسمی محمد حیات خانصاحب یعنی حضرت امیر الدولہ بہادر خرد سال تھے نواب دوندی خان مختار ضلع کیتھر نے محمد حیات خان صاحب کو بسبب رفاقت طالع خانصاحب مرحوم کے زمرۂ اہل عزت مین منسلک فرماکر اعزاز بخشا بعد چندے نواب دوندی خان بھی راہی ملک بقا ہوئے محمد حیات خانصاحب بسبب بے ثباتی جہان ناپائدار ملازمت رؤسا سے برداشتہ خاطر ہوکر اکثر اوقات عبادت الہی مین مصروف رہتے تھے اور بعض اوقات بخدمت حضرت شیخ یحیی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوکر تصفیہ قلوب مین سعی کما ینبغی فرماتے تھے۔ چونکہ وجہ معاش ہر ذی حیات کو لابد ہے آخر الامر بوجہ فہمایش غلام محی الدین خان وغیرہ اور رو سار بلدہ سنبھل محمد حیات خانصاحب نے پیشہ زراعت اختیار کیا اور بامارت الم بے غمی اور آسودگی کے ساتھ رہے محمد حیات خانصاحب علوم فلاسفہ وحساب وہندسہ ونجوم وشاستر مین مہارت کلی رکھتے تھے۔

بیان ولادت باسعادت امیر الدولہ بہادر وحال مختصر از عہد القیاض ریاست تا وفات

سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ۱۷۶۸ عیسوی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوقت شب تولد ہوئے چنانچہ ان قطعات فارسی واردو سے انکی تاریخ ولادت مفہوم ہوتی ہے **قطعہ**

چو بخجسم طالع بخت حیات خان افغان	عروج کرد کہ فرزند یافت فخر جہان		
سروش گفت دو تاریخ دوم ہمدل نسال	مہ افاغنہ ۱۱۸۲ھ	بر جبیس قدر قوم ٹھہان	۱۱۸۲ھ

ایضاً

سخاوت نے مبارکباد دی آکر شجاعت کو	کہ دونون کے لئے ایک مظہر کامل ہوا پیدا		
ہوا تاریخ گویا یون سراپا لیکے اندیشہ	جواد و بیل نیروشیر دریادل ہوا پیدا		۱۱۸۲ھ

اور الفاظ شب فرخ سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے۔ آثار شوت ودولت امیر شیر گیر کے جبین ہمچین سے نمایان ودرخشان تھے اور نشان بلند اختری وعلو ہمتی کمسنی ہی مین اپنا نشان ظفر فرق اقدس پر لئے کھڑے تھے بمصداق شعر ذا

بالائے سرش زہوشمندی ÷ میتافت ستارۂ بلندی

لڑکپن مین اکثر لڑکے اونکے ہمراہ رہتے تھے اور اونکی رضامندی کو اپنے امور ضروری پر مقدم رکھتے تھے سیرت پسندیدہ و عادت حمیدہ اوس مولودِ مسعود کی یہی تھی کہ کھیل مین بھی شغل نوکری و تقسیم ہا ہواری اطفالِ ہم عمر سے رہتا اگر مٹھے پاس ہوتے تو کوڑیان جمع کرکے لڑکونکو بامانہ علیٰ قدر مراتب تقسیم کرتے بعض اطفال کو اونمین سے بہ نیتِ عطائے عمدہ انتخاب فرماتے اطفالِ امیر مخمستہ تدبیر کو اپنے کاندہون پر سوار کرکے گلی کوچون مین پھراتے اور بآواز بلند (نواب صاحب بہادر) کہتے جاتے - لڑکون مین کوئی نائب کوئی افسر کوئی رسالہ دار کوئی نقیب کوئی چوبدار بنتا امیر تیمور تخمیر کا دل اسیطرح کے کھیل مین خوش رہتا جو کچھ نقد گھر مین پاتے والدین سے پوشیدہ با ہر لڑکون مین تقسیم کر جاتے ہر چند اونکے والد بزرگوار کلمات نصیحت آمیز گوش گذار کرتے لیکن وہ عالی فطرت اِس کان سے اوس کان اڑاتے طریقۂ داد دہش کو ہمیشہ مسلوک رکھتے ایک دن ایک درویش مجذوب نے کہ ترینہ سرائے مین سکونت پذیر تھے اور ہر ایک صغیر و کبیر اونکی ولایت کا معتقد تھا امیر تیمور تخمیر کو اپنے پاس بلا کر فرمایا اے بابا دودھ پیئے گا امیر والا تدبیر نے جواباً عرض کیا اگر براہِ عنایت دودھ عنایت ہوگا تبرکاً پی لونگا اوس درویش کامل نے پیالہ شراب کا جو اوسکے روبرو رکھا ہوا تھا اوٹھا لیا اور اوسمین سے دو گھونٹ بیکر امیر کو دیا اور کہا بابا اسکو پی لے چونکہ امیر نے اِس سے پہلے کبھی شراب نہ کہی تھی اور اوسکی بو اور مزے سے بھی واقف نہ تھے درویش کے ہاتھ سے پیالہ لے لیا - اور ارادہ پینے کا کیا اور قریب مُنہ کے لاکر جب اوسکا مزہ اور رنگ اور بُو دودھ اور دوا کے خلاف پایا زمین پر پھینک دیا اور اوس فقیر کو سخت سُست کہکر اوسکے پاس سے چلنے کا قصد کیا اوس درویش انجام اندیش نے اوس جام کا حال بیان کیا اور کہا اے بے خبر تو نے کیا کیا مینے تجکو آبِ حیات دیا تھا افسوس صد افسوس تو اوس سے سیراب نہوا اور نہ مُدام مسرتِ بادہ کام رہتا خیر جس قدر تیری قسمت مین تھا اوتنا تجکو ملا - امیر کو بسبب کم سنی کے اوس مجذوب کے کلام کا نتیجہ بخوبی دریافت نہوا اور اوسکو ایک بات سرسری تصور کرکے چلے آئے جب امیر کے شباب کا زمانہ آیا اور گُلِ عارض نے اپنا رنگ دکھایا تو بمقتضائے علو ہمتی و جوانمردی امیر شیر گیر کے دل تہور منزل مین بڑے بڑے حوصلون نے گھر بنایا خاطرِ شجاعت مناظر جنگ و پیکار کا طالب ہوا اور طبیعت والا فطرت پر خیال ارتقائے مدارج علیا غالب ہوا جب خانۂ دل مین حوصلہ نے زیادہ تر پاؤن پھیلائے تو امیر مخمستہ تدبیر والد ماجد کے روبرو رخصت کا نام زبان پر لائے اجازت کے خواستگار ہوئے لیکن شفقت پدری بتقاضائے وفورِ محبت مانع آئی آخر والد ماجد نے اجازت سفر مندی چونکہ شوق سفر دامنگیر

امیر تورتخمیر از حد تا بلا اجازت بدری گھر سے صحرا کا راستہ لیا اوّل لکھنو گئے بعد ازاں میرٹھ مین آکر شامل فوج غلام قادر خان ہوئے روزگار معقول کے بارہ مین نہایت کوشش کی مگر باوری نخبت بفحوائے کُلُّ اَمْرٍ مرہون باَوْقاتہ ایک وقت معہود پر موقوف ہے سعی بے سود و مقصود ساعی بیوقوف ہے۔ آخر امیر والا تدبیر نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ مین نے یہ دورہ بے اجازت والدین کیا ہے۔ امید حصول مطلب ہیجا ہے اَب یہی مناسب ہے کہ بجانب وطن مالوفہ جاکر والدین کی قدمبوسی حاصل کیجیے پھر حسب استجازت والدین بعد طے مراحل و قطع منازل قدرت خدا کا تماشا دیکھیے۔ الحاصل یہ خیال دل تور منزل مین جما کر جانب وطن معاودت کی والدین کی قدمبوسی سے سعادت دارین پائی۔ اپنے رفقائے ہمجلہ سے ملے جن لوگون کو ماہانہ تقسیم کرتے تھے اونکے ہمراہ مشق فنون سپاہگری مین مشغول رہنے لگے جب محمد حیات خان نے دیکھا کہ یہ جوان ہونہار ہے اور علامت امارت و نشان ثروت اسکی جبین ہمچین سے نمودار ہے ایک دن بدل خوشی امیر سے فرمایا کہ اجی بیٹا تمسے آدمی کا گھر مین بیٹھا رہنا مصلحت نہین تمہارا جانا خالی منفعت سے نہین جاؤ ہنسے تمہین حافظ حقیقی کے سپرد کیا اپنے دلپر صبر کا پتھر رکھ لیا۔ روزگار کردل کے حوصلے نکالو۔ بعد ازان امیر شیر گیر نے حسب استجازت پدری سنہ ۱۲۰۰ ہجری مطابق سال بستم جلوس شاہ فرخ سیر محمد شاہ عالم بہادر الملقب بہ علی گوہر مین کہ اسی سال سے ایک سال پہلے غلام قادر خان نے اوس بادشاہ بیگناہ کو نابینا کر دیا تھا بمقتضائے علو ہمتی و جوانمردی ہمراہ اپنے بھائی **کرم دین خان** کے کہ بطن حرم سے تھے جانب دار الملک دہلی سفر کیا پھر اپنے دولت خانہ کی طرف لوٹ آئے۔ چونکہ جائداد و املاک پدری بسبب علو ہمتی کے اکثر تلف ہوتے تھے بفحوائے السَّفَرُ وَسیلۃ المظفر امیر شیر گیر نے دوبارہ سفر اختیار کیا اور جانب مالوہ تشریف لے گئے چونکہ شجاعت جبلی و بلند حوصلگی امیر شیر گیر کی فطرت مین تھی بعنایت الٰہی اقبال نے یاوری کی اور دولت دنیوی نے روز بروز ترقی پائی اگرچہ اپنے دولتخانہ سے مع چند رفقا رتودد منش سفر اختیار کیا تھا مگر بسبب اخلاق ذاتی و سیر چشمی و دریا دل کے انکی ہمیت یوماً فیوماً بڑھتی گئی اور جو ہر کرس و ناکس ان سے ملا انکی رفاقت کا دم بھرنے لگا اور انکی ہوا خواہی کو اپنی ترقی کا باعث سمجھنے لگا حتّٰی کہ رو سار کھیچی و اڑہ و دیگر سرداران علاقۂ مالوہ کے دلو جان شجاعت و لیاقت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی جاگزین ہوئی۔ چنانچہ جسوقت راجہ جے سنگھ کچھواہی والئی ریاست راکھوگڈہ و سرداران علاقہ سیندیہ بہادر سے لڑایان متواتر دربیش ہوئین تو والئی راکھوگڈہ نے نواب صاحب بہادر بالقابہ کو اپنی رفاقت کیواسطے آمادہ کیا اور حضرت نواب صاحب بہادر ممدوح حسب استدعائے راجہ موصوف اوسکی فوج مین مع کیزان رفقائے تودد منش کے داخل ہو کر سرداران سندیہ سے مقابل

ہوئے اور چند لڑائیان بہت خوبی واسلوبی کے ساتھ لڑین فوج سیندیہ باوجود کثرت افواج کے گاہے مغلوب وگاہے غالب ہوئی مگر سرداران سیندیہ کے حوصلے یکقلم پست ہوگئے چونکہ منجانب راجہ جے سنگھ کچھی چندان تواضع واخلاق بندگان حضرت نواب صاحب بہادر نے ملاحظہ فرمائے تو سب درخواست سرداران علاقۂ سیندیہ اونکے معاون رہے قریب سات مہینے کے وہان رہکر بجانب بلدۂ بھوپال چلے گئے نواب محمد حیات خان بہادر والیٔ بھوپال نے تذکرۂ شجاعت وجوانمردی حضرت نواب صاحب بہادر کا سُنکر اونکو مع اونکے رفقا کے بدلجوئی تمام بھوپال مین مقیم رکھا لیکن نواب محمد حیات خان بہادر سے بھی انکی خاطرداری قرار واقعی بمرض وقوع نہ آئی پھر کیفیت مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر والیٔ اندور کے گوش زد ہوئی مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر نے بسبب ناچاقی کاشی راؤ ہولکر اپنے بڑے بھائی کے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر بالقاء کو سنہ ۱۲۱۴ ہجری مین بذریعہ تحریر خوشخط اپنی رفاقت مین بشہر شجاعلپور طلب کرلیا۔ چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ملاقات ہردو رؤسا زمانہ مدار معلوم ہوتی ہے ؎

چو بر خوردند امیر و راؤ ہولکر	معاہد مہ و رزی را بہر حال	
زہاتف خواست تا تخمش خرد گفت	قران ترک و ہند و حلّ اقبال	۱۲۱۴ھ

پھر جسونت راؤ ہولکر نے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر سے یہ وعدہ مستحکم کیا کہ جسقدر ملک فتح ہوگا مابین میرے اور آپکے نصف نصف تقسیم ہوجائے گا چنانچہ نواب صاحب بہادر نے لشکر جسونت راؤ ہولکر مین شامل ہوکر وہ کارہائے نمایان کئے کہ زبان زد خلق ہین اور بدولت حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر کے کاشی راؤ ہولکر بھی جسونت راؤ ہولکر نے فتح پائی۔

جب مہاراجہ ہولکر قابض ملک مالوہ ہوا تو نواب صاحب بہادر کو اختیارات دیکر بدرجہ غایت خوشنود فرمایا اور باہم سلسلۂ اتحاد کو اسقدر بڑہایا گویا مہاراجہ ہولکر اور حضرت امیرالدولہ بہادر مین کچھہ فرق نرہا نواب صاحب بہادر نے سنہ ۱۲۱۵ ہجری مین مہیسر اور دیوار پر قبضہ کیا اور میجر بنک صاحب کو جام کہائی پر اپنا محکوم بنایا اسی ایام مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کی آنکھہ پر صدمہ پہونچا اونکی تفصیل اس طرح ہے کہ ایک رات ہولکر نے دریا کے کنارے بیٹھکر بانی مین مشعل چھوڑوائی اور اوسپر گولیان لگانا شروع کیا قضارا بندوق شق ہوگئی اور ہولکر کی ایک آنکھہ پر بڑا صدمہ پہونچا کہ تا زیست اوسکا داغ رہا بعد ازان نواب صاحب بہادر نے شہر شجاعلپور پر لشکر کشی کرکے فتح کرلیا مگر نواب صاحب بہادر کے بھائی کرم دین خان کو بطن جرم سے تھے مرتب غلولۂ بندوق سے شہید ہوگئے تاریخ رحلت لفظ (در یغا) سے برآمد ہوتی ہے حضرت نواب صاحب بہادر کو اِنکے انتقال سے سخت رنج والم ہوا ۱۲۱۵ھ

بہرنواب صاحب بہادر نے بجائے برادر مرحوم صاحبزادہ صابح محمد خان ہمشیرہ زادۂ خود کو مقرر کیا **اکرم دین خان** مرحوم کی دو حقیقی ہمشیرہ تین بختا اور بیگم منکوحہ **محمد دین خان** و **گل بیگم** منکوحہ **محب اللہ خان** ولایتی - اور نواب صاحب بہادر کی دو ہمشیرہ حقیقی تھین **خدیجہ بیگم** منکوحہ **شیخ تبارک اللہ** و **زینت بیگم** منکوحہ **دلیل خان** ۱۲۱۶ھ ہجری مین بسبب اشتعالک کنجا کنور بدگمر پرستمانہ دار شجاعلپور کے امیر شیر گیر و مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر مین یک گونہ تشکر بیخی ہوگئی تھی - آخر مجبور ہو کر ایک دن امیر والا تدبیر نے براہ حکمت عملی مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کا تخلیہ مین کمر بند پکڑ کے سیدھے ہاتھ سے کٹاری چھوٹی جواہر سکی کمر مین تھی نکالکر کہا کہ اسوقت مین تن تنہا ہون اگر میرے مار ڈالنے مین تمہارا عروج متصور ہے تو اسوقت دریغ نکرو اچھا موقع ہے اپنے جی کی حسرت نکال لو اور جو محض مخالفونکے بہکانے پر عمل درآمد ہے تو مین تمکو اسی وقت ہلاک کرتا ہون آیندہ جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا ہولکر نے نادم ہو کر امیر شیر گیر سے عذر کیا اور کہا کہ ایسا معاملہ جو خلاف راستی و دوستی ہو ہرگز ہرگز وقوع مین نہ آئیگا - تم مجکو اس عہد پر ہمیشہ محکم سمجھو مجھے چھوڑ دو پھر امیر خوش تدبیر نے اوس سرکش کو اسطرح نیچا دکھایا کہ پھر کبھی سر نہ اُٹھایا اور مخالف بھی نادم و پشیمان ہوئے بلکہ بعض بعض اپنی سزا کو پہونچے - متعلقان مہاجی سیندھیہ کا پونا سے اوجین مین آنا ہولکر کی فوج سے لُٹ کر چیتور مین لکھوا کے پاس جانا پھر قلعہ شاہجہان پور مین لکھوا کا محصور ہو کر شکست کھانا کلوس صاحب فرنگی ملازم دولت راؤ والی دکن کا مع کمپو سرنج مین آنا **یوسف خان** عامل کا امیر شیر گیر کو اطلاع کرنا امیر والا تدبیر کا برسم یلغار بجانب سرونج روانہ ہونا فرنگی مذکور کا آرون کیطرف سراسیمہ ہو کر چلا جانا پھر راجہ ناگپور کا مع فوج راجہ سانگر مقام دیوری کو جا مرتعلقہ بندیل کھنڈ پر امیر شیر گیر سے مقابلہ کرنا شام کو شکست کھا کر بھاگ جانا پھر دولت راؤ سیندھیہ کا بافسری بلونت راؤ بانکڑہ و کمپنو چورس صاحب کا کہ اوسکے ہمراہ بیس ہزار سوار جرار پنڈارے تھے روانہ ہو کر اوجین پر آنا اور ہولکر کا لوجہ کمی سپاہ طرح دیکر بجانب سوری کہ شہر ہنڈیا سے ایک منزل ہے چلا جانا وہان دو پلٹنون پر جو دکن سے بنا برلگ بلونت راؤ بانکڑہ کا کر سکونت پذیر تھین لوٹ لینا پھر ہولکر کا امیر شیر گیر کو مقام شجاعلپور سے بغرض مقابلہ فوج بلونت راؤ و چورس صاحب کے بلوانا پھر ہولکر کا مع امیر شیر گیر فوج حریف سے مقابلہ کرنا چورس صاحب اور بلونت راؤ بانکڑہ کا شکست کھا کر بھاگنا اور دو سو گورے فرنگی اور کئی سو تلنگون کا فوج حریف سے سر میدان کام آنا ۱۲۱۷ھ ہجری مین یہ کل واقعات واقع ہوئے ہین - پھر دولت راؤ والی دکن کا مع سرجی راؤ کہ اسکی وسدا شیوا ئو بخشی و بالا راؤ انگلیہ و ہرسہ کمپوہائے فرنگی یعنی سترکیل صاحب و والس صاحب و پیرو صاحب و فوج جنسی سواران رسالہ و سواران پندارہ و لشکر مرہٹی کے کہ ستاون ہزار سوار و پیادے تھے امیر شیر گیر و ہولکر سے اوجین پر مقابلہ کرنا اور ہولکر پر نظر

کمی سپاہ مصلحتاً بتسخیر چاندور جانا اور امیر والا تدبیر کا خاندیس و دولت آباد وزراین گڈہ کا فتح کرنا پھر مقابلہ ہونا نلشکر سدا شیو راؤ
بخشی و والیس صاحب ملازم سندیہہ کا کہ پچیس ہزار سوار و نکے ساتھ آیا تھا فوج نواب شہامت خان و ناگوجی پنڈت
ہمراہیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے اور نواب و پنڈت کا پس پا ہونا پھر فوج امیر شیر گیر کا مع چل کس بہادران شجاعت
توامان مثل نواب جمشید خان و نواب محمد سعید خان وغیرہ کے حملہ کرنا مخالفین کا شکست کھا کر پونا کو واپس جانا پھر لشکر کشی کرنا
امیر شیر گیر و ہولکر دیسہ کا پونا پر اور لڑنا دولت راؤ سندیہہ کا مع فوج باجی راؤ پیشوا کے اور بخشی اعظم خان ملازم امیر شیر گیر کا
جو لاکھ روپیہ ماہوار پاتے تھے بر سر میدان جنگ و داد شجاعت دینا اور والیس صاحب کا داصل جہنم ہونا باجی راؤ پیشوا کا
شکست کھا کر بھاگنا پونا پر نواب امیر الدولہ بہادر و ہولکر کا قبض و تصرف ہونا پھر باجی راؤ پیشوا کا مع اٹھارہ ہزار پیادے بندوقچی
کے قلعۂ ماڈہ پر کہ کوہستان ملک کوکن مین قریب دریائے شور کے واقع ہے چلا جانا امرت راؤ پیشوا و لیعہد سرمیت
رگھناتھ راؤ والد باجی راؤ کے جو قلعۂ چنبر مین کہ پونا سے چار منزل پر واقع ہے استقامت پذیر ہونا بلوا کر مسند نشین کرنا پھر امیر شیر گیر
کا قلعۂ ماڈہ کا فتح کرنا اور باجی راؤ پیشوا کا قلعۂ ماڈہ سے بھاگ کر قلعہ سرنگ و رگ کو جو جزیرے مین واقع ہے چلا جانا اور شمشیر
بہادر پسر علی بہادر کا جو سواروں مین قلعہ بند تھا امیر شیر گیر سے امان خواہ ہونا امیر کا پندرہ روز تک اوس قلعہ مین رہنا پھر باجی راؤ
کا تن تنہا بسواری جہاز بسئی مین جو قریب بمبئی ہے جرنیل واسلی صاحب فرنگی کے پاس جانا اور وہان کلوس صاحب
سفیر دولت انگلشیہ حامی و باش پونا سے عقب مین امیر شیر گیر کے امرت راؤ سے رخصت لیکر جرنیل موصوف کے
پاس آنا پھر گھناتھ راؤ پیشوا کا انگریز و فکو چہ انی بدستور سابق لکھنا اور فوج انگریزی کو اپنی ملک پر لیکر بجانب پونا روانہ ہونا اور امیر والا
تدبیر کا متعلقان باجی راؤ کو تسلی و لاسا دیکر پونا مین لانا اور اسی ایام مین محمد شاہ خان کو کہ پہلے ایک پلٹن کے افسر تھے
خلعت فیل و پالکی دیکر بخطاب کرنیل سرفراز فرمانا پھر باجی راؤ جرنیل واسلی صاحب کا مع بائیس پلٹنونکے مقام بسئی سے بجانب
پونا روانہ ہونا اور دولت راؤ سندیہہ رگھوجی گھوسلا سرداران علاقہ پیشوا کا بھی بے شمار فوج لیکر اسطرف متوجہ ہونا اور مہاراجہ جسونت راؤ
ہولکر کا یہ ہجوم افواج سنکر پونا سے نکل کے اورنگ آباد کو چلا جانا اور امیر والا تدبیر کا مع نواب شہامت خان و ناگوجی و فتح سنگھ
مانیا و کرنیل محمد شاہ خان و اہام بخش و قادر بخش افسران پنڈارہ و فتح خان و احمد خان وغیرہ رسالداران لشکر بجانب مرچ کوچ کرنا۔ اور اثنای
راہ مین رحیم بیگ و محب اللہ خان لنگ کا جو عامل کوٹ سے زر معاملہ لینے گئے تھے فائز المرام ہو کر داخل لشکر امیر شیر گیر ہونا
بعد ازان جرنیل واسلی صاحب فرنگی کا مع فوج بمکران کمک باجی راؤ پیشوا آنا کل واقعات ۱۲۱۵ھ ہجری مین بعرض وقوع آئے گئے

ہین زمان بعد بافوج بے شمار مشیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان والی حیدرآباد اور گوجی گھوسلا اور دولت راؤ سیندیہ کا مع تین لکھ اسی ہزار سوار کے ضلع برہان پور مین آنا اور ہمارا چہونت راؤ ہولکر کا امیر شیر گیر کو اورنگ آباد مین طلب کرنا۔ اور مشیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان والی حیدرآباد کا دربار آشتی نواب امیر الدولہ بہادر کے جرنیل واسلی صاحب سے گفتگو کرنا جرنیل صاحب موصوف کا حسب رائے مشیر الملک کے امیر شیر گیر کیواسطے ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور ملک کا اقرار کرنا اور غلامی خان معتمد امیر کو مشیر الملک کا بواسطۂ ہوطنی اندر بیتاب طلب کرکے مافی الضمیر کا اظہار کرنا۔ اور غلامی خان کا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے صلح کا پیام لاکر کے جواب لینا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا بغیر صلاح ہمارا چہونت راؤ ہولکر کے جنگ سے گرگ آشتی کو بہتر جاننا پھر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا میرزا رحیم بیگ کو مشیر الملک کے پاس بھیجنا مشیر الملک کا اپنے ایک معتمد کے ساتھ مع بک کرانی جرنیل واسلی صاحب کیطرف سے ساٹھ لاکھ روپیے کی ہنڈویان دیکر امیر کے پاس بھیجنا پھر ہمارا چہونت راؤ ہولکر سے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا اندرین بارہ گفتگو کرنا ہمارا ہولکر کا اس امر مین ششدر و متحیر ہونا امیر شیر گیر کا روبرو ہولکر کے ہنڈویون کو چاک کرکے پھینک دینا پھر دولت راؤ سیندیہ کا ہمارا چہ ہولکر سے بعاہدۂ باہمی صلح کرنا اور امیر الامتد بیر وچہونت راؤ ہولکر کا بجانب مملیسر جانا پھر دولت راؤ سیندیہ راؤ سیندیہ ہیہ وگھوسلا کا لشکر انگریزی سے سر میدان شکست کہاکر صلح کرنا جرنیل واسلی صاحب کا گھوسلا سے صوبۂ اڑیسہ وابرارکی دست آویز اپنے نام لکھوانا اور دولت راؤ سیندیہ کو قلعہ آسیر وغیرہ وکیرپونا کو چلا جانا ۱۲۱۹ھ ہجری مین یہ واقعات ہوئے ہین پھر مہاراجہ ہولکر کا بجانب شاہپور ودار الخیر اجمیر جانا وہان سے طرف کشنگڈہ کے بارادۂ مقابلۂ لیک صاحب امیر شیر گیر کا بجانب بندیل کھنڈ اور کالپی کے نہضت فرماہونا اور مقام کونچ پر بھاسوری نواب محمد سعید خان ونواب سرور خان ونواب جمشید خان وصاحبزادۂ صالح محمد خان و سواران آفریدی جمین صاحب فرنگی کا محاصرہ کرنا پھر جان بتیس صاحب فرنگی سے بقصد مقابلہ کرنا جان بتیس کا خوف امیر شیر گیر سے خائف وہراسان ہوکر بجانب دشت سرسی اور شعاب جبال مین پناہ گزین ہونا پھر لیک صاحب کا مالی سین صاحب ولوکین صاحب وپولمین صاحب کو مہاراجہ ہولکر متعین کرنا پھر فرنگیون کا سر میدان منہزم ہوکر بجانب متھرا جانا پھر پولمین صاحب کا کروت پر لشکر مہاراج ہولکر سے مقابلہ کرکے مع بہت گورون کے کشتہ ہونا اور افضل خان سردار فوج کوٹہ کا اس جنگ مین کام آنا اور فیض طلب خان سردار بھرتپور کا زخمی ہونا دریاے حملاپر فوج غنیم کا خوف سواران ہمراہی غلامی خان معتمد امیر سے تیس تومین چھوڑ کر فرار ہوجانا پھر مالی سین صاحب کا اکر لشکر مہاراج ہولکر سے مقابلہ کرنا پھر تومین چھوڑ کر فقط ایک توپ ہمراہ لیکر بھاگ جانا

پہر خوش حال گڈہ مین مالی سین صاحب کا آکر محاصرۂ لشکر مہاراج ہولکر سے تنگ آنا اور ایک توپ بافیماندہ کو بھی چھوڑکر دہلی کی
جانب فرار ہوجانا۔ پہر جرنیل لیک صاحب کا کانپور مین خبر آمد لشکر ہولکر سنکر متعہد الکیطرف بافوج بیکران روانہ ہونا پہر لیک صاحب کا
خبر محاصرۂ جرنیل لونی اختر صاحب ناظم دہلی جو مہاراجہ ہولکر کے کیمپ نے بسر کردگی ہرنامہ جیلہ کر رکھا تھا سنا اور دہلی کا قصد کرنا مہاراجہ ہولکر کا متعاقب
جانا۔ فرخ آباد پر یورش کرنا بسبب عدم تندہی بابو سیندہیہ دتانتیا سیندہیہ واشرف بیگ کپتان توپخانۂ ہولکر لیک صاحب سے
شکست پانا کمپنو اور مہاراج کا لوٹ کر ٹیک آنا اور اشرف بیگ کپتان کا جماعت لشکر مہاراج سے نکلکر فوج انگریزی مین داخل
ہونا یہ واقعات ۱۲۲۰ ہجری مین وقوع پذیر ہوئے ہین مہاراج ہولکر کا بہرت پور جانا امیر شیر گیر کو بہیلے سے ملک پر بلانا جرنیل
لیک صاحب کا بہرت پور پر مورچے لگانا یورش کرنا بے نیل و مرام رہنا امیر شیر گیر کا آنا انگریزون کا محاصرہ سے بیدل ہونا
امیر کا سنبہل جلد آباد سے غارت مین اموال کثیر لانا پہر بیلغار لوٹ کر بہرت پور مین مہاراج ہولکر سے آملنا اور محمد شاہ خان کرنل کو
امیر والا تدبیر کا بخطاب مختار الدولہ سرفراز فرمانا جرنیل لیک صاحب کا امیر شیر گیر کو بواسطۂ موٹھی صاحب فرنگی ناظم بندیل کھنڈ
یہ پیام دینا کہ پیش ازین اورنگ آباد مین جرنیل واسلی صاحب سے جو اقرار ملک و مال درمیان آیا تھا تیرہ لاکھ روپیے کا ملک
اودے پور مستزاد لوٹا خت و تاراج چھوڑ دو اس پیام کو امیر شیر گیر کا نہ قبول کرنا پہر جرنیل جون صاحب کا مع کمپنوئے انسٹ گڑھ و
جرنل فریزر صاحب و بری صاحب کے بڑدہ علاقۂ گجرات سے مالوہ مین آنا اور ابناجی طرف دار امیر شیر گیر کو جرنل جون صاحب
و جرنیل لیک صاحب کا دربارۂ علیحدگی از فوج امیر حقیقی لکھنا پہر راجہ ورجن سال کیچی کا مختار الدولہ محمد شاہ خان کو مع بنگاہ و خدام
محلسرا شاہورہ متعلقۂ مالوہ مین لانا پہر راجہ ظالم سنگہ والی کوٹہ کا محمد نور خان نامی افغان گو جر معتمد علیہ کو بنا بر طلب پاس مختار الدولہ
محمد شاہ خان بہادر کے بہیجنا اور مختار الدولہ بہادر کا مع بنگاہ و خدام و محلسرا شیر گڈہ مین سکونت پذیر ہونا بہرت پور کے راجہ کا
دس لاکھ روپیہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بہیجکر اپنی کمک چاہنا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا جانب سنبہل جانا جرنیل اسکاٹ صاحب
سے مقابلہ ہونا اکثر اہل لشکر کا بسبب تاخت و تاراج نعمائے بیکران حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے جدا ہوجانا پہر شیر گڑھ
اور افضل گڈہ پر امیر شیر گیر کا بسردارانِ جان نثار شل نواب حمید خان و نواب محمد سعید خان و نواب رحمت خان و باقی محمد خان
و نواب شہامت خان حملہ آور ہونا پہر نواب امیر الدولہ بہادر کا سنبہل وطن مالوف خود کو آنا اور روسا و بزرگان شہر کو علی قدر مراتب خلعت
و انعام دینا پہر سکندر صاحب کا معیت دو ہزار سوار سنبہل مین آنا امیر شیر گیر کا سکندر صاحب کو گہیر لینا صاحب موصوف کا ننگ آکر
عذر کرنا پہر مالی سین صاحب کا بنا بر کمک سکندر صاحب کے آنا ابراہیم پور کے احاطے مین محصور ہونا پہر مالی سین صاحب کی کمک

کیواسطے اسمٹ صاحب کا وہان آنا امیسر کا مصلحت وقت سمجھکر وہان سے طرح دیکر کوچ کرنا پھر نفہمایش نواب
باقی محمد خان ونواب شمامت خان ونواب بشید خان وفیض اللہ خان بخشی عمر خان آفریدی ونور خان وعبید اللہ خان
قدیمی کہ خسر سولف کے حقیقی نانا ہوتے تھے وہان سے کوچ کرکے بجانب ہرت پور روانہ ہونا اسی اثنا مین راجہ
رنجیت سنگہ والی ہرت پور کا لیک صاحب سے صلح کرنے کا حال امیر شیر گیر کو معلوم ہونا اور بخشی ہوائی سنگہ اور مرتضی خان بخشی
وبہادر خان وغیرہ سرداران ہولکر کا رفاقت آقاے خود چھوڑکر بنیل لیک صاحب سے مل جانا۔ مہاراجہ ہولکر و امیر شیر گیر کا انباجی انگلیہ
کو تنگ کرنا پھر انگلیہ کے ایما سے دولت راؤ سیندیہ کا انگریزون سے مل جانا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ جسونت راؤ
ہولکر کی رفاقت چھوڑنا پھر مہاراجہ ہولکر اور امیر شیر گیر کا امرت سر جانا اور انگریزون سے مصالحت کرنا۔

کیفیت مختصر انگریزون سے مصالحت کی اسطور پر ہے کہ مہاراجہ ہولکر اور امیر شیر گیر نے مشورت کرکے دار الخیر اجمیر سے
بعزم پٹیالہ کوچ کیا ممتاز الدولہ نواب محمد شاہ خان بہادر کا کمپو یہان چھوڑکر موجودہ فوج سے مہاراجہ ہولکر کے ہمراہ ہوئے سانبر کھٹولیہ
نارنول ضلع ہریانہ ہانسی حصار کی راہ زرمعاملہ لیتے ہوئے پٹیالے پہنچے راجہ صاحب سنگہ رئیس پٹیالہ سے ملے وہان سے زرمعاملہ
لیا اسی اثنا مین جرنیل لیک صاحب با فوج جرار متھرا سے کرنال کے قریب آ گئے یہ خبر سنکر دونون سردارون نے اس عزم پر
منفعت کی کہ رنجیت سنگہ سے سازش کرکے انگریزون پر ٹوٹ کر گرین اگر سکہ لک ندرین تو شاہ شجاع الملک بادشاہ کابل سے
ملین شاہ کی ظل حمایت مین معاندین سے انتقام لین ستلج اور دوآب اور تر کر مہاراج نے نواب شمامت خان کو آگے بھیجدیا تھا
تاکہ یہ اول پہنچکر رنجیت سنگہ سے تقریب موافقت کرین نواب شمامت خان نے امرت سر تک سکون کے کئی سردارون سے
سازش کرکے مہاراج ہولکر کو لکھا کہ مینے چند سردارون نامی کو موافق کرلیا ہے عنقریب رنجیت سنگہ کو راہ پر لاتا ہون مہاراجہ ہولکر نے
بہاؤ بہاسکر معتمد خاص کو بھی رنجیت سنگہ کے پاس بھیجا امیر والا تدبیر و مہاراجہ ہولکر منتظر فرنگران بعزم کابل ادھک کیطرف چلے جاتے
تھے کہ بہاؤ بہاسکر نے ایک تسلی نامہ متضمن طلب امیر و ہولکر رنجیت سنگہ سے لکھوا کر بھیجا اور سے وصول پاکر دونون مطمئن ہوئے
امرت سر کی جانب چلے راجہ رنجیت سنگہ نے دو تین کوس استقبال کیا شہر مین لیجاکر ٹھہرایا ڈیڑھ مہینے وہان مقیم رہے اس اثنا
مین لیک صاحب کرنال سے پٹیالے آئے وہان سے ستلج کے کنارے آکر زیر قلعہ خیمہ زن ہوئے آخر بیر کو وہان چھوڑکر تنہا
فوج سے جلندہر کے پاس آئے جو کہ صدر کلکتہ سے متواتر چٹھیان بدین مضمون آرہی تھین کہ امیر و مہاراج سے نہ لڑو صلح کرلو اور
لیک صاحب کو بھی یہ خوف پیدا ہوا تھا کہ مبادا سکہ لک پر آئین مقابلہ دشوار ہو جائے اس لئے چاہا کہ کسی ایسے فیلسوف دانا کو اس

کام پر بھیجین جو بحکمتِ عملی امیر و مہاراج ہی کو بادی بیام آشتی کرے آخر ایک مسلمان شیخ کو ماموریا شیخ موصوف لیک صاحب سے رخصت پاکر اوّل لشکر امیر مین آئے امیدواری کرکے نوکر ہوگئے چند روز کے بعد امیر سے کہنے لگے میرا بھائی سرکار انگریزی مین ملازم ہی اگر آپ کہین تو اوسکی معرفت معاملہ مصالحت طے ہوجائے امیر نے کہا معلوم ہوا تم انگریزون کی طرف سے اسی کام کو آئے ہو تمہارے حق مین یہی بہتر ہے کہ تم ہمارے لشکر سے نکلجاؤ شیخ موصوف رخصت ہوکر سیٹھہ بالارام مصاحب و مشیر مہاراج سے ملے اوسکی واسطے سے مہاراج ہولکر کو مصالحت پر راضی کرکے جرنیل لیک صاحب کو بشارت دی جرنیل لیک صاحب نے خوش ہوکر اپنے خزانچی ہرسکھ رائے سے ایک خط بالارام سیٹھہ کو بھجوایا یہ دونون ہمقوم اور دوست تھے اِسنے اوسے لکھا کہ تم مہاراج کو راضی کرکے یہان آجاؤ ہماری سرکار چاہتی ہے کہ تمہاری راہی سے کل مقدماتِ مصالحت طے ہوجائین سیٹھہ نے وہ خط مہاراج ہولکر کو دکھایا مہاراج اِس کام کو عین مصلحت جانکر امیر کے پاس آئے بات کو چیاکر امیر سے کہا بخیریت سنگہ وغیرہ رئیسون مین یہ بہت تھین کہ ہماری امداد کرین شجاع الملک کا لانا کیسا وہان تک پہنچنے ہی کا خرچ ہمارے پاس نہین کہئے آپ کی کیا صلاح ہے امیر نے کہا بخیریت سنگہ وغیرہ مین ہمت نہین نیسہی مین کابل جاتا ہون بہر طور شاہ کو ملک پر لاتا ہون ہمارے پاس دس پندرہ لاکھ کے جواہر ہین یہ شاہ کو دونگا - باقی دہلی لکھنؤ سے وصول کرکے دینے کا اقرار کرونگا - انگریزون کو ہند سے نکالونگا مہاراج نے کہا جو شاہ نہ آئے امیر نے کہا کچھ پرواہ نہین اٹک تک جاکر اپنے ہم وطن اور ہم قوم پٹھانون کو جمع کرونگا لاکھون یوسف زئی ساتھ لے کروڑون گا الغرض اِس ملک کو لوٹون گا اعدا سے انتقام لون گا (سمجھین یا سمجھی نہین) جب اوکمل مین سر دیا تو موصل سے کیا ڈرنا) مہاراج نے کہا دو چار ہزار سوار ہمرکاب لے لینے مین تمہارا کابل جانا ناز یبا ہے بس اتنے ہمراہیون کے مصارف کی ناگزیر فکر کرنا ہے اِس لئے مین چاہتا ہون کہ وہ جواہر بالارا سیٹھہ کو دیکر اودے پور کے کوٹ کانگڑہ کے ضلع مین بھیجون وہان سیٹھہ جوہری بہت ہین یہ روپیہ لے آوے پھر جو صلاح ٹھیرے کیا جاوے امیر شریر تہ کار سے واقف نہ تھے راضی ہوگئے پھر مہاراج ہولکر نے امیر الدولہ بہادر سے پوشیدہ اپنے سرداروں کو جمع کیا اظہار حال کے بعد صلاح ملی سب نے باتفاق کہا کہ اگر امیر الدولہ بہادر کابل گئے اور شجاع الملک بادشاہ کابل کو اپنے ہمراہ لائے تو تمین بجز نقصان کیا فائدہ ہوگا اور وہ حکومت کرینگے تمہین ہرگز دخل نہ دینگے تم انگریزون سے صلح کرلو رام بیٹھو مہاراجہ ہولکر نے چمپا ہاؤ وغیرہ اپنی مشیر سردار کی اِس رائے صائب کو پسند کیا سیٹھہ کو اِسی حیلے سے خزانچی کے پاس لشکر جرنیل مین بھیجدیا وہ اسکی معرفت سے جرنیل لیک صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا مصالحت کے سوال جواب ہوئے عہدنامہ لکھا گیا جرنیل لیک صاحب نے کہا کہ چنیں سے اردو ہر مالوے تک

محالات جو مہاراجہ ہولکر کے قبضے مین ہین وہ اونکے پاس سمجھا، ہین اضلاع ملکِ دکن جنبل سے اودہر کے مضافات راجستان کا معاملہ سرکار انگریزی سے تعلق رہے اسپر مرہن ہوگئین سیٹھ مذکور مہاراج کے پاس بلایا مہاراج اس معاملہ سے خوش ہوئے گرداین یہ خیال کیا کہ اس مصالحت مین امیرالدولہ بہادر کو شریک کرنا مناسب ہے ورنہ قضیہ منعکس ہو جائیگا اس وجہ سے مہاراج نے امیر کے مشیر خاص صائب راے یعنی ہمت راے کو بلایا اور اس معاملہ سے آگاہ کیا اور کہا کہ اب تم بھائی صاحب کو اچھی طرح سمجھاؤ مصالحت کی طرف رجوع کروانکی عالی ہمتی و بلند فطرتی کا منہ آپکی ستاہ کابل سے کچھ مطلب براری نہوگی ہمت راے نے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کو اس حال سے مطلع کیا امیر کو اس واقعہ صلح سے کہ خلاف راے امیر تھا ایک جوش آیا ذرایا کہ مہاراج نے انگریزون سے عہد کرکے اپنے عہد باہمی کو توڑ دیا ہمارا ساتھ نہ دیا خیر کیا مضایقہ تن تنہا کابل جاؤن گا شاہِ کابل یا ہمقوم پٹھانون کو اپنے ہمراہ لاؤنگا یہ کہکر سرداران لشکر کو جمع کیا مشورہ لیا سب سرداران فوج کی راے امیر والا تدبیر کی راے سے متفق ہوئے بلکہ بعض بعض ہنگامہ دوست سردار مہاراج سے جدا ہو کر امیر کے لشکر مین آملے امیر والا تدبیر نے مع رفقا و حرم حال لشکر مہاراج سے کوچ کیا پانچ کوس کی فاصلہ پر جاکر خیمہ لگایا مہاراج اس واقعہ سے نہت پریشان ہوئے اور ہر حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جدا ہوگئے اور ہر واحد خان میر صدرالدین خدا بخش وغیرہ سرالداران لشکر جلد یے انفاقاً اوسی روز مسٹر مکلوڈ صاحب بہادر جرنیل ایک صاحب کے طرف سے لشکر مہاراج مین داخل ہوئے مسٹر مکلوڈ صاحب بہادر ذی امیر پہونچکر کے جدا ہونیکا حال معلوم کرکے مہاراجہ ہولکر سے کہا بعد مبارکباد نواب امیرالدولہ بہادر کی اس عہدنامہ پر ہونیکی صلح ہو گئی ہر گز منظور نہین مہاراج ہولکر مسٹر صاحب موصوف کی یہ گفتگو سنکر سخت پریشان ہوئے سمجھے کہ اب دیدہ و دانستہ کندہ بلا مین پھنسے مگر مسٹر صاحب سے فوراً یہ حیلہ کیا کہ نواب امیرالدولہ بہادر مصالحت مین متفق ہین لیکن جو صاحبان انگریز زر معاملہ دکن و راجستان پر متصرف ہین اور لشکر امیر کا اسی پر گذارا ہے اس لئے امیر بمیدہ ہو گئے آپ یہ زر معاملہ لین تو وہ ابھی مہر کردین مسٹر زر معاملہ راجستان چھوڑنے پر فی الحال اور دکن کے زر معاملہ دینے پر بسال آیندہ راضی ہو گئے مہاراج سر اسیمہ امیرالدولہ والا تدبیر کے پاس چوپانچ کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن تھے گئے اور عذر چند و چند پیش کئے امیر نے کہا عہد شکنی سراسر غداری ہے بایں تو کر بیٹھے جانا بالکل ہی نہیں ہے سرداران کو یہ دونون امر ناز یبا ہین - مہاراج ہولکر نادم ہوئے خلوت مین ہاتھ جوڑکر امیر سے کہا کہ اس منصب ریاست پر تمہاری بدولت پہنچا ہون یہ معاملہ میرے نزدیک میرے حق مین بہتر ہے آپ میری دستگیری کرین اسے منظور کرلین امیر نے کہا میری جوانمردی اس کم ہمتی کو ہرگز قبول نہین کرتی مہاراج نے بلجاجت والحاح پذیرائی چاہی اور پائے امیر پر سر رکھدیا اور تادیر یت رفاقت والفت کا بقسم وعدہ کیا اور کہا کہ عمر بھر یہ مہربانی نہ بھولونگا ہمیشہ ممنون رہونگا آپ دوست نما دشمنون کا کہنا نہ مانین مفسدون کی راے پر نہ چلین مصالحت منظور کرین ایک کرور بیس لاکھ روپیہ کے ملک سے جو مجھے ملتا ہے نصف آپ لین منجملہ تیس لاکھ

کا ملک مین اب دیتا ہون باقی ملک دکن یا اور ملک پاکر دونگا حاضر الوقت راے ہمت راے مہاراج کا سومبھوا غرض کی مہاراج کو بخیدہ نکھیجے نصف مال صلح لیکر منظوری لکھدیجیے امیر نا چار چپ ہوئے اور مہاراج کے ساتھ انکے لشکر مین آگئے مہاراج نے عہدنامہ دکھاکر کہا مہر کرو بھیجے امیر نے کہا مین تمہاری خاطر سے آگیا ہون تم صلح کرو مین کیون مہر کرون کیا کم ہمت ہون مہاراج چپ ہو گئے امیر رخصت ہوکر اپنے خیمے مین آئے ہمت راے کو بلایا فرمایا مہاراج سے بالمناصفہ تقسیم ملک کے کاغذ لکھوالاؤ ہمت راے گیا مہاراج نے حسب ایماے نواب گورنر جنرل بہادر وایسراے کشور ہند احسان سے ٹونک و علی گڈہ اور مالوے سے سرونج و پٹاوہ اور سیوڑے سے نیماہیڑہ اور کھیمی واڑے جمپڑہ گوگو رنواب صاحب بہادر کے تصرف مین مستقل کیے پھر مہاراج جسونت راؤ ہولکر نے مسٹر شکلف صاحب سے کہا دونون مین کچھ مغایرت نہین میری ہی مہر عہدنامہ پر کافی ہے امیر میرے شریک حال ہین میرے ساتھ چلین گے لیکن تم پہلے لیک صاحب کا کوچ کراؤ وہ راستہ سے ہٹ جائین ہم اپنے ملک کو چلے جائین مسٹر شکلف صاحب بہادر اپنا عاحاصل سمجھکر رخصت ہوئے لیک صاحب نے اپنے ملک کی طرف معاودت کی مہاراج ہولکر مع امیر شیر گیر اپنے ملک کی جانب نہضت فرما ہوئے ٹونک - علی گڈہ - ٹپلوہ وغیرہ کل ملک صلح انگریزون نے چھوڑا پھر دونون سردارون نے وہان سے کوچ کیا اور جانب ملک جے پور آئے پھر مہاراج کا لشکر جانا اپنے متعلقون کو جودہپور سے بلانا راجہ مانسنگہ والی جودہپور سے ملنا مانسنگہ و جگت سنگہ دالیان جے پور و جودہپور کا دختر بہیم سنگہ اناے اودیپور کے بیاہنے پر نزاعت کرنا امیر شیر گیر کی شادی دختر اخوندزادہ محمد ایاز خان سے وارالخلافہ جمیر مین ہونا یہ کل واقعات ۱۲۲۱ھ ہجری مین بعرض وقوع آئے ہین بعد ازان امیر شیر گیر کا مع راجہ جگت سنگہ کے جودہپور پر لشکر کشی کرنا مانسنگہ کا پرپت سر سے جودہپور پر آکر مقابل ہونا بعض سردارونکی دغا سے شکست پاکر لوٹنا جگت سنگہ کا جودہپور تک متعاقب پہنچنا امیر شیر گیر کا جگت سنگہ سے رنجیدہ ہوکر جے پور آجانا - بخشی شیولال کا با فوج بے شمار مدارک کو آنا بمقام مادہو راجپورہ مقابلہ و مجادلہ بعرض وقوع آنا امیر شیر گیر کی ظفر یابی فوج جے پور کی ہزیمت جگت سنگہ کی رجعت بعد ازان امیر شیر گیر کا کشنگڈہ مین آنا دختر اخوند محمد ایاز خان سے شیر گڈہ مین فرزند ہونے کی خبر سننا خوشی کی نوبتین بجنا تشلک مبارک باد سے ہونا ارباب نشاط کا ہجوم ہوکر مبارک سلامت کا غل مچنا وبایماے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر دام نونہال ہمین اقبال کا نام نامی صاحبزادہ محمد وزیر خان رکھا جانا ۱۲۲۲ھ ہجری مین بعرض وقوع آیا ہے چنانچہ یہ قطعات تاریخ ولادت مولود سعود ہین ؎

چون محمد وزیر خان نواب
یعنی ابن امیر خان نواب

شد بسلخ مه ششم پیدا (ماه جمادی الثانی)
گشت عالم بحسن او شیدا

پدرش را چو این نوید رسید
از خوشی در قبای خود نگنجید

گنج بکشاد و جشن شادی ساخت
هر یکی را بقدر او بنواخت

فکر کردم چو سال میلادش
که بلوح جهان بود یادش

همدران وقت سعد در گوشم
داد آواز هاتف هوشم

سال میلاد آن همایون فر
شد رعیت نواز دین پرور ۱۲۲۲ھ

ایضاً

چو فرزند امیر الدوله جم جاه
تولد گشت رشک درکش ماه

سزاوار کلاه سروازی
وزیر الدوله نصرت جنگ غازی

خدایش جاودان با فر صولت
نگهدار و بصد اقبال و دولت

پدر چون مژدهٔ میلاد بشنید
ز شادی در قبای خود نگنجید

در گنج از پی شکرانه بگشاد
بمسکینان و محتاجان صلا داد

امیران را که آن بود ممتاز
نمود از خلعت و نعمت سرافراز

کسی را اسپ و شمشیر انعام
کسی را پالکی و پیل بخشید

همه را در خور توقیر بنواخت
کسی را داد جاگیر از پی نام

پی تاریخ آن فرزند نامی
نعمت هر کسی را بهره در ساخت

دران دم هاتف طبعم ندا داد
درخشان گوهر کان گرامی

ولی و سرور ملک خدا داد
۱۲۲۲ھ

ایضاً

صاحبِ اقبال خداوند بخت
درخورِ اکلیل و سزاوارِ تخت

آصفِ تدبیر محمد وزیر
خان زمان ابنِ محمد امیر

چونکہ تولد شدہ از بطنِ اُم
بست و نہم بود زماہِ ششم (یعنی ماہ جمادی الثانی)

بود مرا فکر پئے سالِ او
گفت بمن ہاتفِ اقبالِ او

کائے تو برائے چہ باندیشہ
فہم بکن گر تو ہنر پیشہ ر

مولدِ آن خاتمِ ملکِ سخا
ہست ۔ زہے خاتمِ ملکِ سخا

۱۲۲۴ھ

اور اِن ہر دو فقرات سے بھی تاریخِ ولادت برآمد ہوتی ہے ۔ شمس چرخِ ہُمیٰ = اردیبہشت ۱۲۲۲ھ = اور اسی سال مین مؤلف کے والد ماجد زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما جناب حکیم سید انور علی صاحب مرحوم مصطفےٰ آبادی فائز ٹونک ہوکر بزمرۂ حکمائے ریاست مامور ہوئے بعد ازان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دس برس تک تمام راجستان مین خود حاکمی سے بسر کی جس ریاست راجستان مین چاہتے تھے ہر طرح کے احکام جاری و ساری فرماتے تھے چنانچہ یہ کل حالات **منتخب التواریخ** مولفۂ خود مین جو بزبانِ فارسی ہے مفصل لکھے ہین انشاء اللہ تعالےٰ وہ بھی عنقریب طبع ہوکر شایع ہوگی ۔ امیر شیر گیر کو حالتِ بیماری مین افغانون کا بہ سبب طلب تنخواہ تنگ کرنا اور بفہمایش راجۂ مانسنگہ تقاضائے تنخواہ دور ہونا ۱۲۲۳ھ ہجری مین یہ واقعہ بعرضِ وقوع آیا ہے اور جانا امیر شیر گیر کا ناگور کو بصلاح راجۂ موصوف اور قتل ہونا سوائی سنگہ وہان کے راجہ کا اور فتح ہونا ناگور کا اور دہان سے دہونکل سنگہ اور راجۂ بیکانیر کا فرار ہونا یہ واقعہ ۱۲۲۴ھ مین وقوع پذیر ہوا ہے ۔ زان بعد امیر شیر گیر کا کشنگڈہ سے بلا فوج کوچ کرکے براہِ ٹونک واندرگڈہ بعرصۂ دو روز شیر گڈہ مین پہنچا وہان چار پانچ روز قیام کرکے مع صاحبزادہ **محمد وزیر خان بہادر** کے دہان سے روانہ ہوا اور لشکر مہاراج ہولکر مین جو بہان پورہ پر مقیم تھا پہنچا اور مہاراج ہولکر کو بحالتِ دیوانگی دیکھکر نہایت متاسف اور شکستہ خاطر ہونا بعد ازان مرزا روشن بیگ وغیرہ سرداران لشکر ہولکر کا امیر سے آکر عرض کرنا کہ ملہار راؤ پسر مہاراج جسونت راؤ ہولکر ابھی شیر خوار ہے اور انتظام ریاست کا آپ پر دار مدار ہے بہر امید والا تدبیر کا انکو تسلی و تشفی دینا اور دہرمان جیلۂ ہولکر کو قید سے رہاکر کے افسر توپخانہ وپلٹن وغیرہ مقرر کرنا اور میان مٹھو وصمد الدین خان وغیرہ کو مختار ہی پائیگا ہونکی دینا اور بالآرام سیڑہ اور جمنا بہاؤ کے کاروبار پر گنات سپرد کرنا اور تانتیا جوگ کو اہلکار ریاست اور گنپت راؤ کو دیوان ملک قرار دینا اور **عبد الغفور خان** کو **بخطاب نواب**

افتخار الدولہ بہادر ہزیر جنگ سرفراز فرما کے مختار و دار المہام ریاست ہو کر مقرر کرنا اور محمد رشید خان کو بخطاب نواب نصیر الدولہ بہادر استقامت جنگ اور راجن پڈاوہ کو بخطاب اختیار الدولہ بہادر ستقیم جنگ اور شہامت خان کو بمخطاب نواب سرفراز الدولہ بہادر اور محمد سعید خان کو بخطاب نواب شمس الدولہ بہادر ظفر جنگ سرفراز فرمایا اور سرور خان کو بخطاب سرفراز الدولہ بہادر تیغ جنگ سرفراز فرما کے عامل پرگنہ سرونج علاقۂ ٹونک کا مقرر کرنا اور نصیر الدولہ نواب رشید خان بہادر استقامت جنگ کو عامل پرگنہ نیمایہ پڑہ قرار دینا اور ہر کارہ و نکہ جمعا عہدہ دار مانسنگھ کو خطاب راجہ کا عطا فرمانا سنہ ۱۲۲۷ ہجری مین وقوع پذیر ہوا ہے اور اسی سال مین دلہا شاہ خان رامپوری مختار فوج نواب امیر الدولہ بہادر کے کم گڈہی علاقۂ میواڑ ہنگام یورش شہید ہوے ۔

اسی سال کے آخر مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر نے انتقال کیا چنانچہ قطعہ تاریخ رحلت منشی لالہ بساون لال مؤلف امیر نامۂ فارسی نے کہ اوس ایام مین راجہ موہن سنگھ کے کاروبار کو حضور مین حاضر تھا یون لکہا ہے ؎

راؤ جسونت بہادر ہولکر	کہ نیاید صفت او بسخن
چون زمینا بجز افسوس ندید	چشم پوشید ازین دار محن
مردم چشم جہانے پوشید	جامۂ رنگ سیہ زین شیون
پے تاریخ وفاتش شادان	کردہ از چشم اشارت با من
گفت تاریخ بعینہ فے الحال	بجہان رفتہ یکے چشم زدن

۱۲۲۷ھ

؎ جو جسونت راؤ ہولکر رہا بیخبر سے رخصت ہوا
زمینا نے افسوس کے سوا کچھ نہ دیکھا
آنسو نے آنکھ سے اشارہ کیا
بیخبر ایک چشم زدن مین چلا گیا

سنہ ۱۲۲۹ ہجری مین بشکوے مختار الدولہ اخوند زادہ محمد یار خان استقامت جنگ فرزند تولد ہوا امیر عالم خان نام رکہا گیا سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین محمد سعید خان و قطب الدین خان وغیرہ رسالہ داران آفریدی نے مع چند رفقائے خود حسب ایماے نواب امیر الدولہ بہادر ریاست جودہپور مین ناتہہ انداج کو قتل کیا - اسی سال مین مختار الدولہ نواب محمد شاہ خان بہادر نائب جنگ نے بعارضۂ چند در چند بوقت صبح صادق بمقام میرتہہ علاقۂ جودہپور انتقال فرمایا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے اونکو وہین دفن کیا سپرد مختار الدولہ بہادر کارکل کاروبار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے میان محمد اکبر خان کو دیدیا - نواب محمد شاہ خان بہادر مرحوم کی خدمت مین ایک مساۃ تنی طوائف تہی اوسکے پاس بہت سے جوکریان تہین بعد انتقال نواب موصوف جو اونکا کل مساان بیسب لاولدی کے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تونک خانہ مین داخل ہوا ازانجملہ چالیس جوکریان مساۃ تنی طوائف کی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی خدمت مین حاضر ہوئین اون چالیس مین سے دس عورات مفصلۂ ذیل بنظر حضرت

نواب امیرالدولہ بہادر ہوکر زیرِ فراش خاص کی گئین اور باقی عورات کے نکاح کردیے جو عورات مدِّنظر حضرت نواب امیرالدولہ بہادر ہوکر زیرِ فراش خاص ہوئی تھین اونکے یہ نام ہین تابو سازگو سازگار سبحانی اوجاگر کستوری وفادار گنگا باجرہ مہتاب۔

بعدازین علاوہ عورات مذکورۂ بالا کے اور بھی عورات مثل جیتین و جاٹنی وغیرہ وغیرہ زیرِ فراش خاص ہوئین اور وقتاً فوقتاً اُن سے اولادین پیدا ہوئین۔ جنابہ امیر بیگم صاحبہ دختر مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ و جنابہ آزاد بیگم صاحبہ دختر خانصاحب شاہ دین خان افغان حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کی خاص بیبیان تھین بطنِ دختر اخوندزادہ صاحب موصوف سے حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر پیدا ہوئے چنانچہ ۱۲۲۲ ہجری مین یہ ذکر آچکا ہے زان بعد موتی بیگم ہمشیرۂ محمد منور خان عرف میان منّو حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے عقد نکاح مین آئین مگر اِن سے کوئی اولاد نہین ہوئی حضرت نواب امیرالدولہ بہادر نے اِن بیگم کے نام سے موتی باغ و موتی تالاب بنوالے چنانچہ اسکی تاریخ مقالہ اوّل مین درج ہوچکی ہے بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاوّل سنہ صدر ڈاکخانہ پرگنہ سروبخ علاقۂ ٹونک مین قائم ہوا اسی سال کے آخر مین بمشکوے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عباد اللہ خان نام کہا گیا اسی ایام مین بمشکوے اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر فرزند متولد ہوا محمد عظیم خان نام کہا گیا ۱۲۳۱ ہجری مین بمشکوے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد جمال خان نام کہا گیا۔ ۱۲۳۲ ہجری مین بمشکوے حضور والا فرزند متولد ہوا صاحبزادہ محمد جلال خان نام کہا گیا ۱۲۳۴ ہجری مین بمشکوے اقبال و دولت فرزند با سعادت بطن جنابہ آزاد بیگم صاحبہ دختر خانصاحب شاہ دین خان افغان سے متولد ہوا پروردگار نے اوس گوہر دریائے کرمی کا نام صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان رکھا اِن صاحبزادے کو موتی بیگم نے بسبب لاولدی کے متبنّیٰ کرلیا تھا چنانچہ انشاءاللہ تعالیٰ اِسی سال مین سرکار انگریزی نے بعض امور کا بندوبست براہِ عدالت مناسب سمجھکر نصیرالدولہ جنرل لونی اختر صاحب کو راجستان پر مامور فرمایا اوس ایام مین حضرت نواب امیرالدولہ بہادر قلعۂ ماہوراج پورہ کے محاصرہ مین مشغول تھے کہ دفعتاً جنرل ڈنکین صاحب بہادر و جنرل لونی اختر صاحب لشکر نواب صاحب بہادر کے آپہونچے اوسوقت نواب امیرالدولہ بہادر نے مجبور ہوکر جنرل لونی اختر صاحب سے ملاقات کی اور سرکار انگریزی سے طریقۂ مصالحت مسلوک فرماکر اوسی ملک پر جو ہمارا راجہ جسونت راؤ ہولکر سے علیحدہ کئے گئے تھے اور نواب صاحب بہادر کے تصرف مین تھے صلح جدید اختیار کی اور عہدنامہ لکھا گیا اور اوسپر اپنی مُہر اور دستخط

کرکے ریاست ٹونک کو اپنی وارثِ الامارت قرار دیا اور یہیں رہنا اختیار کیا۔ ۱۲۳۳ھ سے ہی یہیں براہ نمک حرامی افتخار الدولہ لواب محمد عبد الغفور خان بہادر ہزر جنگ ولد مختار الدولہ اخونزادہ محمد یار خان بہادر استقامت جنگ نے جنرل طامس صاحب والی ٹونک بہادر منتظم صوبۂ مالوہ سے بے اطلاع و بغیر صلاح حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بعزت حکیم ظفر علی وکیل سند گلشن آباد عرف جاورہ وغیرہ جو جاگیر صاحبزادہ محمد وزیر خان صاحب فرزند اقبال پوتہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تھی حاصل کرکے اپنا قبضہ و دخل کیا اور اسی سال مہین بمشکوے دولت فرزند خوش سیرت تولد ہوا نواب صاحب بالقابہ نے صاحبزادہ احمد یار خان نام رکھا۔ چونکہ عہدنامہ امیر صاحب المتقدمہ میں یہ شرط مندرج تھی کہ صاحبزادہ بلند اقبال محمد وزیر خان بہادر چند سال دہلی میں منتظم الدولہ مسٹر ٹکلف صاحب بہادر کے پاس رہیں تاوقتیکہ اتحاد مابین امیر اور صاحبان عالیشان کے مستحکم ہو جاوے بنا علیہ امیر نے اپنے فرزند دلبند کو ہمراہ سید علی شاہ صاحب اپنے ہمراہی جماعت سوار و پیادہ بجانب دہلی رخصت کیا جب وہ قریب دار السلطنت پہونچے تو منتظم الدولہ ٹکلف صاحب بہادر نے بسبب کسی ضرورت کے استقبال سے معذرت کرکے اپنے بھائی طامس صاحب کو واسطے استقبال جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کے بھیجا اور انہوں نے بخوبی استقبال و تعظیم کرکے ملاقات کی اور اپنے ہمراہ شہر مین لاکر مکان عمدہ مین کہ سابق سے واسطے فروکشی کے مقرر کر رکھا تھا فروکش کیا اور بوقت خاص منتظم الدولہ مسٹر ٹکلف صاحب بہادر نے جناب صاحبزادہ موصوف کو اپنی قیام گاہ پر بلوا کر ملاقات کی اور رسوم تعظیم ادا کرکے پیشکش شایستہ پیش کرکے بابت عدم فرصت استقبال مین نہ جانے سے معذرت کی جب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف ملاقات کرکے بخوشی و خرمی واپس آئے تو دوسرے دن منتظم الدولہ مسٹر ٹکلف صاحب بہادر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر کی فرودگاہ پر تشریف لائے اور بطریق مربیانہ فرماکر نہایت خاطرداری و تسلی فرمائی پھر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نے پیشکش عمدہ پیش کرکے رخصت کیا چونکہ شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر سے جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کی قرابت قریبہ تھی لہذا محل شاہی سے واسطے ملاقات جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کی طلب تاکید ہوئی بنا علیہ صاحبزادہ موصوف نے معرفت منتظم الدولہ بہادر کے جناب شاہزادہ والاجاہ بہادر سے ملازمت حاصل کرکے بعنایات سلاح فاخرہ وغیرہ کے افتخار حاصل کیا پھر ہمیشہ جناب شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر بجہت قرابت قریبہ اور منتظم الدولہ مسٹر ٹکلف صاحب بہادر بخیال انضباط رابطۂ اتحاد و جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف سے ملاکرتے اور بنا بر اظہار رضامندی و خوشنودی کے انعام اکرام سے سرفراز فرماتے رہتے تا آنکہ حضرت اکبر شاہ بادشاہ دہلی سے سند خطاب نواب وزیر الدولہ

امیر الملک بہادر نصرت جنگ عطا ہوئی چنانچہ نقل سند بعینہ درج ذیل ہے ۔

نقل سند خطاب بجانب ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی بنام حضرت وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ والی ریاست ٹونک باسم سبحانہ وتعالے

مہر

۱۲۲۱
محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی
ابو النصر معین الدین سنہ آخر

درین زمان بمینت اقتران فرمان والا شان واجب الاطاعت والا ذخمان صادر شد کہ بمقتضائے وفور مراحم خاقانی وفرط تفضلات خسروانی کہ نمونۂ افضال یزدانی ست فدوی خاص لائق العنایت والاحسان محمد وزیر خان را بخطاب وزیر الدولہ امیر الملک بہادر نصرت جنگ بین الاعیان والارکان وفی الامثال والاقران سرفراز ممتاز فرمودیم - باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار وزرائے ذوالاقتدار وامرائے عالی مقدار وجمیع ارکان دربار جہاندار وحکام ممالک فدوی خاص معزی الیہ را از جناب فیض مآب بادشاہی بقبول این خطاب برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز ومباہی دانستہ الطاف عنایت مآبدولت واقبال را باحوال عقیدت اشتمال بہادر معزی الیہ یومابعد فیومابعد دانند فقط بتاریخ بست وہفتم شہر شوال سال چہاردہم از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر زینت تسطیر پذیرفت = اسی ایام مین رائے داتارام کہ حسب ایماے امیر صاحب الندبیر ہمراہ جرنیل نصیر الدولہ بہادر کے گورکھپور گیا تھا لاٹ گورنر بہادر سے ملازمت حاصل کرکے سعادت اندوز خدمت امیر شیر گیر ہوا پھر دوبارہ حسب الارشاد سراپا بشارت امیر والاتدبیر کے جرنیل موصوف کی خدمت مین کہ عمدۂ رزیڈنسی دہلی کی سرفرازی حاصل کی تھی اور مختاری سوال وجواب راجپوتانہ وانسری افواج متعینہ ضلع نیمچہ ومالوہ وادوے پور سولڑ وجے پور ودہلی وغیرہ ادنکے نام زد ہوئی تھی رائے داتارام شگفتہ یاب ہوا جب ایک عرصہ کے بعد جرنیل موصوف دار الخیر اجمیر مین تشریف لائے تو رائے مذکور بھی ہمرکاب جے پور تک آیا پھر وہان سے بحصول خدمت شرف یاب ملازمت امیر شیر گیر ہوا - اور جرنیل موصوف براہ کشنگڈہ عازم دار الخیر اجمیر ہوئے بعد ازان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بارادہ ملاقات جرنیل موصوف ہمراہ داتارام ٹونک سے بجانب دار الخیر

اجمیر روانہ ہوئے قریب کشنگڈہ پہونچے تھے کہ سواری جرنیل موصوف کی نمودار ہوئی اور سوءاتفاق ملاقات ہردو سردار ان
ممدوح المدح بعرض وقوع آیا اور جانبین سے مراسم تعظیم و قواعد تکریم بخوبی ادا ہوئے پھر کشنگڈہ مین مقیم ہوکر بالاتفاق راہی دارالخیر
اجمیر ہوے وہان چند مقام کرکے ملاقاتین کین - اور زیارت مزار خواجہ بزرگوار حضرت معین الدین چشتی سنجری سے برکات
حاصل کرکے فائز والریاست لوٹک ہوئے چونکہ جرنیل نصیر الدولہ بہادر کو بنابر انتظام بعض امور ضروریہ چند ماہ جے پور مین رہنے
کا اتفاق ہوا تو امیر مخبتہ تدبیر نے راے دانا رام کو سپاہ کی خدمت مین روانہ کیا تاکہ ہمرکاب جرنیل موصوف دہلی جاکر
جناب وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کو بحصول رخصت لے آئے اسی سال مین
منشکوئی ممتاز الدولہ فرزند تولد ہوا محمد اعظیم اللہ خان نام رکھا گیا - بعد ازان ۱۲۳۳ھ ہجری مین امیر والا تدبیر بنابر انتظام پرگنہ سروہنج
تشریف فرما ہوئے اور عین بارش مین بہ یغار لوٹ آئے چونکہ صاحبان انگریز بہادر نے پرگنہ سنبھل کے دینے مین موافق
شرط عہد کے عذر کیا اور اوسکے عوض مین پرگنہ پلول علاقہ میوات بدین شرط دینا تجویز کیا کہ بندوبست سرکار انگریزی رہے
اور اوسکا زر محاصل جناب وزیر الدولہ بہادر نصرت جنگ کے مصارف کو پہونچا دیا جایا کرے راے مذکور نے اس امر کو قرین
مصلحت سمجھا کر سند سالانہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے بنام نواب وزیر الدولہ بہادر بالقابہ حاصل کرکے رخصت کی درخواست پیش
کی مہر برضامندی جرنیل بہادر اجازت انصراف جناب نواب وزیر الدولہ بہادر موصوف حاصل کرکے نہضت فرماے ٹونک ہوئے
جرنیل موصوف نے ہنگام رخصت جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کو ایک زنجیر فیل اور مالاے مروارید اور چغہ اور پارچہاے نفیس
دیکر بخوشی رخصت کیا جب جناب وزیر الدولہ بہادر مع سید علی شاہ صاحب وراے دانا رام براہ ریواڑی جے پور مین آئے
تو راجہ سوائی سنگھ سے بنابر ادائے رسم تعزیت پرسیدن جگت سنگھ متوفی کے ملاقات بعرض ظہور آئی - اور اوسکی تعزیت کی
رسم اور اسکی مسند نشینی کی تہنیت مرۃ بعد اخری ادا کی کارپردازان راج سوائی جے پور نے بھی ایک زنجیر فیل و اسپ و چغہ مالاے
مروارید جناب موصوف کے پیشکش کرکے رخصت کیا - بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۴ھ ہجری کو فائز ٹونک ہوکر فرحت افزاے
خاطر محبت ذخائر والدین ہوئے اسی سال مین بتاریخ بست و ہشتم ماہ رجب بمنشکوی حضور نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا
صاحبزادہ احمد علیخان نام رکھا گیا ۱۲۳۵ھ ہجری مین ترمیم قلعہ امیر گڈھ وغیرہ عمل مین آئی چنانچہ اکثر عمارات کی تاریخین پرگنہ ٹونک
کے بیان مین پہلے درج ہو چکی ہین - حضرت نواب امیر الدولہ بہادر ۱۲۳۶ھ ہجری مین بغرض انتظام مالی و ملکی بجانب سروہنج
تشریف لے گئے بعد آٹھ مہینے کے نہضت فرماے دارالریاست ہوئے - اسی سال مین بمنشکوی حضرت نواب

امیر الدولہ بہادر فرزند رشک ماہ منیر تولد ہوا صاحبزادہ محمد منیر خان نام رکھا گیا - اسی ایام مین بمشکوہی ممتاز الدولہ فرزند تولد ہوا - محمد کمال الدین نام رکھا گیا - ماہ جمادی الاول ۱۲۳۶ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع نواب ذیر الدولہ بہادر بجانب پرگنہ سرونج وجبڑہ گوگور تشریف فرما ہوے بعد مرور عرصہ پنج ماہ کے فائز ثواب ہوئے اسی سال مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بطرف رامپور عرف علیگڈھ نہضت فرما ہوئے - جرنیل نصیر الدولہ بہادر دلونی اختر بہادر کی خبر نسبت چہاؤنی نیمچہ سنکر بنا بر ملاقات اول ایک منزل پیشتر جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کو روانہ کیا دو روز خود بنفس نفیس سوار ہو کر علیگڈھ سے دو کوس جاکر ملاقات کی اور ہمراہ خود لاکر بعد ادائے تسلک سلامی وغیرہ چار روز مہمان رکھکر بکمال خوشی بجانب نیمچہ رخصت کیا ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور مین متعلقان بیگم صاحبہ امتیاز الدولہ احتشام الملک بابو بے راؤ سیندہیہ بہادر اقربائے مہاراجہ دولت راؤ سیندہیہ متوفی بنا بر شادی جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کہ سابق حین حیات سیندہیہ موصوف مین رسومات نسبت قرار پا چکی تھی خدمت امیر مجستہ تدبیر مین آئے اور تحفہ و ہدایہ پیش کر کے مستدعی اس امر کے ہوئے کہ اگر اب کار شادی سے فراغت حاصل کیجائے تو عین مدعا ہے امیر حاتم نظیر نے اونکے التماس کو قبول فرمایا اور تدبیر سامان شادی اور تہیہ لوازم کارخدائی مہیا کیا اور وکلاے راجہائے نامی و سرداران گرامی کو ہر طرف سے بلوا کر شریک محفل سرور کیا جرنیل نصیر الدولہ بہادر داختر دلونی بہادر نے کہ ہر دو سردار اون دنون چہاؤنی نیمچہ مین تھے نوید شادی کتخدائی جناب نواب وزیر الدولہ بہادر سنکر بنا بر ادائے رسوم اتحاد و اظہار نسبت یکجہتی اپنی جانب سے منشی کریم الدین کو مع تحائف و ہدایاے نفیس از قسم پارچہ و زیور وغیرہ کے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے پاس بہیجا الحاصل نواب امیر الدولہ بہادر نے اپنے فرزند دلبند کو بنا بر شادی کتخدائی بافوج فراوان و سامان بیکران بجانب لشکر گویا رخصت فرمایا اور خود بدولت نے بسبب فوت ہوجانے بلیسیندہیہ کے وہان اپنا جانا مناسب نہ جانا اور اپنے سرداران عظام کو مثل سیمان محمد اکبر خان و رائے دا تا رام و صاحبزادہ کریم اللہ خان خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان و تاج محمد خان رسالہ دار و داؤد خان و میان ہمت خان وغیرہ کے بنا بر انتظام امور شادی روانہ فرمایا جب یہ لشکر فرحت اثر قریب لشکر گویار کے پہنچا وہان کے عمدہ امرا نے بخوبی استقبال کر کے بمقام دلکش فروکش کیا اور ساز و سامان عشرت کا ہر نوع مہیا کر کے ادائے رسومات شادی مین بدل و جان متوجہ ہوئے - الغرض بعد چہ روز کے اوس نونہال گلستان عمارت کو ساعت سعید و اوان حمید مین اوس گوہر درج عصمت و ماہ برج عفت سے ازدواج بخشکر سعادت قرین اسعدین بہم پہونچائی پھر بعد الفراغ رسومات عشرت و شادی بخوشی و خرمی رخصت ہو کر فائز ریاست و ثواب ہوئے اور بیگم صاحبہ کو حضرت

امیرالدولہ بہادر سے سلطان جہان بیگم خطاب ہوا حضرت نواب امیرالدولہ بہادر نے نہایت خوشی کے ساتھ نذر و گوہر سے دامن تمنائے عالم کو بھرا اور اس تقریب فرحت قریب میں ایک محفل طرب انگیز عیش خیز ترتیب دی گئی اور جملہ رؤسا عظام و امرائے کرام و سرداران فوج ظفر موج جمع ہوئے اور مطربان خوش نوا خوش گلو و رامشگران ہمہ تن سحر و جادو در قاصان پری انداز خوش ادا دلربائی میں طاق جانستانی میں مشاق گانے ناچنے میں شہرۂ آفاق بتانے میں تڑاق بڑاق دل لبھانے میں اوستاد چتون بدلنے میں دل آزار عاشق ناشاد حاضر محفل عشرت مشاکل ہوئے ایک زہرہ مثال مشتری خصال نے حسب فرمایش کسی عاشق پُر ملال کی یہ غزل کسی آشفتہ سر کی سرود گائی راگنی سانسے اکھڑی ہوئی اہل محفل کی بُری گت ہو گئی بیخودی سے یہ راگ لائی کہ تماشائیوں پر حیرت چھا گئی محفل کے اس رنگ سے غزل کا دو نا رنگ ہو گیا دولہ دالہ دشمید اکا اس نوبت کو پہنچا کہ تماشائیوں کا خود تماشا۔ تماشا دیکھنے کو آ کھڑا ہوا

غزل

مدار گردش دوران تمہارا دور دامان ہے
دہان غنچہ نزاکت سے چوتن پر بار دامان ہے

ہوے جاروب کش اگر پیر پیر و بعد مردن بھی
فدا روز ازل سے ہین تمہاری زلف بنگون پر

ہوئی مدت مگر پورا نہین ہوتا نہین ہوتا
تمہارا وعدہ بھی شاید کہ میرے دل کا ارمان ہے

نمک پاشی نہین کرتا جو قاتل میرے زخمون پر
عدو کی شور بختی سے بہر اشاید نمکدان ہے

خیال خام سے کچے گھڑے کی چڑھ گئی زاہد
زمانے بھر مین گو مشہور تو پکا مسلمان ہے

دلیل سرخروئی زردئی رخسار عاشق ہے
شکست رنگ بھی گویا کہ اک فتح نمایان ہے

کسیکا خون ناحق ہے حنا سمجھے ہو تم جس کو
جسے کہتے ہو یہ کیسی چشم حیران ہے

دل و جان لوٹ ہین از بسکہ تیری جامہ زیبی پر
ہلال عید قربان انکو شمشیر گریبان ہے

بہشتا دو دولت گر وش چشم تو مے سازد
جسے کہتے ہین دور چرخ تیرا دور دامان ہے

بنوش مے پر شان سرکشی بر طاق نہ زاہد
عبث اس گنبد دستار پر تو اپنے نازان ہے

بزنگ غنچہ ام جزبوے او در دل نمی گنجد
بغیر اس گل کے صحن باغ مجکو کنج زندان ہے

ظہور فتنۂ عالم تمہاری چشم فتان ہے
بیان زور جنون سے طوق ہشکل گریبان ہے

شہید ناز کی تربت ہے باگور سلیمان ہے
ہمین اول ہی سے صبح وطن شام غریبان ہے

حیات جاودان خواہی بصحرائے فنا رو کن
کرشمہ لب ہین جسکے خضر یہ وہ آب حیوان ہے

حدیث از مطربے گو و رازِ دہر کمتر جو
چمن سبز ہین ہر سمت جوش بر باران ہے

جدائی از تو آسان ست بپوستن تو مشکل
جدا ہو کر ہدد تجھسے عبث ملنے کا خواہان ہے

ہُوَ الاوّل ہو الآخر ہُو الظاہر ہُو الباطن
اوسیکا نور ہر تن مین بشکل روح پنہان ہے

غبارِ خاطر دانا ست اظہارِ سخن کردن
بیانِ رازِ دل اے آبرو بس کار نادان ہے

اہلیہ مختار الدولہ اخونزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ یعنی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی نانی صاحبہ نے شیر گڈہ علاقہ کوٹہ راجپوتانہ مین بحالت قیام کہ وہان مع اہل وعیال حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سکونت پذیر تھین چار جھوکریان بقبیت یکصد روپیہ سکہ کوٹہ باسمار مفصلۂ ذیل خریدی تھین اونمین سے ایک کو سلطان جہان بیگم صاحبہ منکوحۂ اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی خدمت مین دیا اسکی بطن سے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کے تین اولادین پیدا ہوئین - باقی رہین تین جھوکریان اونکے یہ نام ہین زینب - رملی - سیجی - مسماۃ زینب کا نکاح سرور خان ولایتی ملازم سیّد علی شاہ صاحب جناب مختار الدولہ اخونزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ سے ہوا - اسکے بطن سے چار لڑکیان تولد ہوئین تین لڑکیان سرور خان ولایتی نے برادر زادگان خود مسمیان روضہ خان و اعظم خان و موسلے خان کے عقد نکاح مین دین - آدھ جوتھی لڑکی کا عقد نکاح قدرت اللہ خان خلف مختار الدولہ محمود خان بہادر نبابت جنگ سے کردیا - یہ سرور خان ولایتی بعہد مختار الدولہ محمود خان بہادر نبابت جنگ رسالہ دار رستہ ہوگیا تھا - مسماۃ رملی کا نکاح سیّد علی شاہ صاحب نے ایک شخص مسمی علی محمد ساکن پالپورہ علاقۂ جے پور سے کردیا تھا اوسکے بطن سے ایک لڑکا ہوا اوسکا نام گل محمد خان تھا وہ لڑکا ہمیشہ سیّد علی شاہ صاحب کی خدمت مین رہا مسماۃ سیجی کا نکاح کسی سے نہوا وہ ہمیشہ اہلیۂ سید علی شاہ صاحب کی خدمت مین رہی - بعدازان ایک مسماۃ نامعلوم الاسم از قوم شریف ہنود ان مع برادر خود علاقہ ٹونڈی سے حضور مین حاضر ہوکر حسبۃً للہ مشرف باسلام ہوئے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بکمال رغبت اوس سے عقد نکاح فرمایا ۱۲۳۶ ہجری کے آخر مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر و رائے دتا رام بنابر ملاقات نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب بنظم راجستان و انتظام برگنۂ نیمہیڑہ علاقۂ ریاست کوٹہ

بجانب چھاؤنی نیمچہ تشریف لے گئے نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب نے بمشابعت بمعقول ملاقات فرا کر عدہ مقام واقع چھاؤنی مذکورۂ بالا مین فروکش کیا۔ تا یک ہفتہ جانبین سے ملاقات و مدارات و مشابعت حسب معمول بصد سور و سرور عمل مین آئی۔ پھر نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب سے رخصت ہوکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر پرگنہ نیمابیڑہ علاقہ ریاست ٹونک مین بعزت تمام ہوئے وہان چندے قیام فرما کر پرگنہ کے انتظام مالی وملکی کو انجام دیا بعد الفراغ انتظام حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر معاودت فرماے ریاست ٹونک ہوے۔ پھر ماہ ربیع الثانی اسی سال مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر ملاقات جنرل موصوف بجانب چھاؤنی نیمچہ دوبارہ تشریف فرما ہوئے بعد ملاقات نہضت فرماے ریاست ٹونک ہوئے۔ ۱۲۳۵ھ ہجری مین بزم شادی کتخدائی عقد نکاح دوم مین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کہ دختر خدیجہ بیگم صاحبہ ہمشیرۂ حقیقی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے قرار یاب ہوا تمامی بصد تزک و احتشام بمقام ٹونک منعقد ہوئی۔ حسب ایماے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنابہ بیگم صاحبہ کو خطاب (بادشاہ جہان بیگم) عطا ہوا۔ اس تقریب راحت آغاز فرحت فرجام مین ایک بزم دلکش باجتماع جمیع امراے صف شکن لشکر کش وغیرہ کے منعقد ہوئی رامشگران پری دیدار مطربان زہرہ رخسار و رقاصان شہری طلعت و مغنیان خوبصورت محفل نشاط منزل مین عجب انداز و ادا سے آکر گاے کہ بڑے بڑے ہوشمندان دانش گزین کے ہوش گنوائے اونمین سے ایک پریوش آواز دلکش کسی دل دادہ دلشیفتہ کی یہ غزل گانے لگی

غزل

وہ ہولی کھیلنے مین ہی ستم ایجاد کرتا ہے
کہ خون عاشق کا پچکاری مین بھر بھر کے رنگ بہرتا ہے

جو ٹھنڈی گرمیان وہ آتشین رخسار کرتا ہے
تو کیا کیا دل مرا سینے مین آہین سرد بہرتا ہے

ترش روئی سے جاتا ہے کوئی جوش مے الفت
یہ وہ نشہ نہین ہے جو کسائی سے اوترتا ہے

لب شیرین کا بوسہ دیدیا اوس بت نے بے مانگے
شکر خورے کا منہ سچ ہے خدا شکر سے بھرتا ہے

پریرو اک طرف ترک فلک کے ہوش اوڑتے ہین
وہ سبزہ رنگ غصے سے جب آنکھین لال کرتا ہے

تمہارے جھوٹے وعدون سے بھی ہوتی ہے ہمین تسکین
تمہاری خالی باتون سے ہی یہ دل اپنا بہرتا ہے

گلے کو کاٹ لینا یا دابرہین ہے کیا مشکل
جو سر بکھیل جاتا ہے وہ یہ بھی کر گزرتا ہے

عبث جراح کو فکر ین علاج زخم دل کی ہین
کہین مرہم سے اوس تیغ زبان کا زخم بھرتا ہے

تصور جبکہ آتا ہے دُرِ دندانِ جانان کا — لہو پانی دلِ بیتاب اپنا ایک کرتا ہے
اَلا یٰاَیُّھَا السَّاقِی اَدِرْ کَاساً وَنَاوِلْھَا — چمن مین ابر پانی سے کنوٗاں اُگل کا بہتا ہے
ہوئے نافہ کا آخر صبا زان طُرّہ بکشاید — تو کیا کیا باغ مین سنبھل اولہتا ہے بکرتا ہے
مرا دِل منزلِ جانان بہ امن وعیش چون ہر دم — رقیبِ روسیہ آآکے اوسکے کان بہرتا ہے
ہمہ کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر — ہوا جسکے لئے بدنام وہ ہی نام دہرتا ہے
شبِ تاریک وبیم موج وگردابی چنین ہائل — مگر کمبہ غم نہین وہ دم مین بیڑا پار کرتا ہے
بدم گفتی وخرسندم عفاک اللہ نکو گفتی — بُرا کہتا ہے کیا اِک تُو زمانہ نام دہرتا ہے
پشیمانی چہ سود آخر چو در اوّل خطا کردی — عبث اے دل دبھکر زلف مین فریاد کرتا ہے
زعشقِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنی بست — عبث وصّاف اوسکے حسن کی تعریف کرتا ہے
بے سجادہ رنگین کن گرت پیرِ مغان گوید — بجادر - پردہ حافظ آبرو ارشاد کرتا ہے

۱۲۳۹ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر زیارت سراپا برکت مرقد فیض سرمد حضرت خواجۂ خواجگان معین الدین چشتی سنجری قدس سرہ العزیز دار الخیر اجمیر مین تشریف فرما ہوئے بعد الفراغ زیارت کمپ نصیر آباد مین کہ دار الخیر اجمیر سے سات کوس فاصلہ پر ہے داسطے ملاقات جنرل نصیر الدولہ لونی اختر صاحب بہادر کے تشریف لے گئے بعد ملاقات نہضت فرمائے ریاست ٹونک ہوئے بعد ازان جنرل موصوف نے انتقال کیا - بجاے جنرل متونی کے سر ٹکلف صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان مقرر ہوئے حسب دستور دورہ کرتے ہوئے علی گڈہ علاقۂ ریاست ٹونک مین تشریف لائے نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بمثابت تعظیم مقررہ بمعرض وقوع آئی - اسی سال مین بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک بمشکوے اقبال فرزند مبارک تولد ہوا نواب صاحب بہادر نے صاحبزادہ محمد اکرم خان نام کیا بعد ازان بمشکوے دولت اقبال مین تین فرزند مدۃ بعد اُخرے تولد ہوئے جنکے نام پر رکھے گئے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحبزادہ محمد جہانگیر خان - صاحبزادہ فتح میر خان - پہران ہر سہ صاحبزادگان نے کمسنی مین انتقال کیا - اسی ایام مین بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح خان فرزند تولد ہوا امیر اللہ خان نام رکھا گیا - ۱۲۴۲ ہجری مین گورنر جنرل لارڈ ہسٹنگز صاحب بہادر و صاحب رزیڈنٹ بہادر موصوف سے نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بمقام دہلی معرض ظہور مین آئی - اسی ایام مین بمشکوے

بخشی محمد زمان خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ احمد یار خان نام رکھا گیا۔ سنہ ۱۲۴۳ھ ہجری مین نواب صاحب بہادر بجانب پرگنہ چھیڑہ گوکو تشریف لیگئے وہان چندی قیام فرماکر پرگنہ سرونج مین موضع اوہ مہو اوہان چند روز اقامت گزین ہوکر پرگنہ پٹلاوہ مین تشریف فرما ہوئے پھر وہان سے واپس سرونج مین تشریف لے گئے اسی ایام مین حسب الارشاد فیض بنیاد حضور نواب صاحب بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے قلعچہ لوہرواڑہ مضاف پرگنہ ہذا کو بسبب رہزنی و تمردی و بغاوت منشی راجپوتان و زمینداران نکبت تو امان مفتوح کیا بتاریخ بست و سوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۴ ہجری بطن جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ منکوحہ اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر سے فرزند سعادت پیوند تولد ہوا۔ بارشاد جد امجد صاحبزادہ محمد نصیر خان نام رکھا گیا۔ تاریخ ولادت اوس نخل بادہ چمن اقبال کی سمع ہذا سے برآمد ہوتی ہے مصرع

مردم چشم عزت و اقبال

۱۲۴۴ھ

اسی ایام مین بایماے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر۔ وزیر الدولہ بہادر بنابر تنسیق و تنظیم امور ملکی و مالی بعیت صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب عارض فوج خاص و تاج محمد خان رسالہ دار پرگنہ سرونج پر مامور ہوئے۔ اسی ایام مین بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا محمد مجید اللہ خان نام رکھا گیا۔ تاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۵ ہجری بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ منکوحہ دوم حضرت وزیر الدولہ بہادر سے فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایماے جد امجد۔ صاحبزادہ محمد نذیر خان نام رکھا گیا تاریخ ولادت اوس نخل گلشن دولت کی اس مصرع سے برآمد ہوتی ہے مصرع

از برج حمل مہر جہانتاب برآمد

۱۲۴۵ھ

اسی ایام مین حسب الحکم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے قلعہاے ڈہوان و بھبور مضاف پرگنہ ٹونک کو کہ راؤ راجہ رئیس اونیارہ بدعوی بیجا ہر دو مواضع پر قابض متصرف تھا بعیت چند سرداران سپاہ مثل داؤد خان ہمراہی محمد منور خان و صاحبزادہ محمد کریم اللہ خان خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فتح کیا۔ پیشگاہ سرکار والا سے اس خدمت دست بستہ کے عوض مین مختار الدولہ بہادر کو ایک زنجیر فیل و علم و خلعت فاخرہ و اضافہ مشاہرہ مرحمت ہوا اور دیگر سرداران تہور توامان کو بھی حسب حیثیت خلعت پیشگاہ حضور والا سے عطا ہوے سنہ ۱۲۴۶ھ ہجری مین حضرت وزیر الدولہ بہادر حسب ارشاد فیض بنیاد والا بزرگوار پرگنہ سرونج سے فائز ٹونک ہوئے۔ اسی سال مین بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فرزند تولد ہوا محمد رحمت اللہ خان نام رکھا گیا۔ سنہ ۱۲۴۷ھ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات نواب معلی القاب گورنر جنرل

لارڈ ولیم بینٹنک کونٹس صاحب بہادر فرمانروائے کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر تشریف فرما ہوئے بعد ملاقات کے نواب گورنر جنرل بہادر موصوف نے جملہ راجہائے راجستان کے روبرو حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی بہت کچھ تعریف و توصیف فرمائے بعد استحصال ملاقات حضرت نواب صاحب بہادر فائز ریاست ٹونک ہوئے ۱۲۴۵ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر تنظیم و تنسیق امور ملکی و مالی کے بجانب پرگنہ چمیڑہ و سرونج تشریف فرما ہوئے اسی سال مین بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الثانی بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ منکوحہ دوم جناب وزیر الدولہ بہادر سے فرزند سعادتمند تولد ہوا بایمائے حضور نواب امیر الدولہ بہادر صاحبزادہ فیض محمد خان نام رکھا گیا تاریخ تولد اوس سرو جویبار سروری کے اس قطعہ سے معلوم ہوتی ہے ۵

نقابت نپا ہا خرد پرورا	قوی دستگاہا بلند افسرا
بہفتم ربیع دوم (یعنی ربیع الثانی) اے مطاع	ز میلاد تو یافتم اطلاع
ہماندم ز تاریخمائے شگرف	پئے سال تو گفتم اے نیک طرف
یکے ہست اے سرور سعید دل	فصیح زمان و شریف و شکیل ۱۲۴۸ھ
دوم ہست اے پر تمیز زمان	شجاع و سخی و عزیز زمان ۱۲۴۸ھ
سوم ہست از انجملہ اے باخدا	حق اندیش و حق پرور اہل رائے ۱۲۴۸ھ
چہارم ازانست اے پر رضیا	جوان و جوان بخت صاحب حیا ۱۲۴۸ھ

قطعۂ تاریخ دیگر

بود ہفتم مہ ربیع دوم (یعنی ربیع الثانی)	از عنایات مقتدر ذی الجود
خلف الصدق حضرت نواب	شد تولد بساعت مسعود
سال میلاد او سروش خرد	نور فیض محمد ی فرمود ۱۲۴۸ھ

آور اسی سال مین بتاریخ چہاردہم ماہ رجب المرجب شب جمعہ بمشکوئے جناب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا حسب الارشاد وجد امجد صاحبزادہ محمد علیخان نام رکھا گیا تاریخ میلاد اس قطعہ سے مفہوم ہوتی ہے ۵

چو فرزند نواب والا نسب	بوقت سعید و بماہ رجب
محمد علیخان والا تبار	تولد شد از فضل پروردگار

خرد گفت تاریخ آن با ادب	محمد علیخان مبارک لقب	۱۲۴۰ھ

اِس سجع اور الفاظ سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے مصرع

خجستہ دار جمال محمد علی ۱۲۴۰ھ

باغ مراد - اِسی سال مین بمشکوے بخشی محمد زمان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نام رکھا گیا - ۱۲۴۹ھ

۱۲۴۹ھ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بجانب پرگنۂ چھبڑہ گوگور علاقۂ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے اوس زمانہ مین محمد منور خان عرف مٹو میان برادر رموتی بیگم مشکوۂ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر عامل پرگنہ چھبڑہ گوگور تھے حسب الحکم نواب صاحب بہادر شادی ازدواج مسرت امتزاج صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب دختران مٹو میان سے منعقد ہوئی - اِسی سال مین بطبیعت حق طویت حضور نواب امیر الدولہ بہادر کی جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئے چندے صاحب فراش رہے جو قدرے افاقہ بمعرض ظہور آیا دسلے درستی امور ملکی مالی کے پرگنہ نیماہیڑہ کو تشریف لے گئے بفضل مفضل حقیقی حضور نواب صاحب بہادر کو صحت کامل ہوگئی وہان سے نواب صاحب بہادر دار الامارت ریاست ٹونک مین رونق افروز ہوئے پھر بامراض انواع مثل استسقا وسل وغیرہ نواب صاحب بہادر مبتلا ہوئے باوجود ازدیاد امراض نماز پنجگانہ وادا و روزہ مین فرق نہ آیا آخر کار بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق ۱۸۳۴ء بعمر شصت و ہفت سال اِس جہان فانی سے بملک جاودانی گیارہ فرزند ارجمند اور نو دختر نیک اختر چھوڑ کے انتقال فرمایا - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تاریخ وفات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر اِس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے قطعہ

چون امیر الدولۂ عالیجناب	رفت از دنیائے دون سوے عدم	
پنجۂ غم دامن دل کرد چاک	ساختم تاریخ او با درد و غم	
در وفاتش بے سر و پا گشتہ اند	ہمت در حق دسخا فیض کرم	۱۲۵۰ھ

کنارۂ موتی باغ پر متصل مسجد و تالاب مدفون کیا گیا نواب امیر الدولہ بہادر امیر بے نظیر اور سخاوت اور شجاعت مین بعید یل تھی اون سے کارہاے نمایان جو کمال شجاعت ذاتی سے ممالک ہندوستان مین بعرض وقوع آئی کتب تواریخ مثل تاریخ مالکم و جارج نامہ و امیر نامہ سے واضح ہے نواب امیر الدولہ بہادر کو ذوق حکمرانی نہ تھا مزاج درویشانہ و سپاہیانہ

تصویر وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ والی ریاست ٹونک



رکھتے تھے اور اگر شوق کشور ستانی وملک گیری کا ہوتا تو بعنایت تعالیٰ اوسوقت مین کچھہ مشکل نہ تہا اونکے کارہاے نمایان خود ملک گیری کا پتہ دیتے تھے سوا ے بجبیت سنگہ کے جمیع سرداران راجستان پر سکۂ شمشیر امیر خانی نقش ہو گیا تہا ۔ مگر بمقتضاے تقدیرات وحکم قاضی الحاجات انہین چہہ محال پر اکتفا فرمایا ۔ الخیر فی ما وقع بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور سنہ صدر حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان صاحب بہادر نصرت جنگ مسند نشین ہوئے چنانچہ تاریخ جلوس مینت مانوس یہ ہے ؎

چو نواب نامی محمد امیر — دلیر و جوانمرد و آفاق گیر
سفر کرد از دار نا پایدار — سوے گلشن خلد دائم بہار
محمد وزیر آنکہ فرزند اوست — جگر پارۂ خاص و دلبند اوست
بجایش نشست و سپہ را نواخت — بقدر محل ہر یکے را شناخت
بپاے خود آراست صدر مہی — بصد شوکت و فر و فرخندہ ہی
از و شوکت دین حق تازہ شد — شکوہ شریعت پر آوازہ شد
ہمہ بدعت و شرک و فسق و فجور — ز ملک خدا داد او گشت دور
در آفاق از بخشش عام او — سمر شد بجود و سخا نام او
ز دوم قرعہ بر با د اقبال او — کہ آرم بکف گوہر آمال او
در آن جستجو ہاتفے ہوش من — رساند این مژدہ در گوش من
کہ سال جلوس است اے نیک رای — امیر عدو بند کشور کشای

۱۲۵۰ھ

اور یہ سجع مہر پر کندہ فرمایا گیا۔

خدا بست سلطان محمد وزیر ؎

بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صد وتینت نامہ مشعر بر بہار کبا و مسند نشینی منجانب نواب گورنر جنرل لارڈ بنٹنک کونڈس منتظم کشور ہند بنام نامی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر شرف صدور لایا اور بتاریخ دوازدہم ماہ ذی قعدہ کپتان گیلیان صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ راجستان سرکار انگریزی کی طرف سے خلعت مسند نشینی لائے اور بعد اداے رسم تہنیت واپس تشریف لے گئے اسی سال مین محمد منور خان عمر سنو سیان نے نواب صاحب

بہادر سے منحرف ہو کر مال واجبی سرکاری ایک سال تک داخل خزینہ عامرہ کیا ولی داد خان و محب اللہ خان وغیرہ جو اونکے رفیق تھے بسبب اسی ابتدا کے اون سے جدا ہو کر حاضر حضور نواب صاحب بہادر ہوئے اسی سال مین بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان نام رکھا گیا ۱۲۵۱ھ ہجری مین صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب و صاحبزادہ محمد کمال خانصاحب ہردو ولد محمد منور خان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر سے پوشیدہ بھاگ کر اپنے خسر سے جا ملے نواب صاحب بہادر نے بتاریخ بست و ماہ ذی الحجہ سنہ صدر لشکر جرار و عسکر خونخوار بسرداری مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ بجانب پرگنہ چھبڑہ گوگو روانہ کیا تعزیب و تادیب محمد منور خان روانہ کیا مختار الدولہ بہادر نے بوساطت ولی داد خان و محب اللہ خان وغیرہ محمد منور خان کو بہت کچھ ہدایت کی مگر کچھ موثر نہوئی - ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۲ھ ہجری مین صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب واسطے تالش کے چھبڑہ سے اکبر آباد نواب لفٹنٹ گورنر جنرل مسٹر ٹکلف صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب چھبڑہ مین اپنے خسر کی رفاقت مین رہے بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر روز آدینہ بوقت صبح مختار الدولہ بہادر بسید انہین لشکر کی صف آرائی کی اور اوس طرف سے بھی لشکر کی آراستگی ہوئی ہر دو نون جانب سے جنگ دلیرانہ و یورش رستمانہ ہوئی آخر محمد منور خان لشکر نواب صاحب سے عاجز ہو کر قلعہ گوگو رین محصور ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر محمد منور خان مع صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب بوقت شب قلعہ سے نکلکر بجانب گوالیار فرار ہو گئے بتائید الہی فتح نصیب اولیاے دولت قاہرہ ہوے اس فتح کی تاریخ الفاظ لبیتہ تشکستہ ۱۲۵۲ھ سے برآمد ہوتی ہے - مختار الدولہ بہادر بعد استظام مہام بتاریخ یازدہم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر حاضر حضور ہوے - اور بتاریخ شانزدہم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر نواب لفٹنٹ گورنر جنرل مسٹر ٹکلف صاحب بہادر نے دعوی بھائی صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب کو خارج کر دیا صاحب زادہ صاحب موصوف اکبر آباد سے محمد منور خان صاحب کے پاس گوالیار تشریف لے گئے پھر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے دونون صاحبزادون کو گوالیار سے طلب کر کے ماہانہ موافق آمدنی و محاصل ریاست کے مقرر کر دیا اسی سال مین جب تجویز جناب امیر بیگم صاحبہ والدہ حقیقی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر رسم تزویج نواب بیگم صاحبہ دختر نیک اختر نواب وزیر الدولہ بہادر محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر شوکت جنگ خلف نواب افتخار الدولہ محمد عبد الغفور خان بہادر ہزبر جنگ والی ریاست گلشن آباد معرف جاورہ سے عمل مین آئی ۱۲۵۳ھ ہجری مین محمد منور خان سر گریبان اور کردہ خود سے پشیمان ہو کر معرفت

سیّد حمید الدین صاحب حاضر حضور نواب وزیر الدولہ بہادر ہوئے نواب صاحب بہادر نے خان موصوف سے بغلگیر ہو کر جرایم گذشتہ کو معاف فرمایا اور پانسو روپیہ ماہانہ مقرر کر دیا مگر بواز گونی طالع دنا منوونی بخت ریاست سے پرخاست ہو کر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب کے پاس دار الخیر امیٹھی میں چلے گئے اور وہیں انتقال کیا بتاریخ بست و پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب نے بامراض چندہ در چندہ مبتلا ہو کر لاولد اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی انتقال فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر کرنل تھامس الوس صاحب بہادر رزیڈنٹ راجپوتان واسطے ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر کی ٹونک میں تشریف لائے ریاست سے مدارات حسب دستور ہوئے صاحب بہادر موصوف سات مقام فرما کر واپس تشریف لیگئے - اسی سال میں راجہ مدن سنگھ ریاست پاٹن پر مسند نشین ہوا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ مسند نشینی ہے ؎

دربار مدن سنگھ بہادر رانا	بر صدر چو گردید تمکن فرما
در داد ندائے این ہاتف غیب	قدر صدر افزائے بشد مہا راجا

۱۲۵۴ھ

سنہ ۱۲۵۵ ہجری میں مصطفےٰ خان خلعت تاج محمد خان رسالہ دار عامل پرگنہ پڈاوہ نے حسب ایمائے نواب صاحب بہادر سکنائے موضع دہابلا ہوج کو کہ مرتکب خطائے رہزنی اور سرکشی کی ہوتی تھی سزائے واقعی اور تنبیہہ پوری پوری دی اسی سال میں بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ حمید اللہ خان نام کہا گیا سنہ ۱۲۵۶ ہجری میں صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب نے پرگنہ چھبڑہ و گوگور پر ارادہ تاخت و تاراج کا کیا - نواب صاحب بہادر نے واسطے کمک کے احمد علیخان برادر تاج محمد خان رسالہ دار و محمد امان خان رسالہ دار و محب اللہ شاہ رسالہ دار وغیرہم کو مامور فرمایا اولاً بوقت شب یورش در شہر بریہوئی آخر الامر اوس دار و گیر میں احمد علیخان و محب اللہ شاہ رسالہ دار کشتہ ہوے + خاموش شدہ + ۱۲۵۶ھ انکی تاریخ شہادت ہے - اور محمد امان خان رسالہ دار پست پا ہو کر قلعہ گوگور میں محصور ہوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان نے قابو پا کر قلعہ کو محاصرہ کیا - پھر محمد امان خان رسالہ دار و غلام حیدر رسالہ دار ہر دو متفق ہو کر بارادہ جنگ قلعہ سے باہر نکلے اور میدان میں صف آرا ہوئے اور داد مردانگی اور شجاعت دی صاحبزادہ صاحب موصوف پست ہو کر عملداری سرکاری سے نکل گئے اور محمد امان خان رسالہ دار غلولہ تفنگ سے مجروح ہوئے چنانچہ اس فتح کی تاریخ - یار طپنت از بام افتاد - ۱۲۵۶ھ سے برآمد ہوتی ہے - نواب وزیر الدولہ بہادر نے سب افسروں کو خلعت اور نعمت سے سرفراز کیا صاحبزادہ حافظ

محمد عبدالکریم خان صاحب چیٹرہ گوگورسے بے پیل مراکم پیل جان صدرلین صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان کے پاس واسطے استغاثہ حصہ ملک خود کے گئے بجوابدہی سید تفضل حسین خان وکیل سرکار عالی رزیڈنسی راجستان منجانب حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۱۲۵۹ ہجری مین دعوے بیجا سے محجوب ہوکر اوسی مشاہرہ دو ہزار روپیہ پر راضی ہوئے اور بحکم سرکار انگریزی یہ امر قرار پایا کہ بغیر رضامندی نواب وزیرالدولہ بہادر کے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب ریاست ٹونک مین نہ جائین آخر صاحبزادہ موصوف نے بمقام دارالخیر اجمیر سکونت اختیار کی اور دو ہزار روپیہ ماہوار ریاست ہذا سے حسب دستور علی الدوام اونکو ملتا رہا۔

تفصیل اسماے فرزندان حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

اوّل حضرت وزیرالدولہ امیرالملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ۔ دوم صاحبزادہ حافظ محمد عبداللہ خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک۔ سوم صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب حاکم عدالت شریعت۔ چہارم صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب۔ پنجم صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب شرق تخلص ششم صاحبزادہ احمد یار خانصاحب آفی تخلص سیزدہم صاحبزادہ احمد علیخانصاحب رونق تخلص ہشتم۔ صاحبزادہ محمد امیر خانصاحب نہم۔ صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب۔ دہم۔ صاحبزادہ محمد نجت بلند خانصاحب۔ یازدہم۔ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب۔ یہ صاحبزادگان موصوف سنہ رقم الصدر تک بفضلہ تعالی وشانہ اعلی صحیح وسالم ہین۔ یہ تمام حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے داماد ونکی ہین اور بقید حیات ہین۔

تفصیل داماد ہاے نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

اوّل۔ صاحبزادہ محمد کریم اللہ خانصاحب خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب۔ دوم۔ صاحبزادہ غلام قادر خان صاحب سوم۔ صاحبزادہ محمد نادر شاہ خانصاحب۔ چہارم۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ پنجم۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جرنل فوج ظفر موج حضوری ششم۔ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب۔ ہفتم صاحبزادہ محمد قاسم علی خانصاحب قلعہ دار ہشتم۔ صاحبزادہ امیر شاہ خانصاحب ولایتی نہم۔ صاحبزادہ ابراہیم علینا نصاحب قلعہ دار۔

حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر دریادل عادل باذل دانائے فرزانگی وسخاوت وشجاعت وجوہر شناسی وقدردانی شرفا وتعظیم سادات عظام وتکریم علماے کرام مین یگانۂ روزگار تھے اور تمام علوم عقلی ونقلی خصوص حدیث وسیر مین مہارت کامل رکھتے تھے اور اونکی بارگاہ سلیمان جاہ مرجع ارباب فضل وکمال ومجمع دانان روزوبتہ کاران باوقار تھے اور

اسیوجہ سے خوش تدبیری وعدالت گستری وبیدارمغزی وہوشیاری مین کمتیسوہ امراے عالی وقار وشاہان ذوی الاقتدار ہے یکتائے زمان اور تمام ہندوستان کے رئسامین ثانی نشاہجہان رہے یہانتک کہ انکی لیاقت ذاتی وخیر پژوہی ومدبری کالوہا کاربردازان عالی وقار برطانیہ باوجود یکہ اسوقت اونکی شجاعت وزرنگی وہوشیاری کانقش تمام عالم کے دلون پرکرسی نشین ہے مان گئے تھے اگرچہ عدالت وشجاعت وخبرگیری رعایا دربایامین یہ رئیس نامدار مستغنای روزگار تھے لیکن سب سے زیادہ راہ مستقیم وصراط قویم دین متین حضرت سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اتباع شریعت سمین پرکہ تمام صفات وحسنات انسانی فضائل بشری اسی پرمنحصر ہے ابتداسے انتہاتک قایم رہے اورایام ولیعہدی مین بمقام دہلی حسب اجازت وفرمشاے پدربزرگوار حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ حاضر دربار رُوبار شہریار جم اقتدار ابوالنصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی تاجدار ہندوستان ہوکر بعد چندمدت خطاب سندی وزیرالدولہ امیرالملک محمد وزیرخان بہادر نصرت جنگ پیشگاہ سلطنت دہلی سے حاصل کیا۔ اسکے عہد دولت مہد مین اوّل عہدہ کارگزاری وکاررواے ملکی ومالی پرغلامی خان افغان ساکن کنجپورہ آوخدمت انشاپردازی پررائے ہمت رائے قوم کایست بلگرامی مامور تھے بعدازان رائے واتارام خلف رائے ہمت رائے میرمنشی ہوئے اور اسکے دونائب اوّل منشی ہوانی پرشاد دوم منشی لبساون لعل مصنف امیرنامہ فارسی مرّتہ بعداخری مقرر ہوے اور منصب وکالت پررائے نرنجن لال کایست شاہجہان آبادی ومحمد عمرخان مصطفےٰ آبادی وسیّد تفضل خان خیرآبادی مقرر رہے وبخشی کل فوج صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب اور اسکے خلف صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب رہے۔ محمود خان قبل وثوق عہدنامہ سرکارانگریزی کے ہمراہی مختار الدولہ محمد شاہ خان بہادر ثابت جنگ توپخانہ اور توپوری سپاہ کے افسر تھے بعد وثوق عہدنامہ کل سپاہ سواران وپیادگان وتوپخانہ کے افسر ہوگئے۔

اور خدمت حفاظت قلعہ امیرگڈھ انکے تفویض ہوئے اور محمد اکبرخان مرحوم امراے نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ سے کاربرداز دشیرکار دیار تھے خدمت حفاظت قلعہ علی گڈھ پرمامور رہے اور محمد منورخان عرف منومیان برادر موتی بیگم منکوحہ حضرت نواب امیرالدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس خدمت حفاظت قلعہ سرونج وقلعہ چیتہ گوگور پرمقرر ہوے اور میان رحمت خان کہ نواب صاحب بہادر مرحوم نے اسکو بجاے فرزندون کے پرورش کیا تاخدمت حفاظت قلعہ پڈاوہ پرمعین کیے گئے اور تاج محمد خان رسالہ دار احمد علیخان کہ دونون بھائی مصاحب خاص شجاع ودلیر اور خیرخواہ سرکار آفاق گیر تھے بحکم حضور کبھی کار ملکی ومالی کو انجام دیتے تھے اور کبھی کار سفارت کرتے تھے راقم نے ان جملہ امرا کا حال تواریخ خاندان مصنفہ خود مین تمام وکمال لکھا ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے۔ یہان بنظر اختصار اسی پر اکتفا کیا گیا۔ بعدازان مولوی سید حمید الدین صاحب

المتخلص بحمیدی عہدۂ منشی گری سے ممتاز ہوئے اور حافظ عبدالرحمن خان دہلوی بعہدۂ اہلکار اعلی سرفراز ہوئے بعد قتل حافظ صاحب موصوف کے کہ بماہ ربیع الاول ۱۲۶۶ ہجری علی بہادر خان وخان بہادر خان رامپوری کے ہاتھ سے مقتل ہوئے اور انکے قتل کا حال بھی تواریخ خاندان مین بالتفصیل مرقوم ہے مولانا سید حمید علی صاحب مصطفےٰ آبادی عہدۂ دیوانی پر مامور ہوئے اور حضرت سید زین الدین صاحب برادر سید ابوالقاسم صاحب عرف باسکے میان اور قطب الاکابر حضرت سید عبدالرحمن صاحب بہادر مظفر جنگ کہ بیشتر حیدرآباد سندہ مین بعہد فرمان روائے نواب میر مراعلیخان بہادر دائی خیر پرور بندہ نہایت اعزاز سے زمرۂ مصاحبین مین ملازم تھے حسب الطلبی اب صاحب بہادر فائز تونک ہوکر بعہدۂ اہلکاری ومصاحبت وجرنیل سپاہ مظفر کیمپ مامور ہوئے اور سید محمد سعید صاحب عہدۂ نائب دیوانی واہلکاری پر مقرر ہوئے اور معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خانصاحب برادر سید تفضل حسین خانصاحب عہدۂ سفارت محکمۂ عالیہ رزیڈنسی راجستان پر ممتاز ہوئے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مرید جناب فیض ایاب والی ارشد صنع امجد شمس افخم اکرمت - نیر اعظم ہدایت قطب جہان - غوث زمان شہید اسعد - حضرت سید احمد صاحب مجاہد غازی علیہ الرحمۃ والغفران کے تھے انکا حال و قال مشتہر روزگار کالشمس فی النہار ہے توضیح وتشریح کیا درکار ہے ۱۲۵۶ ہجری مین بشکوے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب خلف حضرت نواب سیر الدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان نام رکھا گیا - یہ تاریخ ولادت مولف خاکسار سے یادگار ہے ؎

فرزند جلال خان چو شد خلق	گویا شده خلق رشک ماه است	چون گشت مرا خیال تاریخ
کین دیده یادگار ماه است	تاریخ تولدش بگفتم	تابان شده آفتاب جاه - است
	۱۲۵۶ھ	

بتاریخ دوازدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۵۸ ہجری میان محمد اکبر خانصاحب بامراض چند در چند انتقال کیا - خان مرحوم شریف جوانمرد تھے انکے آبا آج تک ہوبال مین برسر حکومت ہین یہ جب سے امیر ہوئے تخیر کے ساتھ ہوئے آخر وقت تک ساتھ دیا ساتھی ہوتو ایسا نواب صاحب بہادر مرحوم کی رفاقت مین بڑے بڑے کارنمایان کیے نواب صاحب نے بعد انقباض ریاست انکو جاگیر خاطر خواہ عطا فرمائی تھی انکے انتقال کے بعد انکے فرزند ارجمند میان بہادر محمد خان کے نام وہ جاگیر بحال رہی چنانچہ آج تک اولاد جاگیر عطیہ سرکاری پر قابض و متصرف ہے - اسی سال مین بشکوے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب فرزند اقبال پیوند متولد ہوا اوس کو ہر تاج ارجمندی کا نام نامی واسم گرامی صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے ؎

بمشکوئے سردار عالی وقار	تولد چو شد پور فرخ لقب	
بگوشم پیے سال او ہا تفی	چنین گفت خورشید اقبال اب	
	۱۲۵۸ھ بسنی پور ۱۲	

تصویر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ جنرل فوج حضرت نواب امیر الدولہ بہا جنت آرامگاہ



اِسی سال مین بشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد القادر خان نام کہا گیا - اِسی سال مین بشکوے صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان نام کہا گیا - اور بتاریخ بست وچہارم ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۸ھ ہجری روز شنبہ صاحبزادہ محمد نذیر خانصاحب نے بمرض اسہال سے رحلت فرمائی انتقال فرمایا اللہ تعالی مغفرت فرمائے بتاریخ بست وسوم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر بشکوے اقبال حضرت نواب بہادر فرزند سعادتمند پیوند تولد ہوا صاحبزادہ عبد اللہ خان نام رکھا گیا اور تاریخ ولادت اوس سرو چمن ثروت کے اِن قطعات سے ظاہر ہوتی ہے ؎

چو عبد اللہ خان فرزند نواب	خوش اخلاق و خوش اوصاف و خوش لقاب	تولد شد بمن دادا ین بشارت
سروش فکر م از روے اشارت	کہ تاریخیست آن جمشید صولت	کلاہ تارک اقبال و دولت
چونکہ عبد اللہ خان محترم	دیگر	شد تولد افتخار خاندان
پیر فکرم سال میلادش بگفت	دُرۃ التاج سپہ طہن جہان ۱۲۵۸ھ	اِسی سال مین بشکوے صاحبزادہ

حافظ محمد جمال خانصاحب خلف نواب امیر الدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان نام رکھا گیا - اِسی سال مین راجپوتان موضع کرواڑیہ علاقہ پرگنہ علی گڈھ کہ براہ مترددی دکشی رہزنی کرتے تھے اپنے کیفر کردار کو پہونچے بتاریخ بست وپنجم ماہ جمادی الاول ۱۲۵۹ سنہ ہجری دیوان راے داتا رام بسبب جور وتعدی رعایا در بارہا معزول ہوکر مقید ہوے زوال وریع - تاریخ معزولی ہے - ۱۲۵۹ھ

اور بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۲۶۶ ہجری قید سے رہائی پاکر بانعام حضوری بعطاے جواہر زواہر بالکی وفیل بجاے جاگیر وغیرہ سرفراز ہوئے - فرخندہ فرجام - تاریخ بحالی ہے راے مسطور چندے بقید حیات رہکر ماہ رجب ۱۲۶۳ھ ہجری مین فوت ہوگئے - بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۵۹ سنہ ہجری بروز شنبہ ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر کے لارڈ ایس مدبہادر ولیسراے گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے بمقام اکبر آباد ہوے - اِسی سال مین بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب نے انتقال کیا اونکی جگہ اونکے بیٹے صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب مامور ہوئے - اور بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول سنہ صدر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے اِس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی رحلت فرمائی گورستان عسکر فیروزی مین متصل باغ عیدگاہ کے اونکو مدفون کیا اونکے مقبرہ پر یہ عبارت اور بیت بجانب راست کندہ ہے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ - سر بالین اللہ اکبر - بجانب چپ ؎

وفات خان والاشان محمود ✻ ہزار و دو صد و پنجاہ و نہ بود

سنہ ۱۲۶۰ ہجری مین جبالیہ قدسیہ اللہ حقیقی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بیت اللہ شریف تشریف لیگئین وہان ہونچکر انتقال فرمایا اور

اونکو قریب مزار حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے مدفون کیا - تاریخ ہفتدہم ماہ شوال المکرم سنہ صد بمشکوے صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب خلف نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند محمود تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ محمود خان رکھا گیا چنانچہ آخر مصرعہ مثنوی ہذا سے تاریخ ولادت آوردہ ہوتی ہے

چو فرزند خانِ محمد نصیر	تولد شد از فضل رب قدیر	چو دیدہ ندروئے دل آرام او
نہاد ند محمود خان نام او	ہمیشہ خداوند بالا و پست	بر اعدائے دین دار دش چیرہ دست
نگہدار و او را بحفظ و امان	ز ہر آفت رنج و غم ہر زمان	پئے سال میلاد آن نونہال
چو در گلشن طبع کردم خیال	خرد گفت سالش کہ آن کام جان	گل گلشن کام محمود خان ۱۲۶۰ھ

اور الفاظ خورشید علم - شمس برج معرفت - سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے - تاریخ دہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۰ ہجری بمشکوے صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب فرزند حمید تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ احمد خان رکھا گیا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے

خانِ والا مکان احمد خان	شرف دودمانِ افغانی	در کمال و شجاعت و جرأت
غیرت رستم سیستانی	جاہ و اقبال و عمر و دولت او	دہ بدم باد در فراوانی
چون تولد شد او بماہ ششم	روز عاشر بفضل ربانی	بکمال سرور و فرحانی
گفت در گوش من سروش خرد	سال او ہست رستم ثانی ۱۲۶۰ھ	ایضاً
دہم بود تاریخ ماہ ششم	کہ شخصم بگوشم چنین مژدہ داد	کہ فرزند خانِ محمد نصیر
تولد شد از فضل رب العباد	چہ فرزند خوش منظر خوش لقا	مبارک سرست و مبارک نہاد
امیر ایران والا گہر	رئیس رئیسان عالی نژاد	بروز عقیقہ جدا مجدش
بہین نام او خان احمد نہاد	بگنجینۂ دل چو کردم نظر	کہ آرام بکعبہ شب چراغ مراد
سروش خرد گفت در گوش من	پئے سال آن نخل باغ وداد	کہ این سرعہ ہست تاریخ او
خدائے جہانش نگہدار باد	چو کہ احمد خانِ والا منزلت	شد تولد از عنایات آلہ ۱۲۶۰ھ
ہاتف فکرم بگوشم مژدہ داد	بہر سالش ثروت و اقبال و جاہ	اور اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ محمد

عبد الکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند سعید تولد ہوا صاحبزادہ محمد سعید خان نام رکھا گیا تاریخ یکم ماہ رمضان المبارک سنہ صد بمشکوے صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب خلف نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد خان نام رکھا گیا چنانچہ

قطعہ ہذا سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ۵

محمد خانِ والاشانِ جم جاہ	چو شد پیدا شنید م ایں بشارت	کہ در گوتم سروش فکر گفت	سزاوار لائق تاج امارت
ابن ابن وزیرانِ اسد	شد تولد بغرۂ رمضان	بانگ شادی برفت در عالم	زہرہ برچرخ گفت رقص کنان
رست این مصرعہ تولد او	میتاز جہان محمد خان ۱۲۶۱ھ	آور اسی سال ہین ساکنان اونیارہ سے سرحد موضع گاڈولی	

علاقۂ پرگنہ ملی گڈہ پر جدال وقتال ہوا آخر تجویز کرنل جان صدرلین صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان فیصلہ سرحد زمین اونیارہ وعلی گڈہ عمل مین آیا - تاریخ دہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۲ ہجری صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب بخشی الملک نے انتقال کیا - صاحبزادہ کفایت اللہ خان صاحب کہ اونکے خلف اکبر اور ہوشیار تھے نواب وزیر الدولہ بہادر نے بجاے اونکے والد کے اونکو مامور کیا - اور بتاریخ بست وسوم ماہ ربیع الاول سنہ صدر یک سیجر صاحب بہادر قایم مقام رزیڈنٹ راجستان بنابر ملاقات نواب صاحب بہادر فائرتونک ہوئے ملاقات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ بست وپنجم ماہ رجب المرجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب خلف اکبر نواب وزیر الدولہ بہادر نے دو صاحبزادے یکے صاحبزادہ محمود خانصاحب دوسرے صاحبزادہ احمد خان صاحب کو چھوڑ کر بمرض وبا اس جہان فانی سے انتقال فرمایا عفور الرحیم مغفرت فرمائے - اور اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد خان نام رکھا گیا - اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ قاسم علیخان صاحب داماد حضرت امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد نظام علیخان نام رکھا - اسی ایام مین بمشکوے صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخان قلعہ دار داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند متولد ہوا صاحبزادہ یعقوب علیخان نام رکھا - اسی زمانے مین بمشکوے صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خان نام رکھا - اسی سال مین بماہ شعبان المعظم شمس الدولہ اعتماد الملک نواب محمد سعید خان بہادر ظفر جنگ جاگیردار سرونج علاقۂ ٹونک راہی ملک بقا ہوئے - اور اسی سال عمدۂ الملکای حسب مرضی مولانا سید حمید علیصاحب ابو سلیمان منتی نامور علیصاحب عباسی کو سرکار والا سے عطا ہوا - بتاریخ بست وسوم ماہ شوال المکرم بمشکوے اقبال حضور لامع النور مین فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ عبید اللہ خان رکھا گیا - تاریخ ولادت اوس نخل گلستان نعمت کی اس قطعہ سے صاف ظاہر ہے **قطعہ**

عبید اللہ خان فرزند نواب	قوی بخت قوی پشت قوی دست	تولد گشت چون در ماہ شوال	جہان شد از بلند قدر او پست
اگر جوئی تو سال مولد او	عبید اللہ خان شمس جہانست ۱۲۶۳ھ	ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۶۴ ہجری مین سرفراز الدولہ نواب سردر خان بہادر	

تیغ جنگ برادر شمس الدولہ اعتماد الملک نواب محمد سعید خان بہادر ظفر جنگ جاگیردار پرگنہ سرونج سے انتقال کیا۔ اور اسی سال مین مہاراجہ رانا پرتھی سنگھ بہادر رئیس جھالاواڑ بتقریب شادی کنور ائی خود سر حدنواب صاحب بہادر پر بہم ہر دوے وارد ہوے چونکہ ابین ریاست پاٹن و ریاست ہذا اتحاد قدیمی ہے معرفت سید مسعود الدین احمد الہکار اعلی نصیر محمد خان ہمشیرزادہ الہکار موصوف وعدہ ملاقات بعد انفراغ کار شادی قرار یاب ہوا چنانچہ بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر راجہ صاحب موصوف حسب وعدہ داخل ٹونک ہوئے مراتب مہمانداری و تعظیم و تکریم عمل مین آئی۔ بتاریخ چہاردہم ماہ شوال سنہ صدر شادی دختران صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب فرزندان نواب صاحب بہادر سے ہوئی۔ اور اسی سال مین سید نور الہدی صاحب بخشی الملک خان بہادر بہیت جنگ کا خطاب پاکر عہدہ بخشیگری پر سرفراز ہوے سنہ ۱۲۶۵ ہجری مین ابو سلیمان منشی ظہور علیصاحب بحصول رخصت وطن الوطن کو گئے اور اپنی خوشی سے خانہ نشین ہوے۔ چونکہ کارگذاری سرکاری بند نہین ہو سکتی ہے حضرت سید مسعود الدین احمد مصنف آبادی عہدہ دیوانی پر بعطاے خلعت فاخرہ کمینرل پالکی دیک زنجیر فیل جاگیر وغیرہ مامور ہوے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذالحجہ سنہ ۱۲۶۵ ہجری روز پنجشنبہ چہہ گھڑی دن رہے بشکوے دولت صاحبزادہ محمد علیخانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا حسب الارشاد جد امجد یعنی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد ابراہیم علی خان نام رکھا گیا تاریخ ولادت باسعادت اس قطعہ تاریخ سے حاصل ہوتی ہے قطعہ

چون تولد کشت ابرہیم خان	از عنایات جناب کبریا	شد مبارک بخت سال مولدش	بیشک بے شبہہ و ریب و ریا	۱۲۶۵	۱۲۶۵	۱۲۶۵	۱۲۶۵

اور اسی سال مین نواب وزیر الدولہ بہادر بنا بر انتظام ملکی و مالی بجانب پرگنہ سرونج و جبیڑہ گوگور و علی گڈہ بطریق دورہ تشریف فرما ہوے گیارہ مہینے پرگنہ سرونج مین اور چند روز جبیڑہ گوگور و علی گڈہ مین قیام فرما کر بجانب ٹونک مراجعت فرمائی سنہ ۱۲۶۶ ہجری مین بشکوے صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ حامد خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۶ ہجری روز شنبہ کرنل جان اوصاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان تفرج کنان داخل موضع بیرونی علاقہ ریاست ٹونک ہوے حسب معمول سامان رسد وغیرہ بصحابت شیخ عبد اللہ کوتوال عمل مین آیا اور بنا بر استقبال صاحب بہادر موصوف کے قطب الامر حضرت سید عبد الرحمن صاحب بہادر مظفر جنگ و سید مسعود الدین احمد صاحب الہکار اعلی و سید تفضل حسین خانصاحب کیل رزیڈنسی راجستان و مستعد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خانصاحب و فیض اللہ خان رسالہ دار بجمعیت صد سوار و پیادہ ایک روز پیشتر روانہ ہوے تھے بوقت یک نیم پاس روز برآمدہ معتمدین ریاست ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر سے مشرف ہوے نواب صاحب بہادر نے مع صاحبزادگان والاتبار و بندگان جان نثار کے سوار موضع ہاڑی مین رزیڈنٹ بہادر سے ملاقات فرمائی جب نواب صاحب بہادر و

صاحب رزیڈنٹ بہادر قریب نظر باغ کے تشریف لائے حسب معمول شترہ مرتب توپ توپخانہ گیہو خاص سے سرہوئین بتاریخ دہم ماہ مسطور روز شنبہ جیکین صاحب بہادر و سکرتر رزیڈنٹ بہادر مقام قرولی سے داخل ٹونک ہوئے پھر دونو صاحب بجانب دارالخیر اجمیر تشریف فرما ہوئے اور اسی سال مین ساکنان موضع موہنی علاقہ ٹونک نے قلعچہ بنا کر کے صورت بغاوت پیدا کی تھی اسکی پوری کیفیت تواریخ خاندان مین مرقوم ہے آخر مخالفان بگیتیں اپنے کیفر کردار کو پہونچے - بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر بمنشوے صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا حسب الارشاد جد امجد حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر صاحبزادہ محمد اسمعیل خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ اسمعیل خان محترم	۱۲۷۱	شد تولد از عنایات علی	۱۲۷۱	بہر ان دم ہاتف طبعم بگفت	۱۲۷۱	بہر سالش مصدید فیض جلی	۱۲۷۱

اور ان الفاظ سے بھی تاریخ میسلاد برآمد ہوتی ہے سنہ ۱۲۷۱ ہجری جلال آسی سال مین باہ ذی قعدہ ساکنان ادنیارہ نے براہ تعدی و سرکشی ایک موضع پر بموضع علاقہ ٹونک سے قبضہ کر لیا تھا ریاست ہذا سے سپاہ جرار بسرداری قطب الامرا سید عبدالرحمن صاحب مظفر جنگ مع چہار ضرب توپ روانہ ہوئے آخر الامر جانبین سے جنگ جدال ہوا ہنگام غروب آفتاب فتح نصیب اولیاے دولت قاہرہ ہوئی اور مخالفان بدانديش كينہ كيش منہزم ہوے اس جنگ مین قلندر بخش رسالدار اغلولہ تفنگ سے مجروح ہوے تھے بفضل حکیم مطلق بعد چند ے شفا پائی اور ایک سپاہی شہید اور چہار سپاہی زخمی ہوے طرف ثانی مین پچاس آدمیون سے زیادہ کشتہ و خستہ ہوے پھر کرنل جالون صاحب رزیڈنٹ راجستان نے سرحد متنازعہ پر اگوفیصلہ فرمادیا - سنہ ۱۲۷۸ ہجری مین بہوانی سنگھ خلعت راجہ بہنوت سنگھ رئیس نرسنگڈہ واقع ملک مالوہ بتقریب شادی کتخدائی خود کہ کیتھڑی مین تھی برسم ہمرہی وارد پرگنہ علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک ہوے ریاست سے رسم مہمانداری بخاطر داری عمل مین آئی چونکہ اسمین ریاست نرسنگڈہ و ریاست ہذا اتحاد قدیمی ہے بہوانی سنگھ بعد الفراغ شادی بنا بر ملاقات نواب وزیرالدولہ بہادر داخل ٹونک ہوے سرکار سے مراسم مہمانداری و مراتب تواضع و مدارات بدرہم و دینار و جواہر و زر و اسپ و فیل خلعت وغیرہ عمل مین آئی بعدہٗ بہوانی سنگھ بجانب نرسنگڈہ وطن خود راہی ہوے اسی سال مین بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الاول بموجب حکم نواب وزیرالدولہ بہادر حصار لاوہ پر یورش ہوئی -

اسمائے برادران و فرزندان و عزیزان کہ شریک جنگ تھے یہ ہین

صاحبزادہ احمد علیخان صاحب رونق - محمد نجبت بلند خانصاحب - صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب - صاحبزادہ محمد اکرم خانصاحب ہر چہار برادران حضور پرنور - صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب - صاحبزادہ محمد علی خان صاحب - صاحبزادہ عبد الصمد خانصاحب -

ہرسہ فرزندان حضور انور - آنحضرت الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ داد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ - وصاحبزادہ بخشی محمد کفایت اللہ خان صاحب خلف بخشی صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب وسید محمد مسعود الدین احمد اہلکار اعلی بخشی الملک سید نور الہدی خان ہیبت جنگ ومحمد فیض اللہ خان داد مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ و احمد علیخان کپتان وشاہ اعظم شاہ صاحب دیوان ہمت خان وشیخ قلندر بخش کپتان پٹھن واحمد خان کمیدان وسید عبد العزیز جمعدار پٹھن وشیخ فرحت اللہ اجیٹن وسید محمد حسن کپتان توپخانہ وسید علی حسین اجیٹن توپخانہ وعبد اللہ اجیٹن توپخانہ ودیر عبد الرحمن رسالہ دار غول محمدی ومحب اللہ خان رسالہ دار غول احمدی وسید ظفر علی رسالہ دار بصری خان رسالہ دار واحمد علیخان رسالہ دار مولائے افغانیان ومحمد امانخان رسالہ دار - ومحمد اکبر خان رسالہ دار غول وحافظ محمد جمال خان رسالہ دار سواران واسپان سرکاری وولی داد خان رسالہ دار ومحمد صدیق خان رسالہ دار وسید سراج احمد برادر زادہ سید محمد مسعود الدین احمد اہلکار اعلی ومومن خان رسالہ دار ونادر شاہ خان رسالہ دار خود اسپہ -

اسمائے محصوران حصار لاوہ اقربائے ٹھاکر

ہنونت سنگہ - وسرجن سنگہ - برادران کرن سنگہ - رام سنگہ وشام سنگہ پسران ہنونت سنگہ - ریونت سنگہ وہرناتھ سنگہ - پسران سرجن سنگہ - بجمادر سنگہ ورنجیت سنگہ - وبسجان سنگہ - برادران وعمزادگان ٹھاکر -

نام اون ٹھاکرون کے جو کمک کو واسطے ٹھاکر لاوہ کے آئے تھے

گوردہن سنگہ برادر خورد پرتاب سنگہ ٹھاکر لدانہ وشام سنگہ ٹھاکر سیدریہ - ہنونت سنگہ ٹھاکر سیملیا - حکم سنگہ ٹھاکر اجمیری - ہنونت سنگہ ٹھاکر سردہی - ہنونت سنگہ سوڑہ - ہرناتھ سنگہ ٹھاکر دہنولیا بشیولال سنگہ ٹھاکر ہتیلی - بھوپال سنگہ راہ بھاگیدار پالوسو وغیرہم -

الحاصل جانبین سے آتش حرب وضرب مشتعل ہوئی اور ہر ایک بہادر نے داد مردانگی دی بصری خان رسالہ دار ورستم خان جماعہ دار نے بہت کافرون کو واصل جہنم کر کے جام شہادت نوش کیا اسیطرح گوہر خان جماعہ دار وجہانگیر خان جماعہ دار وسید روشن علی سیجر جرعہ نوش شہادت ہوئے من بعد سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلی کہ احوال انکا تواریخ خاندان مین من وعن مرقوم ہے بالکمال دلیری وجوانمردی بادہ نوش شہادت ہوئے -

اسمائے مقتولان بیرونی قلعہ لاوہ کہ کمک کو قلعہ والون کے آئے تھے

بالجی ہنونت سنگہ ساکن کیڑہ - مہتاب سنگہ مہرون - ریونت سنگہ نزدکہ مہرون - بہانا دہابائی مہرون - دیوبخش دہابائی گیدیہ پسر

قلعہ دار آنوہ علاقہ اونیارہ - مشاہیر نگر علاقہ اونیارہ سے تین نفر - ٹھاکران باروت سے دو نفر - پرتھی سنگہ ٹھاکر گیدیہ - پسر ٹھاکر چورون - ہنونت سنگہ ساکن سوڑہ - بلونت سنگہ ساکن بوندی چندرجی سیلہ رکہہ جی دول سنگہ - موتی سنگہ ساکن گوپی پورہ - انارجی ساکن بسالو - چاند سنگہ - بہیم سنگہ تنکر سنگہ - ساکنان پالونڑو - جاود سنگہ ساکن جاکیڑہ - جتن سنگہ بہوتر - سگرام سنگہ ساکن اونیارہ صاحب سنگہ ساکن اجمیر - بلونت سنگہ نزد کہ ساکن سیلہ - بہوم سنگہ ٹھاکر ساکن شنکر پورہ علاقہ جے پور - شیون سنگہ ٹھاکر اجمیری - ٹھاکر ہری پورہ علاقہ جے پور - سنگل سنگہ نزد کہ اجمیری - سنتاور سنگہ رسالہ دار ملازم ٹھاکر مہرون - پنج سپاہی دو دو ٹھاکر تونر ہمراہی ارجن سنگہ رسالہ دار الور - گمان سنگہ وشیو ناتہ ٹھاکران پیپالہ علاقہ جے پور - کنور سرہی وغیرہم -

اسماے مقتولان اندرونی قلعہ لاوہ

کالو رام پسر گنیش - لچھمن سنگہ ٹھاکر - داروغہ ملازم ٹھاکر - گوبند سنگہ - سادول سنگہ - رتنا دہابائی - ہاتی سنگہ نزد کہ ارجن سنگہ - قوم اساوت سے پانچ نفر - ریوت سنگہ پسر ارجن سنگہ برادر زادہ کرن سنگہ ٹھاکر - زمیندار لاوہ - کالو رام چودہری - شیو داس گرو ٹھاکر - لال سنگہ قلعہ دار لاوہ - لال جی فوجدار - شیو ناتہ مقدم لاوہ - گنیش سنگہ گردہاری داس چیلہ - کیہم بچن - سلح سنگہ بنجتاور سنگہ فوجدار - لالہ پسر گنیش تواڑی - سکہا برادر داروغہ - پسر بہیا شنکر - گوبند سنگہ برادر بنجیت سنگہ پسر سلح سنگہ - اور اسی سال مین بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی محمد مصطفےٰ خان پسر ناج محمد خان رسالہ دار نے پرگنہ چیبڑہ مین انتقال کیا - اور اسی سال مین شنبو ناتہ قوم کالیست عہدہ دیوانی پر بعطاے زنجیر فیل و خلعت فاخرہ سرفراز ہوا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ عطاے عہدہ دیوان شنبو ناتہ و تاریخ شہادت سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ دار الریاست ہذا برآمد ہوتی ہے

قطعہ

سید مسعود شد شہید و خوش خفت		شد قابض اہلکار یش سمے رفت	
پس باول یا یوس عزیزے تاریخ		مردود نشست جاے مسعود بگفت	
	۱۲۶۸ھ		

ایضاً

پنجم رجب کہ روز دو شنبہ بوقت چاشت	گردون مصطفائی کاکوکب ہوا غروب
	۱۲۶۸ھ

بتاریخ بست و یکم ماہ شوال المکرم سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسحٰق خان تولد ہوے چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ صاحبزادۂ اسحٰق خان	شد تولدش عنایات الٰہ	خواند ہاتف مصرعۂ میلادِ او	صفدر اعدا کُش دولت پناہ ۱۲۶۵ھ

اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عالمگیر خان نام رکھا - اور مؤلف بتاریخ بست و ہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۶۹ ہجری روز جمعہ بوقت شب تولد ہوا ہے چنانچہ میرے والد کے دوست نے یہ تاریخ ولادت کہی ہے ؎

مشفقِ من حکیم وہم سیّد	یافت فرزند مثلِ دُرِ نجف	ہاتفی گفت از پئے تاریخ	کہ بگو آفتاب برج شرف ۱۲۶۹ھ

سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین کرنل لارنس صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان نے نواب وزیر الدولہ بہادر سے ملاقات بمقام کوٹا کر اڑیہ علاقۂ ملیگڈہ فرمائی اور واسطے معائنہ نہر نواحداث کی کہ دانایان فرنگ نے بنابر رفاہِ عام دریاے گنگ سے نکالی تھی بوعدہ فانڈی ٹونک ہنگام واپسی روانہ ہوے چنانچہ بعد معائنہ نہر نواحداث حسب وعدہ داخل ٹونک ہوکر بعد ملاقات حضور والا بکوہ آبو تشریف فرما ہوے - بتاریخ بست و یکم ماہ جمادی الثانی سنہ صد رتاج محمد خان رسالہ دار بمقام چھپرہ علاقۂ ریاست ٹونک مرض سرطان مین مبتلا ہوکر راہیِ ملک بقا ہوئے نواب وزیر الدولہ بہادر نے بنظر استحقاق و قدامت او نکے بیٹے مسمی عبد الصمد خان کو عہدۂ رسالہ داری و جاگیر عطا فرمائی - اسی سال مین سیّد تفضل حسین خانصاحب وکیل سرکار عالی ہوش رزیڈنٹی راجستان نے بمرض چند در چند اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی رحلت کی اور انکی جگہ معتمد خاص فخر الزمان سیّد ارشاد حسین خان صاحب مامور ہوے بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک روز جمعہ سنہ صد رنشکوے حضور انور فرزند نیک اختر تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان نام رکھا گیا چنانچہ اس نظم سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

پیدا شد عبد الرحمن	خان سزاے تاج سری	ہست این سال مولدِ او	عبد الرحمن خان جری ۱۲۷۰ھ

اور الفاظ سرو بستان تمنا سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے اسی سال مین بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ روز شنبہ بوقت سہ پہر شور صاحب بہادر داخل ٹونک ہوکر بحکم حضوری مچھی بھون مین فروکش ہوے بعدہ قزلی کو تشریف لے گئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ صد رصاحبزادہ محمد عبد الصمد خان تولد ہوے چنانچہ تاریخ ولادت باسعادت یہ ہے ؎

چو ابن محمد علی خان نامے	مسمی بہ عبد الصمد خان گرامی	شدہ آخر ماہ ذی الحجہ پیدا	
بر دیش مہ مہر گردید شید ا	محمد بپے سال آن ظلِ رافت	رقم کرد لولوے درج شرافت ۱۲۷۰ھ	

بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب ۱۲۷۱ ہجری مین نواب محمد سعید خان بہادر رئیس رامپور نے انتقال فرمایا اور انکی جگہ اون کے فرزند نواب یوسف علی خان مسند نشین ہوے چونکہ ریاست رامپور اور ریاست ہذا مین اتحاد قدیمی ہے وہ قطعہ خریطہ

منجانب نواب وزیرالدولہ بہادر کے مشتمل تعزیت و دیگر مے متضمن تہنیت ملفوف پروانہ اسمی مولوی سید عبدعلی صاحب ارسال کئے گئے - بتاریخ بست ویکم ماہ رجب المرجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان تولد ہوئے چنانچہ قطعہ تاریخ ولادت یہ ہے ؎

نامی نام آوران عبدالرحیم	خان عالی منزلت والا نژاد	چون بدربست ویکم ماہ رجب	
بہر میلادش بشیری مژدہ داد	باغبان گلشن طبع کمنت	ہر سالش دو حدیقہ باغ مراد	

بتاریخ نہم ماہ رمضان المبارک مطابق بست وچہارم ماہ مئی سنہ ۱۸۵۵ع روز پنجشنبہ تہنیت سالگرہ سنہ ۱۲۷۲ھ بجسال ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصر ہند مین توپون کے فیر سر ہوے = بتاریخ بست وہشتم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۷۲ ہجری روز پنجشنبہ حیات بیگم والدہ صاحبزادہ بخشی کفایت اللہ خان نے انتقال کیا - بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الثانی روز دوشنبہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری مہاراجہ شیوسنگہ رئیس اندرگڈہ نواب وزیرالدولہ بہادر سے بوضع کروائڑیہ علاقہ علیگڈہ ملاقی ہوے بعد ملاقات نواب وزیرالدولہ بہادر بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور روز پنجشنبہ داخل قصبہ علیگڈہ ہوے دہان چودہ روز رہکر بتاریخ سی ام ماہ مزبور ٹونک مین تشریف لائے بتاریخ بست وچہارم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر بمشکوے صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا حسب الحکم حضور صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام کیا گیا چنانچہ اس مثنوی سے تاریخ ولادت باسعادت برآمد ہوتی ہے ؎

چو یعقوب خان غیرت ماہ تابان	تولد شدہ خاص در ماہ شعبان	
دبیر خرد سال آن کان ہمت	رقم کرد سرو گلستان ہمت	۱۲۷۲ھ

اور اس مصرع اور الفاظ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے مصرع زندہ بادا یہ شاد خورم یا آلہ -

زہے درتاج امارت - بتاریخ دہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر علی بہادر خلف نواب ہمت بہادر ذوالفقار جنگ گوالیار سے داخل ٹونک ہوے سرکار کی طرف سے استقبال کیا گیا - تیسرے روز نواب وزیرالدولہ بہادر سے ملاقات ہوئی حضور نے سروقد تعظیم و کنار معانقہ فرمایا - بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر مشارالیہ کو سرکار والا سے خلعت ہفت کشتی پارچہ والا کے مروارید و یک دست اسپ و یک زنجیر فیل عطا ہوا بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور بعزمی الیہ جانب گوالیار روانہ ہوے - بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور روز دوشنبہ بعد زوال حضرت مولانا سید حیدعلی صاحب نے انتقال فرمایا ان تینون مصرعون سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے مصرع

بہ خلد برین شد مصب ودود	رفت زین عالم سوے دار بقا	جنت فردوس گردد مسکن و ماوائے او
۱۲۷۲ھ	۱۲۷۲ھ	۱۲۷۲ھ

بتاریخ سوم ماہ صفر المظفر ۱۲۷۳ھ ہجری روز جمعہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب نے انتقال فرمایا - چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے ۵

چون ازین کاشانۂ ناپائدار	کرد رحلت جانب دار القرار	ام عبداللہ خانِ نامور	
روز جمعہ ثانیِ ماہِ صفر	سال تاریخِ وفاتش اے ندیم	بیشک و بے ریب شد کرب العظیم	۱۲۷۳ھ

اور اسی سال و ماہ مین صاحبزادہ محمد اسماعیل خان خلف صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب نے انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے ۵

چونکہ اسمعیل خان رخت سفر	بست از بیماری در ماہِ صفر	والدش فرمود از روئے بکا	بہر سالش - وائے پر خورد ارما ۱۲۷۳ھ

بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز پنجشنبہ ہنگام پگاہ شب گزشتہ بمشکوے جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا سب ایما ے حضرت جد امجد صاحبزادہ محمد صدیق خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے ۵

شد تولد پسرِ نیک محمد صدیق	خانِ والا صفت و مظہرِ احسان و وفا	بعد یکپاس شب یوم خمیس مسعود	
خاص در پنجمین تاریخ جمادی الاولیٰ	مصرعِ مولدِ او خواند سروش طبعم	گوہرِ کانِ سخا لولوے دریائے حیا	۱۲۷۳ھ

بماہ جمادی الثانی سنہ صدر شیو سنگھ رئیس اندرگڈھ فوت ہوا بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر پنجشنبہ ے جناب صاحبزادہ بلند اقبال محمد علیخان بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا سب ایما ے حضرت جد امجد صاحبزادۂ محمد عبدالوہاب خان نام رکھا گیا چنانچہ اس مصرع اور عبارت سے تاریخ برآمد ہوتی ہے مصرع حامی شرع و قامع بدعت ۱۲۷۳ھ

ورود گلشن عرشرف = اسی سال مین میرے والد ماجد زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حکیم سید محمد انور علی صاحب نے بوقت صبح اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا - اسی سال مین صاحبزادہ میر عالم خانصاحب خلف اکبر جناب ممتاز الدولہ خورشید زاد محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوجہ سرکشی باغیان تمرد توامان فوج ریاست کے ہنگامہ آرا مین قتل ہوئے اور اسی ہنگامہ مین صاحبزادہ صاحب مقتول کے ہاتھ سے بیان خان رسالہ دار کشتہ ہوئے اور انہین دونون مین صاحبزادہ عظیم اللہ خان عرف بنے میان برادر خرد صاحبزادہ صاحب مقتول نے مقید جیل ریاست ہو کر بحالت مفیدی انتقال کیا - بتاریخ بست و چہارم ماہ ذی الحجہ یوم شنبہ سنہ ۱۲۷۳ھ ہجری مفسدان گوالیار نے کہ تخمیناً بیس ہزار سوار اور پیادے تھے گکراج علاقہ ٹونک مین آکر قیام کیا بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور روز پنجشنبہ سنہ صدر مفسدان خسارت منش نے اپنے لشکر کے تین حصے کر کے تین جانب سے ٹونک پر یورش کی وقت عصر سے غروب آفتاب تک بازار کارزار گرم رہا بعدہ بتاریخ بست و ہفتم مفسدین خبر آمد لشکر انگریزی سنکر بوقت نصف النہار فرار ہو گئے - بتاریخ یکم بوقت

یک نیم پاس شب دوم ماہ رجب المرجب سنہ صدر نشکوے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا حسب ایماے جد امجد صاحبزادہ محمد عتیق اللہ خان نام رکھا گیا چنانچہ اس مثنوی سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ۵

چو ابن محمد علیخان شیر	محمد عتیق اللہ خان دلیر	بماہ رجب شد تولد زاُم
پس نیم کپاس لیل دوم	خرد گفت تاریخ آن خوش لقب	شریف شریفان اہل ادب

بتاریخ سنی ۱۲۷۴ھ ام ماہ رجب المرجب سنہ صدر نشکوے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایماے جد امجد صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان نام رکھا گیا - بتاریخ بست و ششم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر نشکوے صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب فرزند تولد ہوا حسب الحکم نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان نام رکھا گیا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ۵

چونکہ عبدالرؤف خان پیدا	شد بہ بست و ششم ز ماہ رمضان	ہست سال تولدش بنشک	مرشد خلق و بخشش یزدان ۱۲۷۶ھ

اور ان الفاظ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے = صدر نشین ولیعہد = اور یہ صاحبزادہ لکھنی مین فوت ہو گئے - اسی سال مین نشکوے صاحب زادہ محمد اسفندیار خان فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان نام رکھا - اسی سال مین صاحبزادہ محمد قاسم علیخانصاحب قلعہ دار دامادِ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے باعراض چندہ در چندہ انتقال کیا - بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ ہجری روز دوشنبہ مطابق یکم ماہ نومبر ۱۸۵۸ء روشنی چراغان قلعۂ معلی و بازار و کوچہ و کوچہ سیاہ وغیرہ مین بتقریب جشن تسلط خطۂ ہند بتصرف اولیاے دولت گورنمنٹ عمل مین آئی - یکصد و یازدہ ضرب توپ اس تہنیت مین سر ہوئین - اسی سال مین مولوی الٰہی بخش صاحب نازش تخلص خلف مولوی محمد صالح صاحب خیر آبادی شاگرد رشید تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان بہادر اسیر لکھنوی رشتہ دار منشی تفضل حسین خانصاحب خیر آبادی وارد دار الریاست ہنا ہو کر بتقرری عہدۂ وکالت رزیڈنسی دار الخیر اجمیر سرفراز فرمائے گئے بعد ازان بعہدۂ وکالت اجنٹی سیواڑ مامور ہوے ازان بعد اس خدمت سے استعفا دیکر حاضر دربار دولت ہوے حضور نواب وزیر الدولہ بہادر نے بمزید قدردانی ہزار روپیہ سالانہ مولوی صاحب کا بطور پنشن مقرر فرمایا اور یہ سالانہ ۱۲۸۹ھ ہجری تک کہ یہی سال وفات مولوی صاحب کا ہے ملتا رہا - یہ شخص فن شعر و سخن مین اپنے وقت کا استاد کامل تھا مضامین و بندش و مذاق شعر کا حقہ بہرہ حاصل تھا چنانچہ انکے اکثر اشعار بزبان فارسی و اردو مولف نے منتخب التواریخ سوانحۂ خود مین لکھے ہین اس موقع پر مولوی صاحب مرحوم کا کچھ کلام لکھا جاتا ہے طبیعت خداداد کا رنگ دکھایا جاتا ہے - قصیدہ نعتیہ

ستارہ بنکے چمکا میم احد مین نقش احمدؐ کا
دہان تنگ پر غرہ ہوا میم مشدد کا
تصور راتدن رہتا ہے زلف ورد احمرؐ کا
سپند آسا جنمکی ہے داغ عشق احمدؐ کا
پر جبریل کا تکیہ ہے اوسکے آستانے پر
کہ سر پر بار عصیان ہاتھ مین دامن محمدؐ کا
بچا ہے کیسے صحن یار کو گرداوئی ایمن
جبین پر ہے داغ سجدہ سکہ ہے محمدؐ کا
پے تسکین خاطر صورت پیراہن یوسف
کس آب و تاب پر ہے پنجہ ابر دے احمدؐ کا
فلک چکر مین ہے خورشید کو عارض تپ لرزہ
حجاب نور عیسی ہے مگر سایہ محمدؐ کا
اندھیرا موت کا جب آئے یارب یہ تمنا ہے
مزار عطر کفن نفخہ ہو کیسو سے محمدؐ کا
زبان جبتک چلے نازش یہی لب پر حکایت ہے
معاصی سے کہین بڑھکر ہے سر پر بار احسان کا
اوٹھاتا بوت یارب کس حریق سوز ہجران کا
کوئی یہ وقت ہے ظالم شکست مشد دہان کا
طمانچہ الفت دست حنائی کا اگر کھائے
چراغ گور ہو جائے ستارہ صبح ہجران کا
بما افزار ہے یارب عین قاتل کے دامان کا

ہوا ہے وطرہ حسن مطلق پر قصیدہ کا
حمیتلی چوستا ہون میم لکمہ لکمد محمدؐ کا
مری آنکھون مین سرمہ ہے سواد نور سرمد کا
زمین ہے عرش اعظم خاک پاک سرلبندی سے
مقام سدرہ سے عالی ہے پایہ اوسکی مسند کا
ستارہ عرش کا ہے میر فرش مجلس انور
چراغ طور کا شعلہ کلس ہے اوسکے گنبد کا
ترے وابستہ دامن سبھین کیا خورشید محشر کو
محمدؐ کو جو بیجا حق نے سایہ کہ لیا قد کا
کیا دست شفاعت نے یہ نادر دے عصیان پر
نہین آسان ہی فردا تہی روضہ کے گنبد کا
محمدؐ سنگیہ اپنا ہے دنیا اور عقبی مین
کہ مجکو گھیرے ہے چاردن طرف سے نور سرمد کا
قصیدہ ہے مرصع کہکشان ہر نقطہ اختر پر
کہ معترض سعادت صفحہ ہے معدن احمدؐ کا ایضاً
ہلال قاب سر حلقہ ہے احمدؐ کے گریبان کا
جو شعلہ آکے کاندہا دیگیا برق درخشان کا
دہان سوز دل یارب تبونکے سر پہ پڑجاے
لہوا دگلے دہان زخم بنکو نیچہ مرجان کا
جفاے بیجا کا ذرا پردہ تو رہجاتا
انمین گلیہ نہین رنگ اوٹھا رہی خون شہیدان کا ایضاً

حسین کا حسن کہتا ہے جو نام آیا محمدؐ کا
کہ دست آویز چھلا ہے عروس حسن سرمد کا
ندر ہین ہمخیطر ہین تیغ محشر کی ہم آپنون سے
سراپا عالم بالا ہے سایہ اوس سہی قد کا
مرا پلہ ہے بھاری قول لیس میزان محشر مین
کمان قاب کا حلقہ ہے ہر تار اوسکی سند کا
یقین ہے جسکے خورشید قیامت ایکدن چمکے
مدام آتا ہے جنکو روح ریحان محمدؐ کا
سپر بن جسکے قبضہ کر لیا ملک شفاعت پر
کہ ہیچا نا نہین جاتا ہے چہرہ نیک اور بد کا
قدم رنجا نہین ہے جملہ وحدت سے کثرت مین
جسکا رہتا ہے پلہ دو طرف سیم شدد کا
عروس مغفرت آکر گلے کا ہار ہو جائے
ہوا سدرہ نشین مرغ معانی وصف احمدؐ کا
ادا سے شکر کیجے کہ زبان سے خالق جان کا
نظام عالم از ہا موت سر رشتہ ہے دامان کا
دو میخانہ بانا آنکھون نہین نشہ جوش یاران کا
گل داغ محبت طرہ ہو زلف پریشان کا
خدا خال رخ جانان دکھا کر کیہہ ندکھلائے
دیا ہو تا کفن فرہاد کو شیرین کے دامان کا
جو نہین کہنچتے رہتے ہین نقشہ زلف جانان کا

سہاوِ شامِ غربت سے بنا رہا اپنے بیابان کا
مسی ملکر دکھا دو تم جو عالم اپنے دندان کا
دہو مین اوڑجائیں سوسن کے دیا رادجڑے برجستان کا

بہارِ زندگانی کے مزے مرکے لوٹے ہین
کنارِ گور تک ہیہا کیا عمر گریزان کا
سحر کو پھول بستر سے اوٹھے کس راہ پیکر کے

سمن زار صباحت سے سفیدہ صبح ہجران کا
ڈوپٹہ تان کر وہ سو رہے ہین تا رہی گنتا ہون
فشارِ گور ہو جائے شکنجہ زلفِ پیچان کا

دم توصیفِ جانان گویا مُنہ سے پھول جھڑتے ہین
چمن سبز ہے گلچین بیانی سے سخندان کا
اور اسی سال مین صاحبزادہ عتیق اللہ خان

خلف جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب بہادر نے انتقال کیا۔ اور انکے دو بھائیون نے کہ ایک کا نام صاحبزادہ محمد دین خان اور دوسرے کا صاحبزادہ عبد المجید خان تھا کمسنی مین مرگئے بعد اخرئی انتقال کیا۔ بتاریخ بست دہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۷۶ھ ہجری سی کرم علیخان برادر سعید یوخان معتمد مہنجانب رئیس جہالاواڑ بتعزیت صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب فائز ٹونک ہوا۔ بتاریخ سی ام روز چہارشنبہ ہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور نواب وزیر الدولہ بہادر سے ملاقات کرکے بعد ادائے رسم تعزیت راہی جہالاواڑ پاٹن ہوا۔ بتاریخ بست دہم ماہ مذکور سنہ صدر مرزا اسفندیار بیگ دیوان ریاست الور فائز ریاست ٹونک ہوکر کوٹہ کو گیا۔ بتاریخ بست دہفتم ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۶ھ مطابق بست وسوم ماہ نومبر ۱۸۵۹ء نواب وزیر الدولہ بہادر بنا بر ملاقات لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند داخل اکبرآباد ہوئے میجر ایڈین صاحب بہادر قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان نے مع کپتان والٹر صاحب اسسٹنٹ خود۔ نواب صاحب بہادر کا دو کوس تک استقبال کرکے ہاتھیون کی سواری پر ملاقات کی بعد ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر داخل خیمہ ہوے اکبرآباد کی چھاؤنی کے توپخانہ سے بطور سلامی فیر توپون کے سر ہوئے بتاریخ بست وششم نواب گورنر جنرل بہادر اکبرآباد مین تشریف لائے۔ بتاریخ بست ونہم روز شنبہ نواب وزیر الدولہ بہادر نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقی ہوئے گورنر جنرل بہادر نے گیارہ قدم پیشوائی کرکے مزاج پرسی اور مصافحہ کیا اور نواب وزیر الدولہ بہادر کے ہمراہ یہ پانچ سردار تھے صاحبزادہ احمد علیخان صاحب صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب ہر دو برادران نواب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد علیخان صاحب۔ صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب ہر سہ فرزندان نواب صاحب بہادر۔ ایک گھنٹہ جلسہ رہا بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے بسہ فیر توپون کے سر ہوئے صاحب فارن سکرٹر اعظم نے دو کوس تک پیشوائی کی۔ اور کپتان والٹر صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ اور ایک مصاحب نواب گورنر جنرل بہادر نے دو کوس تک پیشوائی کی۔ بتاریخ سی ام ماہ نومبر دربار عام روساے راجستان کا بوقت نو ساعت یک گھنٹہ روز قرار یاب ہوا نواب وزیر الدولہ بہادر بوقت مقررہ دربار مع ہمراہیان مفصل ذیل حاضر دربار ہوئے۔

تفصیل اسماے ہمراہیان

صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب داماد نواب وزیر الدولہ بہادر - صاحبزادہ احمد یار خان صاحب داماد نواب امیر الدولہ بہادر
صاحبزادہ محمد علیخان صاحب خلف حضور نواب وزیر الدولہ بہادر - صاحبزادہ محمد اسفند یار خانصاحب داماد نواب امیر الدولہ
بہادر بعدہٗ نواب گورنر جنرل بہادر نے کرسی پر استادہ ہوکر حاضرین دربار کے روبرو اسپیچ مسطور شکر شکر گفتاری داماد ایام غدر پڑہی و
نسبت نواب وزیر الدولہ بہادر الفاظ شکریہ بسبب امداد ایام غدر کے فرمائی اور واپسی تماہیڑہ کا وعدہ رئیس میواڑ سے مع اضافہ
دو ضرب اتواب پندرہ ضرب اتواب سلامی پر فرمایا - بعد اختتام کلام نواب گورنر جنرل بہادر کے نواب وزیر الدولہ بہادر نے
بکلمات شائستہ و بالئستہ شکریہ عنایت و مرحمت سرکار انگریزی کا منجانب خود و جملہ رؤسا سے ہندوستان ادا کیا بعد تقریر
نواب وزیر الدولہ بہادر کے نواب محمد یوسف علیخان صاحب رئیس رامپور نے اندرین باب گفتگو فرمائی بعد ازاں ہر ایک
رئیس کو منجانب سرکار انگریزی خلعت عطا ہوا - بچھپن کشتیان نواب وزیر الدولہ بہادر کو مرحمت ہوئین اور نواب گورنر جنرل بہادر
نے مالائے مروارید اپنے ہاتھ سے زیب گلوئے نواب وزیر الدولہ بہادر فرما کر یک قبضہ شمشیر ولایتی کو پیش کیا بعد ازان
ہمراہیان رؤسائے راجستان نے ندرین مقررہ بعد اخری پیشکش کر کے خلعت پائے - بتاریخ یکم ماہ دہم سنہ صدر نواب
گورنر جنرل بہادر بطور ملاقات بازدید خیمہ ہائے جملہ رؤسا پر تشریف لے گئے چنانچہ بعد ملاقات رئیس الور کے نواب گورنر
جنرل بہادر خیمہ نواب وزیر الدولہ بہادر پر تشریف لائے بسبب دیگ شتلک اتواب بدستور سرہوئین ایک ساعت جلسہ رہا
بعدہٗ کارگزاران نواب وزیر الدولہ بہادر نے کشتی ہائے تواضع نواب گورنر جنرل بہادر کے پیش کمین پھر نواب وزیر الدولہ بہادر
نے اپنے ہاتھ سے مالائے مروارید زیب گلوئے نواب گورنر جنرل بہادر فرما کے شمشیر ولایتی ہاتھ مین دی - بعد
تقسیم عطر دہان نواب گورنر جنرل بہادر رخصت ہو کر داخل خیمہ خود ہوے اور حسب معمول اتواب سلامی سرہوئین -
بتاریخ دوم ماہ دسنہ صدر منجانب گورنر جنرل بہادر جلسہ دعوت بنا بر جملہ رؤسائے ہندوستان تاج گنج مین منعقد ہوا چنانچہ
نواب وزیر الدولہ بہادر مع ہمراہ صاحبزادگان سعادت توامان مفصل ذیل بوقت معین رونق افروز جلسہ ہوئے -

تفصیل صاحبزادگان ہمراہی

صاحبزادہ محمد علیخان صاحب - صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب - صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب
بتاریخ ششم ماہ دسنہ صدر روز شنبہ نواب وزیر الدولہ بہادر نے اکبر آباد سے بجانب ٹونک مراجعت فرمائی اور منزل
بمنزل کوچ فرما کے آخر ماہ جمادی الاول مین بموضع معمور علاقہ ریاست ٹونک صاحب کلان بہادر سے ملاقات کی اور انسی

سال مین بتاریخ شانزدہم ماہ رمضان المبارک بمشکوے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا سب ایاے جدامجد صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان نام کہا گیا۔ اور اسی سال مین بتاریخ ہفتم ماہ ذی قعدہ مطابق بیستم ہم اپریل خریطۂ نواب کینگ صاحب بہادر متضمن اضافۂ دو ضرب اتواب سلامی شرف صدور لایا اور اسی سال مین عقد نکاح ثانی صاحبزادہ محمد علیخان صاحب کا مشرف بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب سے جو اس سے پہلے صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم کے نکاح مین تھین منعقد ہوا چنانچہ تاریخ نکاح یہ ہے ؎

سر سرفرازان خلافت مآب	امیر فریبندہ کشور گشا	کہ شائع کن سنت مصطفےٰ است
بھرام خود با رضاے خدا	خداوند فرمان محمد وزیر	کہ دائم بود ملک او را بقا
محمد علی خان مہین پور او ست	سحاب کرم بحر جود و سخا	جوان و جوان بخت روشن روان
مزین کن صدر خیر الورے	گزین کرد چون رتبہ صد شہید	زدہ چنگ بر سنت مصطفےٰ
درین باغ گیہان مینو نشان	رسیدش بہین حور فرخ لقا	اگر کاشتی مے بود پیر فلک
درین محفل عیش و فرحت فزا	جوان گشتی از خرمی باز پس	ندیدی کس او را بہ پشت دوتا
خداے جہانش مبارک گناد	بفرخندہ بختی باین کد خدا	چو از منشی فکر سائل شدم
پے سال تاریخ این ماجرا	بر آورد کلک از قلمدان نشست	ادا کردہ شد سنت مصطفےٰ ۱۲۷۶

بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الثانی یوم یکشنبہ سنہ صد صاحبزادہ ہدایت اللہ خان رامپوری بنا بر ملاقات نواب ذوالدولہ بہادر حاضر دربار ہوے حضور والا نے یک قدم استقبال کیا اور صاحبزادہ صاحب موصوف سے مصافحہ کر کے بجانب راست ایک ہاتھہ کے فاصلہ پر بٹہایا بعد ایک ساعت کے گفتگو کر کے رخصت فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم اسی ماہ و سال مین حکیم امام الدین خانصاحب دہلوی نے مع حکیم تفضل حسین خان خلف اکبر خود حضور مین حاضر ہو کر خلعت فاخرہ سے سرفرازی پائی بعدہٗ بحصول رخصت راہی دہلی ہوے۔ اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ ہدایت اللہ خان نام کہا۔ سنہ ۱۲۷۶ ہجری مین شادی کنخدائی شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے زبیدہ بیگم دختر نیک اختر صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے بعرض ظہور آئی چنانچہ تاریخ شادی یہ ہے ؎

روز عاشورہ چو صاحبزادہ محمود خان — کہ خدا گردیدازفضل خداوند جہان — سال تاریخش محمد از برائے تہنیت

فی البدیہ گفت پیش نوشہ دلاسکان — منبع دریائے فیض و مظہر لطف احد — مخزن اقبال و دولت رشک خاقان زمان

چو محمود خان معلے تبار — ایضاً — بہ محبوبہ خویش شد ہمکنار — بتاریخ چارم ز اوّل ربیع

بہ لیل خمیس از سعادت شعار — خرد خواند ایں مصرع تہنیت — عروس امید بود ہمکنار

اِسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ شاہ زمان خانصاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ دوم ماہ جمادی الثانی ۱۲۷۵ ہجری صاحبزادہ فیروز شاہ مع فوج باعجان علاقہ علی گڈہ مضافِ ریاست ٹونک مین وزوکش ہوے بتاریخ ہفتم ماہ و سال مسطور خبر آمد لشکر انگریزی سرکار کسی و طرف چلے گئے - بتاریخ بست و ہفتم اسی ماہ و سال مین شاہد خان معتمد رئیس جمالاواڑ پاٹن داخل ریاست ہذا ہو کر بتاریخ بست و ہشتم مع خریطہ محتوی رونق افروزی نواب صاحب بہاور بہ بزم شادی کتخدائی دختر رئیس پاٹن کہ مہاراجہ شیوان سنگھ بہادر رئیس الور سے قرار یاب ہوئے تھے حاضر حضور ہوا حضور والا نے مذکر کثرت مہمات ریاست خود فرما کر بتاریخ ہفتم ماہ مجبسنہ صدر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع امام الدین خان رسالہ دار چہل سوار و سیزدہ شتر دو یک بخیر نیل و پانصد اشرفی بطور ریوزہ کے روانہ فرمایا - بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم یوم چہارشنبہ منجانب رئیس پاٹن صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع ہمراہیان کہ کل تیئیس ۲۳ آدمی تھے خلعت اُناسی پارچہ کا عطا ہوا اور اسی ایام مین سیان اعظم شاہ صاحب مصطفےٰ آبادی خسر صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب نے اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎

این مکان و دستان دولت و جاہ — جملہ ماند و نماند اعظم شاہ — سر فراز کہ بود محتشم بلاد — ماسن پیوگان پنجتن دود تاہ

حاجت مفلسان روا کردی — خستگان را ز جور بود پناہ — بود در صدد امن لطف — ہر کس آسودہ از غم جانکاہ

آسمان را ز سر بنوحہ کشد — در عزا ایش زسینہ نالہ آہ — حق باد آن کند کہ او میکرد — لطف و رحمت بہ بندگان آلہ

چون شنیدم بفکر سال وفات — سر بر آورد فکر تم ناگاہ — سال تاریخ مُرد حاتم شہر — گفت در گوش من بنالہ آہ

گفتم او را بطرز نو دیگر — یابدت گفت با دل آگاہ — زینت و لطف بذل ہیر شد — در جہان از وفات اعظم شاہ

جو لفظ سر فکرت کو مُرد حاتم شہر سے ضم کرین تو اعداد بطریق تعمیہ کے برآمد ہوتی ہین اور جو ہر زینت و لطف بذل کو اعداد اعظم شاہ سے حذف کرین تو تاریخ سال وفات بطریق تحریف کے برآمد ہوتی ہے قطعہ تاریخ سال وفات ؎

حیف و احسرتا کہ اعظم شاہ — رفت زیر خاکدان بیخ طراز — مظہر رحمت الٰہی بود — مایۂ عیش جملہ اہل نیاز
مشکلات زمانہ حل کردی — مفلسان را دست کردی ساز — در سخاوت مروت و ہمت — بود از جملہ سروران ممتاز
چون بتحریر سال تاریخش — خامہ ام خواست تا نماید باز — از سر آہ و انکسار نوشت — سال تاریخ او غریب نواز

یعنی ہر دو الف آہ و انکسار کو شامل الفاظ غریب نواز کرین تو تاریخ وفات حاصل ہوتی ہے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر روز پنجشنبہ بوقت نو ساعت و نیم گھنٹہ روز ہول مین صاحب بہادر احنٹ ہاڑوتی دھونک کہ اکبر آباد سے چہاونی دیولی کو براہ قصبہ سواڑ علاقۂ جے پور جاتے تھے نواب وزیر الدولہ بہادر نے خبر تشریف آوری صاحب بہادر موصوف سُنکر خریطۂ شتر یہ محتوی شکایات عدم ملاقات باوصف قرب جوار بصحابت کپتان محمد سعادت علیخان اہلکار نبیرۂ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ روانہ کیا صاحب بہادر موصوف خریطۂ حضور کو دیکھتے ہی راہی ریاست ٹونک ہوئے اور بعد فراغ رسمی نظر باغ مین فروکش ہوئے بمنجانب حضور والا مشابعت و التواب سلامی بدستور عمل مین آئی اوس ایام مین حضور والا کی طبیعت ناساز تھی صاحب بہادر نے علاج ڈاکٹری کے واسطے فرمایا مگر نواب صاحب بہادر نے قبول نہین کیا بعد ازان صاحب بہادر موصوف بجانب چہاونی دیولی تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ و سال مذکور کشیدہ صاحبزادہ احمد یا غنصاحب آفی خلف نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎

روز یکشنبہ بود بست و یکم — بود از ماہ صیام اے مہربان
پیر فکر م از سر افسوس گفت — مُردہ صاحبزادہ احمد بار خان

ایک بوان فارسی دان ایک مثنوی بہ نگاہ ارخیال ان سے یادگار ہے مشتے نمونہ از خروارے یہان ایک غزل صاحبزادہ صاحب مرحوم کی لکھی جاتی ہے

غزل

زلبس در گلشن کوئے تو خون تشنہ پیمان را — بزنگ لالہ ہے گل راحت رخ ہا بست محملہا — بجانان گوہر جان دادن دیہیمان بسر بردن
ترا آسان نمود اے دل وداع دوستان مشکلہا — چو بیشہ سبحہ گر سر رشتۂ زہدی بدست آرم — گرہ در کار من گردد براہ عشق سنگلہا
نیاند مرفیض آب تیغ قاتل را کہ در کیشش — بہار تازۂ خون ہر طرف گل کردہ از گلہا — شار نظم گوہر بار حافظ سیکنم آفی
دُرِ من گر نیرزد با حذف از نکتہ باطلہا

+ بتاریخ چہار دہم ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۸ ہجری یوم شنبہ قلعۂ علی گڈہ مین سقف مکان سے ایک تہر غلہ کا سہنی پر گرا اوسکی ضرب سے آتش برآمد ہوکر بارود مین پہونچی اکاون آدمی سپاہ و رعایا سے بسبب اس صدمۂ جان کاہ کے

ہلاک ہو گئے اور ایک سو تیرہ آدمی مجروح ہوئے اور رعیت کے تیس مکان منہدم ہو گئے - اور اسی سال مین بتاریخ چہاردہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بزم عقد نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر کا بدر جہان بیگم صاحبہ دختر نیک اختر مستدالامرا منتظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب بہادر غضنفر جنگ سے بصد تزک و احتشام منعقد ہوئی بعد ازان اسی تاریخ عقد نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب کا محمودہ بیگم صاحبہ دختر ارجمند اختر جناب صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب سے اور عقد نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب کا گیتی آرا بیگم صاحبہ دختر فرخندہ پیکر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلف معتمد الامرا منتظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب بہادر غضنفر جنگ سے اور عقد نکاح جناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان صاحب کا فاروق زمانی بیگم دختر صاحبزادہ محمد نبی خانصاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ سے بساعت سعید و اوان حمید منعقد ہوا -

چنانچہ تاریخ تہنیت نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

چون برادرہم خان والاشان — تازہ شد شادی بوستان امید — گشت پیوند با حسن روئے — غیرت ماہ و روکش خورشید
روز شنبہ چارمی ذی الحجہ — با دو اقبال دولتش جاوید — بہر تاریخ عقد آن نوشاہ — گفت فغفور قیصر و جمشید
بالمشافہ بگفت پیر خرد — در کنارت بود عروس امید — ۱۲۷۰ھ
قطعہ تاریخ تہنیت عقد نکاح صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب ؎

خان والا مکان عالی شان — یعنی اسحٰق خان نیک نژاد — گلبن گلشن امید و نیاز — نخل بستان آرزوے مراد
شد عروسش در رفیع الحجہ — روز شادیش عشر سر دشاد — عز و اقبال و دولت و جاہش — حسب خواہش ہمیشہ باد زیاد
گفت پیر خرد بوقت نکاح — این عروسی ترا مبارک باد — تاریخ تہنیت نکاح صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب
۱۲۷۰ھ

یہ ہے ؎

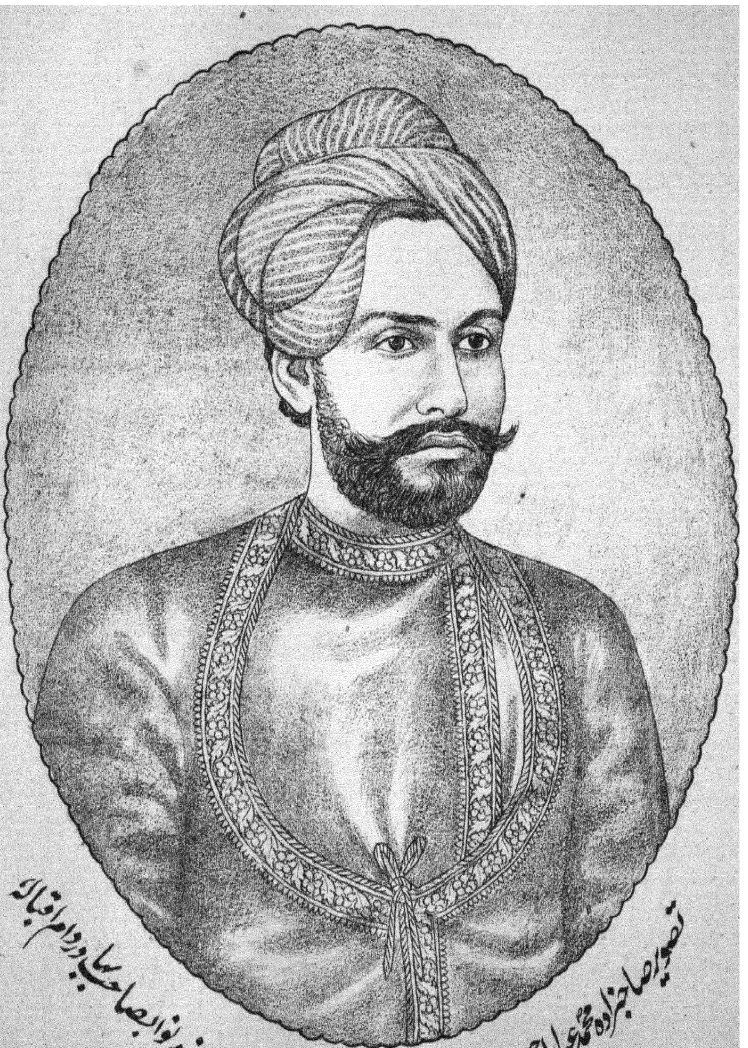
زہے خان جم جاہ عبدالرحیم — نہال سہی سرو باغ مراد — چو پیوند شد با صنوبر قدے — خداوند عالم مبارک کناد
سروش خرد گفت در وقت نکاح — عروس نشاطش بزاد ارباد — ۱۲۷۰ھ
تاریخ تہنیت صاحبزادہ حافظ محمد عبدالصمد خانصاحب یہ ہے ؎

چو عبدالصمد خان والا تبار — شریف شریفان عالی وقار — گل گلشن سروری دہی — دُر مخزن شوکت و فرہے
بیارا ست از خلعت نوشہی — تن خویش را رنگ سرو سہی — محرم سہ روز آدینہ بود — کہ از برکت و خیر گنجینہ بود
پس جمعہ در جامع او نکاح — بپستند با بانوے پرفلاح — بہ تفتیش تاریخ این تہنیت — بصد آرزو و خلوص نیت
سر خود فرو بردہ بودم بجیب — کہ در گوشم آمد ندای غیب — کہ سالش بگو اد سر انبساط — بود در کنارش عروس نشاط
۱۲۷۰ھ



تصویر صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ اور حقیقی حضور نواب صاحب والی ٹونک دام اقبالہ

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ



تصویر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ بر ادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

اِسی سال مین نجم الدولہ دبیر الملک حضرت مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی نے ایک قصیدہ بزبان فارسی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بالقابہ کی مدحت مین ترقیم ذاکر بذریعۂ عرضداشت بھیجا پیشگاہ حضور والا سے جواوسکے جواب اور صلہ مین کچھہ تامل ہوا تو مرزا سے موصوف نے پھر ایک قطعہ بطور عرضداشت بخدمت حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر روانہ کیا سرکار والا سے صلۂ قصیدہ حسب الخواہ مرزا سے موصوف عطا ہوا چنانچہ نقل قطعۂ عرضداشت بہمنہ درج ذیل ہے ۵

گفتم بخرد بخلوتِ اُنس — کاے شمع چراغ ہفت ایوان (یعنی کرسے ۱۲)
آن گونہ عریضہ کہ دانی — درویش نوشتہ سوے سلطان
این ہر دو رسید نیست پیدا — زانسو اثرے بہیچ عنوان
ہیہات چہ گفتہ ام کہ باشم — از گفتہ خویشتن پشیمان
نوّاب بفکرِ ارمغان ست — تا نامہ فرستد بسامان
زود ست کہ جمع نیز گردد — دیرست کہ دادہ است فرمان
دیباز دمشق مخمل از روم — الماس ز معدن و زر از کان
فیروزۂ نغز از نشاپور — یاقوت گزیدہ از بدخشان
پشمینہ تعیتی ز کشمیر — زربفت گران بہا ز ایران
چون پیرخرد بدل فریبے — گفت این ہمہ رازہاے پنہان
گفتم کہ چو با من این کرم کرد — آن قبلہ و کعبہ گاہِ ایمان
من نیز طلب کنم ز ایشں — این مشکل اگرچہ نیست آسان
از عالمِ غیب جام جمشید — از چشمۂ خضر آب حیوان

آیا زچہ رو بود کہ نوّاب — آن گونہ قصیدہ کہ گوئی
رنجید و گزید مدح نوّاب — عقلم بجواب گفت غالب
وآنہا کہ بخاطرش گذشت ست — تا راہروان بحر و بر گرد
فیل از دکن و زر و گوہر از کوہ — جمازہ تیز روز بغداد
بالجملہ درنگ چون ازین روست — گشتم بہمہ امیدواری
ناچار ز راہِ حق گزارے — آئینہ و تاج از سکندر
تا عمر ابد بدو نشاطِ دائم — نیروے دل و ثباتِ ایمان

نہ نوشت جواب نامہ ام ہان — از صفحہ دمید سبزستان
اے کاش نگشتے ثنا خوان — زنہار مخور فریب شیطان
زود آن ہمہ جمع کرد و نتوان — آرند بکوشش فراوان
تو مسن ز عراق و دور زمان — شمشیر برندہ از صفاہان
بر رنج و ملال نیست برہان — مرہم نہ زخم یاس و حرمان
تا کردہ شود تلافے آن — انگشتر و تخت از سلیمان
نیروے دل و ثباتِ ایمان

توفیق جواب نامۂ خویش — تعجیل عطا و بذلِ احسان

بتاریخ یازدہم ماہ رجب المرجب سنہ صد بشکوے دولت و اقبال جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب عامل پرگنہ لوہارو فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حبیب نور خان نام رکھا گیا اور اسی سال مین بشکوے جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مغفور فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد العلیم خان نام رکھا گیا

اور اسی ایام مین بشکوے صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند سعید مولود سعید تولد ہوا صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان نام رکھا گیا اور انہین دونون مین بشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب خلف اصغر بخشی محمد زمان خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد ایوب خان نام رکھا گیا - اور اسی زمانہ مین بشکوے خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد العلی خان نام رکھا گیا چنانچہ = چراغ دودہ اہل ہدا = مادہ تاریخ ولادت ہے اس مولود نے کمسنی مین انتقال کیا - اسی ایام مین بشکوے اعزالامرا معزالملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد الحکیم خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس مثنوی سے ظاہر ہے ۵

چو فرزند خان معظم تبار — باسم سعید احمد نامدار — رفیع المکان - خان عبد الحکیم — وحید زمان رشک دُر یتیم

تولد شد از فضل رب بدیع — بثامن عشر ماہ اول ربیع — چو طالع شد آن روشن اختر بہر — جہان از نشاط ہوا فروخت چہر

جد امجد او کہ نامش دراست — سکندر شکوہ و فریدون فرست — سزاوار تاج و سزاوار تخت

جوان و جوان بخت روشن روان — قوی بازو و پُر دل و پُر توان — سخی و کریم و شجاع و جری — تہتن زمان و تہور فرے

فصیح و بلیغ و ذکی و فقیہہ — جسیم و فہیم و شکیل و وجیہہ — دُر درج و اقبال دولا سری — خور برج اجلال بالا تری

عدو بند پیل افگن و شیر گیر — مسمی باسم محمد وزیر — دلش خرم و خاطرش شاد باد — سپاہش خوش و مکش آباد باد

چو بنشیند این مژدہ جانفزا — زنشادی بجاید اندر قبا — طرب خانہ بہ جشن را ساز کرد — در مخزن جود را باز کرد

صلا داد بیگانہ و خویش را — غنی کرد محتاج و درویش را — کہن قصہ حاتمے تازہ کرد — جہان از بخشش پر آوازہ کرد

بحسب مراتب ہمہ را نوخت — بانعام و اکرام خوشنود ساخت — بر دال و دو شالہ و سیم و زر — بمندیل و سیلہ قبا و کمر

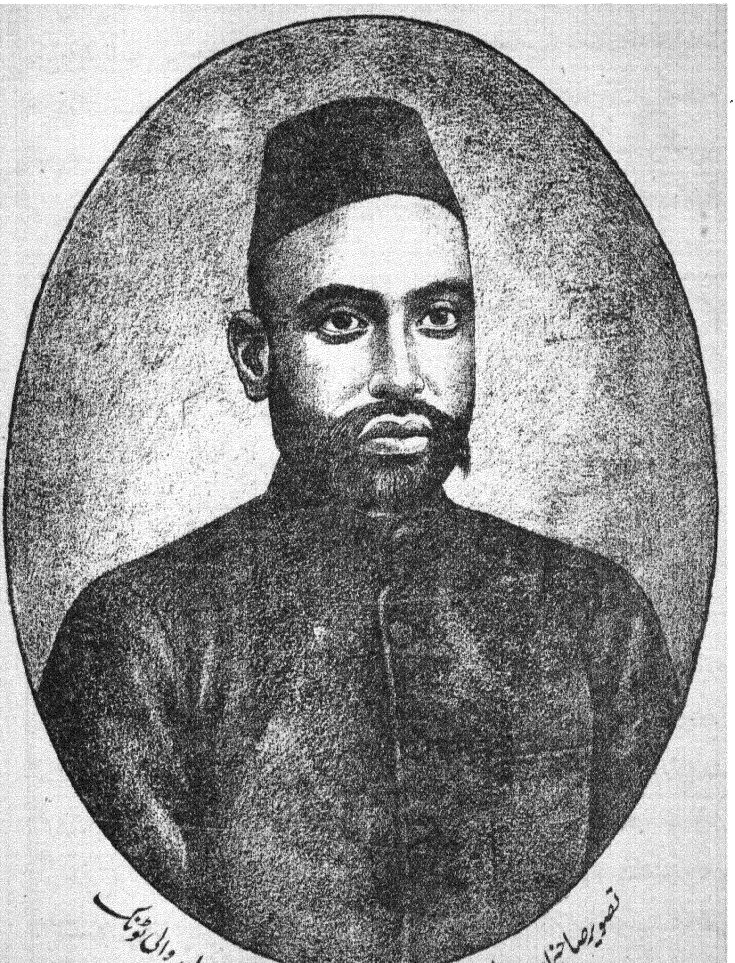
پے سال آن نونہال خوشی — چو کردم خیال از کمال خوشی — چنین مژدہ از سروش خرد — یکایک شنیدم ز گوش خرد

کہ شد سال میلاد آن نازنین — شجاع و سخی و ملیح و حسین — اور (گل گلزار عشرت) بہی مادہ تاریخ ولادت ہے - ۱۲۶۸ھ

صد افسوس اوس مولود مسعود نے بامراض چند در چند کمسنی مین انتقال کیا اور اسی سال مین ولایت انگریزی ریاست ٹونک مین قائم ہوا

۱۲۷۹ھ ہجری مین عقد نکاح صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب کا دلایتی بیگم دختر نیک اختر صاحبزادہ محمد عبد اللہ خانصاحب سے منعقد ہوا چنانچہ تاریخ تہنیت نکاح یہ ہے ۵

رفیع المکان خان عبد الحمید — وحید زمان ارجمند سعید — ز پیشانیش فرہ مہتری — نمایان بصد خوبی و برتری



تصویر صاحبزادہ عبدالحمید غالب صاحب برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

خدائے جہانش نگہدار باد | ہر کار و ہنرش نکلش یار باد | بخانہ تون مہ روئے عصمت نہاد
زماہِ محرم ششم روز بود | سعادت فزا برکت اندوز بود | عروس معنی در کنار تو باد ۱۲۴۶

آور اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ محمد عبد اللہ خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ نور الدین خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اوس نونہال چمن اقبال کی یہ ہے ۵

نور الدین ست صاحب عزت | ذی حشم ذو الوقار ذی حشمت | یسر برج حشمت و دولت
گفت تاریخ سال آن خوشحال | ہاتف طبع منظم اقبال ۱۲۴۶ | گوہر کان عزت و ثروت

موصوف فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ زین العابدین خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے ۵

جوان خان عبد اللہ جم جاہ | حق اندیش و حق اندوز و حق آگاہ | تولد گشت رشک ماہ تابان
بروز جمعہ کان بے شود مشتہر بود | زہے چنین رایع عشر بود | بود جاوید سبز و سرفراز
زعز خویش برخوردار باشد | الٰہی این نہال گلشن ناز | دعائیہ نجوا ندین بیت فی الحال
مبارک باشد این طفل گرامی | بامید دل و دینک نامی | محمد ۱۲۴۶ بہر سال آن خوش اقبال

آور اس صاحبزادہ کا کمسنی مین انتقال ہوگیا - بتاریخ چہاردہم ماہ صفر الظفر سنہ صد ریوم دوشنبہ خریطہ جنرل سنٹ چارج پاٹرک لارنس صاحب بہادر ریذنٹ راجستان حسب الحکم فرمانروائے ممالک ہندوستان و انگلستان ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند بنام نواب وزیر الدولہ بہادر مع سند استجازت تبنی بعد مرگ فرزند صلبی شرف نزول دیغ خلعول لایا اسی تقریب فرخت قریب مین دربار منعقد ہوا اکاون توپون سلامی سر ہوئین جملہ امرائے سرکار ابد قرار اور اہلکاران دربار نے نذرین پیش کین دوسرے روز افسران سپاہ نے بدستور عیدین کی نذرین گزارین اور رات کو نوبت نوازی رہی اور روشنی چراغان بیرون قلعہ اور مکانات سرکاری اور بازار وغیرہ مین ہوئی اور اسی طرح پر پانچون پرگنات مین روشنی بوجہ احسن بہر عرض ظہور مین آئی - بتاریخ بست و ہفتم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر کپتان ہول مین صاحب بہادر اجنٹ کو ٹہ فائز تونک ہوے حسب دستور ریاست سے استقبال وغیرہ عمل مین آیا بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر نواب وزیر الدولہ بہادر بنا بر ملاقات نواب معلی القاب لارڈ ایلجن صاحب بہادر بجانب اکبر آباد تشریف لے گئے - بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور حضور والا کا ارادہ قیام کا بیانہ علاقہ جے پور مین مدنظر تھا مگر چونکہ رئیس کوٹہ بنا بر ملاقات نواب صاحب بہادر بیانہ مین آکر قیام پذیر ہوگیا تھا حضور انور نے دو کوس آگے بیانہ سے بمقام تاروملی علاقہ بہرت پور قیام فرمایا اور خریطہ توقیعہ بنام رئیس کوٹہ متضمن عذر عدم ملاقات بصحابت امیر حسن خان صاحب مصطفےٰ آبادی بھیجا یا خانصاحب کا حال حضرت یمین الدولہ بہادر کے عہد دولت عہد مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ

بتاریخ نوزدہم بوقت نصف النہار حضور نواب صاحب بہادر فیل پر سوار ہو کر متصل شاہ گنج کے پہونچے تھے کہ کرنل برک صاحب بہادر ایجنٹ
رزیڈنٹ دلجستان نے آکر استقبال باغ کہنہ تک کیا باقی ملاقات کا قاعدہ حسب آئین مستمرہ بعرض وقوع آیا بعد ملاقات حضور والا دہان سے روانہ
ہو کر مع الخیر والعافیہ فائز دار الریاست ہوئے اسی ایام مین بمشکوے عزالامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ نے متولد ہوا صاحبزادہ کا نام زین
خان نام کیا گیا اور اسم تاریخی (فقی حسن خان) تجویز ہوا بنظر اقبال - مادہ تاریخ ولادت قرار دیا گیا - افسوس صد افسوس اس مولود نے بعد چندے
بامراض چند روز چند انتقال کیا انہین دنون مین بمشکوے جناب صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان نام کیا گیا
اسی ایام مین بمشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب فرزند متولد ہوا صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام کیا گیا - اسی زمانے مین بمشکوے جناب
صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان نام کیا گیا - اسی ایام مین بمشکوے صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ
خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عزیز اللہ خان نام کیا گیا انہین دنون مین خانصاحب محمد نادر شاہ داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے
انتقال کیا - تاریخ چہاردہم ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۰ ہجری احمد علیخان وکیل منجانب رئیس کوٹہ حاضر دربار و دربانو نواب وزیر الدولہ بہادر ہوا مشارٌ الیہ کے
تعظیم منجانب سرکار نعمت مدار ہونے چندی مہینے ۹ تاریخ بست و ہفتم ماہ مسطور تک موی الیہ کی جاری رہی بروقت رخصت مشارٌ الیہ کو خلعت
مع ہمراہیان سرکار والا سے عطا ہوا - اسی سال مین بمشکوے جناب عزالامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادتمند
تولد ہوا صاحبزادہ حامد خان نام کیا گیا چنانچہ قطعہ تاریخ ولادت ہے ۵

خدائے خالق و رازق و صانع	کہ خلق از کاف و نون آورد موجود	چو از دریائے فیضش دُر بشہوار	بروں آورد مقدارش بیفزود
ز انوارش فروزان دیدۂ دل	ز دیدارش منور شمع مقصود	کہ صاحبزادہ حامد خانست نامش	حسین از ماہ و از برجیس مسعود
چراغ دیدۂ اعزا امرا	معز الملک صاحبزادہ باجود	کہ احمد خان بہادر شوکت جنگ	بود نامش کہ یارش باد معبود
بنصف اللیل جمعہ وقت فرخ	ز رمضان المبارک ہشتمین بود	خرد تاریخش اندر گوش جانم	چراغ دیدۂ احمد بفرمود

آور اسی سال مین بمشکوے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یونس خان نام کیا گیا اور اسی
سال مین جناب صاحبزادہ محمد شاہ زمان خانصاحب خلف بخشی محمد زمان خانصاحب نے دست قطع ہونے کے صدمہ سے کہ بسبب شق تفنگ
بہ صدمہ شدید باتہ پہنچا تھا انتقال کیا چنانچہ اس مصرع سے تاریخ رحلت برآمد ہوتی ہے مصرع ازدست برفت نوجوانے
اسی سال کے آخر مین بمشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یوسف خان نام کیا گیا - تاریخ سیزدہم
ماہ محرم الحرام ۱۲۸۱ ہجری روز یکشنبہ ہنگام نماز پیشین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے فرمان روائے ریاست خداداد بعد ان و اولاد تا لبتی سال

تصویر صاحبزادہ محمد شاہ زمان صاحب مرحوم برادر خرد صاحبزادہ حیدر خانصاحب بہادر فتح جنگ



S. Nazeer ali

فرما کر نظر باغ کی بیچ کی کوٹھی مین انتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ بوجہ احتمال سکتہ کا پردازان ریاست نے سکوت اختیار کیا کیونکہ کوئی مرض الموت حضرت نواب صاحب بہادر بالقابہ کا مفہوم نہین ہوتا تھا۔ اطبا حیران تھے مقربان بساط دولت وحشت پریشان تھے الحاصل دوسرے روز بوقت یکپاس روز برآمدہ جانب چپ مزار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس کے مدفون کیا۔ قطعہ تاریخ انتقال حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ من نتایج افکار گہربار صاحبزادہ سید اللہ خانصاحب خلف الصدق جناب بخشی صاحب زادہ صالح محمد خانصاحب مرحوم یہ ہے ؎

حضرت وزیر الدولہ فرزند محمد امیر خان	ہستی سے ملک نیستی مین جب سے ہوا روان	سال بس ہشتاد و یک بارہ سو ہجری تھے عیان	۱۲۸۱ھ
کیا الامان وہ وقت تھا ساعت تھی کیا وہ جانکاہ	خاور نے تب تاریخ یہ فوت ولی نعمت لکھی	غم سے اک عالم کو جو دیکھا زمین پر لوٹتا	
تیغ سے تیری قضا یہ ہائے بے سر ہو گئی	ملک و حشم خلق و شہی اقبال و جاہ و عز و سخا	تفصیل اسمائے اخلاف حضرت نواب	

وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ ۔ جناب صاحبزادہ محمد نصیر خان بہادر مرحوم از بطن جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ محل اوّل ۔ صاحبزادہ فیض محمد خان بہادر متفنو از بطن جناب بادشاہ جہان بیگم صاحبہ محل دوم ۔ جناب صاحبزادہ محمد علیخان بہادر کہ الحال مسند نشین ریاست ہوئے ۔ (جناب صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان بہادر ۔ جناب صاحبزادہ محمد سعید اللہ خان بہادر ۔ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر) ایک والدہ سے یہ تینون صاحبزادے عالم وجود مین آئے ۔ تفصیل اسمائے دامادہائے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس ۔ محتشم الدولہ نواب غلام محمد خان بہادر ہزبر جنگ ائی جاوہ ۔ جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان بہادر ۔ جناب صاحبزادہ محمد عمر خان صفا سبسلی ۔ جناب صاحبزادہ محمد منیر خان صفا گلشن آبادی جناب صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب سبسلی ۔ جناب صاحبزادہ مولوی عبد المجید خانصاحب عرف نوشہ میان بیجاپی ۔ بتاریخ بازدہم ماہ دسمبر سال صدر روز شنبہ بعد ادائے مراسم تعزیت جمیع برادران و فرزندان حضور مغفور و جملہ متوسلین و ملازمین نے مذرین مسند نشینی کی صاحبزادہ بلند اقبال محمد علیخانصاحب بہادر کو دین بعدہ کپتان ہوبال سین صاحب بہادر قائم مقام احتشام جیپور فارٹ ٹونک ہو کر نظر باغ مین فروکش ہوئے دوسرے روز بوقت عصر صاحب بہادر بتعزیت نوابصاحب بہادر مرحوم قلعہ معلی مین تشریف لائے اور جس امر کی دریافت کرنی تھی دریافت کر کے بجانب جیپور مراجعت فرمائی اور اُس امر معلومہ کی اطلاع صاحب رزیڈنٹ بہادر کو دی بتاریخ نہم ماہ صفر سنہ صد خرابہ کرنیل البٹ صاحب بہادر قائم مقام رزیڈنٹ راجستان مشرقی بتعزیت نواب غفران مآب اجازت رتق و فتق امور ریاست بنام نامی یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخانصاحب بہادر جھونجھنگ شرف صدور عز ورود دلایا۔ جمیع خویش و اقارب و متوسلین و ملازمین نے مذرین پیش کمین اور آٹھ آٹھ مذر نواب کی ہر چہار تحانہ یعنی توپخانہ کمپو خاص و فتح کمپو و علاقہ کپتان احمد علیخان و علاقہ قلعہ ایگڑہ سے سرہو کے پیشگاہ حضور والا فیل پر سوار ہو کر قلعہ معلی سے

تشریف لائے اور کپتان احمد علیخان کے علاقہ کے قریب قیام فرمایا پھر ہر ایک تو پخانہ سے اکیس اکیس فیر توپ کے جملہ اکیسو ۲۱ سلامی سر ہوئے۔ اور اوس جگہ زرکثیر فرق اقدس پر تصدق کیا گیا دوسرے روز حضور والا بنا براوائے وگانہ مع ارکین دولت و معززین ریاست جامع مسجد مین تشریف لائے اور تین سو روپیہ خادمان مسجد و فقراء و غربا کو عطا فرمائے اس دن بھی زرکثیر نثار فرق مبارک ہوا۔ اس تقریب فرحت قریب مین مؤلف نے یہ قصیدہ لکھکر پیش کیا۔ **قصیدہ**

چمن شد از گل خورشید صبح نورانی — بسبزہ کرد نشیمن ہوا در افشانی
ہزار شکر کہ اکنون غزالہ خور شید — رہائی یافتہ از دام سنبلستانی
زجوش سبزۂ نورستہ باغ شد ریان — نسیم کرد بصحن چمن گل افشانی
بباغ چشمک نرگس بہ لالہ ارین شد باز — کہ کرد گل بچمن غنچہ راز پنہانی
کشید از سمن و یاسمن صبا عطری — بباغ از گل سنبل شدہ فراوانی
درین بہار کہ گلشن نشاط انگیزست — شروع مرغ چمن میکند غزل خوانی
قسم بطرۂ یار یگانہ گشت طولانی — نمانہ خاطر من جمع از پریشانی
شدست تا بنظر بازی خرد مائل — ز روئے آئینہ پیداست نکتہ حیرانی
بدیدہ خواب نگہ شد گران زبالش نرم — قماش محفل سبز خطست کاشانی
نظر بشبنم گل کن کہ صبحدم از باغ — بآفتاب رسیدہ زباک دامانی
بہ ہیچ دستانی آبرو گرفتارم — مناص نیست مرا ازین کمند طولانی
سپہر لطف و کرم آفتاب علم و عمل — محیط حلم و علم گوہر سخندانی
بخلق مثل دُر بیہا گران بعد — بود در انجمنش مہتر عشرت ارزانی
شود بہ رود گر نغمہ ترسی جاری — بہ بزم او چو کند ارغنوان فغانی
ز نالہ نوش حلاوت برند ذائقہ دان — چنان ز لعنت الوان پوزواہ انی
بخوان بزم دل افروز او ہمائے خرد — ببال و پر خودش میکند کس رانی
برآید انچہ ز دستش رکس نمی آید — بخلق و خلق ندارد درین جہانانی

شفق بجام بلورین صبح باده لعل — ز مہر نخیت برغم خمار ظلمانی
شگفت گل بگلستان ز فیض چشم بہار — بسر ز بر فگندست غنچہ بارانی
فتاد طوق تعشق بگردن قمری — قبائے سبز بہر کرد سرو بستانی
شگفت لالہ و نسرین و نسترن بچمن — گرفت فصل خزان موسم زمستانی
صراحی می ناب است غنچہ اورد دست — خمار نرگس ازان لب شکنہ بآسانی

غزل

زابر تیرہ زباران پرست مژگانم — ز گریہ شستی چشمم منست طوفانی
شدیم کافر زنار بندۂ یار — نمانہ ہیچ سرہ کار با مسلمانی
زتیغ ناز تو نبود شکایتم زبان — ہزار بار بخونم اگر بغلطانی
گہے بہر بن تو بوسہ گہے بہ پیرہنت — خوشست خاطر دیوانہ ام بویرانی
مگر بخیل خلیل حمایت شاہی — خدیو مملکت بذل خلق سبحانی
رئیس تونک یمین الدول ذریر الملک — عدیل او چو عدم چون زوز ظلمانی
شود بہ بزم طرازی اگر دلش مائل — ز انبساط بر قصد بجم روحانی
پیالہ حلقہ چشم پری کند طیار — کہ تا ز شیشہ نماند شراب یحانی
بتار ساز نمذ زہرہ ار طرب ناخن — بہ تہنیت بکند مشتری نواخوانی
بگاہ نبت صفت خانہ گر رہا یابد — دو بر چو سرخ قصد زیر پا بآسانی
زرائے او اگر آباد موضعے گردد — چہ ممکن ست کہ رو آورد بویرانی

تصویر حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست ٹونک



کسیکہ دخت بگردہ تو چشم امید — نمی کند ہوس سدرۃ صفہانی — تو آن نہال کرم گستری کہ از جہت — کسے نماند کہ بر گل نکرد ہ انی

زاستان تو شد کامیاب آفاقے — بود بدست تو انگشتر سلیمانی — ہزار عقد کشائی بناخن توفیق — تو آن نئے کہ بکار کسی فرو مانی

بہ نیم لمحہ شود مدعاے او حاصل — بسیئ کار کسے گر زبان بجنبانی — کشود کار جہان جملہ بر تو موقوف است — تو مشکلات بہ حل کنی یا آسانی

در آن حدیقہ کہ لطف تو باغبان گردد — فسردہ اش نکند موسم زمستانی — زور گہ تو رسد گر کسے بجہیت — تمام عمر نہ بیند رخ پریشانی

چنان کشادہ جبین ست صبح اقبالت — کہ آفتاب در سودہ است پیشانی — فراست ذرس تو کند چہ خامہ زم — کہ صورتش چو پری ہست و سیرت انسانی

بہ تیز گامی اومی خورد صبا سوگند — بدل مقرر شد بر قشن گرم جولانی — زاعتقاد در سوختم تو خوب سیدانی — کہ نیز نم دم مداحی و ثنا خوانی

درین زمان بہ ثنائی تو بستہ ام عہدے — مدیح خاص تو ام آشکارہ پنہانی — بدوستی تو اقرار کردہ ام نخست — بدل ہراس ندارم ز دشمن جانی

تصور تو چنان جاگرفتہ است بدل — کہ ہیچ آئینہ ام نقش نہ پذیرانی — رموز اہل معانی تو خوب مے فہمی — کلام نکتہ طرازان تو خوب سیدانی

کنم چو ختم سخن بر دعاے دولت تو — فرشتگان ہمہ آیند در دعا خوانی — چراغ شمس و قمر تا کہ مشتعل ماند — فلک کند رکوا کب چو سبحہ گردانی

فزون ہمیشہ بود عمر و جاہ اقبالت — مدام باد تو التفات یزدانی — مدیح و اصف مدوح آبرو جوئیم — بلند رتبہ من گشت در سخندانی

حضور والا نے بداد قدر دانی اس قصیدہ کے صلہ مین انعام معقول عطا فرما کر بامشافہ یہ ارشاد فرمایا کہ مولانا حکیم عبد العلی سے کہ تمہارے والد کے شاگرد رشید ہین تحصیل علم حکمت کرو اور طب کا ڈھنگ سیکھو جو تنخواہ تمہارے والد کی سرکار سے مقرر تھی وہی تمہارے نام ہو جائے گی خاکسار تحصیل حکم حضوری آداب بجالایا اور اوسی روز سے تحصیل علم حکمت مین مصروف ہوا - بتاریخ دوازدہم اسی ماہ وسال مین اوّلاً ہر چہار توپخانہ سے دو دو فیر توپون کی کنارۂ رود بناس پر بطور سلامی سر ہوے بعدہٗ گولہ اندازان چابکدست نے اپنی صنعت گولہ اندازی و نشانہ بازی ظاہر کر کے حضور والا کو خوشنود فرمایا - بتاریخ بست و یکم ماہ مسطور حسب الارادہ وزیر محمد خانصاحب نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور کو واسطے کار سرکار کے دار الخیر اجمیر کو گیے تھے بوقت یکپاس شب کہ نشتہ مع خریطۂ رزیڈنٹ بہادر واپس آئے بعد دریافت مضمون خریطۂ رزیڈنٹی حکم عالی در بارۂ معافی محصول یک روزہ نسبت سوداگران دیوپاریان وروشنی چراغان صدر مین تین روز اور پرگنات مین ایک روز صادر ہوا بتاریخ بست و ہشتم روشنیہ موجب حکم والا روشنی چراغان بازار علی گنج مین معرض ظہور آئی اور بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب سنہ صدر خاص نصیبۂ ٹونک آور کپسودم اور عسکر فیروزی مین روشنی چراغان ہوئی اور بتاریخ ہیجم ماہ مسطور روشنی چراغان اندرون محل سرا الطرز بہترین اور آئین خوشترین عمل مین آئی اور اسی سال مین نواب صاحب بہادر نے یہ شعر مہر مین کندہ کرایا شعر

در آفاق و افلاک این بنجلی ست	کہ منقاد حکم محمد علی ست	

اور یہ تینوں سجعے نواب صاحب بہادر کے جداجدا مہروں میں کندہ ہوئے سجھے ۔

اسیر وزیر محمد علی	نگہبان دین محمد علی	چہارم خلیفہ محمد علی

اور مولف نے یہ قطعۂ تاریخ مسند نشینی کہا ۵

یمین الدولہ عالیجاہ نواب	شدہ مسند نشین باز بخت یار	نمودم آبرو چو فکر تاریخ	بگفتم از - تفاخر - بنک اختر
		۱۲۸۱ھ	۱۲۸۱ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی روز آدینہ بعد ادائے نماز جمعہ جانب موضع ہمور حضور پُر نور تشریف فرما ہوئے اور وہاں پر آبادی موضع جدید کا حکم ذاکر محمد گڈہ کو تشریف لے گئے بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور روز شنبہ حضور داخل علی گڈہ ہوئے گیارہ فیر نواب سلامی کے قلعہ علی گڈہ سے سر ہوئے تجویز رتق و فتق دآبادی دیہات بسرحد اکثر مواضعات فرماکر موضع بانسلا تشریف فرما ہوئے - ہوشدار خان نامی ملازم رئیس اندرگڈہ نے اپنے آقا کی جانب سے حاضر حضور ہوکر پیغام ملاقات کا پہونچایا - حضور والا نے اقرار ملاقات کا فرمایا اور موضع کرواڑیا میں رونق افروز ہوئے بتاریخ بازدہم ماہ جمادی الاول روز پنجشنبہ رئیس اندرگڈہ بعد ملاقات حضور انور سے مراسم تعزیت حضور منفرداً ادا کرکے واپس گیا بتاریخ دوازدہم ماہ مسطور روز آدینہ حضور والا نے رئیس اندرگڈہ سے ملاقات فرمائی الکیس فیر نواب کی سر ہوئے بتاریخ یازدہم رئیس موصوف خیمہ سرکار والا میں حاضر ہوکر مستفید ملازمت ہوا بتاریخ شانزدہم حضور والا بتقریب دعوت قلعۂ اندرگڈہ میں تشریف فرما ہوئے بعد دعوت رئیس اندرگڈہ نے بہت سامان بطور تحفہ پیشکش کیا حضور انور نے بصد منت و سماجت رئیس موصوف یک قبضہ شمشیر اور دو شالہ قبول فرمایا - بتاریخ ہفدہم رئیس موصوف بنابر ملاقات خیمہ حضور انور میں آیا سرکار والا سے رئیس موصوف کو بمبلغ بالصد و چہل روپیہ بابت قیمت شمشیر و خلعت وغیرہ عطا ہوا ادسی روز سرکار فیض مدار وہاں سے روانہ ہوکر موضع کرواڑیا میں تشریف لائے اور بتاریخ ہیجدہم روز آدینہ علی گڈہ میں تشریف فرما ہوئے بعد ادائے نماز جمعہ بوقت عشا ٹونک میں رونق افروز ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر کپتان لیمن صاحب بہادر افسر توپخانہ ہند و انگلستان مع ملازمان سرکار انگریزی براہ ست کہنڈہ فائز نیماہیڑہ علاقۂ ریاست ٹونک ہوا - بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر سید ولایت شاہ معتمد ریاست جاورہ مع سامان خلعت مسند نشینی منجانب محتشم الدولہ نواب عزت محمد خان بہادر ہزبر جنگ رئیس جاورہ وارد ٹونک ہوا - بتاریخ بست و پنجم سید مذکور نے سرکار میں سامان خلعت پیش کیا حضور سے سید مذکور کو خلعت و زر نقد بطور خصتانہ عطا ہوا - بتاریخ ہفدہم ماہ شعبان المعظم

سنہ صدر جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس کو سرکار والا سے خطاب اشرف الامرا عمدۃ الملک بہادر فتح جنگ عطا ہوا - اور صاحبزادہ محمود خان صاحب خلف اکبر صاحب زادہ محمد نصیر خان صاحب کو خطاب شمس الامرا نظام الملک بہادر تہور جنگ اور صاحبزادہ محمد خان خلف صاحب زادہ فیض محمد خان صاحب کو خطاب خاص الامرا اعتماد الملک بہادر شمشیر جنگ - اور صاحب زادہ احمد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب کو خطاب اعز الامرا معز الملک بہادر شوکت جنگ اور صاحب زادہ وزیر محمد خان صاحب داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ کو خطاب معتمد الامرا منتظم الملک بہادر غضنفر جنگ - اور حکیم سید سرور شاہ کو خطاب مسیح الزمان وفادار خان بہادر صمصام جنگ - اور مولوی سید علی احمد صاحب میر منشی کو خطاب فخر العلما دبیر الملک اور دیوان شمس الدین احمد کو خطاب موتمن المہام معین الملک اور منشی محمد منظور علی صاحب کو خطاب مشیر خاص ابو سلیمان اور مولوی فضل اللہ صاحب کو خطاب افضل الفضلا والکمل العلما اوستاد خاص - اور سید عبد الرحمن صاحب عرف چھوٹے میاں کو خطاب قطب الامرا خان بہادر مظفر جنگ - اور سید ارشاد حسین خان صاحب کو خطاب معتمد خاص فخر الزمان اور بخشی سید انوار الدین صاحب کو خطاب بخشی الملک خان بہادر ہیبت جنگ - اور مولوی محمد نجف علی خان صاحب کو خطاب تاج العلما قلزم بحر علوم اور مولوی حکیم سلطان محمود خان صاحب گرامی کو خطاب مسیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعرا مظفر جنگ - اور جناب مولوی الٰہی بخش صاحب نازش کو خطاب ملک الشعرا - اور احمد حسن خانصاحب ذکائی کو خطاب فدوی خاص - دلیر جنگ عطا ہوئے - (دلیر جنگ) سے سن ولادت خانصاحب موصوف برآمد ہوتا ہے ۱۲۴۶ - حضرت یمین الدولہ بہادر بالقابہ نے مسند نشینی کے چند روز بعد خانصاحب معزی الیہ کو ناظم پرگنہ پڈادہ مقرر فرمایا حضور والا نے انکی خوش انتظامی معائنہ زنائی نہایت خوش ہوئے اور بمزید قدردانی ترقی منصب کے ساتھ پرگنات چھبڑہ گوگور - پڈادہ - سردیجر بعہدۂ افسری نفاذ مہمائے پرگنات مذکورہ بالا بہ تقرر سہ صد روپیہ ماہوار بعطائے خلعت فاخرہ نصب فرما کر بوعدۂ عطائے جاگیر لائق موعود و مشکور فرمایا - بعہد دولت عہد امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہم رئیس حال بارہ دیگر نظامت پرگنہ پڈادہ پر مامور ہوئے - رعایائے پرگنہ ان سے بکمال درجہ خوشحال و شاکر رہے - بعد ازاں حسب الحکم حضور والا انکے خدمات صدر میں منتقل ہوئیں چنانچہ بعہد پنجایت محکمہ دیوانی مال میں بطور پیشدست جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر بمہمات مال کام انجام دیتے رہے - جو وقت صاحب زادہ صاحب بہادر

موصوف الصدر بمدۂ نیابت ریاست پر مامور فرمائے گئے چند مدت تک یہ اونکے پیشدست رہے - جب صاحب زادہ صاحب بہادر کا رنیابت سے دست کش ہوئے - تو خان صاحب نے بھی اپنے خدمات سے استعفا دیا اوسوقت سے آج تک خان صاحب جناب صاحب زادہ صاحب بہادر کی رفاقت مین نج کی تمام خدمات ونگرانی ال وانتظام دیہات وغیرہ کو بحسن وجوہ انجام دیتے ہین چنانچہ بست وہم شعبان المعظم روز شنبہ سرکار والا رونق افروز چھاؤنی دیولی ہوکر شاہ پورہ وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہوئے بتاریخ سوم ماہ رمضان المبارک قبیل عصر داخل نیما ہیڑہ ریاست ٹونک ہوئے تیرہ فیر سلامی کے قلعۂ نیما ہیڑہ سے سر ہوئے بتاریخ چہار دہم ماہ مذکور علی الصباح جمیع کارپردازان ومتوسلان نے حاضر ہوکر نذرین پیشکش کین بعد ازان انتظام آبادی چند دیہات کا حکم فرمایا آسی اثنا مین سید دلایت شاہ ومحمد حسین خان نے بعد ادائے نذر منجانب رئیس جاورہ پیغام ملاقات پہونچایا - بتاریخ بستم ماہ مذکور رئیس جاورہ داخل علاقۂ نیما ہیڑہ ہوئے سرکار والا نے ایک کردہ مشابعت کرکے ہاتھیون پر ملاقات فرمائی بعد ازان ہر دو رئیس نیما ہیڑہ مین تشریف لائے تو پنجانہ نیما ہیڑہ سے فیر سلامی کے سر ہوئے - رئیس جاورہ مع والدۂ خود ووالدۂ خان جہان خان اندرون شہر متصل رانی کھیڑہ فروکش ہوئے - چندی دو صد روپیہ یومیہ کے سرکار سے مقرر کئے گئے - بتاریخ بست وسوم حضور انور مع رئیس جاورہ ولشکر ہمراہی عازم جاورہ ہوئے اول منزل مہارگڈہ مین ہوئی دعوت منجانب رئیس جاورہ بجمیع لشکر سرکاری عمل مین آئی -

دوسری منزل کھیڑہ مین ہوئی رئیس جاورہ کہ ہمراہ حضور تھے قبل فائزی سرکار والا جاورہ مین پہونچے اور سامان جمع کرکے موضع ارنیان تک کہ جاورہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے بنابر استقبال آئے - ارجمند نورخان مختار کار رئیس موصوف نے چار کوس تک استقبال کیا آلحاصل بروز پنجشنبہ وقت یک نیم پاس روز برآمدہ حضور الاشہر جاورہ مین داخل ہوئے اور وقت فائزی حضور اکیس فیر توپ سلامی کے توپخانۂ جاورہ سے سر ہوئے بعدہ حضور انور نے کوٹھی رئیس موصوف مین نزول اجلال فرمایا بروز عید بندگان حضور مع ملازمین ومتوسلین سرکاری مع رئیس موصوف بنابر ادائے نماز عیدگاہ مین تشریف فرما ہوئے وقت سواری حضور اکیس فیر توپ کے توپخانۂ رئیس جاورہ سے سر ہوئے بعد ادائے نماز سرکار والا کوٹھی رئیس موصوف مین تشریف لائے پھر اکیس فیر توپخانہ مذکور سے سر ہوئے بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم وقت چار ساعت روز برآمدہ حضور والا بجانب نیما ہیڑہ تشریف فرما ہوئے جسوقت کہ متصل چھاؤنی نیچہ کے پہونچے وہان کے جرنیل نے نیم فرسنگ پیشوائی کی اور وقت فائزی حضور انور چھاؤنی مذکورہ بالا سے ستّرہ فیر توپ سلامی کے سر ہوئے اور

بروقت ملاقات جرنیل موصوف نیز سلامی اتواب بدستور عمل مین آئی جسوقت حضور جیاونی مسطورہ سے روانہ ہوئے
مکرر سلامی اتواب منجانب جرنیل موصوف بعرض ظہور آئی قبل اذان عشا داخل نیامپیڑہ ہوئے حسب معمول سلامی
اتواب کی عمل مین آئی بموجب حکم حضور پرنور جناب خسرو زمانی بیگم صاحبہ وافتخار الامرا مختار الملہام صاحب زادہ
محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ فائز نیامپیڑہ ہوئے بعد استیجازت بندگان والا
صاحب زادہ صاحب موصوف بنابر ملاقات رئیس جاورہ بجانب جاورہ روانہ ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ
مذکور حضور پرنور روانہ جانب ریاست ہذا ہوکر بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور رونق افزائے ٹونک ہوئے - اسی ایام مین
بخشکوئے حضور لامع النور نونہال ارجمند تولد ہوا - صاحب زادہ محمد رفیق خان نام رکھا گیا اور اسی
اثنا مین خبر وحشت اثر ارتحال وانتقال الیٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان وتقرری کرنیل ایڈن صاحب
بہادر ایجنٹ میواڑ بجاے رزیڈنٹ میواڑ متوفی پہونچی - زان بعد فریضہ سومہ حضور منجانب رزیڈنٹ موصوف
متضمن امور خود بعہدہ رزیڈنٹی راجستان شرف ورود بخش صدور لایا جب درخواست صاحب رزیڈنٹ
متوفی کے سامان خلعت جواسطے حضور انور کے ارباب صدر عالی قدر کے جانب سے تجویز ہوا تھا باہتمام
کاپردازان سرکاری روانہ دارالخیر اجمیر ہوا بموجب درخواست مجیب الدولہ حافظ محمد حسن خان بہادر - بتاریخ
ہفتم ماہ ذیعقدہ بچاس سوار رسالۂ خاص وبیادگان پلٹن خاص بنابر حفاظت خلعت بجانب دارالخیر اجمیر روانہ ہوئے -
صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان نے قبل فارسی خود سپاہ سرکاری کو رخصت کیا اور میجر میگڈانل صاحب بہادر کمان
افسر جیاونی دیولی کو تحریر کیا کہ مع دو کمپنی پلٹن و یک ضرب سواران رسالہ خاص بتقریب فرخت قریب خلعت
رسانی فائر ٹونک ہون اور نیز کپتان فیل پاٹ صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی کو دربارہ فارسی ٹونک ترقیم فرمایا صاحب ایماے
رزیڈنٹ بہادر راجستان میجر صاحب ممدوح کپتان صاحب موصوف مع فوج بتاریخ بستم ماہ ذیقعدہ وقت یک پاس روز برآمدہ فائز
ٹونک ہوکر نظر باغ مین فروکش ہوئے اور اسی تاریخ کپتان ہول مین صاحب بہادر ایجنٹ جیپور تشریف فرمائے ٹونک ہوئے
ریاست ہذا سے حسب دستور قدیم پیشوائی عمل مین آئی - اور بتاریخ بست ودوم ماہ مذکور کرنیل ولیم فریزر نیک ایڈن صاحب
بہادر رزیڈنٹ راجستان تشریف لائے حضور پرنور نے بنفس نفیس رودباس تک پیشوائی کرکے فیل پر جسلے عدہ ملاقات کی اور اثنار راہ
مین تانظر باغ گفتگو باہم رہی پھر حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نظر باغ مین فروکش ہوئے ستردہ فیر اتواب سلامی کے سرہوئے

بعدہٗ خریطۂ صاحب ریذیڈنٹ بہادر راجستان محتوی نوید رخصت جاوید تقرری عہدۂ مستقل ریذیڈنسی راجستان بنام اون کے حضور انور کے ملاحظہ مین گذرا اس خبر کے معلوم ہوتے ہی حکم عالی نسبت افسران توپخانہ صادر ہوا کہ اتوار سلامی سہون پانچون توپخانہ سے جو کہ باہر قلعہ کے صاحبان انگریز کی سلامی کے واسطے لیس تھے گیارہ گیارہ فیر سلامی سر ہوئے - اور عصر کے وقت ریذیڈنٹ بہادر و ڈاکٹر وہوک صاحب میجر میکڈالن صاحب بہادر و کپتان بردس صاحب بہادر باستقبال معمولی قلعۂ معلے مین تشریف لائے سترہ فیر سلامی توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے حسب دستور مشابعت وغیرہ بھی عمل مین آئی - دبوقت رخصت پھر سترہ فیر سر ہوئے اور شب کو امیر گنج و وزیر گنج و علی گنج و قصبہ ٹونک مین روشنی چراغونکی بڑی دھوم دھام سے ہوئی -

نوبت نوازی کا جلسہ قلعۂ معلی کے دروازے کے روبرو اور آتش بازی کا ہنگامہ نظر باغ کے دروازہ کے سامنے تھا روشنی کا دوسرا طرہ مزید بران تماشائیون کا میلہ بالحاصل صاحب ریذیڈنٹ بہادر ہنگام طلوع آفتاب مع دیگر صاحبان رفیع المکان باخلعت وسامان و بصد تزک و شان کے مع ہر دو کمپنی مُبارک چھاؤنی دیولی و ترب سوارون کے قلعۂ معلی مین تشریف لیگئے لیکن سپاہ قلعہ کے باہر رہی اور حسب معمول سلامی ہوئی بعد گفتگوئے جانبین مجلس برخاست ہوئی ریذیڈنٹ بہادر راجستان نواب صاحب بہادر کو فیل پر سوار کر کے قلعہ کے باہر لائے پچپن پچپن فیر توپون کے ہر ایک توپخانہ سرکاری سے سر ہوئی پھر سترہ فیر کی سلامی سر ہوئی اور گیارہ فیر حضور کی سلامی کے توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے بعد ازان ریذیڈنٹ بہادر اور دیگر صاحبان ہمراہی رخصت ہوکر ڈیرہ گاہ پر آئے - اس تقریب فرخ قریب کی خوشی مین المہنڈار روپیہ نقد اور چھل من شیرینی وغیرہ انگریزی فوج کو تقسیم ہوئی - اور عصر کے وقت حضور پُرنور ریذیڈنٹ صاحب بہادر کے خیمہ مین تشریف فرما ہوئے سترہ فیر سلامی کے ریذیڈنٹ بہادر کی طرف سے سر ہوئے بوقت دو ساعت روز باقیماندہ ریذیڈنٹ بہادر مع تمام صاحبان بہادر رخصت ہوئے اور صاحبان موصوف کی رخصت کیوقت سترہ فیر پھر سر ہوئے اور یہ قاعدہ اوسوقت سے آج تک جاری و ساری ہے اسواسطے کہ چلنا تو پوکا بوقت رخصت صاحب ریذیڈنٹ بہادر اس پیشیمقرر نہ تھا نواب امین الدولہ بہادر بکمال اتحاد اور مزید وداد اس قاعدہ کے موجد ہوئے چنانچہ اب تک دستور عملدرآمد ہوتا ہے اور اسی اثنا مین پرگنات بنام عمال پرگنات اندرین باب جاری ہوئے کہ بجائے اسمِ ٹونک محمد آباد - اور بجائے چھپڑہ حیم آباد - اور بجائے نیا ہیڑہ اسحٰق آباد - اور بجائے پڈاوہ ابراہیم آباد - نام رکھے گئے ہین اور انہین نامون سے مشہور ہونا چاہیئے - اور تاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ زین العابدین خانصاحب سینۂ نواب کلب علیخان صاحب بہادر رئیس رامپور بہ استقبال معززان ریاست و اردو ریاست ٹونک ہو کر سیدہ سراج احمد کے مکان پر فروکش ہوئے تاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن وبتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور صاحبزادہ زین العابدین خان صاحب نے مع فرزند ارجمند نظر باغ مین حاضر ہوکر ملازمت بندگان والا حاصل کی اور حسب قاعدہ حضور مین نذر کرکے ایک گھڑی بیٹھ کر اپنے فرودگاہ پر آگئے اور بتاریخ چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور خلعت رخصت صاحبزادہ صاحب موصوف کو سرکار والا تبار سے مرحمت ہوا - اور بتاریخ پنجم ماہ مزبور سنہ صدر نواب غوث محمد خان بہادر والی جاورہ بعارضۂ ہیضہ بگرائے منزل ناگزیر ہوئے اور بتاریخ ہشتم ماہ مذکور احمد خان وکیل مہاراؤ رام سنگھ بہادر والی کوٹہ مع سامان ضیافت صدر نشینی وارد ٹونک ہوا اول نذر کرکے پنجاور کے بعد ازان خریطۂ رئیس ممدوح کا پیش کرکے سامان ضیافت کا پیشکش کیا مومی الیہ پیشگاہ حضور والا مین آدھ گھنٹہ توقف کرکے اپنی فرودگاہ پر چلا آیا بتاریخ بست و نہم ماہ صفر سنہ ۱۲۸۳ھ حرمین سو جمل چاندادت اور سید یوسف علی فتح گڈھ کے رئیس کی جانب سے بتقریب صدر نشینی حضور پرنور سامان ضیافت کا لائے اور بتاریخ بست و یکم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور شمار الیہما حاضر حضور ہوئے اور نذرین گذار کر فتح گڈھ کے رئیس کا خریطہ اور سامان ضیافت کا پیش کیا بندگان والا نے اسکو قبول کرلیا - بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر مومی الیہما خلعت کے ساتھ رخصت ہوئے - بتاریخ بست و یکم ماہ رجب المرجب سنہ مذکور محمد مید خان معتمد رئیس راج گڈھ با سامان ضیافت وارد ریاست ہذا ہوئے - اور اسی ماہ کی بارہوین تاریخ کو معزی الیہ نے دربار مین حاضر ہوکر اول نذر پیش کی بعدہ خریطۂ رئیس راج گڈھ کا ملاحظۂ والا مین پیش کرکے سامان ضیافت کا پیش کیا اور بتاریخ شانزدہم ماہ مرقوم الصدر معزی الیہ حضور سے خلعت رخصت پاکر راہی راج گڈھ ہوا مومی الیہ کی چندی ریاست سے روز خصت تک جاری رہی اور بتاریخ بست و ہفتم ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۶ عیسا کہ سنہ ۱۳۲۴ھ یوم جمعہ مہاراؤ رام سنگھ بہادر رئیس کوٹہ راہی ملک بقا ہوئے و بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۲ھ کو خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ و صاحبزادہ محمد عمر صاحب و صاحبزادہ محمد جلال خانصاحب بنابر سرانجام مراسم عقد نکاح محمد ابراہیم علیخانصاحب کہ دختر نیک اختر صاحبزادہ محمد زین العابدین خان سے قرار یاب ہوا تمامع پچیس ۲۵ سوار دیک کمپنی پیادہ طرف جے پور روانہ ہوئے اور ماہ مذکور کے ساتوین تاریخ کو جیپور مین داخل ہوکر ادائے مراسم نکاح مین جانبین سے گفتگو ہوئی اور ماہ مرقوم الصدر کے آٹھوین تاریخ کو سعد اللہ خان ملازم ریاست جے پور نے صاحبزادگان مسبوق الذکر کے دعوت کی اور نوین تاریخ کو محمد عثمان خانصاحب خلف مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے صاحبزادگان کی دعوت کی اور دسوین تاریخ پنجشنبہ کو نکاح ہوا اٹھارہوین تاریخ صاحبزادگان موصوف داخل ریاست ہذا ہوئے اور اسی تاریخ عقد نکاح دختر نیک اختر حضور پرنور کا صاحبزادہ محمد رضا خان عرف پیارے صاحب خلف صاحبزادہ زین العابدین خان سے

منعقد ہوا توپ کے گیارہ فیر اس تقریب فرحت قریب مین سر ہوئے اور گیارہوین تاریخ ماہ ربیع الثانی سنہ صدر شنبہ کے وزر دو گھڑی دن چڑھے صاحب زادہ عبدالصمد خان صاحب برادر حضور پرنور بعارضہ استسقاء مبتلا ہو کر بوقت شب دو گھڑی رات رہے راہی ملک بقا ہوئے - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور بارہوین تاریخ کو موتی باغ مین کہ دفن گاہ رؤسائے ریاست ہذا ہے مدفون کیا - اور بتاریخ گیارہوین ماہ جمادی الاول سنہ صدر کو کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی مع میم صاحبہ دلپسر خود کہ اکبرآباد جاتے تھے ٹونک مین داخل ہوئے گیارہ فیر توپ سلامی حسب معمول سر ہوئے اور بوقت باقی رہنے چار گھڑی دن کے میم صاحبہ مع مہ خود بسواری فینس کہ کہارون کی ڈاک قصبہ نوائی تک سرکار سے مامور تھے راہی اکبرآباد ہوئین اور ماہ اکتوبر کی تیسری تاریخ ۱۸۶۶ء کو چہارشنبہ کے روز میجر میگنڈالن صاحب بہادر ٹونک مین داخل ہوئے - گیارہ توپین سلامی کی سر ہوئین اور مچھی بھون مین فروکش ہوئے - اور بوقت سہ پہر حضور انور واسطے ملاقات صاحبان موصوف کے نظر باغ مین تشریف لائے اور بعد ادائے رسوم عطر و پان وغیرہ حضور رخصت ہو کر کوٹھی بالاخانہ مین تشریف لائے بعد دو ساعت کے ہر دو صاحب واسطے ملاقات حضور انور کے بالاخانہ کی کوٹھی مین آئے بعد ادائے رسوم عطر و پان ہر دو صاحبان موصوف بجانب جے پور راہی ہوئے -

کیفیت تشریف بری حضور انور بسوئے دار الخیر اجمیر شریف بتقریب ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان

بتاریخ بیستم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر نواب صاحب بہادر مع متوسلان و معززان بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے - بتاریخ بیست و ششم ماہ مذکور اجمیر مین داخل ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے حسب معمول دو کروہ تک استقبال کیا بعد ازان حضور والا نے پرتاب مل سیٹھ کے بنگلہ پر قیام کیا ستّرہ فیر توپون کے بطور سلامی رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے چلے سہ پہر کو حضور انور صاحب رزیڈنٹ بہادر کے بنگلہ پر واسطے ملاقات کے تشریف فرما ہوئے - لفٹنٹ بلیدصاحب نے قیام گاہ تک حضور کی پیشوائی کی اور حسب معمول رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے سلامی کے ستّرہ فیر چلے بعد تین گھنٹہ کے حضور انور رخصت ہو کر اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے سلامی اتوپ حسب معمول عمل مین آئی - اور بتاریخ بست و یکم اسی ماہ کی صاحب رزیڈنٹ بہادر واسطے

ملاقات حضور انور کے تشریف لائے حضور نے بموجب قاعدۂ قدیم کے استقبال کیا سترہ توپین سلامی کی حضور پرنور کی طرف سے سر ہوئیں رزیڈنٹ بہادر نے قریب تین گھنٹہ کے قیام کیا بعد عطر و پان کے رخصت ہوئے - اتواپ سلامی نواب صاحب بہادر کی جانب سے سر ہوئیں بتاریخ بست و دوم صہبر کے وقت حضور پرنور صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر تشریف لائے قریب تین گھنٹہ کے وہان قیام فرماکر اپنی فرودگاہ مین تشریف لائے اور شام کے وقت واسطے زیارت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ کے گئے اور خانقاہ کے خادمون کو قریب دو ہزار روپیہ کے عنایت فرمایا اور بتاریخ بست و سوم حضور والا بہ واسطے ملاقات رزیڈنٹ بہادر کے تشریف فرما ہوئے قریب تین گھنٹہ کے قیام فرماکر رخصت ہوئے پھر حضور والا واسطے زیارت مقبرۂ حضرت سیّد حسین شہید قدّس اللہ سرّہ کے تارا گڈھ کو گئے اور وہان کے خادمون کو بہت سا زر و سیم عطا فرمایا - اور دسی روز چار گھڑی دن رہے صاحب رزیڈنٹ بہادر آپکو راہی ہوئے - حضور والا مع ملازمین داخل محل صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر واسطے تناول طعام ضیافت کے تشریف لیگئے پھر بتاریخ بست و چہارم کو سید وزیر علی اور سید حفیظ علی نے سرکار والا کی دعوت کی حضور نے بوجہ ناسازی مزاج و مرج اونکے مکان پر نزول اجلال جلوس اقبال نفرمایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب کو مع ملازمان معزز داخل کاران ممتاز کے تناول طعام ضیافت کی اجازت دی اور بتاریخ بست و پنجم حضور انور نے مع لشکر ظفر پیکر دار الخیر اجمیر سے کوچ فرمایا خیام اقبال انضمام چہاونی نصیر آباد مین نصب کئے گئے مارٹر نے ایک کروہ تک استقبال کیا جنرل صاحب بہادر چہاونی دیولی نے بوجہ رحلت زوجۂ خود کے معذرت کرکے پیشوائی نکی سترہ توپ سلامی کے وقت فایزی و واپسی چہاونی نصیر آباد سے سر ہوئے - اور اسی قدر بوقت رخصت فیر سر ہوئے - اور بعد ازان موضع کوتیانہ علاقہ کشن گڈھ مین قیام ہوا اور گوبند سنگھ شاکر جاگیردار موضع مذکور مع ہمراہ و برادران سمیمان لچھمن سنگھ و آنند سنگھ حاضر ہوا و نذر ادا کرکے یک راس اسپ پیشکش کیا حضور والا سے ہمراہان و برادران کو خلعت عطا ہوا اور بتاریخ بست و ہفتم کوتیانہ کوچ کرکے قریہ سوہدہ پر کہ قریب سے یک کروہ کے فاصلہ پر غرب کی جانب ہے لشکر حضوری فرد کش ہوا و بتاریخ بست و ہشتم شام کے وقت حضور والا قلعہ اجمیر گڈھ مین داخل ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول سر ہوئیں و بتاریخ نہم ماہ شوال المکرم سنہ مذکور دیوان شمس الدین پیشکار حضور پرنور سے بنابر انتظام بعض کارہائے متعلقہ پرگنہ سرونج مامور ہوکر راہی پرگنہ مسطور ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور پرگنہ مزبور مین جا پہونچے چونکہ طبیعت حق حویت حضور پرنور کی دیوان مسطور کے حرکات ناشائستہ سے مکدر تھی بنا علیہ نسبت محمد سنگین خان رسالدار کو وہ عہدہ عامل سرونج پر سرفراز فرماکر حکم فرمایا کہ دیوان کو گرفتار کرکے قلعہ رحیم آباد عرف چیتڑہ مین مقید کرین حسب الحکم والا بتاریخ بست و پنجم رسالدار مذکور داخل سرونج ہوئے

اور دیوان کو مقید کر کے رحیم آباد مین پہونچایا بتاریخ بست وششم ماہ شوال المکرم سنہ صدر کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ
ہمراہی مع میم صاحبہ کہ بتقریب دورہ تشریف لائے تھے اندرگنڈہ سے باستقبال معمولی ٹونک مین داخل ہوئے اور نظر باغ کے
دروازہ کے محاذی ٹھیرے سلامی اتوار کی بدستور سہ مین دو گھڑی دن رہے حضور والا واسطے ملاقات صاحب اجنٹ بہادر
کے تشریف لائے حسب معمول صاحب اجنٹ نے لب فرش تک استقبال کیا حضور انور دو ساعت تک جلوس فرما کر
بعد عطر و پان کے رخصت ہوئے دوسرے روز چار گھڑی دن رہے صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور پر نور نظر باغ مین
تشریف لائے - اور حسب معمول پیشوائی عمل مین آئی صاحب اجنٹ بہادر نے دو ساعت قیام فرمایا بعد عطر و پان کے
حضور والا اور اجنٹ صاحب بہادر نے قواعد کمپو خاص کی مشاہدہ فرمائی وقت غروب آفتاب کے قواعد موقوف ہوئی اور شام
کے وقت صاحب اجنٹ بہادر کے خیمہ کے روبرو آتشبازی شروع ہوئی اسی ماہ کی آٹھوین تاریخ صاحب اجنٹ بہادر چھاونی
دیولی کو روانہ ہوئے - گیارہ فیر توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے - اور بتاریخ بست وششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر وہیرت سنگھ
ٹھاکر لاوہ مع ریونت سنگھ ٹھاکر عموی خود دیک کس ٹھاکر دوکار پردار بنابر نذر حضور انور بتقریب عید الضحی داخل ٹونک ہوکر چنی لال
سیٹھ کے نوہرہ مین واقع علی گنج فروکش ہوئے دوسرے روز علی الصباح نظر باغ مین حاضر ہوکر نذر ادا کی بعد نذر نیم ساعت بیٹھکر
رخصت ہوئے ریاست سے چندے حسب معمول تا واپسی ٹھاکر جاری رہے اور بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ کرکنگا پرشاد
معتمد میس ہمالا اڑ مع سامان ٹیکہ کے بہتر نفر سوار و پیادہ ٹونک مین داخل ہوئے چندے سرکار سے مقرر ہوئے اور بتاریخ
پنجم روز یکشنبہ حسب درخواست مشار الیہ ایک تر رسالہ اور ایک کمپنی پٹالن کمپو خاص واسطے لانے سامان ٹیکہ کے مامور ہوئے
اور بونت یک پاس روز برآمد مومی الیہ وجواہر علی نے نظر باغ مین حاضر ہوکر اول نذر ادا کر کے سامان ٹیکہ کا پیشکش کیا اور ایک
اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نثار کئے اور جواہر علی نے دو عدد روپیہ نذر اور ایک روپیہ نثار کیا مومی الیہما ایک ساعت بیٹھکر رخصت
ہوئے اور اسی ماہ کی آٹھوین تاریخ مشار الیہ نے مع جواہر علی حاضر دربار ہوکر پنجرہ پیسہ نذر اور دو روپیہ نثار کئے جواہر علی حسب سابق نذر
و نثار عمل مین لایا من بعد جانب بندگان عالی بنام نامبردگان خلعت عطا ہوا اور اسی تاریخ وہ ہمالا اڑ چلے گئے اور بتاریخ دہم ماہ مذکور
نکاح دختر نیک اختر حضور پر نور کا صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف الصدق افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان
صاحب سے جامع مسجد مین منعقد ہوا گیارہ فیر توپ اس تقریب رخصت قریب مین سر ہوئے اور اسی ماہ کی ستر ہوین تاریخ کو چار گھڑی
دن رہے حضور انور مع مصاحبان خاص خورشید باغ مین رونق افروز ہوکر پہر دن چڑھے علیگڈہ کو تشریف لے گئے حسب دستور

قلعۂ علیگڈھ سے اقواب سلامی سر ہوئین اور اسی ماہ کی بیسوین تاریخ چہار گھڑی دن چڑھے علیگڈھ سے موضع لاکھیری علاقۂ بوندی مین مقام ہوا اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور کوٹہ مین قیام ہوا اور بتاریخ بست و سوم باران علاقہ کوٹہ مین قیام کیا چہار گھڑی دن رہے پرتاب چند گماشتہ سیٹھ دان مل نے دربار مین حاضر ہوکر نذر کی اور مبلغ سبز کی ڈالی پیشکش کی اور بتاریخ بست و چہارم روز جمعہ بندگان والا رحیم آباد عرف چھبڑہ مین داخل ہوئے یازدہ شلک اقواب سلامی قلعۂ رحیم آباد سے سر ہوئین اور نذرہائے عامل پرگنہ و افسران سپاہ و اہل عملہ و میہمان و مہاجنان وغیرہ بعرض قبول آئین حضور کے بنفس نفیس انتظام ملکی و مالی فرماکر چند موضع جدید معمور اور آباد کئے اور بجانب صولت جنگ دروازہ ایک گنج جدید آباد کرکے موسوم بہ علی گنج فرمایا حسب الحکم بتاریخ پنجم ماہ صفر المظفر سنہ صدر جناب خسرو زمانی بیگم صاحبہ رونق افروز رحیم آباد ہوئین اور اسی ماہ کی بیسین تاریخ کو محب اللہ خان معتمد رئیس جہالاوار رحیم آباد مین فائز ہوا اوسکی مہمان نوازی کی گئی اور یکم تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ صدر کو محب اللہ خان مذکور حضور پرنور سے خلعت پاکر رخصت ہوا اور بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ مذکور دیوان شمس الدین احمد کہ مقید قلعۂ رحیم آباد مین تھے حسب الحکم حضوری بعد عرضو قصور رہا ہوکر مورد تفضلات حضوری ہوئے اور اسی تاریخ کو صاحبزادہ محمد حافظ جلال خان صاحب نے اس جہان فانی سے طرف ملک جاودانی رحلت فرمائی ۔ اور اسی ماہ کی ساتوین تاریخ شیخ عظم علی و شیخ چاند متعینہ توشے خانہ کو منجانب ریاست ہذا مع سامان خلعت صدر نشینی رئیس کوٹہ بجانب کوٹہ روانہ فرمایا گیا اور بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور یوم آدینہ بعد ادائے نماز جمعہ حضور پرنور سروینج کو روانہ ہوئے ۔ اور بتاریخ ہفتدہم بوقت نصف اللیل سروینج مین پہونچے صبح کو نذر تمام کارپردازون کی قبول فرمائی اور انتظام مالی و ملکی کو سرانجام دیا اور بتاریخ بست و دوم چہار گھڑی دن چڑھے سروینج سے حضور پرنور مصمت فرماکر بعد قطع مراحل و منازل بوقت عصر فایز تونک ہوئے ۔

کیفیت ملاقات یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ

بانواب لارڈ سر جان لارنس صاحب بہادر ویسرائے گورنر جنرل بہادر بمقام اکبر آباد

بتاریخ بست و نہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر نواب یمین الدولہ بہادر داخل اکبر آباد ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان مع بلیر صاحب بہادر شاہ گنج تک کہ لشکرگاہ سے بفاصلہ دو کوس کے واقع تھا بجہت مشایعت تشریف لائے ۔ اور جیوقت

کہ نواب صاحب بہادر داخل خیمہ گاہ ہوئے ہفتہ منسلک اتواب سلامی فلعہ اکبرآباد سے سرہوئین اور بتاریخ سے آم ماہ مذکور نواب گورنر جنرل بہادر رونق افروز اکبرآباد ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ نومبر ۱۸۶۶ء مسٹر سنکوٹ صاحب افسر اسٹیشن بدیلکمنڈ نے مع چہار سواران اردلی صاحب زرینٹ بہادر کے مشایعت نواب یمین الدولہ بہادر کے فرمائی نواب صاحب بہادر مع ہفت سرداران مفصلہ ذیل داخل خیمہ نواب گورنر جنرل بہادر ہوئے۔ صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علی خانصاحب۔ صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خانصاحب۔ افتخار الامراء المختار الملہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ اعزاز الامراء معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ۔ اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب۔ حافظ احمد حسن بدایونی۔ حسب معمول اتواب سلامی سرہوئین سواران رسالہ دکھنی نے سلامی ادا کی نواب صاحب بہادر نے یکصد و یک اشرفی پیشکش کی وہ نذر معاف ہوگئی چہارشنبہ تک جلسہ رہا بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے۔ اور بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور تاج گنج مین روشنی چراغان ہوئی نواب صاحب بہادر بنابر تماشائے چراغان مع ہمراہیان مذکورین بمثل دیگر رؤسا رونق افروز تاج گنج ہوئے۔ اور بتاریخ ششم ماہ نومبر نواب دیسرائے گورنر جنرل بہادر نے جملہ رؤسا سے ملاقات بازدید کی چنانچہ بعد ملاقات رئیس الوخیمہ نواب صاحب بہادر مین رونق افروز ہوئے بست و یک ضرب اتواب سلامی عمل مین آئین بعدہ پنجاہ و یک کشتی ہائے سامان قیمتی ہشت ہزار روپیہ کا گذران نواب صاحب بہادر نے پیشکش کین اور مالائے مروارید بدست خود نواب صاحب بہادر نے زیب گلوئے دیسرائے بہادر فرمائی بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے۔ اور بتاریخ ہفتم ماہ مذکور دربار عطائی تمغہ منعقد ہوا نواب صاحب بہادر مع افتخار الامراء مختار الملہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ و حافظ احمد حسن بدایونی داخل خیمہ نواب گورنر جنرل بہادر ہوئے۔ سلامی کسی رئیس کی نواب گورنر جنرل کی جانب سے بمعرض عمل مین نہ آئی رئیس جودہ پور اور رئیس قرولی کو منجانب دیسرائے بہادر تمغہ رئیس دلاور اعظم ستارہ ہند عطا ہوا بعد ازان صاحبان انگریز کو سی و سہ تمغہ مرحمت ہوئے بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکور دربار عام مقرر ہوا نواب صاحب بہادر مع پنج ہمراہیان یعنی صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر و افتخار الامراء مختار الملہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر و شمس الامراء نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ و اعزاز الامراء معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ و خاص الامراء اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ داخل خیمہ گورنر جنرل ہوئے نواب یمین الدولہ بہادر نے یک صد و یک اشرفی اور صاحبزادہ

حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر نے پنجاہ ویک اشرفی دیگر ہمراہیان نے یک یک اشرفی پیشکش کین نواب گورنر جنرل بہادر نے قبول فرما کر اپنا ہاتھہ کہہ کر دیا پھر وہ تمام اشرفیان داخل گنجینہ گورنری ہوئین اور خلعت بجانب گورنر جنرل بہادر نواب صاحب بہادر کو عطا ہوا اور بتاریخ چہاردہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر لشکر کپتان بروس صاحب بہادر ایجنٹ پاڑوتی ٹونک کہ اکبرآباد سے بجانب دیولی کے جاتا تھا وارد ٹونک ہوا اور بجانبی دروازہ نظر باغ قیام کیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور صاحب موصوف مع ڈاکٹر پاستقبال معمولی تشریف لاکر نظر باغ مین قیام کیا یازدہ اتوار سلامی بحسب معمول عمل مین آئین بعد نماز مغرب حضور پرنور دیوانخانہ مین تشریف لائے تماشا گر انگریزی حاضر ہوکر تماشا دکھانے مین مشغول ہوا صاحب ایجنٹ بہادر و میم صاحبہ بھی اس محفل مین شامل ہوئین قریب دو ساعت کے تماشا رہا بعد تماشا دو تا وضع عطر و پان رخصت ہوئے اوسکے دوسرے روز کہ انگریز و نکا بڑا دن تھا گلدستہ و میوہ وغیرہ سرکار والا تبار سے صاحبان ممدوح کے خدمت مین بھیجے گئے اور بعد نماز ظہر خاص کمپو پر پٹ پر حاضر ہوا اور بندگان حضور والا بعد نماز عصر ریٹ پر تشریف لاکر سپاہ کا سلام قبول فرما کے خیمہ ایجنٹ صاحب بہادر مین داخل ہوئے۔ صاحب ایجنٹ بہادر نے خیمہ تک پیشوائی کی بندگان عالی قریب ایک ساعت کے بیٹھہ کر بعد عطر و پان کے برخاست ہوئے۔ اور ہاتھیون پر سوار ہوکر پریٹ پر تشریف لائے۔ قواعد غروب آفتاب تک رہے۔ بعد زمان حضور انور نے نظر باغ مین تشریف لاکر نماز مغرب ادا کی صاحبان موصوف کے خیمہ کے روبرو روشنی چراغان ہوئی اور آتشبازی چھوڑی گئی اور بتاریخ بیستم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر رخصت ہوئے گیارہ توپ سلامی سر ہوئین۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مزبور لشکر صاحب ایجنٹ بہادر کا کوچ ہوا۔

کیفیت معزولی جناب یمین الدولہ وزیر الملک جناب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ۔ و مسند نشینی حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم۔ علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ

جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ نے تا مدت سہ سال شش ماہ بصدق و درستی حکومت فرمائی۔

آخر کار بجرم کشش مالگزاری قصبہ لاوہ کہ پیش ازین متعلقہ ریاست ہذا بزنگ گلشن آباد معروف جاورہ تھا بحکم صاحبان انگریز مقیم بلدۂ بنارس ہوئے اوسکی کیفیت بطور خلاصہ لکھی جاتی ہے کہ بتاریخ یکم ماہ اگست ۱۸۶۷ء بوقت یکپاس شب گزشتہ مسمی رپوت سنگھ عم وہیرت سنگھ مالگزار قصبہ لاوہ مع یک پسر و دو کامدار دیرینہ ہمراہیان بمکان رئیس الملک امیر الملک سپہ الزمان وفادار خان حکیم سید محمد سرور شاہ خان بہادر صمصام جنگ سپاہیان راجاتی کے ہاتھ سے مارے گئے مگر مالگزار وہیرت سنگھ مع چند مصاحبان خود کہ دیوان شمس الدین احمد کی جولی پر فروکش تھا قتل سے بچ گیا - بتاریخ بست و سوم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۴ھ مطابق بستم ماہ دسمبر ۱۸۶۷ء خریطۂ منسلکہ معزولی نواب صاحب بہادر و سند نشینی خلف اکبر یعنی صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر بمنجانب ایجنٹ ہاڑوتی آیا نواب صاحب بہادر نے بنفس نفیس اپنے خلف اکبر کو زیب مسند فرما کر اولاً بجہادونی دیولی تشریف فرما ہوئے بعد ازاں بحکم صاحبان انگریز بلدۂ بنارس مین سکونت پذیر ہوئے اور نواب صاحب بہادر ممدوح کو بوقت روانگی بنارس منجانب ایجنٹ بہادر سہ لاک روپیہ نقد اور جنس کی اجازت ہوگئی تھی چنانچہ نواب صاحب بہادر نے نقد ایک لاک ۱۰۰۰۰۰ اور جنس بمبلغ ۱۰۰۰۰۰ موجودہ خزینہ عامرہ سے اپنے ہمراہ لیگئے اور باقی یک لاک و چہل ہزار روپیہ بطریق قسط ۱۸۷۴ء تک ریاست ہذا سے وقتاً فوقتاً بھیجا گیا اور پنشن شصت ہزار روپیہ سالانہ مقررہ ایجنٹی موصوفہ کہ پانچ ہزار روپیہ ماہانہ ہوتے ہین تاحین حیات ریاست ہذا سے جاری رہا اور مصاحبا جدید نواب صاحب بہادر مثل حکیم سید سرور شاہ و مولوی محمد حسن بدایونی و نصیر الدین کو توال ریاست ہذا سے برخاست کئے گئے حکیم مقدم الوصف اولاً قلعہ چنارگڈھ مین مقید رہے بعدہٗ زیر قلعہ مذکور نظر بند رکھے گئے اور بتاریخ ۱۳ ماہ فروری ۱۸۶۸ء اوّل حکیم مسطور کی خوراک کے لئے بحکم سرکار انگریزی شانزدہ ۱۶ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے تھے بعدہ حسب الحکم صاحب کلان بہادر چہل ۹۰ روپیہ ماہوار تا حین حیات ماہوار الیہ مقرر کئے گئے ابتداً نواب صاحب بہادر کے، افیر اتواب سلامی کہ سرکار انگریز کی طرف سے مقرر تھی وقت معزولی نواب صاحب بہادر چند فیر اتواب سلامی سے کم ہوگیا و فیر رہگئے اور بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۶۸ء کرنیل کیتک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان رونق افروز ریاست ہذا ہوئے امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر دام اقبالہٗ سے ملاقات فرمائی نواب صاحب بہادر نے دیوانخانہ کے لب زینہ تک استقبال کرکے صاحب بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر دیوانخانہ مین لائے بعد ازان صاحب کلان بہادر نے دیوانخانہ پر چڑھکر سوا دقلعہ معلی کو ملاحظہ فرمایا بعد ایک گھنٹہ کے اپنی فرودگاہ پر تشریف لیگئے زان بعد بتاریخ یازدہم ماہ مذکور علی الصباح بجانب قصبہ نوائی علاقہ جے پور مع صاحبزادہ حافظ عبادالہ خان صاحب کے کوچ کیا دوسرے روز بعد فہمائش بسیار از بسیار دربارہ انعام امور ریاست صاحبزادہ صاحب ممدوح کو


فخر پنجاب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صمصام جنگ بہادر صوبہ پنجاب

رخصت فرمایا اور تین روز کے بعد کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک صاحب کلان بہادر سے رخصت ہو کر ٹونک
مین تشریف لائے اور ایک ماہ تک قیام پذیر رہے اور اسی اثنا مین کپتان جیمس بلیر صاحب بہادر بعہدۂ اسسٹنٹی مامور ہوئے
اور انتظام اکثر امور کا ارباب پنچایت کی راے سے سرانجام دیتے تھے **تفصیل ارباب پنچایت** صاحبزادہ حافظ
محمد عباد اللہ خان صاحب مدار المہام - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ - اشرف الامرا
عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ - معتمد الامرا منتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ - مدبر الملک مشیر خاص
ابو سلیمان منشی محمد ظہور علی خان عباسی بعد ازان منشی صاحب موصوف بباعث ضعف و پیری خواہان نشین ہوئے سرکار والا سے
اونکی پنشن منظور ہو گئی اور اونکی جگہ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ مامور ہوئے اسی ایام مین ایک
قانون یہ تجویز صاحب اجنٹ بہادر بنا بر کارروائی محکمہ جات مرتب ہوا اوسکی ایک ایک نقل ہر ایک محکمہ مین جہت عملدرآمد بھیجی گئی اور
اسی زمانے مین جیمس بلیر صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ جے پور ہو کر فایز ریاست ہذا ہوے اتواب سلامی بدستور سر ہوئین
کچھ چند روز کے بعد صاحب موصوف ریاست بھرت پور کے اجنٹ ہو گئے اور یہان اونکی جگہ کرنل سی بلیر صاحب اسسٹنٹ
اجنٹ گورنر جنرل بہادر مامور ہوئے - بتاریخ بست و ہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۶ھ مطابق نہم ماہ جون ۱۸۶۹ء کپتان بروس صاحب
بہادر اجنٹ ہاڑوتی نے انتقال کیا اونکی جگہ کپتان ڈبلیو جی ڈبلیو سیو صاحب بہادر اجنٹ ریاست ہذا ہوئے حسب دستور ریاست
سے خریطۂ تہنیت بنام اجنٹ صاحب موصوف لکھا گیا - بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ ہجری نواب صاحب بہادر
مع شیخ نذیر محمد اتالیق و چند کسان اصاحبین و ملازمین بعزم سیر و شکار بقصبۂ بگرسی متعلقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے وہان
سے بسواری شتران تیز رفتار عازم سیر بلدۂ جے پور ہوئے بتاریخ یکم رجب المرجب یوم پنجشنبہ داخل جے پور ہو کر ماجی کے باغ
مین قیام فرمایا اور اوسی روز بسواری اسپ شہر جے پور کی سیر فرمائی بتاریخ دوم روز آدینہ دیوان شمس الدین احمد نے خبر تشریف آوری
حضور والا سنکر فواکہ تر و خشک و شیرینی ہر قسم و طعام ہر انواع پیشکش کیے اوسی روز حضور والا نے بازار اور گھاٹ کی بھی سیر فرمائی
اور بتاریخ سوم روز شنبہ آمیر کی سیر کی اور بتاریخ چہارم روز یکشنبہ حضور والا کی ملاقات مہاراجہ رام سنگھ بہادر والی جے پور سے بوساطت
کپتان بلیر صاحب بہادر کہ اوس ایام مین ایجنٹ صاحب رزیڈنٹ بہادر کے تھے راج محل مین کرسیون پر ہوئی اور مہاراجہ رام سنگھ بہادر
نے لب فرش تک استقبال حضور پر نور کا کیا بعد ادائے رسوم اتحاد و دوستانہ طوایفان پری پیکر کا ایک گھنٹہ تک رقص رہا بعد ازان
نواب صاحب بہادر و مہاراجہ صاحب بہادر سے رخصت ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ پنجم روز دوشنبہ سامان دعوت اور اکیذار روپیہ نقد مہاراجہ رام سنگھ بہادر

نے نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ کو بھیجا اور بوقت شام مہاراجہ صاحب بہادر تن تنہا نواب صاحب بہادر کی فرودگاہ پر آئے حضور انور نے تالب فرش استقبال کیا اور کرسیوں پر ملاقات ہوئی بعد ملے مراسم رسمیہ و تحفہ مہاراجہ صاحب بہادر مرخص ہوئے بتاریخ نہم روز آدینہ بوقت سپہر نواب صاحب بہادر مع صاحب اجنٹ بہادر ٹونک میں تشریف لائے بتاریخ یازدہم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۵ھ مطابق سیزدہم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۸ء کرنل سی لیبر صاحب بہادر اسسٹنٹ اجنٹ کو چیف بہادر راجپوتانہ تبدیل ہو کر بجانب ملک دیگر روانہ ہوئے اور اسی تاریخ بوقت یک پاس شب گزشتہ دختر نیک اختر مشکوٰی گلان حضور پرنور تولد ہوئے ہر یک توپخانہ سے اتوپ سر ہوئیں۔

کیفیت ملاقات امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ بانواب لارڈ آف میو صاحب گورنر جنرل بہادر و لیسرائے کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر

بتاریخ بست و دہم ماہ رجب المرجب ۱۲۸۶ھ مطابق بیست و ہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء نواب امین الدولہ بہادر دار الخیر اجمیر میں داخل ہوئے کپتان ڈبلیو جی ڈبلیو سیور صاحب بہادر ایجنٹ ہاروتی و ٹونک و کپتان کوٹ صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ بہادر راجستان کمشنر اجمیر نے حسب معمول دو کوس تک استقبال کیا بعد ازاں نواب صاحب بہادر داخل خیمہ گاہ خود ہوئے انگریزی کمپنی نے حسب معمول سلامی ادا کی چونکہ توپخانہ انگریزی چھاؤنی نصیر آباد میں تھا نواب صاحب بہادر کے توپ خانہ سے گیارہ فیر بطور سلامی حسب رائے صاحبان موصوف سر ہوئے۔ بتاریخ بستم ماہ اکتوبر نواب گورنر جنرل بہادر کی خبر تشریف آوری سنکر جملہ رؤسار ہندوستان نے باغ شاہ علی تک کہ دار الخیر اجمیر سے بفاصلہ ایک کوہ ہے استقبال کیا اوسی روز آٹھ بجے شب کے مصاحب ولیسرائے بہادر اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل بہادر و پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و یک صاحب سکرٹر مزاج پرسی حضور نواب صاحب بہادر فرودگاہ پر تشریف لائے بعد مزاج پرسی واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور دربار خاص رؤسا منعقد ہوا نواب گورنر جنرل بہادر نے ہر ایک رئیس سے وقتاً فوقتاً علی قدر مراتب ملاقات فرمائی چنانچہ سات بجے دن کے بعد ملاقات رئیس شہ نگدہ حضور نواب صاحب بہادر سے مع شش سردارانِ مفصلہ ذیل ملاقات ہوئی۔

اسمائے سرداران ہمراہی حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ
صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان برادر حضور - صاحبزادہ محمد سعید خان مامون حضور - اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ
احمد یار خان بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنیل فوج ظفر موج حضوری - عند الملاقات صاحب
رزیڈنٹ بہادر و قائد سکندر ترنے نادر دروازہ احاطہ استقبال کیا اور انگریزی پلٹن نے سلامی ادا کی اور ادھر نواب سلامی بدستور سر ہوئین
حضور نواب صاحب بہادر نے یکصد و یک اشرفی پیشکش کی اور دیگر سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی بطور نذر پیشکش
کی بعد ازاں حضور ممدوح کو منجانب نواب گورنر جنرل بہادر دیسرائے کشور ہند خلعت عطا ہوا دیسرائے بہادر نے مالائے مروارید
اپنے ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کو پہنائی بعد عطر دپان مرخص ہو کر حضور دالا مع سرداران ہمراہی اپنی فرودگاہ پر تشریف
لائے بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور نو بجے دن کے دربار عام مقرر ہوا نواب صاحب بہادر مع شش سرداران مذکورہ بالا بشان
و اتواپ سلامی معمولی خیمہ گاہ نواب گورنر جنرل بہادر میں داخل ہوئے دیسرائے بہادر نے اسپیج کھڑے ہو کر پڑھی بعد ازاں
نواب صاحب بہادر نواب گورنر جنرل بہادر سے مرخص ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے اوسی روز دیسرائے بہادر نے جملہ رؤسا
سے ملاقات بازدید فرمائی چنانچہ نواب صاحب بہادر سے بھی حسب دستور ملاقی ہوئے عند الملاقات یہ سردار نواب صاحب بہادر کے
ہمراہ تھے - صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ - صاحبزادہ
حافظ محمد اسحاق خان صاحب برادر حضور - صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خان صاحب برادر حضور - اشرف الامرا عمدہ الملک صاحبزادہ
احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ - صاحب زادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنیل فوج ظفر فوج حضوری - صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب
مامون حضور - صاحبزادہ امداد اللہ خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب - جلال الدین خان -
و کمال الدین خان و سید نور الہدیٰ بخشی الملک و محمد امین الدین میر منشی و معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان حکیم سید اکبر علیخان
طبیب خاص و کپتان محمد سعادت علیخان نبیرہ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ - و حافظ محمد نعیم خلف اکبر ابو سلیمان منشی محمد موسیٰ خان
و کپتان شیخ مرتضیٰ - نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنے ہاتھ سے مالائے مروارید زیب گلوئے حضور نواب صاحب بہادر
فرمائی بعد تقسیم عطر و پان و قبول پیشکش رخصت ہوئے اکیس فیر القواپ کے بطور سلامی سر ہوئے اور وہ سردار کہ استقبال کے

لئے پہلے گئے تھے نواب گورنر جنرل بہادر کو رئیس جہالاوڑ کے خیمہ تک پہونچا کر واپس آئے بتاریخ بست و یکم ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۷ھ ہجری مطابق یکم ماہ جنوری ۱۸۷۱ء کپتان سی بلیر صاحب بہادر مع خریطہ صاحب کلان بہادر راجستان منتر حصول اختیار ریاست نسبت حضور پرنور دام اقبالہ تشریف فرمائی ریاست ہذا ہو کر جمیع خاندان و اماکین والاشان کے روبرو نواب صاحب بہادر کو اختیارات کلی کا مژدہ سنایا اس تقریب فرحت قریب مین النواب تہنیت سر ہوئین اور جملہ اقارب و ملازمین ریاست نے حضور مین نذرین گزارین اور منجانب ریاست بنام جمیع عمال پرگنات پروانہ جات متضمن مژدہ اختیار ریاست سراسر راحت مع اجازت سر ہونے النواب سلامی بست و یک ضرب کے جاری ہوئی اور صاحب اسسٹنٹ بہادر موصوف بدستور سابق نگران ریاست رہے مؤلف نے اس تقریب فرحت قریب مین جو قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے۔

قصیدہ

صبح نو روز پئے تہنیت از جا برخاست
پردہ از عارض خورشید دل آرا برخاست

علم دولت و اقبال بجنبش آمد
از پئے مرحبا آواز تبہ ابرخاست

دست ذرات نقاب از رخ خورشید کشود
شبنم آئینہ بکف بہر تماشا برخاست

نوعروسان چمن جلوہ برنگے کردند
کہ بدامادشدن بلبل شیدا برخاست

شانہ بر طرۂ شمادصبا تا بکشید
دامن و جیب پر از عنبر سارا برخاست

نرگس و نسترن و یاسمن و نسرین را
بردہ از دیدہ ز دل خونِ تمنا برخاست

غنچہ در دست چو مینائے مئی ناب گرفت
وز چمن جام بکف نرگس شہلا برخاست

مئی ز ند چشم بزدم گل بادام بسے
تا شگوفہ بتماشائے کہ از جا برخاست

رنگ گل خامۂ من رنگیت ازین تازہ غزل
کہ ز مرغان چمن شور و خروش و غوغا برخاست

غزل

نالہ تا از دلِ سودا زدۂ ما برخاست
گردی شد و از دامن صحرا برخاست

گل بسر جام بکف خنده بلب زلف بپا
بچمار نگ فسون دبسر عنا برخاست

جلوه کرد چنان بیخچهٔ بادهٔ فروش
که حجاب از نظر مومن و ترسا برخاست

بود در عارض یوسف چه غضب برق کرد
دود از خرمن امید زلیخا برخاست

مردمان را همه در خون جگر بنشاند
فتنهٔ چشم تو روزیکه بیغما برخاست

جانب صورت خوب آئینه اقدام کند
بهر تعظیم پری شیشه هم از جا برخاست

در جهان نقش نشاند چنان نومیدی
کز نگین دل من نام تمنا برخاست

وائے بر عاشق دیوانه که اودر کویش
بچه اندوه نشست و بچه غوغا برخاست

آبرو گشت غبار نظرم از گریه
از برم دوش که آن آئینه سیما برخواست

قلم را بسر از مدح همایون سوزیست
تا نشنید اسم بزرگش تبوا برخاست

عدل و دادش بچمن تاکه قد خود آراست
یک قلم مو به تن سرو سمن پا برخاست

آفتابی شده از مطلع کشور طالع
للّٰه الحمد حجاب شب یلدا برخاست

لطف حق ست که نواب امین الدوله
موے کز هیبت او بر تن اعدا برخاست

با دل و عادل و زیبا بکش حسن دلش
برد ساده کز نشست او خرد از پا برخاست

تا که نامش چو نگین نقش در ایام نشاند
حکم فرمان وحی قصیده دارا برخاست

ابر نیسان خجل ست از کف دریا فشانش
شور از همت او در دل دریا برخاست

بسکه او ذره نوازی بجهان کرد چو مهر
ناتوان صبح که بود ست توانا برخاست

کس بعهدش نکند شکوه جور فلاک
رسم ظلم و ستم از عالم دنیا برخاست

آشیان در کنف لطف و چون صعوه بیست
دیدش از دور چو شاهین مجذارا برخاست

بخششش آمد و کند بس به پیشش دامان
بعطا دست او چون از همه بالا برخاست

خط اقبال او در دهر بکرسی بنشست
هر کسی حکم او بر خاست ز دنیا برخاست

وصف الطاف او اے آبرو وارد نه صد
عالم از دست ستی او بتولا برخاست

تو بتاریخ بست و دوم ماہ شوال المکرم مطابق چہاردہم ماہ جنوری ۱۸۱۰ء صاحب کلان بہادر بتقریب خلعت بحضور والا موضع سندولہ علاقۂ ریاست ہذا مین وارد ہوئے استقبال کے لئے معتمد الامر المنتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ و صاحبزادہ محمد اسفند یار خان جرنل فوج ظفر موج و کپتان محمد سعادت علیخان اہلکار و سید محمد سعید صاحب اہلکار داخل موضع مذکور کے ہوئے اور بعد پیشکش طعام و والیہاے سبزوار سدر سانی صاحب کلان بہادر سے بوقت سپہر ملاقات کی بتاریخ بست و سوم ماہ شوال المکرم مطابق شانزدہم ماہ جنوری ۱۸۱۰ء حضور نواب صاحب بہادر مع کپتان میو صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی کہ صاحب کلان بہادر سے ایک روز پہلے روانہ ہوئے تھے اثنائے راہ مین درمیان موضع سورن اور بھمور کے کہ ہر دو مواضع علاقۂ ریاست ٹونک سے ہین حضور انور نے صاحب کلان بہادر سے بسواری اسپ ملاقات فرمائی اوّل صاحب کلان بہادر نے فرمایا کہ کل سات بجے دن کے قلعہ معلی مین باجتماع جملہ اہل خاندان و معتمدان دربار عطائے خلعت منعقد ہوگا بعد تجویز عطائے خلعت بوقت سپہر قرار یاب ہوئی چنانچہ صاحب کلان بہادر و کپتان میو صاحب بہادر و صاحب ڈاکٹر بسواری فیلان مع صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب مدار المہام ریاست - و صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب و صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب اخلاف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم و صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب خلف اصغر جناب وزیر الدولہ بہادر و محمد ممتاز علیخان و سید فضل حسین وکلاء کہ بپیشوائی کے لئے گئے تھے مع مولوی محی الدین میر منشی رزیڈنسی کہ خریطہ گوزنی لائے تھے خلعت کی کشتیان لیکر اپنے خیمہ گاہ سے بجلوے سواران و پیادگان چہاؤنی دیولی بصد تزک و احتشام بازار علی گنج رامیر گنج مین ہوتے ہوئے قلعہ معلی مین داخل ہوئے حسب معمول اتو اپ سلامی سر بمہین صاحب کلان بہادر نے روبرو جملہ اہل خاندان و معتمدان خلعت مسند نشینی عطا کرکے مالائے مروارید خاص اپنے ہاتھ سے زیب گلوئے نواب صاحب بہادر فرمائی اور مولوی محی الدین میر منشی رزیڈنسی نے خریطہ گوزنی موسومہ نواب صاحب بہادر کمر سے ہوکر پڑہا نواب صاحب بہادر نے بکمال خیر اندیشی دوربینی گورنمنٹ ملکہ عالیہ انگلستان کا شکریہ ادا کیا بعدہٗ دربار برخاست ہوا صاحب کلان بہادر تشریف لیگئے بتاریخ شانزدہم ماہ ذی قعدہ مطابق بیستم ماہ فروری سنین صدر افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب فیروز جنگ کلکتہ کے سفر سے باستقبال حضور پرنور داخل ریاست ہذا ہوئے اور بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعدہ مطابق بست و ہفتم ماہ فروری سنین صدر صاحبزادہ صاحب ممدوح الیہ پیشگاہ حضور بعدلت نشور سے بعدہٗ نیابت سرفراز فرمائے گئے اور باجتماع جملہ اہل خاندان و اعیان و ملازمان پروانۂ عہد و نیابت مع خلعت محولہ اسی کشتی و یک زنجیر فیل و یک راس اسپ و پالکی و چتر با دکش زرین حضور والا سے

تصویر فخر الامراء فخر الملک جناب صاحبہ دولہ محمد علیہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ ایس آئی ای نائب السلطنت ریاست ہائے ریجنسی مدیہ محکمہ عالیہ کونسل خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر ثقۃ الملک الفدوی

(انعام جہانی)



مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

عطا ہوا مولف نے جو اس تقریب فرحت قریب مین قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے

قصیدہ

ضیائے نیرِ چرخِ برین زہے نائب
چراغ روشنِ اہلِ زمین زہے نائب

مطہر دانس دامرگزین زہے نائب
برتبہ از ہمہ بالانشین زہے نائب

نہال جود و سخاوت بہار لطف و عطا
گلِ شگفتہ باغِ یقین زہے نائب

بعید نیست کہ او سرور زمانہ شود
بہر فقیر کہ باشد معین زہے نائب

شکستہ دل زدرِ او نمیرود سائل
نشد زردے کسے شرمگین زہے نائب

مہِ سپہر کرم آفتاب جاہ و حشم
جلائے مرآتِ اہلِ زمین زہے نائب

دگر باد نبود احتیاجِ ظلِ ہما
ہر سر یکہ نہد آستین زہے نائب

سلوک او بجہان کرد دشمنا زا دوست
بدل نداشتہ جز مہر کین زہے نائب

بہ بذل و لطف برآورد نام در عالم
نشاند نقش سخا بر نگین زہے نائب

بدام خویش کند بند نسرِ طائر را
جو برشکار نماید کمین زہے نائب

کند موافق ارشادِ حق تعالی کار
رموز دانِ کلام مبین زہے نائب

ز بخل و بغض و عداوت کشیدہ دامن دور
بلطف و مہر و مروت قرین زہے نائب

سپاہ خصم کجا تابِ جنگ او دارا
دَرَوْ ہزار صفِ آہنین زہے نائب

شوند بستہ سر سرکشان بفترا کش
نہند بہ توسنِ جرات چو زین زہے نائب

اور اسی سال مین عقد نکاح صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کا دختر نیک اختر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم سے منعقد ہوا چنانچہ تاریخ جشن کتخدائی اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

عبید اللہ خان نو شاہ عالم
چہ شانِ ادتعالے اللہ تبارک

چہ رسم فرحت و عشرت بیاراست
طرب ازوے بیکدم نیست منفک

بفکر گفتن تاریخ بودم ۔ شنیدم از لسان غیب اینک
بسار حسن مے گویہ باتا ۔ مبارک جشن جمشیدی مبارک
۱۲۸۷ھ

اور اس مصرع سے بھی تاریخ برآمد ہوتی ہے مصرع

عبید اللہ خان نونہال بنے ہین

۱۲۸۷

بتاریخ بست و پنجم ماہ ذی الحجہ مطابق بست و ہشتم ماہ مارچ سنین صدر کپتان میور صاحب داخل ریاست ہذا ہوکر نظر باغ مین فروکش ہوئے اور نواب صاحب بہادر سے ملاقات کر کے کپتان جیمس بلیر صاحب بہادر کے عیادت کے واسطے بجانب قرولی روانہ ہوئے اتفاقاً اسی تاریخ آٹھ بجے دن کے کپتان جیمس صاحب بہادر نے بمقام قرولی انتقال کیا تاریخ بست و ششم ماہ ذالحجہ مطابق بست و نہم ماہ مارچ سنین صدر حضور نواب صاحب بہادر نے صفیہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد سخت بلند خانصاحب سے نکاح ثانی فرمایا اور سکے دوسرے روز طعام ولیمہ علما و صلحائے شہر کو نظر باغ مین کھلوایا تاریخ ہفتہ ہم ماہ اکتوبر ۱۸۷۱ء بخشکوے حضور انور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یونس علیخان نام رکھا گیا۔ افسوس صد افسوس بعد چند سے اوس مولود مسعود نے انتقال کیا۔ اور اسی سال مین صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب خلف الصدق حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے کہ مقام دار الخیر اجمیر مین عہد نواب وزیر الدولہ بہادر سے بہ سبب نزاع باہمی سکونت پذیر تھے۔ ریاست ہذا مین آکر انتقال فرمایا صاحبزادہ صاحب مرحوم کی عمر مین یہ سچ کم و کاست تھا۔

اختر برج کرم عبد الکریم ابن امیر

اور اسی سال مین جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ مجمل اول حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے انتقال فرمایا اونکی جاگیر قدیمی ۳۱ سے شامل خالصہ ہوئے۔ اور اسی سال مین سندرونکی درستی اور تعمیر کی اجازت کہ چالیس برس سے مسدود تھی بصلاح ایجنٹ ہاڈوتی ولٹونک بعرض وقوع آئی تاریخ بست و ششم ماہ ذی الحجہ مطابق بیجدہم ماہ مارچ سنین صدر موافق دوازدہم چیت بدی سمت ۱۹۲۷ روز شنبہ وقت نصف شب بمنگوے دولت و اقبال انتخاب الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ نائب الریاست فرزند ارجمند تولد ہوا اوس۔ آفتاب چرخ نکو اختری ۔ خوب سیرت ۔ بلند اختر۔ ۱۲۸۷ھ ۱۲۸۷ھ میر کشور ستان ۔ آفتاب عبید اللہ خان کا اسم تاریخی صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان حاکم الملک رکھا گیا اور تاریخ ولادت ۱۲۸۷ھ اس مثنوی کے آخر مصرع سے بھی صاف ظاہر ہے ؎

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان مرحوم خلف الصدق حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ



مدار المہام ریاست کہ ہست — بر قدرِ او قدر افلاک پست
چو گردید سر سبز باغِ مراد — شدہ یعنی روشن چراغِ مراد
بشکوہے والائے آن نامور — ز برجِ حمل مہر شد جلوہ گر
چو غواص طبعم بہ بحرِ سخن — پئے سال تاریخ شد غوطہ زن
مہر سنج شد خضر فرخ نہاد — کہ طفلِ جوان بخت و الا نژاد

۱۲۸۷ ھجری

اور اسی سال مین بشکوہے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند ارجمند بطن دختر صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم سے تولد ہوا اوس کا نام صاحبزادہ عبد القیوم خان رکھا گیا - چنانچہ تاریخ ولادت ہذا سے صاف ظاہر ہے ؎

با فضالِ خداوند یگانہ — کریم و خالق و رزاق متعال
چو صاحبزادہ نامی عبدِ قیوم — گرامی خان والاشان با اقبال
چو خورشید درخشان گشت طالع — فروزان شد جہانِ جاہ و اجلال
سکانِ حضرتِ اعزازِ امر — معز الملک بحرِ جود و افضال
لہ صاحبزادہ احمد خان بہادر — بشوکت جنگ ہست آن فرخ افعال
شدہ بیت الشرف خورشید و مہرا — کران پر جیس گیرد رخی فال
کہ بود از پنجشنبہ نیمہ روز — ز رمضان ہفتمین بے قیل و بے قال
کہ ہاتف اختر اعزاز تاریخ — بگوش جانِ من فرمود فی الحال

۱۲۸۷ ھ

بتاریخ پنجم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۸ ہجری کپتان چیمک صاحب بہادر وارد ریاست ہذا ہوکر بنگلہ واقع کوہچہ پیزدکش ہوئے بعد ازان صاحب موصوف حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے قلعہ رسملی ہین تشریف لائے حسب قاعدۂ مجریٔ سابق نواب صاحب بہادر نے پانچ قدم مشایعت کرکے ملاقات فرمائی بعد اختتام کلام شوقیہ و انفراغ عطر و پان صاحب بہادر رخصت ہوکر تشریف لے گئے - بتاریخ ہفتدہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۸ ہجری مطابق لوزدہم ماہ جنوری ۱۸۷۲ء نواب صاحب بہادر کرنل جارس بروک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان کی ملاقات کے واسطے بلفت مغرب پالکی پر سوار ہوکر جانب چہاونی

دیوانی تشریف فرما ہوئے۔ جب سواری نواب صاحب بہادر کی صاحب کلان بہادر کے خیمہ کے قریب پہونچی سواران رسالہ و پیادگان پلٹن انگریزی نے حسب دستور سلامی ادا کی جب نواب صاحب بہادر سواری سے اُترے صاحب کلان بہادر و موریڈ صاحب بہادر سکرٹر و مور صاحب ڈاکٹر نے شامیانہ سے نکل کر بالب فرش استقبال کیا۔ اور صاحب کلان بہادر نواب صاحب بہادر کا ہاتھا اپنے ہاتھ مین لیکر خیمہ مین تشریف لائے اور کرسیون پر جمیع صاحبان مذکورین علی قدر مراتب بیٹھے آدہ گھنٹے کے قریب بیٹھکر بعد عطر و پان کے نواب صاحب بہادر مرخص ہوئے۔ اور اپنے خیمہ گاہ پر تشریف لائے۔ بتاریخ نہی ام ماہ مذکور صاحب کلان بہادر گیارہ بجے دن کے مع کپتان میور صاحب بہادر نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ سواران رسالہ و پیادگان پلٹن نے حسب قاعدہ سلامی ادا کی حضور انور بنگلہ سے نکلکر صاحب کلان بہادر کا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین لے کر بنگلہ مین رونق افروز ہوئے اور کرسیون پر بیٹھے دو گھنٹہ گفتگو ئے شوقیہ رہی بعد عطر و پان کے صاحب کلان بہادر مرخص ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بعد ازان کوچ فرمایا بماہ فروری ۱۸۷۲ء رامپٹ آنریبل ارل آف میو صاحب بہادر نواب گورنر جنرل ایسلطنت ناظم عظم شور ہند نے انتقال فرمایا۔ اور اسی ایام مین صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان خلف صاحبزادہ کریم اللہ خان نے اس جہان گذران سے رخت اقامت باندہا۔

کیفیت دورۂ نواب امین الدولہ بہادر بجانب پرگنہ چہیڑہ و گورو غیرہ علاقہ ریاست ٹونک

بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۸ ہجری مطابق سوم ماہ مارچ ۱۸۷۲ء نواب صاحب بہادر مع خاصان درگاہ فلک استباہ بنابر انتظام پرگنہ چہیڑہ روانہ ہو کر بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور رونق افروز پرگنہ مزبور ہوئے۔ عامل و پیشکار و کارپردازان و معززان سرکار فیض آثار و ساہوکاران و مہاجنان پرگنہ مذکور نے حسب دستور استقبال کر کے نذرین پیش کین اور بطور چراغان کوچہ و بازار مین چراغ روشن کئے گئے۔ نواب صاحب بہادر نے بنفس نفیس مقدمہ ہر ایک مستغیث کا فیصل فرما کے رعایا اور برایا کو شادان و فرحان کیا اور اشتہارات مشتمل آبادی اراضی غیر آباد و اجازت کندگی چاہات و عمارت محصول سائر راہا جاری کئے چنانچہ چند روز مین بسبب نیک نیتی و خوش اقبالی بندگان حضور معدلت نشور کے ایک نو چاہ جدید کندہ ہوئے بعد انتظام ضروری و آبادی نواب صاحب بہادر بنا بر شکار کہ شیوۂ امرائے ذوی الاقتدار ہے متوجہ ہوئے اور اسی سال مین بنگلہ سے صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان صاحب فرزند تولد ہوا۔ باسم صاحبزادہ ظہور احمد خان موسوم کیا اسی ایام مین بنگلہ سے صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب فرزند تولد

ہوا اوسکا نام صاحبزادہ ولی محمد خان رکھا گیا بعد چندے انتقال ہوگیا اور اسی ایام مین بشکوے صاحبزادہ محمد بشیر خان خلف صاحبزادہ محمد منیر خان فرزند تولد ہوا اسم اوسکا صاحبزادہ عبدالقیوم خان رکھا - اور تاریخ بست و دوم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۹ھ بروز شنبہ نواب صاحب بہادر ام اقبالہٗ بعد شکار بسواری اسپان بطریق ڈاک روانہ بجانب پرگنہ سرونج ہوئے کپتان مارٹین صاحب بہادر سے بمقام چاپونی گوناہ ملاقات فرمائی اور اسی جگہ حضور والا نے دو خیمے اور قالین نفیس خریدی اور اضافہ تنخواہ شیخ ہاشم علی معتمد سرکار حاضر باش محکمہ اسسٹنٹی کا بنظر پرورش و پرداخت فرمایا اور اسی تاریخ مین بوقت شب وہان سے کوچ کیا - تاریخ بست و چہارم ہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور والا داخل پرگنہ مسطور ہوئے عامل و پیشکار و جملہ کارپردازان و سماکلہ و ساہوکاران پرگنہ مسطور نے استقبال کرکے نذرین پیش کین چونکہ مدت انتظام دوازدہ سالہ اجارہ مقررہ عہد حضرت نواب ذیرالدولہ مغفور نے انقراض پایا تھا نواب صاحب بہادر مع اراکین دولت ابد مدت اجارے کے انتظام مین مصروف ہوئے - الحاصل بندوبست اجارہ ہشت سالہ عمل مین آیا ازان بعد نواب صاحب بہادر نے خلعت خوشنودی عامل و پیشکار و کارپردازان و پٹیلان و چوداریان و عہدہ داران کو عطا فرمایا بتاریخ بست و پنجم ماہ صفر المظفر سنہ صدر پرگنہ مذکور سے مراجعت کرکے بتاریخ بست و ششم داخل پرگنہ چمپیڑہ ہوئے - او بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول سنہ مرقوم الصدر پرگنہ مذکور سے روانہ ہوکر بتاریخ چہارم داخل پرگنہ علیگذہ ہوئے اور ایک روز وہان قیام فرماکر بتاریخ ششم ماہ مذکور بوقت یکپاس روز برآمدہ رونق افروز ریاست ٹونک ہوئے جمیع اہل خاندان و اراکین دولت و کارپردازان ریاست نے موضع چوکی تک استقبال کیا - نصیب دشمنان اس سفر مین بطبیعت حق طویت بندگان حضور معدلت نشور بہ سبب نمازت آفتاب و حرارت موسم و حدت باد سموم مزکر اعتدال سے سوء المزاج کیطرف مائل ہوئے آخر صدقات و خیرات و دعائے سحری و نیم شبی اہل اللہ سے صحت حاصل ہوئی - بعد غسل صحت جملہ کارپردازان و معززان ریاست نے حضور والا مین نذرین پیش کین اور تواب تہنیت چاردن توپ خانون سے سرہوئین اور مولوی حکیم سید محمد دائم علیخان طبیب خاص کو اس تقریب فرحت قریب مین خلعت خاص عنایت ہوا اور اسی سال مین لارڈ میو صاحب ایک مسلمان ولایتی کے ہاتہ سے ہلاک ہوئے - تاریخ نوزدہم ماہ ربیع الاخری سنہ صدر بشکوے صاحبزادہ عبدالمجید خان خلف صاحبزادہ محمد سعید بلند خان صاحب فرزند تولد ہوا اوسکا اسم عبدالحمید خان رکھا گیا - بتاریخ پنجم ماہ جمادی الاولے سنہ صدر مطابق دوازدہم ماہ جولائی سنہ مذکور کپتان میور صاحب بہادر انجنٹ ہاڈوتی دٹونک بحصول رخصت سہ ماہ بجانب ولایت تشریف فرما ہوئے بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الاخری سنہ صدر حافظ لطف اللہ ناظم عدالت دیوانی ریاست ہذا و جاگیردار موضع سوتہ و متعلقہ پورہ نے اس

جہان فانی سے رخت اقامت باندہا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ شعبان المعظم مطابق ہفتدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر کپتان میور صاحب بہادر ایجنٹ اڑدتی و ٹونک ولایت خود سے جے پور ہوتے ہوئے ٹونک مین تشریف لائے اوسی روز بعد مغرب بجانب چھاؤنی دیولی روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر شاہزادہ ثریا جاہ مع مرد و زن تخمیناً تین سو پچاس سواری پالکی و پیلان و رتہ وغیرہ فایز ٹونک ہوکر حکیم سید شاہ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے بعد چندے عقد شادی کتخدائی شاہزادہ موصوف بصد تزک و احتشام ہمشیرہ عزیزہ حضور نواب صاحب بہادر سے منعقد ہوا اور اسی سال مین کہ محکمۂ اپیل و محکمۂ شرع شریف برخاست ہوئی تھی بدستور سابق مقرر فرمائی گئی بتاریخ ششم ماہ ذیقعدہ سنہ صدر بشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی اوسکا اسم مبارک ابرار النسا بیگم رکھا گیا اور اسی سال مین ضرب سکہ بنام نامی حضور پرنور دام اقبالہ اس عبارت سے مزین ہوئی ؎

مبارک سکہ زواز فضل یزدان	رئیس ٹونک ابراہیم علیخان	

اوڑھر کو چک پر یہ شعر کندہ ہے ؎

سریر آرائے عالم تا جہانست	خلیل اللہ ابراہیم خان ست	

اور اسی سال مین بشکوے صاحبزادہ حافظ حفیظ اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام کرامت اللہ خان رکھا گیا اور اسی ایام مین بشکوے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب شرف خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ عبداللہ خان رکھا گیا۔ صاحبزادہ مذکور بعد چندے راہی ملک بقا ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۰ ہجری بشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی۔ اوسکا اسم ہمایون اختر النسا بیگم رکھا گیا بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ بعد نماز عید الضحی گھوڑے سے زمین پر گرے۔ دست بخیر دہنے پاؤن پر سخت صدمہ پہنچا۔ بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام سنہ صدر بشکوے حضور پرنور دختر فرخندہ پیکر تولد ہوئی اوسکا نام اسمہ النسا بیگم رکھا گیا۔ بتاریخ لبستم ماہ مذکور سنہ صدر نائب صاحب بہادر نے غسل صحت زیارت چنانچہ یہ قطعہ تاریخ غسل صحت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے قطعہ

امیر اعظم رئیس ذی شان لقب سے فیروز جنگ جسکا	حسین و خوش خلق و ذی مروت سخی و دوران ہزبر جرات
فیم دعا دل شریف پر ورخجستہ خو صاف طینت از حد	نیابت اسکے بر سبب کیہے موجب رونق ریاست

فرمایا افضال ایزدی سے مہ محرم کی بیسویں کو
جو گر کے گھوڑے سے دہنے پا میں تھی عید الضحیٰ کو آئی مضرت

اسد کو تھی فکر سال زبس کہ فرق اعدا کو دور کر سکے
کہا مسیحا نے یوں فلک سے مبارک اب ہوئی غسل صحت

۱۲۷۴ھ

اور اسی سال میں نائب صاحب بہادر نے کار نیابت اپنی عموی صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب کو تفویض فرمایا صاحبزادہ صاحب موصوف نے کار نیابت کو بحسن انتظام و بکمال نظم و نسق انجام دیا اور اسی سال میں لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہند رپن صاحب بہادر گورنمنٹ کی جانب سے ہندوستان میں رونق افروز ہوئے - اور اسی سال میں صاحبزادہ محمد مصطفےٰ خان خلف نواب عبد الصمد خان عرف سمند خان ہمراہی نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرام گاہ نے انتقال کیا اور انہیں دنوں میں صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب خلف حضرت امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ نے انتقال فرمایا سجع اوس عرفان مآب کا یہ ہے -

زنور الٰہی محمد منیر

بتاریخ بست و چہارم ماہ فروری ۱۸۷۸ء بشکوے حضور خود بدولت و اقبال فرزند سہ جمال تولد ہوا اوسکا اسم ہمایون صاحبزادہ محمد غیاث الدین خان رکھا گیا - چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

در وقت سعد و نیک بشکوے ذی حشم
پوری کہ مثل او نہ بآفاق خلق گشت

گر آبرو و توداری بدل فکر سال او
گو - مہر نیم روز سپہر سرور - ہست

۱۲۹۱ھ

الفاظ ہوا تمیز الضحیٰ سے یہی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے - بتاریخ سوم ماہ فروری ۱۸۷۶ء حیف صد حیف وہ نونہال چمن اقبال باد خزان حیات سے پامال ہوا اور اسی ایام میں بشکوے اعزالا مرا معز الملک صاحب زادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند ارجمند تولد ہوا - اسم مبارک صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے

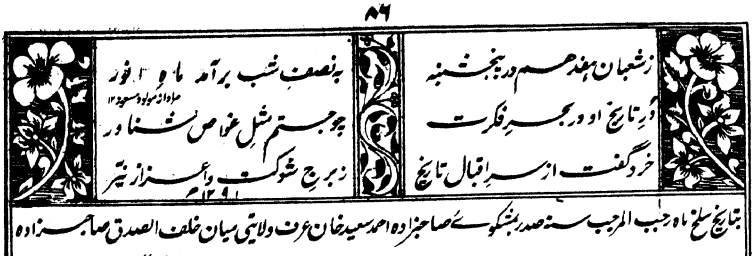
خداوند جہان خلاق عالم
منزہ از شریک و مثل و ہمتا

بہ صاحبزادۂ اعزاز امرا
معز الملک احمد خان بہادر

دلاور شوکت جنگ ابر نیسان
بمحفل فیض و در سیدان غضنفر

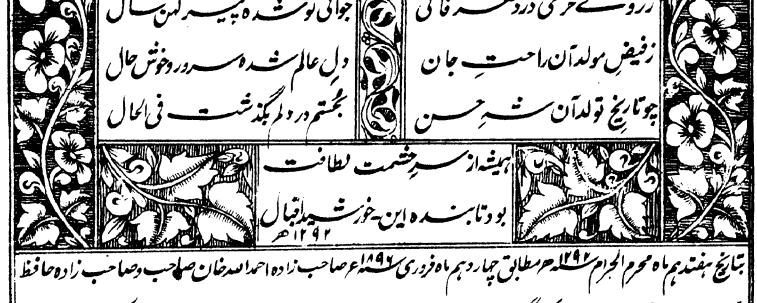
عطا فرمود صاحبزادہ نامی
حسین و خوبرو و ماہ پیکر

محمد عبد قدوس ست نامش
کہ یادش دولت و اقبال یاور



ز شعبان ہفدہم در پنجشنبہ
بہ نصف شب برآمد ماہ انور
ماہ از مولود مسعود ۱۲
ز دُرِ تاریخ او در بحرِ فکرت
چو جستم مثلِ غواص شناور
خرد گفت از سرِ اقبال تاریخ
ز برجِ شوکت و عز از نیر ۱۲۹۱ھ

بتاریخ سلخ ماہ رجب المرجب سنہ صدر بمشکوے صاحبزادہ احمد سعید خان عرف ولایتی میان خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد نجت بلند خان صاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اور کا اسم سعید صاحب زادہ ابو سعید خان رکھا گیا اور اسی ایام مین بمشکوے صاحب زادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب برادر حضور پرنور دام اقبالہ فرزند سعادتمند تولد ہوا اور کا اسم مبارک صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎



ز لطفِ باغبانِ باغِ ہستی
شگفتہ شد گلِ امید و آمال
ز روئے خرمی در دہر فانی
جوانی نو شدہ پیر کہن سال
ز فیضِ مولد آن راحتِ جان
دلِ عالم شدہ مسرور و خوش حال
چو تاریخ تولد آن شہِ حسن
بجستم در دلم بگذشت فی الحال
ہمیشہ از سرِ حشمت لطافت
بود تابندہ این خورشید اقبال ۱۲۹۲ھ

بتاریخ ہفتدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ مطابق چہاردہم ماہ فروری ۱۸۷۹ء صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب و صاحب زادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب بحکم بندگان عالی واسطے استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان کے تا موضع دوتانہ تشریف لے گئے اور حضور والا نے تالب دریاے بناس استقبال فرمایا صاحب رزیڈنٹ بہادر موصوف فایز ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے - اتواب سلامی کے تیرہ فیر سر ہوئے - چار بجے دن کے صاحب رزیڈنٹ بہادر محمد روح المدح بنا بر ملاقات حضور انور قلعۂ معلی مین تشریف لائے اور قبل تشریف آوری صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہر دو صاحبزادگان مبوق اللقب نے بموجب حکم سرکار تا جامع مسجد واقع امیر گنج نشانبت فرمائی اور حضور والا نے بھی تا در دیوان خانہ استقبال فرمایا حضور پرنور نے بعد تقسیم عطر و پان خود بنفس نفیس خود ہار مقیشی زیب گلوئے صاحب موصوف فرمایا بعد رخصت ہر دو صاحبزادگان موصوف نے جامع مسجد تک پیشوائی کی اور اسی تاریخ بعد نصف اللیل صاحب موصوف راہئی چاندنی دیوی ہوئے - بتاریخ نوزدہم ماہ محرم الحرام مطابق

شانزدہم ماہ فروری سنین صدر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ حسب الحکم حضور والا جاہ والی دیولی کو تشریف لیگئے اور اسی تاریخ بوقت نصف اللیل حضور پرنور موضع دہوان پرگنہ ٹونک کو تشریف لیگئے وہان سے علی الصباح فائز جاہ والی دیولی ہوکر صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان سے ملاقات فرمائی بعد استصال ملاقات حضور والا موضع دہوان مین ہوتے ہوئے موضع ساکنامین رونق افروز ہوئے وہان سے علیگدہ علاقہ ٹونک مین تشریف فرما ہوکر سیر و شکار مین شاغل ہوئے بعد الفراغ سیر و شکار ٹونک مین واپس تشریف لائے - بتاریخ دہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر بمشکوے ۱۴۱ از الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ باقی محمد خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے

بتائید خدائے حی قیوم — خداوند یگانہ پاک داور
چو صاحبزادہ باقی محمد — بہ خان فرخندہ اختر نیک اطوار
بعالم شمع ہستی را بیفروخت — زنورش روز روشن شد شب تار
زشادی حضرت اعزالامرا — معز الملک صاحبزادہ ہزار
کہ احمد خان بہادر شوکت جنگ — بود آن سرور ابگر بسر بار
چو بلبل بر گل رویش بخندید — بہار تازہ اش آمد بگلزار
دہم تاریخ از ماہ صفر بود — ز شنبہ صبح صادق بعد اسحار
سروش غیب گفت از روی الہام — کہ سالش اختر ملک ست بشمار

۱۲۹۲ھ

بتاریخ بست و یکم ماہ شوال المکرم ۱۲۹۳ ہجری نواب مستطاب معلی القاب لارڈ ماتھ بروک صاحب بہادر کشور ہند تشریف فرمائے پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے - چونکہ حضور والا کی طبیعت ناساز تھی اپنی جانب سے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب و صاحبزادہ حافظ عبد الوہاب خانصاحب کو مع اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ بجانب نیماہیڑہ روانہ فرمایا صاحبزادگان موصوف نے مع عمال و استمراردران تا سرحد پرگنہ نیماہیڑہ نواب گورنر جنرل بہادر کا استقبال فرمایا نواب گورنر جنرل بہادر بعد مزاج پرسی صاحبزادگان و استدراک خیریت دربار فایز پرگنہ مذکور ہوئے - انواب سلامی کے الکیس فیر سر ہوئے اور بعد آدہ گھنٹہ کے تیرہ فیر سلامی صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ کے سر ہوئے دسخوان طعام دبست ۲۵ دبیخ کشتی فواکہ دبست ۲۵ دبیخ سبوچہ شیرینی دبست ۲۵ دبیخ سپر بقبولات خدمت مین نواب گورنر جنرل بہادر کے

پیش کئے گئے اور ایک خوان طعام دیازدہ سبد بقولات سبز دیازدہ کشتی نواکہ دیازدہ سبوچہ شیرینی صاحب رزیڈنٹ بہادر کی خدمت مین پیش کئے گئے بعد تناول طعام نواب گورنر جنرل بہادر دو ساعت قیام فرماکر تشریف فرمائے چنور ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور بوقت آٹھ بجے شب کے نواب گورنر جنرل بہادر مع ہمراہیان واپس تشریف لائے اتواب سلامی کے فیر حسب معمول سر ہوئے اور میوہ جات کی کشتیان حسب دستور سابق پیشکش ہوئین صاحبان موصوف نے بعد تناول طعام آتشبازی درخشی چراغان کو معائنہ فرمایا اور کلمات خوشنودی مزاج دہان پر لائے بتاریخ بست و سوم ماہ مرقوم الصدر نواب گورنر جنرل بہادر مصمم فرمائے اودھیپور ہوئے بتاریخ بیست و ہم ماہ ذی الحجہ مطابق شانزدہم ماہ جنوری سنین صدر حضور نواب صاحب بہادر بنابر ملاقات شہزادہ پرنس آف ویلز بہادر ولی عہد ملکہ معظمہ بجانب اکبرآباد بسواری کالسکہ روانہ ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان و صاحب اسسٹنٹ و صاحب ایجنٹ ہاڑوتی دولنک وغیرہ نے حضور والا کی پیشوائی آگرہ کے اسٹیشن تک فرمائی اور اتواب سلامی کی سترہ فیر قلعہ اکبرآباد سے سر ہوئے بتاریخ بست و پنجم ماہ جنوری سنہ صدر نواب صاحب بہادر نے بحسب دیگر رسومات ہند مع ہمت سرداران مفصلۂ ذیل مشایعت فرمائی -

تفصیل اسماے صاحبزادگان ہمراہی

افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ - صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب - صاحب زادہ احمد اللہ خانصاحب - صاحب زادہ محمد صدیق خانصاحب - اعز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ - صاحب زادہ محمد خان صاحب خلف الصدق صاحب زادہ حافظ محمد جمال صاحب مرحوم - صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف صاحبزادہ احمد علی خانصاحب رونق - شہزادہ والاجاہ چار بجے داخل خیمہ گاہ ہوئے اتواب سلامی کے فیر حسب دستور سر ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ مسبوق الذکر رئیسون کی ملاقات گیارہ بجے دن سے شروع ہوئی چنانچہ بعد ملاقات رئیس کشنگڈہ کے حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات بشایعت معمول مع ہشت صاحبزادگان مذکورین بمعرض وقوع آئی یک صد یک اشرفی نواب صاحب بہادر نے خدمت مین شہزادۂ موصوف کے بطور نذر پیشکش کی شہزادہ موصوف نے نذر قبول فرمائی بعد ازان شہزادہ ممدوح المدح نے اپنے ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کو عطر و پان دیا اوسی روز بوقت ۹ بجے شب کے محفل عشرت بتقریب دعوت شہزادۂ موصوف منجانب گورنر جنرل بہادر قلعۂ اکبرآباد مین

منعقد ہوئی حضور پُرنور مع چہار سرداران مفصلہ ذیل و نخبہ متکاران داخل بزم جلسہ ہوئے۔

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب۔ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ صاحب زادہ امداد اللہ خان صاحب۔ صاحب زادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب برادر حضور۔ بروز پنجشنبہ بوقت سہ پہر شہزادہ والاجاہ سے راجہ کشنگڈہ سے ملاقات کرتے ہوئے حضور والا سے ملاقی ہوئے آداب سلامی کی اکیس فیر سر ہوئے نواب صاحب بہادر واجنٹ صاحب بہادر ہاڑوتی دو ٹونک نے کہ قبل تشریف آوری شہزادہ والاجاہ سے بہابر معائنہ آرایش دربار تشریف لائے تھے تالب فرش مشابعت فرمائی بعدہٗ ان چاردہ سرداران مفصلہ ذیل نے شہزادہ والاجاہ کو نذرین دین۔

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحب زادہ محمد عباد اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب۔ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ صاحب زادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب۔ شمس الامرا نظام الملک صاحب زادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ اعزاز الامرا معز الملک صاحب زادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ صاحب زادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر برادر حضور صاحب زادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب صاحب زادہ محمد خانصاحب مامون حضور۔ صاحب زادہ محمد خانصاحب خلف صاحب زادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم صاحب زادہ امداد اللہ خانصاحب۔ صاحب زادہ علی احمد خان صاحب خلف اکبر صاحب زادہ احمد علی خان صاحب رونق۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب۔ بعدازاں شہزادہ والاجاہ نے حضور والا کو یہ عطیہ عطا فرمایا۔

تفصیل عطیہ

بندوق برج لوٹن ساخت نو نیک عدد (۱۶ فیر) = دوربین ساخت نوودخمی یک عدد = نیام کتاب نقشہ تصاویر مرصع دو عدد۔

بعدازان نواب صاحب بہادر نے تحائف شہزادۂ والاجاہ کی خدمت مین پیشکش کئے اور اپنے ہاتھ سے عطر وپان تقسیم فرمایا اور دوہار مقیشی مع گلوئے طلا، جگنو طلا مرصع شہزادۂ والا تبار کے زیب گلو فرمائی اور دوسرے صاحبان عالی شان کو صاحب زادہ محمد عباد اللہ خانصاحب نے عطر پان تقسیم کیا وقت رخصت کے حضور والا کی جانب سے چار سرداران نے تا خیام دیگر رئیس شایعت فرمائی اور فیرانواب سلامی کے حسب دستور سر ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ ذی الحجہ بست و ششم ماہ جنوری سنین صدر بپیشکوئے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا اسم مبارک صاحب زادہ محمد علاؤالدین خان رکھا گیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۳ھ روز یکشنبہ بپیشکوئے حضور معدلت نشور فرزند سعادتمند تولد ہوا اوس کا اسم ہمایون صاحب زادہ محمد عبدالحفیظ خان رکھا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ ربیع الاول سنہ صدر صاحب زادہ محمد نجت بلند خان صاحب نے انتقال فرمایا بتاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر۔ صاحب زادہ محمد اسفند یار خانصاحب کو عہدہ جرنیلی منجانب حضور عطا ہوا بتاریخ شانزدہم ماہ جمادی الاولی روز آدینہ سنہ صدر بپیشکوئے اقبال صاحب زادہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب اور اسم تاریخی۔ مظاہر الدین احمد رکھا گیا اور اسی ماہ وسال مین بخانۂ راقم فرزند تولد ہوا اوسکا نام سید عضنفر علی رکھا اور اوسکا قطعۂ تاریخ ولادت یہ کہا ؎

تولد چو شد پور فتح سپہ — ز الطاف خالق بوقت پگاہ
خرد گفت از بہر تاریخ آن — برآمد بگو اختر عز و جاہ ۱۲۹۳ھ

اور اسی سال مین بپیشکوئے صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا نام صاحب زادہ احمد خان رکھا گیا اور اسی ایام سعادت اقران مین بپیشکوے صاحب زادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحب زادہ محمد عبدالکریم خان صاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم تاریخی اختر خان رکھا گیا بتاریخ سلخ ماہ جمادی الثانی سنہ صدر بپیشکوے صاحب زادہ محمد سعید خان خلف صاحب زادہ محمد نجت بلند خان صاحب فرزند خوش جمال تولد ہوا اوسکا اسم شریف صاحبزادہ محمد شریف خان رکھا گیا اور اسی سال مین بپیشکوے صاحب زادہ محمد عبدالغفور خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام صاحب زادہ محمد عبدالشکور خان رکھا گیا اور اسی ایام مین خانصاحب محمد جلال الدین خان خلف ممتاز الدولہ خوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ حافظ محمد یوسف خلف پیر محمد امین الدین نائب اول میر منشی بخطاب منشی خاص سرفراز ہوا بتاریخ یازدہم

ماہ شعبان المعظم سنہ صدر صاحبزادہ محمد علاؤالدین خان خلف حضور والا نے اس جہان فانی سے انتقال کیا تاریخ بست وہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر کپتان ہیل صاحب بہادر قائم مقام صاحب اجنٹ بہادر جے پور اسسٹنٹ صاحب اجنٹ بہادر اجمیر چار بجے دن کے فائر ٹونک ہوئے منجانب حضور بنا بر استقبال صاحب موصوف صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان صاحب خلف اکبر صاحب زادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم وصاحب زادہ محمد امان خان صاحب برادر خورد اشرف الامرا بہادر بھیجے گئے تو اپ سلامی گیارہ فیر قلعہ معلی سے سر ہوئے بتاریخ نہم ماہ معبوق الذکر چار بجے دن کے حضور والا نے مع صاحبزادگان مفصلہ ذیل صاحب موصوف سے بنگلہ پر ملاقات فرمائی۔

تفصیل صاحبزادگان موصوف یہ ہے

صاحبزادہ محمد خانصاحب مامون حضور۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب برادر حضور۔ صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب برادر حضور۔ صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحب زادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بعد عطر و پان کے حضور والا قلعہ معلی میں تشریف فرما ہوئے بتاریخ یکم ماہ شوال المکرم مطابق بستم ماہ اکتوبر سنہ صدر تین بجے دن کے صاحب بہادر و نواب صاحب بہادر کی ملاقات کو اوٹمین ہردو صاحب زادگان موصوف کے استقبال سے جو پہلے پیشوائی کے لئے گئے تھے نظر باغ میں تشریف لائے اور حضور پر نور سے ملاقی ہوئے بعد اختتام کلمات اشتیاق و تقسیم عطر و پان صاحب بہادر واپس بنگلہ پر آ گئے اور دو گھنٹہ قیام فرما کر بجانب جے پور تشریف فرما ہوئے گیارہ فیر توپ کے بطور سلامی سر ہوئے بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب سنہ صدر کپتان میور صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاڈوتی و ٹونک مع میم صاحبہ بوقت صبح داخل ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشابعت معمولی و سلامی منجانب ریاست عمل میں آئی چونکہ صاحب بہادر علیل تھے حضور والا نابر عیادت و ملاقات بنگلہ پر تشریف فرمائی بعد ملاقات بندگان عالی قلعہ معلی میں تشریف لائے

کیفیت روانگی حضور پر نور جانب دہلی بتقریب دربار حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا

بتاریخ ہشتم ذی قعدہ سنہ مرقوم العدد لشکر حضوری روانہ ہو کر بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور مطابق شانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۷۶ء عازم دہلی

ہوا اور اسی تاریخ حضور والا بذریعہ ڈاک مقام لسبی علاقہ جے پور میں داخل ہوئے وہاں پہلے سے خبر تشریف آوری حضور والا
سُنکر نواب زین العابدین خانصاحب عرف نواب کلن خان خسر حضور پُرنور مع دس کس مصاحبین کے قیام پذیر تھے نواب
زین العابدین خانصاحب نے دس روپیہ فرق مبارک حضور والا پر نچھاور کئے مصاحبین نے نذرین پیشکش کیں - بتاریخ
بیسم ماہ مذکور سنہ صدر بوقت صبح ریل پر سوار ہوکر شام کو فائر اسٹیشن دہلی ہوئے اسٹیشن پر سواران ارد لی خاص عمایدریاست
حاضر تھے کرنیل برکلی صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی دوتونک نے مع یک صاحب افسر فوج ویک صاحب کپتان بہادر دہلی
اسٹیشن تک پیشوائی کی اور انگریزی توپخانہ سے سترہ فیر توپوں کی بطور سلامی سر ہوئے اور پلٹن کی دو کمپنی نے کہ خیام
دولت پر حاضر تھیں سلامی حضور انور کی ادا کی بتاریخ چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر حضور والا مع صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان
صاحب بنابر ملاقات صاحب بہادر قائم مقام رزیڈنٹی راجستان بذریعہ سواری کالسکہ تشریف فرما ہوئے - اور بتاریخ پنجم ماہ
مسطور کرنیل برکلی صاحب بہادر ہاڑوتی دوتونک مع ڈاکٹر ڈفنوک صاحب بہادر و کرنیل فوج چہاوانی دیولی جہت معائنہ سامان
لشکر حضوری تشریف لائے سواران و پیادگان سرکاری نے بدستور سلامی ادا کی مگر توپوں کی سلامی بوجہ ممانعت کرنیل
برکلی صاحب بہادر نہوئی حضور والا نے بعد اختتام کلمات اشتیاق ہر سہ صاحبان مذکورہ بالا کو عطر و پان اپنے ہاتھ سے دیا اور مقیشی ہار زیب
گلو کیا پھر صاحب ایجنٹ بہادر نے اپنے ہاتھ سے مقیشی ہار زیب گلوئے حضور والا کیا بعد رخصت مشابعت سلامی فوج
حسب دستور عمل میں آئی بعد اذان حضور جہت ادائے نماز جمعہ بگی پر سوار ہو کر جامع مسجد میں گئے واپسی تاریخ خانصاحب سعد اللہ خانصاحب نے مع یک
جمعدار منجانب مہاراجہ صاحب بہادر رئیس جودہ پور بناء بمزاج پرسی حضور والا حاضر دربار ہو کر پنجہ روپیہ بطور نذر یہ پیشکش کئے بتاریخ
دوازدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر حضور والا بنابر ادائے مراسم تعزیت شیودان سنگھ بہادر متوفی رئیس ریاست الور مہاراجہ
منگل سنگھ رئیس حال ریاست الور کی فرودگاہ پر تشریف فرما ہوئے بوجہ تعزیت حسب قاعدہ راجستان سلامی ہوئی پھر حضور
انور بعد ادائے مراسم تعزیت جہت ادائے ماتم پرسی مہاراجہ رانا پرہی سنگھ بہادر متوفی رئیس جھالاواڑ رئیس حال ریاست
موصوفہ کے خیمہ گاہ پر فائز ہو کر حسب قاعدہ مستمرہ ملاقی ہوئے - بتاریخ سیزدہم ماہ سبوق الذکر سنہ صدر وقت نصف النہار
ڈاکٹر ڈفنوک صاحب بہادر مع جیکٹ صاحب بہادر بنابر ملاقات حضور والا تشریف فرمائے خیمہ گاہ ہوئے حضور انور
نے تا دخیمہ مشابعت فرمائی ہنگام رخصت بندگان عالی نے اپنے ہاتھ سے عطر و پان دیا اور ہار مقیشی زیب گلو
کیا بعدہٗ بوقت ایک بجے دن کے صاحب اسسٹنٹ بہادر منشی ریاست کوٹہ بنابر ملاقات خیمہ گاہ حضور والا پر تشریف

فرما ہوئے پیشوائی و تواضع عطر و پان حسب دستور عمل مین آئی اسی روز معتمد رئیس الور مع یک کس بنا بر مزاج پرسی حضور انور حاضر حضور ہوا اور پانچ روپیہ بطور نذر پیشکش کر کے دو روپیہ فرق مبارک بندگان عالی پر نچھاور کئے شمار الیہا کی تنظیم نہین ہوئی بعد ازین منجانب رئیس جہالاور دہا بھائی مع یک کس جمعدار جہت مزاج پرسی حضور والا حاضر ہوا اور پانچ روپیہ بطور نذر پیشکش کئے انکی بھی تعظیم نہوئی بتاریخ بست و چہارم ماہ مسطور سنہ ۱۸۷۰ء حسب ترقیم کرنیل جی سی برکلی صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کمپنی ہائے پٹالن و فیلان پرکین داسپان با سامان زرین و فیل نشان و نوبت صدا توامان دو دفعہ بقصد پیشگی باہتمام صاحبزادہ محمد اسفندیار خان و دیگر افسران تحت حکم شیخ کریم بخش میسامان قلعہ کہ متصل حاوی گاہ مہینہ پڑاؤ ہوئے بیطرح ہر ایک ئیس کا سامان جلوس موقع موقع جلوس گاہ مہینہ پر مرتب تھا بعد ازان ہر ایک رئیس بگی پر سوار ہو کر جلوس گاہ پر آیا چنانچہ روانگی سے ایک گھنٹہ پہلے ڈاکٹر ونفونک صاحب بہادر خیمہ گاہ حضور والا پر تشریف لائے بعد ازان حضور انور مع ڈاکٹر صاحب موصوف و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ چار گھوڑہ کی بگی پر سوار ہو کر مع چار سوار ان اردلی کے مکان جلوس گاہ مین رونق افروز ہوئے دو بجے دن کے ولیسرائے کنسو رہند اسٹیشن پر تشریف لائے انکیس فیر توپون کی بطور سلامی سر ہوئے بعد ازان ولیسرائے کنسو رہند نے ہر ایک رئیس سے علی قدر مراتب ملاقات فرمائی بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ ساڑے دس بجے دن کے میجر پی ڈی صاحب بہادر اور ایک محافظ رجمنٹ منجانب نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کشور ہند بنا بر مزاج پرسی جملہ رؤسا ہند وستان تشریف لائے بعد مزاج پرسی رئیس بہرت پور بمزاج پرسی بندگان عالی عمل مین آئی حضور والا نے جہت استقبال صاحبان موصوف صاحبزادگان مفصلہ ذیل کو بسواری کالسکہ مع چار سواران اول رئیس بہرت پور کے خیمہ گاہ تک بھیجا یا ہنگام تشریف آوری صاحبان ممدوح الدرج حضور والا نے تا لب فرش استقبال کیا اور بعد انفراغ کلام اشتیاق حضور انور نے اپنے دست مبارک سے عطر و پان اور ہار زیب گلوئے صاحبان موصوف فرمایا حسب ممانعت صاحبان ممدوح الدرج تا خیام مہاراجہ اور شائعت عمل مین نہ آئی - بتاریخ بست و ششم ماہ مسطور سنہ صدر روز سہ شنبہ بارہ بجے دن کے ڈاکٹر صاحب موصوف حضور کے خیمہ مین تشریف لائے بعد حضور والا مع شش سرداران مفصلہ ذیل بنا بر ملاقات ولیسرائے کنسو رہند تشریف فرما ئے۔

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ ...

اعزّ الامرا معزّ الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ۔ صاحب زادہ محمد خان صاحب مامون حضور۔ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم۔ صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ دسمبر سنہ صدر سارے تین بجے رات کے نواب گورنر جنرل بہادر مع فارن سکرٹر و ایجنٹ گورنر بہادر راجپوتانہ بطور ملاقات باندیدہ بعد ملاقات رئیس اور حضور والا کے خیمہ مین تشریف لائے حسب معمول مدارات و مشائعت عمل مین آئی بتاریخ بست و نہم ماہ مرقوم الصدر حسب مضمون کیفیت اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک واسطے لانے نشان کے کہ سرکار انگریزی سے حضور والا کو عطا ہوا تھا ایک کس ہوشیار مع نشان کسان تنومند بنابر برداشت نشان روانہ کئے گئے جس وقت لشکر حضور مین نشان پہنچا اکیس فیر توپ سلامی سر ہوئے بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر ایک سیٹہ نامعلوم الاسم باسندہ بنابر سلام حضور والا حاضر دربار دولت ہوا اور حسب قاعدہ نذر پیش کی لیکن اوسکی تعظیم نہوئی بتاریخ دوازدہم ماہ مسطور سید عبد السبحان الملکا عرف لالہ میان منجانب حضور والا بنابر مزاج پرسی رئیس جودہ پور بھیجے گئے اور سیّد صاحب نے رابطہ موصوف کو پانچ وپیہ بطور نذر پیش کئے بتاریخ چہاردہم ماہ مرقوم الصدر بعد ادائے نماز مغرب حضور والا بنابر ملاقات رئیس ممدوح المدح مشائعت و سرداران تعظیمی رئیس مسبوق الذکر تشریف فرما ہوئے رئیس موصوف نے حضور انور کی تالب فرش مشائعت فرمائی بعد اختتام کلام اشتیاق وغیرہ تقسیم عطر و پان عمل مین آئی اور اس آمد و رفت مین تیرہ توپ فیر توپ بطور سلامی سر ہوئے بتاریخ یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۶ء مطابق پانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری روز دوشنبہ دربار قیصری منعقدہ ہوا اور جملہ رؤسا رہنداں و سائر علی قدر مراتب داخل دربار ہوئے چنانچہ قبل روانگی حضور پُرنور سواران خاص رسالہ و پیادگان پلٹن خاص و توپخانہ وغیرہ دس بجے دن سے دربار کے متصل فائز ہوئے اور حسب قاعدہ صف بندی عمل مین آئی بعد ازان حضور والا مع ڈاکٹر ڈنفوک صاحب بہادر و رفیق افروز دربار قیصری ہوئے مشائعت سلامی حسب دستور عمل مین آئی بعدہٗ منجانب نواب گورنر جنرل بہادر چاپتمنہ بذریعہ فارن سکرٹر حضور والا کو عطا ہوئے بعد برخاست دربار حضور انور اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ ہفتدہم ماہ ذی الحجہ مطابق سوم ماہ جنوری سنین صدر بارہ بجے دنکے حضور والا بنابر ملاقات رئیس ریاست لونر تشریف فرما ہوئے مشائعت و سلامی حسب معمول عمل مین آئی بعد ازان رئیس لونر حسب ملاقات حضور والا بمشائعت حضور والا بمتعلقان سرکاری فائز نمیگاہ ہوا حضور والا نے آپ فرش مشائعت فرمائے

تفصیل صاحبزادگان و اہلکاران و مصاحبان ہمراہی

افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ خاص لالہ امتعاد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شیر جنگ صاحبزادہ

محمد عبدالرحمن خانصاحب[۳] شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب[۴] بہادر تہور جنگ صاحبزادہ محمد خانصاحب[۵] مامون حضور اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب - صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خانصاحب[۸] صاحبزادہ محمد کمال الدین خان صاحب - سوائے صاحبزادگان موصوف اہلکاران و مصاحبان سرکار نے حسب الحکم بندگان عالی رئیس موصوف کو نذرین پیشکش کیں -

تفصیل اسمائے اہلکاران و مصاحبان ہمراہی

فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان حکیم سید محمد[۲] دائم علیخان - شیخ محمد نذیر[۳] اتالیق پیر محمد امین الدین نائب اول میر منشی حافظ محمد یوسف[۴] منشی خاص - رحیم بخش[۵] پسر میر سامان - شیخ محمد عبدالرحمن و شیخ علی محمد و شیخ عبدالعزیز[۶] برادران محمد نذیر اتالیق عبدالرحمن خان خلف کپتان اختر بلند خان - وزیر خان[۱۱] - ناصر خان[۱۲] - احمد سعید خان خلف محمد دستگیر خان رسالہ دار رستم خان[۱۳] پسر مہر لبخان - کریم اللہ خان[۱۴] - رام چندر - انگریزی دان - رئیس الور نے فخر الزمان معتمد خان سید ارشاد حسین خان و حکیم سید محمد دائم علیخان طبیب خاص حضوری و شیخ محمد نذیر اتالیق کی نذرین مسند سے اوٹھکر لین بعد انفراغ تدروغیرہ حضور والا نے رئیس الور کو عطر و پان دیا بعد ازاں رئیس موصوف مرخص ہوا حسب الحکم حضور والا معتمدان سرکاری نے رئیس موصوف کی تا در خیمہ مشایعت کی اور اسی روز مہاراجہ ظلام سنگھ رئیس جھالاواڑ پاٹن حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے منجانب حضور انور فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان و شیخ محمد نذیر اتالیق نے رئیس موصوف کی تا در خیمہ پیشوائی کی اور حضور والا نے تالب فرش مشایعت فرمائی وقت رخصت عطر و پان کی تواضع عمل میں آئی ہر دو معتمدان نے تا در خیمہ رئیس موصوف کا استقبال کیا اور اسی روز صاحب ایجنٹ بہادر مع ڈاکٹر ڈنوک صاحب بہادر بنابر ملاقات حضور انور خیمہ پر تشریف لائے حضور والا نے تالب فرش مشایعت فرمائی اور ہنگام رخصت عطر و پان دیا گیا اور ہار مقیشی حسب قاعدہ حضور والا نے زیب گلو ئے ہر دو صاحبان بہادر فرمایا بعد ازاں صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان حضور انور کی ملاقات کو تشریف فرما ہوئے حضور والا نے تالب فرش استقبال فرمایا اور اپنے ہاتھ سے عطر و پان دیا اور ہار مقیشی زیب گلو ئے صاحب رزیڈنٹ بہادر کیا اور اسی تاریخ نو بجے رات کے رئیس جودہ پور حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے اور ہر دو معتمدان مذکور بالا نے تالب خیمہ مشایعت کی اور تواضع و مدارات حسب دستور عمل میں آئی بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ

سنہ صدر بجانب حضور والا شان تہنیک صدر نشینی رئیس جیالاوار مع بست و پنج کشتی سامان بمصحوب سید حافظ احمد حسن خان و سید عبد السبحان عرف لالہ میان بھیجا گیا اور بست و پنج کشتی سامان بجانب حضور انور بمعیت فخر الزمان معتمد خان سید ارشاد حسین خان و شیخ محمد نذیر اتالیق بھیجوائے گئے بتاریخ چہار دہم ماہ فروری ۱۸۷۶ء صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی دونوں نک بنا بر ملاقات حضور پُر نور دام اقبالہ تشریف فرمائے ریاست ہذا ہوئے حسب قاعدہ مشایعت و سلامی اتواب وغیرہ عمل میں آئی بتاریخ چہارم ماہ مذکور صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان موضع ہوالہ پرگنہ ٹونک بین قیام پذیر ہوئے بجانب سرکار والا تبار ہر دو صاحبزادگان والاشان و دو اہلکاران فراست توامان بنا بر استقبال روانہ کئے گئے بتاریخ ششم ماہ مسطور صاحب ذیشان رزیڈنٹ راجستان رونق افروز ٹونک ہوئے سرکار والا نے چہار سیل نک مشایعت فرمائی سلامی و مدارات حسب دستور قدیم بعرض ظہور آئی اور اسی تاریخ ہنگام دو ساعت روز باقیماندہ صاحب رزیڈنٹ بہادر مع سکرٹران بنا بر ملاقات حضور لامع النور دیوانخانہ خاص مدین تشریف لائے سلامی و مدارات حسب دستور عمل میں آئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ مرقوم الصدر حضور والا بنا بر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر تشریف فرما ہوئے مشایعت و مدارات و سلامی حسب معمول عمل میں آئی اور اسی روز صاحب رزیڈنٹ بہادر نے مدرسہ و شفاخانہ و جیلخانہ کو ملاحظہ فرما کر عدالت دیوانی و فوجداری کو معائنہ کیا بتاریخ ہشتم ماہ مرقوم مقدم الوصف ٹونک سے واپس تشریف لے گئے بتاریخ پانزدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۹۳ھ ہجری یوم شنبہ بمشکوے صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب **مشرف** خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الحلیم خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ حضرت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

دیا فرزند سہ طلعت خدا نے	رئیس ذی شرف عالی نسب کو
دعا کو ہاتھ اوٹھا کر بہر تاریخ	اسد کہہ نیر بیت الشرف ہو
	۱۲۹۳ھ

بتاریخ نہم ماہ ربیع الثانی سنہ مرقوم الصدر خان جہان خان صاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ ملازمت حضور فیض گنجور سے مشرف ہوئے حضور والا نے براہ مزید قدر دانی سند سے اوٹھکر معانقہ فرمایا خان موصوف نے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ پیشکش کئے حضور والا نے قبول فرما کر دوسری بار معانقہ فرمایا۔ بتاریخ ہفدہم ماہ مرقوم الصدر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو عمدہ جرنیلی فوج خلفر موج عطا ہوا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر روز آدینہ صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

چل بسے حیف خان عبداللہ	دارِ فانی سے سوئے دار البقا	
لکھی تاریخ آبرو نے یہ	مملکت کا ستون آہ گرا ۱۲۹۴ھ	

اوس مسافر ملکِ بقا کو منزلِ ناگزیر تک پہنچا کر موتی باغ مین مثل گنجینۂ گوہر مدفون کیا - بتاریخ بست و ہشتم ماہ رجب سنہ صدر مسند نشین حضور عدلت نشور خان جہان خانصاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ بعہدۂ نیابت و سیّد محمد عثمان خلف اکبر بخشی الملک سیّد نور الہدے صاحب بعہدۂ بخشیگری - و پیر محمد امین بعہدۂ میر منشی گری سرفراز ہوئے - اور ہر سہ صاحبان موصوف کو سرکار والا سے خلعت فاخرہ علےٰ قدر مراتب عطا ہوا - بتاریخ پنجم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر محمد یوسف خان ہمراہی خان جہان خان صاحب کو عہدۂ نظامت پرگنۂ ٹونک عطا ہوا - بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور چہارم ماہ دسمبر ۱۸۷۷ء یوم چہار شنبہ جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم نے اِس جہان فانی سے طرفِ عالم جاودانی کے رحلت فرمائی - اور اِسی ماہ کے آخر مین سردار بے انت سنگھ مع سامان تکیہ حضور والا کی جانب سے ریاست بیٹالہ کو روانہ ہوا اور اِسی سال مین بنکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد عبدالوحید خان نام رکھا گیا - اور اِسی سال مین بنکوئے اعزالامرا معزالملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ عبدالباسط خان نام رکھا گیا - بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۵ ہجری روز پنجشنبہ دس بجے دن کے کرنیل جی سی بر کلی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی دونوٹنک مع ساندرس صاحب بہادر کشتر جمیر وارد ریاست ٹونک ہوئے - حضور والا نے بسواری بگی مع خانبہا نخانصاحب مدارالمہام ریاست کے ایک کوس تک بطور پیش کے استقبال فرمایا پھر صاحبان مسبوق الذکر و حضور والا و مدارالمہام ریاست چار گھوڑون کی بگی پر باہم سوار ہو کر ہوا خوری کو تشریف لے گئے - اتفاقاً بازار علی گنج مین بگی کے گھوڑے نے براہ بدلگامی شتران بے مہار کے طرح رولفرار کیا - اوّلاً کوچوان بگی سے گرا بعدہ ٹونک کے دروازۂ قدیم پر جو جنوب رویہ ہے اور بازار علی گنج سے متصل ہے خانبہا نخانصاحب مدارالمہام ریاست بے اختیار زمین پر گرے اور اِدھکے سر پر ضربت سنگ کا اِس قدر صدمہ پہنچا کہ چار پہر مین جان بحق ہو گئے - بعد نماز جمعہ نعش کو موتی باغ مین مدفون کیا ہنگام دفن حضور والا بہ دو صاحبان موصوف جنازے کے ہمراہ تھے بعد الفراغ تجہیز و تکفین حضور فیض معمور صاحبان بہادر جہت تعزیت خانبہا نخانصاحب کے مکان پر تشریف فرما ہوئے اور آغا جان خلف خانبہا نخانصاحب مرحوم کو کلمات صبر آمیز سے تشفی فرمائی بعد ایک گھنٹہ کے وہان سے حضور پُر نور قلعہ معلی مین تشریف لائے - صاحبان بہادر بنگلہ پر تشریف لیگئے -

اور کوچوان نے بھی بعد دو روز کے ہمراہی خانہا نخانصاحب مرحوم کے اختیار کی - اور خانہا نخانصاحب مرحوم کی لوح مزار پر یہ دو قطعۂ تاریخ وفات منقش ہین ؎

صد حیف کہ گشت خان خانان زمان — در عین شباب اسیر پنجۂ موت
از خان جہان خان - بدم دادن جان — اللہ برآمد و ہمان شد سن و فوت

ایضا

بر زمین چونکہ زکالسکہ بیفتاد و بمرد — حضرت خان جہان خان بسوئے خلد خرام
اسد دل شد تاریخ دعائیہ بگفت — با دباشا فیع محشر بمقام محمود

قطعہ تاریخ از مولف ؎

حیف خان جہان زدار فنا — سوئے ملک بقا چو عازم شد
آبرو کرد فکر تاریخش — ہاتف غیب گفت ناظم شد

۱۲۹۵

بتاریخ ششم ماہ مذکور روز شنبہ دس بجے دن کے صاحبان بہادر جہت ملاقات حضور والا قلعۂ معلی مین تشریف لائے سلامی اور شالبت معمولی عمل مین آئی بعد اختتام کلام اشتیاق وانفراغ تواضع عطر و پان صاحبان بہادر بنگلہ پر تشریف لیگئے بتاریخ ہفتم ماہ مسطور سات بجے دن کے صاحب کمشنر اجمیر بجانب بیجے پور روانہ ہوئے سلامی اتوار حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ ہشتم ماہ مسبوق الذکر سات بجے دن کے کرنیل جی سی برکلی صاحب بہادر بجانب دیولی روانہ ہوئے -

حسب دستور سلامی عمل مین آئی - بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور روز چہارشنبہ بمشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر فرزند ارجمند اعلی زمانی بیگم صاحبہ کے بطن سے تولد ہوئی اوسکا نام حرمۃ النسا بیگم رکھا گیا - بتاریخ بستم ماہ ربیع الاول سنہ صدر بجانب حضور والا صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ عباد اللہ خانصاحب مرحوم نائب الریاست ہوئے - اور اسی تاریخ منجانب سرکار صاحبزادہ محمد خانصاحب مامون حضور افسر علے کل محکمہ جات کے مقرر ہوئے - بتاریخ دوم ماہ ربیع الثانی سنہ مذکور بشب شنبہ حافظ محمد النعیم خلف اکبر ابو سلیمان - منشی محمد ظہور علیخان نے انتقال کیا - بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز جمعہ صاحبزادہ محمد عبد الحلیم خان خلف صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب شرف نے اس جہان فانی سے انتقال کیا اور اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا دس نونہال اقبال کا نام صاحبزادہ محمد ضیاء الدین خان

رکھا گیا - یہ تاریخ ولادت ہے ۵

چیند اگر ز باغ بہارت سے گلے خزان — صد داغ بر نہد بدل روضۂ جنان
از ضعف دل نحیف و نزار یم ما توان — کو آن طبیب کش بکمر حال دل عیان
بوئے اگر ز کوچۂ خلقت بوے رسد — بر شاخ بوستان نہ نہد بلبل آشیان
کوہ الم کجا و من کاہ دشت فکر — دست ستم کجا و من خستہ نیم جان
از تلخی فراق زجان سیر میکند — فریاد از حلاوت ظلم شکر لبان
از شورش دل غم جان کاہ خویشتن — با حسرت کمال نمودم چو سن فغان
ناگاہ رغیب عشرت ہا تف نشان بمبت — خوش باش ہیچ غم مخور اے مورد فغان
اکنون زمانہ آن شدہ از لطف عام حق — عالم تمام گشت بہ بین تنگ گلستان
باز سش بروے عشرت و راحت گشود دل — گفتم کہ چیست باعث این ہوش جاودان
گفتا کہ حیف ہیچ کسے مہربان من — غافل از ین نوید طرب ہستی این زمان
مولود گشت مہر سخا تیغ عطا — در دہر نوبخش شد از امر کن فکان
آن نونہال باغ شرف کز کمال حسن — گوہر نثار بحر کند اختر آسمان
تاریخ مولدش ز زوال پر ضیاے خویش — گفتم سیر نورد یدہ عبد الرحیم خان

۱۲۹۵ھ

اور اسی سال مین بماہ رمضان المبارک منجانب ولیسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند جناب فتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سفارت کابل پر مامور ہوکر راہی کابل ہوئے - اور اسی سال مین بمنکوحی صاحبزادی حفیظ اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب فرزند تولد ہوا - صاحبزادہ سعید اللہ خان نام رکھا گیا تاریخ شنازدہم ماہ دسمبر ۱۸۷۸ء بحسب تحریر سید فضل حسین وکیل سرکار حامی بانس جنبٹی ہائروتی دونوٹنک منجانب سر کاروالا تبار استقبال صاحب احسٹ بہادر صاحبان مفصلۂ ذیل روانہ ہوئے - صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب نائب الریاست و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مغفور - صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب - صاحب احسٹ بہادر بوجہ تبدیلی عہدہ خود تاریخ مقررہ پر داخل ٹونک نہوئے بلکہ تاریخ نوزدہم ماہ مسطورہ جاپہنچے

دنکے رونق افروز ریاست بنا ہوئے - اوّلاً حضور فیض گنجور نے بسبب ناسازی مزاج کے ملاقات نفرمائی - پہلے ایجنٹ صاحب بہادر بنابر ملاقات بندگانعالی رونق افروز قلعہ معلیٰ ہوئے - گیا فیر سلامی کے قلعۂ معلیٰ سے سر ہوئے اور مدارات معمول عمل مین آئی - بتاریخ بستم ماہ مذکور بنابر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان بسمت جانب حضور والا صاحبان مخصلۂ ذیل روانہ ہوئے - صاحبزادہ محمد خانصاحب افسر اعلےٰ - صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب - فخر الزمان معتمد خاص سید محمد ارشاد حسن خان - سید محمد عباسی سبحان البکار - اور حضور والا نے قبل روانگی صاحبان موصوف خریطہ اشفاق وثیقہ بنام صاحب رزیڈنٹ بہادر متضمن عدم حضوری خود بوجہ ناسازئ مزاج ترقیم فرمایا اسی تاریخ بروز جمعہ بندگانعالی نے غسل صحت فرمایا اس تقریب فرحت قریب مین عمایدریاست ہذا نے نذرین پیشکش کین - اور اکیس اکیس فیر توپون کے ہر شش پرگنات متعلق ریاست ہذا سے سر ہوئے - حضور والا بعد الفراغ نذر وغیرہ بنابر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان بناس تک تشریف فرما ہوئے - بعد ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر و ایجنٹ صاحب بہادر و حضور نواب صاحب بہادر ایک بگی مین سوار ہو کر چار بجے دنکے داخل شہر ہوئے صاحبان بہادر نے بنگلہ پر قیام فرمایا اور حضور والا قلعہ معلیٰ مین تشریف لائے - فیر توپونکے حسب دستور سر ہوئے - دوسرے روز بوقت نصف النہار صاحب رزیڈنٹ بہادر و پالٹ صاحب بہادر سکرٹر بنابر ملاقات حضور انور قلعہ معلیٰ مین تشریف لائے مشایعت و مدارات و سلامی حسب دستور عمل مین آئی - بعد ملاقات صاحبان بہادر نے توشک خانہ و سلیخانہ و کتب خانہ ملاحظہ فرمایا اور اسی تاریخ چار بجے دنکے جیلخانہ و شفاخانہ معائنہ کیا - دوسرے روز صاحبان موصوف ریاست ہذا سے رخصت ہوئے رسد رسانی لشکر حسب قاعدۂ قدیم عمل مین آئی - بتاریخ بست و چہارم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۶ ہجری روز شنبہ کرنیل نین صاحب بہادر ایجنٹ جے پور مع ڈاکٹر قصبہ لاوہ سے فائز ٹونک ہو کر بنگلہ پر قیام پذیر ہوئے - اسی روز چار بجے دن کے حضور والا نے ایجنٹ صاحب سے بنگلہ پر ملاقات فرمائی - دوسرے روز دس بجے دنکے ایجنٹ صاحب بنابر ملاقات حضور پرنور قلعہ معلیٰ مین تشریف لائے ہر دو ملاقات مین مشایعت و مدارات حسب معمول عمل مین آئی - اسی روز صاحبان موصوف چار بجے دنکے بجانب اونیارہ علاقۂ ریاست جے پور روانہ ہوئے سلامی [illegible] مدارات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر روز پنجشنبہ کرنیل صاحب موصوف دس بجے دنکے اونیارہ سے فائز ٹونک ہوئے حسب دستور سلامی وغیرہ عمل مین آئی کرنیل صاحب بہادر حضور والا سے ملاقات فرما کر بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر سنہ صدر روز جمعہ علی الصباح راہی جیپور

ہوئے - اور اسی تاریخ پالٹ صاحب بہادر قائم مقام ایجنٹ ہاڑوتی دٹونک دس بجے دن کے اندر گڈہ سے فائز ریاست ہوئے حسب حالت صاحب موصوف پیشوائی وغیرہ نہوئی اوّل ملاقات صاحب موصوف نے حضور والا سے فرمائی من بعد حضور انور صاحب بہادر سے ملاقی ہوئی - بتاریخ پنجم ماہ مذکور صاحب بہادر بجانب چماؤنی دیولی روانہ ہوئے سلامی و مشایعت حسب معمول عمل میں آئی - بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر بمنشکوے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان نام رکھا گیا - بتاریخ بستم ماہ مذکور سنہ صدر بمنشکوے حضور پرنور فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوس نونہال چمن سعادت کا نام صاحبزادہ محمد سعادت علیمان رکھا گیا - بتاریخ چہاردہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر مطابق پنجم ماہ جون ۱۸۷۹ء روز چہارشنبہ بتقریب فرحت ترتیب مژدۂ فتح کابل روشنی چراغان جملہ کوچہ و بازار و احاطہ سرکاری و مکانات عمائد ریاست ہذا مین بمعرض ظہور آئی اور اسی تاریخ صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی دٹونک نے فائز ریاست ہوکر روشنی چراغان اور آتشبازی کا تماشا معائنہ فرمایا - بتاریخ بست و ہفتم ماہ رجب سنہ صدر صاحبزادۂ نور الدین خان خلف صاحبزادۂ عبد اللہ خان مرحوم کا نکاح مسماۃ صادقہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پانچہزار روپیہ دوہزار معجل و سہزار مؤجل - بتاریخ سلخ ماہ رجب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ حامد خان خلف صاحبزادہ احمد خانصاحب کا عائشہ بیگم دختر صاحبزادہ احمد علیخانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ سہزار مؤجل دوہزار معجل بتاریخ بست و ہشتم ماہ مرقوم الصدر صاحب ایجنٹ بہادر نہضت فرمائے دیولی ہوئے سلامی و مدارات حسب معمول عمل میں آئی بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر سرکار فیض مدار سے خلعت نیابت افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ کو عطا ہوا اور بحکمہ تعالیٰ و تقدس شانہ اعلیٰ صاحبزادہ صاحب بہادر آجتک کہ ۱۳۱۷ھ ہے کارہائے ملکی و مالی کو باحسن وجوہ انجام فرما رہے ہین مؤلف نے اس تقریب فرحت ترتیب مین یہ قصیدہ پیشکش کیا ؎

ترا از چہرہ جان آفریدند	سراپا نور یزدان آفریدند
قد تو ہست آن سرو دل آرا	کہ در باغش خرامان آفریدند
ز رنگ حسن تو رشحی چکیدست	کہ از وے این گلستان آفریدند
ز تخم ان تو آن چاہیست کورا	لبالب ز آب حیوان آفریدند
غبار نرگس مستانۂ تست	کزو چشم غزلان آفریدند
چہ بے رحمانہ کردند ابروان را	چہ بے دردانہ مژگان آفریدند

سنانِ غمزهٔ شوخِ تو مخصوص — بخون ریزئ شهریان آفریدند
دو زلفِ کافرِ ایمان شکن را — بلائے هر مسلمان آفریدند
تو بدعهدے ترا اے بیمروت — نهایت سست پیمان آفریدند
قسم هائے تو هرگز باورم نیست — بپائے سوگند قرآن آفریدند
ترا اے ماهِ خرمن سوزِ هستی — قیامت برقِ جولان آفریدند
شوم قربان لبے ابروکمانت — که آنرا تیرِ باران آفریدند
چرا آئینه سان حیران بناشد — مرا مشتاقِ جانان آفریدند
ز وصلِ دوست محرومم مراچون — بیابان گردِ حیران آفریدند
بزخمِ من سنه مرهم که اورا — فقط بهرِ نمکدان آفریدند
ولے دارم که همچون لاله در دے — هزاران داغِ حرمان آفریدند
بیا بنگر که از دریائے چشمم — چه گوهرهائے غلطان آفریدند
نم اشکے ز مژگانِ ترا ماست — گرو دریائے عمان آفریدند
مرا از داغِ سوزی در جگر هست — ازان چون شمع گریان آفریدند
جهان خورسند و بهرِ خاطرِ من — الم هائے فراوان آفریدند
درین عالم سخن فهمی نماند است — عبث ما را غزل خوان آفریدند
نشانی از سخاوت پیشگان نیست — جهان بهرِ لئیمان آفریدند
ندارد آسمان بیش از دو نانے — که آن را بهرِ دونان آفریدند
ازین مردم نشد چشمم کسے سیر — گرسنه خلق را زان آفریدند
سخن محتاج و نعت هائے الوان — همه بهرِ بخیلان آفریدند
کریمی هست فخر الملک آری — ورا باذل بدوران آفریدند
توئی آن آفتابِ اوجِ اقبال — که دستت را زر افشان آفریدند

ترا اے معدنِ جود و سخاوت — برائے بذل و احسان آفریدند
کفِ گوہر نثارت را بعالم — بیانِ ابر نیسان آفریدند
قوی بازو بمثلِ تو دگر نیست — جوان ہمت بدوران آفریدند
سخن مستانہ از من مے ترا دہ — مرا ہست مئی آن آفریدند
بباغِ میح تو آن عندلیبم — کہ منقارم گل افشان آفریدند
تو مے فہمی طریقِ گفتگو را — ترا آری سخندان آفریدند
اگر روزے کرم بیجا نباشد — کرم بہرِ کریمان آفریدند
شنا گفتم دعایت مے نمایم — زبانم را دعا خوان آفریدند
پایں اقبال و دولت زندہ باشے — ترا اشرف در انسان آفریدند

اور اسی سال مین شاہزادی رفیعہ الدرجہ ایلس صاحبہ دختر نیک اختر ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے انتقال کیا - اور اسی سال مین بمنشوئے صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ احسان اللہ خان رکھا گیا - اور اسی ایام مین بمنشوئے صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الصبور خان نام رکھا گیا اور انمین دونون مین بمنشوئے صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان صاحب کپتان توپخانہ بخاری فرزند ارجمند تولد ہوا اوس نونہال چمن اقبال کا نام صاحبزادہ محمد خان رکھا گیا بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۶ھ سید مہدی حسن و شیخ فخر الدین معتمدان پیشکار مع سامان تہنیت تولد فرزند ارجمند حضور والا فائز ریاست ہذا ہوکر شاہزادہ ثریا جاہ کی حویلی مین بموجب حکم حضوری فروکش ہوئے چندے وغیرہ سرکار مقرر ہوگئی بعد تین روز کے معتمدان ریاست مذکورہ مع سامان تہنیت حاضر دربار حضور والا ہوئے اور پانچ پانچ روپیہ بطور پیشکش کئے - اور سامان تہنیت بپیشگاہ حضور والا مین پیش کیا - ہر دو معتمدان مذکور کی تعظیم منجانب سرکار بعرض ظہور نہ آئی - بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور معتمدان بنابر استجازت رخصت قلعہ معلی مین حاضر ہوئے حضور سے ہر دو معتمدان مذکور کو خلعت رخصت عطا ہوا بتاریخ چہاردہم ماہ مسطور سنہ صدر روز شنبہ حضور فیض معمور مع چند صاحبزادگان و مصاحبان بنابر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر بنگ کے طور پر چاندنی دیوڑھی کو تشریف لے گئے - بتاریخ پانزدہم صاحب کلان بہادر ریاست کوٹہ سے فایز چاندنی ہوئے اسی تاریخ حضور والا سے ملاقات بعرض ظہور آئی - بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور کو روز یکشنبہ وقت نصف النہار سرکار دولتمدار مع العز و الاقتدار

فائز ریاست ہنا ہوئے - بتاریخ بیست وہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر بمشکوئے حضور والا دختر سعادت اثر تولد ہوئی سعادت النساء بیگم نام رکھا گیا - بتاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر بمشکوئے حضور پُر نور فرزند اقبالمند تولد ہوا اوس نونہال گلشن اقبال کا نام صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان رکھا گیا - بتاریخ دہم ماہ مسطور روز دوشنبہ ساڑھے دس بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر ہارڈوتی دونوں فائز ریاست ہنا ہوئے بوجہ ممانعت ایجنٹ صاحب بہادر شائیت عمل مین نہ آئی - بتاریخ یازدہم ماہ مذکور چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بجانب جے پور نہضت فرما ہوئے - آمد و رفت مین القاب سلامی حسب معمول سر ہوئین - اور اسی تاریخ بمشکوئے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبداللہ خان نام رکھا گیا - اور اسی تاریخ نواب خسرو زمانی بیگم صاحبہ حضور کی خالہ حقیقی وقت نصف النہار باستقبال برادران حضور دعائہ ریاست بنارس سے فائز قلمرو معلی ہوئین بتاریخ یازدہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر شیخ کریم بخش میر سامان بموجب حکم حضوری خزینہ و دیگر کارخانہ جات کے اہلکاری پر مامور ہوئے - بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر مطابق ماہ دسمبر ۱۸۸۰ء عشب شنبہ مہاراجہ رام سنگھ بہادر رئیس جے پور نے انتقال کیا بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور بست و ہفتم ماہ مسطور کرنیل براڈفوڈ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان نے دس بجے دنکے حسب وصیت رئیس جے پور متوفی خانم سنگھ ٹھاکر ایسروہ کو مسند نشین ریاست جے پور کیا اور بجائے نام قائم سنگھ کے اسم مہاراجہ سوائی مادھو سنگھ بہادر تجویز کیا الکیس فیر سلامی کے سر ہوئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعدہ سنہ صدر بمشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گوہر دریائے اجلال کا نام صاحبزادہ محمد عبدالتواب خان رکھا گیا - اور اسی سال مین بمشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد عبدالستار خان نام رکھا گیا - اور اسی ایام مین بمشکوئے صاحبزادہ احمداللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ اسداللہ خان نام تجویز ہوا - اور انمین دونون مین بمشکوئے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب **شرف** خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جلال خلف مرحوم ابن نواب امیرالدولہ بہادر فرزند دلبند تولد ہوا - اوس نونہال چمن اقبال کا نام صاحبزادہ احتشام علیخان رکھا گیا - اور مولف نے حسب ایمائے والد ماجد مرحوم و مسعود محمد فتح اللہ خان تاریخی نام تجویز کیا - اور یہ قطعہ تاریخ ولادت بدیہہ کہا ؎

ابنِ عبدالرحیم خانِ شرف	گشت پیدا ز لطف و فضلِ خدا
آبرو بہر سالش گفت خرد	کہ بگو آفتاب چرخ ہدیٰ ۱۲۹۷ھ

اور انمین دونون مین بمشکوئے صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد ادریس خان نام رکھا گیا - بتاریخ

بستم ماہ اکتوبر ۱۸۸۱ء آٹھ بجے دنگے صاحب اجنٹ بہادر ہاردتی دتونک مع یک صاحب کرنیل بہادر بنابر عطائے تمغہ کمپنی اسٹار آف انڈیا جہت افتخار الامر افخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ قلعہ معلی مین تشریف لائے اوسوقت جملہ اقربا حضور پر نور عمائد ریاست دربار مین حاضر تھے اوّل صاحب اجنٹ بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر نایب الریاست کی توصیف مین ایک اسپیچ دیا بعد ازان اپنے ہاتھ سے تمغہ زیب گلوئے صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف فرمایا بعد انفراغ عطر و پان صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے اسی دن ہنگام شب صاحبزادہ بہادر کے منکوحہ سے دولت پر جلسۂ دعوت بصد تزئین و آئین بہین منعقد ہوا قطعہ تاریخ عطائی تمغہ فرخت و تتبعہ من نتایج افکار گہربار شاعر مستند نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی یہ ہے ؎

ہمیں فیض شہنشاہ ہند و انگلستان	بڑھا ہے رتبہ فیروز جنگ عالیشان
سی ایس آئی کا اول عطا خطاب ہوا	چمک کے اختر اقبال آفتاب ہوا
نہایا تمغۂ اعلائی قیصری اسال	اجنٹ صاحب ذی قدر نے خوشی ہو کمال
سنائی اور اک اسپیچ بھی کہے کر ہو کر	کہ جسمین شکر و ثنائے رئیس تھی یکسر
یہ مژدہ سنکے ہوئے دوست دلمین خرم و شاد	اسیر غم وہ ہوئے تھا دلونمین جنکے عناد
مجھے تھی فکر کہ تاریخ اسے اسد لکھون	بطور نذر دے پیشکش یہان سے کردن
ندایہ آئی پئے سال از سر افلاک	عطائے تمغۂ والا مبارک ایزد پاک
	۱۸۸۱ء

اسی سال مین حافظ قاری علی احمد پانی پتی نے کہ حضور نواب صاحب بہادر کے علم قرأت مین اوستاد تھے انتقال کیا مولف نے یہ قطعۂ تاریخ کہا ؎

حافظ علی احمد کہ بقرأت ہمہ دان بود	اوفات بخوبی بجہان گذران کرد
کو ناطقہ را تاب کہ اوصاف او سازد	آرے صفت ہمچو جوانے نتوان کرد
آن بلبل خوش نغمہ و آن گلبن نوخیز	در جوش بہار رخ چو ستم باد خزان کرد
ہر دل بغمی سوخت ازین سانحہ جانکاہ	ہر دیدہ ازین بر مژہ خونناب روان کرد
احباب بسر گریہ کنان خاک فشاندند	آہے بدل غمزدگان کار سنان کرد

گردید ہر آنکس کہ ازین واقعہ آگاہ — افسوس بسا خورد و فریاد و فغان کرد
چون تشنہ لب از بادہ کوثر دل او بود — رفع عطش خود بہمان آب روان کرد
در خواست نمودم ز خرد سال وفاتش — جوشے بدلش آمد و آنگاہ بیان کرد
در سال ہزار و دو صد و ہشت و نوچیف — رخت بہ جنان بستہ و پدرود جہان کرد

بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری نکاح صاحبزادہ حمید اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب کا مسماۃ خدیجہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد امان خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر یازدہ ہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل و در اسی تاریخ مین نکاح صاحبزادہ محمد یونس خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب کا مسماۃ زبدۃ النسا بیگم دختر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب فتح جنگ سی منعقد ہوا تعداد مہر یازدہ ہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری صاحبزادہ عبد العلیم خان خلف صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب کا نکاح اجرہ بیگم دختر صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ معجل یک ثلث باقی مؤجل بتاریخ سلخ ماہ شعبان سنہ صدر صاحبزادہ عبد الوحید خان خلف صاحبزادہ عبد العزیز خان کا نکاح مسماۃ شہامت بیگم دختر حافظ سراج الدین صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر دو ہزار روپیہ معجل یک ثلث باقی مؤجل - بتاریخ چہارم ماہ شوال المکرم سنہ صدر بشکوے حضور والا دختر فرخندہ اثر تولد ہوئی اوس عزیزہ جان کا نام عزیز النسا بیگم کہا گیا اور اسی سال مین حسب نشار گورنمنٹ قیصر ہند خانہ شماری و مردم شماری کل ممالک محروسہ و متصوبہ راجستان وغیرہ کی ایک رات مین بمعرض ظہور آئی -

کیفیت ملاقات حضور پُر نور بہ نواب مستطاب معلی القاب لارڈ رپن صاحب بہادر نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر

بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۱ع حضور والا بذریعہ ڈاک ہنگام شام بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور وقت صبح سرکار والا باستقبال معمولی فایز اجمیر ہو کر ریفک صاحب کی کوٹھی پر فروکش ہوئے بتاریخ بستم ماہ مسطور چار بجے دن کے دیسرائے بہادر کشور ہند داخل اجمیر ہوئے اسٹیشن پر ہر ایک رئیس سے مصافحہ کر کے مزاج پرسی فرمائی - بتاریخ

بست ویکم ماہ مرقوم الصدر گیارہ بجے دنکے حضور والا نے مع اجنٹ بہادر وتاروتی و ٹونک و دیگر صاحبزادگان مفصل ذیل ویسرائے بہادر کشور ہند سے کوٹھی پر ملاقات فرمائی اور ایک سو ایک اشرفی حسب معمول نذر کرکے مزاج پرسی فرمائی

تفصیل صاحبان ہمراہی

جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست - اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ - صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب - صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب برادران حضور پرنور - فخر الزمان معتمد خاص سید محمد ارشاد حسین خان - الحاصل اسطرح ہر ایک رئیس سے بتدریج علی قدر مراتب ملاقات بعرض ظہور آئی اسی تاریخ ہنگام شام حضور والا بجانب ٹونک روانہ ہوئے اور بتاریخ بست و دوم وقت نصف النہار فائز ریاست ہذا ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ صاحبزادہ ابو سعید خان خلف صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب کا نکاح انجمن آرا بیگم دختر صاحبزادہ احمد خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ دو ہزار معجل و سہ ہزار مؤجل - بتاریخ بست و چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۹ھ لالہ ہرچرن داس معتمد سرکار پور تملہ نے بقریب فرحت قریب بنوتہ شادی رشیدہ حضور پرنور دام اقبالہ حاضر دربار ہو کر اول خریطہ رئیس موصوف کا پیش کیا - بعد ازاں ایک کشتی کداوس مین گیارہ سو روپیہ نقد تحفے پیشکش کئے سرکار کی جانب سے معتمد مذکور کی تعظیم ہوئی اور چندی حسب قاعدہ سرکار والا سے مقرر ہوئے بعد ازاں بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول سنہ صدر منجانب حضور فیض گنجور چہ سو اکتالیس ۲۴۱ روپیہ کا خلعت معتمد مذکور کو عطا ہوا بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر جناب نواب بیگم صاحبہ دختر نیک اختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس بتقریب عروسی نواب غوث محمد خان صاحب بہادر والی ریاست گلشن آباد عرف جاورہ بجانب ریاست موصوفہ تشریف فرما ہوئین بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر آپ جے نرسنگ و منشی روپ لال مع سامان ٹیکہ صدر نشینی حضور پرنور بشالیعت کپتان شیخ مرتضے ساکن عسکر فیروزی مع دہ نفر سواران رسالہ فائز ٹونک ہو کر متصل تالاب ٹونک فروکش ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور سنہ مزبور روز جمعہ دس بجے دنکے نامبردگان نے مع سامان ٹیکہ حاضر دربار ہو کر سامان مسطور پیشکش کیا حضور پرنور نے سروقد تعظیم دی اور مذہبی کپڑے ہو کر قبول فرمائی - بعد ازاں بلدیو سنگھ

برادر خرد آپ جی و دیگر معززین حاضر دربار ہوئے اور حضور مین نذرین پیشکش کمین حضور والا نے اونکی نذرین مسند
پر بیٹھکر قبول فرمائین اور ہنگام رخصت آپ جی وغیرہ کی تعظیم سر وقد ہوئی اور جب تک مشارالیہا ریاست ہذا مین
رہے سرکار والا سے چندی جاری رہی بتاریخ پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ مرقوم الصدر مسمی عبد الغفور خان وزیر آور چند
اہلکاران ریاست پٹیالہ مع تعداد دو ہزار روپیہ بتقریب فرحت وترتیب شادی ہمشیرہ حضور پرنور فائز ریاست ہذا
ہوئی مشارالیہا کی چندی سرکار والا اقتدار سے مقرر ہوئی بتاریخ دہم ماہ مذکور مشارالیہا نے کشتی ہائے زریں تہ مع خرطیہ
رئیس موصوف بہ بسمہ حضور پرنور دام اقبالہ حاضر دربار ہوکر پیشکش کمین منجانب سرکار والا کی تعظیم نمودی - بتاریخ پانزدہم ماہ مسطورا سی
تاریخ دادی صاحبہ حضور پرنور یعنی جنابہ صاحب محل بیگم صاحبہ کہ نواب محمد علیخان صاحب بہادر کی ملاقات کو بجانب اکبرآباد
تشریف فرما ہوئی تھین مع الخیر والعافیت داخل قلعہ معلی ہوئین بتاریخ ہفدہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر صاحبزادہ عزیز اللہ خان
خلف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان کا نکاح رقیہ بیگم دختر احمد خان مرحوم سے منعقد ہوا تعداد مہر دو ہزار روپیہ نصف سو جل ونصف
سجل - بتاریخ نہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر روز چہارشنبہ مفخر الامرا ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خان
صاحب بہادر صفدر جنگ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا چنانچہ مولف نے قطعہ تاریخ وفات
ہنگام تجہیز وتکفین بدیہہ کہا ؎

نہین چہارشنبہ ماہ صیام — رفت ابن جمال خان زجہان
از سر یاس وحیف ہاتف گفت — ہائے وائے عنایت اللہ خان

۱۲۹۹ھ

بتاریخ بست وچہارم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر جناب بخشی الملک سید نور الہدی صاحب نے بمرض استسقا بعالم
انتقال کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

بخشی کل سید نور الہدے — مبتلا گشتہ بامراض وبا
بست وچارم بود از ماہ صیام — شد زدنیا جانب دار بقا
بہر تاریخ وفاتش آبرو — فکر کردم در دل غم آشنا
ناگہان در گوشم از در سے بگا — گفت ہاتف واویلا سید ما

۱۲۹۹ھ

اور اسی سال مین شادی گنڈائی صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف الصدق افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ


تصویر صاحبزادہ ہدایت اللہ خان صاحب مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مرحوم
(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب خلف اکبر حضرت وزیر اعظم - ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست ہمیشہ حضور پُر نور دام اقبالہ سے بصد تزک و احتشام و بآئین تہین و طرز خوش ترین بمعرض وقوع آئی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ اس تقریب فرخت قریب مین نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

یا دیارب مبارک این شادی	دیدم از بہر سال اسد خوابے	
کہ بدولت سرائے فخر الملک	شد بہم آفتاب و مہتابے	
	۱۲۹۹ھ	

اور اسی سال مین بمرحمت سرائے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان نام کہا گیا - اور اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الروف خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد شاہد رمانستان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا دوسں گہر تاج اقبال کا نام صاحبزادہ احمد خان کہا گیا اور اسی ایام مین بمشکوے صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب فرزند تولد ہوا دوسں نونہال گلشن عظمت کا نام صاحبزادہ محمد الیاس خان کہا گیا اور انہین دونون مین بمشکوے صاحبزادہ حمید اللہ خان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ حضرت نوخان نام کہا گیا چنانچہ مولف نے حسب درخواست والد ماجد اسم تاریخی محمد روشن خان کہا اور یہ قطعہ تاریخ ولادت بدیہہ کہا ؎

حمید اللہ خان چون یافت فرزند	ز فضل قادر خلاق اکبر	
پے تاریخ اسش گفت ہاتف	بگو اختر زمان محمود اختر	
۱۲۹۹ھ	۱۲۹۹ھ	

اور اسی ایام مین بمشکوے صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فوج ظفر موج فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد نور خان نام رکھا گیا اور انہین دونون مین بمشکوے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ احمد نور خان نام کہا گیا - اور اسی سال مین صاحبزادہ حافظ محمد منیر خانصاحب خلف نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند انتقال کیا اور اسی زمانہ مین صاحبزادہ محمد ادریس خان خلف صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رخت اقامت باندہا الفاظ تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے بتاریخ نوزدہم ۱۲۸۲ھ صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک علیگڈہ علاقہ ریاست ہذا مین فائز ہوکر بتاریخ بستم ماہ مذکور علاقہ ابنارہ داخل ٹونک ہوے بتاریخ بست و چہارم صاحب رزیڈنٹ بہادر مع لشکر راہ سوار علاقہ جے پور سے موضع چرودنج پرگنہ ٹونک مین فروکش ہوے - بموجب حکم حضور والا بنابر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر

صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب و صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خانصاحب تشریف لے گئے - بتاریخ بست و پنجم صاحب بہادر فائز ریاست ہذا ہوکر قلعۂ معلی کے میدان مین بمقابلۂ باغ کہ یہ لشکر انگریزی کی فرودگاہ ہے قیام پذیر ہوے حضور والا نے چار بجے دن کے صاحب بہادر سے ملاقات کی سترہ فیر توپ سلامی کے سر ہوے بعد اختتام کلام شوق آمیز و انفراغ عطر و پان نوابصاحب بہادر رخصت ہوکر قلعۂ معلی مین تشریف لائے بتاریخ بست و ششم صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور رونق بخش قلعۂ معلی ہوے حضور انور نے تاردیو انخانہ مشایعت فرمائی بعد انفراغ ملاقات ایک گھنٹہ تخلیہ رہا اور وقت رخصت مدارات عطر و پان عمل مین آئی اور تیرہ تیر فیر بطور سلامی آمد و رفت مین سر ہوے ہنگام شام صاحب بہادر کی جانب سے بزم دعوت بنگلہ پر منعقد ہوئی حضور پُرنور صاحبزادہ و صاحب بہادر نائب الریاست رونق بخش جلسۂ دعوت ہوے - بتاریخ بست و ہفتم صاحب رزیڈنٹ بہادر ریاست سے مرخص ہوئی سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ سبز و ہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان مع خرلطہ و سامان بنوتہ تعدادی دو ہزار روپیہ بتقریب شادی ہمشیرہ مہاراج جسونت سنگھ بہادر رئیس جودہ پور بجانب جودہ پور روانہ ہوے - بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ہنگام شام فایز ریاست ہوے بتاریخ بست و ششم ۹ نو بجے دن کے اجنٹ صاحب بہادر نے حضور والا سے ملاقات ہوئی - اور اسی تاریخ صاحب رزیڈنٹ بہادر فائز ریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر نزول کش ہوئے توپ سلامی و مدارات معمولی عمل مین آئی بعد ملاقات ایک گھنٹہ تخلیہ رہا بعد انفراغ عطر و پان ہر دو صاحبان بہادر رخصت فرماے چھاؤنی و پولی ہوئے سلامی توپ حسب معمول عمل مین آئی -

بتاریخ بست و ششم ماہ رجب المرجب سنہ صدر نکاح حضور والا کا ہاجرہ بیگم دختر حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم سے کہ مولف کے پھوپھا البیہ دوم کے رشتہ سے ہوتے تھے منعقد ہوا - تعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل و نصف مؤجل - بتاریخ بست و پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر جنابہ نواب بیگم صاحبہ منکوحۂ نواب غوث محمد خان بہادر مرحوم رئیس ریاست جاورہ - جاورہ سے داخل ٹونک ہوئین - بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر عبدالملک خان نبیرۂ رئیس شمس آباد حاضر دربار ہوے اور ایک اشرفی حضور مین بطور پیشکش کی حضور والا نے سر دقد تنظیم متعلی الیہ کی فرا کر قبول فرمائی - بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور سنہ صدر بمنکوحۂ حضور والا دختر نیک اختر تولد ہوئی زینت النسا بیگم نام رکھا گیا - بتاریخ بست ماہ رمضان المبارک سنہ صدر مطابق بست و ششم ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۳ع سید محمد سعید الملک بجاے سید باقر علی عامل پرگنہ علی گڈھ ہوے - بتاریخ پانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر شمس الامرا نظام الملک صاحبزادۂ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ عامل پرگنہ بناہڑہ اور صاحبزادہ محمد نظام علی خان قلعدار

عامل پرگنہ سرونج ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق بست وچہارم ماہ اکتوبر سنہ مصدر روز چہارشنبہ بتقریب فرحت قریب سالگرہ بندگان حضور پرنور دام اقبالہا باجتماع تمامی اہل خاندان و ملازمان خاص وعوام۔ وافسران وعہدہ داران وساہوکاران وجہابنان نے جامہ ہائے رنگین علی الخصوص زعفرانی پہنکر چار بجے دن کے حاضر دربار ہوکر نذرین پیشکش کین اور دیوانخانہ کے باہر کمپنی بہادر پلٹن وملازمان مین باجہ نے سلامی ادا کی اور تمام فرغ نذر پری پیکران زہرہ شمائل کا رقص رہا ۱۱ فیر اتواب سلامی کے تفصیل ذیل عمل مین آئی ازتوپ خانہ بخاری (۸۳ فیر) از توپ خانہ قلعہ معلی (۳۵ فیر) اور عاملان پرگنات کو اس تقریب فرحت قریب کے بارہ مین حکم بنابر اخذ نذرانہ دیا۔ دہ یازدہ سلک اتواب تعطیل کیا۔ دہ باجتماع عملہ کچہری وافسران سپاہ وجاگیرداران وساہوکاران وغیرہ رنگینئے لباس جاری وساری ہوا۔ تاریخ جشن سالگرہ اس مصرعہ سے برآمد ہوتی ہے ع

آلہ لکھ کے تو لکھہ چار بار سالگرہ ۱۲۰۴

مولف نے اس تقریب بشاشت قریب مین یہ نظم پیشکش کی ؎

صدائے مژدۂ عشرت ز آسمان برخاست — تمام اہل زمین بہر جشن زان برخاست

وزید بادِ بہاری چنان بگلشن دہر — کہ گرد کلفت وغم از دلِ جہان برخاست

بباغ شاہد گل بر سر شاخ نشست — کہ رنگ از پئے تعظیم سرگران برخاست

سوال ساختم از مہم در چنین عالم — کہ درد محنت وغم از دل چسان برخاست

جواب داد کہ جشنِ حضور پرنور ست — نشست کرسئی لفظ الم زان برخاست

خلیل کعبۂ دلہا بنام ابراہیم — ز خوان نعمت او سیر جہان برخاست

زدہر پنج ستم عدل او چنان برکند — کہ پاسبانی گرگ از دلِ شبان برخاست

بروز جشن چو رونق فزائے مسند شد — برائے نذر ہمہ اہل خاندان برخاست

بلند گشت جواز بین باجہ صیت خوشی — ندائے داد ز جان پریشان برخاست

چو زیب تن ہمہ کس جامہ ہائے زرد نمود — ز چشم اہل جہان کشتِ زعفران برخاست

چو دست خویش برآورد آبرو بدعا — دمید صبح اجابت ز آسمان برخاست

بتاریخ بست وششم ماہ مسبوق الذکر سنہ صدر مولوی محمد مسعود خان رامپوری منجانب حضور انور عہدہ وکالت محکمۂ اضطی ہاڑوتی وو

واقع چھاؤنی دیولی پر سرفراز فرمائے گئے - اور سات پارچہ کا خلعت سرکار والا سے معزز الیہ کو عطا ہوا - اور اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف اکبر نائب الریاست بہادر دختر نیک اختر تولد ہوئی چنانچہ ان اشعار سے تاریخ ولادت ظاہر ہوتی ہے ؎

تولد بمشکوے شد دختر ے — نہ دختر بہ برج شرف اختر ے
ہمانا کہ دختر بمردان راہ — بود رحمت خاص و لطف الٰہ
چو این تہنیت خوردہ در گوش من — مرادم رسیدہ در آغوش من
ہمہ شادی و وقت شد متفق — کہ ریزم بتاریخ گفتن عرق
چو در زیر مقنع رسید آفتاب — رقم بر زدم من - فرید و نیاب ۱۳۰۰ھ
چو بار دگر بر زدم باب فکر — سروشم چنین گفت در خواب فکر
کہ نور خندگی منصور خوش ست — ۱۳۰۰ھ وگر نیز دختر منور خوش ست

اور اسی سال مین جناب صاحب محل بیگم صاحبہ والدہ صاحبہ حضور پر نور نے انتقال فرمایا الفاظ - رفیع قدر - سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے - اور اسی سال مین صاحبزادہ امداد اللہ خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفند یار خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد انور خان نام رکھا گیا اور اسی سنین مین صاحبزادہ حضرت نور خان خلف صاحبزادہ حمید اللہ خان نے انتقال کیا - اور اسی ایام مین نصیب اعدا طبیعت نائب الریاست کے سخت علیل ہوئے بفضل حکیم علی الاطلاق صحت کلی حاصل ہوئی چنانچہ یہ مصرعہ تاریخ غسل صحت ہے ؏

عیش دائم بزیر سن صحت باد — ۱۳۰۰ھ

مؤلف نے اس تقریب فرخت فریب مین یہ قصیدہ تہنیت کہا ؎

در بزم عیش نائب باعز و شان نشست — بر مسند علو ج بحفظ و امان نشست
پرداخت چون سکیم حقیقی بصحتش — در تہنیت سیج بر آن آسمان نشست
عطار و ہر شاد شدار نسخہ شفا — خرم ز تندرستی او بر دکان نشست
برخاست زین نوید بدل کہ بود رنج — آمد شتاب راحت برجائے آن نشست

گردید ضعف و کسل چو از جسم برفت — بر مسند سرور بتاب و توان نشست
اهل زمانه را همه از غسل صحتش — آرام در دل آمد و فرحت بجان نشست
ترتیب یافت جشن که نائب بفضل رب — در بزم صحت آمدهٔ دشمنان نشست
زینت گرفت بزم سرور و طرب ازو — خاتم درست شد چو نگین در میان نشست
دوران عیش کرد مئے خرمی بجام — شد آفتاب شیشه‌رو بر آسمان نشست
قانون نواخت زهره و رقصید و مشتری — مطرب بنغمه طبر جاودان نشست
در انجمن بلند شده بانگ نای و نوش — گرد ملال خاطر باده‌کشان نشست
آمد برای تنقیتش در چمن بهار — گل با رخ شگفته بهر بوستان نشست
عشرت‌جوی سرو بهر جام لاله رنگ — نرگس بصحن باغ نهم سرگران نشست
موج نسیم را که افشان بباغ شد — غنچه بکف گرفته از دعوت روان نشست
هر سو بنفشه ریخته بر سطح یاسمن — بار دوئے خنده‌ناک گل زعفران نشست
سنبل ز طرهٔ خالیه در باغ تازه ساخت — سوسن شگفته خاطر و طلیسان نشست
استاده ساخت سرو چمن را بنشاط — مژهٔ بصد سرور بپالائے آن نشست
برخاست خوبی قد شمشاد و روئے گل — در صحن باغ سکهٔ حسنش چنان نشست
آرام یافت خلق بعهد نیا بتش — بر تخت عدل و داد چو نوشیروان نشست
هر کس پناه برد بذیل حمایتش — از حادثات دهر بدامان وا نشست
هر جا فساد بود ز بیمش گریخته — هر جا که فتنه بود بعهدش نهان نشست
رونق پذیر گشت جهان از زوال او — این نقش بر نگین دل دوستان نشست
برخاست او بجود و نوالش بکام دل — هر سائلے که بر در دولت نشان نشست
وقت قبول هست بکن آبرو دعا — بر صفحهٔ نقش خامه سحر بیان نشست
در قبضه تو باد حسام صلاح و فتح — دارند تا بچرخ که تیر و کمان نشست

عطارد ۱۲۷۰ تونس ۱۲

بتاریخ سوم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ بمشکوے افتخار الامرا فخر الملک صاحب زادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوس گوہر دریائے اقبال کا نام صاحبزادہ محمد امانت اللہ خان رکھا گیا ۔ بلفے یہ قطعۂ تاریخ ولادت کہا ؎

گشت پیدا چو ابن فخر الملک ۔ کرد گردون نثار گوہر صبح
بدید چون روئے انور تش ببرید ۔ خلق مرغ نشاط خنجر صبح
فکر تاریخ آبرو چو نمود ۔ ہاتف غیب گفت ۔ اختر صبح ۱۳۰۱ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر محمد مصطفےٰ خان خلف محمد یار خان جاگیردار موضع کڑوہا سابرکنہ چیڑہ کہ بنا بر خویشی تقریب شادی خلف رئیس ریاست کو کیہ منجانب حضور انور دام اقبالہٗ بریاست مرصوفہ گئے تھے فایز تشریف ہوئے ۔ بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر تخمینہ ہندی دکاکین بازار تعطیل چہار یوم و موتوفی قواعد و شلک الواب بوجہ ماتم متقال شاہزادہ والاجاہ ڈیوک آف خلف جنابہ ملکہ معظمہ قیصر ہند عمل میں آئی ۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ احمد خان خلف صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب کا نکاح مسماۃ وہرا بیگم دختر محمد فخر الدین خان گوالیاری سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل ۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مزبور سنہ مرقوم الصدر صاحبزادہ محمد شیر علیخان خلف صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب **شرف** کا نکاح کشور آرا بیگم دختر صاحبزادہ حافظ محمد عمر خان صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر دس ہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل ۔ بتاریخ دوم رجب المرجب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف صاحبزادہ احمد علی خان صاحب کا طاہرہ بیگم دختر کلان صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب شرف سے منعقد ہوا تعداد مہر بست و یک ہزار روپیہ پنجہزار روپیہ معجل شانزدہ ہزار روپیہ مؤجل بتاریخ شانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر نکاح صاحبزادہ محمد حسن خان خلف صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ کا سعیدہ زمانی بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان سے منعقد ہوا تعداد مہر بست و پنجہزار روپیہ پنجہزار روپیہ معجل و بست ہزار روپیہ مؤجل ۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر بمشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی رشید النسا بیگم نام رکھا گیا اور اسی ایام میں بمشکوے صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب **صفی** فرزند سعادت تمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان نام رکھا گیا بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور پر نور نواب صمصام الدولہ بہادر ادام اقبالہٗ

پہلے سے کچھ مبشیر بصد شوکت و احتشام معرض ظہور آیا ۱۲۷۰ فیروز قاب کے قلعہ معلی سے سر ہوے اور بدستور سابق و آرائش بزم رقص و سرود وغیرہ عمل مین آئی قطعہ تاریخ جشن سالگرہ ارشاکر ؎

اے حاتم زمانہ ذوی الشوکت و جلال
فرخندہ و سعید بود جشن عقد سال
شاکر بسال مصطفوی می کند دعا
این جشن عقد سال دگر صد ہزار سال
۱۳۰۱

مولف نے اس تقریب فرحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ؎

مے بیاد وش در گلستان می زنم
چون قدح چشمک بمستان مے زنم
شمع سان دارم ضیا از سوز او
گل بساز داغ سوزان مے زنم
دانۂ دل را بر شستم تا ز برق
خندہ بر ابر بہاران مے زنم
نازہ مہرش ہمچو ذرہ رو شنم
طعنہ بر ماہ تابان مے زنم
صبحدم چون شبنم گل چشمکے
سوے خورشید درخشان می زنم
در سیہ مستی بر نگ جام مے
بوسہا بر لعل خندان مے زنم
ماہ تابے دیدہ ام امشب کہ من
آستین ہا بر چراغان مے زنم
بر مژہ بستم ز خون دل حنا
آتش حسرت بمرجان مے زنم
بلبل گلزار عشق والفتم
خندہ بر باغ رضوان مے زنم
از کنار عافیت دورم چو موج
دست و پا در بحر حرمان می زنم
بال و پر در خون بر نگ بسمل ست
عمر دم از بیتابیٔ جان می زنم
آتش غیرت ز سوز این غزل
در دل مرغ خوش الحان مے زنم

غزل

چاک چون گل در گریبان مے زنم
نقش رنگین در گلستان مے زنم
مگذار از مشت غبارم سرسری
دست گستاخی بدامان مے زنم

دیده روشن کردم از خاک درش — طعنه بر کحل صفاهان مے زنم
شمع سان بر آتش دل میدمم — مشعلت آب از چشم گریان مے زنم
صبح بر صدقم گواهی مے دهد — هر نفس کز مهر جانان مے زنم
نیست در عشق تو کس چون من خراب — کوس رسوائے بدوران مے زنم
لاله در گلشن ز خون خورده خوش ست — بر دل پر داغ دندان مے زنم
گرد باد آسا من از سر گشتگی — خوب چرخے در بیابان مے زنم
آبروئے شکل نگینم نامور — نقشها در مدحت آن مے زنم
یعنی نواب امین الدولهٔ عالی گهر — از نوالش دم باحسان مے زنم
تا ستادم من خوگر الطاف او — سنگ بر مینائے حرمان مے زنم
گر بجیبت زالطافش رسم — خنده بر زلف پریشان می زنم
آدمم بر زمین بوسش درش — آسمان را طعنه خندان مے زنم
دیده ام تا معرفت شناسش همی — پشت پا بر بام کیوان مے زنم
رنجه جودش مرا تازنده ساخت — دست رد بر آب حیوان مے زنم
در جهان تا یافتم او را کریم — پائے بر جاه فریدون مے زنم
مثل او کس نیست عالی همتی — دم ازان دست زر افشان مے زنم
سر نمی تابد کسے از حکم او — مهر فرمانش بعنوان مے زنم
از دعایش نقش رنگین بسته ام — زان صلا بر عندلیبان مے زنم
دولت و عمرش فزون بادا مدام — فال اقبالش ز قرآن مے زنم
دوستانش را فشانم گل بسر — برق در جان حسودان مے زنم

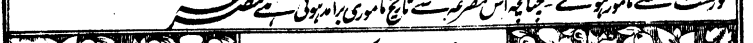
بتاریخ بست و نهم ماه ذی الحجه سنه صد و سطابق بستم ماه اکتوبر سنه مذکور نو بجے دن کے میجر ڈبلیو جی ڈبلیو سیور صاحب بہادر پولیٹکل ہارٹوتی و ٹوپوگرافیر ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر نزول اجلاس ہوے - حسب معمول شلک التواب و مشابعت و مدارات عمل مین آئی -



کرنیل ڈبلیو جی ڈیلیمور صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ماروی گوہلک

مطبع ستارۂ ہند آگرہ

اور اسی سال مین بجائے ویسرائے کشور ہند پرن صاحب بہادر لارڈ ڈفرن صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند گورنمنٹ سے مامور ہوے - چنانچہ اس مصرعہ سے تاریخ ماموری برآمد ہوتی ہے مصرعہ


زلندن شہسوار لشکر ہندوستان آمد ۱۸۸۴ء

بتاریخ چہاردہم ماہ فروری ۱۸۸۵ء مطابق بست وہشتم ماہ ربیع الثانی سنہ مرقوم الصدر صاحب کلان کورنر جنرل بہادر راجستان کرنیل آئی آر سی براڈفوٹ صاحب بہادر سی ایس آئی موضع چرونج علاقہ ریاست ٹونک مین وارد کشی ہوے بحکم حضور لامع النور بنا بر استقبال صاحبان مفصلۂ ذیل روانہ کیے گئے - اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد خانصاحب مامون حضور پرنور - سید محمد سعید - وسید محمد عبد السبحان - اہلکاران محکمہ رحمتیہ ریاست - آٹھ بجے دن کے صاحب کلان بہادر فائز شہر ہوے - حضور والا وصاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے تا دروازہ بناس استقبال فرمایا تیرہ فیر توپ سلامی کے سر ہوے - اور صاحب کلان بہادر میدان قلعۂ معلی مین وارد کشی ہوے - بتاریخ شانزدہم ماہ مسطورہ صاحب کلان بہادر بشمالبست دولسردار - سیکے صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب برادر خرد صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - دہم صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب برادر حضور پرنور بنا بر ملاقات سرکار والا قلعۂ معلی مین تشریف لائے - حضور والا نے تالب فرش استقبال فرمایا - بعد اختتام کلام اشتیاق ایک گھنٹہ تخمیہ رہا - بعد انفراغ مدارات عطر و پان رخصت ہوئے - سرکار نے تا دروازہ انتخانہ مشایعت فرمائی اور ہر دو سردار ان مذکورہ بالا نے تا زدگاہ استقبال کیا - بماہ ربیع الثانی سنہ مرقوم صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر اعلیٰ کل محکمہ جات نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا - بتاریخ بست ودوم ماہ جمادی الاول مطابق دہم ماہ اگہن سنین صدر شیخ محمد انوار الدین بجائے سید محمد سعید پرگنہ نمبلیڈہ علاقہ ریاست ٹونک کے عامل ہوئے - بتاریخ یکم جمادی الثانی مطابق نوزدہم ماہ مارچ سنین صدر یوم پنجشنبہ ہنگام صبح صادق صاحبزادہ ریاض الدین خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب ناظم عدالت فوجداری نے انتقال کیا - بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی مطابق بست وہشتم ماہ مارچ سنین صدر روز جمعہ سات بجے رات کے میو صاحب بہادر اجنٹ ہائروتی و ٹونک ریاست ہذا سے بجانب چہاونی دیولی روانہ ہوے - اور اسی اثنا مین صاحب اجنٹ بہادر مرۃً بعد اُخرے رونق افروز ریاست ہذا ہو کر نصف فرمائی چہاونی دیولی ہوئے تاریخ بست وچہارم ماہ شعبان المعظم مطابق ہشتم ماہ جون سنین صدر روز شنبہ جناب سکینہ بیگم صاحبہ دختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خانصاحب شمیم نے انتقال کیا - اور اسی سال مین بشکوے صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک

فرزند ارجمند تولد ہوا۔ اسم تاریخی غلام مصطفےٰ ۱۳۱۱ھ تجویز ہوا وہ فرزند باغ ملاحت بعد چندے گلزار جہان میں نصب ہوا۔ بتاریخ چہارم ماہ رمضان المبارک مطابق ۲۲ دسمبر ۱۸۹۳ء سنین صدر سپور صاحب بہادر فائز تولک ہوئے شایستہ و مدارات و سلامی اتواب حسب معمول عمل میں آئی۔ بماہ شوال المکرم سنہ صدر شیخ کریم بخش سیر سامان اہلکار خزینہ بنارس جج بیت اللہ شریف گئے۔ بحکم حضور والا کار خزینہ فخر الدوان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان کو تفویض ہوا۔ بتاریخ ششم ماہ مذکور سنہ صدر بحکام جنٹ صاحب بہادر دیوانخانہ خاص میں دربار عام ہوا۔ ساڑھے نو بجے دن کے میور صاحب بہادر نے قلعہ معلی میں فائز ہو کر خزینہ گورنمنٹ کہ دربارہ خوشنودی مزاج تمہارہ وروسے اہل دربار کمر سے ہو کر پڑھا بعد ایک گھنٹہ کے دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری مطابق دوازدہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۴ء یوم دوشنبہ کہ خاص سالگرہ حضوری کا دن ہے پیشگاہ حضور لامع النور کیوان جناب خورشید فلک بہرام صولت مشتری خصلت ناہید نغمہ عطارد رقم قمر حشم فلک بارہ گاہ انجم سپاہ امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ ہر سہ صاحبان مفصلہ ذیل پروانہ مہری دستخطی حضوری عطا ہوئے چنانچہ اون پروانہ جات کی نقل بعینہ ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

نقل پروانہ حضوری بنام بخشی الملک حضرت سید حافظ محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ مع تفصیل سامان خلعت

سید صاحب مہربان خلاصہ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان مرتضوی حافظ سید محمد عثمان سلامت۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ بمدولت و اقبال پرتو امر محبوبی ظاہر ہے کہ حضرت بخشی الملک سید نور الدین خان بہادر بہیبت جنگ مرحوم نے عرصہ سی سال تک نہایت خیر خواہی و امانت داری سے عمدہ جلیلہ بخشی الملکی کو سرانجام دیا اور ہمیشہ کارگزاریہائے خود سے اس عمدہ کے دیگر امور ریاست کے سرانجام میں بندگان حضور پرنور نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم علیین مکان و حضرت نواب یمین الدولہ بہادر الملک نواب محمد علیخان بہادر و حضور انور بمدولت و اقبال کو خوشنود کیا پس نظر بخیر خواہی مذکورہ حضرت بخشی الملک مرحوم کے تمکو اوپر عمدہ موروثی تمہارے کے مع سب اعزاز کے بخشی الملک مرحوم کو حاصل تھے کمال نوازش و الطاف شاہانہ سے معزز و ممتاز فرمایا چونکہ تمنے اس عمدہ کو نہایت خیر خواہی سے سرانجام دیا کہ جس سے خاطر اقدس بمدولت و اقبال نہایت رضامند و خوشنود ہے بنابرین ازراہ نوازش و کرم تمکو اس جلسہ مسعود یعنی سالگرہ حضوری میں بعطائے خلعت فاخرہ مع قبل و پالکی یعنی قلغی و شمشیر و لوازمہ آن و خطاب بخشی الملک حافظ سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ معزز و ممتاز فرمایا گیا لازم کہ شکریہ اس نعمت عظمیٰ و عطیہ کبریٰ حضوری کا بجان و دل ادا کرکے تم اور تمہارے بھائی حافظ سید محمد نائب بخشی الملک بمدولت و اقبال کو

راضی وخوشنود رکھو کہ وہ باعث ترقی تمہاری کا بر آستانۂ ما بدولت واقبال رہے اور پروانہ ہذا کو سند اآپنے پاس رکھو فقط
المرقوم ۲۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ بموجب حکم حضور پُر نور دام اقبالہٗ بمشافۂ بقلم حافظ محمد یوسف منشی خاص عفی عنہ - دستخط جناب
نائب الریاست بہادر

نقل پروانۂ حضوری بنام کرنیل عبدالرزاق خان بہادر

کرنیل صاحب مہربان کرنیل عبدالرزاق سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد- دریں لا بفور مراحم خسروانہ والطاف شاہانہ بمزید
عنایت وپرورش وپرداخت دلوا دیہ خیر خواہی واطاعت اندیشی تمہاری کے تمکو بخطاب خانی وبہادر معزز وممتاز فرمایا گیا
لازم ہے کہ شکریہ اس عزت افزائی حضور ما بدولت واقبال کا بجان ودل ادا کرتے رہو- فقط ۲۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ بموجب
حکم حضور انور دام اقبالہٗ بمشافۂ بقلم محمد یوسف منشی خاص عفی عنہ - دستخط جناب نائب الریاست بہادر

نقل پروانۂ حضوری بنام کپتان حافظ محمد نائب بخشی الملک

خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی حافظ سیّد محمد نائب بخشی الملک سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد چونکہ ما بدولت
واقبال نے تمکو اپنی عنایت والطاف وکرم سے عہدۂ نیابت بخشیگری کل ریاست پر ممتاز فرمایا تھا تم نے اپنی مستعدی
وخیر سگالی ودینک نیتی سے کام سرکاری کو انجام دیکر ما بدولت واقبال کو رضامند رکھا اب آج جشن سالگرہ ہمایون حضور ما بدولت
واقبال مین کہ یہ ہر روز عنایت مبارک ومسعود ہے باضافۂ عہدۂ کپتانی کلان کل علاقہ سپاہ متعلقہ جرنیل صاحبزادہ عبداللطیف خان
علاوہ عہدۂ نیابت بخشی الملکی تمکو معزز فرمایا جاتا ہے کہ ہمیشہ اسیطرح اپنی کارگزاری وخیر سگالی سے ما بدولت واقبال کو رضامند
رکھکر امیدوار عنایات خسروانہ کے رہو اور ہر دو کار مفوضۂ خود کو انجام دیتے رہو اور تعلق فوجی اپنا صاحبزادہ عبداللطیف خان
جرنیل ومحمد عبدالرزاق کرنیل سے سمجھو اور پروانہ ہذا کو بطور سند عطائے عہدۂ مذکورہ وخوشنودی مزاج اقدس ما بدولت کے
رکھکر ذریعہ اپنی ترقی کا تصور کرو فقط المرقوم ۲۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۲- اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء بموجب حکم حضور پُر نور دام اقبالہٗ
بمشافۂ بقلم محمد ابراہیم عفی عنہ دستخط جناب نائب الریاست بہادر

بتاریخ بست ونہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء دس بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاحظہ اسکول ریاست ہذا تشریف لائے -
اوسوقت تعداد طلبا مندرجہ رجسٹر پیشی (۴۵۰) حاضر (۳۵۰) غیر حاضر (۱۰۰) کل مسلمان (۱۳۴) حاضر (۱۰۴) غیر حاضر -
(۳۰) کل ہنود (۳۱۴) حاضر (۲۴۴) غیر حاضر (۷۰) - بتاریخ بست وہشتم سنہ صدر کپتان ٹی سی پیرس صاحب بہادر

بنابر اہتمام سرحدات موضع السی پورہ علاقہ بنامہڑہ دموضع سیواڑ ضلع ریاست جودہپور بشا ہوکر پانصد و پنجاہ روپیہ ماہوار و دہ روپیہ یومیہ جہت بتہ دونون ریاست کی جانب سے مقرر ہوئے - بتاریخ دہم ماہ نومبر سنہ صدر روز شنبہ سات بجے دن کے صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان خلف اکبر حضور والا بنابر تحصیل علم دار الخیر اجمیر کو روانہ ہوئے - بتاریخ نہم ماہ دسمبر سنہ مذکور صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب و صاحبزادہ محمد اسماعیل خان خلف صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب مرحوم بحکم کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک حسب ایماے حضور والا میو کالج اجمیر کو روانہ ہوئے -

بتاریخ بستم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۲ھ مطابق شنبہ ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۴ء ایجنٹ صاحب بہادر موصوف بنابر امتحان طلبار مدرسہ چار بجے دن کے تشریف لائے - بعد امتحان فرودگاہ پر واپس تشریف لے گئے - بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر رئیس فضل حسین وکیل سابق اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک کہ چند روز سے ناظم عدالت دیوانی ریاست ہذا تھے محکمہ رحمتشمہ نیابت کے اہلکار ہوئے ... اور میرزا محمد علیخان وکیل رزیڈنسی میواڑ بجاے مولوی محمد مسعود خان وکیل سرکار سے حاضر باش اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک مامور ہوئے - بتاریخ سیزدہم ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء کا جزینہ وغیرہ شیخ کریم بخش میر سامان کو بدستور سابق بعد الفراغ حج بیت اللہ شریف فائز ہی ریاست ہذا تفویض ہوا - بتاریخ یکم شہان المعظم مطابق ہفتہ ہم ماہ مئی سنہ صدر عزیز النساء بیگم دختر حضور والا نے انتقال کیا - اور آسی ایام میں صاحبزادہ عبد الستار خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب نے کم سنی میں انتقال کیا - بتاریخ بستم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر مطابق چہارم ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۵ء محمد یعقوب خان ناظم محکمہ عدالت اپیل و نگران محکمہ عدالت دیوانی و محکمہ فوجداری دکیرائی ریاست ہذا ہوئی - بتاریخ دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر مطابق دوازدہم ماہ ستمبر سنہ مذکور کپتان محمد سعادت علیخان بجاے شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ عامل پرگنہ نیمڑہ ہوئے - بتاریخ بست و ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر روز جمعہ وقت نصف النہار بشکوے صاحبزادہ محمد رفیق خان فرزند ارجمند تولد ہوا نام نامی و اسم گرامی صاحبزادہ محمد عتیق خان رکھا گیا اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق یکم ماہ اکتوبر سنہ مسطور جشن سالگرہ حضور والا بصد شوکت و احتشام بعرض رسید آیا - اس تقریب فرحت ترتیب میں مولف نے یہی یہ قصیدہ پیشکش کیا ؎



کو جنون پردہ تا ہر انداز د ✻ کا ینفسم نہ ستر اندازد
من و عشق بتے کہ رخسارش ✻ برق در جانِ آذر اندازد
کہ دہم دل بآن لبِ میگون ✻ چون کبابش بر اخگر اندازد

چشم پُرخون من زخار مژه — لب بے رخش گل بہ بستر اندازد
لب و رخسارِ دلستان آتش — در دلِ خلد کوثر اندازد
ہر کسے مست چشم او گردد — بر سرِ سنگ ساغر اندازد
خم ابروے او اگر بیند — ماہِ نو در قدم سر اندازد
بنگر و گر نسیم نرگس او — خاک در چشم عمر اندازد
نقشِ رنگین بباغ ننشاند — گل بر دیش نظر گر اندازد
لالہ تا باغ را کند خوشبو — عود داغی بہ مجمر اندازد
شبنمِ گل شود اگر بلبل — اشک از دیدۂ تر اندازد
صور کلکم سراید از غزلے — شور دیگر بمحشر اندازد

غزل

ہر کہ چشمے بدلبر اندازد — کے نظر سوے دیگر اندازد
تا شود شام عاشقان روشن — کہ نقاب از رخش بر اندازد
بادشاہی کنم اگر بر م — سایہ زلفِ معنبر اندازد
نازِ او چون بساط آراید — مہرۂ دل بشدر اندازد
آنکہ بر ماہ دوختہ دیدۂ مہر — اشک ہمرنگِ اختر اندازد
ابروے ش دل کند دو نیم بہ تیغ — مژہ کارش بہ خنجر اندازد
گشت دیوانہ ہر کہ از زلفش — موج زنجیر عنبر اندازد
عالمے را کنم تہ و بالا — عشق گر شور در سر اندازد
آیرو در سخن طرازیٔ مدح — خامہ ام طرح دیگر اندازد
کند آغاز مدحت دیگر — کہ بپایش فلک سر اندازد

آن امین الدول رئیس ٹونک — شہرہ در ہفت کشور انداز
در چمن نو بہار مکرمتش — رنگ جود و سخا گر انداز
ہر کرا بنگرد بداماتش — ہمچو گل خوردۂ زر انداز
گر باوج ثنائے او بہ پرد — طائر فکر شہپر انداز
بوئے خُلقش اگر صبا ببرد — در جہان مشک اذفر انداز
گر شود ذرہ بلبل چمنش — گل خورشید بر سر انداز
ہمچو خورشید سایہ اقبالش — ہر گدا را تو نگر انداز
کاش آن آفتاب جانب من — نفرستادہ پرور انداز
جز ثنا خوانی قلم ہر چہ بود — کہ ز طوفان ضرر بر انداز
نماند تباہ کشتۂ خلق — گر از حلم لنگر انداز
برق تیغش کند چو صاعقۂ — غضبش بر ستم گر انداز
جوہر تیغ او بروز مصاف — سر اعدا ز پیکر انداز
تو سن او شود چو گرم عنان — بندہ در پائے صبر انداز
وصف او گر رقم کند کلکم — بر سر صفحہ گوہر انداز
بر نشان قبول تیر دعا — از کمان صحبدم گر انداز
دوستان را کند بجوش خوش — دشمنان را بپاس انداز

بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور مطابق ماہ اکتوبر سنہ صدر روز پنجشنبہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادۂ محمود خانصاحب بہادر تور جنگ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا - بتاریخ نوزدہم ماہ و سنہ صدر صاحب کلان بہادر راجستان مقام باڑی علاقہ ٹونک سے نہضت فرماے موضع بیاگی علاقہ بے پور ہوے - منجانب ریاست ہذا سید بقولات سرکاری ۱۲ ڈکرہ ۱۲ سبزواری مقرر ہوے حافظ سید محمد حسین بسل وکیل سرکار حاضر باش اجنٹی راجستان پیشکش ہوئے -

بتاریخ بست و ہشتم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۳ ھ مطابق پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۶ ع روز سہ شنبہ ساڑے دس بجے دن کے مسٹر

براؤ فورڈ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان مع یک صاحب بہادر سکرٹر و یک صاحب بہادر ڈاکٹر جہلایہ علاقہ ہے پارسے فائر ریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر نزدکش ہوئے۔ بعد اختتام کلام شوق و تواضع عطر و پان رخصت ہوکر جیلخانہ اور رنگینخانہ وغیرہ کو ملاحظہ فرماتے ہوئے نہضت فرماے فرودگاہ ہوئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ صدر کرنیل میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مع اسسٹنٹ یک صاحب افسر ڈاکخانہ جات بنا بر ملاقات حضور والا لبسواری کالسکہ ۱۲ فلعہ رسعلی مین تشریف لائے۔ مشایعت و سلامی و مدارات وغیرہ حسب دستور بعرض ظہور آئی۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول سنہ صدر مطابق دوم ماہ مای سنہ مزبور لالہ شنکر داس معتمد ریاست کپور تلہ نے بتقریب فرخت زیب نیوتہ شادی رئیس ریاست موصوفہ فائز ریاست ہذا ہوکر خریطہ دیباچی حضور مین پیشکش کی اور دو دو اشرفیان سکہ فرنگ قیمتی پنج پنج روپیہ بطور نذر پیشکش کین اور پچاس کشتی میوہ جات وغیرہ کی منجانب رئیس موصوف بپیشگاہ حضور مین پیشکش کین۔ اور بقدر چار منٹ کے قیام کرکے معتمد مذکور نہضت فرماے قیام گاہ خود ہوا۔ بتاریخ دوم ماہ جمادی الثانی مطابق نہم ماہ مای سنین صدر معتمد مذکور بعرض رخصت حاضر حضور ہوکر بطور سابق نذر پیشکش کرکے طالب رخصت ہوا۔ منجانب سرکار ابد قرار عزی الیہ کو خلعت ہفت پارچہ اور چہ سو بیس روپیہ نقد بطریق رخصتانہ وجواب خریطہ رئیس موصوف مرحمت ہوا۔ بتاریخ یکم ماہ اپریل سنہ صدر قصبہ علی گڈھ علاقہ ریاست ٹونک مین ڈاکخانہ قائم ہوا۔ اور اسی تاریخ کرنیل مسٹر جان بڈلف صاحب بہادر بجاے کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مامور ہوے۔ اور بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور بر گنہ چمیڑہ علاقہ دار الریاست ہذا مین ڈاکخانہ مقرر ہوا۔ بتاریخ چہارم ماہ رجب المرجب مطابق ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ افتخار علیخان فرزند ارجمند حضور والا نے بعمر شش ماہ انتقال کیا۔ بتاریخ یازدہم ماہ اپریل سنہ صدر روز چہارشنبہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک بجانب علاقہ بوندی تشریف فرما ہوکر بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور نہضت فرماے ریاست ہذا ہوے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور مطابق بست و ہفتم ماہ مزبور سنین صدر دوش نبجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک فائز الریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر نزدکش ہوے۔ مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی۔ چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنا بر ملاقات حضور والا قلعہ رسعلی مین تشریف لائے۔ مشایعت و مدارات حسب قاعدہ بعرض ظہور آئی اسی تاریخ مین کرنیل میور صاحب بحصول رخصت ہیجدہ ماہ حسب منظوری گورنمنٹ راہی ولایت ہوئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ شعبان المعظم مطابق بست و سوم ماہ مئی سنین صدر لالہ جیتی لال بجاے صاحبزادہ محمد نظام علیخان صاحب۔ عامل پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک مامور ہوے

اور راؤ کی پیشکاری مین اسی تاریخ نالہ لمگنا تہ پرشاد مقرر کیے گئے - اور اسی ایام مین سید محمد حیدر علی بجاے حکیم محمد عبد الصمد خان عامل پرگنہ پٹاوہ علاقہ ریاست ہذا ہوے - بتاریخ بست وسوم ماہ شعبان المعظم مطابق بست وہشتم ماہ مئی سنہ صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر رپورٹ سالتمام تشریف فرماے چھاؤنی دیولی ہو کر بعد چند ے واپس تشریف لاے بتاریخ بست ونہم ماہ مذکور سنہ صدر نکاح صاحبزادہ محمد عبد الباقی خان خلف صاحبزادہ احمد خانصاحب کا شمس جہان بیگم دختر محمد فخر الدین خان گوالیاری سے منعقد ہوا اور مہر پنجہزار روپیہ یکصد روپیہ معجل باقی موجل - بتاریخ چہاردہم ماہ ذی قعدہ مطابق شانزدہم ماہ اگست سنہ صدر بشکوے حضور پرنور زد نذر جبند تولد ہوا اوس کو ہرگران بہاے اجلال کا نام صاحبزادہ محمد فاروق علیخان رکھا گیا - بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور مطابق ہفتدہم ماہ مسطور سنہ صدر اہلیہ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خان صاحب نے انتقال کیا - بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ مطابق بست وہشتم ماہ اگست سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر فائز الریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر نزدکش ہوے - مشابلت وسلامی ومدارات حسب معمول عمل مین آئی - اور صاحب موصوف نے حضور والا سے چند بار متعہ بعد اخری ملاقات فرمائی - اور کارروائی کل ممکمہ جات دو دفاتر کو ملاحظہ فرمایا - بتاریخ بست ودوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور والا بدستور قدیم بصد تزئین وآئین خوشترین بعرض وقوع آیا - اس تقریب فرحت قریب مین مولف نے یہ قصیدہ پیشکش کیا ؎

خوش آنکہ بکان نرگس فتانش بین	کاوش انداخت بدل شوخی مژگانش بین
شکنہ ہر مگسش نیش بچشم کژدم	پوست از مار کشد طرہ پیچانش بین
باحریفان جفا پیشہ نگر بستن عہد	با اسیران وفا سستے پیمانش بین
یک نمک پاس دل ریش دگر غنچہ گشا	گریۂ من نگر و غنچہ خندانش بین
زلف ادا زدل دیوانہ من شور زنو است	بنگر این سلسلہ و سلسلہ جنبانش بین
ہمچو بارید جدا ندہ بیار آمیزد	با دل خستہ ہم آغوشی پیکانش بین
قاصد آسودگی وصل زنزدیکان پرس	نالۂ من ہمہ بیتابی ہجرانش بین
مردمان نگر فتار بلاے چشش	رایج این فتنہ و آشوب بدورانش بین
آمد از مصر نسیم بسواد کنعان	سبز شد باغ و لیخا گل حرانش بین

میخورد مژگانِ من از مژهٔ پرخون آب
جوش این ابر سیه بنگر و بارانش بین

یارب آن زلف ندانم بچه بازی پرداخت
کوی دل راهمه جا در خم چوگانش بین

کے کند شکوه غلط از نظر بیدادیوسف
خط نیلے برخ از سیلے اخوانش بین

خواب راحت بود از چشم نظربازان دور
دل برآئینه منه آئینه حیرانش بین

نیست در قسمت دیوانه مزاج آسایش
راحت یکنفس و یخ و فراوانش بین

همچو مجنون بنما بادیه پیمائے شوق
محمل لیلیٰ جان چشم غزالانش بین

اشک من موج زنان از مژه آمد بکنار
صدف دیده نگر گوهر غلطانش بین

بلبل خامه کے از نغمه نماند خاموش
هوادارے گلزار غزل خوانش بین

غزل

ناه اُردی ست بیا جوش گلستانش بین
زلف سنبل نگر خوبی ریحانش بین

نیست سودا زده را چین گل سردکار
میکشد دامن دل خار بیابانش بین

دل که باز لف تو پیچید نمیگردد جمع
طمعه مار شد احوال پریشانش بین

طائرے نیست که بنود زکمانش مجروح
داد و در قبضه که این ناوک پرانش بین

همه شب شمع دلم سوخت سحر شد خاموش
حال آغاز چنان دیدی و پایانش بین

از صنم تا بصمد فرق حضیض و اوج ست
پستی این نگر و مرتبه شانش بین

آبرو حشن طرب هست ز نواب جهان
که جهانگیر و جهاندار جهان بانش بین

اسم اعظم شمر و اسم شریفش آصف
انس و جان تابع امرے چو سلیمانش بین

بلبل خامه ز گلریزی جودش خورسند
طوطی خامه بحرف از شکرستانش بین

موے باریک معانی کشد از طرهٔ شعر
شانه فکر رسا طبع سخندانش بین

قطره از پرتو رشحش اوست محیط اعظم
ذره خورشید جهانتاب ز احسانش بین

چونکہ در بزم نشینہ بشرف خورشید ست — چونکہ در رزم رود کار نمایانش بین
نغمۂ خضر بود جرعۂ جام مئے او — عالمی زندہ بالطاف فراوانش بین
با دپایش اگر آید بجولانے خویش — عرصۂ چرخ زمین تنگ بمیدانش بین
کرد تسخیر جہان نکہت خلقش چو نگل — لشکر کشتہ را ہمہ جا بندۂ فرمانش بین
لبکہ در قبضۂ او ہست شجاعت جوہر — نشۂ خون عدو تیغ درخشانش بین
ہر عا خوانے او تا قلم آمد بزبان — زندگی بخش تراز چشمۂ حیوانش بین

عمر او کوز اقبال چراغی روشن — حفظ حق در ہمہ احوال نگہبانش بین

اور اسی ایام مین ظفر یاب خان خلف خانصاحب مستجاب خان خسر صاحبزادہ محمد خانصاحب مامون حضور نے انتقال کیا۔ اوس مسافر ملک بقا کا یہ مادہ تاریخ وفات ہے ؎

ماتم نوجوان حیدر افزا ۱۳۰۲ھ

اور اسی ایام مین والدہ صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب سعید خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب شرق نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا اوس راہی ملک جاودانی کا یہ مادہ تاریخ وفات ہے۔

ہائے ماتم حیدر افزا انمول ۱۳۰۲ھ

بتاریخ یکم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۴ھ مطابق سی ام ماہ ستمبر ۱۸۸۶ء عطا خانصاحب محمد نجف خانصاحب ناظم عدالت اپیل کو خطاب مشیر قانونی جوڈیشل سرکار والا سے عطا ہوا اور اسی تاریخ مین بابو ونایک راؤ الہکار خزینہ دفتر دیوانی دبخشیگری ہوئے اور بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام مطابق دوم ماہ اکتوبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر راڈرتی دلوٹنک رونق افروز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و مدارات وسلامی وغیرہ حسب معمول عمل مین آئی۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مزبور مطابق یازدہم ماہ مذکور روز شنبہ حضور پرنور دام اقبالہ نے بنظر انصاف نذر باغ مین اجلاس عام فرمایا و بنفس نفیس اکثر مقدمات فیصل فرمائے۔ اور یہ اجلاس عام ہر ماہ مین دو بار بطور علی الدوام مقرر فرمایا بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق بست و یکم ماہ مسطور سنہ صدر روز پنجشنبہ بیٹھ کر تم چند دیپ چند ساکن رتلام مع گماشتگان خود بنیابر ملازمت حضور بسوارسی کالکہ بسمت قلعہ معلی تک

حسب الحکم بندگان والا حاضر دیوانخانہ ہوا اور ایک اشرفی و پنجرو پیسہ بطور نذر پیش کئے اور گماشتگان سیٹھ مسطور نے بھی حسب قاعدہ نذرین پیش کین۔ حضور والا نے سیٹھ مذکور کی تعظیم فرما کے معانقہ کیا اور صدارۂ خلعت پرگنہ سرونج دیکی سود وغیرہ تا پانزدہ منٹ گفتگو رہی بعد ازان سیٹھ سبوق الذکر حضور والا سے مرخص ہو کر اپنی فرودگاہ پر واپس آیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ صفر المظفر مطابق بیستم ماہ نومبر سنین مذکور بہنگام شام اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر کی خوشدامن صاحبہ نے انتقال کیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ صفر المظفر مطابق بست و ششم ماہ نومبر سنین صدر کپتان ٹی سی پیر صاحب بہادر بہشابہزا کلکٹر اور دیجپاجوار علاوہ زر رتبہ بنا بر بندوبست پیمائش اراضی کل پرگنات علاقہ ٹونک مامور ہوئے۔ بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول مطابق یکم ماہ دسمبر سنین صدر کپتان صاحب بہادر موصوف فائز ریاست ہذا ہوئے۔ بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول مطابق ششم ماہ دسمبر سنین صدر دس بجے دن کے کرنیل جان بڈف صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب ورود فائز الریاست ہذا ہوئے حضور انور نے مشایعت صاحب موصوف کی نیچ کے طور پر موضع چندلائی علاقہ ٹونک تک فرمائی سلامی و مدارات و مشایعت حسب دستور قدیم عمل مین آئی پھر بجے دن کے صاحب بہادر ممدوح بمشایعت و صاحبزادگان و اہل خاندان بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تواضع عطر و پان وغیرہ بعرض وقوع آئی بتاریخ ہشتم ماہ مرقوم الصدر مرزا محمد اکبر علیخان برادر کلان مرزا محمد علیخان وکیل سرکار حال مقیم محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک بمشاہرہ یکصد و پنجاہ روپیہ ناظم کل سائرات مقرر ہوئے بتاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی مطابق سی ام ماہ دسمبر سنین صدر حسب الحکم حضور حسب استدعائے رئیس پاٹن چہار زنجیر فیل مع ہودج نقرہ و جل اسے زرین و یک رسالہ خاص سوار اول بتقریب خانہ آبادی نخلدانی رئیس موصوف کہ دختر رئیس کشن گڈہ سے قران یاب ہوئی تھی روانہ ہوئے محمد افضل یار خان نبیرۂ طالع یار خان مرحوم دہلوی حسب الحکم حضور تاریخ یازدہم ماہ مذکور بغایت شائستگی بتاریخ دہم ماہ ربیع الثانی سنین صدر ناظم معاملات صیغہ مرافعہ ہے بعد ازان ناظم محکمہ منصفی پرگنہ سرونج بمشاہرہ ہشتاد روپیہ باعتبار دہ جزو تعلقات تلکمدار روپیہ مامور ہوئے اور اسی تاریخ محمد آصف خان صاحب خسر جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بعہدۂ منصفی پرگنہ پڈاوہ بمشاہرہ پنجاہ روپیہ و سید فضل حسین بمنصفی پرگنہ جھبڑہ گوریہ بمشاہرہ ہفتاد روپیہ و سید ابراہیم بمنصفی پرگنہ نیاگڑہ بمشاہرہ پنجاہ روپیہ مامور ہوئے پیش ازین عہدۂ منصفی ریاست ہذا مین نہتا اسی زمانہ مین یہ جدید عہدہ منجانب حضور والا مقرر ہوا بتاریخ بستم ماہ ربیع الثانی مطابق پانزدہم ماہ جنوری سنین صدر محمد حنیف خانصاحب رئیس کوروائی رہگرائے مرثیہ نگار گویہ ہوئے اور محمد منور خان نبیرہ رئیس مغفور ریاست

کو ردائی کے حاکم قرار دیے گئے۔ اور اسی تاریخ محمد غیف خان ناظم عدالت اپیل مشیر قانونی جوڈیشل و صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب و منشی سید رشید الدین پرنسپل میو کالج ریاست ہذا حسب الحکم حضور والا بنابر اجرائے قوانین عدالت و انتظام پیمایش وغیرہ بطور دورہ پرگنات روانہ ٹونک ہوئے بتاریخ دوم ماہ جمادی الاول بست و ہفتم ماہ جنوری سنین صدر روز پنجشنبہ دس بجے دن کے حضور والا مع چند صاحبزادگان عالیشان و مصاحبان خدمت توامان بنابر سیر و شکار بجانب علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے شیخ محمد انوار الدین عامل علی گڈہ کے حسن کارگذاری اور بیدار مغزی سے حضور والا نے خوش ہو کر خلعت شش پارچہ قیمتی یکصد و شانزدہ روپیہ مع پردانہ خوشنودی مزاج اقدس عطا فرمایا بتاریخ دہم ماہ جمادی الاول مطابق چہارم ماہ فروری سنین صدر نو بجے دن کے حضور والا علی گڈہ سے فائز ریاست ہوئے بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول مطابق چہاردہم ماہ فروری سنین صدر شریف محمد ابن محمد عبد اللہ آفندی بنابر ملاقات حضور والا بسواری کالسکہ دیوانخانہ خاص میں حاضر ہوئے اور تحفہ دہ پارچہ کہ معظمہ سے لائے تھے پیش کیے بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الاول مطابق شانزدہم ماہ فروری سنین صدر حسب الحکم گورنمنٹ جلہ فلوسرکار انگریزی میں روشنی چراغان بتقریب جشن جوبلی بعرض وقوع آئی چنانچہ بتاریخ مذکورہ چار بجے دن کے حضور والا نے دربار عام فرمایا اور جملہ صاحبزادگان اہل خاندان و جاگیرداران و اہلکاران وغیرہم حاضر دربار ہوئے بعدازاں ایک اسپیچ باظہار خوشنودی و مسرت کثرے ہو کر پڑھا گیا بعد اختتام اسپیچ ایکسو ایک فیر توپ کے بطور تہنیت سر ہوئی اور قواعد جنرل سواران و پیادگان باقاعدہ عمل میں آئی درہنگام مغرب روشنی چراغان حویلی اکمکہ سرکاری و بازارہائے ریاست ہذا میں بصد آئین بہین و طرز خوشترین بسبرض ظہور آئی اور آتشبازی نے قلعہ معلی میں رات کو دن بنایا اور سزاوہ کس محبوس محبس صدر سے رہا کیے گئے اور اسی تقریب فرحت قریب میں جانب ریاست ہذا سے سرائے وکٹوریہ کرائہ رود باس پر بجانب شرق متصل موضع بورکنڈی خرد باہتمام صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ناظم محکمہ خوجداری و گیراسی جہت آسایش مسافرین و مترددین تعمیر ہوئی اور مبلغ اکیہزار روپیہ کی ہنڈوی بنابر صرف تعمیر مکان انسٹیٹیوٹ واقع لندن کہ منجانب شاہزادہ دلاجاہ ویلز صاحب بہادر ولیعہد ملکہ معظمہ قیصر ہند تعمیر ہوتا ہے ریاست ہذا سے بھیجے گئے اور مبلغ پچاس روپیہ کا بنام فارن سکرٹری گورنر جنرل بہادر مشتہر مضمون بہا کر دیا گیا۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور مطابق چہاردہم ماہ مزبور سنین صدر سید احمد اہلکار محکمہ محتشمہ بابت حسب الحکم حضوری بنابر مشابہت پسران نواب زین العابدین خانصاحب خسر حضور والا مع دو اناروباس مع یک زنجیر فیل و پنج سواران رسالہ خاص

پہنچے گئے اور بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور مطابق پانزدہم ماہ مسطور پسران نواب صاحب موصوف حاضر دربار ہوئے۔
بتاریخ پنجم ماہ مارچ سنہ صدر خریطہ صاحب اجنٹ بہادر مرقومہ شانزدہم ماہ فروری مع خریطۂ فارسی مورخہ ہفتم ماہ مذکور جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہندلارڈ وڈزن صاحب وخریطہ جوابی مشیر خوشنودی گورنمنٹ باظہار مسرت وشباشت انعقاد دربار بروز سال پنجاہ ملکہ معظمہ قیصر ہند ونامہ خط انگریزی خاص نواب صاحب ممدوح المدیح شرف صدور وغرور ورود لایا۔ چار بجے دن کے باجتماع اہل خاندان ومعائدین ومعززین ریاست دربار عام ہوا اور مضمون ترجمۂ نامہ وخریطہ مع اسپیچ باآواز بلند سرور بار سنایا گیا اور اکتیس توپ فیر نواب کے بطور تہنیت سر ہوئی بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق سوم ماہ مارچ سنین صدر روز پنجشنبہ ہنگام صبح صادق مولوی عبدالملک خانصاحب خلف مولوی محی الدین خان صاحب قوم ترک رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے مولوی صاحب مرحوم کی تاریخ ولادت ۱۲۵۲ھ ہے انہوں نے چند علوم مثل معقول وریاضی وہیئت وہندسہ وبیان ومعانی وبدیع وغیرہ شمس العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی ومولوی عبدالعلی صاحب ومفتی سعداللہ صاحب سے حاصل کئے تھے شعر فارسی بہت عمدہ فرماتے تھے اکثر مشاعرون مین مولوی صاحب مغفور وفاکسار مؤلف شریک جلسہ رہے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے مؤلف نے یہ دو قطعہ تاریخ وفات کہے ؎

اندرین عہد رنج وغم آلود — کہ پُر از یاس وخالی از عشرت
پنجشنبہ بُد از شہور ششم — کرد علامۂ زمان رحلت
گشت خم پای فرق دوفرق جہان — مرد عبدالملک ملک سیرت

ایضا

بے سروپا ندورآفاق ازجور اجل — مسترتا شعروادب علم وخرد فضل وکرم

اور الفاظ منظور حق سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے۔ مولوی صاحب موصوف مغفور کا کلام سحر نظام پشتہ ہا ازخروار سے یہان درج ہوتا ہے ناظرین نور طبع ملاحظہ فرمائین

غزل

دارم ز بیداد بتان صد سوز ہجران در بغل — ہر قطرہ اشکم چکد صد جیم سوزان در بغل
بیند چو بخت خفتہ ام آن چشم فتان در بغل — بیند نگاہ شوخ او کل صفاہان در بغل
وارد تمنا حسرت وامید حرمان در بغل — صد آرزو ہا سر بسر دارم سوزان در بغل

دارد دلم از داغها جوشش بهاران در بغل
چشمم ز لخت خونچکان سوند چراغان در بغل

آهم عملداری کند داغم سپر گیرد بکف
چون فوج اشکم صف کشد دزدیده مژگان در بغل

آتش به تن افگنده ام دودے بسر افزوده ام
بگرفته ام از عشق او تا شمع سوزان در بغل

هر طفل اشکم مے برد لختے ز دل در دامنم
آرند چون در مدرسہ سیپارہ طفلان در بغل

خونبا به را دارم بدل زینگونه در جوش جنون
دارند چون مینا سے مے هر لحظه مستان در بغل

بنیوز غبار کوے او گر ذره از صحرا دم
وزدِ طبا شیر سحر صد مهر تابان در بغل

دیدم ز کوے مهوشان دزیب گریزان شیخ را
تسبیح و دستارش بکف تقوی و ایمان در بغل

صد خنجر پیدا در ایک غمزه ات باشد بدل
یک ناوکِ ناز ترا صد نوک پیکان در بغل

یک چشم سفاک ترا صد خون جانباز ان بسے
صد عاشق جان خسته را یک درد هجران در بغل

از موے ز لفت شانه را چاک فراوان در جگر
وز روے تو آئینه را صد چشم حیران در بغل

جیحول خوش جوش تن دریا تنکش موج زن
درد دلم در عشق او زینگونه سامان در بغل

گل مشت زر گیری بکف یا چاک سازی جا درات
نا یدبتِ طنازِ من زینگونه آسان در بغل

دارند از نظم ملک قدسی خسته دمبدم
بر لب سخنها را یگان مضمون پریشان در بغل

بتاریخ هفتم ماه جمادی الثانی سنه صدر روز پنجشنبه رساله خاص که بحکم حضوری بتقریب شادی کنعدائی رئیس پاٹن پاٹن کو گیا تها واپس آیا - بتاریخ بست و هفتم ماه مسطور مطابق بست و سوم ماه مارچ سنین صدر نواب کلب علیخان بهادر زند دلبند قیصر هند و دولت انگلشیه رئیس دلاور طبقه اعلائے هند والی ریاست مصطفے آباد عرف رامپور نے اس جهان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا اور بجای نواب مغفرت مآب نواب محمد مشتاق علیخان بهادر مسند نشین هوے - بتاریخ یازدهم ماه جمادی الثانی مطابق یازدهم ماه مارچ هنگام غروب آفتاب کرنیل جان بڈلف صاحب بهادر ایجنٹ هاڈوتی دوٹونک فائز ریاست هذا هوے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی چار بجے دن کے صاحبمکاں در موصوف بنابر ملاقات حضور والا قلعه معلی مین تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تحلیه هوا بعد ازان تواضع عطر و پان بطرز شروع آئی - بتاریخ بست و یکم ماه مارچ سنه صدر یٹه سمیر مل سید مل ساکن دارالخیر اجمیر فائز ریاست هذا هو کر حویلی دارالضرب مین فروکش هوے

اور اسی تاریخ اجنٹ صاحب بہادر ممدوح راہی بمبئی ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ مسطور پسران نواب زین العابدین خان بتقریب شادی صاحبزادہ محمد غیاث الدین حیدر خان مع جناب فردوس اعلی زمانی بیگمہ صاحبہ ہمشیرہ خود بجانب دارالخیر اجمیر روانہ ہوئے مگر باستماع خبر وخت اثر انتقال دارتحال رئیس رامپور تقریب شادی بعرض التوا آئی - واضح ہو کہ حضرت حاجی الحرمین شریفین نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر فرمانروائے ریاست رامپور نے بعوارض چند روز چند بتاریخ چہارم ماہ رجب المرجب سنہ صدر روز چہارشنبہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مرحوم کی ذات سے ایک عالم فیضیاب تھا چنانچہ جامع مسجد دہلی کی مرمت کے واسطے لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا - نیز بیدہ خاتون جو در میان عرصہ عرفات وہند سے اوسکی دستی میں ایک سرمایہ کثیر خرچ کیا - جن لوگوں پر ریاست کا قرض تھا سب قلم معاف فرمایا - ہمارے حضور والا کو جناب نواب صاحب مرحوم کے انتقال فرمانے سے سخت افسوس ہوا بحکم حضور ایک دن کی تعطیل دفاتر میں رہی اور ایک دن کل بازار کی دکانیں بند کی گئیں - اسی تاریخ بشریف علی ابن منصور کی بنا بر ملاقات حضور والا حاضر دربار ہوئے اور تحائف کیہ بیتیکش کے سرکار سے مبلغ یکصد روپیہ بطور خصتانہ معہ ہی الیہ کو مرحمت ہوا - بتاریخ بیجم ماہ شعبان المعظم مطابق بست وہفتم ماہ اپریل سنہین صدر یوم جمعہ جناب نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کہ بدارالخیر اجمیر تشریف فرما ہوئیں تہنیت مبارکباد صاحبزادگان و اہلکاران ریاست واپس تشریف لائیں - بتاریخ ششم ماہ مئی سنہ صدر گیارہ بجے دنکے اجنٹ صاحب بہادر باگروتی و ڈوٹک فائز ریاست ہذا ہوئے مشابعت وسلامی ومدارات حسب دستور قدیم عمل میں آئی بتاریخ ہفتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور والا قلعہ معلی میں تشریف لائے - مشابعت وسلامی وتواضع عطر و پان ہنگام رخصت بعرض وقوع آئی بتاریخ چہاردہم ماہ مسطور صاحب اجنٹ بہادر حضور والا بنا بر ملاحظہ کوٹھی نو تعمیر واقع قلعہ معلی کہ حسب فرمائش مہران کونسل حسب تجویز افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست تیار ہوئی تھی تشریف لے گئے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع جملہ ممبران کونسل حاضر ہوئے حضور والا نے نسبت اجرائے کارروائی محکمہ عالیہ کونسل حکم ناطق فرمایا - بتاریخ پانزدہم ماہ مزبور بموجب حکم حضور والا در بار محکمہ عالیہ کونسل نے صورت انعقاد پائی اور ہر ایک ممبر کو جدا جدا عہدے سرکار والا سے حسب تفصیل ذیل عطا ہوئے

نقشہ کیفیت ممبران کونسل مع عہدہ و تعداد مشاہرہ

نمبر شمار	نام ممبر	عہدہ مع تنخواہ	صیغہ جات
۱	صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست	والیس پریزیڈنٹ لاکھ	تعمیل اجنٹیات اضلاع غیر مشترکہ جنبل صدر و پرگنات - پولس صدر و پرگنات شفاخانہ صدر و پرگنات - عدالتہائے صدر و پرگنات - اپیل مقدمات مال - دفتر دیوانی و امور انتظامی مداخل و مخارج مال و سوائی تحصیل وصول مالگذاری و مقدمات اراضیات و لگان زمین جاگیر و معافیات و خیرات و جمیع مقدمات و معاملات متعلق حق حقوق اراضی وغیرہ - نگرانی کل صیغہ جات و دیگر کارخانجات سرکاری و جمیع امور متعلقہ ریاست انتظام و نگرانی کل کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۲ منہ
۲	صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ	ممبر ماہ	فوج صدر و پرگنات - قلعہ جات - گولہ و باروت وغیرہ - کوٹھیار متعلقہ فوج -
۳	بابو دنایک راؤ	ممبر اعانہ ۵	خزانہ - حساب دادستد - سائر صدر و پرگنات - دارالضرب صدر پرگنات دفتر بخشیگری کل - تعمیر صدر و پرگنات -
۴	خان صاحب محمد نجف خان	ممبر ۵	عدالت اپیل - عدالت دیوانی صدر - عدالت فوجداری صدر - منصفی ہائے پرگنات فوجداریہائے پرگنات -
۵	مرزا محمد علیخان	ممبر ۵	مینوسپلٹی - مطبع - سڑکات و جنگلات - شعبہ تعلیم صدر و پرگنات ۱۲ منہ
۶	سید رشید الدین احمد	سکرٹری ماہ	تعمیل احکام والیس پریزیڈنٹ - اجرائے کاغذات - نگرانی کل عملہ - نگرانی کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۲ منہ

بتاریخ یازدہم ماہ شعبان مطابق پنجم ماہ مئی سنہین صدر روز پنجشنبہ گیارہ بجے دن کے کرنیل جان بڈلف صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات و ملاقات حسب دستور قدیم بعرض وقوع

آئی بتاریخ پانزدہم ماہ مئی سنہ صدر علی الصباح صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک راہی چہادنی دیولی ہوے ۔ماہ اپریل ۱۸۸۷ء کرنیل سی کی ایم وائٹ صاحب بہادر بجاے کرنیل براڈفوڈ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان مقرر ہوئی ۔بتاریخ دہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۴ھ صاحبزادہ حامد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب وصاحبزادہ نصیر الدین حیدر خانصاحب عرف جانی صاحب پسران نواب زین العابدین خان صاحب بمشابعت سیّد محمد سعید اہلکار محکمہ نیابت مع پنج سوران رسالہ ویک زنجیر فیل وچوبدار وہرکارہ تا باغ صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر وارد ریاست ہذا ہوے مہمانداری غیرہ تا قیام صاحبزادگان موصوف بحسن وجوہ بعرض وقوع آئی بتاریخ بست وسوم مذکور خلعت امامہ کا بایں تفصیل ذیل صاحبزادہ احمد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب کو سرکار والا سے مرحمت ہوا ۔ دوشالہ سرخ یک جفت (۱۴ع) ۔شالی رومال یک (۵ع) کمخواب یک تھان (۵) ۔سندیل یک (۴ع) سیلہ بنارسی (۱ع) ۔تھان سفید دو عدد (۴ع) ۔ملاے مروارید یک (۱ع) بتاریخ بست ونہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۴ ہجری مطابق بست ویکم ماہ جون ۱۸۸۷ء کو بتقریب جشن جوبلی حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا جو بتاریخ شانزدہم ماہ فروری ۱۸۸۷ء کو ریاست ہذا مین دربار منعقد ہوا تھا اور بندگان حضور والا نے علاوہ امور رفاہ عام کے بیاد گار جشن جوبلی حضور ملکہ قیصر ہند ریاست ہذا مین اسکول آف آرٹس یعنی ایک مدرسہ صنعت وحرفت کے جاری کرنے کا تجویز فرمایا تھا کہ اوس سے تمام رعایا کو فائدہ پہونچے چنانچہ بتاریخ مذکورہ بالا بتقریب افتتاح مدرسہ مسطورہ جو مکان کہ اس کام کے لئے تجویز ہوا تھا اوسمین دربار شاہانہ منعقد فرما کر حضور اقدس دام اقبالہ نے یہ اسپیچ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی بعدہٗ توپخانہ سرکاری سے ایک سو ایک شلک سلامی کے سر ہوئے ۔

اسپیچ منجانب حضور لامع النور عالیجناب معلی القاب حضرت امین الدولہ وزیر الملک حافظ قرآن نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر فرمان روا ے ریاست ٹونک خلد اللہ ملکہ وحشمتہ

ہم اپنے بادشاہ جم جاہ حضرت ملکہ قیصرہ ہند دامت سلطنتہا کے جشن جوبلی کے اظہار خوشی مین دربار فرما چکے ہین تمام ممالک ہند مین بڑی بڑی تیاریان اور خوشی کے جلسے منعقد ہوئے تھے ۔انگلستان مین اس عظیم الشان جشن کا جلوس آجکل ہو رہا ہے آج کی تاریخ دار السلطنت لندن مین ایسا جلوس ہوگا نہ جوبلی کے خوشی کا ہوا ہوگا کہ آج تک کسی یورپ کو وہ دن نصیب نہین ہوا تھا

مختلف سلطنتون کے قائم مقام اور تمام شاہی خاندان کے ممبر اور بعض رؤسا رہند اس جلسے مین شامل ہین درحقیقت ایسے عالیشان جشن کی خوشی جسقدر ہونا چاہیے گزشتہ دربار مین مابدولت نے حکم دیا تھا کہ علاوہ امور متذکرہ رفاہ عام کے یادگار اس جشن کے اپنی ریاست مین اسکول آف آرٹس یعنی ایک مدرسہ صنعت وحرفت جاری کرینگے جس سے ہماری رعایا کو فائدہ حاصل ہو اور اس مکان کو جسمین مابدولت مع ارکین ریاست رونق افروز ہین اس مدرسہ کے واسطے تجویز کیا تھا پس آج یہ دربار اوس مدرسہ کے رسم افتتاح مین مابدولت نے سنقدر فرمایا مابدولت حکم دیتے ہین کہ اسوقت یہ کارخانہ جاری ہو صمے اوسکے مصارف کے لئے دیا گیا اور آیندہ کو سمے تک سالانہ واسطے خرچ کے منظور فرمایا گیا اور حضور مابدولت مناسب خیال فرماتے ہین کہ یہ کارخانہ واسطے اجرا کے زیر انتظام مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات مقرر کیا جاے یقین ہے کہ وہ اس کام کو حسب منشاے مابدولت اچھی طرح سے انجام دینگے ہماری عوام رعایا کے لئے یہ امر قابل مشکوری ہے کہ بطفیل اس عظیم الشان جلسے جوبلی حضرت قیصر ہند کے اونکی آسایش کے لئے اس کارخانہ کا مرفہ حضور مابدولت نے منظور کیا ۔ آخر مین ہم دعا کرتے ہین کہ حضرت ملکہ معظمہ کا سایہ رحمت پایہ دوام کو ہمارے سرون پر قایم رہے ۔ بعد اسکے مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات نے بعد اداے شکریہ یہ سپیچ پیشگاہ حضور پرنور مین گزارش کی ۔

سپیچ منجانب مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات

اے صاحبان دربار مین حضور نواب صاحب بہادر ادام اقبالہ کی اس پرورش خاص کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جو حضور ممدوح نے اس کام کی اہتمام کے لئے مجکو مخصص فرمایا مجکو صناع مطلق کی عنایت سے امید ہے کہ یہ کارخانہ صنعت جو حضور نواب صاحب بہادر دام ملکہ نے بنظر رفاہ عام پرورش رعایا یادگار جشن جوبلی اعلی حضرت قیصر ہند خلد اللہ ملکہ آج اجرا فرمایا ہے مین اسکی ترقیات مین ہمیشہ دل سے سعی کرتا رہون گا مجکو ہمیشہ اس بات کا خیال رہے گا کہ علاوہ معمول حرفت وصناعی کے اس کارخانہ مین آلات کشادہ زی زیادہ تیار ہون جس سے غریب زمیندار رنکو کہ اونکی خوشحالی سبب حقیقی ترقی ریاست و رعایا ہے ہو ۔ مجکو امید ہے کہ اس پانچہزار روپیقدر سے جو سرکار دام اقبالہ نے اسوقت واسطے اجرا کے کارخانہ عنایت فرمائے اور آیندہ چھہزار روپیہ سالانہ کا خرچ منظور فرمایا یہ جسقدر سلطان ہین ان سے اسیقدر خیر کے کام ہونگے ۔ ہم سب کو بعد شکریہ حضور دعا کرنی چاہیئے کہ مجیب الدعوات ہمارے عادل منصف مزاج رعایا پرور غریب نواز حضور نواب صاحب بہادر کو ابدالاباد باقبال جاودانہ وسلامت

تصویر جناب صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان بہادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر خلف حضرت ظل الہ بہادر جنت آرامگاہ



S. Nagar-valley

رکھے آمین برب العباد۔ بعد اختتام اس اپیچ کے حضور پُر نور دام ملکہٗ نے نسبت مرزا محمد اکبر علیخان مخاطب ہو کر کمال عنایت و نوازش خسروانہ سے ارشاد فرمایا کہ اسی کارخانہ کی نگرانی پر کچھ حصر نہیں ہے یہ کچھ کام ایسا نہیں ہے بیٹھا ہا بدولت سے آئندہ کو اور بڑے کام تمہارے تعلق ہونگے جو وقتاً فوقتاً ملتے رہیں گے۔ اسی ایام میں حدیقۃ الاخبار کا نام کہ عرصہ سے سال سے جاری ہوا تھا حسب منشاے حضور والا تبدیل ہو کر سفیر لوٹنک نام رکھا گیا۔ تاریخ پنجم ماہ شوال المکرم مطابق بست و ہفتم ماہ جون سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب ایالت والیس پریزیڈنٹ کونسل مع صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمان صاحب برادر حضور پُر نور بارادۂ حضوری متضمن معافی قصور صاحبزادہ احمد علیخا نصاحب موسومہ صاحبزادہ موصوف مع بست و پنج سوالان رسالہ دو ہرکارہ و دو چوبدار دو یک زنجیر فیل دو یک فینس بجانب جے پور تشریف فرما ہوے اور حکم معافی قصور صاحبزادہ صاحب موصوف کو پہونچایا اور تین روز وہان قیام فرما کر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست تن تنا جے پور سے فائر ٹونک ہوئے اور سواران رسالہ و چوبدار و غیرہ صاحبزادہ احمد علیخا نصاحب کے ہمرکاب ہو کر تاریخ سیزدہم ماہ شوال مطابق ہشتم ماہ جولائی سنین صدر فائز ریاست ہذا ہوے حضور والا کہ بند آب پختہ پر رونق افروز تھے صاحبزادہ صاحب موصوف سے ملاقی ہوے اور صاحبزادہ صاحب کو اونکے مکان پر پہنچا کر داخل قلعہ معلی ہوے۔ تاریخ بست و ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق بست و یکم ماہ جون سنین صدر باجتماع اہل خاندان و اراکین ریاست دربار جوبلی افتتاح کارخانہ مرصع و صنعت جیلخانہ منعقد ہوا یکصد و یک فیر توپ سلامی کے بطور تہنیت سر ہوئی تاریخ بست و ششم ماہ اگست مطابق سوم ماہ ذی الحجہ سنین صدر صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی دو ٹونک کوہ آبو سے فائز ریاست ہذا ہوے شایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل میں آئی تاریخ پنجم ماہ مسطورہ سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خانصاحب شفیق خلف صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مغفور نے بشب جمعہ انتقال فرمایا بعد نماز جمعہ اوس مسافر ملک بقا کو منزل ناگزیر تک پہونچایا چنانچہ قطعہ تاریخ وفات حضرت نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

درینجا کہ شد خانِ والا نژاد	ز چشمِ خلائق نہان زیرِ خاک	
پے سالِ تاریخ رحلت اسد	بگفتم بود در محلِ خلد پاک	۱۳۰۴

بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ مطابق بست و ہفتم ماہ اگست سنین صدر محمد ممتاز حسین خان ساکن سنبھل بعہدہ وکالت رذیڈنسی شرقی راجپوتانہ مامور ہوے بتاریخ ہفتم ماہ مذکور مطابق بست و ہشتم ماہ مسطور حکیم محمد عبدالصمد خان ناظم عدالت دیوانی باضافہ یکصد روپیہ

عامل پرگنہ پڈاوہ ہوے بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ مطابق یکم ستمبر سنہین صدر مرزا نواب علیخان برادر کلان مرزا محمد علیخان مرکونسل
صیغہ مرحدات وجنگلات لبعدہ سکرٹری دربار شاہرہ یکصد روپیہ بلاوضع کسرات خزینہ امور فرمائے گئے بتاریخ سیزدہم ماہ
مسطور مطابق پنجم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر ٹونک سے بجانب جے پور روانہ ہوئے مشایعت وسلامی ومدارات
حسب دستور قدیم عمل مین آئی بتاریخ بست ودوم ماہ مذکور مطابق چہاردہم ماہ مزبور سنہین صدر دربار تقریب فرحت قریب جشن
سالگرہ حضور والا حسب آئین قدیم بصد تزک واحتشام منعقد ہوا اس تقریب مین مولفنے یہ قصیدہ پیش کش کیا ؎

چو غنچہ ام سر و کار ست با دل افگار — کدام گل چہ نسیم وصبا بود چہ بہار
نماند جمع چو سنبل دل از پریشانی — کہ دیدہ ام چہ قدر پیچ وتاب طرۂ یار
بزنگ گل کہ درین بوستان نمی خندم — نظر ربود بدل من ز زخم خنجر خار
کنم چو بلبل غم دیدہ آشیان بدوش — کہ میکشم بگلستان ز باغبان آزار
بسان طوطی اگر گاہ در سخن آیم — پذیرد آئینۂ خاطرم ز نفس زنگار
چو عندلیب بدام وقفس گرفتارم — مرا بحلق گرہ گشتہ است نالۂ زار
گلے ز باغ وبہار خیال اگر چینم — خلد از و بدل خستہ ام ہزاران خار
بخاک وخون چمن ہمچو لالہ مے غلطم — ز دور چرخ مراد اغماست بر دل زار
ہمیشہ گریہ بر احوال خویش می دارد — کمن خیال کہ از ابر ہمچو کدامطار
باشک وآہ ز شب تا بصبح مے سوزم — مدام مضطرب الحال ہمچو شمع مزار
شکستہ رنگی من جوش ہمچو گل دارد — چو عندلیب زالیدن دل افگار
شدست ہر سر موبر تنم نوا انگیز — ز مہر چرخ ستمگر بسان موسیقار
اگر ز بید کنم آرزوے سایہ مبلغ — چو برگ ریز خزان مے شود بعین بہار
بزنگ نے نکنم نالہا دگر چکنم — سپہر در پے رنج منست دمن ناچار
بحال من چو کند التفات خود نواب — شود ز مرحمتش نخبت خفتہ ام بیدار
اگر بباغ کند جلوہ پیش قامت او — بود بسرو گلستان چہ طاقت رفتار

بگلشن زنگرد جوشش حسن رنگینش — پرد چو باد صبا رنگ از رخ گلزار
اگر ز خاک درش سرمه بدست آید — کنند روشنی چشم خود اولی الابصار
بگلشنے کہ شود عدل او چمن پیرا — ز بیم غنچہ بگردد غلاف خنجر خار
اگر بمدح طرازی او رجوع کند — بہ بحر شعر شود ابر خامہ گوہر بار
گہے کہ توسن او در خرام گام زند — بلغزش آرد روش پائے کبک بر کہسار
رستم بخامہ نمایم چو وصف شمشیرش — بگویمش مہ نو یا کہ ابروے دلدار
ز جوہر ست سراپائے او ہمہ لبریز — بر نگ صورت آئینہ صاف از زنگار
بر نیم اگر بوئے از گل خلقش — شود ز نکہت او شرمسار مشک تتار
دل شکستہ عالم درست مے سازد — بموسیائی لطف و عطائے خود بسیار
اگر فتد بہ ہما سایہ سخاوت او — ز استخوان چو صدف پر گہر کند منقار
غبار آئینہ دل بشوید از عفوش — بروز رجوع کجا معصیت باستغفار
بہار مکرمتش خلق را گلستان ساخت — بہر سرشت ازان شود ہمچو بلبل زار
مدام نشۂ ہمت بسر بود او را — بدو را و نکشد ہیچ درد سر ز خمار
بر آسمان نشمرد ست کس کواکب را — بملے فضائل ذاتش نمی رسد بشمار
بدور خود نکند مثل و ندّ او پیدا — اگر فلک بزند چرخ تا بروز شمار
ز بسکہ منعمتی مے برند از جودش — دعائے دولت او واجب ست بر حضار
بقائے دولت و عمرش فزون بعالم باد — بچرخ تا کہ بماند ثوابت و سیّار

بتاریخ سی ام ماہ محرم الحرام ۱۳۰۰ ہجری مطابق بیسجدہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۲ء کرنیل جان بیڈلف صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مع میم صاحبہ گیارہ بجے دنکے فائر یاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر مطابق نوزدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر چار بجے دنکے صاحب ایجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور والا قعدۂ معلی مین تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تواضع عطر و پان حسب دستور بعرض ظہور آئی بتاریخ پنجم ماہ صفر

مطابق دوم ماہ نومبر بوقت نو بجے شب کے ایجنٹ بہادر مع میم صاحبہ راہی چاندنی دیول ہوئی بتاریخ ششم ماہ مسطور مطابق سوم ماہ مزبور سنین صدر بوقت شب طبیعت حق طویت بندگان حضور پُر نور جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی اولاً علاج ڈاکٹری تا تاریخ ہفتم ماہ مذکور رہا بعد ازاں طبیبان ملازم دارالریاست معالج ہوے بفضل تعالیٰ مطلق وحکیم برحق علاج یونانی سے صحت حاصل ہوئی چونکہ حضور والا کا عزم بنارد درہ پرگنات مصمم تھا ناسازیٔ مزاج کی وجہ سے ارادہ ووہ پرگنات خیر النوامین رہا بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول مطابق ہفتہ ہم ماہ نومبر سنین صدر بندگان حضور والا نے غسل صحت فرمایا اور صحت ادا سے نماز پیشین مع اہلکاران و ملازمان خاص جامع مسجد مین تشریف لائے بعد ادا سے نماز نظر باغ تشریف فرما ہوئے دو روز تک مجلس میلاد شریف وضیافت فقرا و مساکین منعقد رہی اور در صدقات و خیرات کئی روز بازار رہا بتاریخ یکم ماہ مذکور سنین صدر نکاح صاحبزادہ محمد عزیز الرحمن خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان ابن صاحبزادہ محمد نجت بلند خان صاحب مرحوم کا مساۃ قمر جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عبدالکریم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل - دہمین تاریخ بیک جلسہ واحد نکاح صاحبزادہ حبیب الرحمن خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان صاحب کا شمس جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل تاریخ نہم ماہ مزبور سنین صدر نکاح صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب خلف اصغر مہین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ کا مساۃ میمونہ بیگم دختر خرد صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجاہ ہزار روپیہ دو صد روپیہ معجل وباقی موجل - تاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنین صدر نکاح صاحبزادہ ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خان صاحب کا سردار بیگم دختر صاحبزادہ محمد بشیر خان سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل دہمین تاریخ بیک جلسہ واحد نکاح صاحبزادہ حمید اللہ خان پسر صاحبزادہ حفیظ اللہ خانصاحب کا زبیدہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد بشیر خان سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل - بتاریخ بست و نہم ماہ مسطور روز چہار شنبہ دس بجے شب کے اہلخانۂ جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب **شرف** نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا چنانچہ قطعہ تاریخ وفات نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

بفرمود رحلت ز دار فنا	چون این بی بی ذی شرف شد بنام
بر آمد ز دے اسد بہر سال	بخلد برین باد جایش مدام
	۱۳۰۵ھ

بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الثانی مطابق بست وششم ماہ دسمبر سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست وایس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل بتقریب دورہ بنابر انتظام ملکی ومالی مع صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات دسنید زین العابدین اسسٹنٹ صیغۂ اضلاع غیر راہی پرگنہ پڑاوہ ہوئے - پرگنہ مزبور مین ہونیکے باعث مشعر پرگنہ وقتاً فوقتاً ارسال خدمت بندگان عالی درجت فرمایین بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول مطابق سوم ماہ فروری سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ڈاروٹی وٹونک بتقریب دورہ فائز ریاست ہذا ہوکر متصل باغ خانصاحب محمد رحیم اللہ خان فروکش ہوے - حضور والا نے مشایعت صاحب بہادر تا باغ صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم فرمائی -

تفصیل صاحبزادگان واہلکاران ریاست کہ ہمراہ حضور والا آئے

صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر وصاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر وصاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل وخانصاحب محمد نجف خانصاحب ناظم عدالت اپیل ومشیر قانونی جوڈیشل ممبر کونسل معتمد خاص - فخر الزمان سید ارشاد حسین خان دبابو نایک راؤ ممبر کونسل - اسی ایام مین این النسبین صاحب حدیست ریاست جے پور وریاست ٹونک فائز ریاست ہذا ہوکر نظر باغ مین حضور والا سے ملاقی ہوے - بتاریخ دوازدہم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا قلعۂ معلی مین تشریف لائے حسب دستور مشایعت وتواضع عطر وپان عمل مین آئی بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بوجہ خبر تشریف آوری سی ایم والٹر صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان فائز ٹونک ہوئے بتاریخ ہیجدہم ماہ مزبور بنابر استقبال صاحب کلان بہادر موصوف حسب الحکم حضور والا صاحبزادگان واہلکاران بدین تفصیل موضع چرونج مین پہنچے گئے - شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم - سید محمد عثمان بخشی الملک سید محمد سعید اہلکار محکمہ محتشمہ بنابت بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر راجستان وکپتان مینٹ صاحب سکرٹر ڈاکٹر صاحب مع اہل عملہ وغلہ وکیل ریاست جے پور مسمی گوبند سنگھ فائز ریاست ہذا ہوکر میدان قلعہ معلی مین فروکش ہوئے انواب سلامی بوجہ تعطیل یوم یکشنبہ نہوئی - بتاریخ بستم ہنگام صبح سلامی انواب عمل مین آئی - اسی تاریخ نو بجے دنکے حضور والا بنابر ملاقات صاحب کلان بہادر راجستان مع ہمراہان سفصلۂ ذیل فرودگاہ صاحب موصوف پر تشریف فرما ہوئے اور حضور والا کے استقبال کو کپتان ایچ جی منڈ صاحب اسسٹنٹ صاحب معتمد الوصف مع چوبدار تا دروازہ قلعۂ معلی تشریف لائے -

تفصیل اسمائے ہمراہیان حضور پُرنور

صاحبزادہ صاحب بہادر نائب ریاست صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل - صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب ناظم فوجداری - صاحبزادہ محمد خانصاحب مامون حضور صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک - صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج - محمد یحیٰی خان ممبر کونسل - معتمد خاص فخر الزمان سیّد محمد ارشاد حسین خان - بابو ونایک راؤ ممبر کونسل - سیّد محمد عثمان نجم الملک - سیّد محمد حسین وکیل سرکار حاضر باش محکمہ رزیڈنسی راجستان - مولوی سخاوت حسین خان وکیل سرکار حاضر باش محکمہ ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک - جب حضور والا صاحب کلان بہادر راجستان کے خیمہ کے قریب پہونچے صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے تاسواری کا لسکہ استقبال کیا اور جب حضور انور صاحب کلان بہادر کے خیمہ تین داخل ہوے صاحب بہادر ممدوح المدح نے تالب فرش مشابعت کی اور سترہ فیر انواب سلامی کے توپخانہ بخاری سے سر ہوئے بعد گفتگوے خوشنودی و تواضع عطر و پان حضور والا الطالب رخصت ہوئے صاحب ایجنٹ بہادر نے بہتو رسابق تاسواری کا لسکہ پیشوائی کی اور سترہ فیر انواب کے توپخانہ سرکاری سے سر ہوئے اسی تاریخ پانچ بجے دنکے صاحب کلان بہادر راجستان مع صاحب ایجنٹ بہادر سکرٹر و ڈاکٹر بنابر ملاقات حضور والا بمشابعت صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب ناظم محکمہ فوجداری و گیارئی و صاحبزادہ محمد امانخان صاحب تا خیمہ گاہ صاحب کلان بہادر قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب دستور قدیم ملاقات و مدارات و سلامی بعرض ظہور آئی بتاریخ بست و یکم ماہ مزبور مطابق نہم ماہ جمادی الثانی سنین صدر تین بجے دنکے حضور والا نے صاحب کلان بہادر راجستان سے حسب دستور قدیم ملاقات فرما کے قلعہ معلی مین تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و سوم ماہ مسطور مطابق یازدہم ماہ جمادی الثانی صاحب کلان بہادر راجستان بجانب دارالخیر اجمیر تشریف لے گئے مشابعت و سلامی حسب دستور عمل مین آئی - تفصیل سیدہ مرحولہ فواکہ تر و خشک و بقولات سبز کہ بنابر عملہ صاحب کلان بہادر ریاست ہذا سے پیش ہوے یہ ہے - صاحب کلان بہادر راجستان عہ کشتی - کپتان ریٹے صاحب سکرٹر للکہ کشتی - فواکہ سبز و کشتی - فواکہ تر سلے کشتی ۔ ڈاکٹر صاحب للکہ کشتی - شاہین صاحب و کشتی میر منشی صاحب و کشتی - پارسی دفتر یک کشتی - معرفت وکیل سرکار حاضر باش کوہ آبو حہ کشتی - کشتی زر نقد الے بعد دعائے صاحب کلان بہادر کشتی زر نقد حسب معمول ریاست ہذا مین واپس آئی -

تفصیل سند مجملہ فواکہ تر خشک و بقولات سبز کہ جہت عملہ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ریاست ہذا سے پیش ہوے یہ ہے - صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ۵ کشتی - فواکہ تر ۳ کشتی - فواکہ خشک ۲ کشتی - میر منشی اجنٹی ۱ کشتی - نائب میر منشی ۱ کشتی - سوار اس صاحب بہادر دفتر انگریزی ۱ کشتی - معرفت وکیل سرکار حاضر باش اجنٹی ۱ کشتی کشتی زر نقد ۱ عدد معائنہ صاحب اجنٹ بہادر کشتی زر نقد ریاست ہذا مین واپس آئی - بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر و اجلاس و صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ریاست ہذا سے تشریف لے گئے بتاریخ سوم ماہ وجیب المرجب مطابق ہفدہم ماہ مارچ سنین صدر حضور والا بنا بر دورہ دیہات پرگنہ ٹونک روانہ ہوے اور موضع بگڑی مین کہ ٹونک سے بفاصلہ چار کوس ہے قیام فرمایا بتاریخ پنجم ماہ مزبور مطابق نوزدہم ماہ مسطور آٹھ بجے دن کے حضور والا نے قریب دو ہزار موضع حلقہ بگڑی مین مع صاحبزادگان مفصلۂ ذیل تشریف فرما ہو کر معروضات زمیندارن دیہات پرلحاظ ذکر احکام مناسب صادر فرمائے

تفصیل اسماے صاحبزادگان یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب - صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب - اور براہ ذریعہ قدردانی و فرحمغنایت دو صد روپیہ سالانہ بمجلہ زر فاضلات موضع دولت پورہ بنام مولوی عبدالغفار خانصاحب ناظم محکمہ شرعیہ بیعت معاف فرمایا - اور گیارہ بجے شب کے حضور والا داخل خیام دولت انتظام ہوے چونکہ اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب ریاست بنا بر پیشی مقدمات ریاست حاضر حضور ہوے تھے حضور والا نے اجلاس مقدمات محکمہ مختصہ کونسل وغیرہ فرمایا - بتاریخ ششم ماہ مسطور مطابق بست و یکم ماہ مزبور آٹھ بجے دن کے حضور والا مع صاحبزادگان مرقوم الصدر جہت تفتیش حال رعایا و برایا دیہات حلقہ بگڑی کی طرف تشریف فرما ہوے نہ زمینداران موضع ہاڑی کلان نے استغاثہ نسبت فتح راے پرسین راے جاگیردار موضع مسطور کیا اور ۲ دو قطعہ عرائض معروضی شکایات گوناگون و نظر بقبول حضور والا مین پیش کین پیشگاہ حضور معدلت ظہور سے عرائض پر احکام مناسب صادر ہوئے اور بعد درج نقشہ تحقیقات دورہ بنا بر تعمیل کچہری تحصیلی پرگنہ ٹونک مین پہنچے گئے اور نسبت فتح راے جاگیردار حضور والا سے یہ حکم صادر ہوا کہ تا تحقیقات مقدمہ موضع ہاڑی سے برخاست کیا جائے اور موضع مذکور خالصہ سرکاری مین شمار کیا جائے بتاریخ ہفتم ماہ مذکور مطابق بست و یکم ماہ مسطور دس بجے دن کے حضور والا بگڑی سے موضع بناڑہ مین تشریف فرما ہوئے اور اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب ریاست آٹھ بجے دن کے موضع بگڑی سے راہی ٹونک ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ مزبور مطابق بست و دوم ماہ مسطور سات بجے دن کے حضور والا نے

مع صاحبزادگان مسبوق الذکر دیہات حلقۂ موضع مہواڑہ کا دورہ کیا اور معروضات زمینداران پر حکم مناسب صادر فرمایا۔ بتاریخ
بست و دوم و بست و سوم و بست و چہارم ماہ مارچ سنہ صدر حضور والا نے دیہات کا دورہ بطور سابق کیا بتاریخ بست و پنجم و بست و
ششم موضع جہرانہ میں قیام فرما کر اظہارات پٹیلان و پٹواریان و زمینداران وغیرہ کے قلمبند فرمائی۔ بتاریخ بست و ہفتم
و بست و ہشتم حضور والا نے موضع دودواڑی میں قیام فرما کر بعد قلمبندی اظہارات تبدیل و پٹواریان وغیرہم اجلاس مقدمات
محکمۂ محققہ کونسل کا کہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست تشریف لائے تھے فرمایا بتاریخ بست و نہم ہنگام شب روز
پنجشنبہ حضور والا بنیت ادائے نماز جمعہ تشریف فرمائے ریاست ہوئے بعد ادائے نماز بتاریخ سی و یکم موضع مہندواس
میں قیام فرما کر بتاریخ یکم اپریل موضع دہوان میں قیام پذیر ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب
بہادر مطلوب جنگ دعوت حضور والا مع کل اہل عملہ عمل میں آئی۔ اور اسی تاریخ حضور بنا بر شکار مع چند صاحبزادگان والاشان و
مصاحبان شجاعت توامان موضع انردوہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اور بتاریخ سوم ماہ مذکور بوقت دس بجے دن کے حضور والا
بنا بر شکار راہی بند آب موضع دہوان پر تشریف لے گئے بعد ازاں بوقت شب بموضع اوسہ میں رونق افروز ہوئے۔ بتاریخ پنجم ماہ
مسطور موضع محمد گدہ میں حضور والا نے قیام فرمایا بتاریخ ششم ماہ مرقوم صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ
کی طرف سے موضع بیہم گنج میں حضور والا کی دعوت مع اہل عملہ عمل میں آئی۔ بتاریخ ہفتم حضور والا موضع بہور میں قیام پذیر ہو کر تا تاریخ
دہم رونق افروز رہے۔ اور بتاریخ دہم صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع کاغذات کونسل حاضر حضور ہوئے وہیں حضور والا
نے اجلاس مقدمات محکمۂ محققہ کونسل فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ مرقوم الصدر حضور والا موضع ہتونہ میں منزل گزین ہوئے بعد قلمبندی
اظہارات زمینداران وغیرہ تا تاریخ سیزدہم اطراف موضع مسطور میں شغل صید انگنی فرمایا۔ بتاریخ چہاردہم ماہ مسبوق الذکر حضور انور
رونق افروز ٹونک ہوئے بتاریخ دوم ماہ شعبان مطابق پانزدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست
بجانب چاندنی دیولی تشریف فرما ہوئے۔ بعد ازاں بتاریخ بست و دوم ماہ اپریل روز شنبہ ہنگام شب چاندنی دیولی سے
داخل ریاست ٹونک ہوئے۔ بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان مطابق شانزدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب ایجنٹ بہادر ٹونک
رونق افروز ریاست ہذا ہوئے حسب معمول سلامی وغیرہ عمل میں آئی بعد چندے قیام فرما کر واپس تشریف لیگئے
بتاریخ ہیجدہم ماہ شعبان مطابق یکم ماہ مئی سنین صدر مرزا محمد اکبر علیخان۔ ناظم سائرات بعہدۂ نظامت پرگنہ سویخ بمشاہرہ سہ
صد روپیہ مامور ہوئے۔ اور مرزا محمد نواب علیخان بعہدۂ سکرٹری دفتر دارالانشائے حضوری مقرر ہوئے اور محمد

فضل یار خان ناظم عدالت دیوانی بجاے کپتان محمد سعادت علیخان پرگنہ نیماہیڑہ پر امور فرماے گئے۔ اور بنام کپتان موصوف سرکار والا سے پنشن مقرر ہوئی بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان مطابق دوم ماہ مئی روزگار گشتی اجلاسی حضور انور دام اقبالہ۔ دربارہ استعمال لفظ ناظم بجاے لفظ عامل بہرشش پرگنات و محکمہ جات دوفاتر وغیرہ اجرا ہوا بتاریخ بست و دوم ماہ شعبان مطابق چہارم ماہ مئی صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع سید زین العابدین اسسٹنٹ صیغہ اضلاع غیر و اہل عملہ بطور دورہ بجانب پرگنہ پڑاوہ تشریف فرما ہوے۔ بتاریخ ششم ماہ مئی مطابق بست و چہارم ماہ شعبان سنین صدر کرنیل جان بڈلف صاحب بہادر ایجنٹ ہاطوتی و ہوشنگ برخصت سہ ماہہ بجانب جزیرۂ ولایت روانہ ہوے اور انکے قائم مقام میجر جی ایچ نیول صاحب بہادر سکرٹر صاحب کلان بہادر راجستان مامور ہوے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ شعبان مطابق ہشتم ماہ مئی سنین صدر لالہ چنی لال سابق ناظم سرویچ بنابر انفصال مقدمات مرجوعۂ دورہ حضوری حسب درخواست صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب ناظم کچہری عمدۂ اہلکاری پر امور ہوے اور دوہرا ایک دفتردار الانشاے حضوری سے اور ایک عدالت شرع شریف سے اہلکار موصوف کی پیشی مین بنابر انجام دہی مقدمات دورۂ حضوری مامور ہوے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ رمضان المبارک مطابق پنجم ماہ جون سنین صدر حسب درخواست برادران حضور الاخلاف سابق نشست تندر دربار بعد صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب برادر خرد جناب نائب صاحب بہادر مقرر ہوے۔ اسی ماہ و سال مین صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخان صاحب قلعہ دار خویش حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے اس جہان فانی سے بملاک جاودانی انتقال کیا اور اسی سال مین جناب فردوس علی زمانی بیگم صاحبہ نے کمپو دوم مین ایک مسجد تعمیر فرمائی۔ اوسکی تاریخ ابتداو اختتام اس قطعہ سے ظاہر ہے قطعہ

چو فردوس زمانی بیگم از صدق	بنا فرمود مسجد بہر دادار
زر بسیار کرد صرف تا شد	چنین پاکیزہ مسجد زود تیار
بتاریخ این مسجد بے مثل معمور	بسال یکہزار و سہ صد و چہار
ز ناظر گیر تاریخ تمامش	چنین جامع ز فردوس ست گلزار

۱۳۰۴ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بزم جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بصدر زینن دآئین سنین مسرت بخش خواص صغیر و کبیر ہوے۔ چنانچہ مولف نے اس تقریب فرخت ترتیب مین یہ قصیدہ کہا قصیدہ

بیاد لعل لبش کام جان شود شیرین	چو قند مغز بہر استخوان شود شیرین

ز تر شروئے یارم میا لطافت ست
بگوش خنده تو این گونه هست تاثیرے
چو نے بلب خنکران تا که هم نفس شده ام
ز آب خنجر نازت تو می چکد عسلے
فتد چو عکس لب تو بچشمه رسوزی
ز خاک کشته بعل تو طعمه گر بخورد
بگلشنے که ترا دولب تو نگ حیث
چنان بشربت اے تلخ گو شکر ریزست
من آن درائے شکر نالهٔ ام که خواب اجل
شرار تیشهٔ فرهاد گر بیاد آرم
منم ز بحر سخن موج گر برآ گیرم
منم که ریزم اگر از معانی آبے لال
منم که از سخنم خاره نیشکر گردید
ز من چو شیوهٔ عذب البیانی آموزند
بنغمه مرغ دلم گر نبات افشاند
گهے که طوطی نطقم طرز دی شکند
منم ظهیر که اکنون دوان ذالقه ام
تنا طرا ز گرم گستری شدم که ازو
امین دولهٔ عالی گهر که از شکرش
تو آن حمیده خصالی که از ثنا گریت
خیال خوان نوالِ تو گر دل گذرد

هر انچه تلخ نماید همان شود شیرین
کزد تمام زمین و زمان شود شیرین
بگوش خلق ازا نغمان شود شیرین
همیشه زخم دلم را دوان شود شیرین
بهیچ نیست که آبش روان شود شیرین
نه چون بخلق هما استوان شود شیرین
چمن ز غنچه شکر فشان شود شیرین
که خنده در دهن زعفران شود شیرین
بچشم مردم این کاروان شود شیرین
سر شک بر مژه ها خونچکان شود شیرین
بشهد نطق گران تا گران شود شیرین
بهار و لیس بگلشن بخوان شود شیرین
که زشت تلخ دو عالم ازان شود شیرین
چمن بزمزمه بلبلان شود شیرین
تمام خار و خس آشیان شود شیرین
سواد کشور هندوستان شود شیرین
ز قند مدح قتل ارسلان شود شیرین
تمام ساحت کون و مکان شود شیرین
بکام اهل معانی زبان شود شیرین
زبان و کام دو دان و جان شود شیرین
گلوے دهم و دهان گلان شود شیرین

شکر فروش شود آسمانِ زہر فروش — بہ ورِ تو دہنش آبخندان شود شیرین
ترا ہجوم نیازمندمردمان بدرست — چو کامشان ز تو اہی قدردان شود شیرین
پئے حصول مطالب فراہم آید خلق — بروے چشمہ کہ آبِ روان شود شیرین
اگر مکارم اخلاق تو بیان سازم — بگوش مستمعان داستان شود شیرین
جہان زپرورشِ تو حلاوت انگیزست — شمر ز تربیتِ باغبان شود شیرین
بکام چرخ نماند اثر ز بادۂ تلخ — بدورِ بزم تو چندان جہان شود شیرین
بکام تشنہ لبان گر تو جرعہ ریزی — بسانِ زندگی جاودان شود شیرین
شنیدہ لبشہد دعاے تو آبرو راجع — کہ تا بکام دلِ اوزبان شود شیرین
حسودِ جاہ ترا باد زندگانی تلخ — بلطفِ تو دہنِ دوستان شود شیرین

اور اسی سال مین سیّد احمد سعید شتہ دار بحکمہ نیابت خلف محمد سعید خانصاحب اہلکار ریاست نے عین شباب مین انتقال کیا

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

سیّد مرحوم کو علم تاریخ مین کمال دسترس تہا اونکے اخلاق حمیدہ سے محظوظ ہر کس و ناکس تہا مؤلف نے بفرط حسرت و یاس یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

مورخ خردمند احمد سعید — کہ در خلق و الطاف بُد بے مثال
دریغا برفت از جہان ناگہان — پذیرفت خور شید رویش زوال
دعا کن پئے مغفرت آبرو — بیامرزدش ایزد ذوالجلال
بفرطِ غم و رنج آہ و بکاہ — چو شد بہر تاریخ رحلت خیال
کہ پروانۂ دل بسوزد گداز — بگفتا بگو شمع چراغ ظلال

بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ ہجری مطابق ششم ماہ نومبر ۱۸۸۸ء روز سہ شنبہ مسمی شمشیر سنگہ معتمد ریاست بپلاد بتقریب نیونہ بخشادی مہاراج صاحب ریاست موصوفہ فائز الریاست ہذا ہو کر ڈاک بنگلہ پر بحکم حضور زرکش ہوا منجانب ریاست بنا بر مدارات و انتظام چندی وغیرہ مولوی فضل الحق صاحب پیش امام مسجد جامع مامور ہوئے - بتاریخ دوم ماہ مذکور

روز چہارشنبہ نو بجے دن کے معتمد موصوف نے حاضر نذر باغ ہوکر بعد ادائے مراتب کورنش مبلغ پانچ روپیہ نذر کئے اور خریطہ رئیس پٹیالہ کا کہ موسومہ حضور نواب صاحب بہادر تھا حضور مین پیش کیا بعد ازان کشتیان محولہ میوہ جات و نبات تر کے ایک سو ایک عدد پیش کمین منجانب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ معتمد مرقوم الصدر کی تعظیم نمائی معتمد مسطور قریب آٹھ بجے شب کے مٹیکر مرخص ہوا اور اپنی فرودگاہ پر آیا بتاریخ سوم ماہ مذکور روز پنجشنبہ معتمد مذکور بارہ بجے دن کے بنابر رخصت حاضر حضور ہوا سرکار والا سے معتمد مذکور کو نذر نقد عوض خلعت مندرجہ ذیل عطا ہوا اور جواب خریطہ معتمد مذکور کو تفویض کیا گیا اور روبروے حضور والا دوشالہ معتمد مذکور کے دوش پر ڈالا گیا معتمد مسطور سر و قد اٹھکر آداب بجا لایا پھر معتمد نے پانچ روپیہ حضور مین نذر کئے حضور والا نے معتمد سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بابدولت بوجہ کثرت امور مرجوعہ ریاست جلسہ شادی مہاراج صاحب بہادر مین شریک ہونے سے متعذر ہین بعدہٗ پانچ خلعت واپس لیکر زر نقد خزینہ عامرہ سے معتمد مذکور کو دیا گیا - بعدہٗ معتمد مذکور حضور والا سے رخصت ہوکر فایز فرودگاہ ہوا بتاریخ چہارم ماہ مذکور سنہ صدر روز آدینہ معتمد راہی ریاست پٹیالہ ہوا سواری شکرم کا کرایہ تا جے پور ریاست ہذا سے دیا گیا -

تفصیل عطائے خلعت وغیرہ باسم شمشیر سنگہ معتمد ریاست پٹیالہ ہے

ساء ۵

پارچہ خلعت		نقد	
معہ پارچہ	ساء		ساء ۵
دوشالہ زرین	رومال شالی	سندیل	ذات معتمد ۲۷- ہمراہیان معتمد جماعدار چوبداران
ماء ۵	۵ لا ۵	لا ۵	صفدر نقایت ۳-
			ربیع الاول سنہ صدر
سلیمہ	کمخاب	جامدانی	یء ۵ یومیہ
لا ۵	لا ۵	دوتان فی عہ	واجب
			۶ یوم ما لا ۵ ۵
			ماء ۵
			چوبدار و چپراسی رخصتانہ عمگ یومیہ
			دوام
			فی عء ۵ ۵ عء ۵
			غلام معین میراثی عملہ
			۵ ۵

بموجب حکم مصدور بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول مطابق نہم ماہ نومبر سنین صدر میر امین الدین میر منشی ریاست مع الہی بخش جماعہ دار چوبداران و اعظم الدین چوبدار و یک کس ہرکارہ و چمار کس ہمراہی، یکہزار و یکصد روپیہ نقد بتقریب نیوتہ شادی حمار احمد صاحب والی ریاست کپورتلہ بتاریخ پنجم ماہ ربیع الاوّل مطابق یازدہم ماہ نومبر سنین صدر راہی ریاست موصونہ ہوئے اور بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر مطابق ہشتم ماہ ربیع الاول سنین صدر میر منشی موصوف مع ہمراہیان خود فائز ریاست کپورتلہ ہوے اسی تاریخ بوقت چار بجے دن کے میر منشی موصوف نے حاضر دربار رئیس موصوف ہو کر دو اشرفی سکہ انگریزی قیمتی چہاردہ روپیہ نذر کر کے خریطہ منجانب رئیس ٹونک موسومہ مہاراج بہادر۔ مہاراج صاحب بہادر کی خدمت مین پیش کیا مہاراجہ صاحب بہادر نے بعد تذکرۂ احدیت و یک جہتی فیمابین و استیناق ملاقات نواب صاحب بہادر یہ فرمایا کہ اگر نواب صاحب بہادر بطریق سیر یہان تشریف فرما ہوتے تو ملاقات یکدیگر سے کیا کچھ خوشی نہ حاصل ہوتی بعد گفتگو میر منشی موصوف اپنی فرودگاہ پر آ گئے بتاریخ نہم ماہ ربیع الاوّل مطابق پانزدہم ماہ نومبر سنین صدر میر منشی موصوف نے حاضر دربار مہاراجہ صاحب بہادر ہو کر بطریق سابق نذر پیش کی مہاراجہ صاحب بہادر نے خلعت رخصتانہ حسب دستور قدیم منگوا کر واپس کیا اور نقد قیمت خلعت و رسوم یومیہ میر منشی موصوف کو عطا فرمایا۔

تفصیل عطائے خلعت وغیرہ باسم میر منشی و جماعہ دار وغیرہم

ساعہ

پارچہ خلعت میر منشی				بنام جماعہ دار و چوبدار و ہرکارہ			
معہ پارچہ	صاعہ						
دوشالہ زین	رومال شالی	مندیل		الہی بخش جماعہ دار چوبداران	چوبدار و ہرکارہ		
ماعہ	مالعہ	للعہ		مغہ	ععہ		
سیلہ	کمخاب	جامدانی		رخصتانہ	یومیہ	چوبدار	ہرکارہ
للعہ	للعہ	فی	عہ	صہ	عہ	لعہ	لعہ
نقد بطور یومیہ				ہمراہیان			
مالعہ		صہ					

بتاریخ پانزدہم ماہ ربیع الاوّل مطابق بست ویکم ماہ نومبر روز شنبہ سنین صدر کرنل جان بڈلف صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی ٹونک بطریق دورہ موضع کیڑہ علاقہ ٹونک مین فایز ہوے چونکہ موضع مذکور صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کی جاگیر مین ہے حسب ایماے حضوری صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر مدارات صاحب ایجنٹ بہادر کی خدمت مین حاضر ہوے صاحب ایجنٹ بہادر نے وہان دو مقام فرمائے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور مطابق بست وسوم ماہ مزبور سنین صدر یوم آدینہ صاحب ایجنٹ بہادر موضع سونوہ علاقہ ٹونک مین منزل گزین ہوے بتاریخ ہیجدہم ماہ مزبور مطابق بست وچہارم ماہ مسطور روز شنبہ ہنگام صبح حضور نواب صاحب بہادر بنابر استقبال صاحب ایجنٹ بہادر مع ہمراہیان مفصلہ ذیل موضع کچولیہ تک کہ ٹونک سے یک نیم کروہ کی فاصلہ پر واقع ہے تشریف فرما ہوکر صاحب ایجنٹ بہادر سے ملاقی ہوے بعد ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر و حضور نواب صاحب بہادر باہم ایک بگھی مین سوار ہوکر داخل میدان قلعہ معلی ہوے چونکہ صاحبان انگریز ہنگام دورہ میدان قلعہ معلی مین قیام پذیر ہوتے ہین بنگلہ پر قیام پذیر نہین ہوتے بنابر علیہ صاحب ایجنٹ بہادر میدان قلعہ معلی مین فرد کش ہوے اور نواب سلامی حسب معمول سر ہوئین۔

تفصیل اسماے ہمراہیان حضور نواب صاحب بہادر یہ ہے

افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ تحقیقہ کونسل۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ ناظم محکمہ فوجداری و گیرائی جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ناظم محکمہ مال پرگنہ ٹونک۔ جناب صاحبزادہ اسفندیار خانصاحب جنرل فوج ظفر موج۔ خانصاحب محمد غوث خان ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل باٹنو و نایک راؤ ممبر کونسل و مہتمم خزینۂ عامرہ۔ مرزا محمد سلیمان ممبر کونسل صیغہ مرحمات وغیرہ۔ اسی تاریخ چار بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا نظر باغ مین تشریف لاے حضور والا نے حسب دستور قدیم مشایعت فرمائی بعد اظہار کلمات شوقیہ فیمابین تواضع عطر و پان عمل مین آئی

تفصیل اسماے حاضرین دربار یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ جناب صاحبزادہ بہادر

نائب الریاست و والیس پریذیڈنٹ محکمۂ مختشمۂ کونسل - جناب[۲] صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل - جناب[۳] صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب[۴] صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ - جناب[۵] صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ - جناب[۶] صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج - جناب[۷] صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم - جناب[۸] صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مغفور - جناب[۹] صاحبزادہ محمد خانصاحب شمشیر جنگ خلف جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم - جناب[۱۰] صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ احمد علیخانصاحب رونق - خانصاحب[۱۱] محمد نجف خان ممبر کونسل و شیفتا نوانی جوڈیشل - بابو[۱۲] ونایک راؤ ممبر کونسل - مرزا[۱۳] محمد علیخان ممبر کونسل - معتمد خاص[۱۴] فخر الزمان سید رشاد حسین خان وکیل - سید[۱۵] محمد عثمان بخشی الملک - مولوی[۱۶] سخاوت حسین خان وکیل سرکار جانشر اسٹ محکمۂ راجدھانی ہارڈوتی ونونک - حافظ[۱۷] محمد یوسف منشی خاص - بتاریخ بست و نہم ماہ ربیع الاوّل مطابق چہار دہم ماہ دسمبر سنین صدر صاحب احبت بہادر سات بجے دن کے راہی چھاؤنی دیولی ہوئے اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئین -

کیفیت دورۂ پرگنہ علے گڈہ واقع ۲۴ - ربیع الثانی مطابق ۲۸ - دسمبر سنین صدر

بتاریخ صدر حضور والا نے بنا بر تفتیش حال رعایا و برایا نظم و نسق ملکی و مالی بنظر انصاف پژوہی دواوگستری مع خدم و حشم و اہلکاران و فوجداران الانتظار و دفتر بخشیگری و دیگر تمامدین ریاست بمثل جناب[۱] صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و جناب[۲] صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - و جناب[۳] صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و جناب[۴] صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب - و جناب[۵] صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - و صاحبزادہ[۶] محمد امان خانصاحب و صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شہید و صاحبزادہ[۷] محمد یونس خانصاحب آرزو و درہ فرمایا - حضور والا بچار بجے دن کے سوار ہو کر دس بجے رات کے فایز محل گڈہ ہوئے - اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئین بتاریخ بست و نہم مطابق بست و نہم شہور سنین صدر حضور پر نور علی الصباح بنا بر شکار بجانب موضع پاتولی دہ جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ تشریف فرما ہوئے حسب ایماے حضوری صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب و صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب

پسران جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج نے دو آہو نہایت تیز دستی سے صید کیے بعد ازاں حکم عالی بنا بر طلبی زمینداران دیہات بغرض پیشی استغاثہ نسبت ناظم علیگڈھ نافذ ہوا اور انتظام مقامات جہت قیام لشکر حسب ترتیب ذیل قرار یاب ہوا کہ جملہ زمینداران دیہات پٹہ دار بجاے قیام خیام دولت انضمام حاضر ہو کر استغاثہ پیش کریں اور بنظر انتظام اسی روز لشکر کا قیام بیرون قلعہ علیگڈھ ذخیرہ کے متصل ہوا - بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور علی الصباح دربار عام منعقد ہوا حضور والا نے بنفس نفیس ہر ایک زمیندار دیہات کا حال بالمواجہ دریافت فرمایا اور ہر ایک زمیندار کے اظہارات بخیال رفاہِ رعایا ویرایا قلم بند فرمائے گئے اس مقام پر وصد قطعات عرائض دربارۂ دادرسی بمنجانب رعایا پیش ہوئے اور اون عرائض پر احکام مناسب پیشگاہ بندگان والا سے صادر فرمائے گئے زان بعد نقشہ بندوبست تفصیل دیہات مع احکام مناسب مرتب ہو کر بنا بر عمل درآمد ناظم پرگنہ کو تفویض ہوا - موضع اوکھلانہ علاقہ علیگڈھ کا پٹیل مسمی موہن لال بوجہ اخفاے حالات ناظم و مستاجر پٹیلائی سے موقوف کیا گیا اور تحریر اظہارات کے کارروائی اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل ولا و چنی لال اہلکار و مولوی ظہور الحق سابق پیشکار کچہری تحصیل ٹونک و شیخ محمد نذیر اتالیق ممبر کمیٹی صفائے کے تفویض ہوے بتاریخ بست و ہفتم ماہ مسطور حضور والا نے ملبوس خاص شکاری جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب کو مرحمت فرمایا بعد ازاں بندگان والا موضع پالولی مین صید آہنگنی فرماتے ہوے موضع علی نگر مین تشریف فرما ہوئے دہان طعام نوش جان فرما کر استراحت کو کام فرمایا - سن بعد مقدان موضع چوروہ غیرہ جاگیر محل سوم حضور انور حسب قاعدہ پیشگاہ حضور مین حاضر ہوئے اور نذرین پیش کین بعد الفراغ نذر حضور پر نور خیام دولت انضمام مین تشریف فرما ہوئے اثنار راہ مین صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ نے اپنے موضع جاگیر کے قریب یکصد و یک پیہ بطور نذر حضور مین پیشکش کیے زان بعد پٹیلان و پٹواری و متعلقہ دار زمینداران موضع نے نذرین پیش کین - بتاریخ بست و ہشتم دربار عام ہوا زمینداران دیہات نے حاضر حضور ہو کر ستاد - عرائض پیشگاہ حضور والا مین پیش کین اون عرائض پر احکام مناسب صادر ہوئے اور حسب سابق نقشہ بندوبست مرتب ہو کر بنا بر حق رسی و داد دہی ناظم پرگنہ کو بھیجا گیا اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شہید اور صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو نے حسب ایماے حضور بیس تین آہو صید کیے اور اسی تاریخ بوقت شب خالہ صاحبہ زہشیرہ ہاے حضور نواب صاحب اور

وجناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان تو بخانجات وصاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب داخل علیگڈہ ہوئے - تباریخ بست وہم حضور نواب صاحب بہادر بنا بر صید افگنی موضع پاٹولی مین تشریف فرما ہوئے پہر بعد الفراغ نشکار حضور والا نے موضع وزیر پورہ وہ جاگیر خالصہ محل اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تور جنگ مین استراحت کو کام فرمایا - بعدازان صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تور جنگ نے سہ صد روپیہ بطور نذر پیش کیا - ازان بعد حضور والا نے موضع علی پورہ وہ جاگیر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ مین رونق افروز ہوکر قدرے توقف فرمایا پہر وہان سے بعد ادائے نماز مغرب بجانب قیام گاہ واپس تشریف لاکر شب کے بارہ بجے تک دربار کیا اور اسی موضع مین حافظ محمد یوسف جاگیردار ولد جانباز جماعہ دار جو ہلدران نے دو آہو شکار کئے بمقام علیگڈہ زمینداران سینزدہ دیہات مفصلہ ذیل نے حاضر حضور ہوکر استغاثہ پیش کیا - قصبۂ خاص - اوکھلانہ - علی نگر مزرعہ چور - جاگیر محل سوم حضور انور - اصل گاؤن جاگیر اہلیسیان اعظم شاہ مرحوم نواب پورہ مزرعہ اصل گاؤن بامینا - باندیچا جاگیر ہمیشہ حضور انور اہلیہ شاہزادۂ ثریا جاہ - کھیرلی - عمر پورہ - بیلوتہ پاٹولی جاگیر صاحبزادہ حافظ عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - علی پورہ ایضاً - بمگوان پورہ ایضاً - تباریخ مذکور حضور پُرنور نے دربار عام فرمایا اور بطور سابق کارروائی مستغیثان معرض تھوراتی - اور اسی تاریخ لشکر حضوری کا قیام موضع کماتولی مین ہوا - حضور نواب صاحب بہادر موضع پاٹولی مین شکار کھیلتے ہوئے شب کے نو بجے موضع کماتولی مین داخل ہوئے یہ موضع علی گڈہ سے سہ کروہ کے فاصلہ پر بجانب جنوب واقع ہے اسمین اکثر افغانان تور توان سکونت پذیر ہین اور قوم ہنود کم ہے اس موضع کے سرحد قصبۂ اونیارہ علاقہ بے پورے متصل ہے اور اسی تاریخ سہ کس مفید چبوترہ گورگو علاقہ ٹونک سے کہ اوسمین دو خونی دائم الحبس اور ایک منصرم سارچپہ تہا پیشگاہ حضور مین حاضر ہوئے تباریخ یکم ماہ جمادی الاول سنہ صدر بموجب حکم حضوری مقیدان مرقوم الصدر زندان صدر مین داخل ہوئے اور اسی تاریخ ایک پہلوان قوم برہمن ساکن اونیارہ نے حضور مین حاضر ہوکر پہلوانان حضوری سے کشتی کی درخواست کی مسمی راسی پہلوان ہمراہی حضوری نے حضور سے کشتی کی اجازت لیکر پہلوان برہمن ساکن اونیارہ سے کشتی کی اور ایک حملہ مین مسمی راسی پہلوان نے پہلوان برہمن کو زیر کیا - بعدازان زمینداران دادخواہی نے حضور مین عرائض پیش کین حسب دستور سابق کارروائی مناسب عمل مین آئی اور اسی تاریخ بوقت شب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ محتشمہ پرکونسل - بابو دنایک راؤ عہدہ محکمۂ موصوفہ فائز موضع مذکور ہوئے - تباریخ دوم ماہ

مسطور حضور پُر نور نے دن کے ساڑھے نو بجے سے بارہ بجے تک دربار فرمایا بعد رخاست دربار بابو دو ایک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ حضور والا سے استجازت حاصل کر کے راہی تونک ہوئے اور اسی تاریخ تقریب شادی سعد اللہ خان صوبہ دار دھو موخان ساکن کہاتولی کی دختر سے عمل میں آئی حسب ایماے حضور والا جملہ معززین ہمرکاب مشرف بہ جلسہ شادی صوبہ دار مذکور ہوے حضور والا سے سر صد روپیہ صوبہ دار مذکور کو اس تقریب دخت قریب میں عطا ہوا اسی مقام پر شام پانچ عرائض مستغیثان سیزدہ دیہات مفصلہ ذیل کے حضور والا میں پیش ہوئیں اور اوپر احکام مناسب صادر ہوے -

اسماے دیہات

کہاتولی - گاڈولی - جھنڈوا جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - سندیلہ - روہت - دولت پورہ محمود گنج جاگیر خالصہ حضور محمد اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - دیولی - گانگلی جاگیر دار محمد خان - گوبند پورہ - عثمان پورہ - محمد نگر - وزیر پورہ جاگیر خالصہ حضور محمد اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ -

بتاریخ سوم ماہ مزبور نواب صاحب بہادر بعد اداے نماز پیشین موضع چہان کہ بجانب شرق و جنوب واقع ہے تشریف فرما ہوے اسی تاریخ سید محمد نائب سنجشی الملک نے کہ بنا بر تحقیقات تغلب منصرم سارہ پرگنہ چھپرہ بجانب پرگنہ مزبور گئے تھے حضور میں حاضر ہو کر نذر پیش کی بعدہٗ زمینداران موضع چہان تعلقہ دار موضع مذکور کے شاکی ہوئے تعلقہ دار سے سخت بازپرس عمل میں آئی بار تکاب تعدی و زیادتی اثبات الہیت تعلقہ دار مذکور بمعرض ضبطی آیا ازاں بعد زمینداران موضع یا نلا و گوپالی دگوپال پورہ نے ظہور الدین خان اجٹین مستاجر کی حضور والا میں شکایت پیش کی ستاجر مذکور سے اجارہ فسخ کیا گیا - اوجب درخواست صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و بہ سنہ موضع بیعاد ہفت سالہ اجارہ ہوے بعد ازیں اظہارات زمینداران مفصلہ ذیل قلمبند کیے گئے بعد انفراغ قلم بندیٔ اظہارات حضور نواب صاحب بہادر بنا بر صید افگنی تشریف فرما ہو کر نو بجے رات کے بمقام قیام گاہ رونق افروز ہوے بتاریخ چہارم ماہ مرقوم الصدر صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ مع کپتان سید محمد بدر الدین واہ کپتان اختر بلند خان رامپوری فائز موضع چہان ہوے اور اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے بنا بر تصفیۂ تنازعہ اراضی موضع سالم پورہ و موضع پائیگاہ کہ وہ جاگیر محل دوم جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف ہے تشریف فرما کر فیصلہ کیا اور ایک موضع کہ سرحد پائیگاہ میں جدید آباد ہوا تھا ہنوز اوسکا نام بھی کوئی تجویز نہیں ہوا تھا لطیف گنج نام رکھا اور موضع باقر گنج

مرزعہ پائے گاہ کا نام تبدیل کر کے حفیظ گنج نام رکھا۔

اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہین

چمان[1] - موتی پورہ[2] - ابراہیم نگر[3] - محمد پورہ[4] - آملی[5] - گوپال پورہ[6] - بانسلا[7] - سالم پورہ[8] - مبارک نگر[9] - اسلام نگر[10] - کھمار یہ جاگیر مولوی عبد الرحمن[11] پاترا[12] - ہنومنیا[13] - رحمن پورہ[14] - سبحان پورہ[15] - رسول پورہ[16] - ٹھکریا[17] - انور نگر[18] - احمد نگر جاگیر میان خان ترابور[19]۔

بتاریخ پنجم ماہ مزبور حضور نواب صاحب بہادر بعد ادائی نماز عصر موضع کرواڑیا مین تشریف فرما ہوئے - بتاریخ ششم ماہ مذکور سید محمد نائب بخشی الملک باستجازت حضوری فائز ٹونک ہوے - اسی تاریخ بوقت شب دربار ہوا استغیثان دیہات مفصلہ ذیل نے حضور مین عرائض پیش کین اونپر حکم مناسب صادر ہوئے - بتاریخ ہفتم ماہ مسطور حضور والا بنا بر صید افگنی کوہ آملی پر تشریف لے گئے اور نگہبانان صید کو انعام عطا فرمایا اور اسی تاریخ مہاراجہ آملی نے کہ قرابت داران راجہ بوندی سے ہے حاضر حضور ہوکر اپنی روئیداد و بربادی و زیرباری ظاہر کی پیشگاہ حضور والا سے براہ ترحم و عنایت مبلغان بقائے سالگذشتہ معاف فرمائی گئی۔

اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہین

نواب گنج[1] - محمد پورہ[2] - بشن پورہ[3] - روشن پورہ[4] - امیر گنج[5] - ابراہیم گنج[6] - کوتری[7] - رحیم نگر[8] - سیدی گوجران[9] - حسید ری مایان[10] - رگھناتھ پورہ[11] - نظیر پورہ جاگیر شیخ محمد نذیر اتالیق صاحبزادگان حضوری[12] - ملاپورہ[13] - آملی استمرار[14] - امر پورہ[15] - شاہ پور مکلان[16] شاہ پور مخرد[17]۔

جسوقت حضور نواب صاحب بہادر فایز موضع نظیر پورہ ہوے شیخ محمد نذیر نے مبلغ پچیس[25] روپیہ نذر کیے بتاریخ ہشتم ماہ مرقوم الصدر حضور نواب صاحب بہادر فایز موضع شوبدہ جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست ہوئے صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف نے حضور کی دعوت مع جملہ سرزمین و لشکر ہمرکاب حضوری فرمائی بعد الفراغ تناول طعام صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے مبلغ ایکسو پچیس[125] روپیہ نذر کیے اور چند سبز و الیان پیشکش کین اس موضع مین ایک مسجد اور ایک چاہ زینہ[1] تعمیر کہنہ یادگار ہے - اسی تاریخ ایک رسالہ دار نامعلوم الاسم نے مع چہل کس ہمراہی حضور مین حاضر ہوکر ڈالی بارے محمولہ میوہ جات بست[20] و پنج عدد اندر گڈہ کی رانی کی طرف سے پیشگاہ حضور مین پیشکش کین منجانب حضور والا رسالہ دار مذکور کو با عوض خلعت مبلغ یکصد و بست[120] و نہ روپیہ نقد عطا ہوا اور ہمراہیان رسالہ دار مذکور کو روز تک چندی سرکار والا سے عزت ہوئی تیسرے روز رسالہ دار

مسطور مع ہمراہیان خود حضور والا سے مرخص ہو کر راہی اندرگڈھ ہوا - اسی تاریخ مقام بے پورے دو پہلوان ایک مسلمان دوسرا ہندو پیشگاہ حضور مین حاضر ہوے اور باستجازت حضوری کشتی لڑی مسلمان پہلوان نے ہندو پہلوان کو زیر کیا سرکار والا سے ہر دو پہلوان کو انعام عطا ہوا - اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شہید اور صاحبزادہ محمد یونس خان حسنا آرزو نے دوا ہو صید کیے - اور محمد عرفان خان خلف محمد ارمان خان رسالہ دار مرحوم نے ایک آہو شکار کیا - ازان بعد زمیندارن دیہات نے حاضر حضور ہو کر نذرین پیشکشین کین - بتاریخ نہم ماہ مذکور الصدر بسمی آبجی مقدم موضع رام پورہ نے حضور مین حاضر ہو کر نذر پیشکش کی مقدم مذکور کو بمنجانب حضور انور ایک سیلہ اور ایک دستار مرحمت ہوا - اسی تاریخ سید محمد نائب بخشی الملک نے موضع مہوادہ جاگیر خود مین حضور والا کی دعوت کر کے اکاون روپیہ نذر کیے حضور نواب صاحب بہادر بعد الفراغ تناول طعام رونق افروز موضع چورہ ہوے -

تفصیل اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حضور مین حاضر ہو کر مستفیض ہوے تھے

شوپ جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - پایگاہ ایضاً - لطیف پورہ مزرعہ پایگاہ ایضاً - حفیظ پورہ مزرعہ پایگاہ ایضاً فیروز پورہ ایضاً - ضولت پورہ ایضاً - منوہر پورہ جاگیر محل اوّل نائب صاحب بہادر - گلوانیا جاگیر محمد عبد العلی خان قلعہ دار - معوا جاگیر بخشی الملک - نندارہ -

بتاریخ دہم ماہ مرقوم الصدر حضور نواب صاحب بہادر نے موضع چورہ مین قیام فرمایا - یہ موضع محل سوم حضور انور کی جاگیر مین ہے پٹیلان و چوہاریان و زمینداران دیہات قرب و جوار موضع مذکور نے حضور مین حاضر ہو کر نذرین پیشکش کین سب کی نذرین حضور والا نے قبول فرمائین مگر مقدم موضع حیدری پورہ کی نذر بندگان عالی متعالی حضور انور نے بوجہ عدم تردد کشتکاری و غیر آبادی موضع مسطور قبول نفرمائی حضور والا نے بعد تناول طعام رات کے بارہ بجے تک دربار کیا بعد برخاست دربار استراحت کو کام فرمایا - بتاریخ یازدہم ماہ مسبوق الذکر مقدمان موضع چورہ و پنچالہ نے بشراکت باہمی بندگان حضور والا کی دعوت کی حضور پرنور نے دعوت قبول فرما کر بعد تناول طعام کاغذات ضروری محکمہ مختشمیہ بنیابت سماعت فرمائی اور اوپر حکم مناسب صادر فرما کر مخطوظ خاص سے زینت بخشی زان بعد تین روز بکار بار جلاس خاص متعلق انتظام پرگنۂ علیگڈھ مشہر ہدایت و انتباہ ناظم پرگنہ مسطور برفع شکایت اہل حلہ اجرا فرمائے بعد برخاست دربار حضور والا مع صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب باستثنائے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست فایز علیگڈھ ہوئے -

تفصیل اسمای دیہات کہ جنکے زمینداروں نے حضور میں حاضر ہوکر نذرین پیش کی تہین

موضع چورہ جاگیر محل سوم حضور پُرنور - مولوی نگر زمرہ پھور - جمے نگر - رحمن نگر - پچالہ - پچالی - چندلوپورہ غفورپورہ عتیق پورہ - ساڑیا - حیدری پورہ - بشن پورہ - مدن پورہ - براڑہ - پرچونہ - بھین پورہ جاگیر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - علیم پورہ ایضاً - باڈلی جاگیر کپتان محمد اختر ملنہ خان مرحوم رامپوری -

حضور والا بعد ادائے نماز عصر علی گڈہ سے راہی ریاست ٹونک ہوئے ہنگام فایزی سرکار والا الاقتاب سلامی کی سترہ فیر سر ہوئے - بتاریخ یازدہم ماہ مرقوم الصدر افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست نو بجے دن کے بنابر اجرائے احکام حضوری قلعہ علیگڈہ مین تشریف فرما ہوکر روبرو جملہ پٹیلان و پٹواریان و زمینداران دیہات علاقہ علیگڈہ کی تخمیناً پندرہ ہزار آدمی کا ہجوم تہا احکام حضوری مشعر انتظام پرگنہ آوا زبلند سنائی بعد الفراغ اجرائے احکام حضوری صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے قیام دولت انضمام خود پر تشریف فرما ہوکر عرائض مستغیثان عذدار وغیرہ سماعت فرمائین اور اونپر احکام مناسب صادر کئے اور چند مقدمات بعد معائنہ امثال انفصال فرماکے فایز ریاست ٹونک ہوئے - بتاریخ بست و نہم ماہ جمادی الاول مطابق یکم فروری سنین صدر نواب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ منجملہ حضور انوار دام اقبالہٗ کے دختر تولد ہوئی صدرۃ النسا بیگم نام رکہا گیا - اسی اثنا مین طیبت بیگم صاحبہ موصوفہ کی جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی چوڈہ روز تک سخت تکلیف رہی بتاریخ سیزدہم ماہ جمادی الثانی مطابق چہاردہم ماہ فروری یوم پنجشنبہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو دفعۃً سرسام ہوگیا - ہرچند اطبای حاذق نے علاج کیا مگر بمصداق مصرعہ ہذا

چون قضا آید طبیب ابلہ شود

مرض الموت کا کیا چارہ بتاریخ مذکورہ بوقت آخر مغرب دو دختر و چار دختر مفصلہ ذیل چہوڑکر جان بحق ہوئین قطعہ

این مصیبت جای آنست کہ چشم آفتاب ۔۔۔ دامن گردون ز اشک ابر آلودہ بخوان
لیک با حکم قضا جایز ہمین افتد رجوع ۔۔۔ مرجع دل نیست جز انا الیہ راجعون

حضور انور دام اقبالہٗ کو بیگم مرحومہ سے بمقتضاے انسانیت نہایت انس تہا اس واقعہ عظیمہ و حادثہ رحیمہ سے بغایت رنج و ملال غیر امون خاطر اقدس ہوا بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الثانی مطابق یازدہم ماہ فروری سنین صدر بوقت صبح حضور والا نے

مع جملہ ارکین ریاست واہل علوم بعد ادائے نماز جنازہ قریب مزار جدۂ امجد نواب صاحب محل بیگم صاحبہ کے بسان گنج شانیگان مدفون کیا - چونکہ عمر بیگم صاحبہ مرحومہ کی ۴۹ سالہ تہی بروفق سلسلۂ شرعیہ دو ہزار دو صد من غلہ گندم قیمتی شش ہزار دو صد روپیہ نقد اور خرباے شہر کو تقسیم ہوا اور رسوم جسکو پھول کہتے ہین باجتماع جمیع اہل خاندان وارکین دولت جامع مسجد مین بعرض وقوع آیا - اور حسب الحکم حضور بیگم صاحبہ مرحومہ کی جائداد سے اِسکے مزار کے قریب دو مکان سنگین بنائے گئے ایک مکان جو بکرائہ تالاب موتی باغ بجانب جنوب شمال رویہ واقع ہے اسکا نام مدرسہ خلیلیہ ہے اور اس مدرسے کے مدرس مولوی جان محمد پنجابی بمشاہرہ پنجاہ روپیہ ماہوار مامور ہوے - اور دوسرا مکان جو بکرائہ موتی باغ بجانب شمال وجنوب رویہ واقع ہے اس مین چار حافظ جو سرکار والا کی طرف سے بیگم صاحبہ مرحومہ کے مزار پر مقرر ہوے ہین سکونت پذیر ہین -

تفصیل ہر شش اولاد بیگم مرحومہ

صاحبزادہ محمد عبدالواحد خان - صاحبزادہ مسعود علیخان - سعادۃ النسا بیگم مابہ صاحبزادہ محمد خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان صاحب کپتان توپخانہ - زکیۃ النسا بیگم مابہ صاحبزادہ عبدالقیوم خان صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ - اکرم النسا بیگم مابہ صاحبزادہ عبدالمجید خان خلف صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - صدرۃ النسا بیگم انکی شادی ابھی نہیں ہوی -

مولف تاریخ ہذا نے یہ قطعۂ تاریخ وفات جنابہ بیگم مرحومہ کہا ؎

زمانہ طرح غم تازہ در جہان انداخت — کہ کوکبے ز زمین دوش آسمان انداخت
ہزار داغ الم لالہ سان نہاد بدل — ہزار خار خلش ہمچو گل بجان انداخت
نماند نغمہ بمقراض عندلیبان را — بہار رفت وخزان عقدہ بر زبان انداخت
فشاند نرگس شہلا الفرق خاک چمن — بنفشہ چادر نیلی برا رغوان انداخت
بساط خندہ ازین باغ غم چنان برچید — کہ خار حادثہ در جیب زعفران انداخت
چو پنجشنبہ شد و سیزدہ ز ماہ ششم (یعنی ۱۳ جمادی الثانی) — صدائے بیخ بگوش من آسمان انداخت
اندوہ جباعث رنج وملال پرسیدم — بآہ و نالہ جنینم بگوش جان انداخت
خطابش آنکہ رفیع الزمانی بیگم بود — بتیر حادثہ اش دہر مرغ جان انداخت
شدم بحیرت وگفتم ورین زمان دستے — اجل بگوے گریبان او چسان انداخت

بہ بزمِ عیش و طرب آمد این خبر زگجا		کہ طرحِ تفرقہ تازہ در میان انداخت	
ہمائے اوجِ سعادات و رفعت و شوکت		شرر زداغِ جدائی زاستخوان انداخت	
گجاوۂ سمکے بر جنازہ بست چنان		کہ برق بانگِ درایش بکاروان انداخت	
زخلقِ خویش بخلقِ جہان بخوشش آئین		طلسم طرحِ نمودست و در جہان انداخت	
نہاد بر لبِ انہارِ قفلِ خاموشی		کلیدِ باب تکلم زکف نہان انداخت	
طراوتے زسخن در زبانِ خامہ نماند		سیاہ خونِ جگر نجمرا روان انداخت	
درازئ سخن آورد رو بکوتاہے		کہ رنگِ مویہ فزون ترنے توان انداخت	(یعنی دوات)
خدا بحرمتِ لطفِ خودش بیامرزد		کہ خستِ خود زجہان بُرد و در جنان انداخت	
زعقلِ سالِ وفاتش چو آبرو پرسید		ندائے (خاتمہ بالخیر) بزبان انداخت	۱۲۸۹ھ

اور سنِ ہجری اس قطعہ سے ظاہر ہوتا ہے ۵

بیگمِ نوابِ والا محتشم		رخت ہستی جانبِ فردوس بُرد	
آبرو چون کرد فکرِ سال او		گفت ہاتف (مصدرِ شوکت برو)	۱۳۰۶ھ

بتاریخ بست و چہارم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق بست و سوم ماہ فروری سنہ ۱۸۸۹ء نواب محمد مشتاق علیخانصاحب بہادر رئیس ریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور نے بعمر سی سالہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ بنظر احدیت و یکجہتی بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب مطابق چہاردہم ماہ مارچ سنہ صدر دفاتر سرکاری مین ایک روز کی تعطیل اور علاقۂ فوج مین موقوفی تواعد اور بازار مین دکاکین کی تختہ بندی اور قلعۂ معلی مین عدم نوبت نوازی عمل مین آئی بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب مطابق بست و ہشتم ماہ مارچ سنہ صدر مہاراؤ راجہ رام سنگھ بہادر رئیس بوندی بگلنٹہ باشی ہوئے۔ ریاست ہذا سے بنظر یکجہتی و احدیت بتاریخ سوم ماہ اپریل سنہ صدر دو قطعۂ خرائط سیکے شعر تعزیت و دیگر سے محتوی تہنیت مرۂ بعد اخری بنام مہاراؤ راجہ کیسری سنگھ بہادر سند نشین حال بھیجے گئے اور دفاتر سرکاری مین ایک روز کی تعطیل اور علاقۂ فوج مین موقوفی تواعد اور بازار شہر مین تختہ بندی دکاکین اور قلعۂ معلی مین عدم نوبت نوازی بعرض ظہور آئی اور اسی ماہ سال مین بمنکوحۂ حضور پُرنور جناب نواب اعلیٰ نانی بیگم صاحبہ سے فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عثمان علیخان نام رکھا گیا۔

اسی ماہ وسال مین حافظ محمد یوسف منشی خاص عہدۂ میر منشی گری ریاست پر باستحقاق ملازمت دیرینہ مامور ہوئے ۔
ماہ اگست سنہ صدر مین سید محمد نائب بخشی الملک وکپتان محمد سعادت علیخان بموجب حکم حضور پرنور بنابر تحقیقات تعلب اذکار لال نصرم سائر پرگنہ چھپٹرہ علاقۂ ٹونک وتنقیح مقدمۂ قربانی گاؤ بعید الضحی پرگنہ مذکور بالا روانہ ہوئے اثنائے تحقیقات مقدمات مرقوم الصدر مین کپتان موصوف سخت علیل ہوئے حسب استجازت حضوری حاضر دولت ہوئے ۔
بعد فائزی مکان خود ملک الموت کے سوال مین زندگانی سے جواب دیا ۔ کپتان مرحوم کی جگہ بخشی کلیان رائے پیشکار ناظم چھپٹرہ مقرر ہوئے ۔ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر سنہ صدر ریاض الحسن ساکن گوڑگانوہ خان صاحب محمد نجف خان ممبر کونسل دستیر قانونی جودیشل کی سفارش سے عدالت دیوانی کے ناظم ہوئے ۔ بتاریخ بست ودوم ماہ دسمبر سنہ صدر مولوی عبدالرحمن سررشتہ دار سابق پنچایت اجنٹی ہاڑوتی وٹونک بجائے سید رشید الدین بریلوی عہدہ سرکاری محکمۂ محتشمہ کونسل پر مامور ہوئے ۔ بماہ جنوری ۱۸۸۹ء سید محمد نائب بخشی الملک بعد تحقیقات مقدمات مرجوعہ سرکاری پرگنہ چھپٹرہ سے حاضر دربار دولت ہوئے اور اظہار تحقیقات مقدمات تغلب چہار ہزار ویکصد وبست وچہار روپیہ نسبت منصرم مذکور حضور والا سے عرض کیا بتاریخ بست ودوم ماہ اپریل سنہ صدر بموجب حکم حضوری حسب انتظام صاحب زادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ مامور حضور جہل کس چپراسی پرگنہ بناہیڑہ مین اور پنجاہ وپنج کس چپراسی پرگنہ سرونج مین مامور ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک بجانب چہاونی دیولی تشریف فرما ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور واپس داخل ریاست ہذا ہوئے بتاریخ بست وسوم ماہ شوال المکرم مطابق بست وپنجم ماہ جون سنہ صدر نو بجے دن کے میجر تامن صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی وٹونک بشابت حضوری مع ہمراہیان مفصلۂ ذیل فائز ریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر فروکش ہوئے ۔

تفصیل اسمائے ہمراہیان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

جناب صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست ۔ جناب صاحب زادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ۔ جناب صاحب زادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ ۔ جناب صاحب زادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ۔ جناب صاحب زادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ ۔ مرزا محمد علیخان ۔ دبابو دنایک راؤ ممبران محکمۂ محتشمہ کونسل ۔ آسی تاریخ دہ بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر موصوف

بمشابہت دو صاحبزادگان والاشان یعنی جناب صاحب محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب
امون منصور۔ بنابر ملاقات حضور نوابصاحب بہادر داخل نظر باغ ہوئے حسب دستور قدیم ملاقات عمل میں آئی۔

اسمائے حاضرین دربار ہذا

جناب صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔
جناب صاحب زادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ۔
جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب
امون حضور۔ جناب صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب۔ خانصاحب محمد یوسف خان۔ بابو دنایک راؤ ممبر محکمہ تحقیقہ کونسل۔ سید محمد عثمان نخشبی الملک۔
سید ارشاد حسین خان۔ حافظ محمد یوسف منشی ریاست۔ حسن مرزا پرنسپل مدارس۔ سید محمد عثمان نخشبی الملک۔
پندرہ منٹ تک درمیان حضور نوابصاحب بہادر و جنٹ صاحب بہادر کلمات خوشیہ رہے بعد تواضع عطر و پان جنٹ صاحب
بہادر مرخص ہوئے حضور نواب صاحب بہادر نے تالب فرش مشابہت فرمائی۔ تاریخ بست و ششم ماہ مذکور چار بجے دن کے
حضور والا مع ہمراہیان بمفصلہ ذیل بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے۔

تفصیل اسمائے ہمراہیان حضوری یہ ہے

جناب صاحب بہادر نائب الریاست۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ جناب صاحب زادہ
محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ۔ جناب صاحبزادہ
حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب امون حضور۔ جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر
تہور جنگ۔ جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ۔ خانصاحب محمد یوسف خان ممبر کونسل۔ مرزا محمد علیمان ممبر کونسل۔
بابو دنایک راؤ ممبر کونسل۔ تاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر موصوف بنابر سیر کمپ مولنع کا رلہ وغیرہ دیہات جاگیر
جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ تشریف فرما ہوئے۔ تاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف چار بجے
دن کے اہی چہاؤنی دیولی ہوئے حسب معمول النواب سلامی سہ پہیئن۔ تاریخ بست و پنجم ماہ اپریل مطابق بست و سوم ماہ شوال المکرم
سنین صدر و بکار با جلاس خاص جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست محکمہ تحقیقہ نیابت بے دربارہ تقسیم صیغہ جات متعلقہ
محکمہ ہر موصوفہ بنابر آگاہی ناظمان پرگنات و محکمہ جات صدر و مفصلات بین نہج اجرا ہوا۔

تفصیل تقسیم صیغہ جات

متعلق سید زین العابدین اسسٹنٹ اضلاع غیر — متعلق لالہ جیتی لال اسسٹنٹ مال

محکمۂ فوجداری و دیوانی و شرع شریف و جیل خانہ۔ — مقدمات مال - رپورٹ کارخانہ جات وغیرہ و چندی خانہ

دفتر بخشیگری - اضلاع غیر۔ ڈاکخانہ و شفاخانہ۔ — مقدمات ضبطی و بحالی جاگیر و معافی و خبرات و استمرار عہدداران سٹیٹ پنشن

سپاہ — سررشتۂ تعلیم و کالج - رزدل — پٹواریان و صیغہ داران وغیرہ تقاوی باغات و نکسان اسٹام و تعمیرات وغیرہ

جنگلات — میونسپلٹی مدرسہ صنعت و حرفت — جملہ کاغذات مالی ہر صیغہ محکمہ بندوبست کارروائی سائرات صدر

مطبع — پولس صدر و پرگنات — منظوری اضافۂ زاید ہر صیغہ کارروائی مقدمات اپیل نیابت

بندوبست مویگیان — سرحدات — متعلق صیغہ جات مذکورہ بالا۔

بتاریخ یازدہم ماہ جون سنہ صدر مہاراؤ راجہ ستر سال رئیس کوٹہ بیمکنتہ باشی ہوئے بتاریخ بستم ماہ مزبور منجانب حضور والا خریطۂ شعر تعزیت بنام مہاراؤ راجہ ایسد سنگھ رئیس مسند نشین حال بھیجا گیا اور بنظر کمیتی واحدیت دفاتر سرکاری مین ایک روز کی تعطیل اور علاوہ فوج مین موقوفی قواعد اور بازار مین تختہ بندی دکاکین اور قلعہ معلی مین موقوفی نوبت نوازی عمل مین آئی۔

کیفیت دورہ محمد گڈہ پرگنہ علیگڈہ علاقۂ ریاست ٹونک

بتاریخ بست و ششم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق بست و ششم ماہ جون سنہ ۱۸۸۹ ع ہنگام شب حضور نواب صاحب بہادر بنا بر سیر و شکار مع خدم و حشم راہی محمد گڈہ ہوئے نو بجے دن کے حضور والا نے داخل محمد گڈہ ہو کر خیام دولت مین کہ پیشتر سے متصل فصیل تالاب محمد گڈہ منصوب تھے نزول اجلال و حلول اقبال فرمایا۔ شنبہ اتوار آپ سلامی کے قلعہ محمد گڈہ سے سر ہوئے چار بجے دن کے حضور والا نے فصیل تالاب کو کہ اسی ایام مین باہتمام بیلیک ورکس تیار ہوئی تھی معائنہ فرمائی زان بعد قلعہ محمد گڈہ کو ملاحظہ فرما کر مرمت کا حکم صادر فرمایا سات بجے رات کے حسب ایما ے حضور ہی بنا بر صید ماہیان تالاب محمد گڈہ مین جال ڈالا گیا جسقدر مچھلیان دام مین آئین جملہ خدم و حشم کو تقسیم ہوئین۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ شوال المکرم مطابق بست و ہفتم ماہ جون سنین صدر آٹھ بجے دن کے حضور والا محمد گڈہ سے موضع ماندیا مین تشریف لائے ناظم پرگنہ علی گڈہ نے تا سرحد پرگنہ مذکور استقبال کیا۔ اسی ماندیا مین نو مندیا نہ زمیندار ساکن موضع ایچ پورہ نے نسبت نظور الدین خان حجین استغاثہ

پیش کیا حضور والا نے براہ انصفت و عدالت و رعایا پروری و معدلت پژوہی اجیمٹن مسطور کا بندوبست کما ینبغی فرمایا
بعد ازاں حضور والا بسواری کالسکہ فائز علی گڈھ ہو کر باغ مین فروکش ہوئے - ستّرہ فیر توپ سلامی کے قلعۂ علی گڈھ سے
سر ہوئے اور اسی روز چار بجے دن کے حضور والا نے مع چند ہمراہیان خاص ہرنون کا شکار کھیلا اور سات بجے شب
کے خیام دولت مین تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و شہتم علی الصباح حضور والا نے سیر فرما کر جامع مسجد علی گڈھ مین مع
ہمراہیان خاص نماز جمعہ ادا فرمائی پھر حضور والا علی گڈھ سے بسواری کالسکہ موضع اوم مین رونق افروز ہوئے بتاریخ بست و
نہم ماہ مذکور سات بجے دن کے حضور والا بتہ شکار موضع کابرہ مین تشریف لائے بعد انفراغ شکار بارہ بجے دن کے
خیام دولت مین قیام فرمایا چار بجے دن کے پھر موضع مذکور مین تشفل صید افگنی فرما کر دس بجے شب کے مع الخیر و عافیت فائز
ریاست لوٹ کے ہوئے بتاریخ ششم ماہ ذی قعدہ مطابق ہفتم ماہ جولائی سنہین صدر روز یکشنبہ میجر تھامسن صاحب بہادر
اجنٹ اڑوتی و لوٹ نو بجے دن کے فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول سر ہوئین
گزرایا گئے صاحب اجنٹ بہادر پیشوائی ریاست سے نہولی - منجانب حضور والا چوبدار بنا بر مزاج پرسی صاحب اجنٹ بہادر بھیجا گیا
اور صاحب اجنٹ بہادر کی طرف سے بھاری تا عدہ داجپر اسیان حضور کی مزاج پرسی کو حاضر ہوا - ریاست سے تواضع خوان
وسید نواکہ سبز حسب معمول عمل مین آئی - بتاریخ ہشتم ماہ جولائی سنہ صدر نو بجے دن کے حضور والا نے تن تنہا
صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات فرمائی بتاریخ نہم ماہ مسطور کپتان میل صاحب بہادر افسر فوج انگریزی مع میم صاحبہ فائز ریاست
ہذا ہو کر اجنٹ صاحب بہادر کے پاس بنگلہ پر فروکش ہوئے اسی تاریخ پانچ بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر مع کپتان
میل صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین تشریف لائے مشا لبت و تواضع عطر و پان حسب معمول عمل مین آئی بعد ملاقات
صاحب اجنٹ بہادر و کپتان میل صاحب بہادر فرودگاہ پر واپس تشریف لائے بتاریخ سیزدہم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر بنا بر
مزاج پرسی حضور والا کہ نصیب اعدا درد با عارض ہوا تھا تشریف لائے بعد مزاج پرسی و تواضع عطر و پان صاحب اجنٹ بہادر
بجانب قیام گاہ واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق بست و سوم ماہ جولائی سنین صدر صاحب
اجنٹ بہادر ہاڑوتی و لوٹ نو راہی جاودانی و پولی ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ بست و دوم
ماہ ذی الحجہ سنہ صدر حشن سالگرہ حضور فیض گنجور بصد احتشام بعرض ظہور آیا - مؤلف نے اس تقریب فرحت قریب مین
یہ قصیدہ کہا ؎

طرّهٔ کلاه گر بچمن یار بشکند — رنگ هزار غنچه بگلزار بشکند
موج خطّ دلش برسد تا بصد میان — قند سخن چو لعل شکربار بشکند
خواهد که یک دو بوسه بسیب ذقن زند — پرهیز تا از و دل بیمار بشکند
بوئی برد طرّهٔ مشکین اگر نسیم — بسیار رخ نافرهٔ تاتار بشکند
داریم چشم آنکه همان چشم نیمه باز — گاهی سنان برین دل افگار بشکند
یاقوت روح بخش تو قدر مسیح را — در انجمن بشوخی گفتار بشکند
بی اختیار صدمهٔ او بر دلم رسد — هر شیشه کز چرخ ستمگار بشکند
گر بشنود ترانهٔ خونین دلان عشق — بلبل بسینه دستهٔ منقار بشکند
گرد حرم اگر سر تو آید باین روش — پای هزار کبک برفتار بشکند
تا کی چو شانه یار دل نازک مرا — در پیچ و تاب طرّهٔ طرّار بشکند
یارب چه خوشخوی ست ندانم که حسن او — صد آئینه بجلوهٔ دیدار بشکند
زلف سیاه او چو کند میل بازئی — دندان مار را ببر مار بشکند
ساقی بیار بادهٔ گلرنگ شب مجاب من — در بزم یک دو ساغر خمار بشکند
آن دیده را که نیست جمال تو در نصیب — بهتر که او ز گریهٔ خونبار بشکند
دستی که از نگشت حمائل بگردنش — از سنگ روزگار جفا کار بشکند
زنار طرّه و خم محراب ابروش — بس رونق برهمن و دیندار بشکند
عشق ست آن نهنگ که کشتی آرزو — در آب شور و طرّهٔ خونخوار بشکند
خون میچکد ز دیدهٔ تر تا کجا نسیم — خادم بدل ازان گل رخسار بشکند

قطعه

کس نیست مشتری دل نا قبول ما — با همه که دل دهیم بانکار بشکند
ای دل برو بجور و جفایش صبور باش — شاید که نشو که خاطر دلدار بشکند

تهمت منه بچرخ که خود چرخ آفرین
بسیار کار سازد و بسیار بشکند

آن گوهرم که روشنی آب تاب من
مژگان بچشم اختر سیّار بشکند

آن شاعرم که طنطنهٔ بندشِ کلام
بازارِ شاعران نمودار بشکند

از طبعِ من چو نغمهٔ معنی فرو چکد
قدرِ بهای ابرِ گهربار بشکند

در این زمانه قدر شناس ار بهم رسد
مشکِ رواجِ طبلهٔ عطار بشکند

لیکن مرا چه سود ز لآلی سخن ☆
کین نفسه قدر و قیمتِ اشعار بشکند

در خون دل چو لاله باین داغ مانده ام
تا چند نشترم بدلِ زار بشکند ☆

پیدا کسے نمی شود اینجا سخن شناس
مُهرِ خموشیم که بکار بشکند ☆

مے بادیم گزارشِ خود را بداورے
تا قفل بستهٔ درِ اظهار بشکند

خورشید رفعت و مهِ اوجِ سخا که او
چندین درِ خزانهٔ اسرار بشکند

چون کارِ ذوالفقار و دو انگشت تو کند
صف هائے ظالمانِ سیه کار بشکند

لطفِ تو با ضعیف توانا سے دهد
قهرِ تو دست و بازوے اشرار بشکند

دستِ سخائے تو چو بر آید ز آستین
مقدارِ کان و بحر ز ایثار بشکند

از موسیائے کرمت مے شود درست
هر استخوان که بخت زیان کار بشکند

در بزمِ تو لئیم نگنجد که بذلِ تو
بازار این گروه بصد عار بشکند

ابن الکریم ابن سخی در زمانه ☆
جودِ تو رنگ بر رخِ معیار بشکند

امرِ تو کاره باده فروشان کند خراب
نهیِ تو قدرِ خانهٔ خمّار بشکند

انصافِ تو که موجبِ آبادی جهان
اعضائے ظالمانِ جفا کار بشکند

تینت چو از نیام برآید به رزم گاه
قلبِ مبارزانِ سپه دار بشکند

رخشِ تو گرم رو به میدان اگر شود
تیز ایش رنگِ برق بر خار بشکند

با پیلِ مست تو بشود اژدها دمم نبرد
دندانِ پیلِ چرخ نگونسار بشکند

گر از و با دست تو چوب عصا شود	بازار ساحران همه یکبار بشکند
دست دعای خیر تو بردار آبرو	تار رگ دشمنان بد اطوار بشکند
گلزار دوستان تو دائم شگفته باد	در چشم دشمن تو صبا خار بشکند

آور اسی سال مین بشکوے جناب صاحبزادہ محمد صفی اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا نام نامی واسم گرامی صاحبزادہ محمد مجید اللہ خان رکھا گیا یہ قطعۂ تاریخ ولادت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

کنون یافت از فضل رحمان پسر	رسیسے کہ نامش صفی اللہ خان
پے سال او ہاتفے اے اسد	بگوشم بگفت اختر دودمان ۱۳۰۶ھ

آور اسی سال مین بشکوے جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب فرزند دلبند تولد ہوا جنانچہ قطعۂ تاریخ میلاد نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

کنون یافت سردار عالی وقار	پسر کو بعالم شود سر بلند
اسد ہاتفے گفت از بہر سال	بیا و جوان بخت و اقبال مند ۱۳۰۶ھ

اسی سال مین بشکوے کے صاحبزادہ محمد یٰسین خان آرزو فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد اصغر یار خان نام رکھا گیا چنانچہ مؤلف نے یہ دو قطعات تاریخ ولادت کہی ؎

آرزو فرزند نو شد دیافت زد	در دل عالم شده فرط خوشی
گفت تاریخ تولد آبرو	نور چشم راحت جان ولی ۱۳۰۶ھ

ایضاً

چو حق داد فرزند با آرزو	بعالم شود سرور و سر بلند
دعائیه تاریخ گفت آبرو	رسے نصرت و عمر اقبال مند ۱۳۰۶ھ

بتاریخ یازدہم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق دوازدہم ماہ ستمبر ۱۸۸۹ء روز بکار باجلاس مہیت اساس افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب ایاست و ایس پریزیڈنٹ محکمہ تحقیقہ و کونسل منظوری جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ حسب آئین جناب نواب ذی الدولہ بہادر نصرت جنگ انار اللہ برہانہ قرار دہ بست و سیوم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ھ بدین مضمون اجرا ہوا کہ چونکہ اولاد و اولاد اولاد حضرت

نواب امیر الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس و حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ و جناب نواب یمین الدولہ و جناب نواب امین الدولہ بہادر دام اقبالہٗ اور کسیکو صاحبزادہ نہ کہنا چاہیے اگر ان ہر چہار رئیس کے داماد عہدات غیر خاندان ہذا سے اپنے عقدِ نکاح مین لائین اور ان سے اولاد پیدا ہو تو کو صاحب زادہ کہنا زیبا نہین ہے ۔ بتاریخ بست و نہم ماہ محرم الحرام مطابق بست و ششم ماہ ستمبر سنین صدر بجناب حضور پُر نور خرایط بمضمون اطلاع و شمول محفل شادی کارخیر و ختان سعادت توامان بنام ہر دو سار مفصلۂ ذیل دفتر دار الانشائے حضوری سے جاری ہوئے اور اکثر ریاستون مین خرایط بذریعہ ڈاک روانہ کیے گئے ۔

تفصیل اسماے ریاستین کہ جہان بذریعہ ڈاک خرائط بھیجے گئے

بنام رئیس[1] کھنیمی پور بنام رئیس[2] بکانیر بنام رئیس[3] بہاول پور بنام رئیس[4] جہالاواڑ پاٹن بنام رئیس[5] قولی بنام رئیس[6] مدر گڈہ
بنام رئیس[7] رامپور بنام رئیس[8] دہول پور بنام رئیس[9] بہرت پور بنام رئیس[10] جودہپور بنام رئیس[11] الور
بنام رئیس[12] بوندی بنام رئیس[13] کشنگڈہ بنام رئیس[14] فتح گڈہ بنام رئیس[15] کوٹہ بنام رئیس[16] راکوگڈہ بنام رئیس[17] جھوکشیر
بنام رئیس[18] کچاون بنام رئیس[19] ریوان بنام رئیس[20] اودنیارہ بنام ٹہاکر[21] جھلایہ بنام ٹہاکر[22] سواڑ ۔

بتاریخ چہارم ماہ صفر مطابق بیستی ام ماہ ستمبر سنین صدر سیدہ محمد نائب بخشی الملک و اسسٹنٹ ممبر کونسل صیغۂ خزینہ و خانصاحب غوث محمد خان بہیرۂ کرنیل مہتاب خان مرحوم برسم نیوتہ بجانب ریاست پٹیالہ و حافظ محمد یوسف میر منشی مع خرائط حضوری بسمت ریاست کپورتلہ روانہ ہوئے اور اسی تاریخ فیروز باغ مین جلسۂ رنگ بتقریب شادی کنندائی صاحبزادہ حافظ عبد اللطیف خان خلف افتخار الامرا نخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست دوائیس پریذیڈنٹ محکمۂ محتشمہ کونسل بعرض ظہور آیا ۔ چنانچہ مؤلف نے یہ چند اشعار بدیہہ عین رنگ کے موقع پر کہے ؎

یہ کس دولہا رنگیلے کا ہوا رنگ — شفق کا آسمان پر سٹ گیا رنگ
جہان کو سبز باغ اسنے دکھایا — یہ خوشی سے دولہن کی جا ملا رنگ
جو دیکھا رنگ بزم جشن شادی — گلون کا باغ مین پھیکا ہوا رنگ
سمان باندہا یہ کچھ رنگ خوشی نے — محل مین ہو رہا ہے جا بجا رنگ
ہوا جب رنگ شادی کے نہ ہمسر — لب معشوق کا جاتا رہا رنگ
کھلی اب خوشی نگ طبیعت — کہ سب کہتے ہین ہان یہ ہے نیا رنگ

اور اس تقریب فرحت قریب میں تا یک ہفتہ بزم رقص و سرود بصداق مطرح ہذا ؎

ہر روز عید ہے ہر شب شب برات

منعقد رہی ۔ بتاریخ چہاردہم ماہ صفر المظفر مطابق پانزدہم ماہ اکتوبر سنین صدر روز پنجشنبہ جشن عقد شادی خانہ آبادی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب خلف سفیر الامرا ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خان صاحب بہادر صفدر جنگ مرحوم و مغفور بہ مسماۃ ابرار النسار بیگم دختر نیک اختر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بمہر تعدادی بسلغ دو لکھ روپیہ پانصد روپیہ معجل باقی مؤجل نہایت تزک و احتشام سے بعرض ظہور آیا علاوہ سامان جہیز محمولہ بست و پنج ارابہ ہاشمل پلنگ و چہار کمسٹ و آرام چوکی طلا و ظروف نقرہ و طلا و زیور ہائے طلا مرصع اقسام و دو اسپ مع زیور نقرہ و دو دستار تہ و غیرہ مع چند ہزار روپیہ نقد سرکار والا سے مرحمت ہوا اسی اثنا میں بتاریخ ہفتدہم ماہ صفر المظفر مطابق سیزدہم ماہ اکتوبر سنین صدر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ کے فرزند شیر خوار نے انتقال کیا ۔ بتاریخ نوزدہم شہور و سنین مذکورین بتقریب فرحت قریب ریاست رامپور سے صاحبزادہ رضاالدین خان عرف پیارے صاحب مع میر مجاہد علی کہ معززین ریاست موصوفہ سے ہیں فائز ٹونک ہوئے بنابر استقبال صاحبزادہ صاحب موصوف پیر امین الدین سابق میر منشی مع یک چوبدار سرکاری و پنج سوار رسالہ و یک زنجیر فیل تاباغ جناب صاحبزادہ حافظ محمد یحییٰ خان صاحب بہادر بسطوت جنگ بھیجے گئے بتاریخ بست و سوم شہور و سنین مزبورہ میر مجاہد علی معتمد ریاست رامپور کو سرکار والا سے خلعت بسلغ دو صد و شانزدہ روپیہ کا بدین تفصیل نزل عطا ہوا ۔

تفصیل خلعت

؎

خلعت معتمد		چوبدار	
۱۰۰		۵۰	
دوشالہ زرین	مندیل عباسی	سیلہ سفید	دستار
یک بخت (۵۰)	یک (۲۵)	۲۵	۲۵
سیلہ عباسی	تہان کمخاب	نقد	
یک (۲۵)	یک (۲۵)	۵۰	
تہان جامدانی			
یک (۷)			

صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان مرحوم خلف اصغر حضرت وزیر اعظم ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ)

بتاریخ بست و دوم شہور رسنین مسطور روز پنجشنبہ جشن شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خان صاحب خلف جناب وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ نائب الریاست سی آئی ای ایس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - بہ مسماۃ احمد النساء بیگم دختر فرخندہ اختر جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بمہر تعدادی مبلغ دو لاکھ روپیہ - پانصد روپیہ معجل و باقی موجل نہایت تزک و احتشام سے بعرض وقوع آیا اور سامان جہیز و نقد جسقدر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب کو سرکار والا سے مرحمت ہوا تھا اوسیقدر عنایت ہوا - حضرت وزارت مآب والد ماجد نوشہ زیبا نے علاوۂ اہل خاندان کے ہر ایک معزز کے نام رقعے دربارۂ شمول جلسۂ شادی بدستخط خاص ترقیم فرمائے چنانچہ بنام مولف جو رقعہ نمبری (۶۹۱) آیا تھا اوسکی نقل بجنسہ درج کیجاتی ہے -

نجدمت شریف سید محمد اصغر علی صاحب آبرو -

درین ایام بہجت آغاز فرصت انجام کہ گلبانگ نسرت و کامرانی اقصائے عالم را از چار سو فرا گرفتہ و غلغلۂ عشرت و شادمانی برافراز گنبد اخضر رسیدہ کوکب مراد را عالم سعادت ارزانی ست و حدیقۂ آمال گلشن گلشن ہم آغوش بہاجاودانی غنچہ کنتائے نسیم بہارانہ فرط نفخہ بیندی ازدل بستگی در جہان نگزاشتہ و شاخسار استمرار از جوشش شگوفہ ہر سو علم انبساط برافراشتہ جشن محفل طوے و بزم شادی کتخدائی برخوردار کامگار فرخندہ اطوار فرزند ارجمندی بہاسے چہرۂ بخت بلندی فرزند عزیز بدل اعزہ جان صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خان طولعرہ بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۶ھ مطابق پانزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء حسن استقرار یافتہ است و انعقاد محفل رقص و سرود من ابتدائے پانزدہم ماہ صفر مطابق یازدہم ماہ اکتوبر سنین صدر از نواخت ہفت و نیم گھنٹہ شب تا یازدہ خواہد شد ازانجا کہ شب یک انچنین محافل سور و سرور خالی از زینت افزائے و بزم افروزی نبودہ است ع ہذا ما مول چنانکہ آن عنایت فرما نیز قدم ناز بردیدۂ نیاز گزاشتہ رونق افزائے محفل نشاط شوند ۵

زراہ دوستی ہر کس کہ بے سنت قدم ساید ❊ سہر گاہیکہ بر دارد ز پائے من چشے

المرقوم چہاردہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۶ ہجری مطابق دہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء

المکاف - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ - سی ایس آئی

نائب الریاست ٹونک ۔ نقط دستخط خاص حضرت وزیر اعظم امیر کرم ۔

اس تقریب مسرت ترتیب میں مؤلف نے یہ سہرا کہا ۔ سہرا

وہ رو پہ ترے اس رنگیلے سہرے پر
کہ مہر بھی ہے فدا ذرہ وار سہرے پر

بہار گاتے ہیں مرغان گلستان کیا کیا
یہ کلکے رخ کی ہے چھائی بہار سہرے پر

دلونکے عقدے کھلے ہیں کہ ہیں یہ پھول کھلے
یہ عکس رخ ہے کہ رنگ بہار سہرے پر

جو پیاری پیاری ہے صورت تو گورا گورا رنگ
پیار آئے نیکیوں بار بار سہرے پر

جو وہ بہار چمن ہے تو یہ ہے خندۂ گل
ہے جان رخ پہ فدا دل نثار سہرے پر

گلے کا ہار بصد دل بہار عشرت ہے
ہزار جان سے فدا ہے ہزار سہرے پر

جو سے باندھے ہے عبد اللطیف خان نوشہ
خوشی کو ناز سے ہے افتخار (یعنی بیل) سہرے پر

زہے ملاحت عارض زہے صباحت حسن
خوشا نصیب ہے طرۂ بہار سہرے پر

کیا ہے ابر بہاری نے ابر کا چھڑکاؤ
اب اوڑ کے آئے گا کیونکر غبار سہرے پر

اسی تقریب میں مؤلف نے یہ تاریخ کے اشعار لکھے ہیں ہدیۂ ناظرین باتمکین ہیں ۵

دگر زمانہ بہار است بزم عیش و سرور
ز ہر طرف نزک خرمے و دان آمد

کہ ہست شادی عبد اللطیف خان امروز
شدند جمع تمامی بہ بزم فخر الملک

چہ انعقاد گرفتہ است بزم فیروزی
(رعایت پر دو جنگ)

باوج فیل دوان لوشۂ فلک رفعت
نشستہ با نوزک و شان و تمکنت بسرور

قبائے تنگ بہ بر کج نمادہ بسد
کشادہ سہرا برخ با ہزار عشرت و سور

قفائے نوشہ عزیزان و دوستان ولے
بصد شکوہ تجمل سوار ہو دج نور

بہ پشت فیل نمادہ عماری زرین
چو آفتاب درو ہر یکے گرفت ظہور

مصاحبان همه بایکدگر شناسا شدند
معاشران همه مست مئے خوشی و سرور

باین شکوه چو در قلعهٔ معلی شد
برات نوشهٔ عالی وقار ذی المعدور

نثار کرد ز انجم فلک طبق بر شان
نواخت چنگ بکف زهره در نشید سرور

نهاده مجمر زرین بمحفل رنگین
زعود و لخلخه و مشک ساخته بخور

بعطر کرده معطر همه بر و آغوش
بپیش میز همه گشته سرخ لب بسرور

چنان حمائل گل هر یکے حمائل کرد
که عندلیب بشوقش فتاد از گل دور

چو دلفریب بمحفل شده نوائے طرب
چو خفته خیزد از نغمه نے و طنبور

برقص زمزمهٔ جیبنان تمام دست افشان
بجا حمائے سکلف بحسن خود مغرور

بلائے مردم عالم دو نرگس خونریز
که بود ابروئے شان تیغ دهم مژه ساطور

ز اهل بزم ربود دل بناز و ادا
همه بغمزهٔ شلتاق و عشوهٔ پرزور

سرود و زمزمهٔ مطربان خوش آهنگ
که هر یکے بستائی کرده زنده رود عبور

ز نخلهائے چراغان که جا بجا افروخت
گرفت رنگ خجالت فروغ مشعل طور

شگفت بر رخ مهتاب رنگ مهتابے
لباس نوره پوشید از اناث و ذکور

زهے تدارک و چیپ افتخار الملک
خرد ز دانش او گشته معترف بقصور

بیان همت او از زبان نمے آید
برائے اهل جهان باید این چنین گنجور

اگر ریاضت او گسترد بساط ورع
دگر بخلق نماند نشان فسق و فجور

وگر رجوع بذیل حمایتش آرد
کند به پنجهٔ باز آشیان خود عصفور

شود چو شمع بفانوس حفظ او روشن
تمام عمر کند خنده بر نسیم و دبور

درین زمانه چنان بیخ شر کشان کند ست
ستم بگوشه نهان شد ز فرنشست فتور

چنان عدالت و انصاف را مروج ساخت
که داد خواه نیاورد نالشے بحضور

برائے پرورش ذره ها چو خورشید ست
بچشم اوست رفاه جهانیان منظور

کسیکہ حاجتِ خود آورد بہ نزدِ او
بیک نگاہِ تلطف روا کند بسرور

دلش رحیم و مزاجش کریم و طبع خلیق
باین صفات بسے در زمانہ شد مشہور

چنان شجاعت او کردہ کار او در جنگ
کہ گشت بر صفِ اعدا مظفر و منصور

چنان سخا نفس مش او بعالم نیست
کہ یافت صحت از دے بے دوا دلِ رنجور

بسوے سینہ زگاران گر آورد سیلے
بمشک بند نماید تراوشِ ناسور

شود زریزہ خوانش وظیفہ خور سیمرغ
بود ز خرمنِ او دانہ چینِ وحوش و طیور

چنان حساب بگیرد ز مہر عالمتاب
کہ ذرہ را نکند مہر در سنین و شہور

ہران کسیکہ بہ بیند تواضع و خلقش
رسد بسینہ دلش را سرورِ نامحصور

زطولِ مدت و توصیفش آبرو بگزر
کرا بوصف طرازیٔ او بود مقدور

زبانِ خامہ کشاد دعاے اقبالش
کہ تا قبول شود در جنابِ ربِّ غفور

خدا بہ این ہمہ خوبی سلامتش دارد
زدامنش ہمہ گرد ملال باشد دور

برنگِ دیدۂ نرگس گلبتن گیتی
ہمیشہ دیدۂ بہ خواہ او بسا مذکور

بباغِ دہر گل عمر او شگفتہ ذی جاہ
شگفتہ باد بصد رنگ تا بیوم نشور

شدہ ز غیب ندا باعثِ مسرت دل
چو فکر گشت بتاریخ شادیٔ مزبور

۱۳۰۷ھ

بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ ہجری مطابق بیستم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء عمر مولوی محمد عبد الغفار خانصاحب ناظم عدالت شرع شریف نے اس جہانِ فانی سے بملکِ جاودانی انتقال کیا (آہ ہادی غفار) سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے مولوی صاحب مرحوم نے روزنامچۂ خود سے تا روز وفات کارہائے متعلقۂ خود کو باحسن الوجوہ انجام دیا اسی لحاظ سے حضور انور دام اقبالہ نے بنظر قدردانی و قدرپروری او نکے خلف اکبر سمی حافظ محمد عبد الرحمن کو کہ لائق ہونہار ولد کے شاگرد ہیں تقرری قدرے وظیفہ مایحتاج کام سیکھنے کے واسطے عدالت موصوفہ میں مامور فرمایا۔ اسی ایام میں بنگلوے حضور والا فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عثمان علیخان نام رکھا گیا۔ بتاریخ بست و ششم ۲۶ اکتوبر ۱۸۸۹ء عربت سنگہ ٹھاکر جملایہ و بیجناتہ مہاجن کامدار کو سرکار والا

سے خلعت بدین تفصیل عطا ہوا -

ماعہ

خلعت برت سنگہ ٹھاکر			بیجناتھ مہاجن کا مدار		
دوشالہ زرین	سیلہ	دستار	دوشالہ	سیلہ	تھان کمخواب
تھان کمخواب	تھان جامدانی		دستار	تھان جامدانی	
ہرکاران			چوبدار		
دوسم					
سیلہ	دستار	نقد	سیلہ	دستار	
دومعہ	دوسے		یک معہ	سے	

آمد اسی تاریخ معتمدان ریاست ہرت پور کو منجانب حضور والا خلعت و خصتانہ مبلغ پانصد شتاد و شت روپیہ کا مرحمت ہوا - بتاریخ سنی ۳ ماہ صفر المظفر مطابق بست و ششم ماہ اکتوبر سنین صدر کرنل چراٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ چہاؤنی گونہ سریج علاقہ ریاست ٹونک مین تشریف لائے مشایعت و مہمانداری و خاطرداری ریاست سے حسب دستور عمل مین آئی صاحب موصوف بایں خ - روز قیام فرما کر بتاریخ سنی ۳ ام دیکم ماہ اکتوبر راہی باسودہ ہوئے - بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ مطابق بست و ہفتم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء مساۃ زبدۃ النسار بیگم عرف ولایتی بیگم بنت جناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان صاحب مرحوم برادر کلان حضرت وزیر اعظم امیر معظم یعنی الملخاطبہ جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خانصاحب برادر حقیقی حضور والا نے دار فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی - بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول مطابق بست و ہشتم ماہ اکتوبر سنین صدر گیارہ بجے دن کے میجر مارٹن صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے حضور والا نے مشایعت تا سرحد وضع بارہ مع ارکین ریاست فرمائی اور حسب معمول فیر توپ سلامی کے سر ہوئے چونکہ طبیعت فیض طویت حضور معدلت نشور جادۂ اعتدال سے منحرف تھی ایک روز صاحب ایجنٹ بہادر سے ملاقات حسب ضابطہ قدیم نہوئی - بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مطابق دوم ماہ نومبر سنین صدر مساۃ قرجہان بیگم دختر جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب مرحوم آفی خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ اعنی الملخاطبہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب

بہادر صفدر جنگ رہگرائے منزل ناگزیر ہوئین - اسی تاریخ حافظ سید محمد نائب بخشی الملک حسب الحکم حضوری برسم نہوتہ ریاست پٹیالہ کو گئے تھے اور حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست کپورتھلہ کو اسی تقریب مین گئے تھے واپس آئے - اور اسی ایام مین بخشی الملک سید حافظ محمد غفران خان بہادر شمشاد جنگ کہ بنا بر حصول شرف ملازمت حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بریلی تشریف فرما ہوئے تھے فائز ریاست ہذا ہوئے - بخشی الملک بہادر کو حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بالقابہ نے خلعت فاخرہ بین تفصیل عطا فرمایا -

دوشالہ زرین	سیلہ	مندیل	تھان کمخواب	تھان جامدانی	مالہ مروارید	پالکی اسپ مع زیور نقرہ
یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک راس

بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول مطابق ستی ام ماہ اکتوبر سنہین صدر چار بجے دن کے دربار متصل کوٹھی زنانہ واقع نظر باغ منعقد ہوا حضور والا نے صاحب احنبٹ بہادر سے ملاقات فرما کے بجانب راست کرسی پر بٹھایا اور طرفین سے کلمات خوشنودی بیان آئے بعد تواضع عزیزان صاحب موصوف مرخص ہوئے ہنگام آمد و رفت صاحب بہادر سلامی کمپنی مع بین باجہ بمرض وقوع آئی

تفصیل اسمائے حاضرین دربار یہ ہے

عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی - ایس - آئی - نائب الریاست - جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب بہادر برادر خرد حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر طلعت جنگ برادر حقیقی حضور پرنور دام اقبالہ - جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ برادر حقیقی حضور فیض گنجور دام اقبالہ - جناب صاحبزادہ حافظ عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ برادر حقیقی حضور لامع النور دام ملکہ - جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادر حقیقی حضور فیض معمور خلد اللہ دولتہ - جناب صاحبزادہ محمد رفیع خان صاحب برادر حضور نواب صاحب بہادر دام حشمتہ - جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب فدا مامون حضور عدالت معمور دام نوالہ - جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر محکمہ بخشہ کونسل صیغہ فوج - جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج حضور ہی - جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مغفور - جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر معظم - صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج - معتمد خاص فخر الزمان سید رشاد حسین خان وکیل دربار دارالریاست - خانصاحب محمد یعقوب خان ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل - بابو دنایک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ - بخشی الملک سید حافظ محمد غفران خان بہادر

شہامت جنگ - حافظ سید محمد نائب منشی الملک حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست - بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ مطابق یازدہم ماہ نومبر ۱۸۸۹ء لالہ چنی لال اسسٹنٹ صیغۂ مال عہدۂ اسسٹنٹی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محکمۂ بندوبست پر مامور ہوئے اور بجاے لالہ چنی لال کے لالہ کلیان راے پیشکار ناظم پرگنہ چبیڑہ بطور قائم مقامی مقرر ہوئے اور اسی ایام میں الحمانہ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی -

بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الثانی مطابق ہشتم ماہ دسمبر سنہ صدر کرنل بوار صاحب ایجنٹ مغرب مالوہ چھاؤنی گونہ سے بسبیل ڈاک اسپان فائز چبیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوے مشایعت واتواپ سلامی حسب معمول عمل میں آئی - بتاریخ یازدہم مطابق نہم شہور وسنین صدر صاحب موصوف فلمہ چبیڑہ کا عکس بذریعہ فوٹو لیکر براہ چیپاؤ دراہی جھالاواڑ پاٹن ہوے اور اسی تاریخ مولوی ظہور الحق پیشکار سابق نظامت صدر عالیقدر بجاے لالہ کلیان راے عہدہ پیشکاری چبیڑہ پر مامور ہوئے - بتاریخ بست ودوم ماہ ربیع الثانی مطابق شانزدہم ماہ دسمبر سنین صدر صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب برادر حضور پرنور دام اقبالہ حسب الحکم حضوری تینوں رسالوں کے کپتان ہوئے اور اسی ایام میں سید فضل حسین سابق وکیل دربار بجاے لالہ کونل پرشاد عہدۂ پیشکاری پرگنہ پڑاوہ پر مامور ہوئے اور لالہ مسطور عہدۂ پیشکاری نظامت سرونج پر مقرر ہوئے - بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الاوّل مطابق ستی ام ماہ دسمبر سنین صدر جناب وزارت مآب پالیٹیکل پریزیڈنٹ محکمۂ تحقیقات کونسل بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی ٹونک تشریف فرماے چھاؤنی دیولی ہوئے چار روز وہاں قیام فرما کر فایز ریاست ہوئے - بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۷ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء عزیم عقد شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد مسعود خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شیر جنگ سے بمبر تعدادی چہل دیکمزار روپیہ - یکمزار مجمل چہل ہزار روپیہ - منعقد ہوئی صاحبزادہ صاحب بہادر شیر جنگ نے تخمیناً بیس ہزار روپیہ کا سامان جہیز دیا - بتاریخ بست وسوم ماہ جمادی الاوّل مطابق بانزدہم ماہ جنوری سنین صدر جشن عقد شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد حنیف خان خلف جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب بہادر تہور جنگ مسماۃ حمیدہ بیگم دختر فرخندہ اختر جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب مرحوم سے بمبر تعدادی چہل و یکمزار روپیہ - یکمزار مجمل چہل ہزار روپیہ بعرض وقوع آیا جناب صاحبزادہ حامد خان صاحب نے سامان جہیز بیس ہزار روپیہ کا دیا - اسی ایام میں ڈاکٹر ہوالی سنگھ و کنج لال و عبد الوہاب خان جاگیردار معدان ریاست قرول بہم نوبتہ بتقریب شادی ہر دو دختران حضور پرنور دام اقبالہ فایز ریاست ہوئے اور باغ نواب پسند میں دربار منعقد ہوا حضرت وزیر اعظم میر منشی مع اراکین دولت و معززین

ریاست موجودہ کے معتمدان ریاست موصوفہ نے سامان نیوتہ مفصل ذیل دربار میں حاضر لاکر پیشکش کیا اور بعد انفراغ نذر اور نچھاور کے رئیس تودلی کا خریطہ پیش کیا۔

تفصیل سامان نیوتہ

سردیا مردانہ		سردیا زنانہ	
دوشالہ زرین	دستار	پارچہ زرین گلبدن	دوپٹہ بنارسی
دو عدد	دو عدد	دو تھان	دو عدد
تھان جامدانی	اسپ	اطلس زرین	اشرفی
دو عدد	دو راس	دو پارچہ	عدد تھان

ریاست سے مہمانداری وخاطرداری معتمدان مسطور بطور شائستہ وبائستہ بتقریری مولوی نورالحق خلف جناب مولوی فضل حق پیش امام جامع مسجد عمل میں آئی اور دارالریاست سے معتمدان مذکور بالا کو خلعت بدین تفصیل مرحمت ہوا۔

تفصیل خلعت بھوانی سنگھ

دوشالہ زرین	شال رومال سرخ	سیلہ	مندیل	کمخواب	چکن	نقد بطور دعوت
یک جقہ	یک عدد	یک لنگ	یک عدد	یک تھان	یک تھان	عدد

تفصیل خلعت کنج لال

دوشالہ زرین	شال رومال سرخ	سیلہ	مندیل	کمخواب	چکن	نقد بطور دعوت
یک جقہ	یک عدد	یک لنگ	یک عدد	یک تھان	یک تھان	عدد

تفصیل خلعت عبدالوہاب خان جاگیردار

سیلہ	دستار	جامدانی	نقد بطور دعوت
یک عدد	یک سر	یک تھان	عدد

چوبدار (یک اسم للعدد)		ہرکارہ (دو اسم عدد)		
سیلہ	دستار	نقد	دستار	دوپٹہ	نقد
عدد	سے	عدد	سے	دو	فی اسم عدد

سائیس (دو اسم ۵)　　کل ہمراہیان

دستار　ڈوپٹہ　نقد　　۵

روپے　　لعل　　فی اسم ۵

اسی ایام میں محمد ممتاز حسین خان سنبھلی وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی سہسوان سے مرزا محمد واجد علی بیگ عہدۂ وکالت پر مقرر ہوئے سید فضل حق صاحب عہدۂ وکالت اجنٹی مغرب مالوہ واقع چھاؤنی اگر پر مقرر ہوئے اور مرزائے مذکور بجائے سید فضل حق صاحب عہدۂ وکالت اجنٹی سہسوان پر مامور ہوئے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الاول مطابق بستم ماہ جنوری سنین صدر کرنل سی کی ایم والر صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مع سیکرٹری ٹمن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڈوتی دونک واسکین صاحب بہادر اسسٹنٹ و نومین صاحب بہادر ڈاکٹر فائز ریاست ہذا ہوئے۔ علی الصباح بندگان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے مع حضرت وزیر اعظم امیر معزز ایس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل و چند سرداران و ممبران کونسل شابت فرمائی ہنگام فایزی فرودگاہ حسب معمول نواب سلامی سرہوئین صاحب کلان بہادر مع صاحبان مرقوم الصدر دن کے چار بجے بنابر ملاقات حضور والا بمشابلت جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات و جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب برادر حقیقی حضور پرنور دام اقبالہ نظر باغ میں تشریف لائے کمپنی پلٹن نے مع بین باجہ حسب قاعدۂ مسترہ سلامی ادا کی اور حضور والا نے تالب فرش استقبال و مصافحہ کرکے کرسی پر بٹھایا بعد گفتگوئے شوقیہ و عطر پان حضور انور نے اپنے دست مبارک سے ہار طلا مرتب کرکے صاحبان موصوفین کیا اور تالب فرش نشابت کرکے رخصت فرمایا اور اسی شب منجانب حضور پرنور دام اقبالہ، صاحبان موصوف کی دعوت ہوئی حضور نواب صاحب بہادر مع صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و چار سرداران دیگر شریک دعوت ہوئے قبل تناول طعام حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے بایائے حضور لامع النور ایک اسپیچ متضمن اظہار مسرت و فرحت خود بوجہ فائزی صاحبان موصوفین و شکریہ اجابت دعوت و بنائے ترتیب تعلیم اطفال رؤسا یعنی تقرری سیوکالج واقع دارالخیر اجمیر و بنائے مدرسہ واقع کوہ آبو و انتظام مصارف شادی دغمی راجپوتان و رتق و فتق ریاست بفصاحت تمام و صراحت مالا کلام پڑھی بعد انفراغ تناول طعام آتش بازی چھوڑی گئی اور تواضع عطر و پان عمل میں آئی پھر صاحبان موصوفین رخصت ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے دوسرے روز گیارہ بجے دن کے حضور والا نے مع سرداران اہل خاندان و جمیع ممبران کونسل و معززین الہکاران صاحبان بہادر سے ملاقات فرمائی ویٹ منٹ تک گفتگوئے شوقیہ رہی بعدہٗ صاحب کلان بہادر نے اپنے ہاتھ سے حضور نواب صاحب بہادر و نائب صاحب بہادر کے عطر لگایا۔

اور پان دیکر ہار گل زیب گلو کیا۔ اور صاحب اسسٹنٹ بہادر نے سرداران دیگر کو عطر و پان دیا بعد ازاں صاحب فوٹو گر (جانسٹن ہاف مین) نے جملہ حاضرین دربار کا فوٹو لیا حضور والا صاحب کلان بہادر سے رخصص ہو کر نظر باغ مین تشریف لائے یہ صاحب کلان بہادر نے دن کے بارہ بجے سے تین بجے تک جملہ سرداران اہل خاندان و ممبران کونسل سے ملاقات فرمائی بعد ازان صاحب موصوف بنا بر معائنہ مدرسہ مع صاحب اجنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ و ڈاکٹر صاحب تشریف فرمائے سنٹرل سکول ہوئے اور حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بھی تشریف لائے اولاً صاحب کلان بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بالقابہ و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ رشتہ تعلیم سے گفتگو و دربارہ تعلیم و تعلم طلبہ مدرسہ فرمائی بعد ازاں حسن مرزا خان پرنسپل نے کھڑے ہو کر اسپیچ بزبان اردو مشتمل قدردانی و رونق افزوزی صاحب کلان بہادر و مختصر کارروائی مدرسہ پڑھی اور پرنسپل موصوف کے ہاتھ مین اوسکا ترجمہ بزبان انگریزی دیا بعد اختتام اسپیچ صاحب کلان بہادر نے پانزدہ کس طلبہ مدرسہ درجہ اولی کو بجملہ کیصد و پنجاہ و یک کس علاوہ طلبہ ٹال پاس یافتہ سالگرہ شتہ اپنے ہاتھ سے انعام عطا فرما کر خوشنودی خود نسبت پرنسپل و کارروائی مدرسہ اظہار فرمائی ۔

بتاریخ ستی ام ماہ جمادی الاول مطابق بست و دوم ماہ جنوری سنین صدر یوم چہارشنبہ سارہے سات بجے دن کے صاحب کلان بہادر موصوف صاحب اجنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ بہادر و ڈاکٹر نومین صاحب بہادر بنا بر نصب سنگ بنیاد ہسپتال نو تانہ متصل ہسپتال کہنہ مروانہ تشریف لائے حضور والا نے مع صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بالقابہ کے ایک اسپیچ متضمن اظہار شکریہ رفاہ عام بوجہ تیاری ہسپتال مستورات بنام نامزد والا و ہسپتال بتجویز مصارف دو ہزار روپیہ و تقرری معالج مستورات و یک یورپین یا یورشین لیڈی ڈاکٹر بفصاحت تمام و صراحت تا لا کلام پڑھی زان بعد صاحب کلان بہادر نے بھی اس اسپیچ کے جواب مین اپنی طرف سے ایک اسپیچ محتوی اظہار خوشنودی دینک نیتی رئیس پڑھکر بنا لے ہسپتال مستورات مین ایک پتھر اپنے ہاتھ سے نصب کیا ۔ یہ جلسہ ایک گھنٹہ تک رہا بعد ازان صاحبان موصوفین اپنی فرودگاہ پر آئے حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے ۔ چار بجے دن کے دربار خاص دیوان خاص واقع قلعہ معلی مین منعقد ہوا صاحب کلان بہادر مع صاحب اجنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ بہادر تشریف لائے یا یائے حضور والا حضرت ذیر اعظم بالقابہ نے سر قدا و محکم تقریظ متعلق انتظام خاندان پڑھی اور بتجویز ترتیب قانون بمشورہ و صلاح باہمی قرار یاب ہوئی کہ آیندہ اوسپر عمل درآمد رہے بعد عطر و پان کے دربار برخاست ہوا ۔ بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و سوم ماہ جنوری سنین صدر روز پنجشنبہ سات بجے دن کے کرنل والر صاحب بہادر مع صاحب اسسٹنٹ بہادر و ڈاکٹر نومین صاحب ریاست ہذا سے بنا بر معائنہ بند ڈوئی تشریف لے گئے ہنگام روانگی صاحب کلان بہادر حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے الفاظ پر درد مین

مضمون الوداع دتام بحسرت بوجہ مفارقت صاحب بہادر موصوف کہ ہندوستان سے اپنی ولایت سقط الراس کو تشریف فرما ہوتے تھے ادا کیا۔ اور صاحب بہادر موصوف کی طرف سے بھی اظہار خوشنودی مزاج خود نسبت حضور والا و جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بعرض وقوع آیا۔ اسی ایام میں جب ایما ئے حضور والا بمبئی سے کمپنی تماشاے اندر سبھا فائز ریاست ہوا ہوئے۔ تاریخ دوازدہم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء سے تماشا شروع ہوا صاحب کمپنی تماشا کو صد روپیہ یومیہ پندرہ روز تک پیشگاہ حضور والا سے ملتا رہا بتاریخ بست و ہفتم ماہ جنوری سنہ صدر تماشاے مذکور ختم ہوا۔

یہاں سے حال دورۂ پرگنۂ سرونج و چپیڑہ علاقۂ ریاست ٹونک و کیفیت ملاقات حضور والا با پدر بزرگوار حضرت عرش آرامگاہ نواب امیر الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ بمقام بنارس برفق امرار و استبداد بعض احباے صادق الوداد صوفی مولوی عبد الحی صاحب عظیم آبادی بزبان فارسی بعبارت سلیس خاطر انیس لوک ریز خامۂ مزاعت تمامہ ہے۔

بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۶ھ مطابق سنہ اہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء روز پنجشنبہ ہنگام نواخت تمہ ساعت روز جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بنا بر دورۂ پرگنۂ سرونج و چپیڑہ علاقۂ ریاست ٹونک وغیرہ روانہ گشتند ہفت ضرب اتواپ سلامی سرشد و بوقت نواخت ہشت ساعت شب بقلعہ علیگڈہ علاقۂ ریاست ہذا شرف نزول و غرحلول فرمودند ہفدہ اتواپ سلامی سرگشتند بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی مطابق سی و یکم ماہ جنوری سنین صدر یوم آدینہ بہمین مقام قیام گردید حضور والا نماز جمعہ مع اراکین ریاست و حشم و خدم ادا فرمودند بتاریخ دہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق یکم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ء روز شنبہ بندگان عالی متعالی حضور معدلت نشور خلد اللہ ملکہ و دولتہ با لشکر ظفر پیکر از مقام علیگڈہ ہفت فرمودند چونکہ از دوار الریاست ٹونک از یک دو روز پنجتہ یکے بعد دیگرے متفرق روانہ شدہ بودند ہیئت اجتماعی آن بنظر ناظرین نگارندہ بود حالا چون بجمیع کیفیات ہیئت اجتماعی راہی گشتند کیفیتے عجیب و عظیمے مہیب بدیدۂ تماشائیان جلوہ مے نمود۔ اسپان ہزاران ہزار بادپا خوش رفتار تیز گام تند خرام ابریشم لجام زرین رام بسے ابق و سبزہ بعضے سمند و نقرہ شدید بسیار تیز یورتہاے جدید نوخیز مرنگ عجیب رنگ کلاہ سیاہ زانو تا گن دیا و ہمہ ہا تیار راتب خوار شتران بار بردار ان بے پایان کوہ کوہان کوہ و ہامون نوردان بے ضرب و عتاب چون کشتی بر آب اسپان توپ کشان فراوان فران بران کہ از خزلان شان نور زمین و چرخ گردان سرگردان و حیران۔ در از گوش سیاہ پوش حلقہ بگوش سخت خاموش فیلان دمان بسیار کلان ہیچو کوہ پر شکوہ دور بین نیک آئین مزین بجلباے زربفت و کمخواب کیاب و منقش باقسام زیور طلا و نقرۂ نایاب و چہرہاے آن بنقوش گوناگون و نگارنگار نگ عرق ریز از رنگ

دُنبدغ فوج ظفر موج وعسکر نصرت پیکر قتع بنگ بساتوپ چی آشوب بسان رعد غرو شان بدشه یغرّان که از تهی آواز سنگین
آهنا گو بهرام گور در لرزه و شور و از صدمهٔ صعب صیت آنها انگشت بلیان جهان بگوش و از خود فراموش بلکه جان گردان زمان
ببب جنان نالهٔ کش دورون گینه گران از طپش چون سپند در آتش یا بزنگ ماهی بر یگ بیقراری و جان کاهی گلوله اش
سیاه دل (یعنی دل) چخاه و طل هنگام جدل دو سه فرسنگ مقدمة الجیش گشته رنگ رخ جرأت مخالفان کج روش و مژه کپشان نکبت طلش
نمک پاش خوان بطالت شکسته - علی هذا القیاس استران سوار و اسپان سوار هر یک شهسوار بی عدد و بیشمار نیک اطوار
خجسته کردار که از لبس گونا گون و پوشش بوقلمون بزنگ نوبهار و در حق اعدای ناهنجار خار خار خاطر دوستان تو دوستان
بجز و دیدار باغ باغ و سینهٔ پر کینهٔ دشمنان بکبت نشان بزنگ لاله خونین بیرهن داغ بدل سراپا داغ داغ و بسا کالسکهٔ
چهار اسپه دلچسپ علی هذا احسام خون آشام هزاران هزار بی جانستانی دشمن سبکبار از تابشش نور دیدهٔ مفسدان تمر منشان
بسان چشم صرعی حیران لب و زخم خنکش از دم مخالفان بکبت توامان لعل تراز لعل بدخشان و تفنگ فرنگ خوش رنگ نیک آهنگ
رنگارنگ بسیار از بسیار و زیاده از شمار که نسیب گلوله های آن دل ترکیشان و جگر سرکشان بسان غزال سراپا نشانه گشته
و از روز صلا بتش بچهٔ اعدای بدسرشت خود بخود گردیده بل حاسدان جور پیشان تاب نبرد نیاورده بزنگ نخبت رم خوردهٔ خویشش
زهر بیت خورده همچنین از تفنگچه چه بیان سازم و چه سخن رانم که از کوتاهیش زبانم کوتاه بی اشتباه و پیرهای عجیب و غریب که از
درشتی و صعبولی آن دل سنگ خارا از موم کمتر و جگر پولاد هندی از دو بدو گر آب و تاب قهر آهنا فلک مشعبده حقهٔ بازیدهٔ انصاف
بنظر در آرد - از فلک فلک تشویر قبهٔ خود را گوئی دار بپای عدم انداز دو تنفر آهنین بهترین صدها بی بها همه حافظ جان بیگمان
چه خورد و کلان جواهر نگار مسلسل دار که بیترش اجل مناص یافته خود را بزندگان شمرده و کمان کمانچه از صد زیاده وضع دار زرنگار
چه ایرانی و تورانی همه در خور خاندان خانی و تیرهای راست دهی همچو قد سروقدان بآب و تاب زهره کج نهان و کوتاه بنشان
از ضرب پیکان جانستانش آب آب و صدها تیر پرآزندهٔ مغز از سر بداختر و دیگر آلات حرب مدید و شنیدنی خیام
نیک انجام فراوان چه خرد و چه کلان از یک چوبه تا بست چوبه بیض همچو سپیدهٔ صبح سپید رنگ و بعض بزنگ شفق سرخ رنگ
محمود نگارخانهٔ ارژنگ مزین باطلش و زربفت و کمخواب کیاب و نقش بنقوش گوناگون و بساط بوقلمون بانات نایاب
و از دیگر فروش فروش سامان دیوان خانه و توشک خانه و سلحه خانه و کتب خانه و نقشی خانه و بار و چینه خانه و آبدار خانه وغیره همه تحریر نایم و چه بیان سازم
که وقت قصیر و اوصاف کثیر و عیان را چه بیان ۵

همه تازی اسپان طاؤس دُم — همه ترکه پیلان گنجینه کش
عماری کشان جمله زرین کمر — عماری واشتر پر از سیم و زر
هزاران پیاده هزاران سوار — زمروان جنگی یلان بے شمار
بفرمان نواب آفاق گیر — کمر بسته جمله اطاعت پذیر
رئیس رئیسان صاحب حشم — امیر امیران با صد کرم
جوان و جوان بخت صولت مآب — امین الدول هست او را خطاب
سلامت بدارش بعز و علا — خداوندا هست ارض و سما

سبحان اللہ و الحمد علام نصت انضمام باین رفعت و احتشام در انظار خواص و عوام غلغلے می انداخت و جگر حاسدان از هیبت میگداخت الغرض از علیگڈھ انتہاض نرمودہ تا آخر روز بمقام بانسلہ کہ بفاصلہ پنج سنگ از علیگڈھ بجانب مشرق ممالک محروسہ ریاست تونک متعلقہ علیگڈھ است منزلگاہ گردید چوپداری سپاہ و لشکر بکیفیت و راؤٹی اہلکاران دفتر یک جانب و خیام صاحبزادگان خاندان یکسو جنرل و کرنل و کپتان مصاحبان و چوبداران یک طرف و صاحب ایجنٹ بہادر مع سواران و پیادگان یک جانب سراپردہ خورشید قباب شعاعی طناب عم مکرم حضور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ الی حضرت وزیر اعظم امیر معظم افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی - نائب الریاست صاحب سیاست گردون پیش بموقع و محل خویش و سرادقات خورشید سمات حضرت بندگان عالی متعالی در وسط لشکر در حلقہ وسیعہ منصوب و هر چہار طرف ستون روشنی قنادیل بعنوان شنالہ و بائیسہ و مرغوب و ماہور بوکہ مدام قنات و خیمہ و فرخندہ و فرخ قبلہ رخ باشد تا مصلیان را استفسار قبلہ حاجت نیفتد و پیشین قنات و رفعت سمات ستون علم با پرچم ابلق بلون اخضر و ابیض معمول و ملتزم المحصل و الان کوہ و میدان و دشت بکثرت خیام و قنات و راؤٹی رشک آبادی شہری گشت سعدی علیہ الرحمۃ چہ خوش گفت ؎

منعم کوہ و دشت و بیابان غریب نیست ✣ هر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت

غرض باین کروفر شب بسر شد و هر فرد و بشر کہ بسفر کہ والا رو چوبدار با چند سپاہی راجل و سوار از جانب رانی صاحبہ شہر اندگڈھ کہ این مقام بانسلہ بسر حد واقع است برائے استقبال حضور پر نور دام اقبالہ حاضر گشتہ نذر معمولی پیش کردہ از طرف رانی صاحبہ

باجابت دعوت مستدعی شده ندکین بندگان حضور پُرنور اجابت دعوتش را بلطائف الحیل مطرح داده بطرز تفریح و سیر
طریق غیر باطراف جبال بصید علیوره غزال مرکب انداختند فی الجمله بتاریخ یازدهم ماه مسطور روز یکشنبه بلشکر ظفر پیکر بندگان حضور
نواب صاحب بهادر خلد الله ملکه از مقام بانسله روانه شده بعد دو میل بسرحد قصبهٔ اندرگده در رسید در هر قدم این
قصبه کوه های سر تفع بر و اشجار خار دار و کاه های پُر خار مجتمع القصه این قصبه بطرز غریب و انداز عجیب واقع است و قلعهٔ این
بر قلهٔ کوه بلند بر محلات و عمارات دلپسند و از انجا متصل تا دامن کوه مکانات مرتفع بغایت خوش وضع از عمارات سفید رنگ بر سطح سرخ
سنگ دیدهٔ نظارگیان متحیر بید رنگ بدین آبادی بسیط - بهر جانب کوه های بلند محیط هر سمت که دیده می دوید عجب زانبوه
کوه باشکوه دیده نمی شد گویا که شهر پناه این قصبه از جبال بلند ساخته اند بجز یک در که جانبین آن مجرست از جانب غیر گذار دشوار
و بیرون قصبه باغات میوه جات با تمام آبرانی رانی سبز و شاداب الحاصل تا نزول این منزل بچر سنگ زیرو زبر ندید و تبلاش
تمام کلوخ خاکی برای استنجا بهم نرسید بالآخر تماشا کنان کوه و بیابان تا آخر ظهر قطع کوهستان کرده بمقام قصبهٔ لاکیری علاقه راجه بوندی
که بفاصلهٔ شش فرسنگ از بانسله زیر کوه آباد است فرودگاه جناب مستطاب معلی القاب حضور نواب صاحب بهادر دام اقباله
مع چند خواصان بسیر دشت و بیابان شکار کنان تا شام بمنزل گاه شرف نزول فرمودند - واضح باد که این قصبه بکثرت آب
بغایت شاداب کلان کلان متعدد تالاب اشجار و نهال سبز سیراب خصوصاً نصارت زراعات تنبول بکثرت تمام بهر سمت
پُر جوش برگ پان چون شهیدان خونین جگر سبز پوش دوش بدوش ایستاده و بر گشن دم انتهاز باد گویا در بحر خضر امواج
زمردین متلاطم افتاده از نظارهٔ نضارتش دیده را نور و سینه را سرور پیدا میگشت واقعی برگ تنبول در هنجا بسیار عریض و دو بیر
دلذیذ بکثرت و ازان ست مولد خون سفرح قلب دافع تشنگی مسکن گرسنگی معطر دهان راجهٔ بوندی خبر رفیق افروزی لشکر ظفر پیکر
حضور نواب صاحب بهادر دام ملکه دریافته وکیل و اهلکار خود را از پیشتر بقصبهٔ اسباب رسد رسانی دانصرام لوازم مهمانی مامور کرده بود
چنانچه معتمدان راجه موصوف از پیشتر رسیده بطریق رسد مثل کاه و هیزم و میوه و سبوجه و ظروف گلی وغیره مهیا ساخته بودند بعنوان شائسته
و آئین بالشکر ظفر پیکر حضور والا رسیدند بروز دوم صبحدم بآداب تمام و تعظیم بالا کلام برای سلام حاضر گشته تکریهٔ قدوم میمنت
لزوم ادا کرده بمبلغ یکهزار روپیه عوض دعوت و لوازم مهمانی و چارپای خوراکه دنبات و شیرینی و لبست و پنج سبد های نارنگی و بان وغیره از
جانب راجهٔ بوندی پیشکش ساخت بندگان حضور معدلت نشور هفت دو شال چار دهتهانهای کمخواب و سیلدو مندیل و غیره پارچه ظلعت
بوکیل و اهلکار انعام فرموده تاریخ دوازدهم ماه مرقوم الذکر روز دوشنبه حسب الحکم تفاشیم ششم و خدم علم نهضت برافراشتند و امان کوه

وجبال کوتاه گرغار ومغاک خوفناک ونشیب هاے عمیق کمین گاه قطاع الطریق بسیار میان راه درپیش آمد واز لاکهیری
بفاصله پنج کروه سیلاب چمل میان آمد اگرچه درعمق آبش از وجب بیش نبود گراز بس شیرین وسرد بود واز ان سیلاب گرفته
بعد ساخت برساحل دریاے چمل که از منبع جبل خارست رسیدند اگرچه بعبق تازا نبود مگر بزور شور سے روان بود که اقدام
روندگان از جامی ربود آبش شیرین وسرد وخوشگوار روان زمین او جمله ریگستان وسنگستان الحاصل بعد عبور ازان باطور
بمقام بهولیا علاقهٔ راجهٔ اندر گڈه که از لاکهیری بفاصلهٔ پنج فرسخ جانب گوشهٔ مشرق وجنوب واقع است فائز گشته قیام پذیرشدند
ازجانب رئیس اندر گڈه کارپرداز حاضر بوده جمله سامان رسد مهیا کرده اشیاء ضروری به لشکر ظفر پیکر بندگان عمالی متعالی رسانید
وبامداد آن حاضر حضور گشته سبد هاے شیرینی وفواکه وغیره پیشکش ساخته معمولی نذر گزرانیده سیدومندین انعام یافت دتاریخ
سیزدهم ماه مزبور روز شنبه از مقام بهولیا روانه شده مردمان لشکر باول وقت پیشین بموضع یانه مقبوضه راجه کوڈه رسیدند
وحضور معدلت نشور باخاصان همراهی سواران اردلی نشان رئیسانه سیر کنان وشکارزنان تاغروب آفتاب به برج وخیمه عشرت
فصیمه نزول فرمودند معلوم باد که علاقهٔ راجه کوڈه بوجه تابالغی راجه تحت حکومت کورٹ درآمده پس صاحب اسسٹنٹ کلکٹر مهتمم کوٹ
راج ناظم خود را برائے بندوبست رسد تعین کرده بود چنانچه ناظم مذکوره بالا جمله سامان رسد بلشکر فتح اثر رسانیدند وعلی الصباح
جهته ادائے آداب بصدد تعظیم وتکریم حاضر گشته نذر معمولی گزرانیده زردشالی چادر وخلعت پارچه انعام یافت مخفی نماند که پیرون
یانه تالاب سے ست عریض ومستطیل انسان وحیوان شتر وفیل را کفیل آبش شیرین وصافی برائے صرف اکل وشرب
کافی جمله اهل قصبه باکمال شرب وحوائج ضروریه از آب همین تالاب کار یاب میشوند آب دیگر نایاب چون موسم گرما آب تالاب
نایاب شود تشنگان این دیار را ازحد اضطراب گردد درخصیص تالاب چنرها کرده آب برآورده بکار مے برند - درینجا بعض صاحبزادگان
اهل خاندان چند غزال صید کرده نذر حضور فیض گنجور گزرانیدند به لشکر تقسیم یافت بتاریخ چهاردهم ماه مرقوم الصدر روز چهارشنبه از
مقام یانه روانه شده هنگام نواخت یازده ساعت روز بقصبهٔ ناگرول علاقهٔ ریاست کوٹه بکنارهٔ رودے جاریست واز یانه بفاصله
پنج کروه آباد دست باتثار راه تماشا کنان تاوقت پیشین بمقام پوهت علاقه کوٹه که از یانه بفاصله هشت درنگ بگوشهٔ مشرق و
جنوب واقع است فرود گاه لشکر گردید درین منزل نیز بعض صاحبزادگان هفت غزالان صید کردند بدستور مسطور تقسیم یافت بندگان
عالی متعالی بعد نماز عصر بعزم شکار سوار شدند ناوبس زربه برنگ سیاه شاخایش از یک درعه قدرے کوتاه شکار زنمودند صاحبزادگان
تقسیم گشت درین مقام نیز نائب ناظم کوٹه حاضر بوده سامان رسد بلشکر رسانیده بامداد ان حاضر حضور گشته نذر معمولی گزرانیده زردشالی

چادر و پارچه خلعت انعام یافت در کرانهٔ قصبهٔ بوهت سیلاب نهر از دریائے پار برآورده انکه ازان آب زراعات قصبات این دو پرگنه سیراب و مردمان و جانوران بخورد و نوش کامیاب میشوند بتاریخ پانزدهم ماه مذکور یوم پنجشنبه بعد اشراق از بوهت روانه گشته تا فواصت یازده ساعت روز در قصبهٔ بارهه علاقه کوٹه که از بوهت بفاصله پنج فرسنگ واقع است جلوه دوان لشکر فایز گشته قیام کردند و حضور والا با خاصان و مصاحبان تفریح کنان و شکارزنان تا یک ساعت روز باقیمانده نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند - قواضع بادکنار دریائے چمل این ملک را باروتی تامند پاک از کوه و سنگ زمین زراعات قوی و سیاه رنگ کشتهائے نغز و گندم و عدس از بس بسیار ناوست نظر فرو در شور آمده و طریق گذار فی الجمله بهموار یل از انگروں تا بارهه شاهراه مرتب و ستوی بهر دو طرف اشجار سنبلان کلان کلان معروش و متسوی این قصبه بارهه بسیار آباد اشیار مزروعه باز دیاد بر سر رودے جاری آباد چنانچه خیام قیام این منزل کرانهٔ رود بود آلبش تنقاف و حلو علاوه خورد و نوش آرام غسل و وضو و جمله لوازم رسملاه تمام کوٹه میباد موجود بود در قرب بعض صاحبزادگان شکار آهوان کرده بحضور لامع النور پیش کردند علی الصباح تقسیم یافت بتاریخ شانزدهم ماه مذکور روز آدینه وقت اشراق بندگان حضور پر نور مع صاحبان ذوی شعور در صدد شکار بمزارع مرغزار سیر کنان رفتند و دیگر حواشی و خدم جلیل و حشم بهم مع سامان و حشم قدم بر داشتند و تا فواصت یازده ساعت روز بارضی چهیاده علاقه کوٹه که از بارهه بفاصله چهار فرسنگ جانب شرق واقع بمقام قیام خود با آرام گرفتند و بندگان عالی متعالی مع حواشی بهمین ساعت رونق ده خیمه عشرت ضمیمه گشتند و درین منزل نیز بعض صاحبزادگان غزالان را صید ساخته بحضور حاضر آوردند حسب ایائے حضوری تقسیم گردیدند و ناظم ریاست کوٹه بهمه اشیار رسیده لشکر رسانیده بامداد ان منوخان جماعه دار خلف مصطفےٰ خان جاگیردار بادقار ریاست کوٹه که آباد اجداد خود با عظم معززین دربار معلی کوٹه محسوب بود یل بزانهٔ آباش جاگیردار دیهات بسیار بود حالا جاگیردار دوازده هزار است بحضور حاضر شده یک اشرفی و سیصد و ده روپیه نذر گذرانیدند حضور نیز سه قد تعظیش داده ۱۶ را بخشیدند بعد رخصتش بندگان حضور پر نور مع خیل و حشم و اراکین و خدم سوار شدند بتاریخ هفتدهم ماه مسبوق الذکر یوم شنبه از چهیاده روانه گشته تا وقت پیشین بموضع اترگنیش گنج علاقه کوٹه از چهیاده بفاصله هفت فرسنگ واقع است فایز گشته قیام فرمودند اشیار رسد حسب شرح صدر ناظم کوٹه بلشکرگاه رسانیده بتاریخ هیجدهم روز یکشنبه بندگان حضور معدلت نشور لیزم شهر چیتوڑه که ازین جا بفاصله شصت فرسنگ جانب مشرق آباد است با مصاحب دسوار بر اشهب تیز رفتار سوار شدند و ناظم رسد رسان سانحت و پارچه مرصعت گردیده از اڑه جانب مشرق بر سر رودے جاری کناش انڈیری ست رسیدند این رود تتمه ملک باڑوتی و خاته ریاست کوٹه است و از ساحل دیگر علداری حضور نواب صاحب بهادر والی تونک دام اقباله متعلقه شهر چیتوڑه است و این ملک را کهینی مارواڑه

گویند و تفصیل این در احوال چهبره بالاگزشت از دور یابند - الحاصل خبر مقدم حضوری شنیده معززین شهر چهبره و نالم و اهل عمده و سیڑھان باستقبال حضور پُرنور بر احاصل رود اندیری موجود بود بعد مرور آب اندیری که عمقش تا زانو بود از ساحل بقدر چهار زنگ راه قطع کرده وقت یک ساعت روز برآمده بمقام شهر چهبره رسیده مردمان حضور والا از نیل صعود اقبال فرموده در باغے باغے که بدیوار سنگے خوشنما محیط و اندرونش عمارات خوش وضع و مسجد سے سنگین بسیط بیرون شهر جانب شرق واقع است با خاصان مخصوصه طرح نشاط در رنگ انبساط ریخته دو هنده مرتب توپ سلامی از قلعه چهبره سرگزشت و جانب غرب این شهر بر فضی ست بالائے کوه مسمی به گوگر رفعتیست عجیب و بقعه ایست غریب و زیر قلعه رودیست روان بر سیل سنگستان بحاشی آن انتجار کوهے کلان کلان محل شکار دام و دد و نخچیر گرگ و اسد الغرض این علاقه شدقاً و غرباً نه فرسخ و جنوباً و شمالاً هفت فرسخ مقبوضهٔ والی ٹونک هست بتاریخ بست و هشتم ماه مسبوق الذکر روز چهارشنبه صاحبزاده حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بهادر سطوت جنگ یک جفت سانبر صید کرده بحضور پیش کردند یکے نزدیکی ماده بود نر بسیار قوی هیکل بجسامت چون اسپ کلان شاخهایش سه شاخه و ماده اش قدرے کوتاه و بے شاخ الحاصل حضور پُرنور دام اقبالهٔ در شهر چهبره تا یازده روز قیام فرمودند روز دوازدهم بتاریخ بست و نهم ماه جمادی الثانی نذر نظر بیکر نفخت آورده بندگان حضور پُرنور بهنگام نواخت ده ساعت روز از مقام چهبره روانه شده هنده اتو اب سلامی سرگزشتند بر نگاه و جوانان تفرج کنان و شکار جویان قبل از زوال بموضع چوکی نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند موضع مذکور سجاگیر حضرت وزیر اعظم امیر معظم بالقابه هست درین شب از جانب صاحب زاده صاحب بهادر نائب الریاست جمله معززین لشکر بالطعام مدعو شده و اطعمه لذیذه و متنوعه تناول کردند پس بدیگر سامان رسد چهبره بتاریخ یکم ماه رجب المرجب ۱۲۳۸ هجری روز آدینه بامداد ان از موضع چوکی روانه گشته بعد قطع یک فرسنگ بر دریائے پار رسیدند این دریا حد فاصل علاقه چهبره ریاست ٹونک و علاقه ریاست گوالیار است اگرچه آبش درین ایام از حد بیش نبود لیکن عرضش طویل و در موسم بارش و طغیانی دشوار گذار و زمینش جمله قطعات احجار مدور و ناهموار اثبات اقدام سالکان از بس مشکل و دشوار لهذا این دریا را گھوڑا پچھاڑ نامند بهر کیف ازین دریا عبور کرده در علاقه گوالیار شده تا واخت دو ساعت روز در قصبه گرٹا علاقه گوالیار که در دامن کوه بلند بفاصله پنج فرسنگ از موضع چوکی جانب شرق آباد ست فائز گشتند سامان رسد نامگر گوالیار بسیار از بسیار مهیا و تیار است بتاریخ دوم ماه رجب المرجب روز شنبه از موضع گرٹا روانه شده تا هشت ساعت روز بمقام گوتا علاقه گوالیار که از گرٹا بفاصله دو فرسنگ جانب شرق واقع ست قیام گاه لشکر فتح آثار گردید و درین مقام جهاولی انگریز ایست چونکه درین اطراف کوهستان و بیابان بکثرت و سیلاب و غار بزیادت اندیشه و خوف راهزنان و قطاع الطریقان بغایت - و هر چهارست ملک راجواڑہ

وراجپوتانہ واقع ست بنائے علیہ جبتہ تمدید شان رسالہ شصت صد سواران درین جماعتی متعین وچند افسران یوریپین مثل کپتان و
اجینٹ وغیرہ ثمکن وصاحب اجنٹ گوالیار ہم باینجا قیام پذیرست چنانچہ اجنٹ وجملہ افسران مع فوج سواران برائے استقبال و
سلام نواب عالی مقام بسرحد قصبہ حاضر شدہ ندایں قصبہ فی الجملہ آباد و بازار طویل داشتہ یار ضروریہ ہر قسم باز دیا دشاہراہ بلند ریختہ
از اکبرآباد و دہلی تا بمبئی ازین قصبہ رفتہ دستونہائے تار برقی برحاشیہ اش نصب کردہ دسپاہ سواران مسلمان کہ سہ صد جوان بودند
بندگان حضور والا را مع صاحبزادگان وخاصان کہ زائد از دو صد بودند بدعوت طعام دعوت کردند وجناب حضور معدلت نشور منظور فرمودہ ہمہ را
مسرور ومشکور فرمودند بہر کیف شب بسر آوردہ بگاہ وقت نواخت ہشت ساعت روز بتاریخ سوم ماہ مزبور روز یکشنبہ از مچھاولی گونارائن
شدہ پیش از عصر بمقام قصبہ آرون علاقہ گوالیار کہ از مچھاولی گونا جانب شرق بفاصلہ دہ کروہ واقع ست رسیدند ہمین مقام قیام
خیام دولت انضمام دست داد قصبہ آرون بسیار معمور وکلان ست بل شہریست کہ تحصیلش یک لک وبست وپنجزار ست مگر
جملہ کفرستان واہل اسلام کالملح فی الطعام آن ہم عوام نابلد از صلوٰۃ وصیام نے الجملہ شب ہمین مقام قیام گشت وناظم گوالیار رہبر و
مقام بعنوان شائستہ وآئین بائستہ رسد رسانیدہ سحرگاہان بتاریخ چہارم ماہ رجب المرجب یوم دوشنبہ ہنگام نواخت ہشت ساعت
از اروآن روانہ شدہ بعد قطع چار فرسخ بسرحد پرگنہ سروبنج علاقہ ٹونک رسیدہ بعد یک فرسخ بمقام ہمگونت پورپرگنہ سروبنج کہ از آرون
بفاصلہ پنج فرسخ جانب مشرق واقع ست فائز گشتہ چنانچہ ناظم سروبنج مع چند افسران وجاگیرداران جہت استقبال حضور والا بسرحد حاضر
شدہ ہمرکاب آمد شب ہمین مقام قیام گردید چونکہ این پرگنہ از ریاست ٹونک ست رسد اکبر رسد سحرگاہان بتاریخ پنجم روز دوشنبہ
سواران اردل ہمراہی ودیگر سواران وکپتان وناظم وجاگیرداران سروبنج بردرخیمہ دولت ضمیمہ حاضر آمدند از پیشگاہ حضور حکم عالی شرف نفاذ
یافت کہ ہمہ پیشتر روانہ شدہ بسرحد سروبنج منتظر قدوم میمنت لزوم باد دولت واقبال باشند چنانچہ جملہ مردمان وقت اشراق
از ہمگونت پور روانہ گشتہ قبل از زوال بشہر سروبنج کہ از ہمگونت پور بفاصلہ ہفت فرسنگ جانب شرق واقع ست رسیدند وبندگان
حضور والا قریب بنصف النہار از انجا سوار شدہ قبل عصر بسرحد سروبنج ظل نزول وسایہ جلول گسترند ہزاران مخلوق بفرسنگہا
چون مور ومگس جوق جوق وناظم وجاگیرداران وپیادگان وسواران بانیزہ ہا وفشان وتفنگ وعلم وپرچم وشہنائے ونقارہ وہم وزیر
ومصاحبان دوزیرہ ماسوائے آن ہم غفیر پژاوپیر باصدائے مبارک وسلامت تکبیر جوہا حلقہ زنان ونواب مستطاب لسان مہابت
بسیان تابان غرضکہ باین شوکت فخامت ونشان رئیسانہ کہ قابل دید ویاد دہ شوکت عید بود بندگان حضور پرنور ہنگام پنج ساعت روز نفاذ
سروبنج گشتہ در احاطہ کوٹ نزول اجلال جلول اقبال فرمودند ہفتدہ اتواب سلامی سرشد وصدائے شور وسرور بگردون رسید ۵

لشکرِ نواب چو انجا رسید | بود دمین تشنه که دریا رسید

باین شهر چو رسد سبل بهر منزل و بهر سمت که لشکرِ حضور مرور کرده سے هزار ها اناث و ذکور از قریات دور و دور به تمنائے مشاهدهٔ روئے حضور باجتماعِ موفور بسرِ منقدم مرور گرد آمدند فی الجمله درین دیار باوجود کثرتِ کهسار زمینِ زراعات سرسبز و شاداب فرحِ انگیز زمین بزنگِ سیاه قوی و غله خیز مخصوصاً دمین سرونج ملکِ مالوه تا مدِ نظر دوسمت بصر مزارعِ گندم و نخود عدس سرسبز و شاداب از بس و پیرامون کثرت باغات انبه و جامون و آبادی این بطرزِ عجیب و روشِ غریب واقع ست تفصیلش در بیان پرگنهٔ سرونج بالا گزشت از دو دریا بند = الغرض بعد چندے رائے دولت آرائے بندگان عالی متعالی جانب بلدهٔ بنارس بنابر حصولِ شرفِ پابوسی حضرت والد ماجد خود یعنی جناب یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بهادر دام فیضهٔ علی الانام استکام یافت شعشعهٔ برکاتِ سرمدی و لمعهٔ سادات فرزندی بتشکاتِ خاطرِ عاطر متشعل گردید ۵

چه وقتِ فرخ ست و ساعت خوب | که یوسفے رود نزدیکِ یعقوب

یعنی چون نواب یمین الدوله بهادر مژدهٔ آمد آمد فرزند دلبند بشنید بحکمِ بیدا کنارِ محبت پدری و اشتیاق دیدار نوردیده که بعد مدت مدیده و عرصهٔ بعیده عنقریب رسیده آن چنان جوش زن شد مصرع

که ساعت ساعتش یک یک قرن شد

الغرض ازین سو منازلِ وصولِ خدمتِ پدر و ازان سو لوازمِ مسئول مهانی پرسیاشدن گرفت چنانچه حضرت والد بفرطِ محبت بمقربان خاص و معززانِ باختصاصِ خویش یعنی مولوی محمد نور الحق صاحب خسته و مولوی محمد هارون رامع مبالغ کثیر دراهم و دنانیر و مصارف سواری و باربرداری خاص سرکار دولتمدار و خاصانِ دربار فی الحال برائے استقبال روانه فرمودند معتمدانِ موصوف بتاریخ یازدهم ماه مذکور دوشنبه داخل سرونج گردیدند و بعد عرضِ حاضر حضور شده بعد آدائے آداب سلام و اهدائے هدیهٔ پیام شوق التیام و فور انتظار دیدهٔ فراق دیدهٔ والا حضرت و کیفیت اضطرار خاطرِ بیقرار خود بدولت بعرض رسانیدند آن دم حضور از محبت موفور و مهر پدری بیتاب گردیده آب بدیده گردانیدند معتمدانِ مسطوره را باعزاز تمام تا قیامِ خود بسرونج حکم قامت فرمودند و مردمانِ سوئی و سپاهیانِ فوجی و سامانِ غیر ضروری را برابر انگی ٹونک امر عالی نفاذ یافت بتاریخ هفتم ماه مزبور روز یکشنبه برائے دورهٔ پرگنهٔ سرونج مع صاحبزادگان و سواران اردلی نهضت فرمودند و بعد دوره بتاریخ بست و چهارم ماه مسبوق الذکر روز یکشنبه باز بسرونج مراجعت فرمودند بتاریخ غرهٔ ماه مذکور بالا روز شنبه از سرونج روانه شده تا اوّل وقت پیشین بمقام دهیری علاقهٔ سرونج که بفاصلهٔ چار فرسنگ جانب مشرق واقعست

رسیده قیام گاه گردید و تا سه روز بسیر و تفریح بهمین مقام مستریح گشته بتاریخ چهاردهم ماه شعبان المعظم سنه ۱۳۰۸ ه مطابق بست و ششم ماه مارچ سنه ۱۸۹۱ ع حضور و الا بعد ملاحظه احوال پرگنه سرسوی نیچ و دفاتر عدالت دیوانی و فوجداری و علاقه فوج و غیره و سماعت استغاثه ها سے مستغیثان و انصاف فرمائے مظلومان دوره ختم فرموده دهم بهمین تاریخ حضور والا امر از محمد اکبر علیخان ناظم پرگنه سرسوی نیچ را بجلدوی حسن خدمات دست بسته خلعت فاخره هفت پارچه عطا نموده دهم بهمین تاریخ یوم چهارشنبه وقت نو ساعت نه ساعت روز از دهیری روانه شدند و تا چهار ساعت در قصبه گنج باسودا علاقه گوالیار قریب کالسکه بخار رسیده از دروازه گاه فرود آمده بندگان حضور وقت چهار ساعت از دهیری سوار شده بعد نماز شام در گنج باسودا از دل اقبال و جلول اجلال فرموده دوم بتاریخ پنجم شعبان المعظم یوم پنجشنبه همه روز بهمین جا قیام فرموده دو کالسکه بخار درست کلاس دو دو سکینڈ کلاس و چهار تھرڈ کلاس دو نیم ارابه اسپان اردلی و یک انجن مع برگ باداے کرایه مبلغ چهار هزار و دو صد روپیه بقبضه حکم خود آورده بعد مرور یوم پنجشنبه در شب جمعه وقت نو ساعت شب مع صاحبزادگان و خاصان و وابستگان دامن دولت که قریب دو صد نفر بود بدو کالسکه بخار سوار شده روانه شدند چونکه ارابه و انجن خاص مقبوضهٔ بندگان حضور پر نور بود بر استاسیونهائے کوچک قیام نکرده بسرعت تمام رفته بتاریخ ششم ماه شعبان المعظم روز آدینه بنو ساعت هشت ساعت روز بر استاسیون کانپور (یعنی استیشن ۱۲) قرار گرفت بندگان والاشان از سواری کالسکه بخار فرود آمده خاصه تناول فرمودند و دیگران نیز از حواے انجن مزبوره فارغ شده بالکل و شب بسطح گردیده بعده کالسکه بخار روان گردیده تا دو ساعت در استاسیون الهآباد رسیده قدرے قرار گرفته روانه شده تا آخر عصر منزل سرائے رسیده بتغییر و تبدیل انجن ساعتے تراخی دست داد بهر کیف قریب ساعت شب از انجا روانه شده تا هشت ساعت شب شنبه در بلده بنارس بر استاسیون سکرور فایز گردیده بندگان حضور پر نور الصدر بفور قرار گرفتن کالسکه بخار بتیرارانه بر کالسکه سوار شده بخط مستقیم بر کوٹهی والا منظر که خالی از اغنیا رهبر تن دیده انتظار بنظاره کنور نظر تحت جگر چشم براه بودند رسیده سرمایهٔ تاج و افسر بتقبیل پائے پدر انداخته ۵

بصاحبزادگان و خاص چاکر	بصوبه دار و هم کپتان و میجر	
بآن شوکت پدر چون دید از دور	همی گفتے که چشم مدعے کور	
پسر چون طلوع دیدار دریافت	بپا بوس پدر اشتیاق شتافت	
رسید و از ادب تسلیم سر کرد	چو خادم رو بپا بوس پدر کرد	

والا حضرت بفرط جوش محبت پدری سرفرازش فرموده بر داشته بوسها داده در سینه بسینه شدند آن کیفیت مسرت چه بعبارت آرم

که از حیطهٔ تحریر و تقریر خارج ست الغرض تا ده روز بعیش و عشرت بسر بردند و از دیار بهجر گرراحت تازه بنشاشت بے اندازه توخته
یعنی آن عشرهٔ خوم بجا بنین عشرهٔ محرم گشت اوان وداع پسر بر سر رسید پدر را داغ کهن تازه گردید بتاریخ هیجدهم شعبان المعظم
یوم چهارشنبه فرزندار جمند را بخلعت های ثمین و لباسهای زرین و تاج خسروانه و جواهر شاهانه محلی و مفخر نموده نوازیده
را بپیش چشم خویش بر مسند زرنگار بنشانیدند و جمله اعمام و اخوان و منتسبان خاندان بحضور بندگان حضور با فور السرور بندها پیش
کردند حضور نواب یمین الدوله بهادر با سامانهای بیش بها و ساز و سامان بے انتها و دو راس فرس باد نفس با جلهای
کمخواب و اطلس و یک زنجیر فیل سپید دل و دیگر سامان شاهانه و لوازم خسروانه که این بیان مختصر گنجایش طوالت آن ندارد و پسر
عطا فرمودند بتاریخ پانزدهم ماه شعبان المعظم بتاریخ ششم ماه اپریل سنین صدر بهنگام شب بمقام خاص بنارس جناب صاحبزاده
محمد عبدالرحیم خانصاحب **شرف** خلف الرشید جناب صاحبزاده حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم ابن جناب امیرالدوله بهادر
جنت آرامگاه که همرکاب حضور بعدالت نشور تشریف فرما شده بودند انتقال فرمودند انا لله و انا الیه راجعون نعش آن
مغفرت آیات خلف الصدق اعنی جناب صاحبزاده محمد شبیر علیخان بهادر **شرف** بر بتابوت نهاده به ٹونک آورده قریب
مزار جناب صاحبزاده محمد عبدالحکیم خانصاحب مرحوم برادر کلان مغفور چون گنج شایگان بزمین مدفون ساختند تاریخ انتقال آن رحمت
نصاب غفران مآب از شاعر مستند نواب محمد سلیمان خان بهادر اسد لکهنوی یادگار است ۵

رفت زدنیا جانب رضوان خان عالی همت و ذیشان — چشمهٔ فیض وجود و مروت مجمع خلق و منبع احسان
وی شرف و هم صاحب جرأت شاخ خوشنما نیکو صورت — قدر شناس اشراف نواز و ضع دار و اهل ایمان
جست اسد تاریخ رحلت چونکه دلم با صد غم و حسرت — سال وفاتش کلک رقم زد پانزده شب از شهر شعبان

۱۳۰۷ھ

و مولف هم بتعزیت آن مغفور رحمت پذیر دو ترکیب بندی بترکیب نو نرم ساخته انیست ۵

واحسرتا ز قبضهٔ رستم کمان فتاد — تیر قضا ز شست قدر بر نشان فتاد
واحسرتا که رایت آرائش بهار — از لشکر سپیدهٔ باد خزان فتاد
واحسرتا که بلبل گلزار خلق و حلم — یکبارگی بروی زمین زاشیان فتاد
واحسرتا که اختر اقبال و سروری — بر روی خاک از افق آسمان فتاد
واحسرتا که چشمهٔ قلزم شد تگرگ بار — حرف از نشست گرسنی خود بگمان فتاد

واحسرتا که نرگس شهلاش در چمن — چشمی کشود باز بخواب گران فتاد
واحسرتا که رفت شرف از جهان بدم — ایوانِ نظمِ اهلِ سخن در جهان فتاد
تا عقده‌اش ز تارِ نفس برگ وا نمود — مارا هزار عقده از دیر بر زبان فتاد

مرگش چنان بهای سخن در جهان شکست
کز نوکِ خامه ریگ بجز گوهر سخن نشکست

رفت از جهان شرف که شرافت خراب شد — قدرے که نماند که بے آب و تاب شد
آن بلبلے که نغمه بصد رنگ مے نمود — اکنون بچنگِ باز اجل لاجواب شد
آن طوطی که بود بعالم شکر فشان — تلخی فزائے ذائقه شهد ناب شد
آن ابر تر که دشت سیراب گشتِ دل — امروز خشک کام چو موجِ سراب شد
گر تیره گشت صبح طرب جیبت این عجب — مستور در میانِ کسوف آفتاب شد
دود از نهادِ اهلِ زمانه بلند گشت — دلها در آتشِ الم او کباب شد
برهم شدست دفترِ عالم ز مُردنش — شیرازهٔ کتابِ عناصر خراب شد
مطرب مخوان ترانهٔ شادی بهیچ بزم دهر — ناخوش دلم ز نغمهٔ چنگ و رباب شد

در حیرتم که از همه سیر آمدن چه بود
از جا شتاب رفتن و دیر آمدن چه بود

واحسرتا بهار ریاضِ هنر نماند — نخلیکه مے فشاند بدامن ثمر نماند
آن بحرِ پر کرمت که زدُر بود موج زن — همچون صدف کنون بکفِ او گهر نماند
آن لکه سحاب که پُر ز آبِ خضر بود — شد خشک آنچنان که نمش از مطر نماند
آن نافه که بود لبالب ز مشک تر — گردید ناپدید ز بویش اثر نماند
گیسوئے خود بُرید بماتم عروسِ عیش — کسنبلش که بود بطرف کمر نماند
افزون شراب صندلِ این غم خمار کرد — کیفیتے به بزم بجز دردسر نماند

آن مرغ رفت و گشت بطوبی صفیر سنج — از همصفیر خویشتن او را خبر نماند
گوش تمیز کر شد و سد و د راه نطق — در باغ رنگ نغمهٔ مرغ سحر نماند

از رفتن **شرف** شده یکسر ملال حیف
آخر درین حدیقه فتاد آن نهال حیف

افروختم بشعلهٔ دل شمع آه را — سوزم بچشم مردم عالم نگاه را
آن یوسف عزیز که بد در کنعان مصر تو نمک — روشن بنجن خویش نمودست چاه را
هر قطره که در غرشش از کلک من چکید — بر آسمان نشاند بخون مهر و ماه را
بگشوده اند بر رخ هر کس درِ فنا — پیمود نست عاقبت این تیره راه را
سرسبز دست جای گل از باغ برگ کاه — آن برق کو که آید و سوزد گیاه را
شمعیکه بود روشنی دودمان خویش — دید آخرش مصیبت روز سیاه را
میدانست چون محبت محبوب کردگار — شستند نه آب مرحمت حق گناه را
آن یکه تاز ترگ کفن پوش گشت ها ئے — در معرکه گزاشت تبار کلاه را

مسکن ز گور و مرکب خود از جنازه کرد
چون لاله داغ سینهٔ احباب تازه کرد

این شعله از کجا بدلم ناگهان رسید — آتش ز گرمیش که بهر استخوان رسید
این صرصر ستم بوزید از کجا کزو — در شام عیش شمع دلم را زمان رسید
این موسم بهار چه بے رنگ بوچیف — تخل طرب شگوفه نشاند و خزان رسید
آمد کدام بانگ درائے بگوش او — محمل بناقه بست و دران کارروان رسید
زخم بدل ز مردن **اشرف علی** چو بود — این واقعه جراحت دیگر بر آن رسید
آگاهی نبود ازین ماجرا مرا — تا گه بگوشم از طپش دل فغان رسید
چون من شنیدم این خبر از حضرت **اسد** — سنگ مصیبتے بدل ناتوان رسید

پرسیدمش که این خبر دردناک کیست — فرمود غم بابل زمین زآسمان رسید
عبدالرحیم خان متشرف فرقه از جهان — هنگامهٔ فسردگی از عمران رسید

گوته سخن کنم که مرادے نیافتم — جز غم بدو جهان دل شادے نیافتم

غیبت نمی کند قلم در سخن چه شد — داود دوات خون جگر در دهن چه شد
از بیستون نظم بلندست شیونے — آن تیشهٔ سعانی و آن کوهکن چه شد
آن طائر یکه زمزمه سیکرد در قفس — در یک مژه بهمزدن از چشم من چه شد
شعر و غزل بمرثیه تبدیل گشت هاے — بزم مشاعره شده بیت الحزن چه شد
گل جامه چاک ساخته باخار دامنش — آن بلبلے که بود بسار چمن چه شد
گردیده است تیره ز افسردگیش چشم — آن شمع بود روشنی انجمن چه شد
در دو هزار ادارت و سیری نشان نماند — آثار سروری جهان کهن چه شد
جا کرد بوے سوختگی در شماصها — حاصل دگر ز سوختن جان و تن چه شد

از رفتنش بقالب احباب جان نماند — چون گوهر آب و تاب بجسم دروان نماند

اے آبرو خموش ازین نوحه گستری — گلگون حنا میخور و اینجا سکندری
تا چند سینه را بخراشی بخار غم — چون گل بداغ تا بکجا پیرهن دری
کرده است زهره زمزمهٔ تعزیت بلند — بر روے ماه ریخته خون ناب مشتری
میل دلم بصبر موزون اگر شود — آید صدا ز خامه بگوشم که خون گری
آن گوهر یگانهٔ دریاے نظم را — نگذاشت چرخ خواے ز وضع بد اختری
مانند او دریے بصفت کے بهم رسد — در وطهٔ سخن که نماید شناوری
تاریخ سال رحلت او چونکه از خرد — در خواستیم گفت بگو زود دری

در یکهزار و سه صد و هفت از جهان رفت — حیران بغیر او شده بزم سخنوری
اکنون مناسب است که ترکِ سخن کنم — خاموشی اختیار بهر انجمن کنم

درین مقام کلام جناب صاحبزاده صاحب مرحوم و مغفور بزبان اردو که در بے ثباتی هستی ناپائدار نگاشته یادگار است رقم نگارم۔

غزل

زندگی سے ہم ہین عاری ہم سے عاری زندگی — یار بن بے لطف ہے کیسی ہماری زندگی
زندگی جس سے عبارت ہے وصالِ یار سے — ورنہ یون تو جسطرح گزری گزاری زندگی
یون نہین گنتے گنتے گھڑیان وعدہ دلدار کی — ایک دن ہوجائیگی پوری ہماری زندگی
یا الٰہی ہو نہ دشمن کو بھی وہ صدمہ نصیب — جیسے ہجرِ یار مین ہمنے گزاری زندگی
کہو لکہ آنکہین دمِ آخر جو دیکھا کھل گیا — خوابِ غفلت مین کٹی افسوسناکی زندگی
صحن خانہ غم مین ہمکو کنجِ مرقد ہوگیا — ہجر مین ہے مرگ بدتر ہماری زندگی
ہے یقین آگاہ گر ہوجائے لطفِ مرگ سے — اسقدر ہرگز نہوا نسان کو پیاری زندگی
بلبلا جیسے کہ دریا مین بنے اور ٹوٹ جاے — یہ ہماری ہے بقا اور یہ ہماری زندگی

ہوگے خرم ہم جو دنیا مین حباب آسا نہ پھول — اے شرف کرتی نہین کچہ پائداری زندگی

ایضاً

رہے گی بعدِ فنا بھی مری غبار مین روح — پھرے گی بنکے بگولہ تلاش یار مین روح
عجب نہین جو نکلجاے ہجرِ یار مین روح — کہ ہے عذابِ شبِ غم سے انتشار مین روح
زبس ہے یاد رخ و زلفِ مشکبار مین روح — کبھی ہے ملک حلب مین کبھی تتار مین روح
فنا ہو جو رہِ عشقِ یار جانی مین — وہ کس حساب مین مل ہے وہ کس شمار مین روح
فراق نے یہ پسِ مرگ تفرقہ ڈالا — تنِ نزار لحد مین ہے کوے یار مین روح

حصارِ تن سے نکلکر ہوئی کنارہ آخر
یہ بیقرار ہوئی شوقِ وصلِ یار مین روح

شکستہ ہو جو قفس طائرِ اوسمین کیا تحریر
مقیم ہوگی نہ میرے بتِ نگار مین روح

کبھی تو ہوگا جدا کاروان سے یہ یوسف
نہین رہے گی سدا جسم کے غبار مین روح

ادھر تو صدمۂ دوریٔ یار ہے دل کو
ادھر فشارِ لحد سے ہے انتشار مین روح

کرے گی ملکِ عدم کے سفر کا قصد ضرور
نہین رہے گی سدا جسم کے دیار مین روح

شبِ فراق مین جانے نہ دون مین کس کسکو
نہ اختیار مین دل ہے نہ اختیار مین روح

قرار سے نہ رہے گا کبھی دلِ مضطر
قیام گر ہے جبتک کہ جسم نزار مین روح

یقین ہے بعد فنا بھی نہ چین آئے گا
فراقِ یار سے گھبرائے گی مزار مین روح

خدا کی یاد سے اکدم نہ دل ہوا غافل
رہی ہے صبح و مسا ذکر کردگار مین روح

حرم مین دیر مین مسجد مین میکدہ مین شرف
کہان کہان نہ پھری جستجوے یار مین روح

آمدم بر سر مطلب حضور نواب صاحب بہادر بالقابہا رخصت فیضدرجت پدر بزرگوار طوعاً و کرہاً وداع گشتہ بسواری کالسکہ بخار کہ بقیضۂ حکم اولیاء دولت قاہرہ بود مع جملہ وابستگان و منتسبان سوار شدہ بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان روز پنجشنبہ از بلدۂ بنارس روانہ گشتند فی الجملہ یک شب و دو روز رفتہ بستم ماہ شعبان یوم جمعہ بندگان حضور والا بفور از کالسکہ بخار فرود آمدہ بسواری کالسکہ گبر استاسیون موجود بودہ نورد ریاست ٹونک شدہ شب شنبہ تا اواخت یکساعت رونق بخش ریاست شدند ہفدہم اتواب سلامی از قلعۂ معلی گذشت ۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق نہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ع یوم یکشنبہ مہاراجا راجہ بوندی حسب رائے صاحب رزیڈنٹ بہادر مسند نشین ہوئے ۔ اور مہاراجا صاحب بہادر کو برنٹ گورنمنٹ عالیہ سے سند عطا کی گئی ۔

بتاریخ نوزدہم ماہ جمادی الثانی مطابق دہم ماہ فروری سنہ یوم دوشنبہ شیخ عبدالرزاق خان کہ اوّل ہردو پلٹن خاص و عابدی کے کپتان تھے اب ہردو پلٹن مذکورہ بالا کے کرنیل مقرر کیے گیے ۔

اسی ایام مین منشی کے حضور پرنور دام اقبالہٗ سہ فرزند ارجمند مرقّہ البعاطر ہی شکم ہائے عورات مختلفہ سے متولد ہوے اونکے یہ نام رکھے گیے ۔ صاحبزادہ افتخار علیخان ۔ صاحبزادہ مُراب علیخان ۔ صاحب زادہ زبیر علیخان ۔ خاص

محل حضرت نواب صاحب بہادر بالقابہ کے یہ تین محل اوّل جنابہ بدرجہان بیگم صاحبہ المخاطب بہ ملکہ اعلیٰ زمانی بیگم صاحبہ ۔ محل دوم جنابہ ولدار بیگم صاحبہ المخاطب بہ خاتون زمانی صاحبہ ۔ محل سوم جنابہ لاڈلی بیگم صاحبہ المخاطب بہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ ۔ محل چہارم جنابہ ہاجرہ بیگم صاحبہ المخاطب بہ ملکہ عالیہ زمانی بیگم صاحبہ ۔ علاوہ ان چہار محلات عالیات کے اکثر کنیزین زیر فرش خاص رہین اور وہ صاحب اولاد ہین ۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ ہجری مطابق نوزدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ع امیر الملک والاجاہ نواب محمد صدیق حسن خان بہادر والی ریاست بھوپال بمرض سل رگراے منزل ناگزیر ہوے بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۷ھ شب آدینہ جناب برہان الدین عرف دُبلی شاہ صاحب درویش نے انتقال کیا ۔ یہ قطعۂ وفات نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

شہِ اقلیم فقر فرمان برہان دین — زین جہان فرمود چون رحلت سوے خلد برین
غرۂ شہر رجب بود و شب آدینہ ھم — از سرِ سنہ مصرعۂ اوّل اسد سالش بہ بین

آخر ماہ مئی سنہ ۱۸۹۰ع مین حضرت وزارت مآب نائب الریاست بہادر بالقابہ وراے بہادر بابو دنایک راؤ ممبر کونسل صیغۂ خزینہ جہاوی دیول کو تشریف لے گیے تھے ابتداے ماہ جون سنہ مذکور مین فائز دار الریاست ہوے اور اسی ایام مین مرزا احمد علیخانصاحب ممبر کونسل صیغۂ سرحدات و جنگلات و مدارس وغیرہ بنابر کار ضروری متعلقۂ سرحدات بتقریب دورہ پرگنۂ نیماہیرہ کو تشریف لے گیے اور جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ کرنیل محمد رفیق خانصاحب بجانب سیر و شکار گیے اور جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ کرنیل محمد رفیق خانصاحب بجانب سیر و شکار وغیرہ بجانب کلکتہ تشریف لے گیے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق نہم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۰ع میجر تھامسن صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک راہی چہاونی دیولی ہوے ۔ اسی ایام مین محمد ممتاز حسین خان وکیل سرکار حاضر ہاوس رؤیدہ نسبی منوبل راجپوتانہ نے بمرض استسقا بعمر ہفتاد سالگی انتقال کیا ۔ بجاے وکیل مرحوم مرزا حسن بیگ صاحب لکھنوی کہ ایک مدت سے امیدوارانہ ٹونک مین قیام پذیر تھے دربار کی جانب سے مامور کیے گیے ۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۷ ہجری جشن سالگرہ حضور پرنور بصد کروفر بحسن اختتام منعقد ہوا بدستور سابق بجا مراتب مذہ سلامی اتواب و ذیعزت عمل مین آئے اس تقریب فرحت قریب مین مولف نے یہ قصیدہ بطور ترکیب بند ترکیب نو لکھا ؎

ز آب تیغش گل زخمی بدل از خنده نم
شبنم آلوده شود از خرهٔ گریانم

بر سرم ابر گر از قوس قزح بارد نیز
من همان تشنه لبی قطرهٔ آن پیکانم

جیب و دامان نظر تا چمستان گردد
وقت آنست که گل گل شگفد مژگانم

گر بپرسد سبن گبر و مسلمان دارند
عالم کعبه و دیرم همه مذهب دانم

این که در دیده سبن می نگری امید یست
که برون آوری از خلد مکده حیرانم

خنده زهر یست بلبز لب شکر شکنش
گریه شهد یست بذوق دهن جانانم

دل بیتاب نگهدست بآن گرد اسبے
چشم بر آب نشاندست باین طوفانم

سر قدم ساخته آیم بطواف در او
سر ز تنها نه کشد سوے حرم حولانم

خار در دل ز نظر بازی هر گل دارم
خون نظر تا ز نفس بلبل دارم

گریه کو تا ز دل آلودگی ما ببرد
سیل تند آید و این خشت بدریا ببرد

چه شد آن طره پیچیده که از دل
بار دیگر هوس زلف چلیپا ببرد

کاش آید بنظر کافر ترسا بچه
که بدیرم ز در مسجد اقصے ببرد

تنگ شد بر دل شوریدهٔ من وسعت شهر
کو جنونیکه مرا جانب صحرا ببرد

خال رخسار تو آن راهزنی میداند
که هزاران دل شوریده بیغما ببرد

می شناسم خضر و راهنماے مقصود
بدلیلیکه مرا شوق تو از جا ببرد

آن چنان دیدهٔ تر تازه چمن آراے
که دل خون شده ام میل تماشا ببرد

چشم از دیدهٔ یعقوب کند بیدا عشق
زنگ آلودگی از روے زلیخا ببرد

ورطهٔ شوق بجوش ست کنون با یدوید
که کجا کشتی من موج تمنا ببرد

شام افسانه دراز ست سحر کوتاه است
از پریشانی من طرهٔ او آگاه است

کشتهٔ شوقِ محبت که بجایے برسم
تشنهٔ لب خرم و بر آبِ بقایے برسم

جذبهٔ مهرِ جهانتاب بکجا شبنم گل
سحر از کسبِ هوایِ بیضایے برسم

کرده ام راه گم اے خضرِ رسا بنوازی
تا که در ساحلِ مقصد بنوایے برسم

بالِ و پر سوخته پروانهٔ دور از بزم
جذبهٔ اے دل که بآن شمعِ لقایے برسم

استخوان با سگِ هر کو شکنم تا بکجا
مدد اے بخت که در ظلِ همایے برسم

چاشنی شکرِ تالهٔ زارم دارد
همچو نے تا بلبِ او نوایے برسم

سر بشوریده نیاید بدرِ هیچ فرد
چه شود من که بلطفِ کفِ پایے برسم

بسکه تنگ آمدم از کارِ فروبستهٔ خویش
دارم آهیسوئے عقده کشایے برسم

نامهٔ خویش سیه کرده ام از کلکِ خطا
تا سوئے موجهٔ دریاے عطایے برسم

شوم از دیدهٔ خونبار رخ زمزم را
سر و چشمم کنم خاک جنان مقدم را

مژده ایدل که نویدِ سحرے می آید
یارِ بیمهرِ من از رهگذرے می آید

ناوکِ درد که دوشم ز کمان خاسته بود
بسنگر اکنون به نشانِ دگرے می آید

این چه گردیست که از راهِ دلی می خیزد
این چه بحریست که از چشمِ تری می آید

در ریشِ اگهیم نیست ز پا و سرِ خویش
کسے چو من از دلِ و جان بیخبرے می آید

پنبه امروز ز گوشِ شنوا بیرون کن
که طپان نالهٔ خونین جگرے می آید

هیچ مرا از دلِ دیوانه نخے باید بود
که بتقریبِ زمین بوسِ درے می آید

آب و تابے که بسبکِ سخنم پیوست ست
این همه در بقبولِ خطرے می آید

قلم را بسرِ از مدحِ همایون شور ست
در ثنا و صفتِ بخت وری می آید

یعنے نواب سخی ابن سخی ابن سخی
بجوان بختیِ او کے دگرے می آید

آمدم از کرمت تا که بضاعت ببرم

مایه از بندگی تو باطاعت بدرم

بروت آمده ام قفل زدر برداری — بارِ غم از دلِ این خسته بگر برداری
تو که نواب جهانی بنهایت الطاف — دستِ من گیر و ازین راهگذر برداری
روی آئینهٔ من صاف نگردد روزے — زنگ با صیقلِ همت تو مگر برداری
دور نبود ز سخاے تو که بهر سائل — گوهرِ گنجینهٔ یاقوت دگر برداری
داد خواه آمده ام پیشِ تو از حادثهٔ — دستِ رحمت تو نه آئی که ز سر برداری
ریخته حنظلهٔ افلاک بکامم زهرے — تلخیِ ذائقهٔ رام را بشکر برداری
خارِ کلفت ز دلِ غمزده ام برچینے — آستینم دگر از دیده تر برداری
روز من تیره چو شب گشت کنون دیر چراست — همچو خورشید ز رخ پرده سحر برداری

سیه ها یه در آغاق مرا مایهٔ تو

برسم باد سلامت چو همایهٔ تو

آبرو سنت و نظم همه مدحت تست — نگران دیدهٔ او در صلهٔ رحمت تست
برتر از چرخ بود منزلت ایوان ترا — حلقهٔ خورشید درخشان بدر دولت تست
رسد طائر نظاره باوجے که توئی — آسمان زخم شده جاروب سگش فرصت تست
حاتم و رستم و سهراب و سکندر محراب — هر یکے زین همه دریوزه گر شوکت تست
غرهٔ سنهٔ ۱۲۱۵ از خوان نوال تو کسے — همه آفاق پر از ائده نعمت تست
رتبه ام را بکرم از دگران برتر کن — که در دین دل من آرزوے خدمت تست
حرمت بند مکن نام خداوند بلند — عزتے گر بجانم بدهی عزت تست
عیب عریانیِ هر نخل بهاران پوشد — جامے کن که مرا هم پوسِ خلعت تست
متنرم بدعا بلبل نطقم شده است — که هوا خواهِ بهارِ چمنِ دولت تست

تا جهانست فلک تابعِ فرمان تو باد


نواب جناب غفران مآب محمد ابراہیم علی خاں صاحب بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای رئیس رامپور

تا بود گوئے مہ و مہر بچوگانِ تو باد
للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد پسِ پردہ تقدیر پدید

یعنی حسب خواہش خاکسار برابر انکسار سرکار والا تبار سے مؤلف کو خلعت فاخرہ عطا ہوا - اوسوقت مولف نے بدیہہ یہ قصیدہ کہا ؎

بشادی رقصدم جان و تن امروز
فراوان خرمی دارم من امروز
برنگین نغمہ شد ہر بلبلے مست
کہ آن آمد گل و رونِ گلشن امروز
عطائش را بخوبی نام ائد
سخن گوشد زبانِ الکن امروز
کہ نام نامی ابراہیم خان ست
زجودت مے فرازم گردن امروز
چنان بالیدہ ایم از خلعتِ تو
نے گنجیم در پیراہن امروز
ز خورشیدِ جمال ذرہ پرور
جہانے تیرہ گشتہ روشن امروز
توآنی کز نوال و رنگِ طبیعت
برآمد کارِ جود و گلشن امروز
ز وصفت اے مداوج شرافت
سخن بر عرش دارد مسکن امروز
دعاے آبرو دارد اثرہا
برائے تو دعا شد جوشن امروز
الٰہی تا جہان باشی تو باشے
ترا باشد دعا گو حسن امروز

اسی ایام مین مسجد رحمو واقع محلہ وزیر گنج حوض بنا ہوا - چنانچہ مؤلف نے حسب درخواست سردار خان افغان ساکن سنبل یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

شد بنا حوضِ مسجدِ رحمو
فکر کردم چو بہرِ آن تاریخ
آبرو کردش رقم فی النور
چشمۂ محض دو جہان تاریخ ۱۲۱۳

اسی بام مین حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے کوٹھی باغ کیرو مین بنوائی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

بناشد ست کنون از جناب فخر الملک
دعا ماست که آباد و باد و هم سرسبز
اسد بفکر و تاریخ او زیک مصرع
ز عیسوی سن ہجری عیان شود بنما

مکان دماغ که بُرد از دلم قرار و شکیب
ز چشم و هر نه یارب رسد باد آسیب
دمے چو کرد تامل سروش داد نہیب
هزار و دو صد و شصت صد و دہم نود سال حبیب

۱۲۶۰

تباریخ بست و ہشتم ماہ ذی قعدہ ۱۲۶۰ ہجری مطابق پانزدہم جولائی سنہ ۱۸۴۴ عیسوی آٹھ بجے دن کے حکم فضائیم بندگان حضور والا نسبت شعرائے ہمجلسۂ خاص ممیزت اختصاص صادر ہوا کہ مصرع طرح ذیل پر دن کے بارہ بجے تک غزلین لکھکر پیشگاہ اقبال مین عرض کرین مصرع طرح (ایک طول طویل داستان ہے) حسب الحکم حضوری بمصداق الامر فوق الادب خاکسار نے بھی چند اشعار عاشقانہ لکھکر بارہ بجے سے اوّل وقت حضور والا مین طرح مذکورۂ بالا پر ایک قصیدہ لکھہ لیا مگر بہنگام پیشی حضور والا بسبب تنگی وقت بجملۂ شعرا چند اشعار عاشقانہ عرض کردے اور یہ قصیدہ کا سُنانا اور کسی وقت خاص پر موقوف رکھا وہ قصیدہ یہ ہے ؎

یہ طُرفہ طلسم آسمان ہے
حیرت زدہ جس سے اک جہان ہے

گم اسکا ہے اس طرح سرو بن
جس کا نہ پتہ نہ کچھہ نشان ہے

وہ کُنہ ہے اس کی ناپیدار ہو
حیرت مین یہ جس سے سب جہان ہے

یہ طُرفہ بہین ہے جس سے ہر روز
دامان سپہر گلفشان ہے

انجم سے یہ پردۂ نگارین
نیرنگ مشعبدہ جہان ہے

اس دائرۂ عدم مین جب سے
یہ مرکز خاک درمیان ہے

ہر ظلمت و نور ہے پدیدار
ممتاز یہ نار سے دخان ہے

ہر لحظہ نیا ہے رنگ عالم
ہر لحظہ یہ تازہ کاروان ہے

ہر دم ہے بتجدد اضافات
ہر لحظہ تغیر زمان ہے

ہر دم وہ بتجدد یکین ہے
ہر دم وہ تبدل مکان ہے

دیکھے سے ہو جسکے عقل مخبوط
سُننے سے فسردہ جسکے جان ہے

جب گردشِ دھر سے کسیکو
ہرگز نہ ثبات اِک زمان ہے

پھر اہلِ نظر کو کس سبب سے
سودائے تعلقِ مکان ہے

حاشا کہ نہین یہ جائے عبرت
بلکہ یہ مقامِ امتحان ہے

یا مزرعِ آخرت ہے دنیا
یا باغِ ارم کا تخمدان ہے

نیکی و بدی و خیر و شر سے
جو کچھ ہے یہان وہی وہان ہے

دنیا کی نمود و زیب و زینت
گلبانگ درائے کاروان ہے

مہتابِ شبِ چہاردہ مین
پیرایہ جامہ کتان ہے

ہے فصلِ بہار کو چمن سے
جو نسبتِ موسمِ خزان ہے

ہے کثرت سے واقعی گمان کو
جو تیر کو نسبتِ کمان ہے

اغلاطِ مراتبِ اضافات
آئینۂ حسنِ جاودان ہے

دنیا ہے وہ مصرعِ حوادث
ہر دم جو سوئے عدم روان ہے

محفوظ وہی ہے جو ازل سے
اِس ورطۂ غم سے برکران ہے

جبلج وہ فخرِ اہلِ اسلام
مصداقِ خلاصہ بیان ہے

یعنی وہ خلیلِ کعبۂ دل
جو ہند مین قبلۂ زمان ہے

یکتا وہ رئیس لوٹنک جسکا
ہر شخص جہان مین مہ خوان ہے

سردار جہان امین الدولہ
جو مظہرِ فیضِ جاودان ہے

باوصفِ تعلقاتِ دنیا
مقبولِ خدائے دو جہان ہے

ظاہر مین ہے گروہ آدمی زاد
باطن مین فرشتۂ جنان ہے

ازبسکہ ہے اوسکی صاف طینت
سایہ سے ظہورِ عکسِ جان ہے

پیشانی سے اوسکی نورِ ایمان
فانوس سے شمع سان عیان ہے

ہے اوسکی شگفتہ طرزِ تقریر
اخلاق مین گرچہ چیستان ہے

وہ شعر کہ شعرِ زبانی — مضمون سے جسکے درفشان ہے
وہ نشہ کہ نشہ جس سے ہر صبح — پیرایۂ بزمِ آسمان ہے
دیکھے سے جمل ہو جسکے خوان — وہ خلق کا اوسکے گلستان ہے
گر خلق مین ہے یگانۂ عصر — بخشش مین وہ حاتم زمان ہے
دیکھے سے ہو خلق جسکے حیران — وہ فرِ دشکوہ عرِ شان ہے
وہ جود و کرم ہے جس سے عالم — توصیف مین اوسکے ترزبان ہے
ہے سررِ چشمِ اہلِ فروت — یہ اوسکی جو خاکِ آستان ہے
کیا رفعت شان ہے بارک اللہ — جس سے خجل اوجِ آسمان ہے
وہ جود و سخا وہ بذل و ایثار — خجلت زدہ جس سے بحر و کان ہے
سحبان کو مقابلہ مین اوسکے — کیا تابِ طلاقتِ لسان ہے
فیضان سے اوسکے آستان کے — ہر استہ رشکِ کہکشان ہے
اے معدنِ فیض کیا عجب ہے — تیرا جو زمانہ مدح خوان ہے
گر قبلۂ خلق ہو بجا ہے — تیرا وہ مبارک آستان ہے
لب سے ترے معجزِ مسیحا — ہر بات مین سو طرح عیان ہے
اعجازِ مسیح مین فسانہ تھا — یہ تیری زبان درفشان ہے
ہے عام تراوشِ فیض جس سے — ہر بزم مین تازہ داستان ہے
تمثیلِ سخا مین ترے مذکور — ہر قصہ عہدِ باستان ہے
ہے فیض سے ترے سرورِ خلق — ہر غمزدہ تجھ سے شادمان ہے
اخلاص سے آبرو ہمیشہ — ہر بزم مین تیرا مدح خوان ہے
اب ختمِ کلام ہے دعا پر — ہر لحظہ جو وردِ ہر زبان ہے
ہو نخلِ مراد تیرا سرسبز — جبتک گلِ صبح درفشان ہے

تتابع بست و دوم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ مطابق نہم اگست ۱۸۹۱ء روز شنبہ جشن سالگرہ بندگان حضور پرنور دام اقبالہ بصد احتشام بعرض ظہور آیا۔ مؤلف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ۵

ہمچو نے سوختم بنالۂ آہ ۔ کس نشد از نوائے من آگاہ

دست و پا مے زنم بدریائے ۔ مے نیابم در آب دیدہ شناہ

چشمکم گر ننالم از دردے ۔ بار کوہے نمی کشد بر کاہ

ہمچو یوسف درین زمانہ مرا ۔ جور اخوان خفتہ است بچاہ

باعث سینہ چاکیم یار است ۔ ستمگرہ دار دکتان زیر نو تاہ

آشنایان شدند بیگانہ ۔ مے کنند از کلام من اکراہ

بر نیاید ز دست کس کارے ۔ روسے ابنائے روزگار سیاہ

ہمرہان رفتہ اند و من ماندم ۔ در بیابان عشق حال تباہ

من ندانستم این خرابی ہا ۔ مے ندانستم این صعوبت راہ

چہ دراز است این سفر را عمر ۔ کہ بر فتن نمے شود کوتاہ

کفر مے بارد از مسلمانان ۔ کہ صنم خانہ گشت بیت اللہ

بہ کہ زنار در گلو بندم ۔ بہ کہ تسبیح بگسلم ناگاہ

مردم از دست فرقہ دجال ۔ سوئے مہدی روم شفاعت خواہ

خواہش خاطرم برآن آورد ۔ کہ بجویم کنف (یعنی پناہ) ازان درگاہ

آسمان مرتبت امین دولہ ۔ آفتاب سپہر عزت و جاہ

آنکہ شد کامیاب از و آفاق ۔ آنکہ زو یافت جملہ خلق رفاہ

آنکہ او گشت آسمان سخا ۔ آنکہ عالم از و گرفت پناہ

یار او جشن کہ بس گران سنگ ست ۔ آسمان زان شدست پشت دوتاہ

نیست در عہد تو کسے ناخوش — عالمے گشت خوش ازین درگاہ
موجۂ بحرِ عفو تو بجہان — یکقلم شستہ است خطِ گناہ
پیشِ انصافِ عالم آرایت — عدلِ نوشیروان نیاید راہ
ابرِ بذلِ تو گر کند بارش — ننماید بخوب وزشت نگاہ
از دلیری وازشجاعتِ تو — شیرِ ژیان گریخت چون روباہ
کردم اوقات در صفاتِ تو صرف — خامہ باشد برین حدیث گواہ
آبرو مدح خوانِ دولت تست — اے پناہِ مقامِ خلق اللہ

کیفیت ملاقات حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ با نواب وایسرائے کشور ہند بدار الخیر اجمیر

بتاریخ بست وہشتم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء آٹھ بجے دن کے حضور نواب صاحب بہادر مع شش سرداران مفصلہ ذیل بسواری کالسکہ بنابر استقبال نواب وایسرائے کشور ہند کہ داخل دار الخیر اجمیر ہونے والے تھے اسٹیشن پر تشریف لے گئے تفصیل ہشت سرداران ہمراہی حضور والا یہ ہے۔ افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ تسی آئی ای نائب الریاست۔ وایس پریزیڈنٹ محکمہ تحقیقیہ کونسل۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر مفخم۔ جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر شش رخلف الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر **شرف**۔ اولاً حضور والا نے مع سرداران ہمراہی فائز اسٹیشن ہوکر صاحب کمشنر بہادر سے ملاقات کی اور اوس درجہ مین جو وسار مفصلہ ذیل کے واسطے قرار دیا گیا تھا تشریف لے گئے ہر رئیس کے سرداران ہمراہی کرسیون پر اونکے پس پشت بیٹھے تھے جبوقت نواب وایسرائے کشور ہند جے پور کی طرف سے اسٹیشن پر تشریف لائے اعیان سلامی کے توپخانہ سے سر ہوئے۔ اولاً نواب وایسرائے کشور ہند ریل سے

اوتکرولونیٹر فوج کی طرف تشریف لے گئے اوسکو ملاحظہ فرماتے ہوئے واپس آئے پھر ہرایک رئیس سے مصافحہ کیا اور مزاج پرسی
کی چنانچہ بندگان حضور والا سے بھی مصافحہ کرکے مزاج پرسی فرمائی - صاحب کلان بہادر راجستان کہ وہیں تشریف رکھتے تھے
ہرایک رئیس کا تعارف کرتے گئے بعدازاں مینوسپل کمیٹی کی طرف سے جسکے پریزیڈنٹ لاک صاحب بہادر پرنسپل میو کالج
تھے اڈریس پیش ہوا اور لاک صاحب نے اوسکو پڑھکر سنایا گورنر جنرل بہادر نے اوسکے جواب میں ایک اسپیچ بزبان انگریزی
پڑھی بعدازاں نواب وایسرائے کشور ہند بسواری کالسکہ کوٹھی سیٹہ سمیرل فرودگاہ خود پر تشریف لے گئے حضور والا بھی بسواری
کالسکہ سوار ہوکر شمل دیگر رو سار فرودگاہ خود پر تشریف فرما ہوئے اسی تاریخ ۲ بجے ۴۰ منٹ پر حضور والا مع نوسرداران مفصلہ ذیل
بتاریخ ملاقات نواب وایسرائے کشور ہند بسواری کالسکہ جانب فرودگاہ گورنری روانہ ہوئے صاحب ایجنٹ بہادر ہارڈوتی وٹونک
وقت مقررہ سے کچھ منٹ پیشتر سرکاری کوٹھی پر تشریف لے آئے تھے جسوقت تین بج کر ۴۰ منٹ گذرے سواری
حضور والا فرودگاہ گورنری پر پہونچے بگھی تک انڈر سکرٹری وصاحب ایڈی کانگ واسطے استقبال کے آئے اور برآمدہ
کے سرے تک فارن سکرٹری نے پیشوائی کی نواب وایسرائے کشور ہند نے اپنے جائے نشست سے چند قدم
بڑھکر حضور والا کا استقبال کیا داہنی طرف نواب وایسرائے کشور ہند کے حضور والا اور بعد حضور والا کے صاحب ایجنٹ
بہادر بعدازاں نوسرداران مفصلۂ ذیل کرسی نشین ہوئے - اسمائے نوسرداران ہمراہی حضور والا بدین تفصیل ہیں - جناب
صاحبزادہ محمد خانصاحب مامون حضور - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ
حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر شوکت جنگ - جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - جناب صاحبزادہ
احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ - جناب صاحبزادہ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر مکرم -
جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر نثار خلف الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر
شرف - جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب - سید محمد عثمان صاحب بخشی الملک - اور اسیطرح نواب
وایسرائے کشور ہند کے اول کرنیل ٹریو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجستان اونکے بعد فارن سکرٹری وپولیٹیکل سکرٹری
وملیٹری سکرٹری ودیگر افسران اسٹاف کرسیون پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اور اوسکے بعد حضور والا نے ایک سو ایک
اشرفی نذر کی نواب وایسرائے بہادر ودیگر حاضرین دربار کھڑے ہوگئے اور نواب وایسرائے بہادر نے اشرفیون پر ہاتھ رکھدیا
اور پھر کرسی پر تشریف فرما ہوئے جملہ حاضرین دربار اپنی اپنی جگہ پر کرسی نشین ہوئے پھر دیگر سرداران ہمراہی حضور نے ایک ایک

اشرفی نذر کی نواب ویسراے کشور ہند نے سرداران نذر گزرانیدہ کی نذرین ہاتھ سے چھوکر معاف کین - اور ہر ایک کا تعارف صاحب ایجنٹ بہادر کرتے گئے اور درمیان حضور والا و نواب ویسراے بہادر کے میجر تھامپسن بہادر ترجمان تھے - جو کہ پینتگاہ علیا جناب ملکہ قیصر ہند سے ماہ مئی سنہ ۱۸۹۷ء بہ تقریب سالگرہ سال حال جنابہ ممدوحہ سے حضور والا کو خطاب درجۂ اعلی نائٹ گرینڈ آف دی موسٹ اکسیلنٹ آرڈر آف دی انڈین امپائر - یعنی خطاب درجہ اوّل - جی - سی - آئی - ای - عطا فرمایا گیا لیکن ابھی کوئی تقریب عطائی خطاب کی نہین قرار دی گئی تھی اس ملاقات مین نواب ویسراے بہادر نے تجویز عطا کرنے اوس خطاب کی فرمائی اور حسب منشاے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان و صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مقام کلکتہ سے جامہ مروب یعنی وہ جبہ جو بوقت عطاے خطاب زیب تن کیا جاتا ہے ریاست نے طلب کر لیا تھا وہ حضور انور کے ہمراہ کوٹھی گورنری پر بھیجا گیا چنانچہ بعد اداے تذر جملہ سرداران ہمراہی کے صاحب فارن سکرٹری بہادر نے نواب ویسراے بہادر کشور ہند سے اجازت واسطے حکم ملکہ معظمہ کے جو متعلق عطاے خطاب تھا حاصل کی اور وہ حکم فارن سکرٹری نے پڑھکر سنایا بعد سنا دینے حکم کے باجازت نواب گورنر جنرل بہادر فارن سکرٹری و اسسٹنٹ سیکرٹری حضور والا کو اوسی برآمدہ مین ایک جانب پیش نواب ویسراے بہادر کے لے گئے اور لباس پہنایا اور وہ تمغہ مع پٹہ کے زیب تن فرمایا بعد ازان فارن سکرٹری نواب ویسراے بہادر کشور ہند کے روبرو لے گئے نواب گورنر جنرل بہادر نے ملکہ معظمہ کا فرمان بزبان انگریزی پڑھا جسکا ترجمہ یہ تھا کہ مین ملکہ معظمہ کیٹرنس سے مختار کیا گیا ہون کہ آپ کو اعلی درجہ کا خطاب عطا کرون بعد ازان اپنے ہاتھ سے ہار طلائی جو تمغہ کے ساتھ منسوب تھا نواب صاحب بہادر کو پہنایا حضور والا نے شکریہ سلام نواب ویسراے بہادر نے حضور والا کو کیا ہر شاہی مین باجہ بجنا شروع ہوا نواب ویسراے بہادر نے حضور والا کو مبارکباد دی اور کہا کہ مین یہ دعا کرتا ہون کہ آپ کی ترقی عمر ہو اور عزت زیادہ عرصہ تک حاصل رہے اوسکے بعد حضور والا کھڑے ہوئے سوا ے نواب ویسراے بہادر کے جملہ اہل دربار کھڑے ہو گئے بعد ازان حضور والا نے ایک اسپیچ بزبان اردو کی جسکا یہ مضمون ہے حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے جو اس معزز تمغہ کی عزت آپ کے مبارک ہاتھون سے مجھ بخشی ہے مین دل سے اوسکا شکرگزار ہون خدا ہماری قیصر ہند کو باقبال رکھے - مین قیصرہ ہند کی وفاداری اور خیرخواہی مین بخت ثابت قدم رہون گا میرے شکریہ کی اطلاع آپ قیصرہ ہند کے حضور مین کردین - اسی مضمون کا ایک اسپیچ زبان انگریزی مین علیحدہ ورق پر لکھا ہوا تھا وہ حضور والا نے گورنر جنرل بہادر کو دیدیا بعد ازان ویسراے بہادر نے اپنے ہاتھ سے حضور والا کا عطر ملین کیا اور دیگر سرداران ہمراہی کا عطر و پان

صاحب انڈر سکرٹری نے کیا اور شمل استقبال کے صاحبان موصوف نے مشایعت کے وقت سترہ سترہ فیر سلامی کے ادا کیے بعد ازاں حضور والا رخصت ہو کر فرودگاہ پر تشریف لائے - ملاقات بازدیدہ کا وقت ۷ بجے شام کا مقرر ہوا - سلامی کی ضرورت نہوئی کیونکہ وقت قریب غروب آفتاب تھا چنانچہ اس بات کو صاحب کلان بہادر نے بھی منع کر دیا تھا بعد ملاقات رئیس کشنگڈہ نواب گورنر جنرل بہادر کی بازدید ملاقات حضور والا سے مقرر ہوئی پونے سات بجے چار سرداران مفصلۂ ذیل بگھی پر سوار ہو کر قریب احاطۂ کشنگڈہ متوقف رہے -

تفصیل اسمائے سرداران مذکوریہ ہے

جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ محمد حسان صاحب مامون حضور - جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر مشیر حضور والا صاحب ایجنٹ بہادر گاڑی میں سوار ہو کر تین سو قدم آگے حسب دستور مستمرہ تشریف لے گئے چونکہ وہ جگہ کہ فاصلہ تھی اس وجہ سے حضور والا صاحب ایجنٹ بہادر کوٹھی رئیس کشنگڈہ کے قریب لب شاہراہ بگھی پر کھڑے رہے جسوقت نواب وایسرائے کشور ہند کی گاڑی مقابلہ میں آئی حضور والا و صاحب ایجنٹ بہادر نے گاڑی سے اُتر کر نواب وایسرائے کشور ہند کو سلام کیا وایسرائے بہادر ممدوح الممدوح نے حضور والا صاحب ایجنٹ بہادر کو اپنی بگھی میں سوار کر لیا اور اسی بگھی میں فرودگاہ سرکاری پر نواب وایسرائے کشور ہند تشریف لائے اور جس بگھی پر سے وایسرائے کشور ہند اُترے وہاں سے تا کرہ سرخ بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اور سائبان زرین چوبہائے نقرہ پر نصب کیا گیا تھا اور اوسکے نیچے چوکی کا فرش کہ بالشت بھر بلند تھی کیا گیا تھا اوّل غالیچہ بچھا کر اوسپر بساط زر کاری بچھایا گیا تھا بالا اوسکے کرسی سیمین پر نواب وایسرائے کشور ہند تشریف فرما ہوئے اور لارڈ صاحب کے بائیں جانب زیر تخت کرسی سیمین پر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ اور اوسکے قریب صاحب ایجنٹ بہادر کرسی سیمین پر بیٹھے اور بعد صاحب بہادر موصوف کے سرداران و معززان ریاست کرسی نشین ہوئے -

تفصیل اسمائے سرداران حاضرین یہ ہے

حضرت وزیر اعظم امیر مکرم افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ جناب محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ - سی - ایس آئی نائب الریاست - وایس پریذیڈنٹ محکمہ مخشمہ کونسل - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ

جناب[۱] صاحبزادہ محمد خان صاحب مامون حضور۔ جناب[۲] صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر لیہ جنگ۔
جناب[۳] صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تھور جنگ۔ جناب[۴] صاحبزادہ امیر خانصاحب بہادر شوکت جنگ۔
جناب[۵] صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم بالقابہ۔ جناب[۶] صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر شرر۔ جناب[۷] صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ[۸] محمد حفیظ اللہ خانصاحب۔ خان[۹] بہادر بابو دانا کیاؤ ممبر کونسل صیغہ تزینہ وذخیرہ۔ حافظ[۱۰] محمد عثمان خانصاحب بخشی الملک۔ حافظ[۱۱] محمد یوسف صاحب میر منشی ریاست۔
خانصاحب[۱۲] محمد رحیم اللہ خان کپتان[۱۳] عبدالعلیخان۔ چنانچہ ان پندرہ نامون کی فہرست محکمہ اجنٹی مین بیشتر سے بھیجدی گئی تھی داہنی طرف حضور والا کے کرنیل ٹریوور صاحب رزیڈنٹ راجستان بعد ازان فارن سکرٹری کرسی نمین پر بیٹھے اونکے بعد سادہ کرسیون پر دیگر سکرٹران وافسران اسٹاف بیٹھے نواب وایسرائے کشور ہند نے حضور والا سے گفتگو کے شروعیہ دس منٹ تک کی دونون مین ترجمان صاحب اجنٹ بہادر تھے چونکہ اوسوقت حضور والا پر تمغہ دار عطیہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند زیب گلو کئے ہوئے تھے وایسرائے بہادر نے اثنائے گفتگو مین یہ بھی فرمایا کہ۔ نواب صاحب بہادر جو آپ کو تمغہ عطا ہوا اور اسوقت مین آپکو اُسے پہنے ہوئے نہایت بشاش دیکھتا ہون یہی پورا ثبوت حضرت قیصرہ ہند کی طرف آپکی خیرخواہانہ خیالات کا ہے۔ اوسکے جواب مین حضور نواب صاحب بہادر نے شکوری ظاہر فرمائی اِسکے بعد حضور والا نے نواب گورنر جنرل بہادر و صاحب کلان بہادر راجستان وفارن سکرٹری و پرائیویٹ سکرٹری و ملٹری سکرٹری و صاحب اجنٹ بہادر اڑدوتی دتونک کا اپنے دست مبارک سے عطر بان کیا و دیگر صاحبان اسٹاف وغیرہ کا عطر بان حضرت وزیر اعظم امیر مخدم بالقابہ نے کیا بعد ازان نواب گورنر جنرل بہادر رخصت ہوئے حضور والا سواری گھر کی پہونچا کو آئے اور باقی مشایعت نواب گورنر جنرل بہادر نے معاف فرمائی۔ چار سردارن ریاست نواب وایسرائے کشور ہند کو اونکی فرودگاہ تک پہونچانے گئے۔ حضور نواب صاحب بہادر نے دارالخیر اجمیر مین رئیس کشنگڈہ سے ملاقات کی حضور والا وایسرائے کشور ہند کے دربار ہولی مین بھی تشریف لے گئے تھے جو کہ نو بجے رات کو منعقد ہوا تھا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ اکتوبر پانچ بجے شام کے وقت میرواڑہ پولین دیران پورہ کے قواعد میرواڑہ پلٹن کے میدان جانوانی مین جو حضور وایسرائے ہند نے ملاحظہ فرمانی تھی وہان بھی حضور والا تشریف لے گئے تھے اسی تاریخ نواب وایسرائے کشور ہند نے میو کالج اجمیر کو ملاحظہ فرمایا اور طلبا کو انعامات تقسیم کئے اوس جلسہ مین بھی حضور والا تشریف فرما ہوئے تھے۔

حضور والا نے براہ فیاضی و دریادلی مبلغ ۱۰۰ سو روپیہ متولیان درگاہ حضرت خواجہ خواجگان و متعلقین درگاہ میران صاحب کو عطا فرمائے بعد ازاں حضور والا منفصت فرمائے دارالریاست ہوئے ہنگام فائزی حضور انور اتوار ۱۶ سلامی قلعہ معلی سے سر ہوئین - اسی ایام مین جناب صاحبزادہ احمد علیخانصاحب رونق خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے بمقام سیے پور انتقال فرمایا وہین اونکو دفن کیا - یہ اونکا کلام فصاحت انضمام ہے ۵

زیور ہوئے ہین بسکہ تمہارے بدن کے پھول
قدرگران سے ہوگئے ہین لاکہ من کے پھول

تو ہی تو ہے قبر پہ دو نسترن کے پھول
ہین آج تیرے کشتۂ رنج و محن کے پھول

وہ چشم شوخ دیکھکے ہو لا رمیدگی
فرط خوشی سے پاؤن گئے ہین ہرن کے پھول

عاشق ہزار جان سے ہے با تو پہ عندلیب
گویا کہ منہ سے جھڑتے ہین اوس گلبدن کے پھول

فرقت مین اوسکے چین کہان فرش خواب پر
اخگر ہین سب بچھائے ہوئے یاسمن کے پھول

ہم مرگئے ہین عشق مین اوس گلعذار کے
رکھنا ہمارے سینہ پہ اندر کفن کے پھول

معنی ثمر ہین شاخ ہین مصرعے زمین ہے بیخ
الفاظ جانفزا ہین نہال سخن کے پھول

بے شبہہ چار چاند لگین اسپنے بخت کو
پائین جو یار کے سر پر گردن کے پھول

شیرین نے گل جو تیسرے دن کہائے ہاتھہ پر
یہ رمز ہے کہ آج ہوئے گو کہن کے پھول

کیا کیا سر شکستے جگر گون کی ہے بہار
دامن مین ہین یہ لالہ خونین کفن کے پھول

لخت جگر ہین قیس کے صحرا مین جابجا
یہ سرخ سرخ کوئی سمجھتا نہ بن کے پھول

آمد ہے کس نگار کی رونق کی بزم مین
کیا کیا سہ تنک شمع جلتے ہین بن کے پھول

بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ ہجری مطابق چہاردہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ء روز شنبہ دن کے گیارہ بجے پیر امین الدین صاحب سابق میر منشی و حال پنشن یاب ریاست ہذا نے بعارضۂ درد قولنج انتقال کیا - اس وقوع ناگزیر کے تیسرے روز حضور انور دام اقبالہٗ و حضرت وزارت مآب بالقابہ بنابر فاتحہ خوانی میر منشی مغفور کے مکان پر تشریف لے گئے بعد اظہار کلمات حسرت انگیز و الفاظ تاسفی آمیز واپس تشریف فرما ہوئے بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ ہجری جناب صاحبزادہ محمد خیر علیخانصاحب بہادر

نے نو بجے شب کے اثنائے گفتگوئے شعر و سخن مین ایک مصرعہ کسی اُستاد کا پڑہکر مولف سے فرمایا کہ آپ اسطرح پر غزل فرمائین - مولف نے بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر مصرعۂ مطروحہ پر بجائے غزل یہ قصیدہ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کی مدحت مین لکھکر نو بجے شب کے سنایا وہ قصیدہ یہ ہے -

مژدہ اے دل بتِ نازک کمرے می آید
گلرخے عشوہ گرے لب شکرے می آید

تیغ ابروش ندانم بچہ زہر آب گرفت
زخم ہر جا نم ازو کارگرے می آید

متحیر شدہ چشمم زجمالِ رخِ او
گاہ شمسے بنظر گہ قمرے مے آید

بر جبین فتنہ و افشان برخش ہمچو نجوم
بتِ کافر دو شے سیم برے مے آید

از طپیدن دلِ من میکند آگاہ مرا
شاید از کوے کسے نامہ برے می آید

مدوا ے عشق کہ گم کردہ رہ امن و امان
دل سوے بادیۂ پُر خطرے مے آید

گر شوی باخبر از خویش توانی دانست
ہر دم از عالمِ دیگر خبرے مے آید

از لئے خامۂ من زہرہ نوا ے آموخت
خلق در وجد ازین شور و شرے می آید

شوق من گشت غزل خوان چو ہزاران بہار
کان صنم نامِ خدا از سفرے مے آید

غزل

باز از مصر نسیم سحری مے آید
بوئے جان بخش ز آغوش برے می آید

میرسد یوسفِ گم گشتہ بسوے کنعان
نخلِ یعقوب مرا بارگ و برے مے آید

عشق بر کوہ کن و قیس نگر دید تمام
گر کسے رفت بجا ئیش دگرے مے آید

سروری نگذری از نالۂ دل سوختگان
کار بسیار ز بے پا و سرے مے آید

از نظر بازی روے تو شد آئینہ خراب
سیل حوادثش از چشم ترے مے آید

بے خضر کس نتواند کہ برا ہے برسد
رہنمائے بلے از راہبرے مے آید

ہست اے مُغ بچگان کز در این میکدہ ہا
شور مستانہ بے بادہ سرے مے آید

گریه شادی سیلی رخ مجنون شوید | گرد آلوده اگر از سفری می آید

از فسون آبرو دانم که تبه خواهد کرد
شوخ چشمی بت جادو نظری می آید

شد کباب نگمین دل من سوزش شمع | اشک پروانه صفت ره سپری می آید
کو دکان دامن پرسنگ شمارفت کجا | شور دیوانه ز هر بام و درے می آید
گل شگفت ست بباغ من ازین تازه نوید | که بمژگان سر بیداد گرے می آید
همچو پروانه گرا ے شمع نه غلطم چکنم | جز طپیدن چه ز بے بال و پرے می آید
از صریر قلم بے خرد آگه نبود | ناخوش از نغمه داود گرے می آید
دشمن خامه من تا چو نگین نقش زناند | بهر انصاف سوے نامورے می آید
شیر دل شیر توان شیر علیخان شرر | که مهما از نظر او قمرے می آید
نیست محروم بدونیک ز خلقش بجهان | ابر بارنده بهر خشک و ترے می آید
بگرد چشمش اگر سوے نهال خشکے | تازه در شاخچه اش برگ و برے می آید
همچو گل پنجه همت اگر او بکشاید | صورت غنچه بهر مشت زرے می آید
شاد مانند ز باغ کرمش فاخته گان | که ازان سرو بدامن ثمرے می آید
سنگ را لعل چو خورشید نماید نظرش | این همه کار ز فیض نظرے می آید
مے بر د نفع در آفاق ز خلق و کرمش | هر که نالان سوے او ار مضرے می آید
آب و تاب کف جودش صدفے گر نگرد | منفعل جانب بحر از گهرے می آید
تیغ او گر بصف جنگ بر آید ز نیام | هر دم از رخ نو بد ظفرے می آید
چه کلام ست کز بهر شنیدن بدرش | هست هر جا که صاحب هنرے می آید
نیست ممکن که در آید بسخن اوصافش | هر چه آید بزبان مختصرے می آید
از دعایم همه در هاے اجابت وا شد | طرفه کار از من بے پاوسرے می آید

زلفِ شب تا بروزِ روشنِ دشمن فشان | تا کہ از شامِ نوید صبحِ مے آید

عمر و جاہش بجہان روز بروز افزون باد | کہ بجوشِ چو من موج گرے می آید

جناب صاحبزادہ صاحب بہادر ممدوح المدح نے اِس قصیدہ کو سُنکر بواعزاز و فرمائی خاکسار قصیدہ کو دونوں ہاتھوں سے اُٹھا کر اپنے سر پر رکھلیا - اور مؤلف کی نسبت بنظر مزید قدردانی و استنوازی ایسے کلمات تحسین اور آفرین کے فرمائے کہ حیطۂ تحریر سے افزون اور حیز تقریر سے بیرون ہے - بتاریخ سوم ماہ مسطور سنہ صدر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر مقدم الوصف نے خاکسار کو قصیدہ کے صلہ مین خلعت فاخرہ عطا فرمایا - اوسیوقت خاکسار نے خلعت کے شکریہ مین یہ بدیہہ قطعہ کہا ؎

شبِ غموم بسر گشت و صبح عیش دمید | در نشاطِ بروئے جہانیان بکشاد

سرور و عشرت و آرام و عمر و دولت و جاہ | خوشی و خرمی و عیش و مدعا و مراد

رسیدہ اند بامید و آرزوے تمام | بر آستانِ بلندت سپے مبارکباد

مہِ سپہرِ سعادت خان شیرِ علے | فروغِ چشمِ کرم آفتابِ دانش و داد

توئی چراغِ کرم شمعِ بزمِ لطفِ انم | کہ یافت روشنی از تو محفلِ ایجاد

توئی جریدۂ جراءت توئی کتابِ نعم | کہ کندۂ تو بالطافِ جور را بنیاد

بسوئے منزلِ دورہ اُفتادست | گرفت نازِ تو دینِ محمد استمداد

نمود امر مرا از برائے مدحے | چو در زمانہ سخن آفرید بر رب عباد

زبان کسِ زبانے نے رسد آرے | کجاست بلبل و کو زاغ خیرہ زشت نہاد

مدام بادترا اینچنین سخاوت و جود | بحق احمدِ مختار و آلہ الامجاد

بتاریخ ششم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق بیستم دسمبر سنہ ۱۸۹۰ عیسوی جناب مولوی سید علی احمد صاحب ابن حضرت سید احمد میر صاحب ابن حضرت شاہ میر صاحب بہادری سابق میر منشی و پنشن یافتۂ دربار ٹونک نے جو کہ ایک بڑے لائق و فائق

دستگیری و پرہیزگاری بزرگان ٹونک سے تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی حضرت مغفرت مآب قرابت مین مولف کے پھوپھا ہوتے تھے مگر درحقیقت مولف جناب غفران مآب سے طریق فقر کا طالب تھا حضرت مغفرت ایاب نے مرض الموت سے پیشتر وہ باتین جو سینہ بسینہ خاندان نقشبندیہ مین چلی آتی تھین براہ شفقت مربیانہ و توجہات مرشدانہ مولف کو تلقین فرمائین - اور وظایف اور اوراد خاندانیہ تبرکیات خاص تعلیم فرمائی - اور دو چار عمل اور ہوتے کہ مولف بہیت جناب صاحبزادہ محمد اسعد یار خانصاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج حضوری بنابر قدیمی حضرت مرحوم مغفور حاصل ہوا انہا بنظر معتقد لوازمی حسبۃً للہ بتائے - اس مقام شجرہ عالیہ خاندان نقشبندیہ لکھا جاتا ہے -

بعد توحید خدائے ذوالجلال
وز پس نعت رسول باکمال

شرح سازم شجرہ پیران خویش
میوہ ہائے معرفت ریزم پیش

پیر من سید علی احمد بدان
مرشد اہل طریقت بیگمان

مرشدش سید نصیر الدین بدان
حافظ و حاجی و عالم بیگمان

مرشد او قدوۂ اہل تمیز
قطب دین عقدہ کشا عبد العزیز

مرشد او والدش قطب جہان
ہادی دوران و سالک اللہ بدان

مرشد او والدش عبد الرحیم
شمع عرفان صاحب قلب سلیم

مرشد او قدوۂ آل عبا
شاہ عبد اللہ پیر رہنما

مرشد او شیخ آدم باکمال
رہبر او شیخ بہتر بیمثال

مرشد او شیخ عبد الباقی ست
آنکہ در بزم حقیقت ساقی ست

خواجہ امکنگی ست او را خضر راہ
او ز درویشی محمد بادشاہ

ہادیٔ دینش محمد زاہد ست
آنکہ رب العالمین را شاہد ست

مرشد پاکش عبید اللہ بدان
خواجہ یعقوب ست پیرش بیگمان

مرشد پاکش بدان بیچون و چند
آن بہار الحق والدین نقشبند

رہبر او حضرت سید کلال
خواجہ بابا ہست پیرش بیمثال

مرشدش خواجہ علے را یتسنی — خواجہ محمود ست پیرش بے سخنے
خواجہ عارف رہبرش دان اے پسر — خواجہ عبد الخالق اورا مرید
خواجہ یوسف مرشدش بقبیل و دقال — رہبرِ او بو علی فرخندہ فال
مرشدِ او بو الحسن خرقانی ست — آنکہ در حق با قے از خود فانی ست
بو الحسن از بایزید ارشاد یافت — او ز جعفر صادق این اسناد یافت
جعفرِ صادق امامِ روزگار — کرد بیعت را ز قاسم آشکار
مرشدِ قاسم بجز سلمان مدان — رہبرِ او حضرت صدیق خوان
صدرِ دین صدیق اکبر قطبِ دین — مستفید آمد ز ختم المرسلین
نسبتِ دیگر کنم بر تو بیان — آن امامِ جعفر صادق عیان
داغت این نسبت ز آبائے کرام — بر روانش صد درود و صد سلام

یا لمعے از طفیل این کبار — در دو عالم جلوہ حاجاتم بر آر

بتاریخ نہم ماہ جمادی اوّل ۱۳۰۸ ہجری مطابق بست و سوم دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء بزم شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سلمت جنگ باصبیہ رضیہ جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بصد شوکت و احتشام منعقد ہوئی روشنی و آتشبازی کی حد اگرم بازاری تھی مین باجہ و کمپنی پٹان کی سلامی کی ادا الگ بانکپن دکھا رہی تھی جملہ صاحبزادگان و اہل خاندان و اہلکاران و معززین ریاست شریک جلسہ تھے - نوشہ ذی جاہ کو سرکار والاجاہ سے دو لاکھ روپیہ کا سامان جہیز حسب تشریح ذیل عطا ہوا۔

تفصیل سامان جہیز

زیور مرصع و طلائی و نقرہ ہر قسم ۱ لاکھ — ظروف نقرۂ و خیرہ ۱ لاکھ — پالکی ۱ — فینس ۱ — پھپکیٹ طلائی و نقرہ ۱ — پلنگ طلائی و نقرہ ۲ عدد

پلنگ سادہ نفیس ۶ عدد — اسپ مع زیور طلائی و نقرہ ۲ — نقد ۳ لاکھ

سہرا از مولف

آیا جسوقت مرے نوشہ کے رخ پر سہرا
بنگیا مطلع انوار سراسر سہرا

رشکِ خورشید ترا زوئے منور ہی بنے
پرتو رخ سے نکیون ہو مہ انور سہرا

ہون ہوا رخ نوشہ پہ کہ سہرے پہ نثار
اوس سے یہ بڑھکے ہے اور اس سے ہی ڈھکر سہرا

کیون چکا چوند نہو چشم تماشائی کو
کہ چمک مین ہنین کچھ برق سے کمتر سہرا

بڑھکے توحسن مین ہے اہل جہان سے نوشہ
سبکے سہرون سے نکیون ہو ترا بہتر سہرا

آگیا اور بھی جوبن ترے رخ پر نکھرے
ہے مگر آئینۂ حسن کا جوہر سہرا

نظرِ بد کی حفاظت کے لیے لازم ہے
سورۂ نور پڑہو دیکھکے انور سہرا

کیئے کسطرح سے آویزش جیا اسکو
کہ بلائین تری لیتا ہے یہ جھک کر سہرا

چمن دہر مین سرسبز رہے تو الیاس
سایۂ عرعر خضر کا ہو ترے سر سہرا

ہو مبارک تجھے یہ جشن یہ شادی نوشہ
آبرو ترے لیے لایا ہے نکر سہرا

تبا تاریخ پانزدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء بندگان حضور پرنور دام اقبالہ بطور سیر و شکار بجانب دیہات پرگنہ ٹونک تشریف فرما ہوئے۔ اولاً موضع ڈہونڈ پہین رونق افروز ہو کر وہان کے تالاب مین جال سے مچھلیون کا شکار کھیلا بڑی بڑی توے مچھیان جال مین آئین وہ ہمراہیان حضور کو تقسیم ہوئین۔ پھر وہان سے حضور والا موضع کوڑیرہ کو تشریف لے گئے وہان کے مسمی رام ناتھ پٹیل اور اپنے چند پٹواری نے حضور والا مین حاضر ہو کر نذرین پیش کین بعد ازان پنچگانہ حضور والا مین دست بستہ ہو کر یہ عرض کی کہ بندگان حضور رخود بدولت و اقبال نے ہمارے گانون مین کہ درحقیقت ہمارا سب دہن دولت حضور والا ہی کا ہے رونق افروزی فرمائی ہمکو بڑی عزت بخشی امیدوار ہین کہ ہم غریبون کی دعوت جو جوارکی منظور فرمائی جاوے اگرچہ یہ دعوت حضور پرنور کے کب لائق ہے مگر اسمین ہم غریبون کا اعزاز فائق ہے۔ حضور والا نے بڑھ کر ہی عزت افزائی اونکی دعوت منظور فرمائی موصی الیہا نے سامان دعوت مہیا کر کے بندگان حضور پرنور دام اقبالہ و جملہ ہمراہیان حضوری کی دعوت کی۔ چالکان

وسائیسان و اردبیگیان ہمراہی کو پیشے تقسیم کیے - بعد الفراغ دعوت مشائیہ حضور پُرنور دام اقبالہ کے سلام کو حاضر ہوئے - بندگان عالی متعالی نے براہ عزت افزائی ہر دو سیسیان مرقومہ الصدر کو خلعت مین ایک ایک دوشالہ و سیلہ پہندیل و دستار عطا فرمائی - بعد ازان سے حضور پُرنور موضع ممانہ کو تشریف لے گئے وہان کے تالاب مین بھی جال سے مچھلیون کا شکار کھیلا (۴۷۷) مچھلیان پکڑین بعد وہ مچھلیان حسب الحکم بندگان والا شان شہر ٹونک مین بھیجوا کر اہل خاندان مین تقسیم کردی گئین بعد وہان سے حضور والا موضع نیاٹیلہ مین رونق افروز ہوے - یہ موضع شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ کی جاگیر مین ہے - اس موضع مین بندگان عالی متعالی حضور مغفور الدوام قبلہ نے چار روز تک قیام فرمایا شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ جاگیردار موضع مذکور نے بحسن ارادت خاص چار روز تک برابر بندگان حضور والا کی بڑے دھوم دھام سے دعوت کی اور کل ہمراہیان و معززان حضوری کو اپنے ساتھ دستر خوان پر کھانا کھلایا اور چاکران و سائیسان و ہمراہیمان و دیگر عوام الناس کو خوراک اور پیشے دیے بندگان حضور والا نے اس چار روز کے عرصہ مین موضع مدارسی پورہ دھمڑ پورہ دلوکر کنڈی کلان و سندیڑہ کی بٹیرون کو ملاحظہ فرمایا اور دو بہین بنفس نفیس تین ہرن شکار کیے وہان سے چار بجے شام کو مدارسی پورہ کی بٹیر کیطرف ہوتے ہوئے سوا سات بجے رات کے حضور والا موضع ہجرز مین تشریف لائے اور شب کو یہین آرام فرمایا - علی الصباح اودا پٹیل نے پیشگاہ حضور مین حاضر ہوکر نذر دی بعد ازان دست بستہ گذارش کی کہ حضور والا مجھ غریب کی بھی دعوت قبول فرمائین حضور والا نے بنظر ترحم پٹیل مذکور کی دعوت منظور فرمائی موصی الیہ نے نہایت اہتمام کے ساتھ دعوت حضور انور کی فرمائی بعد تناول طعام دعوت حضور پُرنور نے پٹیل مسطور کو خلعت مین ایک دوشالہ ایک مندیل ایک سیلہ ایک بکری عطا فرمایا اوسی روز دو بجے دن کے مغرب کی جانب سے ایک سخت آندہی آئی - بعد تھوڑی دیر کے وہ آندہی فرو ہوگئی - یہ وہان سے حضور کرامت ظہور چار بجے دن کے تانگہ پر سوار ہوکر ٹونک کو روانہ ہوئے حضور والا نے مغرب کی نماز دریاے بناس پر ادا فرمائی یہ وہان سے حضور والا بگھی پر سوار ہوکر رونق افروز قلعہ معلی ہوئے - یہ ماہ جمادی سنہ ۱۲۸۹ھ شب جمعہ کو صاحبزادہ محمد یعقوب خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خانصاحب مرحوم نے انتقال کیا - بتاریخ نہم ماہ ذوالحجہ سنہ ۱۲۸۹ھ ایک شخص مسمی غلام قادر خان نیبال فایز ریاست ہذا ہوا ریاست کو خفیہ طور سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ شخص مفسد فتنہ انگیز ہے اور اسکے پاس ایسی بہت سی مصنوعی جعلی تحریرین ہین جو کہ درمیان گورنمنٹ و دربار ہند کے بدظن کردینے والے ہین چونکہ ریاست ہذا قدیم سے خیر خواہ برٹش گورنمنٹ ہے بنا

علیہ ریاست نے ایسے مفتری مفسد شخص کی گرفتاری ضروریات سے تصور فرمائی - اوسکو حکمت عمل سے خود اُبلوا کر گرفتار کیا - عند التحقیقات اوسکے پاس سے ایسی مصنوعی جعلی کاغذات برآمد ہوئے جنکو نامبردہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا چنانچہ وہ سب کاغذات نامگفتہ سے لیکر بندگان حضور والا نے معرفت وکیل کے اجنٹی ہاڑوتی مین بنابر تحقیقات روانہ فرمائے اور بابت گرفتاری نامگفتہ بذریعہ خریطہ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک کو اطلاع دی اوسکے جواب مین جو صاحب اجنٹ بہادر نے بنام نامی حضور معدلت ظہور خریطہ بھیجا ہے بنابر معائنہ ناظرین باتمکین درج ذیل ہے وہو ہذا -

نقل خریطہ میجر تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاوڑتی وٹونک - موسومہ بندگان حضور

نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ

نواب صاحب مشفق مہربان کرمفرمائے مخلصان سلمہ اللہ تعالے - بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات کمشرف ضمیر تودہ تحریر کیا جاتا ہے یہ مشفق من بمقدمۂ غلام قادر خان جسکی گرفتاری ریاست ٹونک مین ہوئی - یہان سے رپورٹ بتوسط صاحب کلان بہادر راجستان گورنمنٹ ہند کو بھیجی گئی تھی - اوسکے جواب مین جو بھی ذریعہ حکم محکمہ رزیڈنسی راجپوتانہ نمبری ۱۲۲ - موخہ ۱۲ - جولائی ۱۸۹۱ع سرکلر ایڈرا گورنمنٹ ہند نمبری ۲۶۹۴ - موخہ ۳۰ - جون سنہ حال اس مضمون سے وصول ہوا کہ مشفق نے جو کارروائی خیر خواہانہ کرکے اطلاع اوسکی صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک کو کی مشفق کی اس کارروائی سے بہت خوش ہوئے جناب نواب وایسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند سمین خوشنودی ظاہر فرماتے ہین کہ مشفق نے اس مقدمہ مین جو کچھ کیا وہ بہت واجبی کیا - اور یہی تحریر فرماتے ہین کہ اس مقدمہ مین تحقیقات ہو رہی ہے ہنوز غلام قادر خان زیر حراست رہے لہذا بپاس اطلاع حوالہ قلم محبت رقم ہے امید کہ دوستدار کو ہمیشہ خواہان خیریت مزاج لطف امتزاج تصور فرما کر بارسال مکاتبات بہجت آیات مسرور و متبسم فرماتے رہین فقط بہجت و شادمانی ہمیشہ رہے - تحریر تاریخ ۱۴ - جولائی ۱۸۹۱ع روم شہزینہ نمبر ۷۶۱ دستخط صاحب اجنٹ بہادر بخط انگریزی -

ماہ جون سنہ صدر مین مولوی ظہور الحق صاحب پیشکار نوجداری چھیڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک بمرض دبا رگہائے منزل ناگزیر ہوئے - تباریخ یازدہم ماہ شوال المکرم ۱۳۰۸ھ بصلہ خیر خواہی و حسن خدمات نمایان حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ سے وفات نوفت

بمعرض وقوع آئی جس بنظر قدردانی و بزرگ نوازی اپنے عم بزرگوار یعنی حضرت وزارت مآب کو حضور والا نے خوشنودی مزاج اقدس کا ایک پروانہ جسکے صدر میں القاب میں لفظ (جناب) اضافہ فرما کر دونوں اسمے الفاظ میں جو اپنے بزرگوں کی نسبت استعمال فرماتے جاتے ہیں عطا فرمایا چنانچہ اوسکی نقل بعینہ درج ہے :-

جناب عموی صاحب مظہر عنایت و کرم مجمع اشتیاق اتم افتخار الامراء فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی - نائب الریاست سلامت - بعد سلام مسنون واضح خاطر شریف آنکہ ریاست کے مرتبہ سے جو عزت کہ خدا سے تعالے جل جلالہ نے اس نیازمند سگ درگاہ الہی کو عطا کی اوسکا احسان خارج از بیان اور افضال بے شمار ہے - لیکن دل سے تم میرے عم مکرم بجائے والد معظم کے ہو بنکو ہر طرح سے تمہاری ذات پر بھروسہ ہے اور تم ریاست کے کام کو کمال خیرخواہی و دلسوزی سے جیسا کہ چاہیئے انجام دے رہے ہو اور علاوہ ازیں تمنے اپنی بزرگی اور فرض منصبی کے سبب سے درمیان میرے اور گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے رشتۂ اتحاد و محبت بڑے استحکام و صفائی کے ساتھ قائم کیا علی ہذا القیاس میرے نیج کے اور ذاتی معاملات میں بھی تم اپنی بزرگی سے ایسا خیال کرتے ہو کہ بڑوں کو اونکی بزرگی اور بڑائی کے لایق ہوتا ہے تم ہی اتنا خیال اور دلسوزی نکرو تو کون کرے گا کسواسطے کہ تم میں اور والد ماجد میں کیا فرق ہے والدہ اگرچہ دوسری ہیں صلب اور خون ایک ہے پھر بھروسہ تم پر ہو تو کس پر ہو کسی موقع پر کوئی قضیا اگر کسی اہم امور معاملات ریاست میں مجھسے کوئی ذرہ گذاشت ہو تو جیسے کوئی بزرگ فہمایش اور نصیحت کیا کرتے ہیں تم بھی اوسکا نفع اور نقصان مجھکو سمجھا دیا کرو کہ یہ کام اسطرح ہونا چاہیئے کیونکہ یہ بھی تمہارے منصب بزرگی کی شان ہے نہ دوسرے کی - دیکھو لا ایک امر میں تمنے میرے حکم کے موافق تعمیل کی گو وہ کچھ بڑی بات نہ تھی تاہم یہ بھی علامت اوسی تمہاری خیرخواہی اور بزرگانہ خیال کی یہ بھی نسبت ہے تم کبھی میری طرف سے کسی قسم کے خیالات اپنے دل میں مضمر مت کیا کرو اگر کوئی بات ہوگی تو نازش محمول ہوگی خدانخواستہ دل سے کبھی وہ بات نہوگی اگر سماعی یا قیاسی باتوں پر تم اپنے دلمیں خیال کرو گے تو بیشک تمہاری بزرگی کے خلاف ہوگا - جب سینہ یہ خیال کیا کہ بجلدہی آپ کی خیرخواہی اور کارگذاری کے آپ کے ساتھ کیسے پیش آوں غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک تحریر دلی خوشنودی کی آپ کو دوں بنابرین آپ کی شان بزرگی کے موافق یہ تحریر آپکو لکھی گئی آپ اسکو سرمایۂ خوشنودی تصور کرکے ہمیشہ اپنے پاس رکھیں فقط

مرقوم ۱۵ شوال ۱۳۰۵ ہجری بموجب حکم حضور انور ادام اقبالہٗ شافیۂ بقلم حافظ محمد ممتاز الدین -

آور حضور پرنور ادام اقبالہٗ نے خاص انہیں وجوہات بالا کی وجہ سے جسطرح اپنے عم مکرم حضرت وزیر اعظم بالمقابہ کو پروانۂ خوشنودی

خراج عطا فرمایا اسیطرح اپنے برادران والاشان کو بھی عزت افزائی کی نظر سے بعطائے خطابات جنکی تفصیل درج ذیل ہے باضافہ الفاظ (برادر سجان برابر) ایک ایک پروانہ مرحمت فرمایا۔

تفصیل خطابات

اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ۔

افضل الامر انتظم الملک صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ۔

نجم الامرا احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ

ممتاز الامر امنظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیر جنگ۔

چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ بجنسہ درج ذیل ہے۔ برادر سجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز و افر تمیز اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ طال عمرہٗ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ چونکہ تم حضور کے چھوٹے بھائی اور برادر عزیز القدر ہو تمہاری اطاعت و تابعداری سے طبیعت فیض طویت حضوری کمال خورسند ہے جیسے چھوٹوں کو بڑوں کی تابعداری کرنا چاہیئے سو ہی اطاعت تمہاری طرف سے ہے اور کبھی کوئی امر خلاف مرضی سرکاری تمسے نہوا ہے اور نہو اور نہ کوئی تم مین جوہر لیاقت کارگذاری یہی بہت ہے اور جو کام تم سے لیا جاوے وہ تم بڑی دلسوزی اور خیرخواہی سے انجام دے سکتے ہو اور جو کام اب بھی کر رہے ہو وہ بھی بہت عمدگی سے انجام کو پہونچ رہا ہے تمنے حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام خانگی یا ریاست کے امور ہون اون مین تم سے مشورہ اور صلاح لیگئی یا لیجاوے سو تم نے عمدہ صلاح دی اور آیندہ دے سکتے ہو اور یہ مثل صفحۂ روزگار پر مشہور ہے کہ بھائی کے برابر نہ دوست ہے نہ دشمن پس دشمنی تمسے معدوم ہے اور دوستی اور خیرخواہی آشکارا ہے تم اوس مثل کے لفظ اول الذکر کے مصداق ہو ہر طرح سے حضور کے قوت بازو اور مستند خیرخواہ ہو جب حضور نے یہ خیال فرمایا کہ اس تابعداری کے جلد تین تمہارے ساتھ کسطور سے پیش آنا چاہیئے بعد غور یہی بہتر معلوم ہوا کہ ایک تحریر دلی خوشنودی کی تکمیل بجاوے بنا علیہ بعین رضامندی خاطر اقدس پر پروانہ سند خوشنودی مزاج تکمیل عطا فرمایا جاتا ہے اسکو ہمیشہ باعث اعزاز سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵۔ شوال ۱۳۰۱ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ مشافہۃً بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک۔ وبخط نائب صاحب بہادر اور اسی مضمون کے تین پروانے انمین الفاظون کے ساتھ حضور والا سے بنام صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر

مظفر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر
ولیر جنگ عطا ہوئے - اور اسی تاریخ تین پروانے منجانب حضور انور متضمن خوشنودی مزاج اقدس بالفاظ جداجدا یکے بنام
جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و دیگرے بنام جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و کرنیل علیدرزی
خان مرحمت ہوئے چنانچہ نقل ہر سہ پروانہ بعینہ درج ذیل ہے - اخوی صاحب مہربان مظہر اشفاق بے پایان شمس الامرا نظام
الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ تم حضور کے عموزاد بھائی ہو اور تمہاری اطاعت
و تابعداری سے طبیعت فیض طویت حضوری کما حقہ خورسند ہے اور چونکہ حق تابعداری و اطاعت سے وہی اطاعت
تمہاری طرف سے ہے اوسمیں کسیطرح تمہاری طرف سے فرق نہیں ہے اور کوئی کبھی امر خلاف مرضی مابدولت تم سے
نہوا ہے اور نہوا و نہوگا تم میں جوہر لیاقت اور کارگزاری بخوبی ہے اور جو کام تمسے لیا جاوے وہ تم بڑی دلسوزی اور خیرخواہی
سے انجام دے سکتے ہو اور جو خدمت ریاست کی تمہارے سپرد کیگئی اوسکو بھی بہت عمدگی سے تم نے انصرام کیا تم نے
حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام خانگی یا ریاست کے امور ہوں اونمیں تم سے مشورہ اور صلاح
لیگئی یا لیجاوے تو تم نے عمدہ صلاح دی اور آیندہ بھی نیک مشورہ دے سکتے ہو اور تم ہر طرح دلی خیرخواہ اور مستند
خیراندیش ہو بنا علیہ بجلدوی حسن کارگزاری و اطاعت و فرمان برداری تمہاری کے بعین خوشنودی خاطر اقدس یہ پروانہ
خوشنودی مزاج کا عطا فرمایا جاتا ہے ہمیشہ باعث اعزاز سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال سنہ ۱۳۰۰ ہجری بموجب
حکم حضور انور دام اقبالہ بقلم حافظ محمد یوسف میرمنشی دیرالملک - دستخط نائب صاحب بہادر

صاحبزادہ صاحب بسیار مہربان دوستان مجمع خوبیہائے نزادان اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر
فتح جنگ نمبر کرنسل صیغہ فوج سلامت بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ قدیم الایام عہد نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ سے
تمہاری جدامجد و والد مکرمکو اور خیرخواہ بزرگان مابدولت و اقبال رہے ہمیشہ اون سے خیرخواہی و سرکار ریاست و قوع عین آئین
اس وجہ سے طبیعت فیض طویت بزرگان مابدولت و نیز مابدولت خوشنود و خورسند ہے علی ہذا القیاس تمنے عہد نواب
وزیرالدولہ بہادر مرحوم سے آج تلک بڑے بڑے کارہائے ریاست مشمل الہلکاری اعلی وغیرہ نہایت خیرخواہی و امانت و دیانت
سے انجام کو پہنچائے کہ مزاج حضرت جداامجد نواب وزیرالدولہ صاحب بہادر مرحوم و حضرت والد ماجد و نیز حضور مابدولت تم سے
ہمیشہ خوشنود رہا علاوہ ازیں قدیم سے خاندان سرکاری سے تم قرابت قریبہ بھی رکھتے ہو اور ہمیشہ سے مطیع اور فرمان بردار حضور کے



مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

رہے ہو کسیطرح کا فرق تمسے وقوع مین نہین آیا ہے اور تمنے اپنی تجربہ کاری اور لیاقت اور جوہر کارگزاری کو اپنی حسن خدمت اور شایستگی سے حضور کے قیاس سے زیادہ منصبہ شہود پہنچایا بڑے بڑے کامون مین ریاست کے تمسے صلاح ومشورہ لیا گیا تو تمنے عہد صلاح اومین دی ابتدائے مسند نشینی حضور مابدولت سے آج تک تم ہرطرح خواہ بردار ما بدولت کے رہے ہو تمہاری خیرخواہی اور نیک سگالی پر حضور کو یقین کلی ہے اور حضور کو تمسے یہی امید ہے کہ ہمیشہ اسیطرح خیرخواہ اور جان نثار سرکاری رہوگے جسطرح سے تمہارے بزرگون نے روسار سابقین کے دلین اپنی اطاعت اور تابعداری سے جگہ کی اوسیطرح تمنے بھی اپنی زبان بزاری سے حضور کے دل مقبل منزل مین جگہ بالی بنائر علیہ بجلدی حسن کارگزاری و اطاعت وفرمان برداری تمہاری کے لہذا خوشنودی خاطر اقدس پر پروانہ خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے ہمیشہ باعث اعزاز تصور کرکے سند اُسے اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۲۳۰ ہجری بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ بمشافہۃ بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک - دستخط نائب صاحب بہادر -

کرنیل صاحب مہربان شیخ عبدالرزاق خان بہادر سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد تمہاری متعلق جو کام کئے گئے جیسے کہ صیغہ فوج یا متعلق ڈیوڑیات کا اون کامون کو تم نے ایسی کارگزاری اور خیرخواہی کے ساتھ انجام دیا کہ جس سے طبیعت حضور انور تم سے نہایت خوشنود ہوے اور ڈیوڑیات کا کام جو کہ بڑے ذمہ داری کا ہے کمال امانت اور دیانت سے جسطرح کہ حضور کو تم سے یقین تھا تمنے کیا طبیعت بابدولت داقبال بدین وجہ تمسے خوشنود ورضامند رہے - اگر سوائے اِن کامون کے دوسرے کام بھی تمسے لئے جاتے تو اون کامون کو بھی تم بخوبی انجام دے سکتے تھے اوجو کہ قدیم سے تعلق ڈیوڑیات کا تمہارے گھرانی مین چلا آتا ہے تم نے اپنی باپ کے لیاقت اور قدامت کو پوری طور سے بتادیا اور اپنی لیاقت کا بھی ثبوت پورا اظہار کردیا علاوہ ازین محلات کے جاگیر کا بھی جو تمنے انتظام کرکے آمدنی کو ترقی دی اور رعایا کو خوش رکھا یہ امر مزید تر تمہاری کارگزاری کا باعث ہوا بنائر علیہ یہ پروانہ سند خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے اسکو باعث اعزاز سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۲۳۰ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ بقلم حافظ یوسف میر منشی دبیر الملک -

اِسی ایام مین خانصاحب محمد آصف خان پرگنہ علی گڈہ کی نائبی مقرر فرمائی گئی اور صاحبزادہ محمد صابر علیخان اولاً پرگنہ مذکور کے پیشکار رہے درینولا پرگنہ سرونج کی منصفی پر امور ہوئے سید وحیدالدین صاحب نائب ناظم عدالت دیوانی پرگنہ چھلاگھر کے منصف ہوئے اور بجاے اُنکے حافظ عبدالقادر مامور ہوئے شریف احمد نائب وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنسی شرقی راجپوتانہ تحصیلداری پرگنہ سرونج پر مقرر ہوئے بتاریخ بست دوم ماہ ذی الحجہ

۱۳۰۸ھ ہجری مطابق ۱۰ اگست ۱۸۹۱ء بروز چہارشنبہ بجشن سالگرہ بندگان فیض گنجور دام اقبالہٗ خاص دیوان خانہ مین چار بجے دن کے ایک دربار عالی شان منعقد ہوا - اس دربار مین جملہ صاحبزادگان والاشان دیگر داران و معززان و اہلکاران ریاست بلباس ہائے رنگین حسب دستور قدیم مجتمع تھے بعد اوائے رسوم سالگرہ جملہ حاضرین دربار نے پیشگاہ حضور کرامت ظہور مین نذرین پیش کین نواب سلامی سرہ ئین اس تقریب فرخت ترتیب مؤلف نے یہ قصیدہ کہکے پیش گاہ حضور والا مین پیش کیا ؎

ز گم گشتن بہم جامے رسانم — سراغ خود بہ عنقامی رسانم
پیام شوخیٔ چشم سیاہش — غزالان را بصحرامی رسانم
صنوبر خود می برم ارواغ و نفعے — بعالم شمع آسامے رسانم
دل از کف برد و نقد جان طلب کرد — باو گفتم بہ یامے رسانم
من آن سیلم کہ ہر خار و خسے را — کشان ازرہ بدریامے رسانم
برائے چشم مجنون سرمہ امروز — ز گرد راہ لیلامے رسانم
شہادت نامۂ خود را چو لالہ — بمہر داغ سوداے رسانم
چنان میگریم از ہجرش کہ آبے — ز سر یک نیزہ بالامے رسانم
بسر ہیچیدہ ام سودا و در دل — تمنا بر تمنامے رسانم ؎
فغان ناتوان دارم کہ اورا — بدشواری بلبہامے رسانم
خجالتہا بشرگان ترخوایش — بصد ابر گہر زامیرسانم
بمن کے چرخ مینائی ستیزد — کہ من سنگے بمینامے رسانم
ترنگے از شکست شیشہ پرسان — بگوش سنگ خارامے رسانم
کمند ہیچ و تاب نالہ خوش — بہ بام چرخ مقرمے رسانم
دلم در سینہ بے ساقی کباب ست — بلب کے جام صہبامے رسانم
بیفتد تا در و عکس رخ یار — بہم قلب مصفامے رسانم
بہر نورستہ سروے در گلستان — خبر زان قد زیبامی رسانم

دلِ بیتاب را مانندِ سیماب
بکنعان مے برم یوسف عزیزے
چو شانہ ہر چہ باداباد دستے
گرفتم با فرنگی زادہ اُنسے
سلام دل پذیرِ دلنوازے
منم نخچیرِ ناوک خوردہ کاز
متاعِ کشورِ آسودگے را
سرِ عجز و نیازے از طپیدن
زنیرنگ و فسونِ او نویدے
نگہ پروردۂ اشک ست زخمم
بکعبہ میدمم ناقوسِ رہبان
شمار آرم اگر من خویش را
کلامِ خویش را در نفی و اثبات
ملال از ناخنم دل مے خراشد
فلک با من خصومت مے نماید
زبیدا و سپہرِ سفلہ پرور
امین الدولہ کز الطافِ عدلش
نہیبِ دولت و اقبالش از ہند
ز استحکامِ دینِ او تزلزل
بآبِ تیغِ اسلام قویش
سکندر شد بکے آئینہ دارش

بآن آئینہ سیما میرسانم
فیاست برزلیخا میرسانم
بآن زلفِ چلیپا میرسانم
دعا با گبر و ترسا میرسانم
پیامِ بے محابا میرسانم
بقربان گاہ خود را میرسانم
اگر خواہی پیغما میرسانم
بآن خاکِ کفِ پا میرسانم
بر گلہائے رعنا میرسانم
او در راحت با عضا میرسانم
خلیلے در کلیسا مے رسانم
ز آدم تا بحوا مے رسانم
بحکمِ لاؤ اِلا مے رسانم
بادراکِ عرش عوغا مے رسانم
نمش کے رنج داند امیرسانم
بر نوّاب خود را میرسانم
من این فرمانِ بطغرا میرسانم
سوئے مصر و بخارا میرسانم
ببامِ و طاقِ کسرا میرسانم
بنائے لات و عزا میرسانم
من این ہیبت مدارا میرسانم

کفِ بحرِ نوالش گر زند موج — ہم لولوئے لالہ میر سانم
از و من حرچہ خواہم بخشد امروز — نے گوید کہ فردا میر سانم
لوائے نصرتِ او گر برآرم — شکست از وے بامدا میر سانم
بگلشن زارِ خلقش بوئے آرم — بمغزِ تاشکیبا میر سانم
ازان قندے کہ بشکستم بمدحش — بطوطی شکر خامے رسانم
خبر از بذلِ دست زرفشانش — بھرا عملے دادنامے رسانم
زباغِ مدحِ او گلدستہ بستم — برنگِ تحفہ ہر جامے میر سانم
ضیا زین آفتابِ عالم افروز — بشامِ اہلِ دنیامے رسانم
ملایک لب بآمین مے کشایند — سخن را برتریامے رسانم
فزونش باد عمر و جاہ و اقبال — نویدش روز و شب ہا میر سانم

بتاریخ سبتی ام ماہ اگست سنہ ۱۸۹۱ع یوم یکشنبہ میجر تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاروتی و ٹونک فائز دارالریاست ہوئے اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئین۔ بابو نایک راؤ صاحب ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ جو کہ بحصول رخصت سہ ماہ دپانزدہ روز بجانب پونا گئے تھے منضت فرمائے دارالریاست ہوئے۔ بتاریخ ششم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ع یوم آدینہ وقت مغرب میجر تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاروتی و ٹونک معاودت فرمائے چھاونی دیولی ہوئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر روز شنبہ نو بجے دن کے مولف کو بپیشگاہ سرکار والا سے بنظر مزید قدردانی دعزت افزائے خلعت ہفت پارچہ و رصد روپیہ نقد مرحمت ہوا چنانچہ مولف نے بتقریب عطائے خلعت بطور شکریہ یہ قطعہ عرض کر کے حضور میں پیش کیا قطعہ

بخشی تو پر و بال بجبریل پرو بالے — بے پاؤ سرے راز تو بعالم سرو پا یافت
دستِ کرم تست گہر بار سحابے — شہتر ز کجا تا بکجا او لبخا یافت
آنکس کہ بلبشت کوہ از بخت سیہ داشت — از پرتو مہرِ تو چو خورشید ضیا یافت
بے شبہ بر و سایۂ الطاف تو بود ست — این نسیفِ سعادت کہ پر و بال ہما یافت

تا کس کہ سر خویش زدرگاہ تو پیچید — دولت ہمہ جا یافتہ عزت بکجا یافت
احسان ترا آنکہ نیاورد بجا شکر — رائش بصوابے بمشعر بلکہ خطا یافت
گلکم کہ ثنا گفتہ و مشغول دعا شد — تاثیر قبولے ز خدا او بدعا یافت
بر مسند اقبال توبا شے متمکن — بدخواہ تو بود آنکہ در آفاق سزا یافت
دامان کرمہائے تو ہرگز نگزارد — حاجت نہ برد آبرو از بخت ترا یافت

اسی ایام مین بماہ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہ بنظر رفاہ رعایا و برایاے دیہات ٹونک و علی گڈہ کا دورہ فرمایا - ٹونک کے دیہات مین سات مقام کئے ہر مقام پر بطلبی پٹیل و پٹواریان و صیغہ داران و دیگر رعایاے و برایاے مواضع کے دکھہ درد کا حال دریافت کیا جس کسیکا استغاثہ پایا اوسکے انصاف کیلئے احکام تحریر جاری فرمائے بعض کے استغاثہ کو محکمہ محتمدیہ کونسل مین اور بعض کے نظامت ہائے پرگنات و صیغہ جوڈیشل مین تفویض کئے اور بعض مقدمات کو بنفس نفیس طے فرمائے ناظمان ہر دو پرگنات بھی ہمراہ حضور تھے پرگنات ٹونک مین (۴۲) مقدمات اور پرگنہ علیگڈہ مین (۷۵) مقدمات فیصل فرمائے - پرگنہ ٹونک مین (۲۵۵) اور پرگنہ علی گڈہ مین (۹۲) دیہات کے رعایا کا حال دریافت فرمایا گیا - چار مواضع اور دس چاہ جدید پرگنہ ٹونک مین اور ایک موضع اور چار چاہ جدید پرگنہ علیگڈہ مین اندرین دورہ آباد اور کندہ ہوئے - اور پرگنہ علیگڈہ مین ایک تالاب شکستہ کے درستی عمل مین آئی - چونکہ ہر دو پرگنات مذکورہ بالا مین لکڑی کم ہے خصوصاً درخت انبہ نہایت ہی کم ہے اس خیال سے حضور والا نے اشتہارات بتوسل نظامت جاری فرمائے کہ ہر ایک چاہ کے مالک کو ترغیب دلائی جائے کہ اپنے اپنے چاہات پر چار چار پانچ پانچ درخت انبہ لگائین اور اوسکے اثمار سے مالکان چاہات فائدہ اٹھائین چنانچہ اس حکم سے اون لوگون نے اطلاع پاکر تعمیل حکم مین کوشش کی - اسی ایام مین حضور والا نے حسب منشور کپتان (ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست ریاست ہذا رقم بقایاے دارالریاست جو کہ سالہا سال سے ذمہ اسامیان و کاشتکاران دیہات ہر چہار پرگنات مفصلۂ ذیل واجب الطلب تھی قریب ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے بدین تفصیل معاف فرمائے -

پرگنہ نیاھیڑہ — پرگنہ سردنج — پرگنہ چھبڑہ — پرگنہ پڑاوہ -
۴ر ۶ پائی — ۶ر ۹ پائی — ۱۲ر ۹ پائی — ۱۲ر ۶ پائی

اسی ایام مین مؤلف کا دیوان اُردو مسمی بہ حنیا بان حنیال مطبع محمدی ٹونک مین طبع ہوا چنانچہ قطعۂ تاریخ من متاع افکار گلہائے سر آمد شعرائے ستندہ نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ القوی یاد گار ہے ؎

کر تصنیف وہ جو دیوانے	آبرو شاعرِ سخن آرا
سال طبعش اسد زعم کردم	مصدرِ الفت و محبت زا

اسی سال مین شادی دگر دختر اختر جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر شہر بامحبہ رضیہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان تو پخانہ بصد حسن اختتام و کرد فرمالا کلام مبعوض ظہور آئی - چنانچہ قطعۂ تاریخ اندرین تقریب سر آمد شعرائے ستندہ نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ القوی سے یاد گار ہے ؎

شہر کو تیرے افضال کرم سے خالق اکبر	عروسانِ مقاصد کی ہمیشہ روشنائی ہو
بوقتِ عقد یہ دل نے کہا تجھسے بصد شادی	پے تاریخ اسد کہدو - مبارک کہخدائی ہو

اس تقریب فرخت قریب مین مؤلف نے یہ دو سہرے کہے ؎

سر پہ دس مہر تجلی کے جو باندھا سہرا	بنگیا نور سے رشکِ مہ و خضرا سہرا
تو وہ ہے رشک قمر تیرے زیبا ہے	تا خورشید کا طرّہ ہو ثریا سہرا
سہرے لے نا بقدم کیون نہ بلائین جھک کر	شکل یوسف ہے تو اور فخرِ زلیخا سہرا
مہر تاباں ہے ترا رخ مہ کامل ہے جبین	شام گیسوے سیہ نور کا تڑکا سہرا
گو یگو ہی تری صورت ہے بہو کا عارض	پیاری پیاری تری عادت ہے پیارا سہرا
آب و تاب اسکی بڑھی ہی رخ سے ترے ای چرخ حسن	لہرین لیتا ہے پڑا صورت دریا سہرا
موے سر شب ہین تو ہے رخ روشن رخ گلگوں	طرّہ ہے جم سحر نور کا جگا سہرا
ایک تو پہلے ہی رکھتا تھا جواہر سے چمک	اور بھی عارض پر نور سے چمکا سہرا
شب نے تیرے لیے انجم سے بنائی بدھی	روز نے نور سحر لیکے بنایا سہرا
ہوئی شادی سے مریضانِ محبت کو شفا	باندھکر آیا جو وہ فخرِ مسیحا سہرا
آبرو آیا نظر نور کا عالم سب کو	سر پہ نوشہ کے جو اہر کا جو باندھا سہرا

سہرا دیگر

باندھا کس گلشن خوبی نے ہے یہ سہرا
ہے جو رشک چمن خلد سراسر سہرا

جبکہ باندھا ہے نوشاہ کے سر پر سہرا
ہو گیا زلف کی خوشبو سے معطر سہرا

چرخ پر چرخ نکون رشک سے کہائے خورشید
رخ روشن پہ ترے دیکھکے پُر زر سہرا

صد تے قربان یہ ہوتا ہے نہین ہتا ہے
کبھی نوشاہ کے سر پر کبھی رُخ پر سہرا

آج پیشانیٔ روشن سے جو چمکے انور
سلک ہو ہو کے بنے وہ ترے سر پر سہرا

نیک ساعت مین جو نوشاہ کے سر باندھا
اپنے بیگانو تکی قسمت کا ہے اختر سہرا

تیرے رخسار سے وہ رشتۂ الفت ہے بڑھا
کہ جدا اس سے نہین ہوتا ہے دم بھر سہرا

باغ عالم مین رہین تا کہ غلاماں اور گل
بالہی رہے عشرت کا ترے سر سہرا

آپ ولی ہے عاقبت سے بھی شیر علی
کتخدائی کا مبارک ہو ترے سر سہرا

مؤلف نے یہ اشعار اندرین تقریب فرحت قریب لکھے۔

بنغمہ بار دگر در چمن ھزار آمد
شگوفہ آمد و گل آمد و بہار آمد

کشود باد صبا عطر دان غنچہ بباغ
دماغ خویش دل درخم بر نگار نہد

فشاند غالیہ سنبل چنان طرۂ خویش
ہوا ز نکہت آن نافۂ تتار آمد

سبوئے غنچہ ز مہبای رنگ بو پر یافت
کہ گل بباغ بخمیازہ بخمار آمد

دکان طرۂ شمشاد نو بہار کشود
باستخوان صبا نافۂ تتار آمد

دلم چو غنچہ بگلشن سرائے سینہ شگفت
کہ ایمن از رہ تشویش خار خار آمد

جہان ز خرمے تازہ بست آئینے
کہ دور جام مئی عیش بے شمار آمد

ز گرد رہگذرش چشم داغ بینا شد
کہ در چمن تماشائے لالہ زار آمد

نشست شیر علیخان بہ تخت نوشاہی — زبخت دولت بیدار رکنار آمد
چو گل زشادی نگنجد بہ پیرہن زیباست — کہ رنگ و بوم عروسے چو لالہ زار آمد
سپاس خالق عالم کہ نوشۂ ذی جاہ — سخن شناس و سخندان شعار آمد

قطعۂ تاریخ گتھرائی جناب صاحبزادہ محمد شیر علیمان صاحب بہادر مشتہر من نتائج افکار محمد ابراہیم خان ماہر خلف منشی محمد خان نیتو ڈاکٹر داروغہ ساربراہ امیر گنج ۵

مبارک یہ شادی جناب شہر کو — خوشی جسکی ہر سمت ہم دیکھتے ہین
پئے سال اے رہنزول سے یہ نکلا — بہم زہرہ و مشتری اب ہوئے ہین
گر پیدائش تو وسالہ پیر دجیبے نیست — این ماتم سخت کہ گویند جوان مرد ۱۳۰۹ھ

افسوس صد افسوس کہ بتاریخ شانزدہم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق یازدہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء صاحبزادہ محمد مسعود خان خلف صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ نے عین عالم شباب مین بعارضہ ہیضہ انتقال کیا - اس واقعۂ جانکاہ و حادثۂ ناگاہ سے علاوہ والدین کے ہر اندرونی و اہل کو سخت رنج و الم ہوا - چنانچہ شاعر نازک خیال سخنور بے مثال مولوی محمد غضنفر علیخانصاحب خلف الرشید مولانا محمد نجف علیخانصاحب مرحوم و مغفور نے اس تعزیت مین یہ اشعار بطور مرثیہ کہے ہین اس مقام پر درج کیے جاتے ہین ۵

آیا سرور ادوین پرور را — گہر در شناسا و گوہر درا
ستودہ بتار و پسندیدہ کار — ہزبر دلاور ہزبران شکار
بجاوید مانے بکام و بجاہ — نیاید دگر گونمے بر تو راہ
پس ارزندش راہ اسلام و دین — کہ پیکر کش بندگی شد ہمین
بعرض غضنفر دمے گوشدار — کہ دارو گلہ از کف روزگار
ہمانا کہ نیرنگ گردون دون — بکار آور د بازے واژگون
گہر را زدر یا بخاک آورد — درون صدف زیر چاک آورد
برد آب گوہر بزیر غبار — ستاوار دُر اکند خاکسار

گلستان سپارد بدست خزان — ز بلبل بگلشن نماند نشان
ببخشد چو ناچار چیزے بکس — بنا گاه بستاندش باز پس
نه عهد استوارش نه پیمان درست — وفایش همه روسپی وار سست
نه اهنگ آرزم نه روے مهر — برافروخته چون نبیند چهر
برآهیخته تیغ تیز اجل — رسیده جهان را بپالاے سر
سر و کار او جز بخونریز نیست — بکس جز بدش خیز دآمیز نیست
سزاوار رفتن همه خوے اوست — سراسر زبوے به نیکوے اوست
کهن بازیش زنده کردن هلاک — فلک پاگهان را سپردن بخاک
ز شاهان یاورد و فرتاب و جاه — ز کشورکشایان انجم سپاه
ز گردان و مردان با نام و ننگ — ز پیلان هیجا دشیران جنگ
ز بهمنیران گرامے نژاد — نمایندگان ره دین داد
ز خورشید رویان عابد فریب — ببغبران قرار دشکیب
ز دلدادگان و ز دارستگان — ز بنیرهٔ گیسوے بستگان
دگر هر که باشند از هر گروه — همه گرچه بودند بر پا چو کوه
بانجام جائے همه شد مغاک — رسیدند از دست جورش بخاک
دریغا که از چرخ دانون خرام — همین است پایان گیتی تمام
خردمند داند کزین چاره نیست — وزین بر فلک هیچ پیغاره نیست
که این شیوه اش در سرشت آمده — نه از خواهش و کار و کشت آمده
همانا که یزدان دانش فروز — ز شب روز هم شب برآرد ز روز
ازین شادی و غم و دردِ جهان — کند بندهٔ خویش را امتحان
اگر بنده پوید براه رضا — دهد برترین پایگاهش جزا

بدینسان دهد بهتر نیس بدل
بعقبی بجز نوش بخشد محل

بغیر جمالش باجز جلیل
شود بنده را بنده پرور کفیل

زهی داد گر پاک و برتر خدا
همه دور از ضد و همسر خدا

یگانه بذات و یگانه صفات
بری از مکان و بری از جهات

برین لاکه ای سر در با خرد
نیاید ترا پیش گه روز بد

توانی که این صد رهٔ نا کهی
که آمد بران صاحب فرّهی

همانا بجز خواست تقدیر نیست
که بر دفع آن هیچ تدبیر نیست

بنا چار باید بآن ساختن
بآسانی کار پرداختن

گرفتن پسندیدهٔ راه شکیب
نرفتن ازین بر نیاز و نشیب

بفرمان یزدان بایستن بود
بشادابی سر نهادن بزود

بتسلیم حکمش رضا خواستن
ثبات قدم بر قضا خواستن

وگر غم بود خشم برکردگار
که شد غیر دلخواه زو آشکار

چو انیست معنی غم در نهان
غم و کفر گو یا بود توأمان

گناه تو آمرزد امرزگار
ترا دارد از هر الم برکنار

نه بینی گهی انچه دلخواه نیست
که جز نور ایمان بتو راه نیست

نگویم فلک جانستانی بدست
ولیکن که مرگ جوانی بدست

بپیچد جوانی مهین زادهٔ
بباغ مهی سرو آزادهٔ

ببین گلبن گلشن نسترهی
شگفته گلی گلستان شهی

ندیده جهان را جهان تیره کرد
بدرد درون چشمها خیره کرد

پدر را ز غم داغ بر دل نهاد
بمادر ز خون سیل ماتم گشاد

ولیعهد کو بنگاه عیش و طرب
بماتم سیه گشته مانند شب

(۱۲) یعنی سیاوش

دریغا کہ آن نوعروسش بغم — چہ ہا زار افتادہ اندر حرم
دریغا دریں عمر او بیوگی — پئے صبر آموختن شیوگی
ہمیں سان براعمام و خویش و تبار — زغم ہا بانبار اُفتادہ بار
ہمہ را خدا صبر روزی کُناد — زنیکو ترازوے نمایاد شاد
بیامرزد آن کو چو خرسودہ را — بنجشد بفردوس آسودہ را
سراسر ورا داد و دانش ورا — ندانم کہ من چون ستایم ترا
تو در چہار گانہ صفات کمال — نہ برگشتہ ازرہ اعتدال
بہر انچہ گفتم تو دانا تری — بضبط فضائل توانا تری
نہ پندار مست صبر بگذاشتی — نہ بے شرع گہ گام برداشتی
ولیکن برآئین اہل جہان — بردن شد ز کلک غم داستان
خدائے بشادی زواید غمت — نہد بردل ریش زار مہمت
بہ بخشد ترا پاک نعم البدل — دہد بخردارے زیزدان امل
بود دوستت شاد و فرخندہ کام — عدوے تو بادا نجوارے مدام
بحق محمد علیہ السلام ۞ — باد لاد و اصحاب والا مقام

بتاریخ مذکورہ بالا سنہ صدر خانصاحب محمد مستجاب خان خسر جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر صیغہ پولس پرگنات نے بعارضۂ سینہ انتقال کیا۔ اسی تاریخ مؤلف کی ہمشیرہ کلان نے بامراض چند در چند اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت اقامت باندہا جناب برحوم خاندان قادریہ میں حضرت راج شاہ صاحب سونڈہوی کی مرید تھیں اونکے خاندان کا یہ شجرہ ہے

شجرۂ عالیہ خاندان قادریہ

حمد بیحد ذات پاک احد — ہست اول نہ لم یلد و لم یولد
ہر گیاہے کہ از زمین روید — وحدہٗ لا شریک میگوید
میزند بانگ قمری از ہر سو — نغمۂ لا الٰہ الا ہُو

هر چه بینی همه بطاعت او
مرغ و ماهی ست در اطاعت او

گرد پیدا بلندی و پستی
خالق نیستی و هستی

نیست را هست میکند دروم
هست را باز می برد بعدم

خاک را می برد بعالم پاک
پاک را خوار میکند چون خاک

جا بجا نور او ست جلوه نما
چشم باطن بود اگر بینا

نور او بود ذات پاک نبی
نام پاکش محمد عربی

باعث ایجاد و زینش افلاک
شد ملقب بسید لولاک

قصر عرش ست شه نشین او
آسمان برین زمین او

بام چرخ ست آستان او
طارم لامکان مکان او

اشرف الانبیا حبیب خدا
سرور کائنات صلّ علی

یعنی از بهر آن رسول زمن
پدر ما در حسین و حسن

پس پی حضرت علی که نبی
بهر آن گفت لحمک لحمی

و ز برای حسین لب تشنه
غرقه آب خجلت و شرمنده

با مام امام زین عباد
به شه باقر نجابت نهاد

از پی جعفر امام همام
موسی کاظم شه عالم

پس پی حضرت امام رضا
بهر معروف کرخی والا

بحق حضرت سری سقطی
بهر شیخ جنید بغدادی

پی شبلی که هست را هنما
بابو الفضل افضل الفقرا

بابو الفرج شیخ طرطوسی
معدن علم و مخزن معنی

از پی بو الحسن علی که ازو
هست هنکار را کمال گرو

از پی بو سعید مخدومی
بجناب حمی دین نبی

از پئے آنکہ عبد رزاق ست — در فن فقہ ریبر طاق ست
با بو صالح آنکہ کان صفاست — صلحا را ہمہ درس ما و است
بحر نو بصر مجی دین ما — بعد آن سید محمد را
از پئے سید حسن خواہم — بحق سید محمد ہم
پس پئے سید علی ولی — لبہا دات سید موسی
از پئے آنکہ سید حسن ست — بطفیلش کہ سید احمد ہست
پس بشیخ جہان بہاؤ الدین — رہبر و رہنمائے دین متین
از پئے شیخ ابرج ابراہیم — شاہ ملک صبوری و تسلیم
پئے شیخ محمد عرف سکاری مسکین ہر — بحر شیخ زمان ضیاء الدین
پس بشاہ جمال نیک خصال — بحر سید محمد خوشحال
بحر شیخ محمد افضل ما — بطفیل محمد یحیی
پئے شاہ محمد فاخر — شاہ او حد پیش کہ ستد طاہر
پس بشاہ غلام جیلانے — از پئے اسمعیل لاثانے
بہ نیاز فقیر بے توقیر — کہ منم راج شاہ پر تقصیر
قلم عفو کش بجیانش — چاک کن نامۂ گناہانش
قادر مطلق ست ذات تو — کرم و عفو از صفات تو
ہست لطف تو عام و بخشد مر — چہ تعجب گناہ بخشے اگر
راج شاہا رہ رضا بر گیر — کہ بود بر رضا طریق فقیر
قول روز الست دارے یاد — گفتہ بودی بلے تو اے ناشاد
پس ہمہ کار خود باد بگذار — بندگی کن ترا بحکم چکار
بندۂ تو نگزنہ معبودے — بود خود را بدان بنا بودے

خاک شو پیش ازان که خاک شوی | تا ز جمله گناه پاک شوی
بر نیاید ز خاک آوازے | بس همین ست اندرین رازی

ایضاً

اے غنی ذاتِ تو از حمد و ثنا | در صفاتت واهمه هم نارسا
اے بری حمد تو از ادراکِ ما | شکرِ تو بیرون ز استدراکِ ما
اے توان آرم ثنایت در ضمیر | گر بتابد ذره بر مهرِ منیر
چون ثنائے تو شود از من ادا | تو ثنا شناسے سنم او نے گدا
پس همه بهتر که در درگاهِ تو | عجز ها سازیم و سوز راهِ تو
هر دمے با دلِ پر سوز و ساز | العجل سازیم با عجز و نیاز
یا خدا بهرِ رسولِ مصطفےٰ | یا خدا بهرِ علیِ مرتضےٰ
یا خدائے لایزال ذو المنن | از برائے خواجۂ نامی حسن
از برائے خواجۂ داؤد طے | آنکه را در معرفت را کرد طے
از پئے معروف کرخی شیخ دین | جائے او خلدِ برین باشد یقین
از برائے حضرتِ سری که او | یافت اسرارِ طریقت مو بمو
از پئے شیخِ جنید بے مثال | از پئے شیخ محمد خوشخصال
بهرِ آن کو در عبادت (بغدادی) بیگمان | گشته عبد الله نامے در جهان
بهرِ آن کانرا ابو اسحق نام | در نکوئے بوده است اندر انام
از برائے حضرتِ خواجه حسن | نازکی آمد خطا بس در زمن
بهرِ قطب الدین قطبِ دین ما | از پئے عبد الکریم اولیا
از برائے خواجۂ عبد السلام | آنکه جائے او بود دار السلام
بهرِ صدر الدین والاشان فقیر | از پئے شیخ شهاب الدین کبیر

بهر فخر الدین کبیر پیر ما ۔۔۔ رهنما و پیشوا و پیر ما
از پئے حق گو شهاب الدین شاه ۔۔۔ بهر شاه بدر عالم دین پناه
از پئے شیخ حبیب شاه دین ۔۔۔ کرد تلقین جمله ما را راه دین
از پئے شیخ بدیع الدین که آن بحر ۔۔۔ در جهان شد قبله گاه استان
از برائے بو محمد با صفا ۔۔۔ آنکه بود از پیروان مصطفےٰ
از برائے عبد جیلی یا خدا ۔۔۔ وز برائے شاه نور با خدا
شاه او حد بحر آن اصحاب فیض ۔۔۔ پس غلام شاه جیلانی پیش
بهر اسمعیل مهے مولوے ۔۔۔ آنکه بوده پیرو دین نبے
از برائے انکسار خاکسار ۔۔۔ یعنی عجز راج شاه جان نثار
رحم فرمائے خدائے ذوالمنن ۔۔۔ کن عطا یش درد عشق خویشتن
غیر از نیش نیست یارب مدعا ۔۔۔ کن عطا درعشق قطع ما سوا
زین جهانش خاتمه بالخیر کن ۔۔۔ وقت مرگش ترک حب غیر کن

اسی ایام مین جناب صاحبزاده محمد خان صاحب بهادر مامور حضور پر نور دام اقبالہ کے بمقام گهراج کنارۂ رود بناس پر بنگلہ تعمیر فرمایا - جناب نواب محمد سلیمان خان بهادر اسد لکهنوی نے اوسکا یہ قطعۂ تاریخ کہا ؎

محمد خان بهادر کرد تعمیر ۔۔۔ مکانے بر لب دریا خوش اسلوب
اسد کم کن سر آب از پے سال ۔۔۔ بساز یبا بالا تحفه بسا خوب
۱۳۰۹ھ

اور اسی ایام مین جناب صاحبزاده صاحب بهادر موصوف کے مشکوئے دولت و اقبال مین فرزند سعادت پیوند تولد ہوا - صاحبزاده محمد عباس خان نام رکها گیا - چنانچہ نواب محمد سلیمان خان بهادر اسد نے یہ قطعۂ تاریخ ولادت کہا ؎

چون محمد خان بهادر یافته ۔۔۔ نور چشم از فضل و لطف کردگار
گفت هاتف سال تاریخش اسد ۔۔۔ شاد ماند نور چشم با وقار
۱۳۰۹

حسب صدحیف اوس مولود مسعود نے بعمر سہ سالہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رخت اقامت باندہا (دماغ محمدی) ۱۳۰۹ھ

مادۂ تاریخ رحلت ہے۔

بتاریخ بیستم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق سیزدہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء حسب الحکم حضور فیض گنجور دام اقبالہ شفاخانہ قصبہ چھبڑہ مین بغرض رفاہ عام کھولا گیا چنانچہ شیخ انوار الدین صاحب ناظم پرگنہ چھبڑہ علاقہ ٹونک اسپیچ بابت افتتاح شفاخانہ یون تحریر فرماتے ہین۔ آے حاضرین جلسہ ہزار ہا شکر بدرگاہ حق جل وعلی وسپاس بیحد وبیعد درگاہ خلاق ارض وسما کرتے ہین کہ آقاے نامدار خداوند نعمت کرسی نصفت سکندر شوکت حضور فیض گنجور امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دام اقبالہ وضاعف اجلالہ کی رعایا پروری وعدل گستری شہرۂ آفاق ہے جیسی کچھ غور وپرداخت ورفاہ رعایا وبرایا کی حضور لامع النور دام ملکہ کو ملحوظ ہے۔ وہ اظہر من الشمس والبرمن الامس ہے۔ مین اوسکی تشریح اور بیان سے مجبور ہون اور اون سب کی شمار کو ایک مدت درکار ہے۔ منجملہ اونکے قدرے قلیل جو اسوقت میری زبان پر ہین آپ صاحبون کو یاد دلاتا ہون کہ انتظام پیمایش مین کسقدر رعایت وآسایش رعایا کی مرعی قرار گئی ہے۔ ہزار ہا بیگہ اراضی چاہی وبارانی واقفادہ جو عرصہ دراز سے کاشتکاران کی ذمہ بندہی تھی وہ سب ایک قلم علیحدہ قرار گئی۔ دوم قنوات ابواب خرچ وغیرہ جو کاشتکاران کے کماتون مین زمان سابق سے بندہی چلی آتی تھی۔ وہ سب معاف فرمائین۔ سوم ہزار ہا روپیہ باقیات سنوات مین الحال نہایت سنہ ۱۹۰۲ رعایا کو بالکل معاف ہوئی۔ چہارم حسب حیثیت دیہہ چھوٹ سے رعایا کو خوش دل فرمایا گیا۔ اور علاوہ اسکے طرح طرح کے رعایتین اس پیمایش مین رعایا کے واسطے رکھی گئی ہین۔ پنجم اجراے دستور العمل سابق سے کیسی کیسی آسانی تخفیف حاصلات سائر مین تجویز فرمائین کہ روز اجراے دستور العمل سے جملہ تجار وبیوپاریان کمال شکر گذار وخوشدل ہین۔ ششم رقم پیہ وزن کشی خرید وفروخت مال جو قدیم سے مروج تھی وبالکل معاف فرمائی۔ ہفتم واسطے آسانی درعایت تجار وبیوپاریان کے رقم راہداری فرمائی۔ ہشتم واسطے بہبودی وآرام ورفع تکلیفات ودادرسی رعایا وحق رسی مظلومان ہر ایک محکمہ کے اہلکار وحکام علیحدہ امور فرمائے تاکہ اموات رعایا ومعاملات رعایا کی بلا توقف درستی پذیر ہوتی رہین علی ہذا القیاس دیگر ہزار ہا پروریش واقسام نوال بخشش عالیجاہ کی بحال رعایا مبذول ومرعی ہین اور صدہا چشمہ فیض خاص رعایا پروری کی نسبت اجرا فرمائے گئے کہ جنکی آبیاری ممالک محروسہ رشک چمن وہمسر گلشن ہین۔ حاضرین جلسہ ہر فرد بشر کو بکمال خوشدلی وخوش اسلوبی شکریہ ادا کرنا واجب ولازم ہے کہ ورنہ نوال بندگان حضور فیض گنجور حاتم نوال جم خصال نے واسطے حفاظت وآسایش خلق اللہ

کی قصیدہ ہذا مین افتتاح شفاخانہ کا مدنظر کیا انتزاکر سید نجف علی ڈاکٹر کو کہ جو نہایت سنجیدہ اور ذی علم ہر شعبہ تجربہ کار ڈاکٹر ہین نامور فرمایا - اور علاوہ صرفہ تنخواہ ڈاکٹر وغیرہ ملازمان متعلق شفاخانہ کے تیاری مکان وغیرہ اور دیہ کے واسطے ہزار ہا روپیہ کا صرفہ رعایا کی بہبودی و پرورش کے خیال سے منظور کیا - تاریخ امروز حسب الحکم دربار عالی اقتدار اس قصیدہ چھپوکر مین شفاخانہ کھولا جاتا ہے مین سب صاحبون کو یقین دلاتا ہون کہ اس شفاخانہ سے ہر خاص و عام کمنائے شہر و بیگانہ کو وہ آسایش و خوشی نصیب ہوگی کہ جو وہم و خیال مین نہین ہے اور چند روز مین مفاد اور آرام اس فیض عام کا ہر خاص و عام کے دل مین اچھی طرح سے جانشین ہوگا - مین اپنے آقائے ولی نعمت دام اقبالہ کی ترقی عمر و دولت و جاہ و اجلال کا صدق دل سے دعاخوان ہون کہ حق جل و علی حضور عالی جاہ کو باین عدل گستری و فیضہ رسانی در عایا پروری عمر نوح و حیات خضر دانیں سکندر سے بہرہ ور و شاد کام رکھے - اور نہایت خوشی ظاہر کرتا ہون کہ آپ سب صاحبون کو بھی بخلوص دل آقائے جہان پناہ کے فیض رسانی اور خاندہی اور عدل گستری کا کمال درجہ شکرگزار اور دعاگو پاتا ہون فقط مورخہ ۱۳ - جولائی سنہ ۱۸۹۲ء

تاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ ہجری مطابق ہفتدہم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء یوم یکشنبہ جشن سالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ بدستور سابق بڑے دھوم دھام سے بمعرض ظہور آیا - اس تقریب فرحت ترتیب مین خاکسار نے یہ قصیدہ کہا ۵

آمد بہار تازہ و تر شد ز نو جہان
جوش طرب بروئے زمین ست ز آسمان

موج ہوا ز لالہ حمرا گرفت رنگ
وز شبنم ست مرکز عبرا گہر فشان

کج کردہ است بر سر خود غنچہ طاقیہ
گل بارخ شگفتہ در آمد بوستان

صبح بہار آئینہ را کرد پاک و صاف
تا روئے نازشو د آفتاب ازان

در صحن چمن نمود نسیم از شگوفہ فرش
بادام مے زدند ہمہ چشمک بمردمان

یک سو بنفشہ ریختہ سنبل بیک طرف
یک جانب ست نرگس و نسرین و ارغوان

آغاز در چمن گل سوسن کشودہ است
سوسن کشودہ است بصد آفرین زبان

لالہ پیالہ بر سر دست نہادہ است
تا آورد شراب طرب پیش میکشان

سرو ایستادہ است بیک پا بر آب جو
تا آب رفتہ باز در آید بجوئے آن

مستانہ قمری ست ازین بادہ بر ہوا
دیوانہ سنبل ست ز نگہوئے مہوشان

در نغمہ است مطرب بلبل غزل طراز
ترقصیدن تمرو زنکفے برد عنان

برخاست از جلا جل ہر رگ گل نوا
در باغ دف نواز چو گشتند گلرخان

ہر غنچہ شد چو قمہ لبریز از گلاں
ہر سمت گشت حوض پر از رنگ زعفران

مالیدہ اند اہل گلستان برخ عبیر
از گرد رہگذار سخن فہم و نکتہ دان

مطلع ثانی

فرخندہ ذات و عالی صفات و بلند شان
مقصود اہل عالم و مشہود دو جہان

آئینہ مے خورد قسم از صفائی دلش
از روے اوست جوہر والاے او عیان

با این ذکا و فہم چو او در زمانہ نیست
گوے ربودہ است بدانش ز بخردان

تحسین خرد ہمیشہ کند بر شعور او
کلک ازل بوصف اعلاش تر زبان

در خدمتش کنیز بود ہر شتری
مہتاب و آفتاب رو باشد غلام آن

روکش لفوج او نشود ہیچ رستمے
در عالم از شجاعت او رفتہ داستان

برزم گویش دل سنگ ست آب آب
برسخت گیرش زعد و سر کشہ قفان

مسند نشین محفل نعمت کہ از وقار
بر کوہ بار صولت او آمدہ گران

خلقش چہ نکہت ست کہ ہر رنگ بوے گل
از روے بود ہمیشہ تر و تازہ مغز جان

سر پنجہ باز راست کند از ستمایش
بندد چو صعوہ در کنف عدلش آشیان

مائل شود چو خاطر او سوے بذل وجود
گردد تہی ز بخشش او کنج سجدکان

بہتر بود ز طول سخن مختصر کلام
سوے دعاے دولت و عمرش برم امان

یارب ہمیشہ پرتو او باد دل فروز
کین شمع روشن ست عجب خجستہ دودمان

بتاریخ ہفدہم ماہ محرم الحرام ۱۳۱۰ ہجری مطابق یازدہم ماہ اگست ۱۸۹۲ ع روز پنجشنبہ اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ سنگی دوڑ کمپنی نے فائرو ارالریاست ہو کر مقیدان جیل و مطبع محمدی و سنٹرل اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا پھر واپس تشریف لیگئے ۔ بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر

سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بست و پنجم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۲ع روز چہارشنبہ کپتان - ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز الریاست ہوئے سلامی اتواب حسب معمول عمل مین آئی - بعد چندے رخصت فرمائے چھاؤنی دیولی ہوے - بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر مطابق یکم ماہ ستمبر سنہ صد محمد مصباح الدین خلف دبیر الملک حافظ محمد یوسف میر منشی دربار ٹونک عہدہ پرائیویٹ سکرٹری و الانشا رحضوری ممتاز ہوئے - پہلے اس کام کو جناب حسن مرزا صاحب پرنسپل سنٹرل ہائے اسکول ٹونک انجام دیتے تھے - بتاریخ دہم ماہ صفر مطابق دوم ماہ ستمبر سنہ صد و نہ آذینہ منشی محمد عبد الرحیم عرف بنا بہشیر زادہ منشی محمد شجاع الدین منشی خاص حضرت وزیر اعظم بالقابہ شاگرد مؤلف نے بعمر بست و دو سالہ رودِ بھوراتع نرسنگ گڈھ مین بہنگام طغیانی آب غرق ہوکر انتقال کیا - منشی مرحوم بماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۹ھ باصرار و استبداد دیوان اوکار سنگھ ٹونک سے نرسنگ گڈھ پہونچا وہان چند مدت محکمہ سررشتہ نذمتی کے کام کو انجام دیا پھر بوقوع حسن کارگزاری عہدہ نائب تحصیلداری پر مامور ہوا مگر قضا کا کیا چارہ - منشی مغفور خط تعلیق و نستعلیق مین بڑا مشاق تھا کاہے اسے شعر و سخن کیطرف بھی التفات ہوتا تھا چنانچہ یہ رنگِ کلام ہے ؎

میرے دل کی تو نہین خبر نہوئی
آہ منت کشِ اثر نہوئی

کاہے کو کرتے منتِ دربان
اے صبا تو ہی نامہ بر نہوئی

اپنے بیگانے دیکھنے آتے
اون کا شہرہ مری خبر نہوئی

دلبری مین ہے شرط دلداری
اس جزا کی تمہین خبر نہوئی

رہ گیا پردہ نزا پردہ نشین
نگہِ شوق پردہ در نہوئے

جب تمہارا قیام دل مین ہوا
جان آمادہ سفر نہوئے

ہوگیا صور میرے حق مین گجر
صبح محشر ہوئی سحر نہوئی

منہ چرا جاتا دم مین پردہ رخ
آہِ عشاق رخنہ گر نہوئی

آنکھ سے ٹپکا اشک اے سیوا
یہ صدف قابل گہر نہوئی

دل کہان سے کوئی لائے ہرگبڑی
ناز جو تیرے اٹھائے ہرگبڑی

کون اون کی رلفون سے چھیڑی دمبدم — کون ناحق مار کھائے ہر گھڑی
کیا بچے ایسا بھلا بیمارِ غم — جس کا دم ہو نتو نہ آئے ہر گھڑی
صاف کیا تجھ سے کہیں احوالِ دل ہو — آتے ہین اپنے پرائے ہر گھڑی
کیون نہ اوس کو فخر ہو جسکو کہ تو — بزم مین اپنے بلائے ہر گھڑی
واہ رے اعجاز چشمِ مستِ یار — ہر گھڑی مارے جلائے ہر گھڑی
دل سے نازک تر ہے خوئے فتنہ گر — کون اوسکو چھیڑ جائے ہر گھڑی
یون نہ میرے گل پہ ہر دم ہو فدا — یون نہ بلبل راگ لائے ہر گھڑی

آبرو اوستاد کی رسوا ہے مہر — کیون سخن شہرہ نہ پائے ہر گھڑی

اسی ایام مین محمد مصطفےٰ مدنی وارد دارالریاست ہوئے علاوہ عالی اشعار کے گاہے ماہے اردو مین بھی فرماتے تھے جو یہان چند روز رہنے کا اتفاق ہوا تو چند غزلیات فراکر موکلف سے اون پر اصلاح لی چنانچہ اون کی یہ ایک غزل لکھی جاتی ہے ؎

تیرے عکسِ رخِ نگین سے اے گل فصلِ گلشن مین — شفق پھولی نظر آتی ہے کیا پھولون کے خرمن مین
بہار آئی ہے گل ہنستے ہین کلیان مسکراتی ہین — نواسنجانِ گلشن نغمہ زن ہین صحنِ گلشن مین
عنادل گل سے قمری سرو سے بیزار ہو جائے — قدم رنجہ جو فرمائے وہ گلرو صحنِ گلشن مین
نکیون حیران ہو اوسکو دیکھکر مانی اندیشہ — تیری تصویر کا خاکہ عصب ہے رنگ روغن مین
ہوئی خیرہ نظر اہلِ نظر کی وقتِ نظارہ — ہے عالم برق تابان کا ترے کرکی چلمن مین
درِ دندان سے نسبت گوہرِ خوشاب کو کیا ہے — کہ ڈالے جاتے ہین موتی ہمیشہ اوسکے منہ مین
صفِ مژگانِ قاتل سے مقابل ہو نہ تو بدل — جری ہر اک نظر آتا ہے اِن باکونکی بٹمن مین
مسی مالیدہ دندان کی صفت تیری کرے کیونکر — نہین ہے تاب گویائی زبان برگِ سوسن مین

بدولت آبرو اوستاد کے مشہور ہے شہرت — دگر نہ دسترس تھی شاعری کے اسکوکب فن مین

اسی سال مین مرزا حسن بیگ لکھنوی وکیل سرکار حاضر ریاست ریذیڈنسی مغربی راجپوتانہ واقع اودے پور سیوا ڑنے انتقال کیا بجاے مرحوم حکیم عبدالمجید خان وکیل سرکار سمعیۂ ریذیڈنسی جے پور مامور فرمائے گئے حکیم صاحب لالہ کلیان رائے اسسٹنٹ صیغۂ مال وکیل مقرر ہوئے اور بجاے اسسٹنٹ سطور نفشی راجیندر انگریزی دان کی تقرری عمل مین آئی

امین دونون مین لالہ پربھولال اسپیشل اسسٹنٹ شفاخانۂ ٹونک جو کہ ایک عرصہ سے بعارضۂ وجع مفاصل صنعت علیل تھے اونکو چند ماہ کی رخصت سرکار دلا سے عطا فرمائی گئی اور بجاے لالہ پربھولال مسطور ڈاکٹر حافظ کریم احمد اسپیشل کی تقرری عمل مین آئی - بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بست وہفتم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ع یوم پنجشنبہ بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہ نے دیوان خانۂ خاص واقع قلعۂ معلی مین دربار عظیم الشان باجتماع جملہ صاحبزادگان اہل خاندان وجاگیرداران ومعززان وارباب اعلی وادنی وسیٹھان وساہوکاران وچوہریان دفاعون گویان وپٹیل پٹواریان دیہات دارالریاست ہذا منعقد فرمایا اور روبرو سے دروازۂ دیوانخانہ حسب قاعدۂ دربار ایک کمپنی پیدل مع مین باجہ صف بستہ کھڑی کی گئی - دن کے دس بجے حضور پرنور دام اقبالہ لفظ باغ سے رونق افروز قلعۂ معلی ہوے - سپاہیان وکمپنی مین باجہ نے سلامی ادا کی حضور والا داخل دیوانخانہ ہوکر زینت افزاے مسند زرین ہوئے - عالیجناب حضت وزارت آب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بالقابہ نے حسب الحکم حضور والا ایک بہت بڑی اسپیچ سرکاری جسکی نقل بمجنسہ درج ذیل ہے حاضرین دربار کو سنائی اور جملہ تقریر ہاجو کہ بجواب اسپیچ حضوری حضت وزیر اعظم بالقابہ ودیگر ممبران کونسل نے روبرو ے حضور والا ادا کین مؤلف تاریخ بجنسہ ہدیۂ ناظرین باتمکین کرتا ہے -

اسپیچ حضور فیض گنجور امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ - جی - سی - آئی - ای - دام اقبالہ فرمانروا ے ریاست ٹونک بدربار عام واقع

بست وہفتم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ع

حاضرین دربار تمکو آج کے انعقاد دربار کا شاید سبب معلوم نہین ہے اس سے پہلے مین چند امور ظاہر کرچکا ہون وضع ہو کہ تم جیسا

ایک مین بھی عاجز بندہ عاصی خدا تعالےٰ کا ہون - مگر حاکم الحاکمین نے محض اپنے الطاف وکرم سے تمین مین سے انتخاب کرکے مجکو فرمانروا کیا کل رعاے ریاست جو میرے زیر حکومت ہے سب امانت خداوندی نے جو میری حفاظت اور سپردگی مین دی گئی ہے پس ابتداے مسند نشینی سے مجکو اسدم تک اپنے ہر طبقہ کی رعایا و برایا کی رفاہ و آسایش کا خیال ہمیشہ مرکوز خاطر رہا ہے چنانچہ ابتداے حکمرانی سے مجکم بادشاہ علی الاطلاق جلشانہ اپنی رعایا کے آرام کے لیئے مین نے جدید انتظام جو کیے ہین اسوقت اونمین سے چند امور کا ذکر کیا جاتا ہے -

(۱) محاصل مالی کا کوئی دستور باقاعدہ نہ تہا باوصف کوشش رعیت کی آسودگی کیطرف ترقی پذیر نہ تہی نہ محاصل کی افزونی تہی مین نے اپنی تجویز خاص سے لاکہون روپیہ صرف کرکے محکمہ بندوبست قایم کیا اور گورنمنٹ عالیہ سے ایک صاحب بہادر یورپین لایق افسر یعنی سیجر ٹی سی پیرس صاحب بہادر کے خدمات منتقل کرائین - اور شل گورنمنٹ عالیہ بندوبست جاری کیا گیا یہ لاکہون روپیہ جو اس انتظام مین صرف ہوا محض اس غرض سے ہے کہ رعیت کو آسودگی اور محاصل اراضی کو ترقی ہو مین صاحب بہادر موصوف کی خدمات کا شکرگذار ہون کہ اونہون نے بکمال دلسوزی و عمدگی بندوبست کے کام کو تو ریبے لاختتام پہونچایا -

(۲) مین اپنے عموی صاحب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی کو نائب الریاست و ایس پریزیڈنٹ کونسل مقرر کرکہا ہے کہ وہ اپنے خدمات مفوضہ کو بہت اچہی طرح سے انجام دے رہے ہین آیندہ بہی مجکو اون سے امید ہے کہ وہ اس سے زیادہ اچہی طرح جانفشانی سے اپنی خدمات منصبی کو انجام دیونگے -

(۳) خداوند تعالےٰ کا حکم ناطق ہے کہ مشورہ مین خیر و برکت ہے بلحاظ اسکے ریاست کی کارروائی کے لیے ایک مجلس شوری یعنی محکمہ کونسل سے مقرر کیا اور اس محکمہ کو جملہ محکمہ جات ریاست پر اعلی قرار دیا اور اوسکے اختیارات کو دست کے ساتھ محدود کیا - چنانچہ ممبران کونسل معاملات مرجوعہ مین کامل غور و بحث کرکے اپنے حد اختیار مین حکم اخیر جاری کرتے ہین اور جو معاملات اونکے حد اختیار سے زائد میرے حکم اخیر کے قابل ہوتے ہین یا وہ اہم معاملات قابل مشورہ جنکو مین اپنے حکم سے کونسل مین بہیجتا ہون اونکو ممبران کونسل بذریعہ اپنی راے میرے حضور مین پیش کرتے ہین اوسکو شکر مین جو مقتضاے مصلحت سمجہتا ہون حکم اخیر نافذ کرتا ہون -

(۴) میری مسند نشینی سے پہلے محکمہ جات عدالت کا انتظام قابل اطمینان نہ تہا نہ پابندی کسی قانون کی تہی اور اسوجہ سے

طریقہ انصاف مین بہت پیچیدگیان تھین برین لحاظ مین نے ہرصیغہ جداجدا یعنی عدالت فوجداری وعدالت دیوانی و نظامت تحصیل ومحکمۂ شرعیت غراو محکمۂ پیل مقرر کیا اور قوانین وضوابط اجرا کئے جس سے ضابطہ انصاف مین بہ نسبت سابق کامل سہولیت حاصل ہوئی اور آیندہ بھی بخیال آسایش رعایا مین قوانین ملکی کی ترتیب وتکمیل کرنے مین مصروف ہون اور ہروقت انصاف رعایا کا مجکو خیال ہے اور گورنمنٹ عالیہ سے جو ڈویشن محکمہ جات کی نگرانی ودرستی کے لئے ایک افسر تجربہ کار اور پرشیار محمد نجف خان کو جو خاندان نواب کرنال سے ہین طلب کیا جس سے کارروائی محکمہ جات مین بہت کچھ اسلوبی ہوگئی اور محمد نجف خان کی نسبت جیسے کچھ کہ میرے خیالات اونکی تقرری کے ابتدا مین تھے کہ لایق اور اعلی خاندان سے ہین اور جو ڈیشل کارروائی کا اونکو بہت تجربہ ہے بیشک اونھون نے اپنے آپ کو ایسا ہی ثابت کردیا۔

(۵) علی ہذا القیاس پرگنات مین ہرقسم کا انصاف نہ تھا ناظم کی ذات پر منحصر تھا مین نے اپنی رعایا کے آرام کے لئے علاوہ ناظر پرگنہ کے محکمہ منصفی وفوجداری جداجدا قائم کئے اور مال کے واسطے ایک ایک پیشکار واقف کار طریقۂ بندوبست ہر ایک پرگنہ مین مقرر کئے اور نیز پرگنات مین گرداور تحصیلدار جدا جدا مقرر ہوئے یہ سب صیغہ مین نے اپنی رعیت کے لئے گوارا کیا ہے تاکہ اوسکو بہرتو آسایش وآرام حاصل ہو۔

۶۔ صفائی شہر کا کچھ انتظام اور قاعدہ نہ تھا حفظان صحت خطرناک حالت مین تھی مین نے بصرفہ دس بارہ ہزار روپیہ سالانہ کے بہ پیروی گورنمنٹ بنظر رفاہ عام محکمہ صفائی اور میونسپلٹی قائم کیا اور میونسپلٹی کے ممبر بھی رعایا سے شہر مین سے انتخاب کئے گئے اور میونسپلٹی کے تہذیب اور کارروائی کے لئے ایک قانون کی ایندہ ضرورت تھی جس کو بمصرفیت تمام حسب رواج شہر بشورہ کونسل مین نے ترتیب دیا اس سے بہت کچھ سہولیت کارروائی کمیٹی ونیز رعایا کے لئے ہوگی اور اب شہر کی صفائی ترقی پر ہے اور آیندہ کو امید ہے کہ روز بروز صفائی کو زیادہ ترقی ہوتی جاوے گی مرزا محمد علیخان ممبر کونسل نے کہ جنکے تفویض یہ صیغہ ہے قابل اطمینان اس کام کو انجام دیا۔

۷۔ سابق مین انسداد وارادات کے لئے صرف تھانہ دار پرگنات مین مقرر تھے محکمۂ پولس قائم نہ تھا مین نے بنظر انتظام وواسطے حفاظت رعایا پرگنات مین محکمہ جات پولس قائم کئے اور بدمعاش ومجرمونکی گرفتاری وانسداد وارادات کے لئے بخوبی بندوبست کیا اور اکثر ڈاکو لوگ علاقۂ ریاست سے نکالدیے گئے محکومیت کے جان ومال کی حفاظت

کا ہمیشہ پورا خیال رہتا ہے صاحبزادہ محمد خان سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات نے اپنی خدمات کو اچھی طرح انجام دیا۔

۸- سابق اس سے پرگنات مین کوئی شفاخانہ نہا رعایا کو کمال پریشانی رہتی تھی اور بیماری مین کوئی ذریعہ عام لوگون کی صحت دوا کا نہ تھا مین نے محض اپنی رعیت کی رفع پریشانی وحصول صحت کے لئے اس اشد ضروری کام مین سالانہ بصرفہ کثیر گوارا کرکے بامویٰ ڈاکٹران وغیرہ شفاخانہ جات پرگنات مین مقرر کئے اور اد سکے متعلق سامان مع لوازمات ضروری کا انتظام کیا گیا۔ جس سے بہت بڑی منفعت وتسلی رعایاے پرگنات کو حاصل ہوئی اور سوا سے اسکے دارالریاست وبعض پرگنات مین حکیم اور ویدک لوگ بھی عام علاج کے لئے منجانب ریاست علیحدہ مقرر ہوئے۔

۹- رعایا کی ترقی تعلیم کے لئے مین نے دل سے کوشش کی اور پرگنات مین اجراے مدارس کا حتی الامکان انتظام کیا گیا اور خاص صدر مین بصرفہ زر کثیر اسکول مقرر کیا چونکہ تعلیم بہت بڑا ذریعہ انسانی تہذیب اور شائستگی کے لئے ہے لہذا مین نے اپنی رعایا کو اس فائدہ سے محروم نہ رہنے کے لئے خاص ذاتی توجہ صرف کی اور اب فی الحال باوجود فی مدرسان واجراے ضوابط وہدایات جدید وتکمیل نقشہ انضباط اوقات بقید جماعت ومدرسین وانتظام تعلیم علوم شرقی رعایا کی تعلیم کی جانب زیادہ تر توجہ کی یہ سب امور اسوا سطے کئے کہ تم لوگ اور تمہاری اولاد ذریعہ تعلیم سے مہذب و آراستہ ہو۔ مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ مدارس نے اسکول کی کارروائی مین جو محنت اور صرفیت نظا پر کی اس وجہ سے مین اونکی نسبت خوشنودی ظاہر کرتا ہون۔ اور جیسا کا گذارا اپنے زعم مین اونکو مین نے خیال کیا تھا ویسا ہی پایا۔

۱۰- مین نے اسکول کے علاوہ مدرسہ اسلامیہ عربی موسومہ بمدرسہ خلیلیہ مقرر کیا طلبا راسلامیہ عربی کی اسمین تعلیم ہوتی ہے۔

۱۱- رعیت کی خبرگیری کے لئے مین نے پرگنات مین متواتر دورہ کئے اور مقامات فرودگاہ پر رعایا کو مین نے طلب کرکے ہر ایک سے بذات خاص دکھہ درد اونکا باطمینان کلی پوچھا۔ اور کل حالات اندرونی رعایا سے واقفیت حاصل کرکے اوسکا تدارک کیا کل ریاست مین قدیم سے بیگار کا طریقہ ناجائز جاری تھا یعنی ادنی درجہ کی قوم رعیت سے ہر ملازم وغیر ملازم صیغہ دار پٹیل وپٹواری وجاگیردار کو ہر مقصد وکاون مین بہ اختیار رہتا کہ بلا اُجرت جو کام منظور ہوتا مثلاً آٹا پسوانا جنگل سے گھانس لکڑی منگوانا اور دو دو کوس بار برداری سر پر رکھوا کر ہمراہ خود لیجانا پاؤن دبوانا سائیس بنوانا پہرہ چوکی لینا پانی بھروانا ہر قسم کی خدمت لینا اور وہی۔ دودھ چارہ وغیرہ رسامان رسد کا بلاقیمت منگوانا اور ایک ایک دو دو دن بیل وغیرہ

جانور۔ رعایا کے حق اپنے کام مین پکڑ لینا وغیرہ وغیرہ مین نے بنات خاص ان مظلومون پر دورہ مین آگہی پائی اس طریقہ ناجائز پر مجکو نہایت افسوس ہوا فوراً یہ طریقہ ناجایز اپنی ریاست سے یک لخت مسدود کرکے اس جابرانہ طریقہ سے آزادی دلوائی اور اونکی انسداد کے قواعد بذمہ داری ناظمان وصیغہ داران دیہہ مقرر کئے گئے۔

۱۲۔ قدیم سے یہ رواج اس ریاست مین تہا کہ وقت تقریب نکاح کے اقوام ہنود کو ایک رقم تذانہ بنام ناد برہمنہ داخل کرنا پڑتی تہی اس رقم کی تحصیل بہی مین نے بنظر آسائش عام مسدود کی۔

۱۳۔ صدر ٹونک مین صیغہ تعمیرات وشہر کی آبادی کو زیادہ ترقی دی گئی اور رفاہ عام کے لئے شہر کے اطراف مین بیسیون میل سڑک تیار ہوئی اور سڑک کی دونون جانب میری توجہ خاص سے درخت پرورش کئے گئے جس سے علاوہ زیب وزینت شہر کے سلسلہ اندرونی وبیرونی تجارت کو بہی فائدہ ہوا اور آسائش عام علیحدہ ہوئی صحیح اندازہ کے ساتھ مین کہہ سکتا ہون کہ سڑکون کی تیاری مین تخمیناً دو لاکہ سے زیادہ میرے عہد مین صرف ہو چکے ہین اور تعمیرات سرکاری مزید بران ہے۔

۱۴۔ پہلے جیل ریاست کا بہت تنگ ومختصر تہا قیدیون کی حالت ابتر تہی اوس حالت کی اصلاح کے واسطے مینے ممالک مغربی وشمالی سے الہ آباد جیل کا نقشہ طلب کیا مطابق اوس نقشہ کے بصرف کثیر تعداد جدید جیل وسیع تیار کیا گیا جس سے قیدیون کو بوجہ وسعت مکان کے تکلیف نہین رہی۔ اور علاوہ اوسکے جیل کی کارروائی کے لئے ایک قانون مرتب کیا گیا جسپر عملدرآمد ہے اور قیدیونکو ہر قسم کے فن اور ہنر سکہلانے کا مینے انتظام کیا جس سے اکثر اشیاء جیل مین تیار ہوکر فروخت ہوتی ہین۔

۱۵۔ سال گزشتہ مین جو کہ بوجہ قحط سالی عام رعایا پریشانی کی حالت مین تہی اور غربا کو بہت زیادہ تکلیف رونما ہوئی تو مین نے بنظر رعایا پروری ہر ایک موقع مناسب پر صدر وپرگنات مین واسطے امداد قحط زدگان کارخانہ جات مرمت تالاب وچاہات جاری کئے اور خاص بمقام صدر کارتعمیر پرآمد کا کین بازار علی گنج باہتمام محمد یحیٰ خان ممبر جوڈیشل بنظر آسائش اہل بازار وامداد رعایا قحط زدگان اجرا کیا گیا چنانچہ انہون نے میری منشا رکے موافق اس کام کو بہت کوشش سے انجام دیا۔

۱۶۔ پرگنات سرونج۔ جہبڑہ وپٹاوہ ونیماہیڑہ وغیرہ مین بوہرون نے سود در سود کے بارسے کاشتکاران کو پریشان کر رہا تہا اور کہا دو بیج اونکو وقت پر نہین دیتے تہے قرضہ کے دباؤ سے زمیندار لوگ ایسی سخت مشکلات اور دائمی افلاس

مین اسقدر گرفتار رہتے تھے کہ جس سے وہ وسیلہ کاشتکاری کو ترقی نہین دے سکتے تھے اور پیداوار اونکا کل قرضہ مین جاتا تھا مین نے آمدنی ریاست سے اونکی تعاونی کے لئے انتظام کیا تخمیناً ایک لاکھ روپیہ سالانہ تقاوی و نقدی و غلہ و تخم ریزی و غلہ خورش و زرگاوان وغیرہ سے اون کو دی جاتی ہے اس مدد سے وہ مصیبت اونکی رفع ہوکر ترقی و آسودگی اونکو حاصل ہوئی -

۱۷ - رعایت کاشتکاران پر ہمیشہ سے زیادہ ترمینے اپنے خیال کو رجوع کیا ہے کیونکہ اونکی آسودگی باعث ترقی ملک ہے مینے اکثر اونکی دستگیری کی چنانچہ سابق اس سے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ اپنی رعایا کو معاف کیا اور اب فی الحال دیڑھ لاکھ روپیہ مین نے چھوڑکر بارِ بقایا سے سبکدوش کردیا کہ اس سے بہت کچھ صورت ترقی و بہبودی عام رعایا حاصل ہوئی اور وہ لوگ باطمینان و فارغ البال مشکور و ممنون ہوکر مصروف بکار رہوئی -

۱۸ - بعض مقامات مین بوہرون کی جانب سے ایک ایسا خراب دستور اور موجب کمال زیادتی نسبت کاشتکاران جاری تھا کہ بوہرہ لوگ بعوض قرضہ خود جہات و اراضیات تحت کاشت اونکے یہان تک کہ بال بچہ کاشتکارونکے رہن کر لیتے تھے اور یہ کاشتکار کو حق کاشت سے کہ وہی ذریعہ اوسکی روزی کا تھا محروم کردیتے تھے اور بدون رضامندی بوہرہ کے کاشتکار لوگ اولاد مرہونہ کی شادی نہین کرسکتے تھے مینے اپنے دور مین بنظر انصاف اس دستور ناجائز کو کہ بالکل نظیر اسکے قریب قریب بردہ فروشی کے تھے اپنی ریاست سے قطعاً مسدود کردیا اور اوسکی انسداد کے لئے احکام سخت جاری کئے اور کاشتکارونکی آزادی دلوائی - اور بوہرون کے قرضہ کی نسبت یہ انتظام کیا کہ دستور مقررہ سے جتنا سود زائد تھا وہ کم کراکر واجب قرضہ کی اقساط مقرر کرائین اور اختیارات تحت کاشت آسامیان مقروض آسامیان کو دلوادی جس سے میری رعایا کو بہت کچھ فائدہ حاصل ہوا -

۱۹ - بسالگذشتہ و پیوستہ پرگنہ نیماہیڑہ مین قحط نمودار ہوا مین نے بسال پیوستہ دس ہزار روپیہ رعایائے نیماہیڑہ کو معاف کیا اور بسالگذشتہ بوجہ قحط کے فی روپیہ دو آنہ یعنی ۲۵ ہزار کے قریب تحصیل مدین حکم ملتوی کی کہ سال آیندہ مین یہ دو آنے وصول ہوں تاکہ رعایا کو ادائے محاصل مین آسانی رہے -

۲۰ - کوئی کاشتکار زمین پر جسوقت چاہ جدید کندہ کراتا تقریباً ۵ بنام نہاد پٹہ کے اوسکو قدیم سے نظامتون مین داخل کرنا پڑتے تھے اس رقم کی تحصیل بھی مین نے بنظر آسایش عام مسدود کی -

(۲۱) اراضیات افتادہ مین جو کوئی دیہہ جدید آباد کرتا قدیم سے یہ دستور ریاست مین تہا کہ بنا منہا وناگرعہ ۵ ریاست مین اوسکو داخل کرنا ہوتے تھے بنظر آسایش مین نے اپنے عہد مین اس رقم کا داخل کرنا ہی مسدود کیا۔ تاکہ آبادی مین ترقی اور رعایا کو آسایش حاصل ہو۔

(۲۲) تاظمان و پیشکاران پرگنات کو بتاکید حکم دیا گیا کہ دیہات پرگنات مین بنظر حفاظت نگرانی احوال رعایا سوا سے موسم بارش کے پندرہ پندرہ روز بتقاضین پیہم دیہہ پندرہ دیہہ دہ دہ کر پھرتا رہے جو امر باعث تکلیف و منافی امن و آسایش رعایا ہو اوسکو رفع کرین اور ڈائری یعنی روزنامچہ اپنی اپنی کارروائی کا لکھکر میرے ملاحظہ مین بھیجتے رہین مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سروے نے اپنی خدمت منصبی کو اچھی طرح ادا کیا۔

(۲۳) وسال سے بوجہ گرانی غلہ ملازمان ملکی و فوجی کی میرے حکم سے یہ ردوبدی گئی کہ ہر ملازم کو بقدر تنخواہ دو دو ماہ بازار کے نرخ سے دو سیر زیادہ غلہ موجودہ ریاست وزن کرکے دیا گیا اور قیمت اوسکی بتدریج بارہ مہینے کے اندر لے گئی۔

(۲۴) فوجی انتظام جو کچھ اس وقت ہے وہ میرے حسب دلخواہ ہے فوجی معاملات کو ادنی سے اعلی تک مینے اپنی ذات خاص سے وابستہ کیا ہے اور ایک قانون کارروائی فوجی مین نے منضبط کرکے شتہ فوج مین دیا چنانچہ موافق قانون کی کارروائی فوج کے جاری ہے۔ صاحبزادہ احمد یار خان ممبر کونسل صیغہ فوج و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان جرنیل فوج کے کارروائی لائق اطمینان ہے۔

۲۵۔ محکمہ سائرات مین عرصہ سے نخواستہ سوا سوا اجناس سے زیادہ تر محصول وصول کیا جاتا تہا مگر مین نے بنظر آسودگی رعایا و ترقی و افزودنی بیوپار کل اشیا پر محصول معاف کرکے صرف چار الیس اشیا اجناس مندرجہ دستور العمل پر محصول رکہا اور علاوہ معافی محصول مذکور۔ راہداری چھدمی دیہات و رقم کالی وغیرہ زر و خت مویشی و مانپہ و چرم پرٹ و در آمد روئی و زیرہ و اون نیز معاف کردیا جسکی تعداد خاص صدر ٹونک مین اٹھائیس ہزار تین سو اور پرگنہ بہیڑہ مین بسبب اجرائے دستور العمل جدید صدر ۱۲۹۵ اور علیگڑہ مین حسب دستور العمل ٹونک دو ہزار اور نیا ہیڑہ مین ۱۱۱۲ جملہ ۳۱۱۲ کی معافی عمل مین آئی یہ معافی خاص مین نے بلحاظ ترقی و آسایش و رفاہ عام رعایائے خود کی ہے رعایائے خود کی ہے تاہم آمدنی سائر مین پوری توقیر رہے اور نواب علی خان ناظم سائرات نے اپنی خدمت کو اچھی طرح انجام دیا۔

۲۶- ایسا پرانا قرضہ متفرقات کہ جسکے ملنے کی کوئی امید قرضخواہان کو نہ تھی اور حساب بھی اوس کا مرتب نہ تھا سینے انتہا دیکر اون لوگون کا قرضہ ادا کیا مزید برآن پرانی باقی جو چلی آتی تھی سالوار کسیقدر رقم ادا سکے لیے بھی معین کرکے بہت سا حصّہ اوس کا ادا کیا اِس کارروائی مین دنایک راؤ راؤ بہادر ممبر کونسل نے میرے حکم سے پوری معروفیت ظاہر کی اور حساب وکتاب کو خوب درست کیا جس سے اِس کارروائی مین پوری مدد ملی۔

۲۷- ریاست پر قرضہ کا بہت بڑا بار تھا اور خزانہ جمع اور خرچ ریاست کا کوئی انتظام قابل اطمینان نہ تھا نہ بیبت سالانہ مرتب ہوتا تھا مین نے اپنی توجہ خاص سے ایک تجربہ کار لائق شخص دنایک راؤ کی خدمات گورنمنٹ سے منتقل کرائین اور خزینہ کا انتظام تفویض کیا دنایک راؤ راؤ بہادر نے اپنے کام متعلقہ مین عمدہ لیاقت کا اظہار کیا اور موافق میری منشار کے درستی حساب وکتاب خزینہ مین بابو نے بہت کوشش کی اور کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری معروفیت سے ایک بڑی حصّہ قرضہ سے ریاست سبکدوش ہوگئی اور امید ہے کہ جو کچھ باقی رہا ہے خدا کے فضل سے وہ بھی جلد ادا ہو جائیگا۔

۲۸- مینے اپنے چار برادران حقیقی کو ریاست کے بعض صیغہ جات پر مقرر کیا ہے صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر کو بکار تنزل وذخیرہ وکارخانجات وچندی وانسری سپاہ نظامیہ۔ وصاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر کو ناظم فوجداری۔ و صاحب زادہ محمد صدیق خان بہادر کو ناظم پرگنہ ٹونک۔ وصاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر کو ناظم شریعت غرایہ صاحبزادگان بھی اپنے فرض منصبی کو اچھی طرح انجام دے رہے ہین کوئی شکایت بکارروائی ضابطہ مین نے اونکی نہین سنی اور آیندہ بھی مین اون سے یقین کرتا ہون کہ وہ اپنے خدمات کے ادا کرنے مین اور بھی زیادہ کوشش کرینگے۔

۲۹- سابق مین عہدہ داران کی تنخواہین بہت کم تھین مین نے اپنے عہد مین نسبت سابق تنخواہ عہدہ داران ملکی مین دوچند بلکہ سہ چند کا اضافہ کیا کہ وہ اپنی خدمات مفوضہ کو جستجی اور دیانت وامانت سے انجام دیوین۔

۳۰- ہندوستان مین لیڈی ڈفرن صاحبہ نے بنظر ہمدردی وآسایش مستورات ہند تعلیم فن دایہ گری کی تجویز جاری کی بخیال رفاہ عام مینے بھی اپنی ریاست مین تعلیم مدرسہ نسوان جاری کیا اور ڈسٹرکٹ اسکول آگرہ مین اِس مدرسہ کی تعلیم یافتہ لڑکیون کو بنا برتکمیل وتعلیم اِس فن کے روانہ کیا سنہ ۱۸۸۵ء سے سنہ ۱۸۹۶ء تک چھ کثیر گورا کیا گیا۔ سوائے اِس کے بیادگار صاحب والاشان کرنیل والٹر صاحب بہادر سابق اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مستورات کے علاج کے لئے مین نے ایک جدید شفاخانہ موسومہ والٹر ہسپتال خاص دارالریاست مین چھبیس ہزار روپیہ کے صرف سے تعمیر

کرایا جسکی بنیاد کاپتہ صاحب بہادر ممدوح نے دورہ کے وقت مین اپنے ہاتھ سے رکھا تھا۔

۳۱- تصفیہ مقدمات رعایا کے لئے ابتدائی عدالت سے اپیل و کونسل تک کا محکمہ مقرر کیا گیا ہے اور آخر وجہ انصاف کا موافق قانون ملکی کے مین نے مرافعہ کے لئے اپنی ذات کے اوپر منحصر کیا ہے اور بنظر رفاہ عام مین نے اپنے مرافعہ خاص کی فیس کو عموماً معاف کیا اور یہ سب مراتب مین نے اپنی رعایا کی رفاہ و آرام و آسایش کے لئے معین کئے ہین۔

۳۲- مزید برآن اپنے ملک کی نگرانی اور معاینہ کارروائی ملازمان ہر صیغہ کے واسطے روزنامچہ ہفتہ وار مہینے طلب کرکے ملاحظہ کرنا شروع کیا ہے انتظام مجوزہ مین اگر کوئی سقم پایا جاتا ہے یا رعایا پر کسی قسم کی خلاف ضابطگی کا اثر معلوم ہوتا ہے تو فوراً اوسکی اصلاح کیجاتی ہے۔

۳۳- اس موقع پر مجکو افسران ذمہ دار ریاست کی نسبت یہ بھی ظاہر کردینا ضرور ہے کہ ماتحتون کے کام پر نگرانی رکھنا اونکا اول فرض منصبی ہے صرف ماتحتون پر ہر گز کارروائی نہ چھوڑین گرداوری کے ذریعہ سے یا دورہ کرکے اونکے کامون کی جانچ پڑتال کرین اگر اونکی خدمت متعلقہ مین سقم یا نقص دیکھین فوراً اوسکا تدارک کرین اگر افسر بالا ایسا نکرین گے تو خوشنودی مزاج حضور اون سے ہوگی۔

۳۴- جلسہ کونسل کی نسبت یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ مین نے اکثر ہدایتین ممبران کونسل کی ہین کہ کوئی ممبر ایک دوسرے کے صیغہ مین دخیل نہو کیونکہ ہر ممبر کو اوسکے حدا ختیار کے اندر کارروائی ضابطہ اور تجویز اخیر کا اختیار دیا گیا ہے جب اوس ممبر کے صیغہ مین دوسرے ممبر کی دخل دیہی ہوگی تو آزادرائے بھی ظاہر نہوگی انعقاد کونسل کے وقت یہ طے ہوچکا ہے کہ اس ہدایت کے خلاف کسی ممبر کی جانب سے عمل درآمد نہو۔ پس ممبران کونسل کو ضرور ہے کہ وہ ہرگز اسکو فراموش نکرین البتہ جو ممبر کہ اپنے صیغہ کا کوئی مقدمہ کونسل مین پیش کرے اوس صورت مین بعد مباحثہ وغور کے دو الیکس ہر پریذیڈنٹ اور ہر ممبر کو بلحاظ ایک دوسرے کے بیخوف ہوکر آزادرائے دینا ضرور ہے ہر ممبر کو یہ لحاظ رہے کہ اوسکے اعلیٰ عہدہ کے ساتھ ایک بڑی جوابدہی لگی ہوئی ہے۔

۳۵- مین اپنی جطرر عایا کو اطمینان دلاتا ہون کہ ریاست و حکمرانی کا کام بفضلہ تعالےٰ بہ رہنمونی عقل مصلحت اندیش مین خود کرتا ہون میرے مزاج مین کسی شخص کو کبھی دخل نہین کہ سفارش کرکے کسی کی کارآرائی کرا سکے یہانتک کہ میرے برادران حقیقی

دو دیگر اہل خاندان و معززین و اہلکاران کو ہرگز کسی امر مین سفارش یا نا واجب عرض معروض کرنے کی مجال نہین اور مین کسی سے مشورہ باصلاح باموارت ریاست سوائے ممبران کونسل کے جسکو کہ جُدا جُدا ریاست کے صیغہ جات کا کام مینے تفویض کیا ہے نہین کرتا - کوئی شخص یہ خیال نکرے کہ اوس کا کام میرے دربار مین کسی کی بیجا سفارش یا ناجائز وسیلہ سے نکل سکتا ہے ہرگز ہرگز یہ بات نہین ہے - اور یہ بھی واضح ہو کہ کسی زبردست کی جانب سے کسی متنفس رعایا کو کچھ ہو تو وہ شخص براہ راست مجھسے عرض کرنے کا مجاز ہے تم یقین سمجھو کہ اسقدر مصروفیت ہماری محض تمہاری حفاظت اور آسایش و تمہارے انصاف کیلئے ہے -

۳۶ - مین نے اپنی پابندی اوقات کو روزانہ واسطے مصروفیت و نگرانی کار ریاست کے منضبط کیا تاکہ جُدا جُدا اوقات و ایام منضبط مین ہر صیغہ کی نگرانی و مصروفیت و معاملات موجودہ ریاست باطمینان ہو سکے -

۳۷ - مین اس کہنے سے بھی اپنے کو باز نہ رکھون گا میری ریاست قدیم سے گورنمنٹ حضرت ملکہ معظمہ قیصرہند دامت سلطنتہا کی خیر اندیش اور دولت خواہ ہے میرے بزرگ فرمانروایان سابق نے جو سلطنت عالیہ برطانیہ کے ساتھ رسم عقیدت و اتحاد جاری کئے تھے - مین ہمیشہ اوسکے مضبوط اور مستحکم کرنے مین دل سے کوشش کرتا ہون اور مین مع تمامی ریاست و خاندان و متوسلین کے خدمتگزاری برٹش گورنمنٹ کو اپنا ذریعہ بہبودی جانتا ہون اور آیندہ بھی ہمیشہ خیرخواہی گورنمنٹ پر ثابت قدم رہون گا -

۳۸ - مین اب بیان سے اصل مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہون کہ جس بنا پر یہ جلسہ دربار منعقد کیا گیا - واضح ہو کہ جب میری مصروفیت ذاتی بکار ریاست کی اطلاع صاحب والاشان کرنل جی ایچ ٹریلور صاحب بہادر سی - ایس - آئی - ایجنٹ گورنر جنرل راجستان کو پہونچے تو صاحب بہادر موصوف نے بذریعہ خرائط اپنی کمال خوشنودی کا اظہار کیا اور دوستانہ طور پر قیمتی الفاظون مین تحریر فرمایا یعنی صاحب بہادر مقدم الوصف اپنے خریطہ مین بدین خلاصہ مضمون تحریر فرماتے ہین کہ آپ نے جو بذات خود انتظام ریاست کیطرف توجہ کی ہے مجھے اس سے بہت خوشی حاصل ہوئی —

—— جس سے مجھے یقین ہے کہ ریاست کو اچھا ثمرہ حاصل ہوگا - اور گورنمنٹ عالیہ ہند اون رؤسا کی بڑی قدردانی کرتی ہے جو واسطے فائدہ پہونچانے اپنی رعایا کے بذات خاص ریاست کے امورات مین کوشش کرتے ہین - پس مجکو درود سے اس خریطہ کے کمال انبساط اور خوشی حاصل ہوئی - صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانا

کے اِس مشفقانہ اور دوستانہ کارروائی کا شکر گزار ہوتا ہون کہ اُنہون نے ازراہ دوستی میری توجہ و مصروفیت سے بکار ریاست اپنی دلی خوشنودی کا اظہار کیا جس سے مجکو اور بھی زیادہ تر انتظام مصروفیت بکار ہائے ریاست کا شوق پیدا ہوگیا اِسکے ساتھ ہی مین دلی دوست متجرای بی تہارٹن صاحب بہادر ایجنٹ ہز ہولی و ٹونک کا دل سے شکر گزار ہون کیونکہ یہ سب نتیجہ صاحب بہادر موصوف کے عمدہ مشورون اور نیک صلاحون کا ہے میری دلی دعا اور آرزو ہے کہ خداوند کریم ہمیشہ میری توجہ کو رفاہ عام رعایا کی جانب مستقل رکھے اور میری کوششون مین خیر و عافیت عطا کرے ۔ امین یارب العالمین۔

بعد اختتام اسپیچ سرکاری عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ مجتمعہ کونسل دربار ٹونک و دیگر ممبران کونسل و برادران حضور فیض گنجور نے روبرو حضور فیض گنجور مفصلہ ذیل تقریرین ادا کین

تقریر نائب صاحب بہادر

اے صاحبان حاضرین دربار آج کا دن بہت سعید و ہمایون ہے کہ ہمارے آقائے ولی نعمت نے بہ سرپرستی خاص ہم سب کو اپنے روبرو طلب فرمایا اور یہ اسپیچ جسکو ہینے اِسوقت بحکم حضور انور دام اقبالہ سنایا جسکا ایک ایک لفظ پُر معنی ہے آپ سب صاحبان حاضرین دربار نے کمال غور و توجہ سے سنا ہوگا مین اِس خوشی کے موقع کی سب کو مبارکباد دیتا ہون درحقیقت اِس اسپیچ مین جو کچھ حضور والا نے ارقام فرمایا وہ قطعی داخل مصلحت و حکمت ہے اور اصلی مقصد اس کا فائدہ پہونچانا رعایا کو اور رفاہ عام و آسایش خلائق متعلق ریاست حالاً و مالاً ہے اے صاحبان حاضرین دربار اِس ریاست خداداد کا سلسلہ حکومت قریباً اسی سالہ سے گرنتہ سے جاری ہے جسکے فرمان روایان کی اسوقت چوتھی پشت ہے جس سے آپ اچھی طرح واقف ہین آپ سب صاحب اِس بات کو یقین جانین کہ بعہد حضور نواب امیر الدولہ بہادر و حضور نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم مغفور و حضور نواب محمد علیخان صاحب بہادر جو کچھ انتظام عملدرآمد اِس ریاست کا رہا وہ آپ کے زمانہ کی موجودہ ترقیات و مسرت کو موافق درست نہا ہوا لاالحصاللہ گذر گیا اور اب قابل تعریف تحسین عہد حکومت ہمارے حضور عالیجناب مسند نشین حال یعنی حضرت امین الدولہ وزیر الملک

نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ سی ایس آئی دام اقبالہٗ واجلالہٗ فرمانروائے ریاست ٹونک کا ہے جسکا سلسلہ حسن انتظام بموجب ہدایت گورنمنٹ عالیہ ہند سے صلاح ومشورہ صاحبان عالیشان پولیٹکل افسران محض تبوجہ وصرفیت ذاتی اعلیٰ حضرت بندگان عالی ممدوح المدح کے جاری ہے جسکو ہم تب دیکھ رہے ہین وہ بچشم صورت حال قابل تحسین وآفرین ہے الحمد للہ علی احسانہ کہ خلاق دوعالم نے ہمارے آقائے ولی نعمت کو اون مکروہات سے کہ جو خلاف دین ودنیا اکثر رئیسان ودوالیان ملک اپنی بڑی خواہشون کے پورا کرنے مین ایسی مصروف ہوجاتے ہین جسکا نتیجہ اونکی ذات خاص کے لئے اور اونکی ریاست کیلئے بہت خرابیان پیدا کرتا ہے محفوظ رکھا بعوض اسکے ہمارے حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ کے طبیعت کو نہایت سچے خیالات انصاف کے رفاہ عام کی اساس رعایا کی ترقی وآمدنی ملک کی طرف متوجہ کر رکھا ہے اب مین آپ سب صاحبان حاضرین دربار کی جانب سے بحضور عالیشان آقائے نامدار دام اقبالہٗ حضور والا کی پرورشون وعنایتون اور بندہ نوازی کا شکریہ خلوص دل سے ادا کرتا ہون اور اپنے التماس صدق مقال کے ساتھ مختصر کلمات مین دعا پر ختم کرتا ہون کہ قادر ذوالجلال وتوانا ایسے حاکم منصف زمان عادل دوران کو تا ابدالاباد سایہ سچے خیالات انصاف رعایا وبرایا کے اپنے ظل حمایت وحافیت مین رکھے اور مفسدین بد اندیش وبدخواہ کو ہمیشہ ذلیل ورسوا سے دارین کرے آمین یارب العالمین

تقریر جسکو کہ اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج نے منجانب افسران فوج ادا کی

بحمدہٗ سبحان اللہ تعالےٰ وتقدس شکر ہے بارگاہ صمدیت کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگون کو زیر سایہ عالی پایا ایسے رئیس نامدار اور آقائے باوقار کے پرورش کیا کہ بنا بر رفاہ عام اور رعایا پروری کے طرح طرح کے قوانین اور ضوابط ارشاد فرمائے چنانچہ یہ ارشاد عالی کہ اس وقت جمیع پروردگان نعمت حضوری کے نسبت اور جملہ خاندان ونشیان حضوری وملازمان ورعایا کے حق مین صدور پایا ہے رفاہ عام کی سراسر اصل وبنیاد ہے حقیقت یہ بندوبست ایک نعمت منجانب اللہ تعالیٰ ہے۔ جسکا شکریہ اگر ہر مو زبان ہو تو ادا ہونا محال ہے اور قلم دیدہ ودہن شکستہ زبان اگر ہزار نوک سے دوڑے

تصویر اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ۔ ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تواد سکے شکریہ سے قاصر زبان ہوکر اپنی کوتاہی سے سیاہ رہے ہزار ہزار شکر اوس مالک کا کہ جس نے ہم لوگون کو خیرخواہان بے ریا ایسے ظل اللہ سے بنایا اور ہواخواہی اور خیراندیشی مین فشو ونما دیا اور یہ نعمت غیرمترقبہ عالی والی رعایا پر کرم گستر کا سایۂ عاطفت ہمارے سر پر پھیلایا اور جیسے کہ عہد مبارک بندگان حضور انور دام اقبالہ مین عموم رعایا اور خصوص اہل فوج نے ترقی و آسایش حاصل کی ہے ایسی بہبودی و ترقی ہم لوگون کو پیشتر اس سے کبھی نصیب نہین ہوئی اللہ تعالے جلشانہٗ جمیع خیرخواہان دربار والا کو وصول مطالب دلی فائز کرے اور جمیع حاسدان ناخیراندیشان کو اونہین کی آتش حسد سے سوختہ رکھے - آمین یارب العالمین -

تقریر بابو نایک راؤ - راؤ بہادر ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ

چونکہ میرا خاص تعلق حساب سے ہے اس لئے حساب ہی کے طریقہ پر آپ صاحبان کی خدمت مین نہایت مختصر گذارش کرتا ہون مین ریاست کے قرضہ کا حساب بار بار دیکھتا رہتا ہون تاکہ ادائگی باقی ماندہ قرضہ کا حال روشن ہوکر کل بیباقی کی تدبیر مین مدد گار ہوجاے یہی طور مجکو بلکہ ہر ایک شخص کو اپنے ذاتی فرایض کی نسبت برتنا لازم ہے کہ یہ قدر ادائگی قرضہ کی سابقہ کی کرچکا اور کسقدر کررہا ہون اور کسیقدر مطلق باقی ہے یہ بلا معائنہ حساب کامل ادائگی کے راستہ پر سلسلہ وار قدم بڑہنا محال بلکہ ناممکن ہے - اسلئے حساب روزانہ جانچنا ضرور ہے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اسبیع مبارک مین ہمارے والی جناب نواب صاحب بہادر نے اپنے فرایض متعاقہ رعایا یعنی ہم سب کہ جنکو اللہ تعالی نے اونکی امانت مین سونپا ہے بہرغور فرماکر حساب ادائگی کو اپنے رعایا کے روبرو تسلی کے لئے اظہار کیا اسکا شکریہ کل رعایا تہ دل سے ادا کرینگے خلق خدا سے تعالی تعالی دادی قریب چار لاکھ کے آسایش اور آرام اور بہبودی کی کوشش مین قدم بڑہانے کے لئے اسی طور وقتاً فوقتاً حساب کو جانچنا پر مصلحت ہے - بیشک حضور کی توجہ ذاتی و مصروفیت سے اس ریاست کا انتظام بفضل الہی ایسا عمدہ ہے کہ دیگر ریاستہاے اطراف مین ہرگز ایسا انتظام نہین ہے اور وہ اہل ریاست اس ریاست کے انتظام کی نظیر حاصل کرتے ہین جو میری خدمت خفیہ کی نسبت خوشنودی مزاج والا کی ظاہر ہوئی - اسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون - نمک خوار کو نمک حلالی سے ادا کرنے کی کوشش مین ہمیشہ اپنی ناقص عقل کے موافق مصروف رہتا ہون اور آیندہ رہون گا قرضہ ریاست کی بیباقی اب قریب ہے

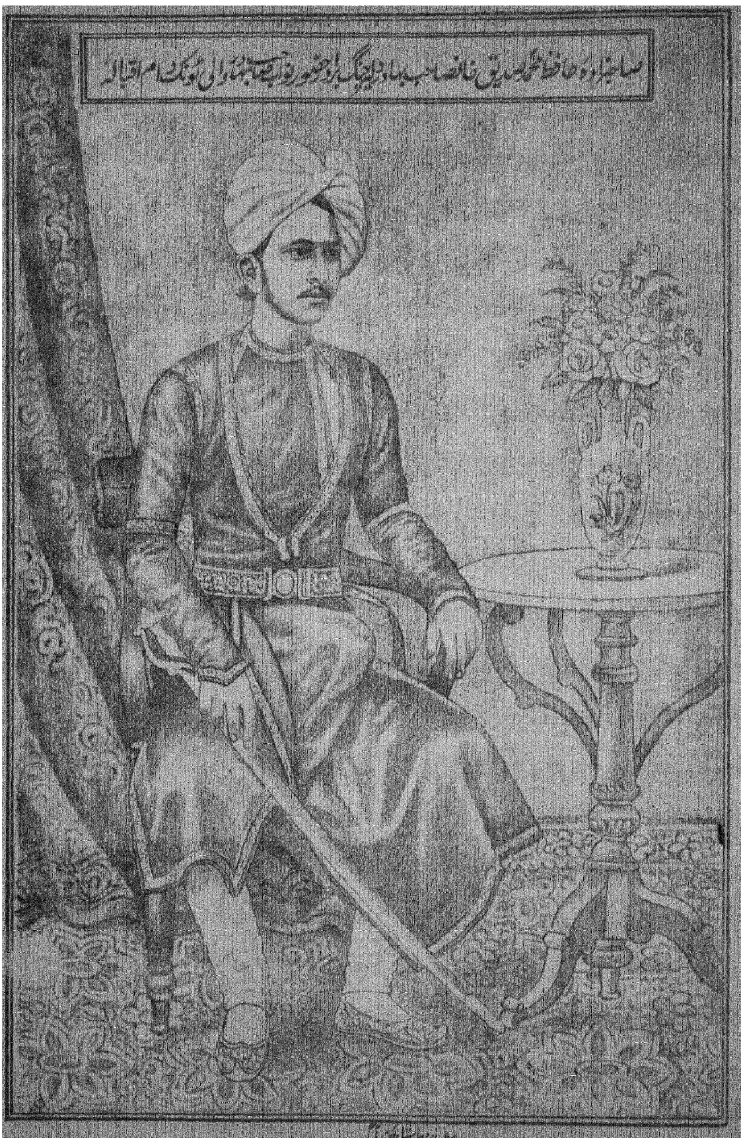
ارزانی رنج افیون وقلت بارش کی وجہ سے رعایا کی سقیم الحالی ہوتی توجو روپیہ بذریعہ تقاوی بغرض امداد وبہبودی ہرایک قسم رعایا کے قریب ڈہائی لاکھ کے لگایا گیا وہ قرضہ مین ادا ہوکر کل بیباقی ایک دوسال مین ہوجاتی لیکن قرضہ کی سبکدوشی حاصل کرنے سے رعایا سقیم الحال کو مدد پہنچانے کا نواب زیادہ خیال کیا گیا اللہ تعالےٰ جناب نواب صاحب بہادر کو ہمیشہ اپنی نعمتون سے سرفراز رکھے رہے ۔

تقریر مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل صیغہ سرحدات وغیرہ

اسے حاضرین دربار اس اسپیچ مین حضور پرنور دام اقبالہٗ نے ارشاد فرمایا ہے امید ہے کہ حاضرین دربار اسکو ہمیشہ یاد رکھین گے اور ٹونک کی تاریخ مین یہ آج کا دربار یادگار زمانہ ہوگا اس اسپیچ مین حضور نے اپنے عہد معدلت مہد کی جن کارروائیون اور انتظامات کو مختصر طور سے بیان فرمایا ہے اس کی تصدیق کرنے مین کوئی سمجھدار انکار نہین کرسکتا یہ جو کچھ سنا گیا ہے یہ وہی باتین ہین جو ریاست ٹونک کی خوش نصیب رعایا اپنی آنکھون سے دیکھ رہی ہے آخر یہ کسی غیر ملک کا تذکرہ تو نہین ہے کہ جسمین شبہہ کی گنجائش ہو اس موقع پر حضور کی طبعی اور جبلی خوبیون کو مفصل بیان کیا جائے تو محمول اور چرب زبانی اور مبالغہ گوئی کے ہوگا حالانکہ میرا یہ عرض کرنا بکمہ شاعرانہ موج طرازی نہین ہے کہ جسمین مبالغہ کا احتمال ہو اور خدا نکرے کہ ہم لوگ درباریون مین شمار ہوکر جھوٹے خوشامدی کہلائین اور درباارون مین جھوٹ بولنے کی عادت اختیار کرین یہ حضور مختشم الیہ کی کمال خسروانہ خاوندی ہے کہ اپنے اس تذکرہ تجاویز انتظام ملکی مین اپنے اپنے محل اور موقع پر ہمارے مشورہ انتظام اور انجام دہی خدمات کے متعلق اسد رجو خوشنودی مزاج کی اظہار فرمائی ورنہ ہم کیا اور ہماری خدمات کیا اگر فرض کیا جائے کہ ہماری ذاتی لیاقت اور معلومات کو اس ریاست کے انتظام ملکی مین کچھ دخل ہے تو بھی ہم چندان قابل ستایش نہین ہین مثلاً اگر خانصاحب محمد نجف خانصاحب ممبر صیغہ جوڈیشل ہین پسندیدہ انتظامات کی صلاح کار اور شیر قانونی رہے یا بارینہ قرضہ بیکے انتظام اور خزانہ کی حالت کی درستی اور حساب کتاب کے طریقون کے اجزا مین راؤ بہادر بابو نایک راؤصاحب نے قابل تعریف خدمتین کین یا اور کسی نے تو بھی حضور ہی کی جوہر شناسی اور قدردانی کی تعریف ہوگی ان اچھے اہلکارون کو آخر کس نے جمع کیا اور ہر ایک کی لیاقت کے موافق کام کس نے تفویض کئے اور خاص اس امور مین کسی راسے کو دخل ہے آخر یہ کہنا ہی پڑیگا کہ وہ ہمارے حضور دام اقبالہم ہین شہنشاہ اکبر کی

ذاتی اور فطرتی خوبیون کی نسبت جنکی منصفانہ حکومت ہندوستان مین ضرب المثل اور وہ یادگار زمانہ ہے کچھ غلط فہمی واقع ہوئی ہے بعض نادان کوتاہ اندیش جو کہتے ہین کہ اگر ابوالفضل اور فیضی اور بیربل وغیرہ وغیرہ ارکان سلطنت نہوتے تو سلطنت مین یہ خوبیان نہوتین ہم کہتے ہین کہ اگر اکبر کسی طبیعت اور عقل خداداد مین مردم شناسی کا جوہر نہوتا تو فیضی اور ابوالفضل وغیرہ ارکان سلطنت کیونکر جمع ہوتے کیا مغلیہ سلطنت کی بربادی کے زمانہ مین سارے ہندوستان مین سے کوئی ابوالفضل فیضی کی قابلیت کے آدمی موجود نہتے ضرور تھے اور تاریخ سے ثابت ہے کہ اون سے بہتر آدمی موجود تھے مگر اونکے انتخاب کے واسطے اکبر جیسے شہنشاہ دانشمند کے ہونے کی ضرورت تھی اس لئے مین کہتا ہون کہ جو اہلکاران کی خوبیان ہین وہ حضور پُرنور کی وجہ سے ہین حضور مین جہان اور خوبیان ہین سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حضور کی طبیعت کمال درجہ انصاف پسند واقع ہوئی ہے اس انصاف پسندی کی وجہ سے کہ ہم ہر کونسل اور دوسرے مقربان اہلکار بے خوف ہوکر اپنے مطالب اور رائے کے بیان کرنے مین آزادانہ عرض معروض کرتے ہین باوجودیکہ ہم کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اس معاملہ مین ہماری رائے حضور انور کی رائے کے خلاف ہے اس جرأت اور دلیری کا سبب حضور کی انصاف پسندی کا ہے وگرنہ ایک بار بھی عرض معروض سے رد کئے جاتے تو یہ حوصلہ کا ہے کو باقی رہتا کسی کو یاد ہے کہ کبھی کوئی اظہار مطلب کے وقت روکا گیا ہو اس سے بھی زیادہ حضور کی رحم دلی بڑھی ہوئی ہے انسان تو انسان جانور وذکی آسایش اور آرام پر بھی حضور کی نظر رہتی ہے کئی بار ایسا ہوا ہے کہ حضور نے ہمین سواری مین بعض لاغر اور ناتوان یا زخمی جانور دیکھ ملاحظہ کیا جنکی بے رحم مالکون نے اوپر بوجھ لادا تھا اونکو بموجب ممیر صیغہ کے تنبیہہ کے واسطے کمیٹی مین بھیجا تاکہ آیندہ اس قسم کی بے زبانون پر سختی نہونے پائے قانون سیوسیٹی محیوانات حضور جسکا ذکر حضور نے اسپیچ مین فرمایا ہے عنقریب مشتہر ہونیوالا ہے اوسکے دیکھنے سے سب کو معلوم ہوگا کہ آسایش خلایق عامہ کا کہانتک حضور کو خیال ملحوظ خاطر ہے یہ دونون خوبیان وہ ہین کہ جس کا عام خاص سب کو فائدہ کا اثر پہونچتا ہے اور حکامون کے واسطے یہ بہترین اوصاف سمجھے گئے ہین یہ باتین اگر کسی بازاری آدمی کے خیال مین آئین تو مضائقہ نہین مگر دربین نشستہ ان انجام گزین باتون کو بڑی گیری نگاہ اور بڑی دقت سے دیکھتے ہین اور حق یہ ہے کہ وہ خوبیان ہین جس سے پونے چار لاکھ باشندگان ریاست ہذا حصکہ رسدی فائدہ اٹھا رہے ہین دوسرے ہر ایک شخص کے ذمہ کوئی نہ کوئی فرض ہے اور ہر رعایا ملک اور حاکم کے ذمہ بھی فرائض ہین ہمکو اس موقع پر بیان کرنا چاہیئے کہ ہمارے حضور پُرنور دام اقبالہم نے اپنے فرائض

کے ادائی مین کمی تو نہین فرمائی اگر رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرنا والیٔ ملک کا فرض ہے تو حضور نے اسمین بھی کمی نہین فرمائی جو کچھ فوجداری و پولس وغیرہ کا انتظام فرمایا ہے جسکا اسپیچ مین مختصر ذکور ہوا وہ کچھ کم نہین ہے اگر کسی والیٔ ملک کا فرض رعایائے حقوق داجبی کی حفاظت کرے تو دیکھو حضور نے اسمین بھی کچھ اوٹھا نہین رکھا ابتداے عدالت مین دیوانی فوجداری منصفی قائم فرمائین اور پھر اونکے بھی کئی درجے مقرر فرمائے چنانچہ اپیل کی عدالت سے عدالت مرافعہ کونسل ہے اسلیئے اگر ایک عدالت سے کسی کی حق رسی مین کمی ہو تو دوسری تیسری عدالت اوسکی اصلاح کرے اور پھر عدالتون پر ہی بس نہین فرمایا خود بھی بہ نفس نفیس ایک بہت بڑی تکلیف انصافی احکام و فیصل خصومات مین گوارا فرماتے ہین جس سے مامت عدالتون کی اصلاح ہوتی رہتی ہے اسی طرح بنظر آسایش عامۂ خلائق حفظان صحت و صفائی شہر کے قواعد مقرر فرمائے ہین کہ اسکا اثر امرا و غریب رعایا کی تندرستی اور صحت جسمی پر موثر ہے معالج حکیم مقرر فرمائے ہین شفاخانجات جاری کیئے ہین اور ایک کثیر التعداد رقم اس کام مین صرف فرماتے ہین جس سے ریاست کا فائدہ تھوڑا اور رعایا کا فائدہ زیادہ ہے اسی طرح سررشتہ تعلیم کی کیفیت ہے کہ محض اپنی رعایا کی تہذیب اور درستی اخلاق کے واسطے کیا کچھ انتظام نہین فرمایا ترقی تجارت کے اسباب بہت کچھ مہیا فرمائے ہین جسکی مختصر کیفیت اسپیچ مین سنی ہوگی اور ابھی کیا ہے خدا جانے حضور کی طبیعت نکتہ شناس اور عقل خداداد اس ریاست کے انتظام کو کس اعلیٰ ترقی پر پہونچائی گئی - رہا یہ امر کہ مینے اسپیچ کے مضامین متعلق انتظام کو اس وقت اپنے بیان مین کیون دوہرایا ہے میری غرض اسکے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اگر یہ کل باتین مذکورۂ بالا جیثیت والیٔ ملک ہونے کے ہمارے حضور پر فرض ہین کہ جسکی ادائی مین حضور سرگرم و ساعی ہین تو گیا حضور ہی پر سارے فرض - فرض ہوئے ہین اور ہمپر بہ حیثیت ملازم ہونے یا بحیثیت اہل خاندان ہونے یا تجارت پیشہ ہونے یا کاشتکار ہونے کے ہین یعنی بحیثیت رعایا ہونے کے ہمارا کچھ بھی فرض نہین ہے آخر رعایا کا بھی تو کچھ فرض ہوگا پھر اس صورت مین ہمکو بھی اپنے فرض منصبی کی بجاآوری کی فکر چاہیئے اگر حاکم اپنے کام کی فکر کرے تو محکوم کو اپنے کام کی فکر چاہیئے مالک کی شکرگزاری چاہیئے منصف سلطنت اور عادل حاکم والیٔ ملک کو انعام الہی اور رحمت الہی اپنے حق مین خیال کرنا چاہیئے اپنے مالک خداوند ولی نعمت کی زیادتی عمر و دولت و اقبال کے خداوند تعالیٰ سے ہر وقت استدعا چاہیئے چونکہ مین وقت گنجایش کم دیکھتا ہون اسواسطے اس بیان کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ جب تک نیکو نکانام دنیا مین باقی رہے الہی ہمارے حضور پرنور نواب امین الدولہ


صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر ڈیپٹی کلکٹر ضلع حضور نواب صاحب بہاولپور والی ریاست دام اقبالہ

وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر صولت جنگ جی۔ سی۔ آئی۔ ای دام اقبالہٗ کو روز افزوں خوبیوں کے ساتھ زندہ اور سلامت رکھیو اور ہم لوگوں کو ارادت اور وفاداری و تمک حلالی و خیر خواہی کی توفیق رفیق رکھیو آمین

تقریر اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر

سطوت جنگ

حضور انور دام اقبالہٗ نے جواز راہ نوازش و ذرہ پروری ہم چاروں بھائیوں اور حضرت عم بیصاحب کی نسبت خصوصاً اور دیگر اہلکاران ذی مہم کی نسبت عموماً کارہائے متعلقہ ہر ایک کی انجام دہی کے بارہ میں کلمات تحسین و عزت افزائی فرمائی یہ صرف حضور کی قدر دانی کا باعث ہے کسلئے کہ جو کچھ حسن و خوبی ادائی خدمت میں نسبت ہر ایک خدمت گزار کے ظاہر فرمائی گئی وہ صرف حضوری کی اون ہدایات خاص اور توجہ دائمی کا نتیجہ ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سب خدمت گزاروں پر مبذول ہوتی رہی ہیں اور حضور انور دام اقبالہٗ نے اون سب خدمات کو ہم لوگوں کی لیاقت اور قابلیت کی طرف منسوب فرما کر ہم سب کو خاص اور عام کی نظروں میں معزز اور ممتاز فرمایا ہم جان نثاران بے ریا حضور کی اس اعلیٰ درجہ کی قدر دانی کا شکریہ ہزار جان سے ادا کرتے ہیں ایزد تعالیٰ و تقدس ذات فیض آیات حضور پر نور دام اقبالہٗ کو ہمیں قدر دانی و قدر افزائے و عزت بخشی دایم سلامت و قایم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

تقریر ممتاز الامرا معظم الملک صاحبزادہ حافظ و حاجی محمد صدیق خانصاحب بہادر

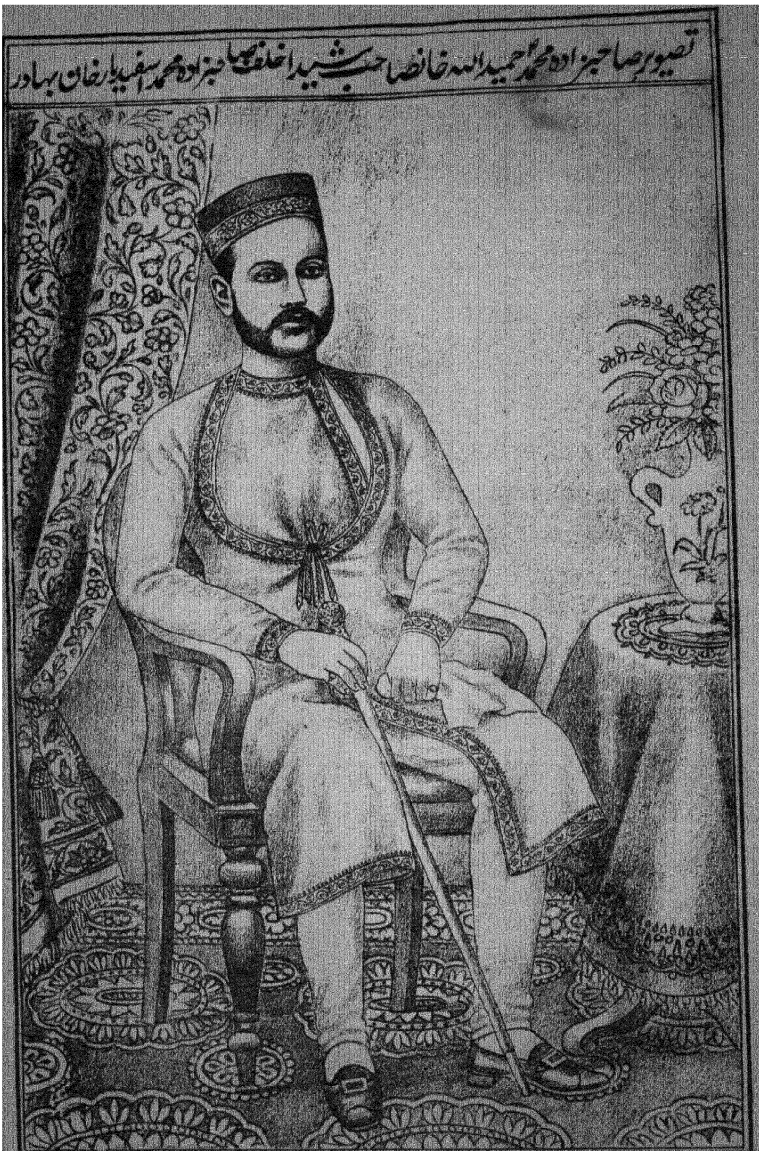
دلیر جنگ ناظم پرگنہ ٹونک

میں دل سے اپنے عملہ اور جملہ رعایائے پرگنہ ٹونک کی جانب سے جو بحکم بندگان عالی میرے زیر حکومت ہیں بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ کی کرم گستری اور رعیت پروری کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی خوش قسمتی پر زیر ظل عاطفت ایسے

رئیس والا تبار کے تازہ اظہار پر فخر کرتا ہون اسمین شک نہین کہ فیضان الطاف خسروانہ حضور عالی رعایا پر عام ہے اور یہی باعث رفاہ رعایا و خوشحالی انام ہے جسے بندگان عالی نے عرصہ تیرہ سال سے بعہدۂ نظامت ولنگ عز افتخار بخشا ہے اس عرصہ مین سینکڑہ ہرا ولی و اعلی دار الریاست و پرگنہ صدر مین سے نوازش شاہانہ حضور کا شاکر پایا اور رعایا مین سے جس کسی کو اپنا عرض حال و اظہار مطالب کرنے کی ضرورت ہوئی تو حضور عالی کی بہ نفس نفیس لوسکی داد رسانی مین بدل توجہات فرمانے سے اور ماتحت حکام و عدالت ہاے ریاست کی کارروائی پر اکتفا فرمانے سے ہمیشہ رعایا کو خوش دل و کامیاب دیکھا یہ نتیجہ حضور عالی کے خیالات کے اصلاح پسند و معدلت گستری کا ہے جسکا ذکر مفصلاً اسپیچ عالی مین صادر ہوا ہے۔ حضور عالی نے اس اسپیچ مبارک مین اظہار خوشنودی مزاج و ابتہاج نسبت عجمہ جان نثار دولت ابد قرین کے فرمایا زیادہ ترعزت افزائی و قدر دانی ہے ہم لوگون کو اپنے آقاے دلی نعمت کی ترقی عمر و اقبال و ازدیاد حشمت و اجلال کے لئے دست بدعا ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی تا بقاے عالم ذات ستودہ صفات بندگان عالی کو بہین نوازش و معدلت گستری رعایاے ریاست ہذا کے سر پر سلامت رکھے اور اپنا حفظ و امان محیط مرکز دولت ریاست فرماے۔ آمین یارب العالمین۔

تقریر مرزا محمد نواب علی خان صاحب ناظم سائرات ریاست لونک

الحمد للہ والمنہ کہ آج وہ موقع اور وقت ہم فدویان کو ہاتھ آیا جسکے اظہار و بجا آوری مین دل کی اُمنگین طبیعت کے ولولے امیدون کے جوش نکالے جائین یعنی اپنے آقاے دلی نعمت کی رحم دلی کرمفرمائے عدالت گستری بندہ نوازی و بندہ پروری تجدید قوانین ریاست تائیدارکان ریاست و بسالت ترویج احکام شریعت توسیع مہام ہدایت ترمیم امور سیاست تکثیر خیر و سخاوت وغیر ذالک نظم و نسق جسکا شمہ و عشر عشیر یا خلاصہ کہنا چاہیے اس وقت بیان منجانب سرکار ابد قرار دام فیوضہم اعلان یا بایا ہنستے تھے اور دیکھتے تھے اور ان ہدایات کا عمدہ اثر اور نتیجہ رعایا و برایا خصوص ہمارا وت کیش عقیدت اندیشون پر مرتب اور مترشح ہوتا رہا۔ اور ہو رہا ہے نہایت فخر اور افتخار کے ساتھ دل سے شکریہ بندگان حضور دام اقبالہ ادا کیا جائے کیونکہ ہر ایک اہل خاندان و عہدہ دار اہلکار و وابستۂ ملازمت بجاے خود غور کرسکتا ہے کہ ہر ایک کے متعلقہ کامون مین بامداد انتظام سرکاری کیا کچھ ترقی اور اصلاح نے کل نیک نامی سے دامن مقصود پر کیا پس بلا ریب سب


تصویر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب رشید اخلف صاحبزادہ محمد اسفید یار خان بہادر

حاضرین دربار میری اس دعا کے شریک اور متفق ہونگے اسواسطے کہ مین اپنے متعلقہ کامون مین حضوری توجہ کا فائدہ
بہت کچھ دیکھتا ہون پہرو سے محکمہ جات امورات ملکی و مالی ریاست کی نسبت میرا یہ عقیدہ اور یقین کیونکر صحیح اور درست
نہ پڑے گا حالانکہ سشتہ سائر ریاست کے جملہ محکمہ جات اور کارخانہ جات کے مقابلہ مین ایک چیز ہے تاہم احقر کی اس
تھوڑے زمانہ کی خدمت گزاری مین جو دستور العمل جدید ۹۴ف اجرا پایا اسمین بہ نسبت سابق صدہا اشیا اور اجناس
کی معافی جو پیشگاہ حضور والا سے فرمائی گئی اور پرسشہ ۹۶ فصلی مین ترمیم دستور العمل کی ہوئی اور اسمین جسقدر معافی حضور انور سے
بنظر رعایا پروری و فراہیت و توسع مین آئی تو اوس رعیت کا نفع رعایا کو ۲۸۰۰۰ ہزار روپیہ کا حاصل ہوا اسیطرح ۹۸
فصلی مین دستور العمل پرگنہ چیڑہ گوگو رتجدید ہوا اور اوسکے اجرا اور رعایت محاصل پانچ ہزار روپیہ کے ہونے سے رعایا نے
باظہار شکریہ دممنونی سرکار مین معاً عرضی ابلاغ صدر کی اور نیز پرگنہ نیاہیڑہ دہلی گذہ مین بھی معافی محاصل مین فرمائی گئی جسکی
تفصیل خالی از تطویل نہین ان جملہ تعداد معافی و رعایت محاصل سے جسکا محض فائدہ رعایا کو پہونچا ۳۷۰۰۰ ہزار روپیہ
کی ہوئی اور اس رعایت کا یہ نتیجہ ہوا کہ پیداوار دیہات اور بیوپار اور تجارت مین ترقی ہوکر بہ نسبت سالہاے ماضیہ ہر سال
افزونی و آمدنی محاصل سائر مین ہونے لگی اسی تناسب پر انتظام و بندوبست حضور انور دام اقبالہٗ قابل قدر اور توصیف الوالا بار ہے
کہ اوہ ہر معافی محاصل سے رعایا کو مشکور اور ممنون فرمایا اور ہر رقم محاصل سرکاری مین ترقی اور افزونی پیدا ہوئی - لہذا
حضور پر العموم اپنے متعلقہ کاموں کے انتظام اور ہدایت پانے سے اور بالخصوص نسبت اون کمالات قدردانی و منزلت
افزائی کے جو اس ناچیز کی اصدار پائے مع الخیر رعایا اور اہل تجارت جنکو ہمیشہ تعلق سائر سے رہتا ہے شکریہ انعام و
اکرام سرکاری کا بجالا کے دعاے ازدیاد عمر دولت و اقبال اپنے آقاے نعمت مین مولف ہوکر اس گزارش کو ختم
کرتا ہے - اسی ماہ اکتوبر ۱۸۹۲ء مین سید محمد مرسے معتمد ریاست حاضر باش اجنٹی گونادر معتمد عدالت پرگنہ سرونج علاقہ
راج گوالیار مقرر ہوئے اور میانجی عبداللہ معتمد ریاست شہر موگیان متعلقہ پرگنہ نیاہیڑہ و معتمد عدالت پرگنہ نیاہیڑہ و علاقہ راج
اندور مامور فرمائے گئے - تاریخ دوم ماہ نومبر ۱۸۹۲ء مسٹر جے - ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک
و سپرنٹنڈنٹ ریاست ہذا فائز وارد الریاست ہوئے حسب معمول مشایعت و سلامی انواب عمل مین آئی - تاریخ پنجم ماہ مذکور
سنہ صدر یوم شنبہ مسٹر تامس صاحب بہادر قائم مقام شرقی راجپوتانہ ریاست ہے پور سے فائز ریاست ہذا ہوئے -
اور اسی روز چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب دستور مستمرہ

مشابہت وسلامی بمعرض ظہور آئی - چندے قیام فرما کر بروز شنبہ آٹھ بجے دن کے صاحب بہادر ممدوح نعشت فرمائے
چھاؤنی دیولی ہوئے - اور اسی روز بمیجر - ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر متہتم محکمۂ بندوبست دربار ٹونک بھی بتاریخ دورۂ
دیہات پرگنۂ ریاست ہذا روانہ ہوئے - بتاریخ شش ماہ نومبر سنہ صدر روز یکشنبہ جنابہ نواب بیگم صاحبہ دختر حضرت
نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ اہلیہ حضرت محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان صاحب بہادر ہزز جنگ مرحوم ومغفور
والی ریاست گلشن آباد عرف جاورہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی - اسی ایام مین ۱۶ زالامرا
معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ کا قصور حضور والا سے معاف فرمایا اور حسب الحکم سید احمد خلف الصدق
منشی الملک حافظ سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ و مولوی محمد عبد الرحمن خان سکرٹری کونسل دار الخیر اجمیر سے
صاحبزادہ صاحب موصوف کو ریاست ہذا مین لائے - بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۲ء حسب الحکم بندگان حضور پرنور
جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ میرزا نواب علیخان صاحب ناظم سائرات بجائے مولوی سخاوت حسین خان وکالت
اجنسی ہاڑوتی و ٹونک پر مامور فرمائے گئے - چنانچہ یہ پروانہ منجانب حضور پرنور میرزا صاحب موصوف کو عطا ہوا -

فضیلت و شرافت عنوان نجابت و دیانت نشان مرزا نواب علیخان ناظم سائرات بعافیت باشند بعد سلام مسنون
واضح باد - درینولا جو کہ تم نے کار متعلقہ خود کو بکمال امانت و ہوشیاری انجام کو پہونچایا اور تمہاری کوشش سے محاصل مین
بھی توفیر ہوئی اور یہ تجویز خاص حضور نے تمکو اس کام پر بلا کسی کی سفارش دسی کے تجویز فرمایا تما بنا بر علیہ تم سے طبیعت
حضور خوشنود رہوئی اور ترقی تمہاری بعہدۂ وکالت سرکار عالیہ باش محکمہ اجنسی ہاڑوتی و ٹونک فرمائی گئی - قلمی ہوتا ہے
کہ کار متعلقہ کو بحسن خیر خواہی و امانت و جانفشانی انجام کو پہونچاتے رہو اور خریطہ ایسے ہذا ایسے پہنچتا ہے بخدمت صاحب
اجنٹ بہادر پیش کرو اور جو تنخواہ عہدۂ وکالت مذکورہ کی حسب تجویز کونسل منظور ہو چکی ہے وہی تنخواہ تمہاری مقرر ہوگی
اطمینان رکھو فقط المرقوم چہاردہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۲ عیسوی بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہ شاہانہ - بقلم عبد الصمد محرر شرعی خاص
بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق یازدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء مشفقی حافظ محمد عزیز الرحمن خان مصطفے آبادی کاپی
نویس مطبع محمدی ٹونک شاگرد حضرت ریاضی عبد اللہ صاحب رامپوری نے باامراض چند در چند انتقال کیا -
چنانچہ یہ قطعہ تاریخ انتقال سید علی رضا خلف اکبر حضرت سید میر نواب صاحب مرحوم سے یادگار ہے مصنف قطعہ تاریخ
ہذا مولف کے ہمشیرہ زادہ ہین ناکرد نانرنگانہ ہین - قطعۂ تاریخ وفات یہ ہے ؎

عزیزیکہ خوشش نبشت بدبر من — بملک بقا شد ازین دار فانی
زہے خوشنویسیکہ کم دید دوران — چنوے بکتاب ہندوستانی
بہنگام تحریر کلکش چو ابر — بوے ابر نیسان بگوہر نشانی
مداد از صفائے حروفش بدیدہ — اثر ریز چون سرمۂ اصفہانی
فصاحت بطرز کلامش مسلسل — بلاغت از دیافت شیرین زبانی
ز رنگین سخن پردۂ گوشِ عالم — نمودے برنگِ گلِ بوستانی
سن رحلت او رضا خوش رقم زد — بجنت خرامید — از دار فانی ۱۳۱۰ھ

بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر بندگان حضور مونو السرور دام اقبالہ بتقریب دورہ پرگنہ نضمت فرمائے بنا ہیڑہ علاقہ ریاست تونک ہوئے عالیجناب وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب فیروز جنگ سی آئی ای نائب الریاست و ایس پریزیڈنٹ محکمۂ مختلطہ کونسل - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ - حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست - محمد مصباح الدین پرایویٹ سکرٹری - خان صاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانون جوڈیشل - مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل صیغۂ سرحدات و جنگلات وغیرہ وغیرہ اہلکاران ریاست ہمرکاب حضور والا تا سنہ مین جاگیرداران و رؤسا نے حضور والا کی نہایت اہتمام کے ساتھ دعوتین کین - اول روز موضع بنواڑہ مین - دوسرے روز موضع کھٹانہ مین تیسرے روز موضع باوڑی مین بندگان حضور عالی متعالی دام اقبالہ منزل گزین ہوئے - دار الخیر اجمیر سے دو تین اسٹیشن اوپر سرکار دولت مدار ریل پر سوار ہوکر بجانب نیا ہیڑہ روانہ ہوئے - بتاریخ بستم ماہ مذکور روز شنبہ بندگان حضور پرنور دام اقبالہ سوا سات بجے ہنگام شام رونق افروز نیا ہیڑہ ہوئے حسب دستور مستمرہ مشایعت و سلامی انواب عمل مین آئی - بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر روز چہارشنبہ شاد صاحب اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ نگی وڈکیتی نے سنٹرل جیل تونک کو معائنہ فرمایا اور دو روز قیام فرما کر بتاریخ سی ام ماہ مرقوم الصدر راہی چاندنی دیولی ہوئے - بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ صدر وقت دس بجے دن کے صاحب کلان اندرونے صاحب ایجنٹ بہاد مغرب مالوہ رونق افروز پڈاوہ ہوئے ناظم صاحب پرگنہ نے تا سرحد تک پیشوائی کی سوم جنوری سنہ مذکور کو تقریباً صاحب کلان بہادر مع سکرٹران و دیگر ہمکاران کو تشریف لے گئے صفدر روز یہان قیام فرما کر بتاریخ چہارم ماہ مذکور صاحبان والا شان

جانب سوہت روانہ ہوئے - ناظم صاحب پڈلوہ صاحبان بہادر موصوف کو تا سرحد پہنچانے گئے - صاحبان عالی شان بعد مصافحہ کے خوشنودی مزاج اظہار فرما کر ناظم صاحب پرگنہ کو رخصت فرمایا تاریخ بست و ہشتم ماہ جنوری سنہ صدر روز شنبہ آٹھ بجے دن کے بندگان حضور فیض گنجور جو کہ بتقریب دورہ پرگنہ نیما ہیڑہ کو تشریف لے گئے تھے پرگنہ مذکور سے بذریعہ اسٹیشن ٹرین مراجعت فرمائے قریب ایک گھنٹہ کے دارالخیر جمیہ پہن گاڑی ٹھہری گیارہ بجے اسٹیشن جگت پورہ علاقہ جے پور پر وارد ہوئے تھوڑی دیر قیام فرما کر اسٹیشن سے بسواری کالسکہ مع جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر کہ ٹونک تک ڈاک بیٹھی تھی تاریخ بست و نہم ماہ مذکور روز یکشنبہ سات بجے دن کے مع الخیر و عافیت رونق افروز دارالریاست ہوئے - تاریخ پانزدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۳ء روز چہارشنبہ چار بجے دن کے کرنیل جی ایچ ٹریور صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان مع اسسٹنٹ خود فائز دارالریاست ہوئے - بندگان حضور والا نے تا شاہراہ بندآب قریب رود باس صاحب بہادر ممدوح کی پیشوائی کی حسب معمول آداب سلامی سر ہوئین دوسرے روز پنجشنبہ کو صاحب کلان بہادر دوا سطے ملاقات حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ کے تشریف لائے یہ ملاقات نظر باغ کی رنگین کوٹھی مین بعرض ظہور آئی کوٹھی مذکور کے دو طرف ایک کمپنی پلٹن کی مع بین باجہ اور بہت سے سوار صف بستہ کھڑے تھے پونے بارہ بجے صاحب کلان بہادر مع صاحب پولیٹکل بہادر و اسسٹنٹ بنا بر ملاقات تشریف لائے پیادہ صف بستہ اور بین باجہ نے حسب آئین مستمرہ سلامی ادا کی - بندگان حضور فیض گنجور نے نائب فرش صاحب بہادر ممدوح کی شایستگی فرمائی اس دربار مین عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی - ایس - آئی نائب الریاست و ایس پریذنڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - و برادران حضور پرنور صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ و مہران کونسل و مولوی محمد عبد الرحمن خان سکرٹری کونسل - و حافظ محمد یوسف صاحب منشی خاص و میر منشی دربار ٹونک وغیرہ وغیرہ اہلکاران ریاست موجود تھے صاحب کلان بہادر راجستان نے تھوڑی دیر قیام فرمایا اس عرصہ قیام مین حضور نواب صاحب بہادر سے گفتگوئے شوقیہ ہوتی رہی بعد ادائے رسم عطر و پان و ہار وغیرہ صاحب بہادر ممدوح رخصت ہوئے دربار برخاست ہوا - حضور پرنور دام اقبالہٗ نے نائب فرش استقبال کیا سلامی آداب حسب معمول سر ہوئی - اوسیدن دو بجے دن کے حضور فیض گنجور بنا بر دید صاحب کلان بہادر کے بنگلہ پر تشریف فرما ہوئے - جمعہ کو سات بجے صبح کے صاحب کلان بہادر ہمراہی صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و ڈاکٹر نیومن صاحب بنا بر معائنہ جیل شفاخانہ

مطبع وسنٹرل ہائے اسکول ٹونک تشریف فرما ہوئے ہر جگہ تھوڑی تھوڑی دیر قیام فرما کر قیام گاہ خود پر تشریف لے گئے اوسیدن چار بجے شام کے بمقام والڈ ہسپتال جو دربار نے بصرف زر کثیر بنابر آسائش زنان رعایائے خود ترتیب دیا ہے دربار منعقد فرمایا۔ اس ہسپتال کے مکان کو خوب آراستہ کیا گیا تھا جابجا رنگ برنگ بیرقین خوشنما نصب کی گئی تھین عمارت ہسپتال کے روبرو ایک شامیانہ بڑے توزک کے ساتھہ نصب تھا اسکے قریب بین باجہ کا اہتمام کیا گیا تھا اس شامیانے کے تلے جملہ حضار دربار مجتمع تھے ہر ایک اہل دربار علی قدر مراتب اپنی اپنی جگہ پر جاگزین تھا۔ ٹھیک چار بجے صاحب کلان بہادر و میجر تمارٹن بہادر اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر و ڈاکٹر نیومین صاحب و لیڈی پیرس صاحب بہادر و ہنیرہ صاحبہ میجر تمارٹن صاحب بہادر و ہمشیرہ لیڈی پیرس صاحب بہادر فائز والڈ ہسپتال ہوئے صاحبان موصوفین نے عمارت والڈ ہسپتال کو ملاحظہ فرما کر خوشنودی ظاہر کی اور زیر شامیانہ کرسیون پر نشست فرمائی بعد پندرہ منٹ کے بندگان حضور فیض گنجور بھی رونق افروز دربار ہوئے حاضرین دربار نے تعظیم وی بین باجہ نے سلامی ادا کی بعد ازان حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ نے حسب الحکم حضور پرنور الدور ایک اسپیچ بتقریب افتتاح شفاخانہ زنانہ موسوم بہ والڈ ہسپتال حاضرین دربار کو کہڑے ہو کر سنائی اوس اسپیچ کی بعینہ یہ نقل ہے۔

اسپیچ بتقریب افتتاح شفاخانہ زنانہ موسوم بہ والڈ ہسپتال منجانب حضور پرنور دام اقبالہ

ٹونک مین اسوقت تک کوئی زنانہ ہسپتال نہین تھا اکثر بوقوع حادثہ مستورات کی جانین تلف ہوتی تھین لیڈی ڈفرن صاحبہ کی ڈالی ہوئی بنیاد جو واسطے رفاہ عام وعلاج مستورات ہند کے تھے اوسی قابل رحم سلسلہ کے اثر سے ۱۸۹۱ء مین وقت تشریف آوری کرنیل والڈ صاحب بہادر بالقابہ کے ٹونک مین زنانہ ہسپتال کا بنیادی سنگ اونکے مبارک ہاتھون سے نصب کیا گیا تھا آج اوس ہسپتال کے افتتاح ہونے کی مجکو بیحد خوشی ہے کہ میرے شفیق میجر تمارٹن صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ میری ریاست کے و دیگر صاحبان اس مبارک جلسہ مین رونق افروز ہین اور خاص کر مین اپنے دلی دوست کرنیل ٹریور کے اس جلسہ مین موجود ہونے سے نہایت مشکور ہون جنکے ہاتھہ سے اس مبارک رسم ہسپتال

کو ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ ہر قسم کی مستورات میری ریاست کی رعایا کو اسکے جاری ہونے سے پورا آرام حاصل
ہوگا اس ہسپتال کی تیاری کا تخمینہ ۱۵۰۰۰ روپیہ کا کیا گیا اب تک صرف ۱۴۰۰۰ روپیہ تعمیر مین صرف ہو چکا ہے
اور ہنوز چودہ مکان اس ہسپتال کے احاطہ مین تیار ہوئے ہین جنمین چھ مکان ہنود اور چھ مسلمانون کے لئے اور
دو زرین قوم کے لئے جملہ چودہ مریضون کے رہنے کی گنجایش ہے اور مستورات کے لئے ایک مکان مین
چار کمرے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہین جنمین چار بیمار مستورہ رہ سکتے ہین اور وقت ضرورت آٹھ شخص عام سکونت
کر سکتے ہین باقی روپیہ اون مکانات مین جو متعلقہ شفاخانہ زیر تجویز ہین یا دیگر ضروری عمارات مین حسب ضرورت صرف
ہوگا اس بات کے اظہار سے بھی مین باہر نہین رہ سکتا کہ ہندوستان مین جو یورپین خیالات کو شائستگی و ترقی ہوتی
جاتی ہے یہ سب گورنمنٹ برطانیہ کے مبارک حکومت کا اثر ہے - رئیسون کو اپنی ریاستون مین شائستگی در فاہ عام
جاری کرنے کی موقع بہت آسانی کے ساتھ حاصل ہین باوصف اسکے ہم لوگ اپنے فرائض ذاتی کی جانب توجہ کرین
تو کمال افسوس ہے حکام انگلشیہ یعنی صاحبان ایجنٹ کے صلاح و مشورہ کے ہم لوگون کو بہت قدر کرنا چاہیئے مین
یقیناً کہہ سکتا ہون کہ بمقابلہ حالت سابقہ کے مین نے اور میری ریاست نے اس بات سے جو فائدہ اُٹھایا ہے
یا ہر صیغہ کی درستی انتظام کی جانب میری توجہ کو ترقی ہوئی وہ درحقیقت لابیان ہے - مین اپنے دلی دوست کرنل
ٹریور صاحب بہادر و میجر تھارٹن صاحب کے عمدہ مشورونکو کبھی فراموش نہ کرونگا آیندہ بھی صاحبان ممدوحین سے
یہ ہی امید رکھتا ہون کہ وہ اپنے مفید مشورون سے ہمیشہ مدد دیکر مجھکو ممنون کرینگے کرنل ٹریور اب مین آپ سے یہ امید
کرتا ہون کہ آپ اس ہسپتال کو افتتاح کرین - آخر مین یہ تقریر اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ عالیہ حضرت ملکہ قیصرہ ہند کی حکومت
اور سلطنت کی بنیاد ہمیشہ مضبوط اور ترقی پذیر ہو - بعد سماعت اسپیچ صاحب کلان بہادر نے چند فقرے بجواب اسپیچ
کھڑے ہوکر ارشاد فرمائے کہ مجکو اس جلسہ مین شریک ہونے سے نہایت خوشی ہوئی یہ ہسپتال زنان باشندگان
ریاست کے لئے نہایت مفید چیز ہے آخر ختم کلام پر صاحب کلان بہادر ممدوح نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے اس وقت
اس امر کا نہایت افسوس ہے کہ کرنل والٹر صاحب جو کہ اس شفاخانہ کا بانی تھا جسکے نامزدیہ شفاخانہ ہوا ہے اوس کا
وجود اس دنیا مین نہین ہے بعدہٗ صاحب بہادر ممدوح الشان نے ہمراہ نواب صاحب بہادر تشریف لیجاکر اپنے ہاتھ
سے ہسپتال مذکور کو افتتاح فرمایا بعد ادائے رسوم افتتاح پانچ بجے شام کو دربار برخاست ہوا سب صاحبان دربار

رخصت ہوئے اِس دربار مین بروقت موجودگی حضور پُرنور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ وحکام والاشان یعنی صاحب کلان بہادر راجستان وصاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک ودیگر حاضرین دربار کی رائے بہادر بابو نابک رائے ممبر کونسل صیغہ خزینہ سے بجماعت بابو دامو در داس سپرنٹنڈنٹ شعبہ پبلک ورکس کے برصاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر بشوکت جنگ دربارہ نشست خلاف تہذیب وخلاف آداب دربار کسی قدر نزاع ہوا چونکہ خلاف آداب دربار تھا اِسلیے باعث خاطر نوشنودی مزاج حضور پُرنور وصاحبان والاشان ہوا اِس جرم مین ہر دو صاحبان کی نسبت یہ حکم حضوری نافذ ہوا کہ بابو نابک رائے ممبر کونسل جب تک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجستان وصاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک سے اِس بے ادبی کی معافی نہ چاہین گے اور صاحبان ممدوح جب تک اونکا تصور بعاف نفرمائینگے آیندہ ہرگز کسی دربار سرکاری مین باریاب نہونگے اور صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر کو باوجود معافی صاحبان والاشان کے ایک سال تک دربار مین آنے کی اجازت نہوگی۔ کیونکہ یہ پہلے بھی اِس قسم کے امور خلاف مرضی حضور کے مرتکب ہو چکے ہین شنبہ کو صاحب کلان بہادر راجستان بوقت ساڑھے سات بجے صبح کے مع اپنے اسسٹنٹ صاحب وڈاکٹر ینومن صاحب بہادر راجستان نہضت فرمائے جانب جے پور ہوئے تیرہ فیر سلامی کے سر ہوئے صاحب کلان بہادر بندگان حضور فیض گنجور جناب نواب صاحب بہادر کے انتظام مصروفی بکار دربار ریاست سے غایت درجہ رضامند وخوشنود ہوئے اور حضور کی تعریف اندرین باب بہت فرمائی یکشنبہ کو بجر مارٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی وٹونک بوقت سات بجے دن کے روانہ جھاؤنی دیول ہوئے حسب معمول الوداعی سلامی سر ہوئین شب شنبہ کو بمقابلہ بنگلہ دربار کی جانب سے صاحب کلان بہادر وصاحب اجنٹ بہادر وغیرہ کی دعوت ہوئی جسمین خود حضور والا بھی تشریف لے گئے تھے۔ بتاریخ بست وہفتم ماہ جنوری سنہ صدر بعد بارہ بجے شب کے اہلیہ صاحبزادہ عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر بشوکت جنگ بنت صاحبزادہ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ سے انتقال فرمایا۔ اور بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۱ھ اہلیہ صاحبزادہ عبدالقدوس خان خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر بشوکت جنگ بنت صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب نے اِس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی قطعہ تاریخ ہر دو دختران صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر وصاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب برادران حضور انور دام اقبالہ منشی محمد عباد اللہ خان کاتب۔ منیجر مطبع محمدی ٹونک سے یادگار ہے ۵

حمیرا زاکیہ و پاک صاحبزادیان جنکی
نظیر اس وقت مین کہان ہی شرف ہین شعم عفت مین

حمیرا بنت صاحبزادہ اسحق خانصاحب
وہ صاحبزادہ ذیجاہ جو یکتا ہین سطوت مین

شب جمعہ رجب کی آٹھوین تاریخ وہ بیگم
گئین خوش تہا جو مطلب قرب قصد رحلت مین

وہ صاحبزادہ عبد الحمید خان ذی شان کی
بڑی بیٹی عفیفہ زاکیہ ہی خوش تہین نصت مین

کہ تہا قرب جوار رحمت حق اونکا ہی مقصد
رجب کی تیرہوین کو بدہ کے دن پہونچین وہ جنت مین

ہوئے دو حادثے یہ ایک ہی ہفتہ مین غم فزا
جگر کی غم نے ہر دلمین الم نے ہر طبیعت مین

نہین جز صبر چارہ اور کیا ہی صبر تا امکان ہو
مگر مشکل ہے غم کا بہلنا اس رنج حسرت مین

مجھے تاریخ کی تہی فکر ہاتف نے کہا مجھسے
کہو۔ کاتب حمیرا زاکیہ ہین قصر جنت مین

قطعہ تاریخ انتقال پر ملال دختر صاحب زادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ از شاعر عنادل خیال شیرین گفتار مولوی حکیم سید احمد علی صاحب المتخلص بہ سیماب

چو صاحب زادہ اسحق خان را
عقیب شادی آمد غم ہویدا

ز فوت دختر فرخندہ کردار
مسرت شد نہان رنج آشکارا

عزیزان را بدل افزود کاہش
برآمد از دہان خلق غوغا

شب آدینہ ہشتم از رجب بود
کہ در خلد برین شد منزل آرا

ز دہر رنج افزا رفت خوش رفت
بگلزار جنان بہجت افزا

خداوند جہان نجشد بخلدش
کنیزد منزل دگلزار و کالا

چو پرسیدم ز ہاتف سال فوتش
کہ ماند یادگار پیر و برنا

برآمد از لبش تاریخ بے باک
حمیرا گشت ہم بزم حمیرا

قطعہ تاریخ ہائے انتقال دو صبیات صالحات جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر و جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادران حضور پر نور دام اقبالہم من نتائج فکر رسا حکیم مولوی سید سعید احمد صاحب المتخلص بہ اسعد سلمہ اللہ الصمد

چون دو عفیفات پاک متقیہ محصنہ
متحدات الشرف متفقات العلا

تصویر صاحبزادہ محمد اکرم خان مرحوم خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ جنت آرامگاہ



S. Nazeerally

هم گهر و هم جد و هم سن و هم عصر نیز
اختر برج عفاف گوهر درج حیا

فرع یک اصل اصیل همسر پیوند هم
باور و سایه دو عفت و احصان و ا

تازه جوان نوعروس پیرو خرو مخدر نوع
گشته ز مهر دی و مهر هی عمده برآ

هفته دوم رجب جانب جنت شدند
یا سه ز باغ جنان یا خدا و خواه جا

آن یک از اسحق خان سرور عالم پناه
بنت کبیره بود و تقیه پارسا

دوم ز عبد الحمید خان کریم الشیم
دختر کلان تر بود و محصنه باحیا

هست عموم عموم کس نتواند شناخت
خویش ز بیگانگان و از ابوین اتربا

داب وقائع نگار ضبط چنین ماجراست
اسعد مغموم بود در سر تاریخما

گفت بیک مصرعه هاتف غمپیش دو سال
حادثه سیزدهم ۱۳۱۰ھ - واقعه غم فزا ۱۳۱۰ھ

سال دعائیه جست آه کشید و بخواند
باد بهشت برین موطن یک دعا ۱۳۱۰ھ

بتاریخ دوازدهم ماه رجب المرجب سنه صدر در روز شنبه وقت صبح صادق جناب صاحبزاده حافظ محمد اکرم خان صاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدوله بهادر شمشیر جنگ نے اس جهان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی چنانچه یه قطعه تاریخ وفات ہے ؎

از سرای دهر اکرم خان برفت
باغ در چشم جهان چون داغ شد

از سر آه آبرو تاریخ او
ملهم غیبی بگفتا - داغ شد ۱۳۱۰ھ

بتاریخ سیزدهم ماه مذکور سنه صدر صاحبزاده مجید الله خان خلف جناب صاحبزاده احمد الله خان صاحب نے اس سرائے فانی سے کوچ کیا - اسی ایام میں دختر صاحبزاده محمد الیاس خان صاحب خلف جناب صاحبزاده محمد اسحق خان صاحب بهادر سطوت جنگ نے بعمر یکسالہ اس جهان فانی سے بملک جاودانی رحلت کی چنانچه یه قطعه تاریخ انتقال حضرت اسعد سے یادگار ہے ؎

بنت الیاس خان بهادر
یکسالہ گئی جهان سے رنجور

سب کو ہوا خاندان میں رنج
پر صبر کیا ہوں تا کہ ماجور

الحق ہے قضا سے کس کو چاره
سب ہیں حکم خدا سے مجبور

یارب نعم البدل بہت دے — دشمن غمگین ہون دوست مسرور
تاریخ دعا کی فکر ہے گر — اسعد کو ہو رضیہ ۱۲۱۰ھ

اِسی ایام مین حسب الحکم سرکار عظمت مدار دام اقبالہٗ مطبع محمدی کے لئے جو ایک نہایت عمدہ مکان تعمیر ہوا ہے اور فی الحال مطبع اوسی مین قائم ہے منشی محمد عباد اللہ خان کاتب مینجر مطبع مذکور نے مکان مسبوق الذکر کی تاریخ مین یہ قطعہ کہا ہے ؎

حسب ایائے بندگان حضور — گشتہ تعمیر این بنائے سترگ
کلک کاتب نگاشت تاریخش — مطبع دلپسند خرد و بزرگ ۱۲۱۰ھ

جو کہ میجر ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمۂ بندوبست دربار ٹونک عہدۂ اجنٹی ریاست اودیپور پر مامور فرمائے گئے بنائے علیہ حضور انور دام اقبالہ نے براہ بیدار مغزی و مصروفیت بکار دربار ریاست محکمۂ بندوبست کا تعلق خاص اپنے ہی ذمہ فرمایا - اور اسی ایام مین صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف اکبر عالیجناب وزارت مآب بالقابہ جو ایک لائق اور تجربہ کار اور علم انگریزی سے واقف کار اور زبان فارسی وغیرہ سے بخوبی باہر ہین اپنے والد بزرگوار کے پرائیویٹ سیکرٹری اور اسسٹنٹ صیغۂ مال کے عہدہ پر بجائے لالہ کلیان رائے کے مامور فرمائے گئے - بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بست ونہم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بحضور فیض گنجور حضرت وزیر اعظم بالقابہ کو مخاطب حضور پر نور دام اقبالہٗ پروانہ متضمن عطائے خطاب و خوشنودی مزاج اقدس حضور انور مرحمت ہوا - چنانچہ پروانہ مذکور کی بجنسہ یہ نقل ہے -

عمو یصاحب مجمع الطاف فراوان صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد ورنیوالا براہ عنایت وتفضلات و مزید قدردانی و توجہات پیشگاہ حضور ما بدولت و اقبال سے حکم بخطاب (امیر الامرا سمین الملک صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر غالب جنگ - مخاطب فرمایا گیا بنائے علیہ قلمی ہوتا ہے کہ قدردانی و عنایات حضور فیض گنجور سے مطمئن ہوکر مدام جویاے رضامندی حضوری ہو اور حضور یقین فرماتے ہین کہ اگر کوئی کام ریاست تم سے لیا جاے گا تو تم اوس کام کو بھی خوب ترین وجہ حسب فشاے حضوری انجام دے سکو گے طبیعت حضوری تو جہ بحال عقیدت اشتمال خود تصور کرو اور پروانۂ ہذا کو سند خوشنودی مزاج سرکار فیض مدار تصور کرکے سند اپنے پاس رکھو فقط المرقوم بتاریخ ۱۲ شوال سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۹ - اپریل سنہ ۱۸۹۳ء بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ شافتہ بقلم محمد عبد الصمد محرر منشی خانہ -

بتاریخ بست و پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۱ ہجری شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف مغفرتمآب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب با دختر فرخندہ اثر صاحبزادہ محمد یعقوب خان بصدتوزک عمل مین آئی - مولف نے حسب فرائش ہر ایک مبارکباد اس تقریب فرحت قریب مین کہے

سہرا

اہل محفل ہوئے بیہوش جو دیکھا سہرا
شعلۂ طور کہ ہے برقِ تجلا سہرا
حسن ترکیب عجب تاب و تجلی یہ کچھہ

مطلعِ نور کہ ہے نور کا تڑکا سہرا
خیرگی دیدۂ بینا کو ہے اللہ رے فروغ
برق چمکی کہ ترے چہرہ سے سرکا سہرا

واہ رے طرز ادا واہ رے آویزشِ ناز
کیا دکھاتا ہے لٹک کر مجھے لٹکا سہرا
ہین رباعی عناصر کے یہ چار دن مرصع

بدہی مالا ہے عجب طرفہ ہے کنگنا سہرا
پھول سکتے مین ہین آئینۂ رخ سے تیرے
لب شیرین سے ہے طوطیِ شکر خا سہرا

تنہا عجب کیسے خریدے گا دلِ عالم کو
کھل گیا عقدہ کہ ہوگا گنٹھہ کا پورا سہرا
شکل مردم مری آنکھون مین کبھی وہ صورت

روح بنکر مرے قالب مین سما یا سہرا
تا رہین تار شعاعی تو گلِ مہر ہین پھول
کنگنا مہتاب تو ہے عقد ثریا سہرا

خضر کی عمر سے الیاس کی ہو عمر سوا
یہ نہین سرسبز ہے یاری تعالی سہرا
ابرو میرے بنے کی ہے بلائین لیتا

بے سبب جھک کے دہن پاؤن تک آیا سہرا
سہرا دیگر بنا بر تحفظ ارباب نشاط
عقد پروین بنی ہر ایک لڑی سہرے کی

سر سے بندھے کے یہ توقیر بڑی سہرے کی
سرفرازی ہوئی کلغی کو سر نوشہ سے
مُنہ سے دولہا کے ہے یہ بات بڑی سہرے کی

غیرتِ ملک گہر ہے ترے سر کا سرپیچ
رشک سیارہ ہے ہر ایک لڑی سہرے کی
تجھ پہ افضال الٰہی رہے دائم الیاس

ہو مبارا رو مبارک یہ گھڑی سہرے کی
ابرو آکے سر بزم جو گایا اسکو
سب محل مین کچھہ عجب دھوم پڑی سہرے کی

مبارکباد

شادی الیاس کی مبارک ہو
عیش تا زندگی مبارک ہو
لطف ٹوٹون کا بزم کا وہ سماں
مصحف اور آرسی مبارک ہو

دھوم ہے اک طرف سلامت کی
کہہ رہا ہے کوئی مبارک ہو
یہ دکھایا اثر دعاؤن نے
بزم شادی رچی مبارک ہو

کہہ رہے ہین دل و دیگر باہم
سبکو یہ دل لگی مبارک ہو
ایک سے اک محل مین کہتی ہے
جشن شادی اری مبارک ہو

فضل خالق سے تمکو اے صابر
عمر بھر یہ خوشی مبارک ہو
خوش ہین دوست ہون عدو پامال
سُبحہ گھڑی یہ اجی مبارک ہو

آبرو تم بھی شوق سے کہدو
یہ ہنسی یہ خوشی مبارک ہو

تخلص پذیرش

بتاریخ غرہ بست و ششم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۳ ع صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک بتقریب تعزیت جناب صاحبزادہ محمد علی خانصاحب مرحوم

خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ صاحبزادہ علی احمد خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ منعوکے کاپور تشریف لے گئے ۔ بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر موصوف نہضت فرمائے پھاؤنی دیوبلی ہوئے ۔

اسی ماہ سال ہذا مرزا محمد مظہر علیخان خلف مرزا محمد سکر علیخان صاحب ناظم پرگنہ سرونج براہ فور قدردانی وفرید مہربانی عہدۂ نظامت سائرات صدر ٹونک پر مامور فرمائے گئے ۔ بتاریخ سوم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ وجناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ بنابر قدیمی والد ماجد خود راہی بلدۂ بنارس ہوئے بتاریخ ششم ماہ مذکور سنہ صدر پونے دس بجے دن کے بندگان حضور والا نے بنظر اصلاح وانتظام ریاست پرگنہ سرونج علاقۂ ریاست ٹونک مع چند اہلکاران ومختصر سامان قصد دورہ فرمایا ہنگام روانگی اتواب سلامی سہ ہوئین حضرت وزیر اعظم بالقابہ بسبب ناسازی مزاج کے ہمراہی حضور نہ جا سکے ۔ حضور والا نے جیپور سے ریل گاڑی پر سوار ہوکر اسٹیشن ہاسودہ پر نزول اجلال وجلوس اقبال فرمایا ۔ ناظم صاحب سرونج ودیگر اہلکاران ومعززان وجاگیرداران پرگنہ مذکور نے تا اسٹیشن مذکور استقبال کیا بعد ازاں حضور والا نے فائز سرونج ہوکر دیہات پرگنہ کا دورہ فرمایا اور مقدمہ غبن رقوم سائر وغلہ بر وتحقیقات انفصال کو پہنچایا ۔

بعد ختم دورہ پرگنہ سرونج حضور معدلت نشور پرگنہ چھبڑہ علاقۂ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے وہاں کا بھی انتظام قرار واقعی فرمایا ۔ زان بعد حضور والا پھر پرگنہ چھبڑہ سے پرگنہ سرونج میں تشریف فرما ہوئے ۔ اور جو کچھ نظام پرگنہ مین خرابی معائنہ کی اسکی اصلاح فرمائی ۔ بتاریخ بستم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء سلسلۂ تاربرقی از پھاؤنی دیوبلی تا ریاست ٹونک قائم ہوا اور پیغامات تار کی آمد ورفت لئے آغاز پایا اور تار کا تعلق خاص ڈاکخانہ سے رکھا گیا ۔

بتاریخ بست وششم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء حکم حضور پرنور دام اقبالہ محمد حسن مرزا خانصاحب پرنسپل شریعۂ تعلیم راہی نیمباہیڑہ مورخہ بست وہفتم ماہ مذکور ہنگام شام فائز پرگنہ مذکور ہوئے اور بصلاح ومشورہ ناظم صاحب پرگنہ مسطور مدرس انگریزی وعربی وہندی وغیرہ تجویز کئے ۔ بتاریخ بست ونہم ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ بوقت سات بجے دن کے سیٹھ چترہوج ساڑہ کے مکان پر جلسۂ افتتاح مدرسہ منعقد ہوا جس مین ناظم صاحب پرگنہ وجملہ اہل کاران وملازمان سرکاری ورؤسا نیمباہیڑہ وساہوان وغیرہ حسب درخواست پرنسپل صاحب شامل تھے ۔ پرنسپل صاحب نے ایک مختصر اسپیچ متضمن ہر فوائد قوم حاضرین جلسہ کے روبرو پڑھی ۔ چنانچہ اوس اسپیچ کو درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

آج بڑی خوشی کی بات ہے ای حاضرین جلسہ کہ مین حسب الحکم جناب آقائی نامدار سرکار ابد قرار حضور فیضگنجور جناب مستطاب

خدیو زمین وزمان قبلۂ عالم وعالمیان جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولتجنگ - جی - سی آئی - ای دام اقبالہ و اجلالہٗ مدرسے کے افتتاح کیواسطے اس پرگنہ مین آیا ہون اس پرگنہ مین کوئی مدرسہ نہین ہے کہ جس مین فارسی یا اُردو یا ہندی وغیرہ کی تعلیم دیجائے اسی سبب سے اکثر بچے جنکی عمر علم حاصل کرنے کی ہے آوارہ پھرتے ہین یہان تک کہ قرآن شریف بھی بہت کم بچونکو پڑہایا جاتا ہے چونکہ ہماری سرکار دولتمدار حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کی توجہ کا لانتظام مالی وملکی کیطرف علی العموم اور جانب تعلیم وشائستگی رعایا علی الخصوص مبذول ومصروف ہے - باین دلیل کہ صیغۂ تعلیم ریاست ٹونک مین بعہد ہمایون مہد حضور فیض گنجور جاری ہوکر ترقی پذیر ہوا ہے اور برابر ترقی پر ہوتا جاتا ہے اور بہت کچھ اشاعت علم وہنر عہد حضور پُرنور مین ہوچکی ہے اور روز بروز ہوتی جاتی ہے پس بندگان عالی متعالی حضور انور دام اقبالہ نے بہنگام دورہ اس پرگنہ کی رعایا کو جاہل ومحروم از علم پاکر براہ دریادلی وعلم گستری وہنر پروری بنظر بہبودی وشائستگی رعایا اس پرگنہ کیطرف خاص توجہ وعنایت کو مبذول فرماکر حکم محکم بابت اجرائے مدرسہ نافذ فرمایا ہے چنانچہ آج اوسی مدرسہ کے افتتاح کا یہ جلسہ ہے جسمین آپ سب صاحب براہ عنایت تشریف لائے ہین اس مدرسہ مین بالفعل حسب تجویز ناظم صاحب آپ صاحبونکی خواہش کے موافق ایک مدرس انگریزی بتعلیم انگریزی وفارسی ویک حافظ قرآن شریف برای تعلیم قرآن مجید واُردو ویک مدرس ہندی تعلیم ہندی وحساب دُوکانداری مقرر کئے گئے ہین اور جسقدر کہ آپ صاحبونکا شوق تعلیم بڑہتا جائیگا اوسی قدر اس مدرسہ کے عملہ مین سرکار سے ترقی ہوتی رہیگی اب اس مدرسہ کی ترقی آپ سب صاحبون کی دلی کوشش وشوق پر منحصر ہے یعنی آپ سب صاحب اپنے اپنے فرزندون اور اپنے عزیز واقارب کی اولاد کو اس مدرسہ مین پڑہنے کیواسطے بھیجنے کی پوری کوشش کرین گر آپ سب صاحب ساعی ہوئین گے تو امید واقعی ہے کہ یہ مدرسہ بہت جلد ترقی پکڑجائیگا اور جسطرح کہ پڑہے لکھے اس شہر مین معدوم ہین اوسی طرح ان پڑہ اور جاہل نہایت کم بلکہ بالکل ناپید ہوجائین گے اب آپ سب صاحب وتمام رعایائے پرگنۂ ٹیماٹیڑہ پر فرض اور واجب ہے کہ حضور فیض گنجور خلد اللہ ملکہٗ کے اس مرحمت خسروانہ ورعایا پروری کا دل سے شکریہ ادا کرکے علم وہنر سے مستفیض ہون اور دعای دولت حضور مین راتدن مصروف رہین الٰہی ہمارے آقائے نامدار سرکار دولتمدار کو باین رعایا پروری وعلم گستری ابدالآباد سلامت باکرامت رکھے اور تمام قلمرو سرکار مین اسقدر اشاعت علم فرماکہ رعایائے حضوری مین کوئی متنفس جاہل ونعلم نرہے اور دامن ریاست کو خیر وبرکت سے بھردے آمین ثم آمین - آخر مین جناب ناظم صاحب کے اس امداد فرمائی کا جو کہ تجویز مکان مدرسہ ودیگر تمامی امور نظامی مدرسہ مین محمود ہے تہ دل سے

شکریہ ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جناب ناظم صاحب کی توجہ سے یہ مدرسہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا = حضور انور پرگنہ سرونج سے
بتاریخ سوم ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بحجد ہم ماہ جون ۱۸۹۳ عیسوی یکشنبہ سوا دس بجے دن کے نہضت فرما کر دارالریاست ہوئے
اس دورۂ انتظامی پرگنات مین حضور والا نے ناظمون کی جو جو بانظیان ملاحظہ فرمائین انکا انتظام وانصرام پورا پورا فرمایا ۔ مرزا محمد اکبر علی
خانصاحب ناظم پرگنۂ سرونج بوجوہات چند درچندسکی تفصیل سرری بھی لکھنا دردسری سے خالی نہین صرف یہی نقرہ تل
اپنی پوری دلیل کا پتہ دے رہا ہے مرزا صاحب کا دربارنے استعفا منظور فرمایا مرزا صاحب ٹھنڈے ٹھنڈے دہلی تشریف
لے گئے اور حضور والا نے پیشکاران وتحصیلداران پرگنۂ سرونج کو موقوف فرمایا یہ کارروائی پولیٹکل بحق ریاست ورعایائے پرگنۂ
سرونج باحسن وجوہ عمل مین آئی اور منجانب حضور والا افضل الامرا منتظم الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ
برادر حقیقی حضور انور دام اقبالہ پرگنۂ سرونج کے ناظم فرمائے گئے چنانچہ پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے ۔
برادر بجان برابر عزۃ الاقدر سعادت نشان مدل عزۃ وافتخار افضل الامرا منتظم الملک صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ طال عمرہ
بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند ۔ درینولا جو انتظام پرگنۂ سرونج روبانحطاط لایا تمکو ناظم سرونج مقرر فرمایا گیا تمکو چاہیئے کہ
سرونج پہنچکر کام نظامت کا اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ سے سنبھال لو اور کار نظامت
اس طرح انجام کو پہونچاؤ کہ جو امور مراتب انتظامی مین خدشے رونما ہوئے ہین اون سبکی درستی بوجہ احسن عمل مین آئے اور کاروبار
متعلقۂ نظامت کو روز بروز شایستگی حاصل ہو اور اہلکارون مین حسب گزارش تمہارے حسام الدین پیشکار فوجداری مقرر کیا گیا اور
محمد فاروق کو کہ تین برس سے کارسرکاری انجام دیتے ہین پیشکار مال مقرر کیا گیا ان دونون سے اس خدمت کو لیتے رہو اور
دو سو روپیہ ماہانہ تمہارا عہدۂ نظامت فوجداری مقرر ہے یہ عہدہ تمہارے نام بدستور مع تنخواہ مستقل ہے اور اب جو تم سرونج
بھیجے جاتے ہو بابت انجام رسانی خدمت نظامت تین سو روپیہ تمہارے نام مقرر کئے گئے تاریخ پہونچنے سرونج یہ ماہانہ تمکو بلا
وضعات وکسرات تا انجام رسانی خدمت نظامت ملتا رہیگا پیشکاران وتحصیلداران وگرداوران وعملۂ ماتحت سے جس کی کارروائی
تمکو ناپسند معلوم ہو بنسبت اوسکی گزارش کرو حسب گزارش تمہارے لحاظ مناسب صادر ہوگا اور جو تم بمقام سرونج پہنچکر درخواست
فریہ ضابطہ کی ارسال کروگے اوسپر بھی توجہ فرمائی جائیگی اور جو چوری وڈکیتی وقتل وسرقہ وشبہ زنی اور دیگر امور ناجائز کا پرگنہ
مین ایسا ہی انتظام کیا جائے اور دار وگیر مجرمان ومدمعاشان مین کامل سرگرمی رہے اور جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سزائے
قانونی سے وہ شخص ہرگز محفوظ نرہے تمہاری سعادت اور لیاقت سے پوری امید ہے کہ تم دکھہ درد ہر ایک کا عذر سنوگے

تم سب کام ایسے کروگے کہ قصبہ و دیہات مین آبادی کو ترقی ہو۔ اور دست بردر ہزنان سے رعایا کو پوری امنیت حاصل رہے جو کوئی اپنے دکھہ درد کی عرضی پیش کرے اوسکا تصفیہ نظر باستحقاق حق عمل مین آئے اور جو حکمنامہ ملفوف پروانہ ہذا ہے اوسکو علی الاعلان گوش کرا رعایا و برایا کیا جائے بلکہ ایک مجمع معززان اہل شہر و عہدہ داران منعقد ہو سکے رو برو مضمون اوسکا باواز بلند پڑہوا دیا جائے اور تمکو اس بات کی اجازت دیجاتی ہے کہ اپنے امتحان سے جس کسیکو معطل کرنا ہو یا تبدیل کرنا چاہو اوسکی تمکو اجازت ہے حسب شرشتہ اوسکی اطلاع کرتے رہو فقط المرقوم ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ ہجری زبانی نائب صاحب بہادر بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ مطابق بست و یکم ماہ جون سنین صدر شیخ محمد انوار الدین صاحب ناظم پرگنہ چھیڑہ نے بعا ضہ درد گردہ انتقال کیا۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ مطابق غرہ ماہ جولائی سنین صدر جشن سالگرہ حضور پر نور دام اقبالہ نہایت دھوم دھام سے بعرض ظہور آیا چنانچہ مولف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ؎

زہے بامر دوام تو عالی مامور — بستہ لنج زفخر تو قیصر و فغفور
زتاک روضۂ جاہ تو زنیم صبا — فتد بطارم افلاک خوشہ انگور
بیمن یمن توجا یکہ آشکار شود — ماثر برکات و فواضی مہور
نہیب نام تو در رزم گہ در اندازد — تزلزلیکہ بگیتی در آید از دم صور
خیال مہچو رائے تو در دل خورشید — چنانچہ شعشہ برق شہپر بحور
زعکس شہسیمای تو مجسم عقل — کند مطالعہ صفحہ سنین و شہور
چنان حسود تو در بحر غم گرفتارست — کطیر عافیت از نسبتش شود رنجور
بفکر وصف ضمیرت شود بعقل سلیم — تحیر یکہ بموسی شد از تجلی طور
باتمام خانت برون کند دماغ — صبا بطبلسۂ عنبر فشان بخار بخور
خیال شہسواریت گر آورد بہ ضمیر — زپشت آئنہ سر کشد عجل سطور
زلسکہ عدل تو در دہر راج صاف کند — بروز جنگ عقاب آشیانہ عصفور
توہم بخود نظر بین کہ از خزینۂ طبع — ثمار مدح تو کردم لآلی منثور
بذوق نغمہ سن ہر کہ آشنا گردد — چکند بہ پرتو ہوش ترانۂ منصور

امین دولیہ چرخ از بلندی فطرت — ندید چون تو امیر مظفر و منصور
حساب عمر تو از سال و مہ تواں کردن — اگر شود بشمر در دور آسمان محصور
ہمی رود بجو د تو حاتم زلال — کہ روز حشر باد افراہ فرش و فجور
اگر زبزم تو زاہد بود دمی حاضر — کہ میکند بجنت آرزوی حور قصور
حساب بذل و عطائے تو ہیچ نتواند کرد — مگر کسیکہ کند حصر موجہای بحور
اگر حجاب ضمیر تو مرتفع گردد — محال عقل شود احتمال سایہ و نور
زبسکہ رائے تو در حسن و قبح تجربہ کرد — کند فلک بصلاح تو انتظام امور
قضا عتاب کند بر اثر افلاک — اگر شود بضمیر تو خواہشی محظور
شود در مہجہ قہر تو بر دل اعدا — ہمان اثر کہ بکون و مکان بفغہ صور
اگر نہیب تو در دہر عرصہ عالم کند — بنو نہار شود وصل ہمدگر محظور
ورائے راحلہ بخشد ہزار بیدہ مدد — اگر بہ قہر و خاقان فرستمان بمنشور
سوا بلفظ چنان از لوامع معنی — کہ از مداد شب افروز شعلۂ کافور
چو طبع من بطریق طلب عرق ریزد — شود ز چشمہ حیوان مین عقل کل مستور

ز بسکہ معنی رنگین نزاد در قلمم — دمد تجلی طوبیٰ ز ہر بیاض مین سطور — ز حسن شاہد معنی مپرس زیور را و — ز شک دارد نظر کن تراوش کافور

ہزار غوطہ بدریای فکر تا زنم — نیارم کہ بدامن گونہ لولوئی مہرور — اگر بجائزہ این جواہر شہوار — کنی بہ بندگی خود شتن مرا منظور

ازان خوشست کہ بخشی ہزار بدرہ زر — کہ نیست در خور شرف عطیہ مشہور — ہمین بنزد کہ در آرم بعرض تقریر — بآن قدر کہ مرا ہست شوق بزم حضور

ولے ز طبقۂ ارباب ذوق سر بسرم — کہ در قناعت و تمکین زنند لاف شعور — ولے عجب کہ چو خصم تو سخن قدیم — بود بحسرت شداد و جاودان مہجور

بیختم کہ چہ سر زد ز اگنہ عظیم — کہ شد ز صورت اجاب خاطر تو نفور — اگر تو فرق کنی در بیاض من ز دست — شود ثبات تو معکوس از تغلب ہور

ازان سبب کہ نگردد بخاطر تو گران — کنم سخن ببدعا تو ختم بر دستور — ہمیشہ تا کہ وزد از مہیب یا علی مید — سموم غم بریاض دل و نسیم سرور

ریاض عمر تو باد از نسیم عیش شگفت — چنانکہ خاطر ارباب معرفت از نور — بنیش تیر خدنگ حوادث افلاک — دل حسود تو باد آشیانۂ زنبور

بتاریخ بست و چہارم ماہ ذی الحجہ مطابق ہفتم ماہ جولائی سنہین صدر میجر نہانز صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی دٹونگ رونق افروز ٹونک ہوئے۔ حسب معمول مشایعت و سلامی اتواب عمل مین آئی۔ اسی سال ہجری مین بمشکوی جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد عبدالکریم خانصاحب مرحوم فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حیات خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت جناب نواب محمد سلیمان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

چو حامد خان بہادر یافت فرزند * بافضال خدای پاک و یکتا * اسد از بہر تاریخ ولادت * دلم گفتا۔ مکرم بخت بادا ۱۳

اسی ایام مین محمد خان دارو غہ سائر امیر گنج نیٹو ڈاکٹر نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی کوچ کیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ وفات ہے ؎

محمد خان چو رفت از دار دنیا — خوش آمد آن جہان زین دار فانی — کہ دنیا نیست ملک جاودانی

چو فکر سال تاریخ آور کردم — خرد گفتا بطرز نوحہ خوانی — محمد خان کتاب زندگانی

اسی ایام مین مولوی حکیم سید سعید احمد صاحب اسد خلف جناب مولوی حکیم سید احمد علی صاحب سیماب نے مصرعہای تضمین غزل حافظ شیرازی پر متضمن حالات نادر شاہ بادشاہ ایران و محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کیا خوب فرمائے ہین شعر فارسی کے مصرعہائے اردو کیا دستہ وگریبان ہین۔ یہان یہ حال حسب حال زمانۂ حال بطور عبرت لکھا جاتا ہے۔

محمد شاہ نے بازیچۂ عشرت مین جی ہارا — زوال آنے لگا دولت پہ بگڑا کیہین جب سارا — ہوئے رہزن جو اوس کے ساقیان مست سرشارا

بنایا رہنمائی نے تمیز و عقل کا یارا — ہوا پامال پتی جب عروج تخت کا تارا — غنا نی ایک کی گونا صحو بنے لاکھہ سر مارا


تصویر صاحبزادہ حامد خان صاحب متخلص بہ خاکسار ابن صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب مرحوم

نہ پایا جب کوئی اقبال و بخت و جاہ نے چارا
طلب میں شاہ ایران کی ہوئے لشکر سب سرد و آرا
اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را

ہوا آگاہ جب احوال سے سلطان نصرتمند
بخال ہندوش بخشم تمرقند و بخارا را
ز لبس تنہا ہند و ایرانیں ہمیشہ سے لی پیوند

تاسف سے رہا یہ سنکے نادر شہ غمیں ہوکر
شہ نادر لقب گر دہر پر انداز دشمن بند
بنام بادشاہ ہند عشرت کیش جم مانند

کئی بھیجے سفیران سخن پرداز دانشمند
لکھا آخر کو اک مکتوب لفظاً ہر معنیٰ قند
نصیحت کن جاناں کہ ز جان است دوستر دارند

سفیر و نے نہ پایا جب حضوریہ کا کوئی اسلوب
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را
گئے دہلی سے واپس دیکھے صفدر جنگ کو مکتوب

کیا آگاہ حال ہند سے آقا کو اپنے خوب
مہینوں تک نہ آیا تا ہتاوں کے دل مطلوب
کہ جز ذکری و ساغر تھا کچھ بھی اوسکے محبوب

نصیحت کرنیوالا جب ہوا کرتا کوئی معتوب
یہاں تنہا بادشا ایسا ہوا نفس کا مغلوب
فغان کین لولیان شوخ شیریں کار شہر آشوب

سفیرونکی زبانی جب ہوئی احوال کی تحدید
امیرون کی زبان پر تب یہ آیا نغمۂ مرغوب
لے ہمراہ سوار اک لاکھ ور کی کوچ کی تمہید

ہوئے حاضر صلاح میں بخت و نصرت تائید
برند صبر از دل کہ ترکان خوان یغما را
یہاں ہر شب شب قدر طرب ہر روز روز عید

اودہر بلغار پر تھی افسران نوبکی تہدید
قوکی فرماندہ ایران نے عزم جنگ کی تشدید
بدہ ساقی مئی باقی کہ دربند نخواہی یافت

فرد پر آگیا جب طوس سے شاہ تہمتن رخو
وہاں اک اور خط لکھا کہ اب ہشیار رہو جاؤ
نہ پایا جب جواب اوسکا بھی تب تو سخت برہم ہو

لیا کابل کو اور فرمایا اب لاہور کو بھی لو
امیرونکو لکھا جب اہل سرحد نے کہ اب سنبھلو
کہا سنئے سعایتخانے تم عرض خبر کر دو

سنایا حال سنئے عین روز جشن میں شہ کو
کہا یوں بیخودی میں شاہ نے سن لی نصیحت گو
حدیث از مطرب و مئی گوی و راز دہر کمتر جو

عرض اوس زر کہکر غدر پر شہ ہو گئے بے غم
کہا کل دیکھکر لشکر کو دینگے حکم نہضت ہم
لے فیلان جنگی و زہ ہزار اور تیر بین اژدر دم

ہوئے آراستہ ہو کے شکوہ پیش و کم
سحر قلعہ سے آیا کوتلہ پر شاہ رشک جم
چنے سب تیں لاکھ اسی سواران قضا توام

نکلکر دو کروہ شہر سے با حسرت و ماتم
عزیز مصر عشرت نے کہا آنکھوں میں لا کر نم
من از آن حسن بزداوند جہان سوخته دانستم

که عشق آزردهٔ عصمت بروں آرد ز پیکارا

ادھر غفلت سے اورنگ اتشہ کو خواب مین گذری
سنا جب فوج نادر شاہ پانی پت پر آپہونچی

اودھر لاہور سے بھی خبر دایر ان سبقت کی
زمین پر تین دن تک برق تیغ و تیر کی چمکی

مقابل جب ہوئے لشکر تو یہ ہم جنگ کی ٹھہری
زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنی

زبان خامہ سے تعریف ہرگز مو نہین سکتی
بآب رنگ خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

ہوئی جب گرمی بازار عرض جوہر ذاتی
خریداران ننگ و نام نیچے و شرابون کی

عوض مین مایۂ جانکے متاع نیکنامی کی
ملا تنہا شہ ایران سے جا کر خسرو ہندی

جو کی نادر نے ان ستانیون سے معذرت خواہی
بدم گفتی و خرسندم عفا کک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

ہوا سعدین ہرج و جاہ و حشمت کا قران حافظ
ہوئی مشکل جہان افتتاح عالم سے نہان حافظ

عیان ہے پہر جہان مین صورت امن و امان حافظ
ہوا ہر ایک دار الملک کو اپنے روان حافظ

سنا ہی ہینے اسعد کی زبانی یہ بیان حافظ
غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بخوان حافظ

واضح رائی ناظرین باتمکین ہو کہ محمد شاہ بادشاہ کا نام ایام شاہزادگی مین روشن اختر تھا اور سکا مختصر حال بایں منوال ہو کہ بہادر شاہ عالمگیر اورنگ زیب کے بیٹے نے باپ کے بعد سوا پانچ برس بادشاہت کی لیکن اسکے بعد امیرون مین باہم اختلاف واقع ہوا اور تخت کے وارثون مین ایسی جنگ و جدال ہوئی کہ ایک سال مین کئی شاہزادے مارے گئے آخر فرخ سیر تخت نشین ہوا مگر وہ عیش و عشرت کا مائی تاج شاہی کو سر پر سنبھال نہ سکا بلکہ وزیر اور سپہ سالار جو اسکے معاون تھے اونکے مارنے کے درپے ہوا۔ جب وزیر اور سپہ لارنے بادشاہ کا یہ رنگ و ڈھنگ دیکھا تو چہ مہینے مین پے در پے دو اور شاہزادے بھولے بھالے ڈھونڈ کر تخت پر بٹھائے۔ یونتو شاہزادے بہت سے نظر بند پڑے تھے مگر انمین ایسا عقل کا پورا مدنظر نہا جو پتلی کی طرح انکے اشارے پر چلے۔ آخر روشن اختر شاہزادہ بہادر شاہ کا پوتا سلیم گڑھ مین قید تھا چند امرای دولت نے اوسکو لاکر تخت پر بٹھایا اور تاج سر پر رکھکر محمد شاہ بادشاہ غازی نام پایا پھر ہمارا مخبر اختلاف واقع ہوا وزیر اور سپہ سالار مارے گئے

اور انکی قوم کا نام و نشان دربار سے بالکل مٹ گیا تو بادشاہ کی رنگین طبیعت نے اپنا اصلی رنگ دکھانا شروع کیا چنانچہ انتظام ملکی رمالی کو امرا و وزرا کی رای پر چھوڑا اور خود ناچ رنگ کے دریا مین غوطے لگانے لگا اور جب کبھی موج مین آتا اور طبیعت لہراتی تو شراب و کباب کی نہر مین گر کے مخمور ہوکر ہاتھہ پاؤن مارتا اور یہ مستانہ کلام زبان پر لاتا ؎

مارا بہمان خوشتر ازین یک دم نیست کز نیک و بد اندیشہ ءُ از کس غم نیست

اسکے عہد مین گھر گھر عیش و عشرت سے دن عید اور رات شب برات ہوگئی اہل دربار بادشاہ کی طبیعت کو رنگینی پر مائل دیکھکر سب رنگین طبع ہوگئے جو امرا قوی تر تھے وہ تو دربار کی بہار دیکھنے کو اپنی اپنی جگہہ اپنے نائب مقرر کرکے حاضر دربار ہوئے - ظاہر ہے کہ جہان اہل دربار ایسے ایسے خیالات مین مبتلا ہون وہان انتظام ملکی کا کیا ٹھکانا اور اسپر طرہ یہ ہوا کہ وزیر اور سپہ سالار کے توڑنے کے لئے نظام الملک آصف جاہ کو دکن سے بلوایا اور کل کاروبار سلطنت اوسکے تفویض کیا مگر یہ دیرینہ سال گرگ باران دیدہ عالمگیر اورنگ زیب کے عالم دیکھے ہوئے تھا اوسنے دربار کے رنگ کو دیکھکر بہت کچھہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلا اور بادشاہ کو صلاحیت پر لانا چاہا اہل دربار آصف جاہ کا یہ پیچ دیکھکر تو مڑ مڑ چڑنے لگے مگر اسکے مقابلہ کے قابل نہ تھے آخر ایک دن بادشاہ نے خوش ہوکر نظام الملک آصف جاہ کو ملبوس خاص کا خلعت اور وزارت کا عہدہ عطا فرمایا اہل دربار کو اور بھی ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اہل دربار نے اسکا یہ توڑ کیا کہ اسی رات کو جلسۂ خاص مین ملبوس خاص کا خلعت بادشاہ سے ایک بہانڈ کو دلوادیا - آخر الامر آصف جاہ تنگ ہوکر کسی بہانے سے دکن کو چلا گیا کہ ایسی وزارت سے عہدہ آبادی صوبہ داری بہتر ہے اتفاقاً اسی ایام مین نادرشاہ بادشاہ افغانوں کو ایران سے نکالتا ہوا قندہار تک آیا اور وہان سے افغان متفکر تمام کوہستان کابل مین منتشر ہوگئے چونکہ خاص کابل مین دہلی کے دربار کی طرف سے صوبہ رہتا تھا اسلئے نادرشاہ بادشاہ ایران نے محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کے پاس اپنا ایلچی بھیجا کہ تم بھی اپنے صوبے کے حاکم بھیجدو تاکہ دونون طرف سے افغانونکو دبا کر قرار واقعی گوشمالی ہوجائے یہان ان دنون مین عیش و عشرت کے یہ رنگ ڈھنگ تھے کہ کوئی کسیکی نہین سنتا تھا چنانچہ کئی ایلچی راہ مین گتکی کی موت مارے گئے کہتے ہین کہ آصف جاہ بروقت روانگی دکن نادرشاہ کو خفیہ ایلچی بھیجکر سنکار گیا تھا کہ آپ ہندوستان مین بے تکلف چلے آئین یہان دلی تک میدان صاف ہے چنانچہ بعد چند روز کے نادرشاہ نے اپنے ایلچیون کی تباہی کا حال سنکر خط لکھا اور آخر مین خطون کی بیجوابی نے کمند بنکر اسے خود ہندوستان کی طرف کھینچا حالانکہ حاکم کابل نے عرضداشت اندرینباب دربار مین بھیجی مگر جواب ندارد - بلکہ جو لوگ نادرشاہ کے آنے کی خبر سناتے تو امرائے دربار زیر خفا ہوکر یہ کہتے کہ ہنوز دلی دور ہے - علاوہ اسکے دلی کے مکانات بہت اونچے اونچے ہین

نادرشاہ کا لشکر آتا ہوا نظر آجائیگا۔ الغرض نادرشاہ نے مجبور ہوکر اول کابل کو فتح کیا پھر لاہور کو لینا چاہا حاکم کابل نے عرضی دربار میں بھیجی اسوقت بادشاہ مہتاب باغ میں عالم آب کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور سامنے ملاج ہو رہا تھا گویا عین سرور کا عالم تھا حاکم کابل کی عرضی کو لیکر اردکا گوشہ شراب میں ڈبو یا اور یہ مصرع پڑھا۔ این دفتر بے معنی غرق مئی ناب اولے ؛

چونکہ امرائی دربار نے کہ آصف جاہ کی دانائی اور تجربہ کاری کو مانے ہوئے تھے نادرشاہ کی آمد آمد کی خبر سنکر اسے بھی دکن سے بلوایا اور ہرنادرشاہ نے کابل کو فتح کرکے پھر ایک نامہ منظوم بصحابت مرزا حمزہ بیگ معتمد خود محمد شاہ بادشاہ کو بھیجا چنانچہ اوس نامہ منظوم کی نقل باصرار دوستان بدیں محبان صادق الولوا دبنا بر توضیح حال بجملہ درج ذیل ہے۔

نامہ بادشاہ نادرشاہ بنام محمد شاہ پادشاہ دہلی بصحابت حمزہ بیگ

پادشاہی آنکہ بر سر سایہ ام — کرد والا تر ز شاہان پایہ ام
از نہیب تیغ من خاقان چین — بے اصل گردد زمان زیر زمین
شاہ زنگ و روم و فرنگ و حبش — از خدنگم میگریزد زاغ دش
جوہر تیغم چو مسکردد فروز — تیرہ گردد چشم شاہ نیمروز
ملک ترکستان و ایران عجم — گر بلند آوازہ گردد کوس من
خار قندہاری کہ در راہ داشتم — زیر حکم من در آمد یک قلم
فتح کابل کردم اندر یک زمان — خار را کندہ بدم و گل کاشتم
بلدۂ لاہور و ملتان بیدرنگ — قید کردم نا خلش سردار خان
گر مطیع گردد از بخت بلند — از بہادر خان ستانم غیر جنگ
نقش آن بندم چو موم نقش بند — گر بہادر خان شود چو یاہی کین
خود پرستان را کنم در خاک پست — ذوالفقار حیدری دارم بدست
چون کشم شمشیر زروی عتاب — فتحیاب از التفات قادرم
گر بعزم جنگ بردارم عنان — تیغ تیزم بر عدوان ذوالفقار
ہر یکی چون بہمن و اسفندیار — عکس تیغم گر فتد بر روی یم
دارم امید آنکہ با نیروی بخت — دارم از جنگی ہزاران صد ہزار
شیر شرزہ پیش شان روباہ وار — با سنان پہلوی شیران بسکنند
گیرم از شاہان عالم تاج و تخت — ہر کرا از شاہان شود فرمان پذیر
از مہابت تیز در دستم چو موم — ہر نفس از من بگوش شاہ روم
از نہیب خنجر گردان من — در ترز لزل شاہ چین و ہم ختن
گر شود آہنگ من سوی عراق — شہ عراق از ترک بیند دیر اق
گر بلند آوازہ گردد کوس من — شاہ روس آید بپائے پابوس من
موکب کشور ستان کردم روان — از خراسان جانب ہندوستان
قوم افغان را سپردم زیر خاک — کردم آن گلشن ازان خاشاک پاک
تیغ چون بر خیبری ہا آختم — کوہ خیبر غرق در خون ساختم
گر بہادر خان شود چو یاہی کین — نقش او بردارم از روی زمین
فتحیاب از التفات قادرم — از ہمہ شاہان عالم نادرم
تیغ تیزم بر عدوان ذوالفقار — ہر خر و باشد بروز کارزار
عکس تیغم گر فتد بر روی یم — از خطر دریم نمانہ ہیچ نم
دارم از جنگی ہزاران صد ہزار — ہر یکی ستم دل اندر کارزار
با سنان پہلوی شیران بسکنند — با تبر زین فرق پیلان بشکنند
ہر کرا از شاہان شود فرمان پذیر — تاج و رسانم و را صاحب سریر

هر که آید سوی من با عزم جنگ — خرمش سوزانم از دود تفنگ
هر که با فولاد بازو پنجه کرد — ساعد سیمین خود در رنجه کرد
جز نیستان چون شما از مشرکین — باشد آن از خیل کفار لعین
شه چو باشد غافل و میدار دگر — بهر کیفش فرض شد بستن کمر
چون نشان معدلت کردم عیان — از بدایت شد نهان تقدیر آن
نادرم در تاج بختی چون شما — کیست از شاهان چو من صاحبقران
آنچه جدم با همایون بادشاه — کرد انعامات با گنج و سپاه
بر امیر اینکه داری اعتبار — فی الحقیقت جمله را دشمن شمار
لشکر بی ریش تو امثال زن — زن نباشد روغاشم شیر زن
با مسی دندان هر مرد یک سیاه — در جنابت عمر خود کرد تباه
ریش بر رخ زینت فرمان بود — پیش سوگن کس ز نامردان بود
هست قرة العین و زیبت خسر — در خموشش آورم همچون قمر
از خدا خواهم که بر بالای دار — آورم منصور را منصور وار
خان دوران دار و اندر میر کار — با تبر زین از سرش یزدم ز دار
چیست کافر دکهنی زنار دار — سوی من آید بقصد کارزار
تیر را بارم بدکهن چون تگرگ — ملک دکهن را کنم بیبار و برگ
گر مدد یابم ز ایزد پاک ذات — معبد اسلام سازم سومنات
در همه میخانه ها آتش زنم — چون خلیل آنجا بتانرا بشکنم
نامه ساقی بیا نجی برده است — پاسخ آن در شیر نادر مرده است
ور نیابد مین در آیم زود تر — ملک هندوستان کنم زیر و زبر
با اولوالعزم آنکه گشته کینه خواه — روز او چون تیره شب گردد سیاه

قول سعدی را بگوش دل شنو — همچنین گفته ست مرد راه رو
آنچنان باش راه را گم کند — کفره را بر مسلمین رتبه دهد
بهر تنبیهش کمر بستن رواست — زانکه آن گمراه بر راه خطاست
روز و شب از مرتضی خواهم مدد — تا بظلمانی مرا دادی رسد
چون نهادم از سخا خوان کرم — حاتم از حسرت شده رود و عدم
در همایون نامه از احوال جد — خوانده باشی ای شه والاخرد
باز شه تسخیر هندوستان نکرد — ای شه والاخرد سنجیده مرد
این امیران سپاهت دشمن اند — رایگان سیم و زرت ضایع کنند
چون نمک نان باز بینی نمکدانشان — همچو فطرت جامه دوستارشان
گر بصورت لاف مردی میزنند — لیک در معنی ز نامکتر اند
چنین اشک تر تو میداری امید — جان شان از باد میلرزد چو بید
گر نظام الملک آنی دکهن رسید — پرده سالوس او خواهم درید
هم ظفر خان را کنم زخم باز — طره برتابم ز فرق طره باز
خون بخواهم ریخت از نصر سنان — از سعادتخان و هم شمشیر خان
گر شمشیر با آهنگ جنگ — بگسلم زنار آن مرد را
از یم گنگا برانگیزم غبار — بحر خون رانم ز دکهن تا فرنگ
می پرستان را کنم یکسر هلاک — معبد کفار را سوزم بنار
حمزه بیگ این بار دیگر میبرد — هند سازم مزان همه ناپاک پاک
گوش کن این نکته عطار را — پاسخ آن تا بزودی آورد
یاد دار ای خسرو هندوستان — اهل ایمان واقف اسرار را

تا کہ صاحب فسرت سازم زرود | ورکنی تاخیر نارو ہیچ سود | از رسوم کفر باشی برکران | تا زقہر ایزدی یابی امان
مرحبا خوش سنت نبی آری بجا | تا نشوی بمقبول درگاہ خدا | یا فصیح ای شہ ذوالاحترام | تا تحکم کردم این سخن راوالسلام

الحاصل نادرشاہ نے دریاے اٹک اوتر کر دہلی پر قبضہ کرنیکا ارادہ کیا یہان بقول آصف جاہ کے میدان صاف تہا کرنال پر ہنگامہ آرائی ہوئی ہنگام صف آرائی برہان الملک نے تنگ آکر حسب آئین ملک ایران کمان اپنے ہاتہہ سے رکہدی گویا خواہان امن ہوا پہر نادرشاہ کا دہلی پر قبضہ ہوا اس کرنال کی لڑائی مین سپاہ نادری سے کل تین ولایتی اور بیس آدمی زخمی ہوئے البتہ جب نادرشاہ داخل شہر ہوا تو اہل شہر کے ہاتہہ سے صدہا سپاہی نادرشاہ کے مارے گئے پہر نادرشاہ روشن الدولہ کی مسجد مین جسکو سُنہری مسجد کہتے ہین تلوار کینچکر آبیٹہا اور دہلی کے قتل عام کا حکم دیا جب قتل عام انتہا کو پہونچا تو محمد شاہ نے حسرت سے یہ شعر پڑہا ؎ دیدۂ عبرت کشا قدرت حق را ببین ؛ شامت اعمال ما صورت نادر گرفت۔ پہر آصف جاہ گلے مین تلوار ڈال کر سر برہنہ خاموش نادرشاہ کے سامنے آکہڑا ہوا اور زار قطار رونے لگا نادرشاہ کے دل مین بہی خدا نے رحم ڈالا پوچہا۔ چہ میخواہی۔ اوسنے یہ شعر پڑہا ؎ کسی نہ ماند کہ دیگر بہ تیغ ناکشی ؛ مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی ؛ نادرشاہ نے شرما کر سر جہکالیا اور تلوار کو میان مین کیا اور کہا۔ بہ ریش سفیدت بخشیدم۔ اوسیوقت شہر مین امن ہوگئی۔ پہر نادرشاہ نے اپنے شاہزادۂ میرزا نصراللہ کی شادی ایک شاہزادی سے کی اور دو مہینے دہلی مین رہا اور خاطر خواہ نقد و جنس جواہر بیش بہا و تخت طاؤسی وغیرہ کل تیس کرور روپیہ کا اثاثہ لیکر جانب ملک ایران روانہ ہوا نہ خان دوران خان کے دور دورے نے کام دیا نہ برہان الملک کی برہان نے کام کیا امیرالامرا کی رائے خلاف پڑی سعادتخان حاکم کابل نے بحضور نادرشاہ سعادتمندی ظاہر کی۔ سردار خانکی سرداری منصور وار سردار کہینچی۔ منصور خان نے اس دارالحکومت فتوت سے دار جنات افضل جانی۔ بہادر خانکی بہادری سر میدان گئی۔ ظفر خان خجل ہوکر ظفر لینے ناخن دیکہنے لگے۔ شمشیر خان تیغ رانی سے دم چوراکر میان راجہ دیپ چار سوا ہوئے۔ گو طرّہ باز خان نے کسیکی زلف پیچان کی طرح پیچ و تاب بہت کہائے۔ مگر شاۂ جرأت نادری نے اوسکے سامنے ٹکنے نہ دیا

نوٹ

دربار رؤسا رعایشان مین رزیلون کا جمع ہونا باعث پریشانی شہر اور موجب تخریب رعایا و برایا ہے۔ بلکہ اس کے صدمے سے انہدام سلطنت متصور اور پیرایۂ حیرانی مملکت مضمر ہے۔ اس سے جوہر عرض نامرادی عیان اور جوہر آئینۂ

نیکنامی پنہان ہے۔ دربار رؤسا مین عقلا کا جمع مونا سبب ترقی ثروت و دولت۔ اور باعث ارتقائی مدارج حشمت و سلطنت ہے۔ آمدم برسر مطلب۔ بموفق رب بتاریخ دوم ماہ نومبر ۱۸۹۳ء روز شنبہ سوا گیارہ بجے دن کے کرنیل۔ آئی۔ پی تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بطور دورہ فائز دارالریاست ہوئے۔ بسبب بارش علی الاتصال استقبال نہوا آداب سلامی حسب معمول سررہوئین حضور والا سے ملاقات بدستور قدیم عمل مین آئی۔

بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری مطابق بست و دوم ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء روز جمعہ حضور پرنور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ ٹونک سے بجانب موضع چوگائین تشریف لے گئے اول نظر باغ سے سوار ہوکر رودبناس تک بسواری کالسکہ تشریف فرما ہوئے پھر رودبناس سے تانگہ پر سوار ہوکر موضع ڈھونڈہیہ مین آکر نماز مغرب و عشا ادا فرمائی زمینداران موضع مذکور نے ماحضر پیش کیا اس سفر وسیلۃ الظفر مین محلات عالیات سے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمراہ تھین انکی اردلی مین چالیس سوار تھے دوسرے روز حضور انور بعد صدور احکام ضروریہ صبح کو بنا بر شکار سوار ہوئے ایک مرغابی اور ایک کبود موضع چوگائین کے تالاب سے شکار کیا وہان سے آگے چلکر دو نیل پاشکار کئے موضع چوگائین سے حضور والا جنگل کو معائنہ کرتے ہوئے ہری پورہ کے تالاب پر رونق افروز ہوئے اس تالاب پر برگد کے درخت کے نیچے تھوڑی دیر قیام فرماکے خاصہ تناول فرمایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ ٹونک سے روانہ ہوکر موضع ہری پورہ مین ہمراہی رکاب نصرت انتساب شرف ہوئے بعد ازان حضور انور مع مخصوصان ہمراہی بنا بر صید افگنی آہوان وحشت توامان موضع سندیڑہ کی پہاڑ مین کہ خاص رکھت ہی تشریف لے گئے صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ نے حسب الحکم حضوری ایک بہت بڑا ہرن کالا شکار کیا پھر وہان سے حضور انور موضع حاجی پورہ مین تشریف فرما ہوئے پھر وہان سے آکر خرمن گاہ ہری پورہ مین استراحت فرمائی اور بعد ناظر کے سوار ہوکر قبل از تمازعشا خیام دولت انضمام پر تشریف لائے اسی تاریخ صاحبزادہ اسفندیار خانصاحب جرنل فوج ظفر موج و صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جرنل صاحب موصوف و کپتان سید محمد سید زین العابدین میر منشی حضور مین حاضر ہوئے بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر مطابق چہاردہم ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور چار گھڑی دن چڑھے حضور انور دام اقبالہ بعد ادائے نماز نوافل و فرائض و وظائف معمولی پہل قدمی فرماتے ہوئے باہزاران شان و شوکت بہمراہی عمائدین ریاست فیض بشارت موضع چوگائین کے تالاب پر تشریف لائے وہان زمینداران موضع کشمانہ و بیگم پورہ و رانولی چوگائین نے نذرین مروجہ بعد اخری پیش کین بعد ازان حضور والا مع مخصوصان بارگاہ رفعت پناہ بنا بر شکار تشریف فرما ہوئے صاحبزادہ

صاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب بہمراہی حضور والا تانگہ کی سواری پر شرفیاب تھے اور دوسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب وصاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب تھے اور تیسرے تانگہ پر سید افضل علی عرضبیگی خان ودفیع محمد ندیر تالیق تھے موضع ہری پورہ اور چوگائین اور سوندہی پھل کے میدان مین حضور والا نے ہرن کا شکار کیا اور موہنی کے تالاب پر مرغابی وغیرہ کا شکار ہوا۔ بارہ بجے حضور والا نے اسی تالاب پر خامہ نوش جان فرمایا اور خیام دولت انضمام مین داخل ہوئے رتہ پر کو بعد نماز عصر کے حضور انور تانگہ پر سوار ہوئے ہمراہ رکاب حضور والا صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وکپتان سید محمد تھے اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب وصاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب ٹونک سے آکر فیضیاب ملازمت ہوئے حضور انور جنگل کی سیر فرماتے ہوئے قریب مغرب کے خیام دولت انضمام مین تشریف لائے اسی مقام پر حضور والا نے کپتان سید محمد کو ایک منزل خلعت عطا فرمایا۔ بتاریخ بست وپنجم حضور انور نے موضع چوگائین سے نوائیلہ کوچ فرمایا۔ وہان سے صحرای موضع سندیڑہ کا قصد فرمایا ہنگام روانگی زمینداران موضع ہیلو نے نذر بن پیش کین ہرکارہ دولتمدار نے قبول فرمائین۔ چونکہ موضع نوائیلہ جاگیر مین صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر نبھور جنگ کے ہے اور یہ موضع ٹونک سے جانب غرب سولہ میل اور مقام چوگائین سے بگوشۂ جنوب وغرب آٹھ میل ہے وقت روانگی بندگان حضور والا سپرکنان وشکار افگنان منصرکے بعد داخل نوائیلہ ہوئے زمینداران ہیلو نے ہنگام پیشی نذر رجہ رعایتی کے بارہ مین عرض کیا اونکی نسبت یہ حکم ہوا کہ نوائیلہ مین حاضر ہو وہان حکم مناسب دیا جائے گا سندیڑہ کی پیڑ مین بارہ بجے تک جانور ونکا تماشا دیکھا گیا کچھ ہرن زخمی ہوئے تھے اونکا پتہ نہ ملا اسی سبب سے پیڑ مین ہرن کا شکار نہ کیا باہر پیڑ کے دو ہرن شکار کئے مگر وہ بھی زخمی ہو کر پیڑ مین چلے گئے پتہ نہ لگا یہین حضور والا نے کچھ ناشتہ متناول فرمایا پھر ایک بجے موضع سندیڑہ مین فائز ہو کر خاصہ متناول فرمایا اور باقی ہمراہیان کو تقسیم فرمایا اور وہین نوہرہ مین استراحت کو کام فرمایا حضور انور تین بجے خواب سے بیدار ہو کر ظہر وعصر کی نماز سے فارغ ہو کر بجانب نوائیلہ روانہ ہوئے اور سواران اردلی کی نسبت یہ حکم ہوا کہ براہ راست فرودگاہ پر جائین ہنگام روانگی جو مواضع بور کھنڈی اور احمد نگر وغیرہ دیہات جاگیر صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب درمیان مین واقع ہوئے زمینداران مواضع مذکور نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین حضور نے اسی جگہ بندوق خاص سے تین فاختہ اور دو تیتر شکار کئے صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ موضع بور کھنڈی سے بموضع مذکور بالا پیڑ کے راستہ سے بغرض شکار ہرنون کے تشریف لائے صاحبزادہ حمید اللہ خان وصاحبزادہ محمد ایوب خان نے حسب الحکم ایک ہرن شکار کر کے پیش کیا صاحبزادہ محمد حنیف خان وصاحبزادہ

محمد عبدالمجید خان خلف صاحبزادہ صاحب بہادر تہور جنگ و زمینداران موضع نوائیلہ قریب بیڑ کے شرفیاب ہوئے پٹیلون اور بہیون نے نذرین دین قبول ہوئین۔ بعد عشا تہور جنگ بہادر کو شرف حاصل ہوا اور انکی نذر بحیثیت جاگیرداری قبول ہوئی بعد ازان زمینداران دیہات جاگیر موصوف نے نذرین پیش کین وہ بھی قبول فرمائی گئین تہور جنگ بہادر نے دعوت کا سامان مہیا کر رکھا تہا وہ قبول ہوکر جملہ لشکر کی دعوت ہوئی عمائدین ہمراہی کو طعام دعوت اون کے خیام گاہ پر پہونچا اور اہل لشکر کو اجناس خوردنی تقسیم کئے گئے سید زین العابدین صاحب میر منشی بیمار ہوگئے تہے بحکم حضوری کپتان سید محمد نے اس کام کو انجام دیا تاریخ بست و ششم دسمبر ۱۸۹۳ء چار بجے حضور خوابگاہ سے برآمد ہوکر بعد نماز و وظائف معمولی ہنگام طلوع آفتاب بسواری خاص تانگہ پر مع صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ الیاس خان و کپتان سید محمد سوار ہوئے اور دوسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب و ہدایت اللہ خان و حمید احمد خان سوار ہوئے اور تیسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد امان خان برادر خرد فتح جنگ بہادر کہ ٹونک سے آکر شرف یاب ملازمت ہوئے تہے مع صاحبزادہ ایوب خان سوار ہوئے چوتہے تانگہ پر سید افضل علی و شیخ نذیر اور پانچوین تانگہ پر صاحبزادہ شمس الامرا بہادر پیچہے تانگہ پر پسران صاحبزادہ شمس الامرا بہادر سوار ہوکر نوائیلہ کی پیڑ کیطرف شکار کو گئے نواب عالیہ خلیل الزمانی بیگم صاحبہ نے بسواری بگھی روانہ ہوکر نانیہ مین قدرے توقف فرمایا۔ بعد ازان اپنی جاگیر خاص موضع ہنوتیا مین خاصہ نوش جان فرماکر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائین حضور مع ہمراہیان بیڑ مین سیر فرماتے رہے حسب الحکم سطوت جنگ بہادر نے ایک ہرنی شکار فرمائی اوسوقت جو شکم چاک کیا گیا اوسکے پیٹ مین بچہ نکلا اوسکو بہی ذبح کیا پہر حضور انور بیڑ سے موضع مواسی پورہ مین تشریف لائے وہان سے بجواڑ ہوتے ہوئے موضع نانیر کے باغ مین کہ وہ جاگیر متعلقان سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے استراحت فرمائی اور وہین خاصہ پہونچ گیا تہا اور پرتہی الملک بہادر نے بہی کہ جلو ل سے موضع مذکور مین آگئے تہے کچہ کہانا حضور انور کیواسطے پکوایا تہا حاضر کیا حضور والا نے کہانا نوش فرماکر عزت افزائی فرمائی اوسی باغ کی تیاری کی نسبت کہ اب ویران ہوگیا ہے سید محمد کو حکم دیا اور اوسی باغمین متصل تالاب جدید حضور والا نے آرام فرمایا بعد نماز عصر حضور وہان سے روانہ ہوئے لانک کی پیڑ مین محمد نذیر نے ایک نر ہرن سیاہ شکار کیا لیکن گولی سخت لگی تہی ہرن مُردہ ہوگیا۔ اور قبل غروب آفتاب جناب نائب الریاست بہادر قیامگاہ پر آکر شرف یاب ملازمت ہوئے اور تادیر حضور مین رہے آسامیان دیہات مفصلۂ ذیل نے نذرین پیش کین پٹیل پٹواری جمرو پورہ پٹیل محمد پورہ

پٹیل رام نگر پٹیل احمد پور پٹیل مولسی پورہ پٹیل موضع ناپیر پٹیل پٹواری رحیم پورہ پٹیل پٹواری ہنومتیا پٹیل خلیل نگر۔
اور ہنگام روانگی نوائیلہ موضع ڈھوڈھیا کے پٹواری نے بوقت تشریف آوری از مقام ٹونک ڈھوڈھیا کی ندی پر طعام ارادتاً
پیش کیا تھا حضور والا نے بخلعت و رومال سبز و دستار سرخ مزین فرمایا گیا۔ بتاریخ بست و ہفتم لانک میں مقام ہوا حضور بعد ادائے
نماز فرائض و وظائف معمولی لباس شکاری زیب بدن فرما کر قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب
بہادر فیروز جنگ کو ایک تلوار نہایت عمدہ قبضہ طلائی و نقرہ عطا فرمائی اور بعد ازاں حضور پر نور تانگہ پر مع ہمراہیان لانک
کی پٹیر میں بغرض شکار تشریف لے گئے بقرب بندوق خاص ایک ہرن زخمی ہوا مگر باوجود تلاش نہ ملا اور ایک ہرن صاحبزادہ
محمد حمید اللہ خان نے شکار کیا قریب دوپہر حضور والا نے واپس تشریف لا کر بعد تناول طعام آرام فرمایا اور محمد افضل یار خان ناظم
نیابت پیڑہ لشکر مین فائز ہوئے اور بعد دوپہر کے حضور سے خواب سے بیدار ہو کر دربار فرمایا۔ اور نائب الریاست بہادر نے کیفیت افیون کے کاغذات
سنائے اور جو کاغذ پیش ہوئے اوپر حکم مناسب دیکر حضور نے دستخط ثبت فرمائے اسیوقت ناظم نیابت پیڑہ نے حاضر ہو کر سلام
عرض کیا اور حسب شرعۂ تذر پیش کی اور شب کو حضور والا نے فرخندہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ سطوت جنگ
بہادر کے ڈیرہ پر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر قیام فرما کر واپس تشریف لائے اور ایک چوب دستی کہ جسکے اندر ایک ہتیار رہتا دست
خاص سے عنایت فرمائی اور بختی الملک بہادر و صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر کی قیام گاہ پر شیرینی خدمتگاران خاص کے ہاتھ
بھیجی اور اسی تاریخ ہرن زخمی مردہ سندیڑہ کی پٹیر مین سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے زمینداران دیہات حضور مین لائے بتاریخ
بست و ہشتم لشکر بوقت معمول موضع لانک سے روانہ ہو کر بمقام کیڑہ دیہہ جاگیر صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ
مین پہونچا اور حضور والا لانک کی پٹیر مین بغرض شکار تشریف لے گئے اور دوپہر کو حضور والا نے صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کے
ڈیرہ مین کہ اپنے ہمراہ لے گئے تھے آرام فرما کے ایک گھنٹہ دن رہے جانب لشکر ارادہ فرمایا دریان مین جسقدر کہ مواضع آئے
اونکے پٹیل اور بہومیون نے نذرین دین نماز مغرب و عشا موضع ارینا مین ادا فرما کے قریب آٹھ بجے شب کے مقام پرونق افروز ہوئے
نائب الریاست بہادر نے تمام لشکر کی دعوت کی ناظم نیابت پیڑہ بعد سلام ٹونک کی جانب روانہ ہوئے بتاریخ بست و نہم
ماہ دسمبر اعلیٰ حضرت نواب صاحب بہادر خواب استراحت سے بیدار ہو کر بعد فراغت نماز و وظائف بسواری تانگہ خاصہ مع صاحبزادہ
سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ صفدر جنگ بہادر ناظم فوجداری جوٹوک کے آکر بمقام کیڑہ مشرف یاب سلام ہوئے تھے اور
کپتان سید محمد و صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ اسفندیار خان و صاحبزادہ محمد امان خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان

و شیخ محمد نذر و سید افضل علی عرف میان جان و سید احمد کہ ٹونک سے ہمراہ صفدر جنگ بہادر آئے تھے کھیڑہ سے روانہ ہوئے اور بوقت طلوع آفتاب نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ مع لشکر جانب دہوان کہ ٹونک سے جانب جنوب ۱۸-۱۹ میل ہے اور کھیڑہ سے پانچ میل واقع ہے روانہ ہوئیں حضور انور تھوڑی دیر کیواسطے رودبناس پر کہ جو قیام گاہ کھیڑے سے بہت ہی قریب ہے بغرض شکار تشریف لے گئے لیکن تھوڑی دیر ٹھہر کر جانب دہوان روانہ ہوئے موضع علی پورہ- وہیں استقبال نائب الریاست بہادر کے تالاب پر نزول اجلال فرمایا اور کہاروں کی نسبت حکم ہوا کہ تالاب میں جال ڈالیں چنانچہ حسب الحکم حضوری کہاروں نے پانچ بار جال ڈالکر مچھلیاں شکار کیں اور نائب الریاست بہادر کھیڑہ سے آکر تسلیمات بجالائے حضور میں نذر پیش کی وہ نذر قبول ہوئی اوسی تالاب کی پال پر حضور نے کاغذات مال وغیرہ کی سماعت فرمائی اور حکم مناسب دیکر و مستظہ کے اور باوجود سیر و شکار کے کاروبار ریاست کا ہاتھ سے نہ دیا اوس کے بعد حضور نے خاصہ تناول فرماکر مع دیگر صاحبان نشانے پر گولیاں لگائیں بعد نماز ظہر عصر روانہ خیام دولت القیام ہوئے اور نائب صاحب بہادر اور صاحبزادہ بہادر صفدر جنگ و سید احمد ٹونک کی جانب روانہ ہوئے اور حضور ہم الحروقی کے تالاب پر تشریف لائے وہاں سے شکارکنان جانب دہوان قصد فرمایا بعد مغرب نزول اقبال و ہلول اجلال سراپردہ عالی میں ہوا اس تاریخ میں جو شکار کیا وہ یہ ہے

تفصیل

نام جہاں شکار ہوا	نام شخص کا	نام جانور کا	تعداد
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ حمید اللہ خاں	بہٹ تیتر	یک
کھیڑہ درمیان	صاحبزادہ صفدر جنگ	کبوتر	یک
چھان علی پورہ	سید محمد	کبوتر	یک
ایضاً	صاحبزادہ سطوت جنگ	کبوتر	یک
ایضاً	سید افضل علی	ایضاً	ایضاً
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ اسفندیار خان	مرغابی کلان	یک
ایضاً	صاحبزادہ سطوت جنگ	ایضاً	یک
موضع علی پورہ	بمغرب خاص	کبوتر	دو

موضع علی پورہ	بطرب خاص	فاختہ	یک
تالاب اندودہ	صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر	مرغابی	یک

اور مفصلہ ذیل نذرین پیش ہوئین۔ پٹیل چہان پٹیل علی پورہ نائب صاحب بہادر پٹیل ہاگنہ ہاڑوتی اقبال گنج ٹہاکران اندودہ۔ بعدازان لالہ سیوکرام شحنہ دار کونسل وراج نرائن سکرشتہ دار مال وقایم حسین عہ منصرم بندوبست وٹہاکران سیر واس نے جو پھر اصاحبزادہ سطوت جنگ کا کار گر گیا تھا لائے تھے نذرین دین تین یوم سے طبیعت بندگان عالی متعالی بدمزا تھی مگر سیر و شکار فرماتے رہے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بوجہ درد پا اسی مقام سے ٹونک کو روانہ ہوے۔ بتاریخ سی ام دسمبر اگرچہ مقام دہوان مین قرار پاچکا تھا مگر حضور والا نے یہ فرمایا کہ سب لشکر والے کھانا کھاکر بہوز کو روانہ ہوجائین اور حضور کو اندودہ کا شکار فرماکر شام کو خیام گاہ پر پہونچ جائین گے بندگان عالی نے چار بجے خواب استراحت سے بیدار ہوکر بعد ادائے نماز وادراد و وظائف شکاری لباس زیب بدن فرمایا اور قریب آٹھ بجے کے حضور والا مع جملہ اراکین ومعززین وملازمین ہمراہی جنکے امم پہلے آچکے تھے روانہ ہوے اور جناب نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ بھی خیمہ عصمت ضمیمہ سے روانہ ہوکر باغ دہوان مین تشریف لائین یہ باغ نہایت عمدہ تفرج گاہ ہے محمد امین جمعدار پہلے ہی باغ مذکور پہونچ کر حضور کے برا تفضلات جملہ کیران باغ کو انعام دیا اور چودہری اور داروغہ کو علاوہ انعام کے ایک ایک دستار بھی عنایت فرمائی۔ پھر صبح کو ڈالی باغ کی پیش ہوئی حضور نے اس ڈالی مین سے چند نارنگیان کپتان سید محمد کو دین حضور انور باغ کی سیر فرماکے تھے کہ نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ومنجھلی صاحبزادی صاحبہ حضور یعنی مجھلی بیگم صاحبہ چھوٹی بیگم صاحبہ کو ٹونک سے شکار تشریف لائی تھین باغ مین آئین تھوڑی دیر قیام فرماکر پھر سواری بگھی ورتھ تشریف فرما ہوئین اور اوسیوقت حضور کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ ٹونک کو تشریف لے گئین بعد روانگی بیگم صاحبہ موصوفین حضور والا بجانب اندودہ تشریف فرما ہوے حضور والا نے متصل موضع دہوان باغ سے برآمد ہوتے ہی اوڑتے ہوئے کبوتروں کا شکار فرمایا کہ تفصیل شکار ذیل مین ظاہر ہوگی چونکہ موضع اندودہ دیہہ جاگیر سطوت جنگ بہادر ہے وہان ایک تالاب جدید کندہ ہوا ہے دین حضور والا نے قیام فرماکر خاصہ تناول فرمایا اور بعد تناول طعام حضور والا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے صاحبزادہ محمد الیاس خان نے ہانکہ کا سامان کر رکھا تھا پاپیادہ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اول ہی ہانکہ والے اپنی اپنی جگہ ٹہہرا دئے گئے تھے خاص حضور کے پاس صاحبزادہ محمد امفید یار خان صاحب وکپتان سید محمد

وعرفان خان وسید سعید الدین احمد تھے اور ایک خدمت گار ہمراہ خدمت حاضر تھا افسوس بروقت ہانکہ ہونے کے اوس گنجان پہاڑی مین کوئی شکار نمودار نہین ہوا۔ البتہ چند نیل گای دوسرے راستہ سے کٹ کر نکل گئین قریب دو بجے کے حضور والا نے اس پہاڑ سے اوتر کے ایک املیون کے باغچہ مین قیام فرمایا اور اسی جگہہ نماز ظہر وعصر کی ادا فرمائی اس باغچہ کے قریب ایک کنڈ ہے اوسکا پانی بہت عمدہ ہے اوسجگہہ سرکار والا نے چاہی ہمراہیان خود کو پلوائی سند چاہ وباغچہ ایک گوشائین جو اندودہ مین رہتا ہے ابوظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی کے عہد سے اوسکے نام وہ آراضی معاف ہے اوسجگہ ایک فقیر ہندو ٹھہرا ہوا تھا اوس نے کچھہ بھجن گائے سرکار نے دو روپیہ انعام دلائے اوس نے دعائین دین اب پھر اوسی پہاڑی پر کچھہ فاصلہ سے ہانکہ ہوا ایک گھنٹہ دن باقی تھا کچھہ شکار نہوا بعد ہوجانے رات کے حضور والا مع ہمراہیان خود موضع اندودہ مین تشریف لائے اوس مکان مین جو صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر نے جدید بنوایا ہے حضور والا نے نماز مغرب وعشا ادا فرمائی صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر نے بحیثیت جاگیرداری نذر پیش کی اور پہروین فرزند ارجمند اور متعلقان خود سے کہ جنکی تفصیل ذیل مین ہے نذرین دلوائین۔ بعد عشا حضور بسواری تانگہ مع ہمراہیان تشریف فرمائے موضع بہنو کو ہوئے بعد ازان حضور انور وہان سے بھی روانہ ہوئے اثنار راہ مین موضع کنورپورہ کے پٹیل نے نذر پیش کی اور عورات نے جمع ہوکر کلس پیش کیا اوس کلس مین روپیہ ڈالا گیا تفصیل آسامیان وبیان جنھون نے نذرین پیش کین

محفوظ علی گرداور — مبارکعلی خان تعلقدار پٹیل اندودہ قلندرپورہ صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر بحیثیت جاگیرداری

غ — غ — غ — غ — غ

صاحبزادہ الیاس خان سید افضل علی عرف میان جان مولوی محمد یحییٰ محمد یار خان پٹیل پٹواری کنورپورہ

عہ — عہ — عہ — عہ — عہ

پٹیل کنورپورہ

عہ

تفصیل شکار

بضرب بندوق خاص کبوتر — بضرب بندوق خاص فاختہ — بضرب بندوق سید محمد کپتان کبوتر — بضرب بندوق سطوت جنگ بہادر کبوتر

یک — یک — یک

سے عدد

بضرب بندوق صاحبزادہ حمید احمد خان کبوتر — بضرب بندوق صاحبزادہ محمد ایوب خان کبوتر — بضرب بندوق سعد احمد خان کبوتر

یک — یک — یک

بضرب بندوق سید افضل علی عرف میان جان کبوتر۔ جملہ جانوران صید شدہ ۱۰ عدد۔

بتاریخ سی ام دسمبر حضور والا نے بعد ادائے نماز و وظائف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان سے سات ضرب بندوق اور تین تپنچے بقیمت یکہزار روپیہ خرید فرمائے ازانجملہ ایک صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کو اور ایک بندوق اور ایک تپنچہ سطوت جنگ بہادر کو اور ایک تپنچہ شیخ محمد نذیر کو تقسیم فرما کے باقی سلحہ خانہ مین داخل کئے پہر سواری تانگہ جہازی صاحبزادہ اعظم الامرا و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان و صاحبزادہ الیاس خان و کپتان سید محمد بغرض شکار کوہ بھنور کہو پر کہ رکھت سرکاری ہے تشریف لے گئے ہانکہ کا انتظام پہلے سے ہو چکا تہا چنانچہ حسب الحکم حضوری ہانکہ ہوا ایک سور نکلا صاحبزادۂ الیاس خان نے اوسکو مارا اوس عرصہ مین بجلی نے اپنی تلوار جہکائی بادل نے کالی وردی دکھائی حضور والا نیمۂ آسمان آسا مین تشریف لائے تمام شب پانی کا چھڑ ابرسا اولون کی گولیان پڑین صبح کو میدان خسرِ انجم کے ہاتھہ رہا حضور انور نے یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو یہین قیام فرمایا بعد فراغت نماز و وظائف حضور پر نور خیمہ بخشی الملک بہادر مین تشریف لائے اور چاے نوش فرمائی اور شکار کا قصد کیا تہا کہ یکایک بادلون کے دل کے دل نمودار ہوئے اور بسان سقائے آب پاش زمین پر چھڑکاؤ کرنے لگے حضور اندرون خیمہ تشریف لے گئے بعد چار بجے مطلع صاف ہوگیا پھر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہین نکلا حضور قریب مغرب واپس تشریف لائے بعد ادائے نماز مغرب عشا خاصہ تناول فرما کے استراحت کو کام فرمایا اور اسی مقام سے سید زین العابدین صاحب میر منشی بوجہ ناسازی مزاج ٹونک چلے آئے۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۸۹۴ء حضور والا نے بھنور کہو سے بسواری بگہی بسمت موضع اومر کوچ فرمایا ہمراہی مین صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ و کپتان سید محمد تہے حضور سیر فرماتے ہوئے خیام گاہ پر دیرین پہونچے موضع ناکوبی علاقۂ بوندی کہ جو درمیان مین ہے وہان کے دھدارا اور پٹیل نے نذر پیش کی قبول ہوئی بمقام اومر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ صاحب بہادر اشرف الامرا کہ ایک روز پہلے حاضر ہوئے تہے شرفیاب ملازمت ہوئے حضور نے جیرۂ نائب صاحب بہادر پر خاصہ تناول فرمایا پہر شکار کے لئے بسواری تانگہ تشریف لے گئے ہمراہی مین سطوت جنگ بہادر و نائب الریاست بہادر تہے اور تانگہ ہای دیگر پر صاحبزادۂ اشرف الامرا بہادر و صاحبزادۂ اسفندیار خان و صاحبزادۂ الیاس خان و صاحبزادۂ حمید اللہ خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان و کپتان سید محمد و شیخ محمد نذیر و میان جان تہے ایک نیل بضرب بندوق خاص زخمی ہوا باوجود تلاش نہ ملا حضور شام کو خیام گاہ پر تشریف

لائے اور بعد تناول خاصہ استراحت کو کام فرمایا بتاریخ سوم جنوری بندگان حضور بعد فراغت نماز وظائف لباس شکاری زیب تن فرما کر خیمہ سے باہر تشریف لائے اور بسواری تانگہ شکار گاہ کو تشریف لے گئے ہمراہی مین نائب الریاست بہادر و سطوت جنگ بہادر اور تانگہ ہای دیگر پر صاحبزادگان و معززین دیگر تھے خاص اوم کے جنگل مین ایک ہرن ضرب بندوق خاص سے شکار ہوا بعد ازان ایک ہرن اور ایک نیل ضرب بندوق سطوت جنگ بہادر سے شکار ہوا اسی تاریخ حکیم عبدالصمد خان ناظم پٹڈاوہ حضور مین حاضر ہوئے اور دس روپیہ نذر کئی اور اسی تاریخ حضور والا نے ایک بندوق صاحبزادہ عبدالرحمان خان خلف اشرف الامرا بہادر کو عنایت فرمائی - اور اسی تاریخ اوم رکابرہ و دلوار کے زمینداروں نے نذرین پیش کین و قبول ہوئین بتاریخ چہارم ماہ جنوری حضور نے کاغذات کونسل و نیابت و منشی خانہ سماعت فرمائے اور حکم مناسب دیکر دستخط ثبت فرمائے گیارہ بجے دربار برخاست ہوا حضور انور خاصہ تناول فرما کر بسواری تانگہ بہمراہی سطوت جنگ بہادر و کپتان سید محمد اوم کے جنگل کیطرف بغرض شکار تشریف لے گئے اور صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ اسفندیار خان و اشرف الامرا بہادر و صاحبزادہ حمید اللہ خان و صاحبزادہ ایوب خان و شیخ محمد نذیر وغیرہ دیگر تانگون پر تھے اثنای راہ مین ایک سور مارا زان بحضور شکار کھیلتے ہوئے قریب آٹھ بجے کے محمد گڑہ مین تشریف لائے جملہ خدم و حشم محمد گڈہ مین اول سے آگیا تھا سترہ ضرب توپ سلامی قلعہ محمد گڈہ سے سر ہوئین - اسی تاریخ صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر و بابو نایک راؤ ٹونک سے آکر شرف یاب ملازمت ہوئے - اسی تاریخ بابو نایک راؤ و نائب صاحب بہادر حسب الحکم حضوری بجانب ٹونک روانہ ہوئے اور صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ہمراہ لشکر رہے اور اسی مقام پر ایک سوار نے رئیس اونیارہ کی جانب سے آکر یہ عرض کیا کہ رئیس اونیارہ سلام کے لئے حاضر ہونا چاہتے ہین حضور والا نے جواب دیا کہ ہم ٹھہر نہین سکتے تبا - ریخ پنجم جنوری پٹیلان محمد نگر و محمد گنج و زمینداران بھیم گنج و پٹیلان رگھناتھ پورہ کلان و خرد و یعقوب پورہ نے محمد گڈہ کے تالاب پر نذرین پیش کین بعد ازان حضور انور خیمہ سطوت جنگ بہادر پر تشریف لائے اور خاصہ تناول فرما کے بسواری کالسکہ بہمراہی سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ دلیر جنگ بہادر جانب علیگڈہ تشریف لے گئے - اور خاص تانگہ پر شیخ محمد نذیر و سید محمد کپتان ہمرکاب تھے درمیانین علاقہ اونیارہ کے دوگانون والون نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اور اوسی گاؤن مین عورتون نے

کلس پیش کیا اوس مین روپیہ ڈالا گیا قریب دس بجے کے حضور علیگڈہ مین پہونچے اور نواب خلیل الزمانی خنکیم صاحبہ بیشتر سے داخل علیگڈہ ہوچکین تہین ناظم و پیشکار و جملہ اہل کار حد علیگڈہ پر بنا بر استقبال حاضر ہوے سب کا سلام ہوا اور سترہ ضرب توپ سلامی سر ہوئین حضور نے کہری مین آرام فرمایا اور بعد استراحت نماز جمعہ جامع مسجد مین ادا فرمائی بعد نماز بہراہی دلیر جنگ بہادر و کپتان سید محمد خیام گاہ پر تشریف لائے بعد ازان حضور تانگہ پر مع سطوت جنگ بہادر و کپتان سید محمد اور کملانہ رجورو و علی پورہ کے جنگل مین بغرض شکار تشریف لے گئے چونکہ وقت تنگ ہوگیا تہا اس لئے واپس تشریف لائے - اور بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرما کے استراحت کو کام فرمایا بتاریخ ششم جنوری حضور والا نے بعد ادائے نماز صبح و وظائف معمولی خیمہ سے برآمد ہوکر ناظم و پیشکار و دیگر اہل کاران نظامت علی گڈہ کی نذرین قبول فرمائین سات بجے لشکر کا کوچ بجانب دیولی ہوا اور نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ بسواری کالسکہ تشریف فرمائے دیولی ہوئین اور حضور والا نے مع ہمراہیان بجانب موضع دیولی روانہ ہوکر موضع پاٹوئی دہیہ جاگیر صاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر مین کہ باٹنا راہ واقع ہے قدرے قیام فرمایا تعلقدار و پٹیل نے نذرین پیش کین قبول ہوئین تالاب پر حسب تفصیل ذیل شکار ہوا - مرغابی بضرب بندوق خاص مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ الیاس خان مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ ایوب خان مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ حمید اللہ خان بعد ازان حضور روہان سے روانہ ہوکر ایک بجے کے قریب خیام دولت انضمام مین تشریف لائے موضع دیولی کے پٹیل وغیرہ نے نذرین پیش کین قبول ہوئین بعد مغرب خیمہ عشرت ضمیمہ خود مین تشریف لائے اور تناول خاصہ کے بعد استراحت کو کام فرمایا - بتاریخ ہفتم ماہ جنوری کوچ لشکر کا چھان کی جانب ہوا - اور بیگم صاحبہ چھان کی طرف روانہ ہوئین - اور حضور والا بعد فراغت نماز باہر تشریف لائے حکیم عبدالمجید ناظم چھبڑہ گورنے حضور مین حاضر ہوکر پانچ روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے - بعدہ دہموخان و دیگر افغانان موضع کہاتولی نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین پہر موضع کے زمینداران نے نذرین دیکر عرض کی کہ جس دن حضور تشریف لائین اوس روز تمام لشکر کی دعوت ذمہ بندگان اطاعت تو امان ہے - چنانچہ یہ اونکی درخواست قبول ہوئی پہر حضور والا مع ہمراہیان خود موضع مہوہ کے باغ مین تشریف لائے یہ موضع - بختی الملک بہادر کی جاگیر مین ہے حضور انور نے نارنگیان و امرود باغ مذکور کے ہمراہیان خود کو تقسیم کرکے خاصہ تناول فرمایا بعدہ بختی الملک بہادر پولیٹیل پٹواری

سہوہ نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اور اوسی جگہہ منشی عبد اللہ تعلقدار موضع شوب لازم نائب صاحب بہادر نے مع صیغہ داران کے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین وہان سے حضور انور تانگہ پر جانب چہان تشریف لائے اور اوسی وقت ہانکہ ہوا مگر چند نیل گائے نکلکر بہاگ گئین کوئی بندوق سر نہوئی پھر زمیندارون نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین - بعد سفر حضور نے خیام گاہ پر تشریف لاکر بعد نماز عشا خاصہ تناول فرماکے استراحت کو کام فرمایا - اسی تاریخ بروز چارشنبہ سات بجے شب کے افضل الامرا منتظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ظفر جنگ ناظم پرگنہ سرونج بحصول رخصت پندرہ روزہ فائز ریاست ہوئے اسی روز کپتان - فی - سی - پیرس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست بجائے کپتان - آئی - ایچ پرچارڈ صاحب بہادر منتظم محکمہ بندوبست مامور ہوکر تشریف لائے اور بنگلہ واقع کوہچہ پرزرکش ہوئے - تاریخ ہشتم ماہ منجوری بعد نماز صبح حضور نے پوشاک شکاری کو زیب بدن فرمایا پانچ بجے لشکر بجانب کرواڑیہ مع بیگم صاحب کے روانہ ہوا اسی تاریخ گوردہن پٹیل سابق چہان کہ جو موقوف ہوچکا تہا بحال فرمایا اور دستار سرخ پٹیلائی کی اوسکو بندہوائی گئی - قریب آٹھ بجے کے حضور پرنور جانب خیام دولت انضمام تشریف فرماہوئے - خاص تانگہ پر صاحبزادہ ولیعہد جنگ و کپتان سید محمد تہے اور صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر بفرش انصرام بمقام کرواڑیہ پہلے سے چلے گئے تہے دوسرے تانگون پر ہمراہیان حضور تہے بعد فائز موضع کرواڑیہ ہانکہ کا انتظام ہوا مگر چونکہ وقت غروب آفتاب تہا اس لئے شکار ملتوی رہا صرف ضرب خاص سے ایک تیتر شکار ہوا بعد ازان حضور بسواری فیل مادہ مع ہمراہیان خیام عشرت انضمام مین تشریف لائے اور دیہات حسب تفصیل ذیل کے صیغہ داروں نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین - پٹیل لطیف پورہ دیہہ جاگیر نائب صاحب بہادر - پٹیل پاپگا پٹیل سیدری مالیان شیخ امیر تہانہ دار - پٹیل محمد پورہ پٹیل پٹواریان متعلقدار کرواڑیہ - اسی تاریخ ایک سپاہی اندر گڈہ کی رانی کی طرف سے آیا کہ حضور بنا بر شکار تشریف لائین - مگر حضور نے فرمایا کہ ہم جلد جانے والے ہین اس سبب سے آگے نہین جاسکتے صرف سلام کہلا بہیجا - تاریخ نہم ماہ منجوری حضور انور تانگہ پر بنا بر شکار بجانب دیہوان تشریف لیگئے تہوڑی دیر مین ایک فیر مین دلیر جنگ نے دو تین شکار کئے بندوق خاص سے ایک تیتر شکار ہوکر گرم ہوا پہر حضور والا بعد تناول خاصہ بسواری فیل مادہ مع ہمراہیان خود اوسی مقام پر جہان سطوت جنگ بہادر نے شکار کے لئے مچان باندہی تہی پہونچے شکاریان ہمراہی موقع بموقع بٹہائے گئے اور حضور انور ایک چہوٹی سی

پہاڑی پر رونق افروز ہوئے اوسی جگہہ آواز توپ کی آئی گھڑی ملائی گئی تو سات منٹ زیادہ تھی معلوم ہوا کہ سات منٹ مین آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور یہ آواز شونک کی توپ کی تھی۔ اوسوقت حضور کے پاس صاحبزادہ محمد سفندیار خان صاحب و کپتان سید محمد و محمد عرفان و سید سعیدالدین احمد و شیر علیخان افغان و عبدالحی تھے عین ہانکہ مین یہ خبر معلوم ہوئی کہ چور کھو مین شیر نے گار کیا ہے اور وہین موجود ہے حضور والا نے اوسی مقام پر نماز ظہر و عصر ادا فرمائی اور بسواری فیل جانب چور کھو تشریف لے گئے شام ہوگئی تھی شکار نہوا حضور والا نے عزم واپسی کا فرمایا جب ندی پر تشریف لائے مہاراجہ آملی نے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی بتاریخ دہم ماہ جنوری لشکر کا کوچ موضع کرڑواڑہ سے آملی کو ہوا بعد طلوع آفتاب حضور خیمہ سے برآمد ہوکر ممتاز الامرا اعظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیر جنگ کے خیمہ مین تشریف فرما ہوئے وہان سے تانگہ پر سوار ہوکر ولیر جنگ و سید محمد کپتان آملی کو تشریف لے گئے دوسرے تانگو پر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد سفندیار خان صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب و صاحبزادہ حمید اللہ خان صاحب و صاحبزادہ الیاس خانصاحب و شیخ محمد نذیر و سید افضل علی وغیرہ سوار تھے اور نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ پہلے سے بموضع آملی فائز ہوچکی تھین۔ واضح ہو کہ کوہ آملی خاص شکارگاہ دربار عالی اقتدار ہے اور یہان سے وہ پہاڑ اٹھا ہلاجکا سلسلہ کسیکی مازلف کی طرح پشت زمین پر پل کھاتا ہوا اور شہر و قصبات کو اپنے حصار مین آباد کرتا ہوا اکناف عالم تک چلا گیا ہے اس پہاڑ پر بہت بڑی جھاڑی اور ہر قسم کا شکار ہے الغرض حضور والا نے آملی مین تشریف فرما ہوکر خاصہ تناول فرمایا بعد انفراغ خاصہ مع ہمراہیان مخصوص دامن کوہ مین تالاب پر زیر درخت برگد تھوڑی دیر قیام فرمایا ٹھاکر نکمی سنگھ جاگیردار موضع کریلیا پرگنہ ٹونک کو ایک تلوار اور دو نالی بندوق عنایت فرمائی اوسنے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی ایک بجے حضور انور جانب کوہ آملی مع ہمراہیان تشریف لیگئے شکاریون کو جا بجا بٹھا دیا پھر حضور والا نے نماز عصر کی یہین ادا کی اور ایک ضرب رنل کنور مہاراجہ آملی کو دیا اوس نے آداب بجالاکے شکریہ ادا کیا بعد ازان تین بجے ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور برآمد نہوا بعد غروب آفتاب سرکار خیمہ پر تشریف لائے بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرماکر استراحت کو کام فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ جنوری صبح سرکار والا نے بستر استراحت سے اوٹھکر بعد ادائے نماز و وظائف شکار کا قصد کیا خیمہ حشمت ضمیمہ سے پاپیادہ تالاب پر تشریف لائے وہین خاصہ کھایا اور صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر ولیر جنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ

احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ وصاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وصاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب وکپتان سید محمد کو بھی ساتھ ہی کھانا کھلایا بعد تناول خاصہ بسواری یا بوتشریف لے گئے اسی اثنا مین ٹہاکر ہوپال سنگھ استمرار دار جی پور نے حاضر ہوکر سلام عرض کیا اور چار روپیہ نذر کرکے عرض کیا کہ ٹھکانہ مین بہت شکار ہے۔ وہان تشریف لیجئے جواباً کہا گیا کہ اسقدر فرصت نہین ہے پھر چندی کا حکم نسبت ٹہاکر فرمایا گیا بارہ بجے تک سب شکاریون کو اپنی اپنی جگہ ٹہہرایا گیا پھر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا۔ دوبارہ ہانکہ ہوا تین سانبھر نکلے وہ بھی نکل گئے قریب مغرب حضور خیمہ گاہ پر واپس تشریف لائے۔ اور بعد ادائے نماز مغرب وعشا خاصہ تناول فرماکر استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ دوازدہم ماہ خوری روز جمعہ لشکر کا کوچ بجانب چورو ہوا جناب بیگم صاحبہ اول سے چل گئین سرکار پا پیادہ قریب ڈیڑھ میل کے موضع آملی سے بجانب کروا ڑیہ تشریف لے گئے مہاراجہ آملی ہمرکاب تھے ایک کوہچہ صید گاہ کہ جو درمیان آملی وچورکھو کے واقع ہے ہانکہ شروع ہوا ایک جرخ لومین سے نکلا سرکار نے اوپر گولی نہ لگائی وہان سے آگے چلکر حضور والا نے نالہ کے متصل زیر درخت پیپل خاصہ تناول فرمایا اتنے مین خبردار نے خبر دی کہ چورکھو مین شیر آگیا ہے چونکہ اول ارادہ حضور والا کا ملاپورہ کے ہانکہ کا تھا اوسکو ملتوی فرماکر چورکھو پر حضور والا تشریف لائے اور رودجاکن پر نماز ظہر ادا کی پھر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا خدام والا نے عرض کیا کہ وقت تنگ ہے سرکار خیام گاہ پر تشریف لے چلین حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہانکہ اور مونا چاہیے چنانچہ ہانکہ شروع ہوا ایک تیندوا سید افضل علی عرف میانجان کے مول پر نکلا اونہون نے اوپر گولی لگائی زخمی ہوگیا اور ایک مالی اور ایک چمار کو زخمی کرکے ایک نالہ مین گھسا سرکار نے محمد عرفان خان کو بھیجا کہ وہان سے تیندوے کو باہر نکالو حضور انور مع صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیہ جنگ جہان وہ جانور چھپا تھا آئے سہ رانجان ملازم اردلی خاص نے تبرا کر اوٹھایا سید ممتاز علی ملازم سہ بندی قلعہ علیگڈہ کے جو شریک ہانکہ تھا جست کرکے لپٹ گیا ممتاز علی کے سہ مین زخم آیا اوس نے تلوار لگائی مگر تلوار اچھی نہ تھی خفیف زخمی ہوا پھر مہاراجہ آملی کے بھائی نے تلوار کا ہاتھہ مارا مگر کاری نہ لگا۔ پھر حضور والا نے چند گولیان مارین اور بحکم سرکار شیر علیخان و دوموخان نے چند گولیان لگائین گولیون سے بالکل مردار ہوگیا۔ الحمد للہ حسب خاطر بندگان عالی خوب شکار ہوا حضور نے براہ قدردانی ممتاز علی کو ایک قبضہ شمشیر اور پانچ روپیہ اور مالی مجروح کو دس روپیہ اور چمار کو ایک روپیہ عطا فرمایا اور اسی جگہ نماز مغرب وعشا ادا فرماکے براہ کروا ڑیہ وشوب دمشا و خیمہ عالی پر بمقام چورو بسواری فیل گیارہ بجے شب کے مع صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر

ولیرجنگ وصاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ تشریف لائے اثنار راہ مین شوپور اور بندولور وفیروزپورہ و وشاہ پورہ کلان کے زمینداروں نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اس جگہہ زمینداران چورو کی جانب سے سب لشکر کی دعوت ہوئی بتاریخ سیزدہم ماہ جنوری حضور انور نے بعداداے نماز وظائف معمولی دربار فرمایا اور عرائض مستغیثان سُنکر حکم مناسب لکھوا کر دستخط فرمائے ازان بعد تھاکر بھوپال سنگھ استمراردار ریاست جی پور کہ بمقام آملی شرفیاب ملازمت ہوچکا تھا اور حضور نے فرمایا تھا کہ بمقام چورو حاضر ہونا چنانچہ اسکو حضور نے خلعت بیش بہا پارچہ قیمتی مرحمت عطا فرمایا صبح کے سات بجے لشکر کا کوچ بجانب علیگڈہ ہوا اور بیگم صاحبہ بھی تشریف لے گئین۔ اور حضور قریب دس بجے کے خیمۂ عشرت ضمیمہ سے برآمد ہوکر تانگہ پر بجانب علی گڈہ روانہ ہوئے قریب بارہ بجے کے داخل علیگڈہ ہوئے اور بسراستراحت پر آرام فرمایا بعداداے نماز عصر حضور انور نے ارادہ ٹونک کا کیا اور بمقام خیمۂ نماز مغرب ادا فرما کے خاصہ تناول فرمایا اور وہان سے روانہ ہوکر دس بجے فائز ٹونک ہوئے اور لشکر شبا شب داخل ٹونک ہوا بتاریخ بستم جنوری ۱۸۴۴ء نجشی الملک سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ حسب درخواست سیٹھہ چاندمل مع خلعت تعدادی ایک ہزار روپیہ بھراہی الٰہی بخش جمعدار اور ایک چپراسی اور ایک ہرکارہ مع پروانۂ حضوری موسومۂ سیٹھہ مذکور بتقریب اداے مراسم تعزیت بجانب رتلام گئے اور بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور داخل رتلام ہوئے اور بتاریخ بست و نہم رتلام سے روانہ ہوکر حاضر درودولت ہوئے اور کبھی کہانا سیٹھہ جی کے یہان سے آتا تھا اور کبھی چندی اور وقت روانگی خلعت فاخرہ تفصیل ذیل پایا

نجشی الملک بہادر شہامت جنگ	الٰہی بخش جمعدار چوبداران
کمخواب یک تھان دوشالہ یک سیلا یک جامدانی دوتھان	سیلا یک مندیل یک تھان جامدانی یک
۵۰۰ ۲۵۰ ۱۰۰ ۲۵	۱۰۰ ۵۰ ۲۵

چپراسی ہرکارہ

دوپٹہ زرین یک	دستار یک	دوپٹہ زرین یک	دستار یک
۲۵	۱۰	۲۵	۱۰

بتاریخ بست و ہشتم جنوری عباس علیخان معتمد رامپور مع حافظ عبدالقادر خان و منداروعلی بہادر خان چوبدار و غلام محمد خان واحمد خان چپراسی بتقریب شادی نواب حامد علیخان بہادر رئیس رامپور خریطہ جانبی کرنیل ایچ ای ٹنٹ صاحب بہادر

پریزیڈنٹ رام پور آئے اور مکان نائب صاحب بہادر واقع علی گنج پر ٹھہرائے گئے۔ فرش اور پلنگ اور دیگر سامان کا بندوبست ریاست سے کیا گیا اور عبدالرحمن جمعدار و دو فراش و دو ہرکارہ اور ایک باورچی اور ایک پہرا پولیس کا اور ایک بگھی اور ایک تانگہ بغرض ہوا خوری مقرر کئے گئے۔ بتاریخ سی دیکم جنوری معتمد مذکور مع حافظ عبدالقادر خان بنا بر سلام حضور مین تشریف لائے اور ایک اشرفی کلدار معتمد نے نذر کی وہ قبول ہوئی۔ پہر معتمد مذکور نے خریطہ پیش کیا پہر سرکار کیطرف سے چندی معتمد مذکور کی مع ہمراہیان سولہ روز تک ملتی رہی۔ بتاریخ چہارم فروری کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر سپرنٹنڈنٹ بندوبست ریاست مقرر کر کے اختیارات مندرجۂ روبکار دئے اور جوہرہ اور سوار ہمراہ صاحب بہادر بندوبست مقرر تھے مامور کئے گئے۔ بتاریخ دہم ماہ فروری ۱۸۹۴ء حضرت وزیر اعظم ایراغم بالقابہ جو بادائے شہادت افیون مقام دارالخیر اجمیر مین تشریف فرما ہوئے تھے نہضت فرمائے ریاست ہذا ہوئے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور نو بجے دن کے افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبیداللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل۔ وراؤ بہادر بابو نایک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ بنا بر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان بجانب جیپور تشریف لے گئے اور اسی تاریخ عباسیعلیخان معتمد ریاست رامپور کو مع حافظ عبدالقادر خان وفدار وغیرہ حضور والا سے حسب تفصیل ذیل خلعت عطا ہوا۔

تفصیل خلعت معتمد اسا عہ

پارچہ	نقد		
۱۱ عہ	۱۱ عہ		
دوشالہ ستارہ زرین یک	سیلہ یک	سندیل یک	
۱۵ عہ	۱۵ عہ	۱۵ عہ	
کمخواب یک تھان	جامدانی یک تھان		
۵ عہ	۵ عہ		
چوبدار ۱۵ عہ			
پارچہ	نقد		
۵ عہ	۵ عہ		
سیلہ	دستار		
۵ عہ	۵ عہ		

تفصیل خلعت وفدار ۱۱ عہ

پارچہ	نقد	
۵ عہ	۵ عہ	
دوشالہ یک	سیلہ یک	دستار
۵ عہ	۵ عہ	۵ عہ

ہرکارہ دو اسم ۱۵ عہ

پارچہ	نقد	
۵ عہ	۵ عہ	
سیلہ دو	دستار دو	
۱۵ عہ	۵ عہ	

وہنگام رخصت معتمد نے ایک اشرفی اور دفعدار نے پانچ روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے اور وقت روانگی ۵ روپیہ معتمد نے کسان مفصلہ ذیل کو تقسیم کئے۔

ملازمان توپخانہ چوبداران سپاہیان پہرہ نظر باغ پہرہ پولیس چپراسی سقہ وخاکروب فراش دوسم

عہ ۵ للہ ۵ ۵ ۵ ۵ ۵ ۵

عملہ نائب صاحب بہادر کوچبان کہار باورچی

۵ ۵ للہ ۵ ۵

بتاریخ بست وسوم ماہ فروری سنہ صدر بجنابہ فردوس اعلیٰ زمانی بیگم صاحبہ محل سوم حضور پرنور دام اقبالہ وجنابہ افتخار زمانی بیگم صاحبہ محل دوم حضرت وزیر اعظم بالقابہ مع شش صاحبزادگان سعادت توامان مفصلہ ذیل بنارچ جیتالہ شریف تشریف فرما ہوئیں۔ تفصیل اسمای ہر شش صاحبزادگان سعادت توامان ۔ صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان صاحب وصاحبزادہ محمد عبداللہ خانصاحب وصاحبزادہ محمد عبدالواحد خان صاحب فرزندان حضور انور دام اقبالہم وصاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب ہمشیرہ زادہ وداماد حضور انور وصاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف حضرت وزیر اعظم بالقابہ وجناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل فوج ظفر موج حضوری اس سے پیشتر حسب الحکم حضوری بنابر انتظام جہانہ ومکان وغیرہ شیخ محمد قلندر بخش جمعدار چوبداران وچند سپاہیان پلٹن روانہ ہو چکے تھے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل ومحمد عبدالرزاق خان کرنیل وحافظ محمد نائب بخشی الملک وشیخ محمد نذیر اتالیق صاحبزادگان حضوری ومنشی عباداللہ خان منیجر مطبع محمدی ٹونک واحمد یار خان بھنجر توپخانہ نمبر اول اور ہفت پہرہ سپاہیان پٹالن جمت انصرام اہل قافلہ مامور تھے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ ہجری قافلہ حجاج ٹونک جنکی مجموعی تعداد یکصد وشصت ویک اسم تھی ازانجملہ (۶۱) (مرد) (۷۵) (زن) مع الخیر والعافیت داخل حرم محترم ہوا مشتاقان زیارت کی آنکھیں اپنے پیارے خدا کے گھر کے دیکھنے سے منور ہوئیں جنابہ بیگم صاحبہ از راہ دریا دلی وبنظر حصول ثواب بہت سے زوار مشتاق دیدار خانہ آباد وغفار کو اپنے ذاتی صرفہ سے ہمراہ لے گئیں ہنگام فائزی مقام جدہ برٹش کانسل نے اعزاز واکرام کے ساتھ استقبال کیا۔ مراتب مدارات وتواضع رئیسانہ شان کے لائق عمل میں لائی گئی صاحبزادگان والاشان ومعتمدان ومعززان ہمراہی جنابہ بیگم صاحبہ نے سفیر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا

اور ہنگام فائزی کہ معظمہ شریف صاحب مکہ نے مراسم استقبال خاص طور پر ادا کئے اور ہر گونہ اہتمام و سرانجام مین کافی مدد دی اور خوانہای شیرینی و فواکہ و انواع اطعمہ و اغذیہ عرب پیش کئے جو اکرام اور وقعت کی نگاہ سے دیکھے گئے بقیہ ماہ صیام اور پورا مہینہ ذیقعدہ کا حصول انوار و تجلیات بیت اللہ و عبادت معبود یکتا مین صرف ہوا۔ بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم سنہ صدر قافلہ حجاج برہنمونی طالع میمون و بخت ہمایون روضۂ پاک صاحب لولاک کی زیارت فیض اشاعت کا فیضان حاصل کرنے کو بجانب مدینۂ طیبہ روانہ ہوا۔ اسی ایام مین حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقاب کی طبیعت حق طویت جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی ابتدا مین شکایت درد شکم تھی بعد ازان تیہگاہ راست سے نصف حصہ شکم جانب راست مین درد کا دورہ دو تین گھنٹہ کے فاصلہ سے ہونا شروع ہوا اولاً علاج ڈاکٹری ہوا پھر حسب رائے بندگان حضور والا دام اقبالہٗ علاج ڈاکٹری موقوف ہو کر یونانی علاج شروع ہوا پھر مقام دہلی سے حکیم محمد عبد المجید خان صاحب خلف اکبر حکیم محمود خانصاحب مرحوم کو بنا بر معالجہ ٹونک مین طلب کیا گیا۔ بارے بفضل مفضل حقیقی سے مرض مذکور دفع ہوا بتاریخ پنجم ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک قریب آٹھ بجے دن کے داخل ٹونک ہوئے پیشوائی بسبب ممانعت صاحب موصوف کے نہ ہوئی۔ حضور گیارہ توپ سلامی کے سر ہوئے۔ قریب پانچ بجے دن کے حضور انور مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و بابو ونایک راؤ ممبر خزینہ و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل بغرض ملاقات بنگلہ پر گئے صاحب اجنٹ بہادر نے صدر مقرر تک بسواری ہوادار پیشوائی کی اور بعد عطر و پان بنگلہ سے واپس تشریف لائے۔

کیفیت ارسٹھہ چاندمل از رتلام و سمیرمل از کوٹہ بتقریب شادی کیسری سنگھ پسر سمیرمل و راج مل

حسب درخواست نتھمل منیب چاندمل پانچ پہرہ بنا بر حفاظت سامان سیٹھہ چاندمل بوندی بھیجے گئے اور بعد ازان سیٹھان مذکور کے استقبال کو بخشی الملک بہادر و کرنیل غوث محمد خان نبیرۂ کرنیل مہتاب خان مع دو چوبدار و چپراسی سنگی کے کنوین تک گئے وہان سے انکو لاکر فرودگاہ ہوئی چنانچہ بتاریخ دوم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۴ء شام کو پانچ بجے چاندمل و سمیرمل و راج مل مع نتھمل و ہزاری مل گماشتگان سیٹھان مذکور حضور کے سلام کو آئے سرکار والا نے سمیرمل و چاندمل کو سرو قد تعظیم دی پھر سیٹھان مذکور و گماشتگان سبطور نے نذرین پیش کین جسکے کل دو اشرفی

وملہ ہوئے تفصیل نذر کنندگان یہ ہے ۔

چاندمل سیٹھہ رتلام وہیرمل سیٹھہ کوٹہ دو اشرفی ملہ

چاندمل یک اشرفی گماشتگان چاندمل ہیرمل یک اشرفی راج مل پسر ہیرمل نذر ایک اشرفی پنچاور

ملہ لعہ ملہ لعہ صہ صہ

تھمل منیب ہزاری مل منیب نذر ایک اشرفی پنچاور نذر پنچاور

صہ للعہ صہ صہ صہ غا

آسامی نذر کنندگان سیٹھان اجمیر

ایک اشرفی مدملہ ر

سیٹھہ راجمل ایک اشرفی سیٹھہ کلیانمل داماد امیدمل کیسری مل پسر ہیرمل گمان مل پسر راج مل

صہ صہ سے ر للعہ

بہا گمل خزانچی ۔ جب یہ اشخاص نذر کو آئے تعظیم نہین دی گئی اور ان سب صاحبون کو سامان چندی یک روزہ سرکار سے دیا گیا اور تا قیام سیٹھان مذکور ایک چوبدار بنا بر مزاج پرسی سیٹھان رتلام و کوٹہ و اجمیر مامور فرمایا گیا ۔ اور حسب الحکم حضوری ایک ہاتھی مع ہودج نقرہ اور ایک چوبدار چاندمل جی کے ساتھ جیپور تک بھیجا گیا ۔ سیٹھان مذکور نے ملازمان سرکاری کو انعام بدین تفصیل دیا ۔ تفصیل انعام

سواران رسالہ کوچبان چوبدار سائیس

سے ر غاہ للعہ ر عہ ر

بتاریخ سوم ماہ مئی سنہ ۱۹۰۴ع یوم پنجشنبہ نو بجے رات کے راؤ بہادر بابو نایک راؤ ممبر کونسل کے بنگلہ مین جو آبادی شہر کے شرقی جانب بہیر کے راستہ پر لب شاہراہ واقع ہے یکایک واقعہ سخت آتش زدگی کا وقوع پذیر ہوا بنگلہ کے متصل ہی زنانہ مکان تہا وہ بہی آتش زدہ ہو گیا اشتعال آتش کی یہ کیفیت تہی کہ دود و بانس اونچے شعلے اوٹتے تہے ۔ کپتان پری چارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست موقع آتش زدگی پر پہونچکر ضروری انتظام مین مصروف ہوئے کمیٹی اور پولیس کے لوگ اور بہت سے سقے فوراً موقع پر پہونچکر اپنے کام مین مشغول ہوئے

مگر مدت اشتعال آتش کے سبب سے قریب موقع کے کسیکا گذر نہین ہوتا تھا تمام بنگلہ اور زنانہ مکان جلکر
خاکستر ہوگیا۔ عمدہ عمدہ سامان وملبوسات فاخرہ وزیورہاے نفیس بیش قیمت کتب آتش برد ہوگئین جسوقت
آگ لگی بابو نایک راؤ اندرون بنگلہ کار سرکار مین مصروف تھے آگ کے شعلون کو دیکھتے ہی ہکا بکا ہوکر سراسیمہ آر
بنگلہ سے باہر نکل آئے مگر جب ضروری کاغذات سرکاری کا خیال آیا آتش زدہ بنگلہ مین اوس دروازہ سے
کہ ہنوز آگ کی آنچ سے محفوظ تھا نہایت تیزی کے ساتھہ جیسے شمع پر پروانہ گرتا ہے اپنی جان کو پروانہ کرکے پروانجات
سرکار کے لانے کو چلے گئے بابو صاحب کا اندر جانا تھا کہ وہ محفوظ دروازہ بھی آتش زدہ ہوگیا۔ بابو صاحب نہایت
مضطربانہ حالت سے باہر نکلے جو کپڑے پہنے ہوئے تھے اونمین آگ لگ گئی ملازمان وغیرہ نے کپڑونکو پھاڑکر دور کیا
دونون پاؤن اور داہنے ہاتھہ اور سینہ پر آگ کا سخت صدمہ پہنچا۔ جابجا آبلے پڑ گئے جناب حضرت وزیر اعظم
بالقابہ بفور اطلاع واقعہ موقع پر پہونچے بابو صاحب اور اونکے متعلقین کے ساتھہ بہت ہمدردی کے الفاظ ظاہر فرمائے
ضروری موقع پر پولیس کے پہرے مامور کئے اور ستورات کو بابو امودرداس صاحب کے بنگلہ پر پہونچایا ڈاکٹر
پربھولال صاحب ولیڈی ڈاکٹر صاحبہ کا علاج ہوا چونکہ بابو صاحب کو صدمہ زیادہ پہونچا تھا ہر چند علاج ہوا مگر کچھہ
افاقہ بعرض وقوع نہ آیا۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور بخشی الملک بہادر وصاحبزادہ ہدایت اللہ خان بمقام جیپور بتقریب
ادای مراسم نیوتہ شادی کیسہری مل پسر ہمیرمل سیٹھہ مع پانصد روپیہ بھیجے گئے تھہ مل ہمیرمل کے باغمین ٹھہرے گئے
تین روز چار رات وہان قیام رہا سیٹھہ مان مذکور کی طرف سے چندی کی جنس آئی تھی۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر
یوم چہارشنبہ بارہ بجے رات کے بابو صاحب کے طائر روح نے قفس عنصری سے پرواز کیا۔ بتاریخ دہم ماہ مذکور سنہ صدر
پانچ بجے دن کے کپتان بیچارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست وصاحبزادہ محمد عبدالعلیم خانصاحب ریونیو اسسٹنٹ
بحکم دربار عالی اقتدار بنابر انتظام تخم تقاوی زمینداران پرگنہ سروج سنٹرل انڈیا کے روانہ ہوئے۔
بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سنہ صدر یوم یکشنبہ بزم شادی کنھیالال صاحبزادہ حسام الدین خان خلف
صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خانصاحب سنبھل کی صاحبہ النساء بیگم دختر حضور والا سے بعرض ظہور آئی۔ بارہ بجے
رات کے برات نہایت شوکت وجلوس کے ساتھہ مکان نوشہ سے قلعۂ معلے کو روانہ ہوئی۔ اہل برات فیلان
قوت توامان واسپان خوش عنان وکالسکہ وتانگہ وغیرہ پر سوار تھے۔ روشنی کا انتظام جدا کمپنی جوانان پلٹن عالیہ بیکانیر

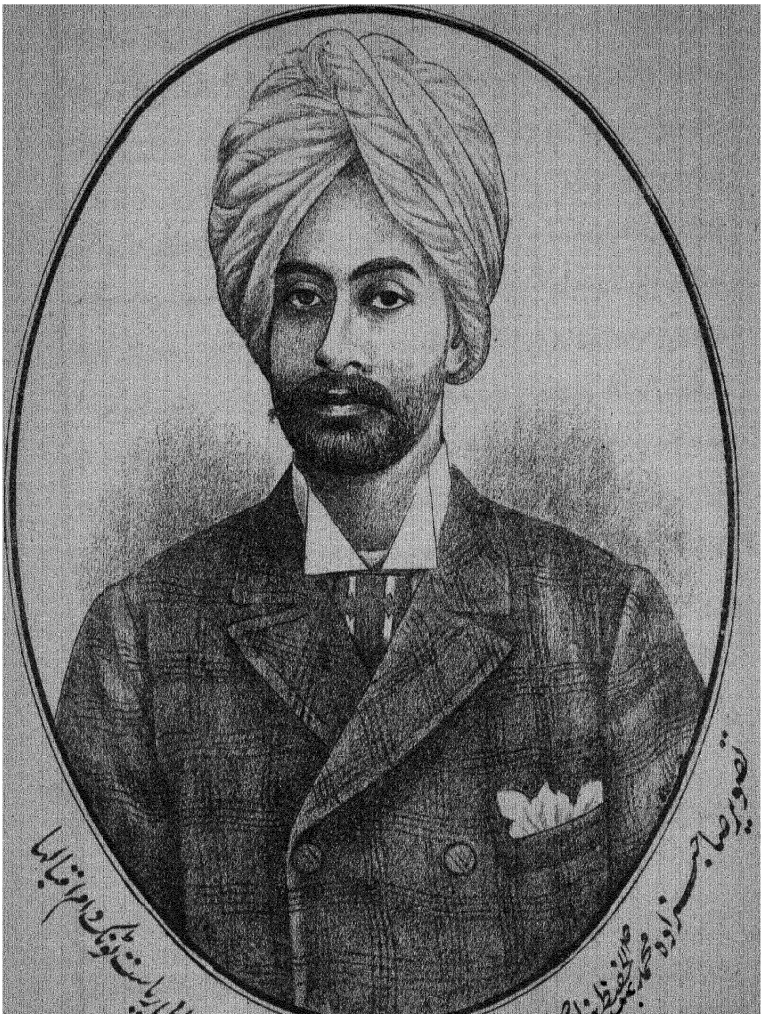
انصرام الگ - بین باجہ کے ترانون کا آواز سب سے علیحدہ - آتشبازی کا رنگ ڈھنگ سب سے اعلیٰ تھا
غرض بہزار تجمل برات قلعہ معلّٰی مین پہونچی ایوان خاص مین برات کا قیام ہوا دو بجے نکاح خوانی حسب دستور
شاہی عمل مین آئی - صبح کو دعوت ولیمہ مین انواع انواع و اقسام اقسام کے اطعمۂ لذیذہ تیار ہوکر اہل
برات کو کھلائے گئے - ایک بجے سے سامان جہیز عروس باہر نکالا گیا - اور ترتیب وار موقع بموقع
جمایا گیا - رسم رخصت عروس بمنت مانوس عمل مین آکر برات واپس روانہ ہوئی سامان جہیز کی تفصیل
باعث طوالت ہے ناظرین باتمکین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ایک رئیس اعظم صاحب کرم و رحیم کی صاحبزادی
محترمہ کے سامان جہیز مین جسقدر تجمل ہوسکتا ہے وہ سب کچھ تھا ادنیٰ یہ ہے کہ علاوہ زیورات
وغیرہ وغیرہ کے پندرہ ہزار روپیہ کے توڑے نقد ہنگام وداع خزینۂ عامرہ سے منگوا کر ہمراہ کئے گئے
بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صد رصاحبزادہ والاجاہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب کی شادی کتخدائی کے متعلق
رسم مایان عروس بکمال احتشام وجلوس شاہی کچھ بیشتر شادی سابقہ سے عمل مین آئی - بتاریخ سنم ام
ماہ مذکور نہایت شان و شوکت کے ساتھ تقریب شادی بمعرض ظہور آئی اسکی تفصیل لکھنے کو ایک دفتر چاہیے
صرف فقرہ پر اس جلسہ کی کیفیت اختتام کیجاتی ہے (کہ بڑے صاحبزادے کی شادی بڑے کروفر سے رونق پذیر
ہوئی) بتاریخ سی ویکم عروس وداع ہوئی یکم ماہ جون کو طعام ولیمہ دیا گیا سوم ماہ جون صبح رسم چوتھی
بمعرض وقوع آئی - اللہ تعالیٰ یہ شادی خانہ آبادی مبارک کرے - چنانچہ یہ قطعہ تاریخ شادی کتخدائی
جناب نوشہ ذیجاہ حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے یادگار ہے ؎

دلِ نواب دائم شادمان باد * نشاطِ عیش حاصل جاودان باد * مبارکبادِ اسد شادی فرزند
شگفتہ روئے زیبا در جہان باد

۱۲۷۱ھ

مولف نے بھی یہ سہرے کہے

جو سر سے باندھے ہین عبدالحفیظ خان سہرا	ہو ملاغ رکھتا ہی بالای آسمان سہرا	نو شوق سے نوشہ کی رونمائی مین
دیا ہے باد بہاری نے ارمغان سہرا	ستارے پھول بنے عکس رو تابان سے	چمک کہتا ہی ہمشکل کہکشان سہرا
نہ ارجمان سے سجدے ہوئی عروس چمن	جو لایا گوندھ کے نوشہ کا باغبان سہرا	ہر اک لڑ مین گندھے ہین ہزار ہا موتی



تصویر صاحبزادہ محمد حفیظ خان صاحب بہادر خلف اکبر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہا

یہ کیون ہو پھر محفل گہر نشان سہرا
خدا کے فضل سے کھلتے ہین کیا ہی نوشہ پر
یہ شملہ طرّہ یہ پہولون کی بہ ہیان سہرا

ہے اوسکے پہولونکو خوشبو مین اس سے کیا نسبت
کہان مہکتا گل عارض کی اور کہان سہرا
یو ہین رہی رہین قلعہ مین شاد یا رب

پڑہے حضور مین ہر ایک مدح خوان سہرا
بہر رنگے منہ کو ترے آپر و جواہر سے
سُنین گے آج جو نواب قدر دان سہرا

سہرا دیگر بنا بر لفظ ارباب نشاط

ہو نہ کسطرح چمک اور دمک کا سہرا
رنگ دولہا کا سنہری ہی سُنہرا سہرا
سہہ گھڑی دیکہے کے کیا خوب رچی ہی شادی

ساعت نیک مین نوشہ نے ہی باندہا سہرا
گوری رنگت ہی تری اور ہی پیاری صورت
کیون سر سہتے ہو قربان ترے سر کا سہرا

گل عارض کی مہک اور یہ لپٹ پہولونکی
روپ نوشاہ کا کہتا ہی دوبالا سہرا
رخ پہ سہرا ہی تو سہرے پہ نگاہو نکا ہجوم

بنگیا دستۂ نرگس گل تر کا سہرا
رخ پہ دولہا کے یہ یو جہ نہین ہلتا ہے
کر تی جھک جھک کے سر نرم ہی مجرا سہرا

شادیان روز رہیں جلد پہنین اور پہولین
دہن غنچۂ گل سے ہے یہ گویا سہرا
تا نہین لے لیکے غنچے گلگوتی ہین کیا ڈومنیان

سُنکے خوش کیون نہو پہرا پنا پرایا سہرا
خاندان والے ہین سب جمع براتی ہین کہڑے
تک رہے ہین مہ نوشہ کا انوکہا سہرا

کورا پنڈا ہے بنے کا تو بنا ای مالن
نئے پہولونکا طرحدار اچوتا سہرا
ایک تدبیر مین خدا نے ہے دکہایا یہ دن

ہو سزاوار و مبارک ترے سر کا سہرا
تان سے ڈومنیونکی وہ سہانے ٹونے
چمپئی پہولونکا وہ رخ پہ سہانا سہرا

بہینی بہینی تہو کیون پہولونمین اخلاص کی بو
مل کے بہنوئی محبت سے ہے باندہا سہرا
شادی خانہ آبادی مبارک رہے ہم جم یہ خوشی

دیکہکر آبرو کہتی ہی یہ ساری خلقت
دیکہنا دیکہنا دو دہوم سے آیا سہرا

قطعہ تاریخ شادی از محمد ابراہیم علیخان رمز

مبارک ہو سر کار والا کو شادی
خوشی جسکی ہی اک جہان نے منائی
زروئے طرب رمز تاریخ کہدو

ہمایون ولیعہد کی کتخدائی
۱۳۱۱

بتاریخ یازدہم ماہ جون سنہ صد رتقریب شادی کتخدائی سراآمد محدرات سراوق عفت و عظمت یعنی صاحبزادی صاحبہ دوم و دختر فرخندہ اثر حضور پرنور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف جناب اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل سے بصد زیب و تزئین مالا کلام عمل مین آئی صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ نے اپنے اکلوتے فرزند جگر پیوند کی شادی مین نہایت کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی کو

کام فرمایا۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سنہ صدر دعوت ولیمہ مین جملہ افواج ریاست کو کھانا کھلایا گیا۔ بتاریخ سیزدہم جملہ اہل قسم محکمہ جات واہالی عدالتہائی ریاست کو کھانا دیا گیا۔ اور اسی تاریخ اہل خاندان ومہمان کونسل ودیگر معززان ریاست کو کھانا کھلایا گیا۔ محفل دعوت امیرانہ۔ ورسوم مائیان مہندی وغیرہ قبل از شادی جانبین سے بیسانہ تکلفات کے ساتھ عمل مین لائی گئی۔ اور نوبت خانہ کی محراب پر بجانب والد ماجد نوشہ ذیجاہ یہ اشعار ثبت کئے گئے تھے

یارب این محفل شادی طرب افزا بادا * برہمہ محترم وفرخندہ وزیبا بادا * برکت مقدم نواب معلی القاب
عزت افزائ وفرح بخش دل ما بادا * ہرکہ آید زرہ لطف درین عشرت گاہ * عشرتش ہمدم وشادی بہمہ جا بادا
مخلص حضرت نواب جہان احمد یار * خدمتش در نظر خاص پذیرا بادا

بتاریخ بست وشکم ماہ جون سنہ ۹۴ یوم پنجشنبہ دس بجے شب کے برات نہایت شان وشوکت سے قلعہ معلی مین فائز ہوئی۔ برات کی کیفیت قابل دید تھی جسکے اجمال مین تفصیل لکھنے کیواسطے ایک دفتر طویل درکار ہے ہان البتہ یہ قابل اظہار ہے کہ علاوہ سامان جہیز کے ستر ہزار روپیہ کے توڑے نقد سرکار والا سے ہنگام وداع برات مرحمت ہوئے اس تقریب سیمنت قریب مین اکثر شعرای شہر نے قطعات تاریخ شادی وسہرے کہے ہین اس موقع پر مولف بنا بر معائنہ ناظرین باتمکین چند اوستاد وکا کلام فصاحت انضمام درج کرتا ہے۔

قطعہ تاریخ حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

بنا عبد رحمن خان ہی جو دولہا * دل فتح جنگ آج خوش کتنا دیکھے * پے سال فرخندہ فال ہمایون * اسد یہ کہو مشتری وقمر ہے ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ من نتائج افکار محمد ابراہیم خان رمز بصنعت توشیح ومعنوی

شادی فرزند فتح جنگ سے مخلوق کو * آجکل سچ پوچھئے تو ہے مسرت بیحساب * غور سے اے رمز کہدو معنوی توشیح سال
یہ ملے کیا خوب آکر آفتاب وماہتاب

سہرہای شعرای بلاغت انتما بطرز جداجدا بتقریب شادی تخت ائی صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف الصدق اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج

سہرا من نتائج افکار گہربار شاعر مستند حضرت نواب سلیمان بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔

بنا رشک گل خورشید سہرا ہو تو ایسا ہو
اثر یا منفعل جس سے ہے طرّا ہو تو ایسا ہو
سر نوشہ پہ شملہ دیکھکر یہ لوگ کہتے ہین

اگر ہو چاند تو ایسا جو بالا ہو تو ایسا ہو
ادھر سر پیچ کی زینت ادھر طرّہ کی بالش
سر نو ہو تو ایسا ہو ستارا ہو تو ایسا ہو

وہ سرو قامت نوشہ وہ بدھی کی پہن اچکن
سرو ہی ہو تو ایسی ہو جو بالا ہو تو ایسا ہو
وہان ہے غنچۂ عصمت یہان ہے غلعت عزت

جو نثری ہو تو ایسی ہو جو نثرا ہو تو ایسا ہو
پدر دی شوکت و ہمت پسر خوش صورتی و دولت
اگر ہو باپ تو ایسا جو بیٹا ہو تو ایسا ہو

نہ ہے قسمت کہ سہرے نے سر نوشہ پہ چاہا ئی
بلندی پر نصیبون کا ستارا ہو تو ایسا ہو
بنا نوشاہ ہم عبد رحمن خان بصد شادی

کہا بیساختہ سب نے کہ دولہا ہو تو ایسا ہو
اسد ہون شاد جیکو سنکے احمد یار خانصاحب
نیا ہو رنگ سب سہرون سے سہرا ہو تو ایسا ہو

سہرا من نتایج افکار گہربار جناب حافظ سید محمد حسین صاحب بسمل خیر آبادی وکیل سکنۂ تونک مسعیۂ چھاونی دیولی۔

فلک سے عقد ثریا کا مشتری سہرا
بنا کے لائی ہے کیا حسن مین پری سہرا
بندہا ہوا آجکی تاریخ فرق فوشہ پر

جو رخ ہے مصحف ناطق تو جنتری سہرا
ڈلا ہے نور کے سانچے مین تار تار اسکا
شعلۂ مہر سے کرتا ہے ہمسری سہرا

ہوا خلوص کا رشتہ زیادہ تر مضبوط
جو آئے باندہنے اہل برادری سہرا
پڑھے درود برہمن جو سونگھے خوشبو

کرے ہدایت دین پیمبری سہرا
لڑی ہوئی ہین نگاہین ہزار ہا رخ پر
سکھا رہا ہے ہمہ جنگ زرگری سہرا

یہ ترک چشم سے نوشاہ کے مقابل ہے
بڑا دلیر ہے بسمل بڑا جری سہرا

سہرا زینتہ طبع سخن گستر جناب سید فخار حسین صاحب مضطر خیر آبادی وکیل ہر کار حاضر باش محکمۂ رزیڈنسی کوہ آبو

نمود سبزۂ خط پر ہے کیا پری سہرا
لگا کے لایا ہے ڈالی ہری بھری سہرا
یہ کہکشان تری کس وزر کا م آئیگی

بنا کے لالا سے اے چرخ اخضری سہرا
اڑا کے دیدۂ حاسد مین خاک جھونکے گا
جھکا زمین پہ مچھنے کو کنکری سہرا

سمجھ گئے سر نوشہ پہ مانگ دیکھ کے ہم
بنا کے قاف سے لائی ہے اک پری سہرا
تری گلو کے تو پہلو مین خار ہین بلبل

بنے کے سر پہ ہے ہر عیب سے بری سہرا
جمیگا پانون نہ حاسد کا قوت نظارہ
عدو کی چشم مین ڈالے گا تہ تھری سہرا

یقین ہوگا کہ بدلی سے چاند نکلا ہے
کھلے گا جب سر نوشاہ سے زری سہرا
نگہ کسیکی نہ پڑجائی روی نوشہ پر

بنا ہے اس لئے سدّ سکندری سہرا
گلونکا رنگ ہوا ہو کے اڑ گیا مضطر
نہ کر سکا رخ گلگون کی ہمسری سہرا

سہرا زینتہ طبع خداداد جناب مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغہ سرحدات و جنگلات وغیرہ تخلص علی

عبد رحمن ہو مبارک تجھے پر زر سہرا
کیا ہی زیبا ہے تری روئے نکو پر سہرا
کیا ضیائی رخ پر نور ہے ماشاء اللہ

کہ ترے روئی سمین سے ہے منور سہرا
جلوۂ روئی سمین ہے ترے اے مایۂ حسن
بنگیا ہو ہمہ تن نور کی چادر سہرا

آج جامہ سے ہو باہر چمنستا نمین بہار
کہ ترے حسن دل آرا کا ہی پور سہرا
کیا ہی بالیدگی نازہی اللہ اللہ

ہوگیا ہے قد موزون کے برابر سہرا
ایک کو ایک پہ زینت ہی دم آرائش
خوشنما طرا ہے اور طرہ سے خوشتر سہرا

آج کیون غنچۂ خاطر شگفتہ ہو علی
کہ گوندہا ہی گل عشرت سے سراسر سہرا

سہرا طبزاد جناب صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب تخلص آرزو خلف صغر جناب صاحبزادہ محمد سفدیار خان صاحب جرنیل فوج مظفر موج شاگرد مولف

کیا ترے رخ پر دکھاتے ہین یہ سبز کے پھول
بن کے شادی سے ہین گویا چمن سہر کے پھول
پنکھڑی ایک ایک کتی ہی جدا گانہ کجی

واہ کیا دکھلا رہے ہین یا نکہن سبز کے پھول
گندہ کے سہر سمین ہے ای عبد رحمن خان تے
فرط شادی سے ہوے ہین خندہ زن سہر کے پھول

رشتۂ الفت رہے دولہا دلہن مین تا بحشر
یہ دعا ئین دے رہے ہین بے دہن سہر کے پھول
آرزو بیوجہ سہر کی نہین لڑیان جھکین

بنگلے مین سرنگون ہو کر دلہن سہر کے پھول

سہرا من نتایج طبع مضامین مظاہر جناب صاحبزادہ محمد ابو یخان صاحب صابر سلمہ اللہ القادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد امان خان صاحب برادر خرد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ شاگرد مولف

جگمگے ہے سر پہ تو اسد رسے تو قیر سہر کی
خوشا قسمت خوشا طالع خوشا تقدیر سہر کی
کبھی خاطر مین گمگتی ہین کبھی ہوتی دمکتے ہین

او ہر تاب رخ روشن او دہر تنویر سہر کی
فرون تر تابش رخ آفتاب عالم آرا سے
شعاع ماہ انور سے سوا تنویر سہر کی

ہوائین باندہ رکھی ہین خوشی کی غنچہ و گل نے
چمن مین کر رہی ہین بلبلین تقریر سہر کی
صدائین آرہی ہین دمبدم کلیان چٹکتی ہین

جسے سننا ہو وہ آکر سنے تقریر سہر کی
بنی ہے عیسیٰ معجز نما تصویر سہر کی
بنی ہے عیسیٰ معجز نما تصویر سہر کی

مجال اسکی نہین نکلے جو تیری بزم عشرت سے
خوشی کا پاؤن ہی تہامے ہوے زنجیر سہر کی
گلہا اگر گندہ ہی ایک غنچہ خود بخود چٹکا

کہنچی اور کہنچتے ہی گویا ہوئی تصویر سہر کی
تری شادی کا ہر چار جانب ہی زبانو پر
کہین ہے ذکر گنگنے کا کہین تقریر سہر کی

کبھی سہرا نظر پڑی نظر ہے گاہ سہرے پر
برابر آج چوٹین چل رہی ہین تیر سہر کی
کہتر گل ہزار اوسکی زبان چمکائے محفل مین

نہوگی پر صفت کچھ شمع سے گلگیر سہر کی
فروغ حسن خود پردہ ہے تیرے روے روشن کا
نظر کی ہی خطا اسمین نہ کچھ تقصیر سہر کی

جمال ابر کے نو شاہ ہے ناوک فگن کیسا
شعاعین جا رہی ہین آج سو تو یر سہر کی
رخ انور کا نقشہ کھینچ سکتے کا عالم ہے

ترے آگے بنی ہے ہر کلی تصویر سہر کی
بنا ایوب نوشہ عبد رحمن شاہ کی صورت
خوشی کیونکر نہ عالم مین ہو عالمگیر سہر کی

مبارکباد

یہ شادی یہ جشن مسرت مبارک
مبارک ہو اور تا قیامت مبارک
دعا گو زمین فرش راحت کا تیرے

فلک کہہ رہا ہے کہ رفعت مبارک
یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے
مبارک سلامت سلامت مبارک

تمنا یہ ہے صبح روز ازل کی
ابد تک رہے شام صحبت مبارک
ترے دشمنو نکو نصیب آفتین ہون

ترے دوستونکو ہو راحت مبارک
زبانونپہ یہ ہے وہ سب کے دلونمین
کہ جلوت سزاوار خلوت مبارک

زمانے مین چارون طرف ہی یہی غل
خوشی شادی و عیش و عشرت مبارک
یہ کنگنا یہ سہرا یہ شادی کے جلسے

مبارک ہون حضرت سلامت مبارک
چمک کر یہ ہر خال رخ کہہ رہا ہے
ہوا اوج پر بخت قسمت مبارک

خزانہ خوشی کا ترے ہاتھ آیا
ملی تجھکو شادی کی دولت مبارک
خوشی خوش ہو اور شاد ہی جی مین شادی

تجھے دوہری دوہری مسرت مبارک
خوشی تیری لونڈی رہے زندگی بھر
رہے راتدن عیش و عشرت مبارک

ترے دل کو آرام و تسکین میسّر
تری آنکھ کو خواب راحت مبارک
رہے تجھپہ ظل خدا عبد رحمن

تجھے ہر گھڑی عیش و عشرت مبارک
تمنا تھی مدت سے ایوب جسکی
خدا نے دکھائی وہ ساعت مبارک

سہرا طبعزاد جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خانصاحب تخلص حمید خلف جناب صاحبزادہ محمد عبدالمجید خانصاحب تخلص سام مرحوم
ابن جناب صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب مغفور را بن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

سر پہ نوشاہ نے جسوقت کہ باندہا سہرا
ہو گیا حسن مین کچھ اور دوبالا سہرا
زیب دیتا ہی کس انداز سے کس ناز سے یہ

ایسا دیکھا ہی نہین ہمنے کسیکا سہرا
بعد مدت کے گلونکا بھی نصیبہ چمکا
کہ بنایا گیا نوشاہ کے سر کا سہرا

کیون نہ تم سر پہ جگمگہ دوگے خوشی ہو ہو کر
قلعہ سے آیا ہے دولہن کے گھر کا سہرا
پوچھتا ہے یہ تعجب سے ہر اک ماہ جبین

ایسا دلچسپ دل آرام ہے کسکا سہرا
ہی زبانپر یہ ہر اک شخص کی عبدالرحمن
تا قیامت ہو مبارک تجھے تیرا سہرا

تیرے دشمن رہین پامال احبا ہون شاد
الغرض ایسا ہمایون ہو یہ تیرا سہرا
ہی رسائی سی رسائی تُرے سر تک پہنچا

لائیگا رنگ بس اب دیکھئے کیا کیا سہرا
ایک مخلوق ہی مشتاق نظر کا ڈر ہے
دیکھنا سر سے تو ہرگز نہ اوٹھانا سہرا

تیرے سہرہی سی خوبی کہین دیکھی سُنی
اک زمانے کا تو ہمنے بھی ہی دیکھا سہرا
واہ بھی کرنہ ملے وان سے تو بس آفت ہی

ای حمید ہمنے ہے کس شوق سی لکھا سہرا

سہرا طبعزاد جناب مولوی مفتی نور الحق صاحب تخلص خستہ خلف جناب مولوی خیر الدین صاحب مغفور

آج ہے زیب رخِ غیرتِ گلشن سہرا
بھرے اپنا گلِ امید سے دامن سہرا
کیون نہون اوسکی تجلی تجمل شمس و قمر

پرتوِ روئی منور سے ہو روشن سہرا
دیگا عارض پہ جگہ تجکو بہ غیرتِ حور
رضۂ خلد مین ہوگا ترا مسکن سہرا

کم نہین سیرِ بدخشان سے تماشا اسکا
گوہر و لعل و زمرد کا ہو مخزن سہرا
کیون مشرف نہون دیدار کو ہوئی کیطرح

آج ہے معتکفِ وادیِ ایمن سہرا
اہلِ محفل جو سب اوٹھہ اوٹھکے قدم لیتے ہین
لائی ہی کسکے لئے گوند کے مالن سہرا

لعل و گوہر سے جو مالن نے کیا ہی تیار
عبدِ رحمن کے لئے ہے یہ مزین سہرا
مختصر مدح لکھون طول سے حاصل خستہ

میرے نوشاہ کے عارض کا ہی جوبن سہرا

سہرا از مولف

واہ کیا آج ہے زیبِ رخِ زیبا سہرا
قدرتِ حق کا دکھاتا ہی تماشا سہرا
چرخ پہ کیون نہ مٹے کاہکشان کا سہرا

رکھتا ہی مہرِ جہانتاب کا نقشا سہرا
طرۂ مہرِ فلک ہے کہ جڑاؤ کلغی
جلوۂ نورِ سحر ہے کہ بنے کا سہرا

دمبدم اوٹھتی ہے جو موجِ لطافت اسکی
بحرِ انوار ہے یا حسن کا دریا سہرا
صاف مہتاب سمجھتا ہی ہر اک کنگن کو

دیتا ہے مہرِ جہانتاب کا دھوکا سہرا
سینکڑون گرمیِ رخسار سے ہینے آنکھین
شعلۂ رخ سے جو نوشاہ کے سر کا سہرا

دن پھرے اوجِ ملائک سے ترے باتھ بڑی
کرتا اسوجہ سے جھک جھک کے ہی مجرا سہرا
ہی تم رنگِ غضب و پ ہی آفت ہی مہک

گلبنِ شادی کہ ہی عیش کا گجرا سہرا
قوتِ جسم کہ ہی قوتِ دل ۔ نورِ نظر
راحتِ جان ہی کہ ہی آنکھ کا تارا سہرا

شکلِ پروانہ لگا ہونگا ہی گرداسکے ہجوم
شعلۂ نور ہے یا شمعِ تجلی سہرا
زرِ گل سے ہمہ تن دیکھلو ہی مالا مال

پاس کیا کچھ نہین رکھتا ہے خزانا سہرا
دیدۂ اہلِ نظر کو نہ تحیر کیون ہو
کہ دکھاتا ہی رخِ یار کا جھکا سہرا

دیکھتا نخچہ ۔ دہن کو ہے ترے اے بنڑے
نکہت ہے منہ صفتِ نرگسِ شہلا سہرا
سرفرازی نہو کیون بزم مین اسکو حاصل

کرترے وصل کا پیغام ہے لایا سہرا
فرطِ شادی سے نہ ستو نکل طرح کیون جھومے
چشم بیگو نہ تری ہو گیا شیدا سہرا

اہلِ محفل کا نہ کیون دیکھکے دل ہو شاش
ولکش ہی ترا دلچسپ دل آرا سہرا
آبرو نوشۂ ذیجاہ کی خاطر مین نے

رشتۂ ذوق و گلِ شوق سے گوندھا سہرا

سہرا دیگر از مولف بنا بر تحفظ ارباب نشاط حسب فرمائش نوشہ ذیجاہ لکھا گیا

سُبحہ گھڑی سے جو نوشاہ نے باندہا سہرا — اوج قسمت سے بنا صبح کا تارا سہرا — کنگنا ہی ہاتھ مین نوشاہ کے سر پر سہرا پیچ

ہا گر دن مین ہی رسن پر گل تر کا سہرا — ایسا ویسا نہو مال سے مرہٹرے کے لئے — خوب سے خوب ہوا علی سے ہوا علی سہرا

لپٹا چیرہ ہی پہر اوسپر ہی جڑاؤ طرّہ — بانکپن کیون نہ دکہائے ہمین بانکا سہرا — میرا اچھا ہے بنا اوس سے بنی اچھی ہی

ایسے اچھو نکے لئے چاہیے اچھا سہرا — مکھڑا مہتاب ہی سر پیچ ہی رشک انجم — ہی دہنک بدہی رسیلا ہی چمیلا سہرا

موتیون کی ہی لڑی یا در انجم کی لڑی — سر سے ہی تا بقدم ایک کنہیا سہرا — موتیا چمپا چنبیلی کے ہین بے گنتی پہول

سر کا سر پیچ ہزاری ہی ہزارا سہرا — جگ مین جگ جگ جیو بنا مرا عبدالرحمن — شوق سے سات سہاگن نے یہ گایا سہرا

دہوم نت نت ہو مبارک رہے جم جم شادی — وقت کیا خوب سہانا ہی سہانا سہرا — سُننا کیا دہوم سے بجتی ہی وہ رشین چوکی

دیکہنا کہلتا ہی کیا رخ چمیلا سہرا — میوہ و نقل و حنا عطر سہاگ اور پھلیل — پہول پہلواری کے ساتہہ یاد ہین کا سہرا

موتا مان باپ کا اس سے ہی کلیجہ ٹہنڈا — نور آنکہو نکا ہے یا سینہ کا اجالا سہرا — عبدرحمن بنا شکر خدا دن دولہا

آبرو رکہتا ہی کیا اوچہ طرّا سہرا

بتاریخ بستم جون ۱۸۹۴ء حکیم عبدالمجید خان خلف اکبر حکیم محمد وخان دہلوی بنا بر معالجۂ نائب صاحب بہادر فائز ریاست ہوئے واسطے سلام کے حضور مین مع صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب برادر خُردنائب صاحب بہادر نظر باغ مین آئے ایک پنجہ تزاشا ہوا زمرہ کی قسم سے حضور مین پیش کیا سرکار نے صرف اسقدر تعظیم دی کہ زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ آیئے اور اسی تاریخ مولوی عبدالحق صاحب آئے سرکار والا نے انکو بھی اسی قدر تعظیم دی کہ زبان گوہر فشان سے فرمایا کہ آیئے پانچ روپیہ مولوی صاحب نے نذر کے تہوڑی دیر کے بعد رخصت ہوئے ۔ دو سو روپیہ مولوی صاحب کو سرکار سے بطور خصتانہ مرحمت ہوئے ۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جون سنہ آئی ۔ پی تھارٹن صاحب بہادر ایجنٹ ہارڈوتی وٹونک قبل نو بجے دن کے ٹونک مین داخل ہوئے گیارہ ضرب توپ سلامی کی سرہوئی پیشوائی بسبب ممانعت صاحب موصوف نہین ہوئی بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور پانچ بجے دنکے حضور انور مع صاحبزادہ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر بطوت جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب و صاحبزادہ محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان صاحب فتح جنگ و صاحبزادہ عبدالعلیم خان صاحب و صاحبزادہ محمد یحیٰی خان صاحب و مرزا محمد علی خان صاحب بنگلہ پر واسطے ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر کے تشریف لے گئے صاحب بہادر موصوف نے حد مقررہ تک

پیشوائی کی - بتاریخ بست وششم ماہ مذکور صبح صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات سرکار والا نظر باغ مین آئے اور صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب وصاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ صاحب اجنٹ بہادر کے لینے کو گئے بعد ملاقات ورسم عطر وپان دربار برخاست ہوا بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور سنہ صدر جشن سالگرہ حضور انور بصد شان وشوکت بعرض ظہور آیا عزیزین واہل خاندان دربار مین حاضر ہوئے صاحب اجنٹ بہادر تشریف لائے اور کارمدار ایسروہی حاضر دربار ہوا - یہ دربار بوجہ خاطر صاحب اجنٹ بہادر کے کرسیونپر ہوا اسی اثنا مین منشاور کی بہی گفتگو آئی بجدازان دربار برخاست ہوا مولف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ پیش کیا ؎

ای از رخت شجاعت وہمت نشان ہمہ
آثار فرخی زجبینت عیان ہمہ
انصاف تست منصف آبادی انام
مشغول در دعای تو اہل جہان ہمہ
بر آستان جاہ وجلال تو حاجب اند
اسفندیار ورستم وسہراب خان ہمہ
آنانکہ بوسہا بر رکاب تو مے زنند
محمود وشیر شاہ وبدیع الزمان ہمہ
در ہمگنان بدہر مباہات می کنند
از طوق بندگی تو گردن کشان ہمہ
نگذاشت بوی خلق تو محروم خلق را
چون گل شگفتہ اند درین بوستان ہمہ
کن پرورش رعیت خود را کہ خرمند
گلہاز فیض تربیت باغبان ہمہ
گردد چو دست وتیغ تو در معرکہ علم
جویند در نہیب تو ہیبش امان ہمہ
از بال شاہباز در ایام عدل تو
بستند طائران جہان آشیان ہمہ
خوانی زخط ناصیہ احوال خلق را
باشد نہان جملہ برایت عیان ہمہ
از پا فتادہ را بامانے تو دستگیر
یابند از تو قوت وتاب وتوان ہمہ
شعر تو روح پرور وکلک تو جان فزاز
حکم تو باد در تن عالم روان ہمہ
نظم ونسق جدا نبود گہ ز دست تو
داری کلید قفل قضا در بنان ہمہ
از حق تعالی آبرو خواہد دعا مدام
ور نعت تو خلق بود شادمان ہمہ
تا در جہان نشان بود از ماہ وآفتاب
تیر ترا ہدف شود این خاکدان ہمہ

بتاریخ پانزدہم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بسواری پالکی جانب دیولی گئے بوجہ شام ہوجانے کے دوسرے روز اتوار سلامی سرہوئین - بتاریخ بست وہشتم ماہ مذکور سنہ مذبور بوساطت جناب نائب صاحب بہادر سہ کس سرداران قرولی ایک ٹہاکر ودو کنور مفصلہ ذیل بنابر پرورش حضور مین حاضر ہوئے چندی سرکار سے مقرر ہوگئی تفصیل ہر سہ سرداران قرولی یہ ہے - گنپت سنگہ ٹہاکر - لائق سنگہ کنور - موہن سنگہ کنور - بتاریخ سوم اگست سنہ صدر یوم جمعہ وقت صبح سات بجے بندگان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بتقریب تعزیت الہناہ صاحبزادہ احمد علیخان بہادر مرحوم رفیق افروز

مکان صاحبزادہ علی احمد خان وصاحبزادہ علی محمد خان صاحب ہوئے تخمیناً نصف گھنٹہ قیام فرمایا ہمرکاب حضور انور دام اقبالہ صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ وصاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف صغر نائب صاحب بہادر تھے۔ حضور والا نے صاحبزادگان موصوف سے بعد ادای تعزیت کلمات تسلی وتشفی آمیز فرمائے اور باہم اتفاق و مصالحت رکھنے کی بابت ارشاد کیا۔ بعد ادای مراسم تعزیت دہان سے سوار ہوکر حویلی صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب پر بغرض ماتم پرسی والدہ صاحبہ صاحبزادہ صاحب موصوف جنکا انتقال کچہ دنون پہلے ہوچکا تہا تشریف فرما ہوئے بعد ادای مراسم عزا واپس تشریف لے گئے صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ محمد عبدالحمید خانصاحب برادران حضور کہ جو حسب الحکم حضوری بنارس تشریف لیگئے تہے بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور داخل ریاست ہذا ہوئے بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور سنہ روس بجے دن کے کرنیل آئی۔ پی۔ تہارنٹن صاحب ایجنٹ ہاٹروقی وٹونک فائز ریاست ہذا ہوکر کوٹہی بالائی کو پہنچ پر قیام پذیر ہوئے بروز دراخلہ تین بجے دنکے جناب جلالت مآب حضرت وزیر اعظم بالقابہ واسطے ملاقات صاحب بہادر کے کوٹہی فرودگاہ پر تشریف لے گئے بروز دوم ملاقات بازدید حضور انور دام اقبالہ عمل مین آئی۔ انتظام ریاست وپیشی ہوکر بمعرض عمل درآمد آیا بتاریخ سی ویکم ماہ مذکور سیٹھ امیدمل نے حضورین حاضر ہوکر ایک اشرفی نذر کی۔ اور پانچ روپیہ نچہاور کے اور گماشتہائے سیٹھ مذکور نے دو دو روپیہ نذر کئے بتاریخ نہم ماہ ستمبر ۱۸۹۴ء کرنل آئی۔ پی تہارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ مع کپتان پرچارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست مراجعت فرمائے چہاونی دیولی ہوئے۔ پالکی کی ڈاک منجانب سرکار دولت مدار بنابر صاحبان موصوف بٹہائی گئی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر ممدوح بحصول رخصت ایک ماہ تشریف فرمای کوہ شملہ ہوئے۔ اونکی جگہ کپتان پرچارڈ صاحب بہادر انچارج ہوئے بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور سنہ صدر بعد لینے چارج عہدۂ اضفی کے شب جمعہ کو چار بجے رات کے صاحب بہادر موصوف فائز ریاست ہوئے حسب دستور اتواب سلامی ہنگام صبح سر ہوئین۔ تمام دن قیام فرماکر شب شنبہ کو بارہ بجے بغرض ملاقات کرنل ٹریور صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ روانہ ہوئے صبح کو فیر اتواب سلامی کے سر ہوئے۔ جیپور تک بگھی کا انتظام منجانب ریاست کیا گیا۔ صاحب ایجنٹ بہادر موصوف بعد ملاقات کرنیل ٹریور صاحب ممدوح معاودت فرمائے دارالریاست ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سنہ صدر ٹہاکر گنپت سنگہ وموہن سنگہ ولائق سنگہ

بنسرحین سلام حضور مین حاضر ہوئے سرکار سے خلعت حسب تفصیل ذیل عطا ہوا۔ تفصیل خلعت یہ ہے۔

مہاراج گنپت سنگھ	موہن سنگھ	لائق سنگھ
دوشالہ یک	سیلہ یک	سیلہ یک
رومال یک	دستار یک	دستار یک
تھان کمخواب	تھان جامدانی	تھان جامدانی
یک	یک	یک

ہنگام رخصت گنپت سنگھ نے دو روپیہ نذر کئے ایک روپیہ نچھاور کیا لائق سنگھ اور موہن سنگھ نے ایک ایک روپیہ نذر کیا گنپت سنگھ کو دوشالہ اوڑہایا گیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور بندگان اشرف و اعلیٰ حضور جلالت ظہور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ مع مختصر عملہ اردلی و خیمہ وغیرہ سامان ضروری بموضع بنواڑہ علاقۂ ریاست ہذا بغرض شکار تشریف فرما ہوئے اور بعد چار روز واپس تشریف لائے۔ اسی تاریخ عالیجناب فخامت مآب نائب الریاست بالقابہ کہ کوہ شملہ تشریف لے گئے تھے فائز دارالریاست ہوئے۔ بتاریخ بیست و ہم ماہ اکتوبر سنہ صدر کرنل آئی پی تھامسن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک اپنی رخصت کا زمانہ کوہ شملہ کے پرفضا مقام مین گزار کر چھاونی دیولی مین داخل ہوئے اور عہدۂ اجنٹی کا چارج لیا کپتان پریچارڈ صاحب بہادر نے اسی تاریخ عہدۂ اجنٹی کا چارج کرنل صاحب موصوف کو تفویض کیا اسی تاریخ عملہ و دفتر اجنٹی دارالریاست سے چھاونی دیولی کو روانہ ہوا۔ اسی ایام مین بمجب حکم حضور پرنور سید حبیب حسین پیشکار مال پرگنہ علی گڈہ کا تبادلہ بعہدۂ پیشکاری مال پرگنہ ٹونڈہ و سید امجد علی پیشکار مال ٹونڈہ کا تبادلہ بجای پیشکار مال پرگنہ علی گڈہ عمل مین آیا بتاریخ سی ام ماہ اکتوبر سنہ صدر کپتان پریچارڈ صاحب اجنٹ دیولی سے فائز ٹونک ہوئے سلامی سرموئی پیشوائی نہین ہوئی بتاریخ سی و یکم ماہ مذکور سنہ مذبور سرکار والا تبار ملاقات صاحب اجنٹ بہادر شکلہ پر تشریف لے گئے ہمراہی مین نائب صاحب بہادر و صاحبزادۂ محمود خانصاحب تہور جنگ و صاحبزادہ اسحاق خانصاحب سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل و خانصاحب محمد نجف خانصاحب ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل تھے صاحب بہادر نے حد مقررہ تک پیشوائی کی۔ بتاریخ یکم نومبر سنہ ۱۸۹۳ء صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات بازدید حضور عدلت ظہور کوٹھی واقع نظر باغ مین تشریف لائے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و دیگر سرداران خاندان و عمائدین ریاست شریک جلسۂ ملاقات ہوئے

کرسیٔ پر نشست درباری ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ رصاحب بہادر موصوف چار بجے دن کے بنا بر ملاقات حضرت وزیر اعظم بالقابہ کوٹھی پر تشریف لے گئے اور تین گھنٹہ تک قیام فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف نے ہمیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ دفتر خزینۂ ریاست کو معائنہ فرمایا بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ رہنگام شب کپتان پریچارڈ صاحب بہادر ریاست ہذا سے بریاست جیپور تشریف لے گئے جیپور تک ڈاک کا انتظام منجانب ریاست عمل مین آیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذبور سنہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ تہانہ صدر مین تشریف لے گئے کتب روزنامچہ و دیگر امور انتظامی ملاحظہ فرمائے بعدہ ہدایات مناسب تحریر فرما کر واپس تشریف لائے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ رہنگام شب منشی سیوک رام شحنہ دار کونسل نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ اور بجائے منشی متوفی شیخ عبدالرحیم خلف حافظ محمد نعیم کی تقرری عمل مین آئی۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مرقوم الصدر صاحب ایجنٹ بہادر موصوف مقام جیپور سے فائز دار الریاست ہوئے بتاریخ نہم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ ہجری مطابق نوزدہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۳ء سید ناظر حسین شاگرد رشید مولف بعہدہ جیلری جیل ریاست مامور کئے گئے۔ اسی ایام مین حسب الحکم حضور پر نور دام اقبالہ دروازۂ نظر باغ پر بجانب جنوب محاذی قلعۂ معلی کوٹھی نہایت دلچسپ و طرحدار تعمیر ہوئی مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

بنا کرد نواب والا تبار مکان طرب خیز و راحت فزا
چو کرد آمبرو نکر تاریخ او بگفتا خرد۔ جای خلعت سرا

حسب ارشادیہ قطعہ کوٹھی نو تعمیر پر بسمت شرق ثبت کیا گیا اور صاحبزادہ محمد عبدالکبیر جانصاحب شمیم نے بھی یہ قطعہ کہا پنانچہ ثبت ہوا

چو شد از حکم نواب ملک سیر فلک رفعت * اساس منزل عالی بلند از قبۂ اخضر
شمیم از بہر سال اختتام قصر عالی شان بگفتا ہاتف غیبی کہ۔ دولت خانۂ اطہر

اسی سال مین حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کا دیوان طبع ہوا چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ طبع دیوان کہا ؎

چہ گشت طبوع طرفہ دیوان کہ ہست وصفش بر زبان امکان * بشوخیٔ حرف و لفظ و مضمون دل زمانہ شدست مفتون
چو آمبرو فکر سال کردم سروش گفتا ہمین بگوشم * بفور از کلک خود نوشتم۔ کلام معجز نظام موزون

اسی سال مین سید یسین احمد لکھنوی شاگرد مولف نے فسانۂ طلسم بے نظیر تالیف کیا خاکسار نے یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

طلسم بے نظیر از حسن معنی * بدین طولی چو دارد قصہ کوتاہ
رقم کرد آمبرو تاریخ طبعش * تماشا رو و عالم ماشاء اللہ

ایضاً

گلِ مضمون نسیم طبع گل کرو چسان پرگشت دامانِ محبت نوشتہ آبرو از شاخ نرگس طرب افزا گلستانِ محبت

اسی سال مین مولف نے ایک رسالہ موسوم باسم تاریخی دمعالجۂ امراض الحمام، تالیف کیا۔ بتاریخ دوم ماہ شوال سنہ ۱۲۱۳ھ بتقریب عید الفطر مؤلف نے یہ قصیدہ پیش کیا ؎

عید آمد و آرائشِ نو داد جہان را آئین دگر بست زمین را و زمان را شیر حرس شد قوچ چو رغ لب الب
خورشید بخرمای تر آراستہ خوان را از بارِ بہاران شدہ ریان چمنِ دہر گل گل شگفانید دلِ پیر و جوان را
امروز عجب روز سعیدست کہ ہر سو آمادہ طرب گشتہ تماشائی جہان را بنواختہ عشرت دُہلِ شادی جاوید
انداختہ تفریح بدل تاب و توان را کردست ہلالِ مہ شوال شارت از ابروی خود سوئی فتح باد و کشان را
مطرب بسرائیدنِ قول و غزل آمد بازارِ طرب گرم شدہ غُنیہ گران را اکنون خوشی و خرمی دولت و اقبال
در مدحتِ قو آب کشادند زبان را خوش گشتہ بدربانی او دولتِ جاوید اقبال بخدمت گریبش بستہ میان را
ورشکر کہ مہاش کشود ست جہان لب از شکوہ افلاک فرو بست دہان را ہرگاہ کہ بر سند زرین بنشیند
خورشید تو گوئی بہ کرد قران را ہر جا کہ فشاند کفِ ہمت بنماید سرمایہ محصولِ یم و حاصلِ کان را
طبعش چو کند جانب انصاف اگر میل یک مور رہم پست در شیر زیان را از محفلِ عدلش چو پر د پشہ ناچیز
نمرود صفت مغز خورد پیلِ گمان را مدحِ چنین ممدوح نہایت نہ پذیرد معطوف کند سوی دعا خامہ عنان را
تا از شبِ نوروز بگردد بہمان سال تا عید بود باعثِ تفریح جہان را ہر شب شبِ عیدش بود و روز چو نوروز

تا ہست بہم کار زمین را و زمان را

اسی ایام مین بمشکوئی جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی مستفید اللہ خان رکھا گیا بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۱۳ھ بتقریب جشن سالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ مؤلف نے یہ قصیدہ پیش کیا ؎

چون غنچہ عقدہ ام بدل از خراش زرست رنگ شکستہ برسرِ من کیمیا گرست آور د در چمن دل صد پارہ برگ و بار
گوئی کہ نخل خامہ نہالِ صنوبرست در یافتم ز پہلوی نرم و ز جسم گرم چون شمع قسمتم ہمہ اشک آب و آذرست
بے برگیم شدست چو ئے باعثِ خروش ہر نالہ کہ میکشم از دل موثرست نقشم کہ بستہ است مصور بکلکِ صنع


سید محمد صاحب نائب بخشی الملک ریاست ٹونک
مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

لبم فرنگ خون چو صدف دیدهٔ ترست
هرگز بسمع کس نرسانیده نالهام
گوئی که گوش فلک از شور من کرست

بوونده کامیاب ز دوران گذشتگان
چون عمر من رسید فلک غلیه پرورست
سنگار کرده طوطی نطقم تمام سرخ

خون جگر همیشه غذای سخنورست
شد قدر گوهر سخنم در جهان خراب
صد حیف قدردان نه کدامی تو نگرست

دریا بد آن کسیکه ذهین و فهیم هست
از آب در جهان سخن من روان هرست
چون شانه من بشعر پیچیده ام عبث

از تار زلف یار مرا خط مسطرست
استانه هست باهمه کس گفتگوی من
موج شراب ناب مرا خط ساغرست

آورده است سوی تو اکنون کشان امید
بے مایه هر که گشت در آفاق مفطرست
من مخمل دو خوابه ندیدم چو گل بباغ

مجروح پهلوی من ازین خار بسترست
پوشیده نیست صورت حال خراب من
آئینه ضمیر تو رشک سکندرست

آنی کنی بعقل همت تو غربل
در سینه ام که آئینهٔ دل مکدرست
نسبت مکند کسیکه بجا تم ترا خطاست

خاتم کجا بپیش سخایت برابرست
در محفلیکه حفظ تو فانوس شمع شد
پروانه را بدل نچه تفکر ز صرصرست

اقبالش از حضیض رساند بسوی اوج
دستت بهر که همچو همایا سایه گسترست
گر بر سرم چو ابر بفشانی آستین

وامان دجیب من چو صدف پر ز گوهرست
گر خاتم روا بکنی می سزد ترا
خواهد دل تو هر چه ز دنیا میسرست

از پست همتی صفت ای آبرو مکن
تیغ زبان دراز که کلک سخنورست
هر کس شنید مدح و نکوشید در سخا

آن مدح در حقیقتش از هجو بدترست
آورده ام ز مدح تو سوی دعا رجوع
سرمایهٔ قبول ز الله اکبرست

باشی همیشه کام روا بر مراد خویش
تا بر فلک نشان زمه و مهر واخترست

بتاریخ سوم ماه جمادی الثانی سنه ۱۳۱۲ هجری مطابق دوم ماه دسمبر سنه ۱۸۹۴ع کپتان سید محمد پرگنه سرونج علاقه ریاست تونک کے ناظم فرمائے گئے چنانچه نقل پروانه حضوری موسومه سید صاحب موصوف یه ہے۔

خلاصه خاندان مصطفوی سلاله دودمان مرتضوی کپتان سید محمد سلامت۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ تمکو براه پرورش دیرداخت اوپر عهدهٔ نظامت پرگنه سرونج کے مامور فرمایا کیا۔ بعد پهونچنے سرونج کے کام عهدهٔ نظامت کا صاحبزاده محمد عبدالرحیم خان بهادر مظفر جنگ سے بهمکر نظامت کے کام کو دیانت و امانت و سرگرمی سے انجام دوا و ر ایسی کارروائی چاہیے که تم سے جمله رعایا خوش رہے اور معاملات انصافی مین خوب غور سے کارروائی کرنا اور گرانی مال

واجب سرکاری سایہ وغیرہ سے عمل مین لاتے رہنا اس مین اور معاملات انصافی مین کسیکی رعایت مت کرنا سال گذشتہ مین حالت رعایا کی اور کاشتکاران کی بسبب نقصان فصل ربیع کے خراب ہوگئی تھی اسمین رعیت کی اچھی تسلی کرنا اور ترتیب کاغذات خسرہ وغیرہ متعلقہ بندوبست مین حسب منشاء ریونیو افیسر صاحب بہادر کوشش کرنا اور پٹواریون سے اونکی خدمت کو پورے طور سے انجام دلانا گرداوران وتحصیلداران کے کام کی کامل نگرانی رکھنا اور جو احکام وقتاً فوقتاً پیشگاہ حضور سے تمہارے نام نافذ ہون اونکی تعمیل مین توقف نکرنا اور زر مال واجب سرکار اقساط معینہ پر دام ودرم سے وصول کیجائے ایسا نہو کہ ذمہ کسی آسامی کے کچھ باقی رہجائے - ہان کسی آسامی مین مقدرت نہو اور وہ بہت نادار ہو تو اوسکی کیفیت حضور مین عرض کرو اور جیسا حکم ہو اوسکے موافق عمل مین لاؤ اور جسقدر کاغذ معمولی جمع وخرچ ماہوار وکاغذات ششماہی رپورٹ وکاغذات متعلقہ بجٹ ہوا کرین سب اپنے اپنے وقت پر پہنچا کرین ان امور کا پورا انتظام عمل مین لاؤگے تو خاطر حضور انور ہم سے راضی اور خوشنود ہوگی فقط المرقوم سوم ماہ جمادی الثانی مطابق دوم ماہ دسمبر ۱۸۹۴ء -

بتاریخ سوم ماہ جنوری ۱۸۹۵ء یوم پنجشنبہ سرکار والاتبار بسواری کالسکہ ٹونک سے روانہ ہوکر سات بجے علی گڈہ علاقہ ٹونک مین فائز ہوئے سلامی کی توپ مین سر ہوئین عامل اور پیشکار نے حد مقررہ تک پیشوائی کی نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمرکاب تہین اور صاحبزادگان مفصلۂ ذیل ہمرکاب تھے - صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ - صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ - صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد خالص صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس - صاحبزادہ بلند اقبال محمد عبد الحفیظ خالص صاحب - صاحبزادہ محمد الیاس خالص صاحب - صاحبزادہ محمد حنیف خالص صاحب - صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب - سید احمد نائب بخشی الملک - بتاریخ چہارم ماہ مذکور صبح حضور والا نے بنا بر آرام ہمراہیان خود قیام فرمایا اور نماز جمعہ وہین ادا کی بعد ازان حسب استجازت حضوری صاحبزادہ محمد حمید اللہ خالص صاحب واسطے شکار کے گئے اور ایک ہرن شکار کرکے لائے - بتاریخ پنجم ماہ مذکور سرکار والاتبار نے وہان سے کوچ فرماکر بمقام جہان قیام فرمایا حسب الحکم حضوری ہانکہ شروع ہوا دو نیل گائین شکار ہوئین - بتاریخ ششم ماہ جنوری حضور انور دام اقبالہ نے وہین مقام کیا بتاریخ ہفتم ماہ مذکور حسب الحکم حضور لامع النور شکر ظفر موضع آملی مین داخل ہوا - سرکار والا اقتدار شام تک موضع کرواڑیہ مین رونق افروز رہے پر ہانکہ ہوا مگر کوئی جانور نہ نکلا سرکار آٹھ بجے آملی مین پہونچے اور بعد تناول خاصہ آرام فرمایا - رات کو صاحبزادہ عبد الحفیظ خان وصاحبزادہ محمد اسحٰق خالص صاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ محمد احسان اللہ خالص صاحب

بغرض شکار بول بیٹھے دو صانبر ہاتھ آئے بتاریخ ہشتم جنوری صدیہ پہر ہانکہ ہوا ایک نیلگائے ہاتھ آیا کوئی اور جانور نہ نکلا بتاریخ نہم ماہ مذکور پہر ہانکہ ہوا کچھ نہ ملا اسی تاریخ محمد خان جاگیردار و راؤ سیدن معتمدان مچھکانہ اندر گڈہ ڈالی لیکر آئے کوئی خریطہ نہ تھا مگر کاغذ کی تحریر نائب صاحب بہادر کے نام تھی معتمدان مذکور کو مع کسان ہمراہی چندی حسب معمول ملتی رہی بتاریخ دہم ماہ مذکور صدیہ رعلی الصباح معتمدان مذکور نے ڈالی پیش کی۔ دع دو روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے اوسوقت دربار میں صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و سخی الملک سید محمد غمان و محمد آصف خان ناظم پرگنہ علیگڈہ تھے معتمدان مذکور کی تعظیم نہیں ہوئی۔ اسکے بعد سرکار شکار کو تشریف لے گئے ایک سانبھر شکار ہوئی اور اسی تاریخ نائب صاحب بہادر ٹونک سے اگر لشکر میں داخل ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکور لشکر علی گڈہ کو روانہ ہوا نائب صاحب بہادر ٹونک میں واپس تشریف لائے سرکار موضع کرواڑیہ میں بغرض شکار رونق افروز ہوئے اور معتمدان مذکور کو اسی تاریخ خلعت مفصلۂ ذیل دیکر رخصت کیا تفصیل خلعت یہ ہے۔

خلعت محمد خان جاگیردار۔ خلعت راو سیدن جی

دوشالہ ایک جامدانی ایکتہان صدیہ	دوشالہ ایک جامدانی ایکتہان صدیہ	دستار ایک	
دستار ایک لدیہ	سیلہ ایک کمخواب نصف تہان صدیہ		
سیلہ ایک صدیہ	کمخواب نصف تہان صدیہ		

چوبدار		جمعدار ہرکارہ	
دستار ایک صدیہ	ململ نصف تہان	دستار ایک صدیہ	ململ نصف تہان
ے ر	غ ر	ے ر	غ

اور خریطہ کا جواب نائب صاحب بہادر کی طرف سے راجہ صاحب کو لکھا گیا حسب الحکم بندگان حضور انور دام اقبالہ کرواڑیہ میں ہانکہ ہوا ایک تیندوا نکلا بندوقین سر ہوئیں زخمی ہوگیا مگر بسبب رات ہوجانے کے تلاش نہیں کیا گیا دوسرے خان و سکندر خان افغان کہاتولی کو تلاشی کیواسطے چھوڑ آئے اور سرکار موضع بختی الملک میں تشریف لے گئے چونکہ دعوت تھی بعد تناول خاصہ قریب گیارہ بجے کے رونق افروز علی گڈہ ہوئے بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور صدیہ رحسب الحکم سرکار کرواڑیہ میں پہر ہانکہ ہوا وہی تیندوا نکلا سکندر خان نے بندوق ماری وہ آکر لپٹ گیا کسیقدر زخمی ہوا مگر سکندر خان نے ایک ایسی تلوار ماری کہ وہ مردار ہوگیا۔ سرکار نے دس روپیہ انعام سکندر خان کو دئے اور ایک گھوڑی شیخ امیر تہانہ دار کرواڑیہ کو دی کہ ہانکہ کا انتظام اچھا کیا تھا بتاریخ سیزدہم

ماہ مذکور حسبہ لشکر کا کوچ جانب ٹونک ہوا اور سرکار والاشکار کیلئے ہوئے بنیٹہ مین تشریف لائے بتاریخ ہفتدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۱۳ ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۸ عیسوی ۵ شنبہ بحضور انور دام اقبالہ آٹھہ بجے رات کے ٹونک مین داخل ہوئے اسی تاریخ روز یکشنبہ نو بجے شب کے سید زین العابدین صاحب تشگر فی میر منشی ریاست نے بعارضہ تخمہ وذات الصدر صرف چند گھنٹہ بیمار رہکر انتقال کیا۔ (اللھم اغفر وارحم) میر منشی صاحب مرحوم ریاست کے قدیمی اہل کارون مین یادگار تھے وسع وصاف گوئی انکا خاصہ تھا کیا قت علمی وملکۂ اہلکاری انکا حصہ تھا گاہے ماہے شعر فارسی فرماتے تھے اکثر شعر سخن مین خاکسار سے شورہ لیتے تھے اور جب کبھی سرکار والا مین ایسی طرح ہوتی تھی کہ اوسکا قافیہ اور ردیف فارسی ہوتا تھا تو جناب مغفرت مآب اوس طرح پر غزل فارسی فرماتے تھے چنانچہ یہ مصرع طرحکا شعرای ہم جلسہ حضوری کو دیا گیا (مصرع طرح یہ ہے) کسطرح پھونچیگا قاصد کوی جاتا دور ہے) جناب مغفور نے اس مصرعۂ طرح پر یہ غزل فرمائی۔ غزل۔

سر ازین راہ نہ تابد کہ ز نقصان دور ست ۔۔۔ دالۂ ذوق تو از خواہش سامان دور ست

زہر آغشتہ قلمی عتاب تو مدام ۔۔۔ در دو عالم ز مذاق شکرستان دور ست

از زبان ودل او شکوۂ ہجران دور ست ۔۔۔ جلوۂ حسن تو چون طور مرا سوخت دلے

جان من تا ز طبیبان بچہ امید کشم ۔۔۔ چون بر نجور عنت در و زر درمان دور ست

زان حدیث دل شوریدۂ زیایان دور ست ۔۔۔ گر تو از من زرہ مہر بہ پرسی گویم

عقد ہا سخت بکارست شگر فی مارا ۔۔۔ قاصدم سست بی رنجل جانان دور ست

قطعۂ تاریخ انتقال وارتحال میر منشی صاحب موصوف از حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی ۵

تاریخ

میر منشی رئیس باوقار ۔۔۔ سید ذی رتبہ زین العابدین

مشفق من دوست من یار من ۔۔۔ حق نیوش حق پرست وحق گزین

وار دنیا سے کے عقبیٰ کی سمت ۔۔۔ روز یکشنبہ جب کی سولھوین

یون کہا از بسکہ تھو رہ پاک بین ۔۔۔ اپنی تاریخ ہالف نے اسد

چھوڑ کر اس دہر بے بنیاد کو ۔۔۔ ہو گئے رونق دہ خلد برین

قطعۂ تاریخ میر منشی صاحب مغفور از مولف

میر منشی بود زین العابدین ۔۔۔ کاتب قدرت ورا زو بش بخواند

گشت لبریز آبرو جام حیات ۔۔۔ از ہر مرگ اورا اجل رو دم چشاند

کلک نقاش ازل چون حکم راند ۔۔۔ داخل دفتر شد عرضی عمر

آن قدح بشکست آبش باقی نماند ۔۔۔ گفت سال از چرخ مینای سروش

۱۲ ۱۳

بتاریخ بیستم ماہ مذکور سنہ مذبور بتقریب جلسۂ دربار عیدیہ رضیہ صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ بارسوخ علیخان صاحب برادر خرد میر احتشام علی خانصاحب سردار بڑودہ حسن زیبائی کے ساتھ عمل میں آئی۔ بتاریخ بست و دوم ماہ رجب المرجب مطابق نوزدہم ماہ جنوری سنین صدر مرزا محمد نواب علیخان صاحب بعہدہ اسسٹنٹی اول محکمۂ حساب و جانچ بماتحتی حضرت وزیر اعظم امیر معظم مقرر کئے گئے۔ چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ مرزا صاحب موصوف درج ذیل ہے۔

فضیلت و شرافت نشان نجابت و دیانت نشان مرزا محمد نواب علیخان بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد اس سے پہلے پیشگاہ حضور انور سے خدمت نظامت سائرات تمہارے نامزد تھی اب بوفور قدردانی و خاوندی بعہدہ اسسٹنٹی اول محکمۂ حساب و جانچ بماتحتی نائب الریاست بہادر مقرر کیا گیا۔ چاہئے کہ جملہ امورات متعلقۂ خود کا انصرام و اہتمام بخیر خواہی و مستعدی کرتے رہو اور پہلے تمہاری تنخواہ عہدۂ نظامت سائرات ایک سو بیس روپیہ تھے اب بتفویض خدمت اسسٹنٹ محکمۂ حساب و جانچ اسی روپیہ اضافہ کیا جاکر دو سو روپیہ سکۂ چنور شاہی ماہوار تمہاری تنخواہ مقرر کی گئی چاہئے کہ اپنے فرائض کو نہایت سرگرمی اور مستعدی سے انجام دیتے رہو کہ موجب خوشنودی مزاج مابدولت بخت تمہارے متصور ہو فقط ۱۹ جنوری ۱۸۹۵ء مطابق ۲۲ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری۔

بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست والس پریزیڈنٹ محکمۂ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ اہل مدار الانشاء۔

اور اسی تاریخ مولوی عبدالرحمن صاحب عہدۂ نظامت سائرات پر مامور کئے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری درج ذیل ہے۔

سیادت مآب شرافت انتساب سید عبدالرحمن بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ تمنے ابتدای ملازمت سے ابتک جو خدمت کہ تم کو سپرد کی گئی اوسکو باحسن الوجوہ انجام دیا خاطر اشرف حضور مابدولت ہمیشہ تم سے نہایت خوشنود اور رضامند رہی۔ لہذا اب اس انتظام مین بنظر پرورش و پرداخت تمکو بعہدۂ نظامت سائرات صدر و پرگنات مامور فرمایا گیا۔ اور چونکہ تنخواہ تمہاری خدمت سپرنٹنڈنٹی جیل صدر کی پچاس روپیہ ماہوار تھی اب پچاس روپیہ کا اور اضافہ کیا جاکر کل تنخواہ تمہاری ماہوار سو روپیہ سکۂ چنور شاہی مقرر کی گئی۔ چاہئے کہ کار متعلقۂ خود کو امانت و دیانت و سرگرمی سے انجام دو کہ جس سے خاطر اشرف حضور مابدولت تمے خوشنود و رضامند رہی اور آئندہ کو بہبودی اور ترقی کا باعث ہو بالرقوم ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء مطابق ۲۲ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر

فیروز جنگ نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل بقلم محمد منیر خان اہلمد دفتر دارالانشاء دربار ٹونک ۔

بتاریخ بست دوم ماہ جنوری ۱۸۹۵ء خبر تشریف آوری صاحب کلان بہادر گوش زد سرکار والا ہوئی حسب الحکم حضوری سید افتخار حسین وکیل نے بمراہی صاحبزادہ محمد خالصاحب وصاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب وبخشی الملک بہادر وکپتان عبدالعلی خان اسسٹنٹ بنیابت ضلع نیمرسر ریاست تک جاکر استقبال کیا۔ اور وہان سے بمراہی صاحب کلان بہادر راجستان دریای بناس کے اوس کنارہ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر ولیر جنگ ملے اور اس کنارہ تک نائب صاحب بہادر نے استقبال کیا۔ اور سرکار سے اثنای راہ مین ملاقات ہوئی اور اکثر سرداران ریاست دربار سے لیکر بہیر تک ملتے گئے ودربار نے صاحب کلان بہادر کو دامن کوہ تک پہونچایا۔

بتاریخ بست پنجم ماہ مذکور تین بجے وقت ملاقات مقرر کیا گیا سید محمد افتخار حسین وصاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر ولیر جنگ وصاحب زادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب نظر باغ سے کوٹھی صاحب کلان بہادر پر گئے اور صاحب بہادر کے ہمراہ ہوکر واپس نظر باغ آئے تو پین سلامی کی سر ہوئین نائب صاحب بہادر نے کوٹھی کے باہر تک صاحب موصوف کا استقبال کیا۔ اور سرکار نے تالپ فرش پیشوائی کی دربار مین سرداران واہل کاران مفصلہ ذیل موجود تھے سید محمد افتخار حسین وکیل و حسین احمد نائب وکیل موجود تھے ہمراہ صاحب کلان بہادر کے کپتان پرچارڈ ایجنٹ بہادر و پرچارڈ اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر و ڈاکٹر ایڈس صاحب بہادر شریک دربار تھے بعدہ عطر و پان ہوکر دربار برخاست ہوا بعدہ سرکار والا بازدید کی ملاقات کے واسطے گئے ہر دو پرچارڈ پیشوائی کو آئے اور صاحب کلان بہادر نے تالپ فرش استقبال کیا۔ اسمار حاضرین دربار یہ ہین۔ نائب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر صاحبزادہ عبدالوہاب خانصاحب بہادر صاحبزادہ ہدایت اللہ خانصاحب صاحبزادہ محمد خان صاحب صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب مرزا محمد علیخانصاحب محمد نجف خانصاحب مولوی ارشاد حسین خانصاحب مولوی عبدالرحمن سکرٹری سید محمد افتخار حسین سید حسن احمد نائب وکیل۔ بتاریخ بست وششم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر نے مع ہمراہیان خود جیل و شفاخانہ معائنہ فرمایا سید محمد افتخار حسین و سید حسن احمد ہمراہ تھے مدرسہ کے طالب علمونکا امتحان لیکر انعام دیا پھر دربار سے کشتیہای سیوہ پیش ہوئین اور دعوت طعام دربار سے بعرض ظہور آئی دعوت مین صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست وصاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر بطوت جنگ

وصاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ عبدالحفیظ خان وصاحبزادہ محمد خان شریک تھے بعد تناول طعام مخاطب دربار صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب نے اسپیچ پڑھکر سنائی۔

اسی تاریخ جنابہ بیگم صاحبہ محل سوم حضور انور دام اقبالہ واسطے زیارت حرمین شریفین تشریف فرما ہوئیں صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب خلف الصدق حضور انور دام اقبالہ وسید احمد نائب بخشی الملک وشیخ کریم بخش میر ساماں وحافظ قلندر بخش جمعدار ہمراہ بھیجے گئے اور بموجب مشورہ صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر بمنظوری دربار فیض مدار سٹرجان ہوپ صاحب بہادر واسطے نگرانی کاسٹمٹ افس ریاست کے ایک خاص مدت کے لئے مقرر کئے گئے ڈھائی ہزار روپیہ شاہرہ صاحب موصوف کا قرار پایا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ شعبان مطابق دوم ماہ فروری سنہ صدر قریب دو بجے شب شنبہ کے صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان صاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم صاحب بہادر بالقابہ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا قطعہ تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از سید محمد حسین صاحب بسمل وکیل دربار ٹونک ؎

غفران مآب حضرت عبداللطیف خان	چون زیں جہان بسوی جہان آفرینش رفت
داغ الم بدل ہمہ اہل زمین شدند	بر سر زدند دست تاسف بگریہ گان
گردون بچرخ آمد و جامہ بہ نیل زد	غمگین شدند والدہ والدزین شدند
ہاتف اشارہ از پے سال وفات کرد	بسمل بگو۔ بجانب خلد برین شدند

ایضاً

خلف نائب زیبجاہ عبیداللہ خان	رفت و نور نظر از چشم پدر یکسر رفت
سوی خلد از پئے بابوسی پیغمبر رفت	گفت بسمل زپی سال وفات مرحوم
	بود چون عاشق محبوب خداوند کریم
	کہ دل وجان وجگر از بدن مادر رفت

اور ابوسعید خان کفیل کے ان مصرعوں سے بھی تاریخ وفات صاحبزادہ صاحب مرحوم برآمد ہوتی ہے ؎

عبداللطیف خان ابھی فردوس کو گیا	اجی جوان مرے عبداللطیف خلد مقام
	داخل ہوئے ارم میں وہ عبداللطیف خان

قطعہ تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از تاج افکار حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

جو مزار مرحوم پر کندہ ہے

رنج عظیم پر دل فیروز جنگ رفت	صد حیف نوجوان پسر ش زیر خاک شد
گشت آن چنان علیل کہ آخر ہلاک شد	جان گشت بیقرار ازین صدمہ و الم
	مشہور خلق بود بہ عبداللطیف خان
	از مرگ آن جمال ہمہ کس در دناک شد

جیب قرار و دامن صبر و شکیب ہم — از پنجۂ ملال و غمش چاک چاک شد — ہاتف بگوشم از پی تاریخ ای اسد
گفتا بگو کہ - داخل فردوس پاک شد

قطعۂ تاریخ از حافظ محمد سلیمان خانصاحب مسکین

قلم دل شگفتہ ای مسکین — نہیں قائل عدد و غیرہ کا — ہجر عبداللطیف خانکا سال — ہندسہ لکھا - بارہ تیرہ کا

ایضاً

شب شنبہ تھی اور پچھلا پہر اور نور کا تڑکا — کہ نکلی جان اوس نور نظر اوس راجہ جانکی — سر پر کالک سے آئی ندا سر کا تکمہ میرا
یہ کہہ تاریخ ای مسکین چھٹی تھی ماہ شعبانکی

ایضاً از مولف

متحیر نو کیون دیدۂ دید طلب — اوجھل آنکھوں سے ہوا آپ نائب کا — دیکھیو نکر نہ فلک پنج الم کا ٹوٹے — چھپ گیا زیر زمین نور بصر نائب کا
ستارہ نین ہی یہ تا نہیں چمکتی — ہفت قلزم ہی گردیدہ تر نائب کا — سارے عالم میں ہے غم اور سبکی جان گی کا — حال دہر خلق کا ابتر اور دیر نائب کا
آبرو کو جو ہوا نظر سال فات — دل نے حسرت سے کہا داغ جگر نائب کا

بتاریخ ۱۲ ماہ شعبان مطابق چہاردہم ماہ مذکور سنین صدر سید حافظ محمد حسین صاحب بسمل عہدۂ میر منشی گری ریاست پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ میر منشی صاحب موصوف درج ذیل ہے - سیادت و شرافت انتساب فضائل و شرائف مآب سید محمد حسین بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - جوکہ اس سے پہلے تمہاری ماموری بعہدۂ وکالت اجنٹی ہاڑوتی حضور سے فرمائی گئی تھی اب بوا دید حسن کارگزاری ہای سابقہ و لیاقت تمہاری کے تکلو اور پر عہدۂ میر منشی ریاست کے مقرر فرمایا گیا چاہیئے کہ کار مفوضہ بوجوہ احسن بہت ستعدی و سرگرمی سے انجام دیتے رہو کہ جس سے باعث خوشنودی مزاج حضور مابدولت ہو فقط ۱۸ شعبان ۱۳۱۲ ہجری م ۱۴ فروری ۱۸۹۵ء حسب الحکم حضور پر نور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخار الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی - نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ الملہم و فقہ دار الانشا دربار ٹونک -

بتاریخ نوزدہم ماہ فروری سنہ صدر منشی نول کشور - سی - ایس - آئی - مالک اودھ اخبار صفحۂ صفحۂ عالم سے اوٹھ گیا بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور صبر رضیل حق صاحب وکیل دربار متعینۂ ایجنٹی ہاڑوتی و ٹونک مع خریطۂ حضوری

روانہ وکالت گاہ ہوئے ۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب خلف اکبر حضور انور دام اقبالہ مع صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان صاحب بمقام بنارس بنا برتبدیہی جدامجد حضور روانہ ہوئے ۔ اسی تاریخ نواب شمس الدین خانصاحب جاگیردار دارالخیر اجمیر جو بتقریب تعزیت صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان صاحب مرحوم آئے تھے سعادت فرمائے دارالخیر اجمیر ہوئے ۔ اور اسی تاریخ مین چار بجے دن کے کپتان سی ایچ پرچارڈ صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی ولٹونک بتقریب تعزیت صاحبزادہ صاحب مرحوم جناب نائب صاحب بہادر کی کوٹھی پر تشریف لے گئے علاوہ نائب صاحب بہادر کے صاحبزادہ عبدالرحمن خانصاحب بہادر غالب جنگ برادر نائب صاحب وصاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ وصاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ وصاحبزادہ عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ وصاحبزادہ عبدالعلیم خانصاحب وبخشی الملک سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ موجود تھے صاحب بہادر نے بعد شرکت جلسہ نہایت ہمدردی الفاظ مین تعزیت فرمائی نائب صاحب بہادر آبدیدہ تھے اور فرط ملال سے بات تک منہ سے نہین نکلتی تھی جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کیطرف سے حسرت آمیز الفاظ مین اظہار رنج کرتے جاتے تھے پاؤگھنٹہ کے بعد صاحب بہادر موصوف واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور رتن لال منیب سیٹھان متہ الطریق دورہ ٹونک مین آئے سرکار مین سلام کو حاضر ہوئے ایک اشرفی پانچ روپیہ نذر کئے اور جمن لال نے پانچ روپیہ نذر کئے بتاریخ بست وششم ماہ فروری واسطے رخصت کے حضور مین حاضر ہوئے سرکار سے خلعت بدین تفصیل دیا گیا۔

تفصیل خلعت رتن لال ۵ پارچہ	خلعت جمن لال چار پارچہ
دوشالہ ایک	دوشالہ ایک
مندیل ایک	دستار ایک
سیلہ ایک	سیلہ ایک
تھان کمخواب ایک	
چکن یک تھان	تھان چکن یک

کیفیت تشریف بری حضور پرنور دام اقبالہ بنا بر ملاقات صاحبگلان بہادر احتتان بمقام دارالخیر اجمیر

بتاریخ بست وہشتم ماہ فروری ۱۸۹۵ء جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست وجناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ بحکم سرکار براہ جیپور روانہ ہو کر بتاریخ یکم مارچ سنہ صدر داخل دارالخیر اجمیر ہوئے ۔ اور حضور انور

دام اقبالہ بتاریخ چہارم ماہ رمضان المبارک مطابق یکم مارچ سنہ صدر چہ بجے صبح کے بسواری پالکی روانہ ہوئے گیارہ بجے شب کے سری نگر پہونچے صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ہمرکاب تھے حضور والا نے شب کو آرام فرمایا اوسی شب کو صاحب کلان بہادر فائز دارالخیر اجمیر ہوئے۔ نائب صاحب بہادر نے معاملہ پیشوائی سرکار کو طے فرمایا۔ بتاریخ دوم مارچ سنہ صدر سرکار والا چہ بجے شام کے داخل دارالخیر اجمیر ہوئے مسٹر مارٹندیل صاحب کمشنر اجمیر و مسٹر گلڈسٹون صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس مع دو سوار بنا بر پیشوائی سرکار میو کالج اجمیر تک آئے سرکار والا نے بگھی سے اوترکر دونون صاحبان موصوف سے مصافحہ کیا صاحبان ممدوح بھی بگھی سے اوتر آئے جسوقت حضور انور سیٹھ ہیمیرل کے باغ پر پہونچے سپاہیان انگریزی نے سلامی ادا کی اور توپخانہ اجمیر مین نہ تھا اس لئے سلامی سرنہوئی۔ بتاریخ سوم ماہ مارچ سنہ صدر ساڑھے آٹھ بجے دن کے حضور انور صاحب کلان بہادر کی ملاقات کو گئے پلٹن نے سلامی ادا کی اور صاحب کلان بہادر نے تالب فرش سرکار والا کی مشایعت کی اسمای سرداران ہمراہی حضور انور دام اقبالہ۔ اشرالامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ علی احمد خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ سرکار والا بعد ملاقات واپس تشریف لائے عطر و پان معمولی ہوا قریب ۹ بجے کے صاحب کلان بہادر بطور ملاقات بازدید حضور انور تشریف لائے صاحب کمشنر بہادر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے برآمدہ تک سرکار والا کا استقبال کیا چند منٹ کے بعد عطر و پان ہوا پھر رخصت ہوئے سرکار چار بجے شام کے مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ علی احمد خانصاحب و سیٹھ ہیمیرل بسواری کالکہ پوکھر کو تشریف لے گئے اول گھاٹ کا ملاحظہ فرمایا اور سو روپیہ برہمنون کو انعام دئے اور مسجد پوکھر مین عصر کی نماز پڑھی اور پچیس روپیہ غربا و مساکین کو عطا فرمائے اور قریب مغرب واپس تشریف لائے۔ بعد تناول خاصہ جانب اجمیر درگاہ پر گئے اور حسب گزارش متولی مکان متولی پر تشریف لے گئے چند منٹ قیام فرما کر واپس تشریف لائے اسمای ہمراہیان حضور انور یہ ہے جناب نائب الریاست بہادر۔ صاحب زادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ۔ بخشی الملک بہادر۔ سید محمد حسین میر منشی سیٹھ ہیمیرل۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور سرکار والا مع صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے تالاب ساگر پر تشریف لے گئے ساڑھے دس بجے واپس آئے میجر لاک صاحب بہادر پرنسپل میو کالج سرکار والا کی ملاقات کو آئے چند منٹ ٹھہر کر واپس گئے پونے بارہ بجے دن کے اسٹیشن کی کوٹھی پر تشریف لے گئے خاص گاڑی مین تفصیل ذیل

آدمی تھے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ محمود جمعدار۔ عبدالحی خدمتگار۔ بتاریخ پنجم ماہ مارچ سرکار والا ٹونک میں داخل ہوئے سلامی سر ہوئی۔ اسی تاریخ احتشام الدولہ نواب محمد اسمٰعیل خان بہادر شوکت جنگ والی ریاست جاورہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق ششم ماہ مارچ سنین صدر یوم چہارشنبہ نواب والی جاورہ کے خلف الصدق نواب محمد افتخار علی خان بہادر حسب قاعدۂ ریاست مسند نشین ہوئے سلامی کی توپیں سر ہوئیں ارکین دولت نے نذرین پیش کیں۔ اسی تاریخ حضرت وزیر اعظم بالقابہ سفر دارالخیر اجمیر سے واپس تشریف لائے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ رمضان المبارک مطابق دہم مارچ سنین صدر کپتان سی۔ ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ دورۂ دیہات سے فائز ریاست ہذا ہوئے اور اسی تاریخ مسٹر جان ہوپر صاحب بہادر نگران کارخانہ بندوبست پرگنہ ٹپارہ ریاست ٹونک سے واپس تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب اسسٹنٹ ریونیو افیسر صاحب دورۂ دیہات علاقۂ صدر سے انفراغ حاصل کرکے داخل ریاست ہوئے۔ اسی ایام میں صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم عہدۂ نظامت پرگنہ ٹپارہ علاقۂ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ انہیں دنوں میں صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب عہدہ پیشدستی صدر جیل پر سرفراز فرمائے گئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک مطابق شانزدہم ماہ مارچ سنین صدر روز شنبہ صاحبزادہ محمد خانصاحب ناظم پرگنہ پٹارہ وہنبار انتظام راہی پرگنہ موصوفہ ہوئے۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ رمضان المبارک مطابق بست ودوم ماہ مارچ سنین صدر سیٹھ امیدمل لودھا مقام دارالخیر اجمیر سے فائز دارالریاست ہوئے مطابق قاعدہ قدیمہ مراسم پیشوائی ریاست سے عمل میں آئے۔ بتاریخ سی ام ماہ رمضان المبارک مطابق بست وہفتم ماہ مارچ سنین صدر مسٹر جان ہوپر صاحب سکرٹری بورڈ ممالک شمالی ومغربی نگران کارخانہ بندوبست ریاست چار بجے دن کے بنابر ملاقات حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے کوٹھی پر تشریف لائے قریب نصف گھنٹہ کے قیام رہا بعد عطر وپان کے رخصت ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ شوال المکرم مطابق بست ونہم ماہ مارچ سنین صدر آٹھ بجے صبح کے حضور پرنور جناب نواب صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ ودولتہ مع حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے برسم ملاقات قیام گاہ مسٹر جان ہوپر صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ دورۂ دیہات ریاست سے معاودت فرمائی دارالریاست ہوئے بتاریخ پنجم ماہ

شوال المکرم مطابق یکم ماہ اپریل سنین صدر سر جان ہوپر صاحب سکریٹری بورڈ ممالک غربی وشمالی بعد ختم کارروائی نگرانی محکمۂ بندوبست ریاست رخصت ہوکر آلہ آباد کو تشریف لے گئے ٹونک سے جیپور تک بجانب ریاست بگھی کی ڈاک بٹھائی گئی تھی بتاریخ ہفتم ماہ شوال المکرم مطابق سوم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور انور جو بمقام بنارس بنا بر قدمبوسی جد امجد خود تشریف لے گئے تھے نہضت فرمائے دار الریاست ہوئے۔ اسی تاریخ ٹھاکر رگھناتھ سنگھ کاردار جیپور نے حضور مین حاضر ہوکر ایک اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نچھاور کے تعظیم نہین دی گئی۔ اسی تاریخ امید مل و سری مل بعرض سلام سرکار مین حاضر ہوئے بہاگ مل خزانچی صدر بھی ساتھ تھا۔ ایک اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نچھاور کے اور سری مل اور بہاگ مل خزانچی نے پانچ پانچ روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ اپریل ۱۸۹۵ء ٹھاکر رگھناتھ سنگھ واسطے رخصت کے حضور مین حاضر ہوئے دربار نے خلعت حسب تفصیل ذیل عطا فرمایا۔ دوشالہ یک مندیل یک سیلہ یک کمخواب چکن بوقت رخصت ٹھاکر نے چار روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے علاوہ خلعت کے سرکار والا نے ایک تانگہ اور ایک تلوار مع پیٹی کے عطا فرمائی۔ اسی ایام مین کپتان سی۔ ایچ پرچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ فائز ریاست ہذا ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور چھاؤنی دیولی کو واپس تشریف لے گئے اسی ایام مین فرمانبر فرزند دلبند دولت انگلشیہ نواب محمد حامد علی خانصاحب بہادر والی ریاست رامپور کو منجانب گورنمنٹ (انریری کپتان) کا درجہ عطا ہوا۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ شوال المکرم مطابق پانزدہم ماہ اپریل سنین صدر کپتان سی ایچ پرچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک چھاونی دیولی سے فائز ریاست ہوئے مشایعت واتواپ سلامی بدستور عمل مین آئی۔ بتاریخ بست ویکم ماہ شوال مطابق ہیجدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب بہادر موصوف تشریف فرمائے کوہ آبو ہوئے۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ شوال المکرم مطابق بست ودوم ماہ اپریل سنین صدر یوم دوشنبہ پانچ بجے دنکے حضرت وزیر اعظم بالقابہ مع بابو دامودر داس اسسٹنٹ خزینہ و منشی چنی لال اسسٹنٹ نیابت صیغۂ مال براہ سوائی جیپور کوہ آبو کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ سوم ماہ ذیقعدہ مطابق بست ونہم ماہ اپریل سنین صدر منشی محمد فصیح اللہ صاحب عہدۂ نائب میر منشی گری ریاست پر امور ہوئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ منشی صاحب درج ذیل ہے۔ شرافت پناہ نجابت دستگاہ منشی محمد فصیح اللہ بعافیت باشند۔ بعد

سلام مسنون واضح باد دینولا بداد یدلیاقت وہوشمندی وحسن کارکردگی تمہاری کے ازراہ مراحم تفضلات ونظر پرورش وا
پرواخت تمکوا پرعہدہ نائب میر منشی دفتر دارالانشا مقرر کیا گیا لازم ہے کہ کار متعلقہ اپنے کو بکمال دیانت وہوشیاری وسرگرمی
انجام دیکر سرمایۂ رضامندی وخوشنودی مزاج معلای حضور رامبذولت حاصل کرتے رہو المرقوم ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۹ر
اپریل ۱۸۹۵ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شبہ ناصیہ عرض حافظ محمد حسین میر منشی دارالانشا دربار ٹونک بقلم منیر خان ابلد
بتاریخ پنجم ماہ مئی سنہ رحمت وزیر اعظم بالقابہ کوہ آبو سے فائز ریاست ہذا ہوئے۔ بار دوم نہضت فرمای کوہ آبو ہوئے۔
بتاریخ نوزدہم ماہ مئی ۱۸۹۵ء صاحبزادہ نصیر الدین حیدر خان خلف نواب زین العابدین خان حضور کے سلام کو حاضر ہوئے
سرکار والا سے بتفصیل ذیل خلعت عطا ہوا۔ دوشالہ یک سیدسفید یک سندیل یک کمخواب یک تھان دوشالہ سفید یک
تھان چکن دو مالای مروارید۔ شمشیر بہر۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مئی سنہ صدر حضرت وزارت مآب برسم شایعت کپتان
سی ایچ پیچار وصاحب بہادر سابق اجنٹ ریاست ٹونک کوہ آبو سے بمبئی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مئی
تقریب سالگرہ ملکہ معظمہ بعرض وقوع آئی قریب پانچ بجے شام کے دربار میں بتفصیل ذیل سردار واہل کار حاضر تھے
صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خانصاحب برادر نائب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب سطوت جنگ صاحبزادہ
محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر ظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خانصاحب
بہادر صفدر جنگ۔ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب۔ صاحبزادہ ہدایت اللہ
خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ عبدالغفار خان۔ صاحبزادہ
محمد خان۔ صاحبزادہ عبدالغفور خان۔ صاحبزادہ حفیظ اللہ خان۔ صاحبزادہ نورالدین خان۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحبزادہ
غلام غوث خان۔ بخشی الملک بہادر۔ سید محمد حسین میر منشی دربار۔ مولوی ارشاد حسین خان۔ شیخ فیض احمد پیشکار نظامت ٹونک
سہ یکشن شستہ دار نیابت۔ لالہ ہنومان پرشاد سید ریاض الحسن ناظم عدالت دیوانی۔ عبدالعلیخان اسسٹنٹ۔ نتھو میر بیٹھان
غلام۔ سید دلاحمد کیل۔ زبردست بیگ۔ جامگی خزانچی۔ منشی سید عبدالرحیم پراپوٹ سکرٹری دربار۔ کرنیل عبدالرزاق خان
مولوی عبدالرحمن۔ سید ظہیر الدین۔ حکیم برکات احمد حکیم ابراراحمد۔ رحیم اللہ خان۔ شیخ محمد نذیر۔ منشی عبداللہ خان۔ بتاریخ
ششم ماہ جون سنہ صدر کپتان ہیل صاحب بہادر انچارج پولیٹکل اجنٹ آٹھ بجے دن کے چاؤنی دیولی سے ریاست
ہذا میں تشریف لاکر بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سنہ مذبور واپس تشریف لے گئے وقت فائزی دواپسی معمول سلامی سرہوئی

بتاریخ دہم ماہ جون سنہ صدر سات بجے شب کے حضرت وزیر اعظم بالقابہ سفر سے واپس تشریف لائے اس سفر مین جناب موصوف کا بمقامات مختلف۔ آبو۔ بمبئی۔ پونا۔ وغیرہ جانے کا اتفاق ہوا اسی سلسلہ مین بمقام جاورہ بتقریب ادای رسم تعزیت محتشم الدولہ نواب محمد اسمعیل خان بہادر مرحوم والی جاورہ تشریف فرما ہوئے ریاست جاورہ مین پہونچتے ہی دوسرے روز یکایک لقوہ کا اثر چہرۂ مبارک پر بجانب راست عارض ہوا بحالت سفر بین رداروی کے موقع پر جو یہ مرض پیدا ہوا تو فوراً ڈاکٹر صاحب جاورہ معالج مقرر کیا گیا اور اسی حالت غیر مین مع ڈاکٹر صاحب روانہ ہو کر دارالخیر اجمیر مین تشریف لائے دارالخیر اجمیر مین سول سرجن ڈاکٹر صاحب سے رجوع بعلاج کیا گیا اور چار روز تک قیام رہا اس علاج سے کچھ کچھ افاقہ معلوم ہوا بعد ازان حضرت وزیر اعظم بالقابہ دارالخیر اجمیر سے مع ڈاکٹر مسلمان شیخ الٰہی بخش صاحب کے فائز ریاست ہوئے اسی ماہ مین حضور پر نور رام اقبالہ نے بنا بر انتظام ملکی و مالی پرگنات کا دورہ فرمایا اولاً پرگنۂ بہیڑہ گوگورین تشریف لے گئے بعد ازان پرگنۂ سروہی مین رونق افروز ہوئے۔ پھر وہان سے ہفتہ عشرہ قیام فرما کر رونق افروز دارالریاست ہوئے اس دورہ مین حضور والا نے وہ کل ابتریان جو کہ پرگنات مذکورہ مین واقع تھین یکقلم دفع کردین اور رعایا و برایا پرگنات کو حضور والا کے عدل نوشیروانی سے بہت بڑا فائدہ ہوا اور صورت تحقیقات تعین وغیرہ باحسن وجوہ عمل مین آئی اسی ایام مین جشن سالگرہ حضوری بصد تزک و احتشام اور شان و شوکت مالا کلام بعرض ظہور آیا مولف نے اس تقریب راحت ترتیب مین یہ قصیدہ کہا ؎

قصیدہ

ای از جمال روشن تو انور آفتاب — پیش رخت ز ذرہ بود کمتر آفتاب — بر صفحہ کہ وصف جمالت رقم کنند
صبح از خط شعاع کند مسطر آفتاب — اقبال تو کشادہ جبین ہمچو صبح عید — یک نیزہ دار جاہ تو در لشکر آفتاب
در عہد تو بجاست بنازد اگر جہان — طالع شدست چو تو درین کشور آفتاب — بر آسمان قدر تو در عالم وجود
ہرگز نہ یافت رتبۂ یک اختر آفتاب — گستردۂ تو خوان کرم ہین آن جنان — کز صبح لطف تست نمک پرور آفتاب
خندد اگر ز عرق گل خورشید باغ تو — ماند نہ این فروغ تجلی در آفتاب — شان عمارت تو اگر بنگرد بچشم
انجا رسد بر تبۂ خشت زر آفتاب — تا صبح خوانند خطبۂ میری بنام تو — بنہد بر چار فلک منبر آفتاب
در ملک و نہی تو چو سلیمان بود جہان — باشد ترا نگین سر انگشتر آفتاب — در محفل تو از پے چشم بد حسود

هر ذرہ چون سپند شود مجسر آفتاب | این چراغ دولت است از هوائی دہر | اندیشہ کن کہ بدل از صرصر آفتاب
در گلشن تو صبح بہاری شگوفہ ایست | بر شاخ اوست بلبل زرین پر آفتاب | از نقش پای تو شگفند اگر بباغ گل
آنرا بجای طرہ نہد بر سر آفتاب | طبع تو گر بیاده کند میل وقت صبح | موج ہوا شراب شود ساغر آفتاب
گلگون کند بخون جگر چہرہ چون شفق | بر دشمنت سحر چو کشد خنجر آفتاب | ہر ذرہ در دعای تو ذاکر بود مدام
تا می دمد بگلشن نیلوفر آفتاب | ماند بر آستان تو شب ماہ پاسبان | باشد مطیع تو فلک رجا کر آفتاب

مہر سپہر بر تری و ذرہ آبروست | لازم شدست ذرہ نوازی بر آفتاب

اسی سال مین جناب صاحبزادہ محمد خلیل انصاحب حضور انور کے ماموں نے کوٹھی عمدہ روبرو ے مکان خود تعمیر فرمائی چنانچہ اوس کوٹھی کی تاریخ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

فرمود بنا خان فلک رتبہ وجیہ | کز نام محمد شدہ مشہور جہانے | قصرے چہ خوش اسلوب زہی رفعت و شوکت
از شان یکین ست بآفاق نشانے | ہاتف پی تاریخ اسد از سر افلاک | بر گفت کہ۔ خوش قطع و دلچسپ مکانے

اسی سال مین بمشکوی صاحبزادہ صاحب موصوف فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا نام میان رکھا گیا۔ اسی سال مین بمشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد الکفار اللہ خان رکھا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ جون سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب اسسٹنٹ ریونیو افیسر صاحب بہادر بنا بر دورہ دیہات ریاست ہذا تشریف فرما ہوے اسی ایام مین لالہ کلیان رائے سابق منصف پڑاوہ پنشکاری مال پرگنہ موصوف پر تبدیل ہوے اور حافظ عبد القادر سابق نائب ظلم عدالت دیوانی صدر بعہدۂ منصفی پڑاوہ مامور ہوے اور منشی حسام الدین سابق پنشکار فوجداری پرگنہ سرونج پنشکاری فوجداری پرگنۂ پڑاوہ پر مقرر ہوے اور مرزا واجد علی بیگ سابق وکیل آگرہ وکالت رزیڈنسی میواڑ پر متعین فرمائے گئے بتاریخ ششم ماہ جون سنہ صدر کپتان جی۔ ای۔ بیل صاحب قائم مقام اجنٹ دیولی ساڑھے آٹھ بجے دنکے ٹونک مین داخل ہوے حسب الحکم حضوری اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب پیشوائی کو موضع باڑہ تک تشریف لے گئے پھر صاحب اجنٹ بہادر ساڑھے پانچ بجے سرکار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ و صاحبزادہ محمد عبد الغفور خانصاحب لینے کو گئے بعدہ صاحب اجنٹ بہادر نے دارالشفا خانہ و اسپتال وجیل کو ملاحظہ کیا حضور والا کی طبیعت فیض طوبت ناسازی

اس لئے پیشوائی اور باز دید کی ملاقات نہوئی صفدر تخلیہ کی ملاقات بعرض ظہور آئی دربار مین کوئی سروا راور الہکارنہ تھا
بتاریخ ہشتم ماہ جون صفدر صاحب ایجنٹ بہادر دہلی گئے سلامی سرہوئی بتاریخ چہاردہم ماہ جون صفدر صاحب جزاہ غازی الدین حیدر
خان خلعت نواب زین العابدین خان صاحب حضور مین سلام کو آئے خلعت حسب تفصیل سرکار سے عطا ہوا۔ دوشالہ سرخ یک
سیاہ سفید یک مندیل سفید یک کمخواب یکرنگ دوشالہ سیاہ یک چکن دوتہان مالای مروارید یک سپر شمشیر

بتاریخ شانزدہم ماہ جون ۱۸۱۵ء بقریب جشن سالگرہ حضور انور بصدتوزک واحتشام باجتماع اہل خاندان واہل کاران ریاست
بعرض ظہور آیا سلامی توپین سرہوئین کہنا کہلا یا گیا۔ اس تقریب پر فخر تقریب مین مولف نے یہ قصیدہ پیش کیا ؎

خرمی امسال می بارد زبام آسمان — بر چنین آثار ہر یک فرح دارد در جہان — بہن دوکہ رفت و آمد شاہد اُردی بہشت
ہمچو گل بسیار خندان و شگفتہ کامران — غنچہ خاطر شگفت و فارغم شد بر طرف — لشکر باد بہار آورد و نصرت بر خزان
صد کلاہ قاقم برف از سر کہسار بربود — چون بزک شد تا بش خورشید دیبا دولان — تازہ و تر سبزہ و ریحان گشت باغ روزگار
رنگ عشرت می چکد از نغمہ ہای بلبلان — ابر آسائش ہجوم آورد بر صحن چمن — از ترشح بست ہر سو نقش مثل سائبان
صفحہ گلزار را نقشو و نمای تازہ داد — در خیاباں ہا نہا کشید جدول آب روان — نونہالان چمن از برگ و بر پوشیدہ اند
پیرہن بر تن ز استبرق قبای پرنیان — نرگس مستانہ وار دوآن پریوش ساقی — در قدح از شیشہ می ریزد شراب ارغوان
دور دور راحت و بزم بزم خوشدلی — عیش گردید آشکارا درد و محنت شد نہان — چون کشودم من خمار آلودہ چشم از درد سر
صبحدم شد صندلی رنگے دو چار م ناگہان — از رہ الطاف با من گفت کے شوریدہ حال — تا کجا غافل توانی خفت در خواب گران
این خبر تا حال در گوش تو شاید رہ نیافت — یافتہ نظم دگر مستحسن ارکان جہان — در سخن بسیار نکتہ ور سرا افتادہ است
زین کمند سعی تو انی کرد قصد آسمان — چون تو معنی آفرین در دہر کے پیدا شود — بازبان تو نمی ماند زبان شاعران
گر تو نخواہی شوی بر مقصد خود کامیاب — گوہر نظمے فشان در مدح آقای جہان — انکہ ابراہیم خان اسمش تخلص دان خلیل
بر در و والای او دار ابسان دار بان — ہر غلامش رستم سہراب و نحراب جری — ہر یکے پیل دمان و ہر یکے شیر ژیان
پیش جود او بود حاتم یکے دریوزہ گر — سعد ن اخلاق و تعالی ہمت گردون نگاں — منبع احسان و دریای کرم در سخا
شیر میدان شجاعت ہست در نصوزبان — چون شنیدم من ازو این ژرفہ با چند نشاط — مطلع رشکین مرا آمد بوصفش بر زبان

مطلع ثانی

ای کف گوهر فشانت آبروی بحر و کان — از سحاب فضل تو سرسبز شد هندوستان — تا بتاب آسا بهر جائیکه روی آوری
همچو سایه در قفای تو بود دولت دوان — نیزه بردار تو کسری با هزاران کرّ و فر — جام دارا برزم تو جم شید با این فرّ و شان
حکم تو جاریست همچو باد بر هر بحر و بر — مهر تو پنهانست همچو روح در هر جرم جان — طاقت پرواز هر گز نیست در سیمرغ و هم
بست در جائیکه باز همت تو آشیان — از تو آید شهسواری بر عنان داری بسے — تو سن ایام می باشد تر اور زیر ران
مثل تو گردون نه اختر آور دو در صد قران — مثل تو گردون نه اختر آور دو در صد قران — عقل از تو با فضیلت فضل از تو با شکوه
ملک از تو در حمایت خلق از تو در امان — ملک داری ملک گیری ملک بخشی کار تست — از تو آرائش گرفته جمله سامان جهان
دولت از تو سایه دار و چتر از تو سایه دار — کرسی از تو پایه دار و مسند از تو زر فشان — در سخاوت از تو ذکر حاتم طی - طی شود
در عدالت از تو گردد منفعل نوشیروان — خنجر تو عقرب است و نیزه تو اژدرها — تیغ تو جوشن شگاف و توپ تو کشور ستان
تیغ جوهر دار تو بر آن چنان افتاده است — احتیاج اولیا بدگاه بر سنگ فسان — تیر تو کم نیست در پرواز از تیر شهاب
زیبد از قوس قزح در قبضهٔ دستت کمان — گاه را لطف تو میسازد قوی مانند کوه — کوه را قهر تو گرداند چو کاه ناتوان
رشحهٔ الطاف تو کم نیست از آب حیات — مردگان را می دهی تو زندگی جاودان — در دمان سلطنت از شمع تو روشن بود
هر طرف رفتست در پروانه گان این داستان — از نهیب دست و از بازوی سرداران تو — شد بلند از اشک اعدای تو این آه و فغان
هر سپاهی تو از بهر عدو گردون شکن — هر یکے شیر ژیان و هر یکے پیل دمان — خاشیه بردار گلگون تو جوش نوبهار
چون خرام گل دمد از نقش پایش بیگمان — شعبهٔ او آب ساز و زهرهٔ شیر اجم — نعل در آتش بود از تیزیش برق جهان
با شکوه و فیل تو کے آسمان گردد عدیل — بر زمین از بیست آدمی هر اسد آسمان — وقت خشتن چرکوه و ابر در بر خاستن
وقت رفتن از نسیم صبح چابک تر روان — چون نگین بنشاند نقش نامداری نام تو — تا دکن از تو تونک و از هند و ستان تا اصفهان
تقویت اسلام را دادی شکستی پشت کفر — رایت دین ساختی بر پا تو چون صاحبقران — طوطی هندم که از شیرین بقالیهای خود
بشکنم نرخ طبرزد در میان مصریان — از دعای آبرو حق میکند او را قبول — بسکه از نام خدا تاثیر داری در زبان

تا زمین و آسمان ماند تو ثانی برقرار — تا که جان باشد تو باشی کارفرمای جهان

بتاریخ بست و هفتم ماه جون سنه ۱۸۹۵ ع روز پنجشنبه بشکوی صاحبزاده محمد عبد المحیط خانصاحب خلف اکبر حضور پر نور دام اقباله فرزند ارجمند

تولد ہوا۔ بتاریخ بست وہشتم ماہ مذکور پانچ بجے صاحبزادی صاحبہ حضور انور نے بعمر دہ سالہ بامراض چند درچند انتقال کیا۔ بتاریخ ششم ماہ جولائی سنہ مسیحی سیٹھ امید مل دارالخیر اجمیر سے فائر ٹونک ہوئے۔ کپتان عبداللطیف خان مع پنج سواران رسالہ ویک چوبدار صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ کے باغ تک گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر کپتان ہیل صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی وٹونک فائز دارالریاست ہوئے پیشوائی نہین ہوئی صفدر سید احمد وکیل موضع باڑہ تک گئے سلامی کی توپین سر ہوئین۔ پانچ بجے دنکے سرکار والاتبار بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر تشریف لے گئے کوئی سردار اور اہل کاران ریاست سے موجود نہ تھا بطور رسم کے ملاقات ہوئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا نظر باغ مین تشریف لائے کوئی سرداران واہلکاران ریاست سے نہ تھا تخلیہ کی ملاقات ہوئی۔ بتاریخ نہم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر ٹونک سے دیولی گئے سلامی کی توپین سر ہوئین۔ اسی تاریخ سیٹھ امید مل حضور مین سلام کو حاضر ہوئے۔ پانچ روپیہ نذر کئے دو روپیہ نچھاور کئے اور دیہی پرشاد ملازم انگریزی علاقہ پولیس ہمراہی سیٹھ صاحب نے دو روپیہ نذر کئے کچھ تعظیم وغیرہ نہوئی۔ بتاریخ بست ونہم ماہ جولائی سنہ صدر محمد افتخار علیخان ولیعہد رئیس جاورہ بجائے والد مرحوم مسند نشین ریاست جاورہ ہوئے۔

واقعہ عظیم وحادثہ جسیم انتقال پرملال وارتحال سرتاپا کمال حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ فرمان روای دارالاسلام محمود آباد عرف ٹونک۔

حضور مغفور کی بیدار مغزی۔ اولوالعزمی۔ دینداری۔ پرہیزگاری۔ سخاوت۔ شجاعت وغیرہم ایسے معروف ومشہور صفات ہین جن سے عموماً اہل ملک اور خصوصاً اہل ٹونک زیادہ تر واقف ہین۔ اور کیون نہو۔ کہ حضور جنت آرامگاہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ کے پوتے جنکی تہور وشجاعت کے واقعات اور حضور فردوس منزلت حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کے برگزیدہ صفات زبان زد کائنات ہین اگر حضرات مرحومین کے ذات ستودہ صفات کو جامع حسنات دارین کہا جائے تو کوئی بیجا مبالغہ یا ناجائز تملق پر محمول نہین ہوسکتا۔ حضور مغفور حضرت نواب یمین الدولہ بہادر کی تاریخ ولادت پانزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۴۵ ہجری ہے چنانچہ اس سجع تاریخی سے سال ولادت ظاہر ہوتا ہے۔ خبردار حال محمد علی حضور مغفور بتاریخ چہاردہم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین جبکہ سن مبارک ۳۲ سال کا تھا مسند نشین ریاست ہوئے

اور تین سال آٹھ ماہ تک مسند ریاست پر متمکن رہے بعد ازاں حسب تجویز گورنمنٹ آف انڈیا مسکن پذیر شہر بنارس ہوئے اسکے جملہ احوال کی کیفیت بدین منوال ہے کہ بتاریخ بست وسوم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۳ھ ہجری مطابق بستم ماہ اگست ۱۸۶۶ء خریطہ صاحب اجنٹ بہادر ہارڈوقی دونوٹک حسب تجویز صاحب کلان بہادر دربارۂ معزولی حضرت نواب غفران مآب بجرم کشش تھا کرن لاوہ واجازت مسند نشینی خلف اکبر یعنی حضرت نواب امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ صادر ہوا۔ حضرت نواب یمین الدولہ بہادر نے بخبر واطلاع حکم گورنمنٹ عالیہ قیصرۂ ہند حسب تجویز صاحبان انگریز اپنے خلف اکبر اقبال مظہر کو مسند نشین فرمایا۔ بتاریخ بست ونہم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۳ ہجری مطابق بست وششم ماہ اگست ۱۸۶۶ء حضرت یمین الدولہ بہادر بتجویز صاحبان انگریز راہی بلدۂ بنارس ہوئے چنانچہ مولف نے قطعۂ تاریخ معزولی نواب غفران مآب یوں موزون کیا ؎ یمین الدولہ۔ اہل لاوہ۔ راکشت ؛ سزاین بود بہر شان سزاوار ؛ بآخر اہل لاوہ صورت گوی گلندہ فرق خود بر پای نہار ؛ مگر حسب رضای قیصر ہند ؛ رئیس ٹونک شد از کار بیکار ؛ بنارس راگزیدہ بہر مسکن بجای خود بہر اکرد مختار ؛ اگر پرسد کے تاریخ منجنون ؛ بگوای آبرو۔ خون تیہ کار۔ ۱۲۸۳ھ حضور مغفور کا تیس سال تک بنارس مین قیام رہا اس قیام کی مدت مین بڑے بڑے کام رفاہ عام وانتفاع عوام جاری فرمائے۔ ایک عالیشان مسجد پچاس ساٹھ ہزار روپیہ کی لاگت سے بنوائی مدرسہ علوم اسلامیہ کی بنا ڈالی مدرسین لائق وفائق معقول تنخواہ کے ملازم رکھے طلبا کے وظیفے مقرر فرمائے سیادہ روز علما کی صحبت اہل علم سے رغبت کتب دینیہ کا شوق قال اللہ قال الرسول کا ذوق پیر امون خاطر عاطر تھا اکثر عمدہ عمدہ کتب دینیہ مفید عام تصنیف فرمائین اور ہزار ہا روپیہ کے صرفہ سے چھپوائین اور بغرض حصول ثواب عقبیٰ غربا وطلبا اور ہر ایک اہل طلب کو مفت جلدین تقسیم کین۔ ترجمہ صحیح بخاری شریف۔ قرۃ العینون۔ جلیہ شریف وغیرہ مشہور تالیفات حضور مغفور کی دریا دلی وکریم النفسی سے شہر بنارس کے تجار۔ ساہوکار۔ دوکاندار ہر قسم کے اہل حرفہ بہرہ کافی پاتے تھے اور آپکے وجود باجود کو اپنے کارخانوں کی رونق کا ذریعہ سمجھتے تھے آپ ہی کی ذات فیض آیات کی برکات کا وسیلہ تھا کہ شہر سے فاصلہ بعیدہ پر کوٹھی اقامت گاہ کے گرد وپیش ایک وسیع آبادی ڈیڑھ سو تین سو آدمی کی جہان پہلے سوا چٹیل میدان کے کچھ ہی نظر آتا تھا ہوگئی تھی اور یہ جگہ حضور مغفور کے قدوم میمنت لزوم کی برکات سے ایک اسلامی شوکت کا دلفریب منظر بنی ہوئی تھی۔ اللہ اللہ حضور مغفور کو ایک عرصہ سے ہچکی کا دورہ ہوا کرتا تھا کہ دم رک جاتا تھا بیہوشی طاری ہو جاتی تھی غذا مطلقاً چھوٹ جاتی تھی مرض الموت مین ایک ہفتہ پہلے سے ہچکی کا دورہ شروع ہوا اس دورہ سے ہنوز فرصت نہوئی تھی کہ تخمہ کا عارضہ عارض

ہوا اس مرض سخت کی اطلاع پر صاحب کمشنر بہادر بنارس برسم عیادت کوٹھی پر تشریف لائے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق چہارم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۵ء کو بنارس سے تار اطلاعی بنام حضور پر نور دام اقبالہ دار الریاست مین آیا اوسی روز حسب الحکم حضوری صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ وصاحبزادہ محمد عبدالحمید خانصاحب برادران حضور پر نور بجانب بنارس روانہ ہوئے صاحبزادگان موصوف کے پہونچنے کے بعد بتاریخ شانزدہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر مطابق نہم ماہ اگست سنہ مذکور شب جمعہ کو تین بجے حضرت یمین الدولہ بہادر نے بعارضۂ مذکور داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس تاریخ کا نک بموجب صحیح حساب کے عمر شریف شصت وچہار سال وہفت ماہ ودو روز کی ہوئی۔ یوم جمعہ کو مراسم تجہیز وتکفین عمل مین آئے صاحب کمشنر بہادر اور شہر کے امرا ورؤسا وساہوکاران وتجار وغیرہ شریک تعزیت ہوکے حسب وصیت مزار مبارک مسجد حضوری مین تیار ہوا۔ اور میت کو دفن کیا گیا۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ صفر المظفر مطابق دہم ماہ اگست سنہ صدر تار اطلاعی دار الریاست مین آیا ماتم عظیم محلات مین برپا ہوا۔ تین روز تک بازار مین ہڑتال رہی دفاتر سرکاری مین تعطیل و نوبت نوازی وقواعد فوجی موقوف ہوئی عمال پرگنات کے نام بھی یہی حکم بذریعۂ تار نافذ ہوئے محکمۂ اجنٹی ورزیڈنسی مین تار اطلاعی بھیجے گئے خیرات وصدقات وغیرہ حسب آئین اہل اسلام عمل مین آئے۔ اور ختم قرآن شریف کا پورا اہتمام کیا گیا محکمۂ اجنٹی ورزیڈنسی وحکام یورپین ورؤسار ووالیان ملک کی طرف سے تار وچٹھیات وخرائط تعزیت آئے حضور والا کو اپنے قبلہ گاہ غفران پناہ کے انتقال کا ایسا صدمۂ عظیم ہوا کہ اوسکی تفصیل احاطۂ تحریر وتقریر سے منزہ ومبرا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور مغفور کو اپنے جوار رحمت مین جگہ دے اور بندگان حضور لامع النور کو صبر شکیبائی عطا فرمائے۔

تاریخ وفات حضور مغفور من نتائج افکار جناب مولوی مفتی محمد نور الحق صاحب خستہ یہ ہے ؎

منکہ ریزم اشک خونین دمبدم	سینہ افگارم غمے دارم عجیب	رحلت نواب زین محنت سرا	آن پری رو تا بخاک شک فزای ہم
از امیر الدولہ در گیتی سمر	از وزیر الدولہ در عالم علم	صورتش آئینۂ حسن ازل	سیرتش گنجینۂ لطف قدم
مخزن اسرار دانش فکر او	نطق او مفتاح ابواب حکم	عالم عامل امیر دادگر	اہل ایمانرا امام محترم
سرفراز دین وہر دیندار نیز	قدر دان علم واہل علم ہم	سائلان را فتح باب مشکلات	طالبان را گنج دینار ودرم
آن یمین الدولہ کش دولت کنیز	آن وزیر الملک ملکش از خدم	برترین نواب فرخندہ خطاب	یادگار سرفرازان عجم
آن محمد نام وہمنام علی	خان والاشان باقبال وحشم	آن بہادر مرد سیدان عنا	نزہ شیرش بود از روباہ کم

صولت جنگش بماند اریکه بود — دشمنش از زخم ناخورده دژم — رفت و ماند از دست خیر ثبات دگار — در جهان صد گونه احسان و کرم

مسجد و مهمانسرای و مدرسه — نامهای دین و دانش بیش و کم — چاه و مسجد نیز چاه والدین — کرد پی او تا بگردد آسمان

وانکه رفت و خیر جاری ماند ازو — نیست هرگز هستی او را عدم — نام نیکش زنده سازد در بهم — گفت هاتف۔ حاکم باغ ارم

اهل ٹونک از ماتم او در لفگار — سینه ریش اهل بنارس زین الم — خسته فکر سال نقلش مینمود

قطعۂ تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار نواب محمد سلیمان خانصاحب بهادر اسد لکهنوی سمه الله القوی

یمین الدوله نواب فلک جاه — ہوے رفیق درہ ملک عدم شب — اسد ہاتف یہ بولا از پی سال — ملی خلد برین جاگیر مین اب

قطعۂ تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار حافظ محمد سلیمان خانصاحب مکین خلف محمد امانخان رسالہ دار مرحوم ساکن عسکر فیروزی

گشتین جادۂ درٹونک چنان — کس ندیدہ نشنیدہ در خواب — عازم ملک بقا گشت شتاب

مرد و زن نالہ و فریاد کنند — چہ ملازم چہ اقارب احباب — فکر کردم چو بسال رحلت

ملہم غیب بمن کرد خطاب — از سر آہ بگو ہ ای مسکین — داخل خلد برین شد نواب

بتاریخ بست پنجم ماہ اگست ۱۸۹۵ء کپتان آر۔ سی۔ برکلی صاحب اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک نو بجے دن کے فائز دار الریاست ہوئے پیشوائی نمودی صرف سید حسن احمد وکیل لینے کو گئے۔ ہنگام فائزی صاحب موصوف سلامی کی توپین سر ہوئین۔ بتاریخ بست سوم ماہ اگست صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین آئے۔ حضرت وزیر اعظم بالقابہ و صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ موجود تھے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاحظۂ جیل خانہ و سیع خانہ تشریف لے گئے نائب صاحب بہادر ہمراہ تھے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا۔ مرزا محمد علیخا نصاحب ممبر کونسل و حسن مرزا خانصاحب پرنسپل موجود تھے بعد ازان عدالت دیوانی و فوجداری کا معائنہ کیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف حضور والا کی ملاقات کو آئے یہ ملاقات تخلیہ کی تھی کوئی سرداران و اہل کاران ریاست سے موجود نہ تھا بعد عطر و پان کے صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے۔ بتاریخ سی ام ماہ اگست سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر ظفر جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ و خانصاحب

محمد نجیب خان ممبر کونسل صینہ جوڈیشل حسب الطلب صاحب موصوف بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے جو قریب سہ ماہ سے مرض لقوہ مین مبتلا تھے جسکا نا موزون اثر چہرۂ مبارک پر بجانب راست نمایان تھا بتاریخ بست وسوم ماہ اگست سنہ صدر یوم جمعہ وقت عصر غسل صحت فرمایا۔ اول سے آخر تک علاج خان بہادر ڈاکٹر شیخ الٰہی بخش اجمیری کا رہا حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے بصلۂ حسن معالجہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو خلعت فاخرہ سات پارچہ کا مع زر نقد کثیر التعداد کے عطا فرمایا۔ اوسی روز مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ اور زر نقد فقرا کو تقسیم کیا گیا۔ حصر اسد لکھنوی نے کیا خوب قطعۂ تاریخ غسل صحت فرمایا ہے ؎ غسل صحت نمود فخر الملک ؛ گشت ازین مژدہ عالمی دلشاد ؛ این است گفت از پئی تاریخ ؛ حق تعالیٰ نگاہ دار تو باد۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ اگست سنہ صدر آٹھ بجے دن کے کپتان آر۔ سی۔ برکلی صاحب بہادر انچارج پولیٹکل ایجنٹ فائز دار الریاست ہوئے تو مین سلامی کی سر ہوئین۔ بتاریخ بست وششم ماہ مرقوم الصدر صاحب بہادر بتقریب تعزیت حضور مغفور نواب محمد علیخان بہادر صولجنگ نظر باغ کی کوٹھی مین تشریف لائے بتاریخ بست ودوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ ہجری روز شنبہ محفل میلاد شریف کا آغاز ہوا تفصیل اس اجمال کی اس طرح ہے کہ میدان قلعۂ معلی مین پیش دروازہ کوٹھی نظر باغ قریب دو سو فٹ مربع زمین مین ایک احاطہ قائم کیا گیا۔ اول مین چار سمت آہنی ستونون کی بڑی بڑی لالٹینین قطار در قطار نصب کی گئین۔ لالٹینون کے ستون مین تین قطار روشنی کی باندھی گئین جسپر کنول روشنی کے کچ رنگے برابر جمائے گئے چار دیوار سمت چار بلند دروازے آمد ورفت کیواسطے ترتیب کئے گئے جنپر قندیل منڈھا ہوا تھا۔ اور رنگارنگ کپڑے کی چھوٹی بڑی جھنڈیان قائم کی گئی تھین اسکے بعد تخمیناً پچہتر ساٹھ گز کے فاصلہ سے دوسرا احاطہ اسقدر فاصلہ چھوڑ کر تیسرا احاطہ قائم کیا گیا تھا۔ ان دونون محیطون مین علاوہ لالٹینون کی قطار کے روشنی کے گلاس اور ہانڈیان سفید اور رنگین شیشہ کی سلسلہ وار قطار در قطار قائم کی گئین تھین۔ ان دونون احاطون مین چاندنی کا فرش کیا ہوا تھا کہ سامعین و تماشائی جوق جوق آئین اور صف بصف بیٹھین وسط مین ایک وسیع اور بلند چبوترہ بنایا گیا تھا جسکو صدر مقام کہنا چاہیے اسپر شامیانہ تانا گیا تھا۔ نیچے تکلف فرش بچھا ہوا تھا۔ اس خاص حصہ مین گذشتہ ستونون سے بہت زائد فرشی جھاڑ سبز و سرخ رنگ بیرنگ شمع ہای موم اور بیشمار شیشہ آلات کی نہایت دلفریب سجاوٹ تھی۔ اس موقع پر حضور انور دام اقبالہ بنفس نفیس اور سرداران خاندان ومعززان واہل کاران وجاگیرداران کی نشست تھی اس چبوترہ کے وسطین بلند جگہ پر قاریان

میلاد شریف کی نشست تھی۔ ایسے برگزیدہ میلاد شریف کے پڑھنے کو دو شخص منتخب تعلیم یافتہ حضوری مامور فرمائے گئے یعنی سید سعید الدین احمد خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نورالدین احمد نثر خوان اور محمد شیر علیخان ملازم اردلی خاص حضوری نظم پڑھتے تھے۔ ان دونوں صاحبوں نے اپنے فرائض منصبی کو بآئین تہین وطرز خوشترین انجام دیا انکے سامنے جھاڑ فانوس شمع ہائے کافوری روشن تھین لوبان کا بخور ہوتا جاتا تھا۔ اگر کی بتیان روشن تھین اور دوسرے عطریات کا اعلیٰ اہتمام تھا۔ بالای سر خوشبودار پھولونکی چادر عمدہ صنعت کے ساتھ آویزان کیجاتی تھی۔ گرد پیش ہار پھول اور انواع اقسام روح پرور خوشبوئین کام مین لائی جاتی تھین اور روشنی کی قطار کے متصل جابجا پھولون کے ہار آویزان کئے گئے تھے جسکی خوشبوسے دماغ تمام اہل محفل کے معطر ہوتے تھے۔ اہل محفل کے واسطے عطر اور ہار کا خاص جدا اہتمام تھا صدر مقام پر چوبداران موشیار اور نیچے کی صفونمین جابجا پولیس کے آدمی مستعد کار انتظام کیواسطے مامور تھے۔ غرض ایک عجیب بابرکت و پررونق محفل منعقد ہوتی تھی جسکی خوبی وزیبائی کا اندازہ کچھ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے وہ کیفیت وہ لطف خاص وہ دلچسپی وہ محویت عام کا عالم بحر چشم دید طریقہ کے کسیطرح سے لکھنے مین نہین آسکتا شب تار مین اوس مجموعی روشنی چراغانکا عالم۔ لال ٹینون گلاسون جھاڑ فانوسونکی پاکیزہ اور رنگ برنگ کی روشنی وہ دلفریب شان دکھلا رہی تھی کہ سبحان اللہ۔ یہ محفل مبارک رات کے آٹھ بجے سے دو بجے تک ہوتی تھی۔ بعد ختم جملہ حاضرین جلسہ کو شیرینی تقسیم کی جاتی تھی۔ گو اس تقسیم کیواسطے ذی عزت اور باسلیقہ معتمم مقرر کئے گئے تھے لیکن بفرط مسرت وارادت بعض موقع پر حضور انور بنفس نفیس ہی اس برکت خاص سے حصہ لیتے تھے۔ شیرینی کے اہتمام اور کیفیت تقسیم کے لئے ایک بیان طویل درکار ہے ادنیٰ یہ ہے کہ ایک ایک روز مین سو سو من شیرینی پر نوبت پہونچتی تھی شرکائے محفل کے واسطے صلای عام تھا بلا قید روک ٹوک جسکا جی چاہے آئے اور سبکو نام بنام پوری کوشش اور تلاش سے شیرینی دیجاتی تھی ہجوم خلائق شائقین وسامعین وتماشائی مرد عورت طفل وپیر مسلمان وہندو کی یہ کثرت ہوتی تھی کہ بازار کا تو ذکر ہی کیا ہے سڑکون اور گذرگاہون پر تل رکھنے کو جگہ نہین ملتی تھی کاندھے سے کاندھا چلتا تھا۔ غرض اسی شان وشوکت وحسن ہیئت سے پانچ روز متواتر مردانہ محافل منعقد رہین۔ بعد اختتام میلاد شریف ہشت کسان مفصلہ ذیل کو سات سات پارچہ کا خلعت مع زر نقد علیٰ قدر مراتب سرکار والا سے عطا ہوا اور چھٹے روز زنانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوئی جس مین کل شہر کی مسلمان عورات ادنیٰ و اعلیٰ کو شریک ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ کوئی مرد اندر نہین جانے پاتا تھا۔ عورتین ہی معتمم تھین۔ تفصیل اسمار جگہ پیشگاہ حضور والا سے خلعت وزر نقد عطا ہوا۔ مولانا امام الدین صاحب۔ مولوی عبداللہ خانصاحب خلف خانصاحب محمد سکندر خان افغان

یک

مولوی فضل حق صاحب - فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب - سید سیالدین احمد صاحب - محمد شبیر علی خان ملازم رسالی خاص مولوی عبد الغفار خانصاحب سلیم - سید محمد صفدر علی آبرو مولف تاریخ ہذا - بتاریخ یکم ماہ مذکور بسترہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر چھاونی دیولی کو تشریف لے گئے سلامی کی توپین حسب معمول سر ہوئین - بتاریخ نہم ماہ مذکور صاحبزادہ محمد سعادت علی خان خلف مخدوم پر نور دام اقبالہ و صاحبزادہ محمد رضاء الدین خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ جو ایک مدت سے بخدمت حضرت جد امجد مرحوم و مغفور قیام گزین بنارس تھے مع مولانا محمد عبد اللہ صاحب پنجابی ساکن ٹونک جو صاحبزادگان موصوف کے استاد ہین فائز دار الریاست ہوئے - اسی ایام مین حسب الحکم حضور عدلت نشور دام اقبالہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر مظفر جنگ و خانصاحب محمد رحیم اللہ خان افسر کارخانجات بنارس حضور پر نور جو اپور شمل قرص متخواہ ملازمین حضرت نواب مغفرت مآب بمقام بنارس روانہ ہوئے - بتاریخ دوازدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ء راجہ جیونت سنگ بہادر والی جودہپور بکنکشہ باشی ہوئے چونکہ ہمایون ہر دو ریاست قدیم سے اتحاد چلا آتا ہے بنا بر علیہ حسب دستور مستمرہ جملہ دفاتر محکمہ جات مین تعطیل یک روزہ و تختہ بندی دکاکین و سوقی نوبت نوازی و قواعد فوجی عمل مین لائی گئی - بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور روز پنجشنبہ دس بجے دن کے جناب صاحبزادہ صاحبی محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل فوج نے جو ایک عرصہ سے بیمار مبتلائے جگری تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ قطعہ تاریخ نواب محمد سلیمانخان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے

دیا نہ شاد اگر دوش روزگار	بزیر زمین خان اسفندیار	شجاع و غیور و فہیم و خلیق
تواضع شعار و زکی و لئیم	جوا نمرد جرار و جرنیل فوج	روان دل مین دریای حرات کی موج
دلیر و جری رستم شیر دل	صد افسوس یون خاکمین جا گزیں	عزیزون کو اور دوستون کو الم
ہوا جسقدر - ہو وہ کیونکر رقم	روان چشمہ چشم سے جوئی خون	ہر اک شخص کے تئی کہانتک لکھون
بہر و سا نہین زندگی کا ذرا	رہے گا نہ کوئی نہ کوئی رہا	بقا دار فانی مین ہرگز مدام
کسی کو نہین جز خدا لا کلام	مرا دل ہی تہا رہے سے نوحہ گر	نہ کچھ بیان اس بات کا تہا مگر
با یثار دعا لی ہمسر فتح جنگ	ہوئی فکر تاریخ کی بیدرنگ	پے سال اسد ہا تف دردناک
	یہ بولا - ہوئے داخل خلد پاک	۱۳ ۴۰ ۱۳

بتاریخ بست و دوم ماہ اکتوبر سنہ مذکور دس بجے دن کے محمد سید اللہ خانصاحب جنکو پیشگاہ گورنمنٹ آف انڈیا سے خطاب (رسالدار بہادر کا

تصویر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جنرل فوج مظفر موج ریاست ٹونک و صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

حاصل پی سیاستاوار دارالریاست ہوئے۔ حضرت وزیراعظم بالقابہ کی کوٹی مین قیام پذیر ہوئے۔ ریاست کی طرف سے مہاندار کا عہدہ اہتمام متعلق مین آیا۔ تاریخ بست وسوم ماہ مذکور پانچ بجے دنکے رسالدار مذکور کو معیت حضرت وزیراعظم بالقابہ بنابر سلام پیشکشی نذر حضور مین حاضر ہوئے۔ تاریخ چہارم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ ہجری مطابق بست وچہارم ماہ مذکور مرخاب دربار عظمت مدار خلعت خاصہ۔ دوشالہ ترین سلمہ مندیل تلنن جامدانی چکن یک تھان کمخواب یک تھان شمشیر قبضہ طلا نقد چودہ شاہی۔ رسالدار مطرور کو عطا ہوا۔ اسی تاریخ بوقت شب صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ کے دولت خانہ پر رسالدار مزبور کی دعوت ہوئی بعد انفراغ دعوت رسالدار مرقوم الصدر براہ پیپور راہی قیامگاہ خود ہوئے۔ اسی تاریخ بوقت عشا قصر تعمیر حضرت وزیراعظم بالقابہ مین سیلاد شریف کی محفل کا جلسہ ہوا۔ ایوان عالی شان مین شیشہ آلات جھاڑ فانوس لیمپ ہانڈی بلوری دیوارگیری انواع انواع واقسام اقسام کے تکلفات سے آراستگی عمل مین آئی۔ اور روشنی بخوبی سلوبی کیگئی بعد تشریف آوری حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ سیلاد شریف کا آغاز نو بجے سے ہوکر گیارہ بجے اختتام ہوا۔ بعد اختتام سیلاد شریف غزلہای نعتیہ پڑہی گئین بعد ازان قاریان سیلاد شریف ونعت شریف کو خلعت پارچہ وزر نقد بجانب حضرت وزیراعظم بالقابہ عطا فرمایا گیا۔ اور شیرینی تقسیم ہوئی دو سہ روز اسی تکلف سے زنانہ محفل منعقد ہوئی جسمین بیگمات عالیات وغیرہ مستورات شریک تہین۔ بتاریخ ششم جمادی الاول مطابق بست وششم ماہ اکتوبر سنہ صدر محل نو تعمیر مین حسب الحکم حضرت وزارت مآب بالقابہ شہر کے جملہ فقرا ومساکین ومسافرین کو کھانا بتکلف کھلایا گیا۔ مولف نے قطعہ تاریخ قصر نو تعمیر حضرت وزارت مآب یون موزون کیا۔ ؎

فیروز بہ رنگ طرفہ مکانے بنا نمود	معمار صنعتش کرد تردد بکار آن	سقفش نقش ست رستونش پس استوار
دیوار و در برنگ گلستان و بوستان	زین گونہ لاجورد وطلائے بسقف اوست	گویا ستارہ دوختہ در سقف آسمان
گلدستہ اش برنگ چمن رشک صد بہار	ہر طاق او دہند بلند ابروان نشان	حسن بدیع او ہمہ مطبوع دولکش
بام رفیع او ہمہ فرخندہ فزائے جان	ہر گل نمودہ تازہ و دامش برنگ ربو	ہر نخل اوست رشک فزای سہی قدان
از آستان او شود آفاق کامیاب	آغوش را کشودہ درش بر جہانیان	کردا آبرو چو نکرپے سال آن مقام
گشتہ بحسب خاطر خود زود کامران	از روی انشراح۔ بمکان بے نظیر پاک	کردہ رقم کہ دیر بماند درین جہان

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع محمد ابراہیم خان رمز بصنعت توشیح وصوری ومعنوی

نائب نواب گونک ساخت چہ خوش منزلے	ظرف دل وجان بشد پر ز بہ بینند خوشی	غور نشانہ حسنین رمز نمود و نوشت

پنج نود یک ہزار ہشت صد عیسوی

بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور پرنور دام اقبالہ کوٹھی واقع نظر باغ مین تشریف لائے حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر سرداران خاندان و عمائدین ریاست شریک جلسۂ ملاقات تھے کرسیون پر نشست ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف بہ رسم ملاقات کوٹھی حضرت وزارت مآب پر چار بجے دن کے رونق افروز ہوئے تین گھنٹہ قیام فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ دفتر تزئینۂ ریاست کو ملاحظہ فرمایا۔ اور اسی تاریخ بموضع سوڑہ باڑی دیہہ جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ ہنگام شب یکایک ایک مہیب آواز نہایت زور شور سے پیدا ہوئی بعد تھوڑی دیر کے زلزلہ آیا تین منٹ تک یہ آواز اسی طرح رہی پھر بند ہوگئی یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ آواز کہان سے آئی اور کس طرح پیدا ہوئی فاعتبروا یا اولی الابصار۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ بتاریخ چہارم ماہ نومبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر ظفر جنگ بتاریخ ششم ماہ مذکور جو بنا بر انتظام و انصرام مہام معاملات بنارس متعلقہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب بہادر جنت آرامگاہ بمقام مرقوم الصدر تشریف لے گئے تھے واپس تشریف لائے۔ اسی ماہ و سال مین مولوی محمد خانصاحب برادر کلان مولوی عبدالکریم خانصاحب خوشنویس نے کہ ایک مدت سے پرگنہ پڈاوہ علاقہ ریاست ٹونک مین مفتی تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بجاے مفتی مرحوم مولوی عبداللہ خان پسر مفتی مغفور عہدۂ مفتی گری پر سرفراز فرمائے گئے بتاریخ بست و ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق ہشتم ماہ دسمبر سنہ صدر حضرت وزیر اعظم بالقابہ بکار سرکار چھاؤنی دیولی کو بخدمت پولیٹکل ایجنٹ بہادر تشریف لے گئے بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الثانی مطابق دہم ماہ دسمبر سنہ صدر دیولی سے واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق پانزدہم ماہ دسمبر سنہ صدر پانچ بجے دن کے سٹرمکر صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک چھاؤنی دیولی سے فائز ریاست ہوئے شایعت و سلامی النواب وغیرہ عمل مین آئی بتاریخ بست و نہم ماہ جمادی الثانی مطابق ہفدہم ماہ دسمبر سنہ صدر چار بجے دن کے دربار کی ملاقات بعرض ظہور آئی۔ بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب مطابق نوزدہم ماہ دسمبر سنہ صدر سرداران خاندان و ممبران کونسل و اہل کاران و معززان ریاست بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر موصوف کوٹھی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ دسمبر سنہ صدر یوم شنبہ ایک بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر نے اسکول دارالریاست کا معائنہ فرمایا مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغۂ تعلیم وغیرہ و دیگر افسران مدرسہ و مدرسین موجود تھے صاحب بہادر نے بمعائنہای مڈل وغیرہ کا امتحان لیا اور مختلف سوالات متعلقۂ تعلیم طلبا مدرسہ سے فرمائے۔ بتاریخ سی ام ماہ مذکور

روز دوشنبہ دن کے تین بجے سے پانچ بجے تک صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ محکمہ جات وصیغہ جات بیرونی وشفاخانہ مردانہ زنانہ کا ملاحظہ فرمایا بعدازاں بنا برمعائنہ محکمجات اندرونی قلعۂ معلی ودفاتر کے تشریف لے گئے محکمۂ عالیہ کونسل محکمۂ محتشمۂ نیابت اضلاع غیر محکمۂ نیابت صیغۂ مال۔ دفتر بخشیگیری محکمۂ حساب وجانچ۔ دفتر خزینہ کو کچھ کچھ وقفہ کے ساتھہ دیکھا۔ ہر صیغہ کے اہلکار بجای خود موجود تھے حضرت وزیر اعظم بالقابہ ہر ایک کو روشناس فرماتے جاتے تھے۔

بعدازاں جیل صدر معائنہ فرما کر کارخانہ پارچہ باقی وغیرہ دیکھا۔ وہاں سے سوار ہوکر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کی ملاقات بازدید کیواسطے نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ سی ویکم ماہ دسمبر صنہ ۹۵ء روز آدینہ پانچ بجے دن کے حضور والا بنا برملاقات بازدید صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے اسی تاریخ صاحب بہادر موصوف تشریف فرمای چھاونی دیولی ہوئے حسب معمول سلامی اتواب عمل مین آئی۔ اسی ایام مین پیشگاہ حضور پرنور دام اقبالہ سے حسب درخواست حضرت وزیر اعظم بالقابہ محمد سید حسین پیشکار پلاوہ بجای منشی لالہ راج نرائن شیرتہ دار محکمۂ مال صدر مقرر ہوئے۔ اور لالہ مذکور عہدۂ تحصیلداری قصبہ پڑونگلہ علاقۂ نیماہیڑہ پر مامور ہوئے۔ اور منشی خادم حسین خان رامپوری گرداور نظامت صدر عہدۂ پیشکاری پرگنۂ علیگڈھ وعلاقہ ریاست ٹونک پر سرفراز فرمائے گئے۔ اسی ایام مین حافظ سید محمد حسین صاحب بسبل میر منشی دربار نے بہ سبب خدمات نائب وکالت وخاص وکالت محکمۂ اجنٹی راجپوتانہ واقع آبو سنہ ۹۴ء مین عہدۂ میر منشی گری پر ترقی حاصل کی تھی اپنی ذاتی خواہش اور اصرار سے ملازمت ریاست سے سبکدوش ہوئے انکے سرکار والا سے بنظر قدامت وخیرخواہی پچاس روپیہ ماہانہ بلا قید خدمت بطور دوام مقرر ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق یکم ماہ جنوری سنہ ۹۶ء میر یوسف علیخان برادر خرد میر احتشام علیخان سردار بڑودہ گجرات جو صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ کے خویش ہین بوقت واپسی بڑودہ حسب استصواب حضرت وزیر اعظم بالقابہ پیشگاہ حضور والا مین بنا برادائے سلام رخصت تشریف لائے دربار سے خلعت ہفت پارچہ میر صاحب موصوف کو عطا ہوا۔ بتاریخ ایجدہم ماہ رجب المرجب مطابق چہارم ماہ جنوری سنین صدر روز شنبہ میر صاحب موصوف بڑودہ کو روانہ ہوئے۔ اسی تاریخ پانچ بجے دن کے تقریب مائیان صبیۂ رشیدۂ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ با نوشہ دختر بجا صاحبزادہ محمد عبدالسمیع خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ بصد تزین عمل مین آئی۔ بتاریخ بستم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری سنہ ۹۶ء بندگان حضور پرنور دام اقبالہ بنا بر سیر وشکار بجانب پرگنۂ علیگڈھ علاقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے۔ اسی تاریخ سید فضل حق صاحب وکیل سرکار حاضر باش محکمۂ اجنٹی ہاڑوتی وٹونک عہدۂ میر منشی گری ریاست پر امور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ سید صاحب

موصوف یہ ہے ۔ سیادت مآب شرافت انتساب نصیر الحق وکیل سرکار بجانیت باشند ۔ بعد سلام مسنون واضح باد ۔
در پنولا نظر بر کوشش و پرداخت و داد و دہش خدمات تمہارے کے تمکو عہدۂ وکالت اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک سے تبدیل کیا جاکر عہدۂ
میر منشی ریاست پر مامور کیا جاتا ہے ۔ چاہئے کہ رشتۂ وکالت کا چارج مولوی سخاوت حسین وکیل کو دیکر حاضر آستانۂ دولت مدار بابت
تقرری تعداد تنخواہ منتظر حکم صادر ہو گا فقط المرقوم بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۱ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۸۹۴ء موجب حکم
حضور پر نور دام اقبالہ زبانی افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وائس
پریذیڈنٹ محکمۂ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی دربار ٹونک ۔ بتاریخ سی ام ماہ رجب المرجب مطابق یازدہم ماہ جنوری
سنہ ۱۸۹۴ء صدر روز چہارشنبہ نو بجے دن کے برات راجہ اجن سنگھ جی برادر مہاراجہ رئیس بوندی کے پسر کی کہ دختر مہاراجہ بیکانیر سے
قرار یاب ہوئی تھی عمدہ کروفر کے ساتھ وارد ریاست ہذا ہوئی اولاً قیام اس برات کا بتاریخ سیزدہم ماہ جنوری سو نواعلاقۂ دارالریاست ٹونک میں
ہوا ۔ چونکہ فیمابین ریاست بوندی و ریاست ٹونک قدیم سے رسم اتحاد چلی آتی ہے خانہ علیہ فرودگاہ برات پر سامان سدنشل کاہ و تہیۂ سوختنی
و خوردنی وغیرہ بجانب ریاست دیا گیا ۔ اور شیخ فیض احمد پیشکار صدر نظامت و عبد السبحان جماعہ دار عمدۂ حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ
مع چار سواران رسالہ ۔ سربراہی کیواسطے موقع پر بھیجے گئے اور بموجب رسم شیرینی اہل برات کیواسطے پہونچائے گئے ۔ اور بجانب حضرت
وزیر اعظم بالقابہ بسبب زیادتی اتحاد و وداد و غایت خصوصیت و محبت کہ فیمابین مہاراجہ اجن سنگھ جی قبلہ گاہ نوشہ کے قدیمانہ ہی نہج کے
طور پر برسم مہمانداری خوانہای شیرینی و سبدہای نگنتہ بھیجے گئے ۔ بعد ازاں یہ برات جس طرح منزل بمنزل ریاست بوندی سے آرہی تھی
اسی طرح ریاست ٹونک سے بجانب ریاست جیپور روانہ ہوئی ۔ بتاریخ شانزدہم ماہ جنوری سنہ صدر الحکم گورنمنٹ عالیۂ ہند
اجنٹی ریاست ٹونک ۔ اجنٹی ہاڑوتی کے شامل ہوئی ۔ بتاریخ دوم ماہ شعبان المعظم مطابق بیجدہم ماہ جنوری سنین صدر بندگان
عالی متعالی بعد انفراغ سیر و شکار علیگڈہ سے نہضت فرمائے دارالریاست ہوئے ۔ بتاریخ بست و یکم دست و دوم دلست و سوم
ماہ جنوری صدر رسم مایان عروس و نوشہ ہر سہ داران بمنصلۂ ذیل کے دو لخانہ پر باشکوہ رئیسانہ و احتشام سرداریانہ بعرض ظہور آئی جناب
صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ظفر جنگ کے دو فرزندان کامگار یعنی صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان صاحب و صاحبزادہ محمد ضیاء الدین
صاحب عرف محمد حسان نوشہ بنے ۔ جناب صاحبزادہ امیر الدین خانصاحب کے فرزند ارجمند یعنی صاحبزادہ نصیر الدین خان نوشہ بنے ۔ الغرض بتاریخ
بست و یکم ماہ جنوری سنہ صدر ہر سہ نوشہای موصوفین کی شادی کخدائی بڑے کروفر کے ساتھ عمل میں آئی ۔ اس تقریب میں جناب صاحبزادہ
احمد سعید خانصاحب عاشق نے ہر سہ نوشہ ہای موصوفین کے یہ سہرے کہے ؎

سہرا بتقریب شادی تحذائی صاحبزادہ محمد عبدالسمیع خانصاحب

کیون نوشہ کو تامل ترے سہرے کے لئے
چاہئے اور زر و گل ترے سہرے کے لئے
تو جو نوشاہ بنا دہر مین ای عبدالسمیع

پھول خود لائی ہی بلبل ترے سہرے کے لئے
دیکھتے ہی ترے سہرے یہ دنیا پہ کھلا
زینتین خلق ہوئین گل ترے سہرے کے لئے

تجھ سے دولہن ملی نوشہ تری سہرے کے لئے
اور دولہن کو تجا بل ترے سہرے کے لئے
تا کہے جہانگنے کا جب تجھے ایکا ہی نہین

پھر تو لازم تہا تغافل ترے سہرے کے لئے
ہین تماشائی جو سہرے کے انہین لازم ہی
سول لین صبر تحمل ترے سہرے کے لئے

ہین مبارک یہ جہان ہون وہ کہان فرخ ہی
عاشق زار نے یون گل ترے سہرے کے لئے

سہرا بتقریب شادی تحذائی صاحبزادہ رضاء الدین خان صاحب عرف مجو میان

مشک و عنبر سے بہی افزون ہی یہ خوشبو سہرا
بنگیا آج مہک مین ترا گیسو سہرا
آج نوشاہ بنا شکر رضاء الدین خان

گایا جاتا ہے یون شہر مین ہر سو سہرا
یون ہی اولاد کا سہرا ترے دیکہین ماں باپ
آج جس طور سے باندہے ہوئے ہی تو سہرا

ہو مبارک تری شادی تو پہلے اور پہولے
اور کر جائے جہانمین تجھے خوشخو سہرا
جس تکلف سے ہی نوشہ ترے سہر پر جمتا ہی

کس تمنا سے ہی تجھپر رخ نیکو سہرا
سہرا تو باندہ لیا گانے سے بہر ہیز چہ خوش
فرق اوس سے نہین کہتا ہی سر سو سہرا

ہے پیامی جو دولہن کا تو چڑہایا سر پر
اسقدر ہو گیا پیارا تمہین محبوب سہرا
پہلے تو رعب نہین دیکہنے دیتا تہا جمال

بنگیا آج نقاب رخ نیکو سہرا
دولہا بنکے کوئی ہوگا کہ سہرا نکلا
آ چہپائے رہے لو گوسن وہ بدرو سہرا

تو حسین خود ہی سہرا ہے کوئی شوخ نکاح
رسم تہی ہو گئی اب کہولدے خوشخو سہرا
یار و اغیار ہر اک کو یہ پسند آتا ہے

تمنے لکہا ہی یہ عاشق کوئی جادو سہرا

سہرا بتقریب شادی تحذائی صاحبزادہ محمد نصیر الدین خانصاحب

بندہا ہی اور بندہا تیرے نصیر الدین خان سہرا
نو بیو نکر زمانے کا ہلا پہر جان جان سہرا
زمانہ کو نظر آجائیگا یان طور کا جلوہ

او مہا گر بزم شادی مین کسی کا نا گہان سہرا
گلے مین تیرے سہر مین جواہر در گل اتنے
کہ یہ کہتا نہین معدن ہے یا ہی گلستان سہرا

فقط اک رسم تہی بے سکے ناداں طعنہ زن ہوتے
دگر نہ تہا حسین دولہا کہان دولہا کہان سہرا
نہ کیون ہو بزم رنگین غیرت سے زمان سہرے دل مین

جوان قسمت جوان دولت جوان نوشہ جوان سہرا
رہین یارب ہمیشہ یہ دولہن دولہا خوش خرم
دعا کرتا ہے دلمین لاکہہ ہو گو بے زبان سہرا

اقارب شاد ہون با مال ہون دشمن جلین حاسد
کچہہ ایسا ہو یہان سہرا کچہہ ایسا ہو وہان سہرا
نہین سہرے کی بو اسمین اسی پر یہ دعوی تہا

پڑھنے کیا لکھا ہے عاشق جادو بیان سرا

چنانچہ قطعۂ تاریخ شادی کتخدائی فرزندان جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب برادر حقیقی حضور پرنور دام اقبالہ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے

ہوئی شادی جو اعداد رئیس نیض گستر کی کہا یہ دوستوں نے شادیان ہوئیں مبارک ہو پئے تاریخ سال کتخدائی ای اسد تم بھی
قران آفتاب و ماہتاب اچھا ہوا کہدو

تاریخ بست و پنجم ماہ مذکور مولوی نخاوت حسین خان سابق بیکار فوجداری سرونج عہدہ وکالت اجینی ہاڑوتی و ٹونک پر مامور فرمائے گئے

اسی تاریخ مہاراجہ اجن سنگھ جی برادر رئیس بوندی کے پسر کی برات جو ریاست جیپور گئی تھی بدستور سابق واپس آتی ہوئی صدر ریاست میں ہو کر گذری اور موضع سونوا میں مقام کیا تین بجے دنکے مہاراجہ اجن سنگھ جی مع دو معزز جاگیرداران راج بوندی کے حضرت وزیر اعظم بہادر بالقابہ کے دولتخانہ پر برنا بر ملاقات تشریف لائے حضرت وزارت پناہ نے تاسواری گاڑی استقبال کیا۔ بعد الفراغ کلمات شوقیہ و رسم عطر و الائچی وغیرہ بعد پون گھنٹہ کے مہاراجہ صاحب موصوف رخصت ہوئے حضرت وزارت مآب کی جانب سے تاسواری گاری مشایعت فرمائی اور سیوجہ ہای شہنی و سپاہ فواکہ و سامان بدستور سابق قیامگاہ پر پہونچائے گئے ۔ بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۳ ہجری مطابق چہارم ماہ فروری ۱۸۹۶ء روز شنبہ جملہ دفاتر و محکمہ جات سرکاری مین بحکم دربار دولتمدار بتقریب ہاتم شاہزادہ ہنری مارس آف ہیٹن برگ و اما دا صغر حضرت ملکہ معظمہ تعطیل دی گئی اور خرائط تعزیت منجانب دربار محکمہ جات عالیہ گورنری و رزیڈنسی راجستان و محکمہ اجینی ہاڑوتی و ٹونک مین بھیجے گئے اسی تاریخ سید محمد سعید الدین احمد صاحب خلف اکبر جناب فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب پیشگاہ سرکار والا سے عہدہ تحصیلداری لیڈی پرگنہ سرونج علاقہ ٹونک پر مامور فرمائے گئے ۔ بتاریخ بست و یکم ماہ شعبان مطابق ششم ماہ فروری سنین صدر یوم پنجشنبہ بہاڑے آٹھ بجے دن کے ای آر کرسویٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان اور سر ٹکر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ فائز دار الریاست ہوئے ۔ وکلای ریاستہای راجستان انگریزی فوج پلٹن و سواران رسالہ ہمرکاب تھے بنگلہ واقع کوچہ پر قیام فرمایا لشکر کا میدان پائین کوچہ مین قیام ہوا وقت تشریف آوری حضور والا نے مع حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر سرداران خاندان نے استقبال کیا اور اوی روز کوٹھی نظر باغ مین دربار منعقد ہوا جس مین سرداران خاندان و معززان و اہلکاران ریاست جمع تھے دو بجے دنکے صاحب کلان بہادر مع فرسٹ اسسٹنٹ صاحب بہادر و پولیٹکل اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور تشریف فرما ہوئے ہنگام ملاقات توپخانۂ معلّٰی سے سلامی اتوپ عمل مین آئی بعد الفراغ کلمات شوقیہ و عطر و پان صاحبان بہادر رخصت فرمائے قیامگاہ ہوئے اور سلامی حسب دستور سر ہوئی ۔ بعد آدہ گھنٹہ کے حضور پرنور السرور مع حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر سرداران اہل خاندان بنا بر ملاقات بازدید صاحب کلان بہادر کے قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور معمولی خوقیہ

گفتگو کے بعد واپس تشریف لائے شکوہ ۹ بجے مخاطب دربار دولت مدار جلسۂ دعوت صاحبان والاشان عمل مین آئی۔ اس جلسۂ خاص مین حضور والا نے ایک مختصر اسپیچ زبان فیض ترجمان سے دوبارہ انشراح شرکت جلسۂ دعوت بمضمون شکریہ ادا فرمائی چنانچہ نقل اوسکی بجنسہ درج ذیل ہے۔

آج میرے واسطے نہایت مسرت افزا موقع ہے کہ مین اپنے معزز مہمانونکو اس جلسہ مین شریک دیکھتا ہون اور مسٹر مارٹنڈیل صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ اسلسلہ اپنے دورہ کے میری ریاست مین اول مرتبہ تشریف لائے ہین۔ مسٹر مارٹنڈیل صاحب ولیمڈی مارٹنڈیل صاحب نے آجکل رات جلسۂ دعوت مین شریک ہوکر مجھے مسرت بخشی ہے۔ اونکا مین تہ دل سے شکر ہون۔ میرے واسطے یہ تازہ خوشی کی بات ہے کہ کپتان بروس صاحب بہادر جو پہلے میرے زمانۂ نابالغی مین میری ریاست کے پولیٹیکل اجنٹ تھے اونکے پھر اسوقت میرے معزز مہمان کی جماعت مین شامل ہین۔ مین نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہون کہ آپکے اسلاف نے میری ریاست کی بہتری و خوشحالی کی غرض سے اپنے مشورونکا ہمکو مرہون منت بنایا ہے۔ تھوڑا عرصہ گذرتا ہے کہ خاص آپکی جانب سے بھی ایسی ہی مفید اصلاحین اور لطف آمیز مشورے صرف کپتان ہنک سنڈیکٹ صاحب بہادر سی ای اے پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کے ہوے ہوئے گئے ہین جنکی مین نہایت قدر کرتا ہون اور مین اونکی تکمیل کرونگا جہانتک کہ وہ آسانی کے ساتھ عمل مین آسکین۔ میری آرزو ہے کہ وقتاً فوقتاً اسی قسم کی امداد اونکی آپ سے حاصل کرتا ہون۔ میرے معزز دوست مسٹر رابرٹ کراسٹویت صاحب بہادر سابق اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے میری ریاست کی منفعت کی غرض سے پرگنہ چیڑہ مین ریلوے جاری کرنے اور اس ضرورت سے فیصدی چار روپیہ سود پر دربار گوالیار سے قرض لیے کی بابت جو مفید تجاویز گورنمنٹ انڈیا کی خدمت مین بھیجی تھین اور گورنمنٹ نے اونکی منظوری فرمائی اس احسان کو مین کبھی فراموش نہین کرونگا میری ریاست کے صدر مقام کو ریلوے کے سلسلہ سے ملائے جانے کی بابت جو تجویز ہے اوسکی نسبت مین امید کرتا ہون کہ برٹش گورنمنٹ کی بابرکت حکومت مین جسطرح اکثر دیسی ریاستین ریلوے کے پرفوائد نتایج سے حظ اوٹھا رہی ہین اب میری ریاست بھی اوس سے محروم نہ رہیگی۔ مین اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہون کہ اس ریاست کے بانی بندوبست کا اجرا میری حکومت کی تواریخ مین کچھ کم وقعت معاملہ نہین ہے۔ میرے بزرگون کے عہد حکومت مین آراضی اور رقبہ ریاست کے متعلق کوئی امر واضح طور پر معلوم نہ تھا۔ اس بندوبست نے ہر بات کو اوس تاریکی سے نکالکر صاف اور روشن کردیا مین اپنے تمام یورپین احباب کا شکر ہون جنھون نے اس انتظام کی تکمیل مین مجھے پوری مدد دی ہے۔ گو بندوبست حال کی جمع سابق کی کسیقدر کمی کے درجہ پر ہے لیکن مین جانتا ہون کہ اس بندوبست کی موجودہ تجویزین آخر کار ریاست کے حق مین نہایت مفید ثابت ہونگی۔ مین اپنی مختصر تقریر کو اب اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ اللہ تعالی ہمیشہ حضرت ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی شفیق حکومت کا

سایہ عرصہ دراز تک ہم پر قائم رکھے اور انکی عمر میں برکت دے اور ہمکو انکی اطاعت اور فرمانبرداری اور رضامندی کے وسائل حاصل کرنے میں ہمیشہ سرگرم و مستعد رکھے۔ آخر میں میری آرزو ہوئی کہ میرے معزز مہمانان سفر از تبدیل صاحب بہادر رویدی صاحب کا جام صحت نوش کرکے اس جلسہ کی مسرت کو دوبالا کیا جائے۔ بعد الفراغ طعام آتش بازی چھوڑی گئی اور بین باجے نے سلامی ادا کی دس بجے پر جلسہ برخاست ہوا۔ بتاریخ بست و دوم ماہ شبان المعظم مطابق ہفتم ماہ فروری سنین صدر اسکول صدر و شفاخانہ و دارالشفاخانہ و جیل خانہ و بیع خانہ و کتب خانہ بمعیت حضرت وزارت مآب بالقابہ ملاحظہ فرمایا ایک بجے جناب نائب صاحب سے اور دو بجے حضور انور دام اقبالہ سے تحایف کی ملاقات ہوئی چار بجے مہمان کونسل و بعض سرداران ریاست ملاقی ہوئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ شبان المعظم مطابق ہشتم ماہ فروری سنین صدر روز شنبہ سات بجے دنکے صاحب کلان بہادر تشریف لے گئے حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے رسم مشایعت ادا فرمائی۔ اور شلک اتواب سلامی حسب معمول عمل میں آئی۔ منجانب دربار و سرداران سرحد سرکار برسم مشایعت بھیجے گئے۔ بتاریخ دہم ماہ فروری صدر سنہ مذکور صاحب بہادر راجٹ ہاڑوتی دٹونک بتقریب دورہ موضع سونواغلاقہ ریاست ٹونک میں تشریف لائے۔ اسی تاریخ معتمد اجارجن سنگھ پیس بوندی کو خلعت بدین تفصیل دیا گیا۔ تفصیل خلعت یہ ہے۔

معتمد	عہ	چوبدار	صہ
دوشالہ یک	سیلا یک	دستار یک	سیدہ بارسی یک دستار یک

بتاریخ دوازدہم ماہ فروری سنہ صدر نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ محل سوم حضور انور دام اقبالہ حج بیت اللہ شریف سے فائز دارالریاست ہوئیں۔ اسی تاریخ بروز چارشنبہ معتقد کلاں محمد گوہر علیخان خلف محمد حسن علیخان مرحوم جاگیردار بہت گڈہ و پیرگنہ چڑاؤ و علاقہ ریاست ٹونک با دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب بمرض دق وقوع آیا۔ اسی تاریخ اعزالامراء الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ کی والدہ صاحبہ نے اس دار ناپائدار سے انتقال کیا۔ بتاریخ سوم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق بیست و ہفتم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۶ء روز شنبہ آٹھ بجے دنکے مسٹر مکے صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی دٹونک دورہ رہبات تحصیل حلقہ سونواغلاقہ ٹونک سے فراغت حاصل کرکے فائز دارالریاست ہوئے بسبب امتناع صاحب بہادر موصوف توپوں کی سلامی سر نہ ہوئی۔ اسی ایام میں شادی کتخدائی جناب صاحبزادہ محمد عبدالمجید خان عرف آغا عیر خلف صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب برادر حقیقی حضور انور دام اقبالہ فرخندہ اختر صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر ولیعہد ریاست بمرض ملہور آئی چنانچہ تاریخ حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے یاد گار ہے

این شادی کتخدائی یار رب	فرزند رئیس فیض بنیاد	بر نوشہ و والدش مبارک	باشد بطفیل نون و الصاد

گفتم استاد از برای تاریخ ۱۳ فرخنده و شاد و دلشاد باد

چونکہ صاحبزادہ موصوف نے حسب آئین اہل ہند سہرا نہیں باندہا تھا پنانچہ صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق نے یہ سہرا بھی بطرز نو کہا ؎

رسم کفار تھی آغا نے نہ باندہا سہرا	جبکہ ہو عقد ہی فاسد تو کہا کا سہرا	ہو نہو چند سبب سہرہ کی ایجاد کے ہون	
ورنہ بیکار تھا بے لطف تھا بیجا سہرا	یا یہ ہوگا کوئی بدشکل سا دولہہ ہوگا	اوسکی بدروئی چھپانے کو ہو باندہا سہرا	
یا یہ ہوگا کہ نظر دولہہ کی ہوگی چربانک	منہ کو دیکھہ نہ لے اس لئے نکالا سہرا	منہ جو دیکھنے سے اور کے آئے موجد	
اسمین دو وجہین ہین دونونکو ہی زیبا سہرا	یا تو دیکھا ہے جسے اوسکو نہو نیچ کہین	یا دولہن سے کوئی اچھا ہو تو کٹکا سہرا	
یہی باعث ہون تو دولہہ ہمان عجون سے پاک	پھر ہر کیا ہے جو اوس نے نہین باندہا سہرا	عورتین اس لئے سہرون کی ہین کرتی تاکید	
نوشہ کو تا کتی ہین اوسکا ہے پردا سہرا	وہ تجھے نام دہرین گر تو قباحت کیا ہے	ہم مین تو پہلا ہے جس نے نہین باندہا سہرا	
نام کہتی ہین کہ پنہان ہے تری ناموری	یا گلوز رہین جسے کہتے ہین سہرا سہرا	غیر حق جو ہو کبھی اوس سے سر کار نہ کہہ	
ہے مبارک تری شادی کہ نہ آیا سہرا	حق نہ وہ جائے دلہن کا کوئی رکھے نظر	تا وہ تابع رہے عاشق نے یہ لکھا سہرا	

بتاریخ بست و پنجم ماہ فروری سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر نے سلح خانہ نہ کا وی کو معائنہ کیا اور نظر باغ مین آکر حضور انور سے ملاقات کی نائب صاحب ہمراہ تھے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ فروری سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر علیگڈہ عاقر ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے وہان سے بنارس شکار کو موضع کروارہ گئے مگر کچھہ شکار نہوا اسی تاریخ سرکار والا علیگڈہ تشریف لے گئے سلامی اتوپ سر ہوئی پھر حضور والا وہان سے روانہ ہوکر کروارہ ہوئے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمراہ تھین اور صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر بطوت جنگ اور صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر بدیر جنگ و صاحبزادہ محمود رفعت صاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خانصاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب ہمراہ تھے بعد فراغت نماز ظہر سرکار شکار کو تشریف لے گئے کچھہ شکار نہوا پھر صاحب ایجنٹ بہادر کو لیکر حضور والا کروارہ کے پہاڑ پر گئے ہانکہ شروع ہوا ایک نیل نکلا وہ شکار ہوا اور کچھہ نہ ملا قریب مغرب دربار مع صاحب ایجنٹ بہادر واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری سنہ صدر حضور انور مع صاحب ایجنٹ بہادر شکار کو گئے اور چور کمال کا ہانکہ ہوا ایک شیرنی نکل ماری گئی شام کو صاحب ایجنٹ بہادر حضور انور خیام گاہ پر تشریف لائے اور اسی تاریخ بخشی الملک بہادر ٹونک سے آکر شرف لشکر ہوئے بتاریخ بست و نہم ماہ فروری سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر مع صاحب دیگر نامعلوم الاسم دربار کی ملاقات کو آئے عطر و پان ہوا پھر وہ صاحبان

موصوف بجانب اندرگنڈہ روانہ ہوئے اور اسی تاریخ دربار دولتمدار کروڑیہ سے علیگڈہ واپس تشریف لائے شام کو آرام فرمایا
علی الصباح روانہ ہوکر مع الخیر ٹونک مین داخل ہوئے۔ اسی تاریخ معتمد پٹیالہ مع چار کس مفصلہ ذیل بنابر تعزیت نواب محمد علیخان
صاحب بہادر آئے منجانب حضور ایک چوبدار مع کالسکہ بناس پر لینے کو گیا وہان سے آکر ڈاک بنگلہ پر ٹھہرائے گئے حسب تفصیل
ذیل آدمی ہمراہ معتمد تھے۔ محمد حنیف خان عزیز معتمد۔ طالب حسین عزیز۔ ہدایت حسین عزیز چتہ برج چوبدار۔ پیر بخش ملازم معتمد۔
معتمد کو سب سامان ضروری کا انتظام ہوا کھانا باورچی خانہ سے بھیجا گیا چندی حسب شرح جاری ہوئی اور چونکہ چوبدار مہمند تھا
ایک سیر شیرینی مقرر کی گئی بعد ازان ہمراہیان معتمد سے دو عزیز واپس گئے معتمد نے سرکار والا مین حاضر ہوکر خریطہ پیش کیا معتمد مذکور کو
خلعت رخصتانہ نہین دیا گیا صرف کرایہ از ٹونک تا جیپور دیا گیا۔ بتاریخ یکم مارچ ۱۸۹۶ء حافظ حسین صاحب عرب بغدادی کہ
خاندان حضرت غوث صمدانی قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہین اور حضرت سجادہ نشین صاحب مزار
رحمت باحضرت غوث ابرار کے حقیقی ماموں ہین فائز دارالریاست ہوئے۔ منجانب ریاست انکی فرودگاہ اور طعام اور دیگر تواضع
کا اہتمام پورا پورا کیا گیا اور بتاریخ ہفتم مارچ تاجدار بیگم صاحبہ ہمشیرہ نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ محل دوم سرکار والا ریاست اجمیر سے
وارد ٹونک ہوئین اور اپنی بہن کے پاس ٹھہرین اور چندی سرکار سے حسب معمول مقرر ہوئی۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور سنہ
صدر کپتان حافظ سید محمد صاحب ناظم پرگنہ سرونج منجانب ملازمت گاہ روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور حافظ
سید حسین بغدادی سرکار سے رخصت ہوئے جائداد اہل عرب سے چار سو روپیہ رخصتانہ دیا گیا۔ بتاریخ بست وششم ماہ مذکور رات
بجے دنکے بندگان حضور پرنور دام اقبالہ بنابر سیر وشکار موضع سندبڑہ کی پہر مین مع حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ وجناب صاحبزادہ
احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ مع جوانان اردلی خاص تشریف فرما ہوئے یہ موضع ریاست سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔
بتاریخ سی ام ماہ مذکور سنہ مذبور حضور پرنور السرور نہضت فرمائے ریاست ہوا ہوئے۔ بتاریخ سوم ماہ اپریل ۱۸۹۶ء
تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبدالتواب خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ کی۔ دختر نیک
اختر صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خانصاحب والی ماموں نوشہ سے بصد حسن احتشام بعرض ظہور آئی اس جلسہ مین حضور انور بکمال شوق
افروز تھے۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور مسٹر کر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دارالریاست ہوئے حسب دستور
سلامی سرہوئی پیشوائی نہین ہوئی۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر بالقابہ وصاحبزادہ محمود خانصاحب
بہادر تہور جنگ وصاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ صاحب اجنٹ بہادر کی ملاقات کو بنگلہ پر تشریف لے گئے

بتار یخ ششم ماہ مذکور سیٹھ ہیمیرل ساہوا جمیر وارد ٹونک ہوئے سید احمد نائب بخشی الملک مع دس سوار صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر کے بلغ تک گئے۔ بتار یخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد یوسف علیخان خلف صاحبزادہ محمد یعقوب علی خان ابن قلعدار مرحوم کی دختر فرخندہ پیگر صاحبزادہ عبدالعلیخان عم نوشہ سے بصد زیب وزینت بعرض ظہور آئی بتار یخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ محمد عبدالعلیخان با دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ بہزار تزک واحتشام منعقد ہوئی اس تقریب فرحت قریب مین حضور سعادت نشور رونق افروز ہوئے۔ اسی تار یخ سیٹھ ہیمیرل سرکارین سلام کو آئے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ نذر کئے اور بھاگ مل نے پکمہ نذر نہین کیا۔ بتار یخ سیزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے اور رنگین کوٹھی مین حسب دستور ملاقات ہوئی۔ بتار یخ ہیجدہم ماہ مذکور تاجدار بیگم صاحبہ رخصت ہوئین سرکار سے مفصلہ ذیل خلعت دیا گیا۔ پارچہ ملابیہ

تقریب۔ اسی ایام مین پیشگاہ دربار دولتمدار سے جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم ناظم پرگنہ پٹاوہ وعلاقۂ ریاست ٹونک۔ خطاب (مفخر الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر نصرت جنگ) سے مزین ومفتخر فرمائے گئے بتار یخ بست وچہارم ماہ مذکور سنہ صدر سیٹھ ہیمیرل روانہ جیپور ہوئے۔ بتار یخ بست وششم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر نے جیل و شفاخانہ کو معائنہ فرمایا اور حضور والا سے صاحب اجنٹ بہادر نے پانچ بجے دنکے عیدگاہ باغ مین ملاقات کی۔ اور بتار یخ بست وہفتم صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک دارالریاست سے بجانب چماوتی دیولی روانہ ہوئے۔ اتواب سلامی سرہوئین۔ اسی تار یخ مولوی سخاوت حسین خان وکیل حاضر باش اجنٹی ہاڑوتی وٹونک بجانب چماوتی دیولی روانہ ہوئے۔ بتار یخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۶ء مسٹر مکرصاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی وٹونک چماوتی دیولی سے بھصول رخصت تہ ماہ بجانب ولایت خود تشریف فرما ہوئے صاحب بہادر موصوف کی انجارجی میجر بیل صاحب بہادر کمانڈنگ ارریگولر فورس کرینگے۔ بتار یخ بست وششم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق دہم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۶ء سید محمد حسین صاحب بسمل کو سرکار والا سے خطاب مفصلۂ ذیل عطا ہوا و شیرینی مین حضور انور نے سید صاحب موصوف سے مشورہ لیا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بمجنسہ درج ذیل ہے۔

سیادت وشرافت انتساب فضائل وشمائل مآب سید محمد حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ بواید حسن لیاقت وسخن گوئی تہاری کے حضور ما بدولت شعر وسخن مین تم سے مشورہ فرماتے ہین لہذا ازراہ مزید احترام تفضلات وبنظر قدر افزائی وتوجہات بخطاب (ملک الشعرا لسان الملک) تمکو معزز ومتاز فرمایا جاتا ہے۔ چاہئے کہ پروانہ ہذا کو سند اپنے پاس رکھو فقط

مرقوم ۱۰ سی سنہ ۹۶ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳ ہجری بموجب حکم حضور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ کونسل دربار ٹونک۔ بقلم کرپا نرائن روزنامچہ نویس و فتر والا الانشاء بتاریخ یازدہم ماہ مئی سنہ صدر صاحبزادہ محمد ادریس خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد ایوبخان صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل کی شادی کی قدیمی باوخستہ صاحبزادہ یعقوب علیخان صاحب قلعدار عمدہ اہتمام و امیر ارشکوہ سے عمل مین آئی جانبین سے تمام مراسم متعلق تقریبات پوری کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی سے عمل مین آئی۔ بندگان حضور انور دام اقبالہ بھی رونق افروز رہے تقریب مذکورہ بعہدہ و پرسی اور حسن خوبی کے ساتھ اختتام کو پہونچی اس تقریب فرحت قریب مین بموافق حسب فرمائش بنا بر تحفظ ارباب نشاط یہ سہرا کہا ؎

ایسا دیکھا ہے کسی نے کہین اچھا سہرا
رشک خورشید ہی ہر ے کا ہرا پیارا سہرا
ہمسطرف آنکھ اوٹھائی نظر آیا سہرا

میری نظرون مین بسے کا یہ سمایا سہرا
رنگ محفل کو دکھا کر نہ لبھائے کیونکر
ہے رنگیلا مرا بنڑا تو رنگیلا سہرا

دیکھنے والے بھی کہتے ہین کہ ماشاءاللہ
دولہہ ایسا نہین دیکھا ہے نہ ایسا سہرا
بانکپن کیون نہ دکھائے یہ جہان کو اپنے

بانکی مالن نے عجب گوندھا ہی بانکا سہرا
دل ہی فرہاد مرا حسن اگر ہے شیرین
قیس مجنون ہی اگر دل تو ہی لیلی سہرا

کیون کھلے غنچۂ خاطر نہ مرا جو اہو نکا
خندہ پیشانی ہے نوشہ تو شگفتا سہرا
اپنے جامے مین نہین پھولا سماتا ہے آج

اہل محفل کی نظر مین یہ سمایا سہرا
دیکھکر اسپہ درودین نہ برسین کیون بنڑے
جلوہ حسن خداداد ہے تیرا سہرا

میرے مونگے ہین جڑے لعل زمرد مین بہت
زر و یاقوت و گہر سے ہی بنایا سہرا
دیکھنا دولہہ ہے کس شان سے دربار بنا

کیسا پیارا مرا بنڑا ہے پیارا سہرا
دیکھکر اوسکو نہ حیران ہون کیونکر آنکھین
صورت آئنہ ہی صاف سراپا سہرا

آبرو خوش رہین دنیا مین دولہن اور دولہہ
تاریخ ماہ منور پہ ہے بالا سہرا

ظرافت بہ سمدھن

جب سادگی پہ بھولی مری آتی ہی سمدھن
اوس بات مین سمدھی سے بھی شرماتی ہی سمدھن
ہم پان لگائین تو کرے غصہ سے منہ لال

لو اور سنو غیرون سے لگواتی ہی سمدھن
ٹھمری کوئی آواز رسیلی سے سناوے
سمدھی سے بھلا لاگ بھی بٹھلاتی ہی سمدھن

لتے ترے لے ڈالیگا سمدھی ابھی تم مین
کیون کپڑے یہ غیرون سے تو پہراتی ہی سمدھن
منت سے نہین آئی منانے سے نہین آئی

یہ جذبۂ دل ہی کہ چلی آتی ہے سمدھن
سمدھی کو نہین دیکھتی ہے آنکھ اوٹھا کر
پھیرا ور دوسے بیواسطہ کرواتی ہی سمدھن

رکھدینگے کوئی ہم بھی کہ ہین نام کے استاد
کیون نام ہین اردو سے رکھواتی ہی سمدھن

ایضاً

تم تو ساقون ہی سنگار آج کراؤ سمدھن
اپنے سمدھی کو ذرا روپ دکھاؤ سمدھن

شرم کی بات ہے کیا آنکھ ملاؤ سمدھن
چوٹی کروا کے ذرا مانگ میں سندل بھی بھرو

مسکا تم نے نہ لگایا ہے تو اب لگوا لو
ناچ اور گا کے ذرا بہاؤ بتاؤ سمدھن

دیکھو پاس آ کے مرے ہار گلے ڈلواؤ
تم نہ بہر جانو تو سمدھی سے بہراؤ سمدھن

آج وہ باپ سے دولہا لے کر آؤ سمدھن
جو بڑا کار ہو دشوار بقول اوستاد

اور انہیں دنوں میں صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب کی بہو صاحبہ جنکے شوہر نے پہلے ہی دار فانی سے رحلت فرمائی تھی انتقال کیا۔ ہم تعزیت خاص طور پر عمل میں لائے گئے۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور بوقت چار بجے دن کے بتقریب جشن جوبلی ایک عالی شان دربار حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا ترتیب دیا گیا۔ اس دربار میں سرداران خاندان اور سرزا لکاران ریاست شریک تھے بندگان حضور انور دام اقبالہ کے رونق افروز ہوتے ہی صاحبان دربار تنظیم کو کھڑے ہو گئے۔ منشی فضیل حق صاحب میر منشی ریاست نے ایک طویل اسپیچ ریاست حضور انور دام اقبالہ باواز بلند پڑھی جسمیں مراتب سپاس و شکر گزاری و انعقاد دربار برتھش گورنمنٹ و اظہار مزید خوشنودی بانعقاد دربار جشن مع صوفہ بیان کئے گئے ختم اسپیچ پر تواب جشن مہر کی گئیں بن باجے بجتے رہا عطر و پان اہل دربار کو ہوا دفاتر ریاست میں تعطیل دی گئی چھ قیدی رہا کئے گئے مساکین اور محتاجوں کو کھانا کھلایا گیا۔ پھر دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر جناب نائب الریاست صاحب بہادر بموقع تعطیل عید الضحیٰ برای شکار بموضع آملی علاقۂ علیگڈھ پرگنۂ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر رابو دامودر داس مہتمم خزینہ دیسر ٹنڈنٹ محکمہ تعمیرات بحصول رخصت اپنے وطن مالوف کو گئے۔ بتاریخ یکم ماہ جون ۱۸۹۷ء جناب نواب محمد حامد علیخانصاحب بہادر والی رامپور کو ریاست کے اختیارات پورے پورے بخناب گورنمنٹ ملکہ معظمہ قیصر ہند دئے گئے بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر ایک بڑا دربار باجتماع جمیع ارکین ریاست منعقد ہوا ہنگام دربار قبل ازین کہ حاضرین دربار نذرین پیش کریں نواب صاحب بہادر موصوف نے اسپیچ کھڑے ہو کر ارشاد فرمائی۔ اے حاضرین دربار مجھے سات برس سے جسوقت کا انتظار تھا الحمد للہ کہ وہ وقت آپہونچا۔ گورنمنٹ نے مجھے کامل اختیارات عطا فرمائے کونسل ٹوٹ گئی میں جانتا ہوں کہ شکست کونسل سے میری رعایا مجھ سے بھی زیادہ خوش ہی میں ہمیشہ رعایا کی ترقی اور بہبودی مدنظر رکھونگا۔ نواب اسحاق خانصاحب بہادر کو جو ایک خاندانی معزز برٹش گورنمنٹ کے اعلیٰ درجہ کے عہدہ دار ہیں اور میرے بزرگون کے دوستانہ تعلقات انکے بزرگون سے پچاس برس کے عرصہ سے ہیں میں اپنا مدار المہام مقرر کرتا ہوں اسوقت جتنے بڑے عہدے ہیں وہ پہلے اہل شہر کو دئے اور آئندہ بھی مجھے ہر طرح سے

انکا خیال رہیگا۔ اسکے بعد جملہ حاضرین دربار نے پیشگاہ ریس موصوف مین نذرین پیش کین۔ اتوار سلامی سرہوئین۔ غرض جو سامان جس کا چاہیے وہ سب مہیا اور موجود تہا یہ جلسہ ساڑہے سات بجے سے ساڑہے آٹہہ بجے تک رہا بعد ازان دربار برخاست ہوا۔

بتاریخ چہارم ماہ جون سنہ صدر حضرت نائب الریاست صاحب بہادر بالقابہ موضع آلی سے داخل ریاست ہوا ہوئے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سیوت جنگ وصاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور انور دام اقبالہ ومرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل بہی اس موقع پر شریک شکار تہے ایک تیندوا اور سانبہر اور ہرن جناب نائب الریاست صاحب بہادر نے خاص اپنی بندوق سے شکار کئے اور دوسرے صاحبون نے بہی جانور شکار کئے۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ صدر یوم جمعہ پانچ بجے دن کے جشن سالگرہ بندگان فیض منزلت حضور لامع النور دام اقبالہ غایت تکلف اور زیبائی سے ترتیب دیا گیا اس جشن عالی مین سرداران خاندان وممتازان واہل کاران وجاگیرداران مدعو تہے لباس زعفرانی وگلابی وغیرہ حضار سرکاری جلسہ کے زیب تن تہا دیوانخانۂ خاص مین یہ دربار ترتیب دیا گیا۔ فوج دسرود مین باجہ سرخ کمپنی پلٹن کے آراستگی موقع بموقع تہی نذرین حضوری اہل دربار کی جانب سے پیش ہوئین توپین خوشی کی بیرون دروازۂ قلعہ معلی سرہوئین طعام پر تکلف کہلایا گیا آتش بازی چہوڑی گئی شب کے ایک بجے تک یہ جلسہ نہایت فرحت وانبساط کے ساتہہ رہا ایک روز کی تعطیل اہل دفتر کو دی گئی ہجوم تماشائیان بکثرت تہا مولف نے اس تقریب مین قصیدہ پیش کیا

در بہاران نہ ہمین خندۂ گل شور نشاست
کز دامن سرو قسم مرغ مؤذن برخاست

آب بر کاغذ ابری خط گلزار نوشت
سرخ و زرد آنکہ بہ پیمانہ نمایدش راست

خواستم نقش امیدی بچمن بنشانم
گویم از نکہت پیراہن یوسف برخاست

تا مہ انقش نگین مہ و خورشید بود
سایۂ مرحمت او بجہان ظل ہماست

ہست در شرع تخلص چو خلیلش آرے
خضر در ریزہ کند از رشحۂ کلک بجاست

بہ بلبلان راہ بچمن غنچہ نگہدار نواست
مائل باغ و بہارست کدامی ساقی

شفق سوسنی و یاسمنی ارض و سماست
خواب راحت بشب زلف گرہ گیر نسیم

تا کرا زرہ ہوس بوی بہاران برخاست
دال ٹونک کہ بود دست رعیت پرور

گر شود حلقۂ انگشتریش افلاک سزاست
دل صافش کند از آئنہ زائل حیرت

فیضش از دیدۂ صاحب نظران پردہ کشاست
نیست در فن سخن ہمچو کس استاد چو او

کاغذ فاختہ یافت بہاران بہ چمن
نرگس از دوختن چشم بجایش شہلاست

فرق در عاشق و معشوق بود یکرنگی
کہ سحرگاہ بآہنگ چمن سخلہ ساست

فترۂ بندگی کرد سخن را سرسبز
زان سنزوار بہا و افسر او رنگ دلو است

بحر و کان چشم بدریوزۂ او دوختہ اند
ہمچو من طوطی تصویر عکسش گویاست

زندگی بخش سخن آب حیات معنی
گر کند جزو کشی ناطقہ پیشش برجاست

زیر یک پیرہن اعجاز لبا و چو مسیح
میتوا ندکہ زند نقش نشست و برخاست
موہو معنی باریک بود و پیوستہ

بیت ابروش بفرمان الٰہی طغراست
سخنی نیست کہ پا بوسی شعرش نکند
میتوان گفت کہ سر کوب خیال شعراست

بسکہ پیچیدگی زلف سخن میداند
ناخن سایۂ فکرش بیقین عقدہ کشاست
فکر سر رشتۂ نازک سخنی دارد بدست

زین سبب مو قلمش صورت اندیشہ شناست
چو عجب طلعت خورشید فتد از نظرش
طبع ابکہ دراندیشہ طرازی بالاست

اگر گریبان او گرد بادِ صحرا بوئے برد
دامن یاسمن دل شدہ از خجلت راست
سایہ اش بر سر اقبال سلامت باشد

آبرو بلبل کلکم ستہ نم بدعاست
موجب روشنی مردم احباب بود
آنچہ در مدنظر کوری چشم اعداست

بتاریخ دوم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء صاحبزادہ محمد ضیاء الدین خان خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالحمید خان بہادر مظفر جنگ نے کہ ایک عرصہ سے بعارضۂ ضعف معدہ وغیرہ علیل تھے اب تھوڑی مدت سے بنا بر تبدیل آب و ہوا و علاج بمقام کانپور گئے تھے ہین انتقال کیا۔ بتاریخ بست و یکم ماہ محرم الحرام ۱۳۱۴ ہجری مطابق سوم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء فرمان عالیشان حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بوسلطنت خریطہ محکمۂ جنتری ہاڈروتی و ٹونک باظہار خوشنودی و شکرگزاری موصول دربار و اقتدار ہوا اوسکی نقل بجنسہ بنا بر عبرت ناظرین بنگین درج کیجاتی ہی۔

افسوس ہزار افسوس کہ ایک ایسی نوبت بار دیگر پیش آئی کہ جسکے باعث ہم اپنے خیر خواہ و صداقت شعار رعایا کے حق و سچی ہمدردی اور غمخواری خواہون نے ایسی دلگداز مصیبت کی تقریب پر جو ہم اور ہماری دختر عزیزہ حضرت شاہزادی معظم شاہزادی پرنس ایڈی آف مارگ پر طاری ہوئی ہے ظاہر کی اوسکی شکرگزاری کرتے ہین فی الحقیقت ہم اس بے بحر مصیبت مین گویا غرق ہو گئے ہین اور بیکسی ہمارے لیے یہ بلا دوگنا ہی اولاً یہ کہ داماد عزیز و محبوب قوۃ الاعضا و راحت القلوب فوت ہو گیا ہی جسکے پرتو رخ سفید کی تجلی ہمارے گھر کے لئے آفتاب کی کرنون کا کام دیتی تھی و دوم یہ کہ ہماری سخت سخت شاہزادی مومی الیہا اپنے شریف و معزز جان نثار و محبت و ثار شوہر سے مفارقت نصیب ہوئی کہ اون دونون مین اتفاق یگانگی و رابطہ محبت دیکھتی اسقدر مضبوط و مستحکم تھا کہ ایک جان دو قالب کہا جائے جب ہم اس قصۂ پر درد کو دیکھتے ہین اور اوس دختر عزیزہ کے غنچۂ مراد کو باد خزان تفرقہ سے سوختہ و پژمردہ پاتے ہین حالانکہ وہ دختر عزیزہ ہماری نظرون سے کبھی جدا نہین ہوئی سچ تو یہ ہے کہ یہ بلای بیدرمان بلکہ حادثۂ مالایطاق نظر آتا ہے لیکن وہ ہمدردی عام و غمخواری خواص و عوام جو کافۂ رعایا و طائفۂ برایا نے ضمن چہ شریف ایسی رقت قلبی خلوص دلی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین۔ ہمارے اور ہماری دختر عزیزہ کے دل مین اسقدر موثر ہوئی ہے کہ ہم دونون کے لئے تائید و تقویت بلکہ تسلی و تشفی کا باعث کلی ہوتی ہے ہم یہ خواہش رکھتے ہین کہ ہم اون ساری خوش خدمتون کے عوض مین اپنی پوری رضامندی و خوشنودی کا اظہار کرین جس کے علاوہ

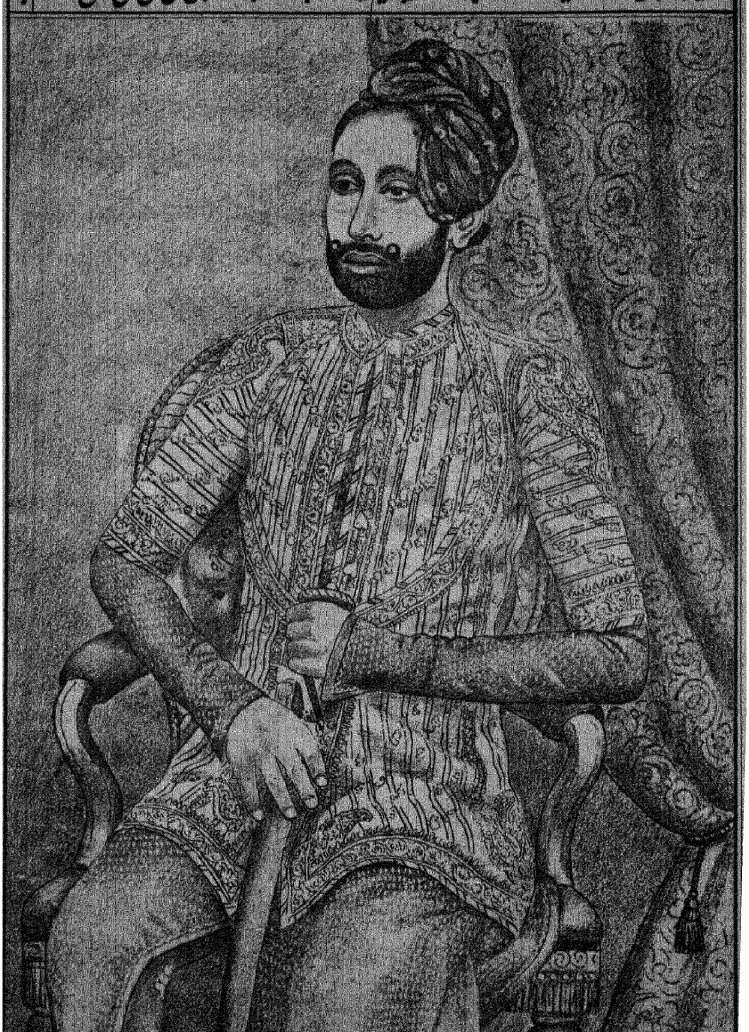
یہ بی خواہش ہی کہ اوس عزیز و شجاع شاہزادہ کے حق مین جو ہماری رعایا نے تعریف و تحسین کی ہی ازین رو کہ اولین مردانہ وار اپنے وطن پر جان نثار کی اوسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرین۔ الحق کہ ہماری دختر عزیزہ از روی رضا و تحمل و تسلیم و توکل ایسی نظیر ہے کہ جسکی تقلید کرنی سب پر فرض ہے فقط و کٹوریا۔ بفضل خدا ملکہ معظمہ قیصر ہند۔

بتاریخ پنجم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء جناب افضل الامرا منتظم الملک صاحبزادہ حافظ عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ نائب محکمہ گیلانی و فوجداری کانپور سے بعد تجہیز و تکفین اپنے نخت جگر صاحبزادہ رضاء الدین خان کے فائز دار الریاست ہوئے جملہ اعزہ و اقربا سرداران اہل خاندان و معززان ریاست برسم تعزیت صاحبزادہ صاحب موصوف کی کوٹھی پر جمع ہوئے اور بصد سرگرمی و ہمدردی مراسم عزاداری عمل مین آئی۔ اسی تاریخ غلام علی پہلوان عرف غلام مع شاگردان خود داخل دار الریاست ہوا۔ پندرہ روز قیام پذیر رہکر واپس گیا۔ دربار سے خلعت یا چہ وزر نقد عطا ہوا۔

بزم خلیل

بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ ہجری مطابق بست و چہارم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء روز دوشنبہ حسب الحکم حضور پر نور سعادت نشور رونق بخش نزدیک و دور بندگان عالی متعالی سیحادم خضر شیم انجم حشم قمر خدم اریکہ آرائے دولت و اقبال مہر سپہر جاہ و اجلال کاؤس کوس فریدون فر سکندر ور منوچہر چہر سیاوش وش مؤید بدیہ تہمتن تن سہراب رزمن آفتاب آسمان امارت و سروری اختر برج جلالت و برتری ابو النصر المؤید من عند اللہ نواب فلک بارگاہ سمی خلیل اللہ حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ و نوالہ۔ یہ مصرع طرح دیگیا۔ (نہین منظور لب یار کو صحت میری) بزم مشاعرہ بمکان جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر شہر بوقت نو بجے شب کے منعقد ہوئی فی الحقیقت اس ریاست مین محفل مشاعرہ اسقدر دھوم دھام سے آجتک نہین ہوئی۔ جملہ شعرائے نامی گرامی شریک جلسۂ صحبت ہین اپنا اپنا رنگ سخن دکھا رہے ہین

شبیہ جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای والئی ٹونک دام اقبالہ



مطبع مجتبائی حیدرآباد

اول ہر ایک شاعر کے حال کی کیفیت زبان بعد صورت کی وجاہت من بعد نتیجہ طبع کی حالت درج ہے۔ ابتدا میں کلام طرح بطرح اہل خاندان وغزلہای غیر طرح شعرای سحر بیان علی قدر مراتب اس غرض سے درج تذکرہ ہیں کہ غزلہای مطروحہ کا سلسلہ علاوہ اہل خاندان کے آخر میں بقیہ حروف تہجی قرار دیا گیا ہی منقطع نمو بصداق ہوالاول ہوالآخر کوئی صاحب تقدیم وتاخیر کا خیال نہ فرمائیں اور ہر شاعر کی تصویر دستیاب ہوئی اور سکے حال اور کلام پر اکتفا کی گئی۔

خلیل — ناشر دناظم بعدیل حضور لامع النور رونق بخش نزدیک و دور رقدر قدرت فلک رفعت فریدون فر سکندر دریکاؤس کوس خلیل کعبۂ دل برجیس منزل جناب عطاب سعلی القاب اعلی حضرا مین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فرمانروائے دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک خلد اللہ ملکہ و دولتہ حضور پرنور کا سال میلاد ۱۲۶۹ھ ہجری ماہ ذی الحجہ ۲۲ تاریخ روز پنجشنبہ وقت عصر ہے چنانچہ تاریخ ولادت۔ خدا تیرس۔ سے برآمد ہوتی ہے ۱۲۶۵ھ ہجری مین جبکہ سن شریف اٹھارہ سال کا تہا بعین حیات والد خود مسند نشین ریاست ہوے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ مسند نشینی ہے ؎

شد امین الدولہ پیش والد مسند نشین	تا ابد قائم بدارش مسند رب العباد
صاحب اقبال ابراہیم عادل شاہ باد	آمد و تاریخ سالش این دعائیہ بگفت

اور (صدر نشین دولت واقبال) سے یہی تاریخ مسند نشینی برآمد ہوتی ہے۔ حضور والا نے روز مسند نشینی سے آجتک وہ وہ کار نمایان بنا بر رفاہ عام وانتفاع عوام جاری فرمائے کہ زبان زد ہر دیار و امصار ہین آپ کے اوصاف حمیدہ وصفات پسندیدہ مین دست سخن گہربار زبان تقریر بیکار مین حضور ممدوح المزاج کی طبیعت حق طبوعت فضایل اعلی کے لئے حاضر اور اصناف سخن پر قادر ہی ہر زبان مین کلام فرماتے ہین حضور والا کے تین دیوان ہین ایک مین غزلہای حمد باری تعالی عز اسمہ درست ہین دوسرے مین غزلہای نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہین۔ تیسرے مین غزلہای عاشقانہ تسطیر ہین مولف نے حسب الحکم حضور پرنور یہ ایک دیوان کو بلفظہ بلفظہ جدا جدا لکھکر مرتب کیا ہی انشاء اللہ تعالی کلام حضوری عنقریب خاص وعام کے انطباع سے فرین ہوکر شائع عام ہوگا یہان ہر زبان کا یکجہ کلام نمونتہ از خروارے درج تذکرہ ہی علاوہ کلام الملوک ملوک الکلام کے کلام بلیغ فصیح فرمانا حضور والا ہی کا حصہ ہے یہ حضور پرنور کا کلام نذر اہل بصیرت ہے اور حمد خداوندی کی یہ صورت ہے۔ غزل حمد باری۔

یا من بعلیک لا تخفی — تو کریم و منت مسنون کرم	مستاہم تو ہی بندونکی دعا۔ رکھتا ہے تو ہی ہم سب کا بھرم
یا ستر بنا الی تیا ضاقت — نا یم و امید شفاقت	جز تیرے کسی مین نہین طاقت۔ جو گھٹائے محن جو بڑھائے الم

یا مَن یَرانا ولا نَرَاہُ ۔ رحمے بنا رحمے بنا
اے وہ جو ہمارا دیکھتا ہے اور ہم اسکو نہیں دیکھتے رحم کر رحم کر

ھل مِن مُحِبٍ یَحمِی عَبرَتِی ۔ کہ کند از بار گنہ سبک
کیا کوئی دوست ہے جو میرے آنسو پونچھے کون کرے گناہ کے بوجھ سے ہلکا

یا غَوثُ یَا سَیِّدُ یَا مَولَایَ ۔ ہست از ہمہ مرمنی تو اولیٰ
اے غوث اے سید اے میرے مولا ہے تیرا مرنا سب سے بہتر

اَنتَ الَّذِی اَنتَ الغِیَاثُ الطَّلِیق ۔ اے خالق جان واسع لقبی
تو ہی وہ ہے جو آزاد کرتا ہے جان کے واسع ہے لقب تیرا

اَنتَ الَّذِی اَنتَ المُغِیثُ الشَّفِیق ۔ تو ہی مالک و قادر رحم پذیر
تو ہی مالک و قادر ہے رحم کرنے والا

اَلطَّفْ عِبَادَکَ یَا رَبِّی ۔ رحمے بنا رحمے بنا
رحم فرما اپنے بندوں پر اے میرے رب رحم کر رحم کر

عشق یار سے دل کا چمکنا ۔ از افضل حق ابو القاسم
عشق یار سے دل کا چمکنا ۔ از افضل حق ابو القاسم

بندہ مین خلیل ہون تو حاکم مجھے ردے مسافر راہ جرم
بندہ مین خلیل ہون تو حاکم مجھے ردے مسافر راہ جرم

جلوہ اوسی کا جلوہ نمائی اوسی کی ہے
سب کچھ وہی ہے سب مین سمائی اوسی کی ہے

مالک وہی ہے سبکا اوسے اختیار ہے
رنگت ہر ایک پھول مین پائی اوسی کی ہے

شکل مین نام یاد جو آیا اوسی کا ہے
شاہی سے بڑھ کے شان گدائی اوسی کی ہے

سب کارہی خدا ہے خدائی اوسی کی ہے
جو کام بنگیا ہے بنایا اوسی کا ہے

اپنی ہے کوئی شے نہ پرائی اوسی کی ہے
غافل جو اوس سے ہے وہ بڑا اور بہت بُرا

مشکل مین یاد دل مین جو آئی اوسی کی ہے
بندہ کو کیون پکارتے ہین لوگ اے خلیل

ہر چیز مین ہے پرتو انوار کبریا
جو بات بن گئی ہے بنائی اوسی کی ہے

جلوہ ہر ایک رنگ مین دیکھا اوسی کا ہے
جو اوسکی یاد مین ہے بھلائی اوسی کی ہے

اوسکی رضا طلب کا جو ادنیٰ فقیر ہے
سچا اوسی کا نام دوہائی اوسی کی ہے

کبت حمدیہ

جاڑن کی دھوپ نیکو ۔ سندر سروپ نیکو
رُکے سوئیں نیکو ۔ نیکو گیان سیام کو

کہن سون چوپ نیکو ۔ دیہر نیکو کام کو
رہے تو ہرم نیکو ۔ بچے تو دھرم نیکو

اوتم اسیس نیکو ۔ چھکے سو سیس نیکو
خلیل کرم نیکو ۔ نیکو ریت اسلام کو

چلن کو پاون نیکو ۔ رہن کو سُہاون نیکو
جیون کو ناون نیکو ۔ ناون نیکو رام کو

مناجات

ہے اک تو ہی تو خالق ذوالجلال
سوا تیرے باقی ہے سب کو زوال

بے ثانی ہے کوئی نہ کوئی مثال
خدائی کرے کیا خدا کی صفت

تری ذات ہے وحدہ لاشریک
نہ طاقت ہے اتنی نہ اتنی مجال

پڑی ہے گناہون کی منجدہار مین
الٰہی تُو ہی نا اُمیدی نکال
مصیبت مین ہی اک تُو ہی دستگیر

سوا تیرے کس سے کرین یہ سوال
بڑا دینے والا ہے تو اے کریم
دیا تو نے سب کچھ مجھے بے سُوال

کمی کچھ نہین تیری سرکار مین
تری دین مشہور ہے ذوالجلال
دیا چاند کو ہر مہینے عروج

شرف تو نے بخشا علی الاتصال
بڑھاتا ہی تو ہے گھٹاتا بھی تو
ہے قبضہ مین تیرے کمال و زوال

بنائے ہین مٹی سے کیا کیا بشر
اوگائے ہین مٹی سے کیا کیا نہال
سمجھتا نہین کوئی قدرت کے بھید

نہین کام دیتی یہان دیکھہ بھال
سہارا ہے سب ڈوبتون کو ترا
بچاتا ہے سب کو تو ہی بال بال

تو چاہے تو سب رنج و محنت ہون دور
تو چاہے تو مٹجائین رنج و ملال
تری یاد ہے جسکے دل مین نہان

اوسی کا ہے دنیا مین پھر بول بالا
اوسی کے لئے عیش و راحت ہین سب
ہے تیری محبت جسے ذوالجلال

بہت ناتوان ہین خدایا کریم
تو جد و نیز اپنے مصیبت نہ ڈال
ترے فضل رحمت کے محتاج ہین

تو ہی سب کی سنتا ہی یارب پکار
تو ہی سب کے کرتا ہی پورے سوال
تو ہی سب کے سر سے بلاؤن کو ٹال

کرم کر کرم خالق ذوالجلال | گنہگار بندہ ہی تیرا خلیل

نعت شریف

یا رب خالق مین بہ عشم احمد مختار بہی ہی
دل مین اللہ ہی اللہ کا دلدار بہی ہی
دونون عالم مین محمد کا سہارا ہی مجھے

حامی دین بہی ہی دنیا کا مددگار بہی ہی
جلوۂ نور مبارک تو عیان ہے ہر سو
چشم باطن سے کوئی طالب دیدار بہی ہی

قافلہ امت عاصی کا پریشان نہو
یا در رکھئے کہ کوئی قافلہ سالار بہی ہی
ایکی مرضی سے ہوگی دم محشر بخشش

کہ رضامند کے جانے کا اقرار بہی ہی
دل وہی دل ہی جسے شوق لقا آپکا ہو
آنکھہ وہ آنکھہ جسے حسرت دیدار بہی ہی

ہیچ ہے خاک قدم حضرت والای عرب
سرمۂ چشم و دوائی دل بیمار بہی ہی
نار دوزخ سے بچانا اسے محبوب خدا

کہ خدائی متحمل بہی نہین زار بہی ہے
ذات پاک نبوی کو یہ شرف جسنے دیا
واقف حال بہی ہی محرم اسرار بہی ہی

مژدہ اے امت عاصی کہ رسول اکرم
شافع حشر بہی ہی اور طرفدار بہی ہے
آپ پر جو کوئی ایمان نہ لایا ای دل

وہی رسوا بہی ہی بدنام بہی ہی خوار بہی ہی
عرصۂ حشر مین کیونکر نہو رحمت کا ورود
کہ وہان آپ بہی ہین داور و دادار بہی ہی

آپکے پای مبارک پہ خدا ہونے کو
سر شوریدہ بہی ہی اور دل زار بہی ہی
روز و شب یاد محمد مین بسر کرتا ہون

عشق گیسو ہی سے اور الفت رخسار بھی ہی | غم عصیان مجھے کیون ہو کہ عنایت خلیل | رحمت حق ہی ہو لطف خدا یار بھی ہے

غزلہای عاشقانہ

صاحب حسن ہی دل کا خریدار بھی ہی | یار مطلوب بھی ہی اور طلبگار بھی ہے | چشم میکون کے قریب اور بروی خمار بھی ہی
مست کے قبضہ مین چلتی ہوئی تلوار بھی ہی | یہ خبر بھی ہی مرے دل سے خبردار بھی ہی | چشم محمو تری مست بھی ہشیار بھی ہی
اوسکی عادت سے دل زار خبردار بھی ہی | جسکو تو یار سمجھتا ہی وہ عیار بھی ہے | اسمین کچھ بہبود ہو ورنہ یہ تغافل کیسا
کر تعلق ہی نہین اور سروکار بھی ہے | خوشنما گل ہی تو ہوا نے بھلا کیا نسبت | گل کے پہلو مین نہ چبھتا ہوا اک خار بھی ہی
اوسکے عارض سے ہو نیرنگی گلشن پیدا | شیفتہ گل ہی نہین بلبل گلزار بھی ہے | طرز کیا ای بت کافر یہ نکالی تو نے
کیون یہ پیشانی پر تشنہ بھی ہی زنار بھی ہی | سُنہ سے کہتے تو وہ سب کچھ مین فاہی کر لین | یونہ تو پیمان بھی ہی وعدہ بھی ہی اقرار بھی ہی
جسطرح جاتی ہی دل لیکے چلی آتی ہے | نگہ ناز مین کیا شوخی رفتار بھی ہے | پوچھتے کیا ہو کسی دل وحشی کا پتا
اپنے گھر مین بھی ہی اور جانب کہسار بھی ہی | نہین ممکن کہ جہان مین دل بے رنج نہو | پسمن دہر مین کونی گل بے خار بھی ہی
دل کو گیسو سے عجب واسطہ الفت ہی | کہ یہ آزاد بھی ہی اور گرفتار بھی ہے | ہجر مین کون برستا ہی مقابل میکین
وہ یدہ تر بھی ہی اور راہ پر گہربار بھی ہے | سنکے وہ حال دل زار یہ کہتے ہین خلیل | کچھ بناوٹ بھی ہی کچھ شوق کا اظہار بھی ہی

دیگر

اوی شوق جستجو بھی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو | اوسکا طواف کو بھی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو | کانٹا اوٹھا کے کہتی ہی گلشن مین عندلیب
گر گل نہین تو تو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو | بیداد گر ہو تم تو سہینگے جفائین ہم | صبر و رضا کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
راحت ملی نہ عشق مین اونکے تو غم نہین | اہی یاس یاس تو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو | ناکام اپنے پاس وہ دلبر نہین نہو
ملنے کی آرزو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو | گر ہم کلام مجھ سے وہ غنچہ دہن نہین | قاصد سے گفتگو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
کل تک جو عندلیب تجھے دسترس نہین | گلشن مین اوسکی بو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو | ملنا کٹھن ہے اوسکا یہ مین جانتا ہون خوب
خیر و کل جستجو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو | لطف و کرم کی اونکو جو عادت نہین خلیل | جور و ستم کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو

دیگر

الفت نہین جفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو | اپنا وہ بے وفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہی | آپس مین میل جول کی باتین نہین نہون

شکوہ سی گلا ہی سی کچھ نہ کچھ تو ہے — الفت کے واسطے فقط اک لاگ چاہیے — وہ خوش نہیں جفا ہی سی کچھ نہ کچھ تو ہے

ارمان ہزار ہم سے دلمیں نہیں نہوں — اک آدہ مدعا ہی سی کچھ نہ کچھ تو ہے — کرتا نہیں وفا نہ کرے اس کا رنج کیا

ظالم کو جو صلا ہی سی کچھ نہ کچھ تو ہے — حاضر ہمارا دل ہے تو حجت سے فائدہ — اچھا نہیں برا ہی سی کچھ نہ کچھ تو ہے

اپنے ہیں دو خلیل پر سے دل میں کینہ ہیں — خیر او کار مدعا ہی سی کچھ نہ کچھ تو ہے

یا وَیْلَ فُؤَادِی فِی الْمَنْفَی — بگیں از سر لطف تو رنجہ قدم — اے وائے دل میرا جو ہجر کی جگہ میں ہے — تم ہم پر رنجہ ہو کر آؤ تو بہتر ہے

اَتَجَازَ الْقَصْدُ فَمَا لِیْ — انصاف بگیں اے عربدہ جو — کیا راہ جاتا ہی ہے میرا قصد — انصاف کرو اے عربدہ جو

سَکَنَ الْحَاظُ الْمَعْنَی — نہ بجا مرا نظر بسو — ہے جا کہ نظر اور کسی — نہ سمجھو پر

خَطَبَ کَمُوْنُکَ فِی النَّوَامِ — نہ سزد کہ بجواب بمن نہ رسی — تمہیں نہ بیاکہ تو میرے خواب میں نہ آئے

خَتَمَ اَمَالِیْ وَالظُّنُوْنَ — از جور و جفائے تو اے بدخو — تیرے جور و جفا سے اے بدخو

مَا اَطْوَلَ لَیْلَ الْهَجْرَانِ — ہمہ حیرم اے نجم بے وطنی — اے ہجر کی رات تو بڑی لمبی ہے

حَتّٰی مَتٰی اَبِیْتُ عَلَی التَّهَبِ — وقت ست بیا بہ رشک پری — کب تک راتوں میں جاگوں اور تڑپوں

یَا جَنَّۃَ الْجَمَالِ بِرَبِّکَ اسْلَکْ — تا چند بہ عشق شود سالک — اے جنت جمال آکر تو کو اور تجھ سے

یَا مُحْسِنَ خَیَالٍ یَقْضِیْ بِیْ — کہ قلب توئی بسنگدہ و توئی — اے بہتر خیال والے کہ تو ہی دل ہے اور تو ہی سنگدل ہے

هَلْ اَلَمٌ عَلٰی هَجْرِکَ مِنْ سَبَبٍ — ہمہ حال خراب و زبوں چو منی — بہت حال خراب اور برا ہے اور ذلیل

مَنْ ذَا لِیْ صَالَکَ قَدْ یَنْهَانِیْ — مگر ایں دل من بہ ہزار خوشی — کون ہے جو تجھ سے میرا وصال کرنے سے روکے

یَقْضِیْ لِیْ الْهَجْرُ کَمَا عَهِدْتُ — چہ زبار فراق شوم سبک — کیونکر ہجر کو کاٹوں گا جو دوری ہوگی

مَا قَصَّرَ اَزْمَانُ الْوَصْلِ — اے ہجر بگو وجہ اصل — اے ہجر فراق بیان کر اصل سبب

اَلْوَصْلُ وَ بِقَاءُ الْعُمْرِ — اینک چہ تمنا و چہ خوشی — یہ ہے کیا تمنا اور کیا خوشی

یَا عُدَّۃَ قَلْبِیْ وَالْمُنٰی — نظر از سر لطف چرا نہ کنی — اے میرے دل اور امید کی پونجی نظر عنایت کی سے کیوں نہیں کرتا ہے تو

اَرِنِیْ یَا اللّٰهُ مُحَالٌ — کن از غم دیدہ تر مرا — اے اللہ محال ہے مجھے جو دیدار

اَیْنَ مَتٰی اَلْوَصْلُ اَتٰی — گذر از سر ہجر و فتور و خطا — اے کاش زمانہ وصل کا آتا — درگذر تو جدائی ہجر و فتور و خطا سے

کہ قرار ہو دل کو ذرا تو کبھی نہ رہے یہ قلق نہ رہے یہ الم

یہ تو سچ کہ جفا کا مجاز ہے تو مگر ایسا ہی کیا کہ ستم پہ ستم

نظر آتا ہے چار ون طرف تو ہی تو خوشی کی خوشی نہ الم کا الم

ترا وصل جو ہو تو یہ جاگے ابھی جو یہ جاگے تو دور رہوں حسرت و غم

مری حسرت دل کو نکالے گا تو تجھے دیکھ لیا مجھے دے نہ یہ دم

یہ بڑی تو گھٹی یہ گھٹی تو بڑھی یہ گھٹے تو بڑھے یہ بڑھے تو ہو کم

مرے حال سے کیوں ہے بیخبری اسے ہو کہ میں ملے کوئی دم

ترے ہاتھ گیا تو نہیں ہوں میں بیک میں جاگوں تو میں سوئے ستم

یہی حال رہا تو گھٹے گا کبھی نہ یہ ذوق وفا نہ یہ لطف ستم

یہ کمال ہے تو ترے کہا کی بدی کہ ہے چاہ پہ جور و جفا پہ ستم

اسے لذت ہجر ہے جب سے ملی یہ وصال کی کہائے ہوئے ہے قسم

جو خیال میں ہا میں وصال کی تو یہ کیسے دیکھ وہی کہا میں نہ ہم

کیوں جانے یہ اس نے کہ کسلی ہوئی کونسی مجھ سے خطا پہ ہم

دستور زمانے کا جب یہی تو پہر اسکے گذرنے کا رنج نہ غم

ترے دل میں یہ کیا ہے بتا تو سہی تو بتا تو سہی کہ یہ کیا ہے ستم

کہ بڑھا ہے تم تر اشوق لقا ترے شوق لقا کا تم پہ ستم

بت عربدہ جو مجھے اب یہ بتا مجھے اب نہ بتا تجھے میری قسم

بِعُیُونِکَ قَلْبِی مُرْتَبِطٌ نظرے چہ کنم سوی این سوی او
تجھ اپنی آنکھوں سے دل میرا باندھ لے اس کی طرف اور اس کی طرف نہ دیکھ

کہ جو تو ہے وہ میں ہوں جو میں ہوں وہ تو کبھی ہوں جدا ہوا ایسے ہم

اِکْحَلْ بِمُقْلَتِیْکَ مَا بِیْ جِبْ - تو بیا بر او تو بیا بر او
جو مجھ سے تو وا وہ وفا ہی دے تو کبھی سے ہو رسم وفا کا برہم

ٹھمری بہار

رسین رسیا ملن بھئے رے — بات بنت مہارنگ بارے — پرتریا نے بس کر راکھے — منین سوچ کرت سکھیارے
براہیم کہا کچھو کیجے — جون ہووے پیل بنت میرے

ٹھمری بہار سوا

رنگ بھئے آج بسنت چلے رے — پھر لتون ہین کسم کھلی رے — کوئل گونج بنورگنجت ہین — پون مدر مکرند چلی رے
براہیم سجن سجے دو د — ہل مل پھول بہار لی رے

ترانہ

توم تنوم توم تادرداني اودانانا تنا توم اودا دانی — دردردردیم تادیم اودانانا تنا توم
اودانانا توم تنانا ریدانی نی لانا تادرنا توم تنانا نا توم — تادردانی اودانانا اودانانا دیم تادردانی دردتوم

مستزاد

دل خود رفتہ کو الفت مین سنبھالا تو بہت - پر سنبھلا ہی نہین — اسکو انجام محبت کا بتایا تو بہت - کچھ یہ سمجھا ہی نہین
دل کی تقدیر مین کا کل ہی کا رہنا تھا بدا - نہوا اس سے رہا — دام گیسو سے اسے ہے چھڑایا تو بہت - پر یہ چھوٹا ہی نہین
مائل اوس شوخ کو اقرار پہ ہر چند کیا - نہوا پر نہوا — راہ پر اپنی اوسے ہے لگایا تو بہت - پر وہ آیا ہی نہین
اللہ اللہ یہ نخوت یہ تکبر یہ غرور - نہ خطا کچھ نہ قصور — چھیڑنے کو بہت مفرد کو چھیڑا تو بہت - مُنہ سے بولا ہی نہین

اوس نے جھلا کے خلیل اپنا جو منہ پھیر لیا - یہ ہی قسمت کا لکھا
میرے قاصد نے خط شوق دکھایا تو بہت - اوس نے دیکھا ہی نہین

فیروز - کلاش مہر عالم افروز - جناب وزارت مآب امیر مکرم رئیس معظم فخار الامرا فخر الملک - صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ - سی ایس آئی - نائب اگریسٹ و ایس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل دربار ٹونک ادام اللہ اقبالہ واجلالہ

تصویر نفیس وزیر اعظم ریاست مکرم افتخار الامم افخر الملک صاحبزادہ محمد حمید اللہ خاں صاحب بہادر فرزند سی آئی ای ایل ایل ڈی ایس سی ریاست محمدیہ مشیر کونسل



(اسٹیم مطبع سنہ ۱۳۲۵ھ)

خلف حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس مورث اعلیٰ ریاست ٹونک
شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ آپکا سال میلاد ۱۲۶۳ھ ہجری ماہ شوال ۲۳ تاریخ ہے چنانچہ۔

زیب افزای انجمن فخر الملک۔ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے آپکی علو ہمتی و بیدار مغزی و نیک نیتی و رو براہ و عدل و داد
و کوائف انقطاع بدعت و فساد تاریخ ہذا سے ظاہر ہے۔ جو کچھ ملک خداداد میں براہ داد انتظام ملکی و مالی فرمایا ہے اس سے
ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ ماہر ہے بقول شخصی عیان را چہ بیان۔ آپ حسب الحکم حضوری با تفریح خاطر قدسی بشرط الفراغ امور رجوعۂ
سرکاری گاہ گاہ سے ہے غزل فرما لیتے ہیں۔ یہ آپکا کلام پر تنویر ہے۔ ماشاء اللہ یہ تصویر ہے۔

غزل بغیر طرح

ہوئی جب سے نصیب جدائی تری مرا چین گیا مری نیند گئی — نہ جگر کو قرار نہ بس میں ہے جی مرا چین گیا مری نیند گئی
ہیں ہوں طالب دید ترا بحد ایون اگر نہیں آتا تو خواب ہیں آ — مرا مان کہا مری جان کبھی مرا چین گیا مری نیند گئی
یہ انوکھے غمزے نرالے ستم کبھی دیکھے نہ بھالے خدا کی قسم — تمہیں چاہ کے ناک میں دم ہے جی مرا چین گیا مری نیند گئی
رخ یار پہ جب سے نظر ہے پڑی وہی شکل ہے پیش نگاہ کھڑی — کبھی آنکھ لگی نہیں ایک گھڑی مرا چین گیا مری نیند گئی
کبھی وصل سے دل مرا شاد کرو کبھی آ کے یہ پوری مراد کرو — کبھی غم کے عوض میں تو پاؤں خوشی مرا چین گیا مری نیند گئی
کسی دم مرے دل کو قرار تو ہو کبھی بند یہ دیدۂ زار تو ہو — کبھی آنکھ مہ دو چار ہو یوں ہی سہی مرا چین گیا مری نیند گئی
تمہیں یاد وہ دن تو نہ ہونگے صنم کہ جو راتوں کو سوتے تھے ہم بکنار — نہیں اب وہ نگاہ کرم کی رہی مرا چین گیا مری نیند گئی
بت پردہ نشین سے جو آنکھ لڑی دل و دین کی خبر مجھے کچھ نہ رہی — رہی رنج و تعب میں یہ جان پھنسی مرا چین گیا مری نیند گئی

ہوا سنتے ہی آگ وہ رشک پری یہ تو غصے کی بات بھی کوئی نہ تھی
ابھی فیروز اتنی زبان تھی ہی مرا چین گیا مری نیند گئی

رسا۔ کلامش چون در بے بہا۔ امیر الامرا امین الملک جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب بہادر غالب جنگ
ابن حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ برادر حقیقی جناب وزارت مآب
ایالقابہ۔ شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۴۴ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کبھی کبھی
باصرار تمام و استبداد مالا کلام شعر فرما لیتے ہیں واقعی آپکی طبیعت رسا ہے نتیجہ طبع کا یہ نمونہ ہے۔ غزل طرح

ہے ترے فضل سے یہ صورت تصویر میری
صبح ہوتی نہیں شام شب فرقت میری

وے نہ دشمن کو بھی اللہ مصیبت میری
اور نہ جز خاک نہیں کچھ بھی حقیقت میری

شوق دل اور بڑھا دیتا ہے ہمت میری
ہار جاتی ہے جو الفت سے طبیعت میری

بے مروت ہیں یہ سب جان حزیں تو نہ دے
مان لے ایدل ناکام نصیحت میری

روز محشر سے بھی افزوں ہے درازی اسکی
ہوگی اللہ سحر کب شب فرقت میری

شکل صبر ایوب کبھی خواب میں ہو جاتی ہے
میری ہشیاری سے بہتر ہے غفلت میری

ہجر میں ہو گئے اپنے بھی پرائے دیکھو
ہے کمین جان کمین اکمین حسرت میری

فرط شادی سے شب وصل میں دونوں جیران
میں انہیں دیکھتا ہوں اور نہیں سے ہیں سوا

روز دشمن سے جو کرتے ہیں شکایت میری
آرزو وصل کی رکھتا ہوں نہیں ہے یہ سزا

فدا۔ ناظر بے بہتا۔ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر رامون حضور پر نور دام اقبالہ خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر رشرق ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر آسود ۂ جنت الفردوس مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۲۴ سالہ شاگرد سرآمد شعرا رستہ حضرت امتہ لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف گاہے ہا ہے شعر فرماتے فن سپاہ گری میں یکتای روزگار ہیں آپکے طبعزاد یہ اشعار ہیں اور سپہ گری سے زیادہ تر دیوان خوبی صورت۔ غزل غظیر ح

فضل تیرا ہے ہر اک حال میں شامل میرا
کام آسان ہے مشکل سے بھی مشکل میرا

ہو کے یہ مونس جان بنگیا قاتل میرا
کسی دشمن کو بھی اللہ نہ دے دل میرا

شوق نظارہ ہوا جاتا ہے حائل میرا
کس طرح مہر جمال رخ جانان دیکھوں

جرم میرا جو پس قتل کسی نے پوچھا
نہ کسی دوست کا شکوہ نہ گلا دشمن سے

تم سلامت ہو تو ڈوبے گا کبھی دل میرا
جان آفت میں پھنساتا ہے مری دل میرا

کھو گئے وصل کی شب صبر فرد ہوش حواس
سر چکائے ہوئے رو تار ہا قاتل میرا

آپ شمشیر میں اب خون ہے شامل میرا
تم شب عید دعا مین یہ سحر کی مانگو

دانے آغوش تصور میں یہانتک کھینچا
قافلہ گیا آکر سر منزل میرا

آیئے جلد کہ پہلو سے چلا دل میرا
اپنی شکل آئینہ میں دیکھ کے وہ کہتے ہیں

ڈھونڈ لاتا ہے کہاں سے یہ مقابل میرا
سینہ یار سے سینہ ہی گیا مل میرا

اور دن سے ہے شب وعدہ زیادہ بیتاب
بحر غم جوش میں آ آ کے یہ کہتا ہے فدا

تہاہ ملتی ہے شناور کو نہ ساحل میرا

وافی۔ بہ کلام مطرو دنافی جناب صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خانصاحب بہادر خلف الرشید جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر آفی مرحوم ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر خلد مکان مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۴۲ سالہ۔ صاحب دیوان شاگرد

تصویر صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر عون حضور نواب صاحب بہادر ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

سرآمد شعرا و استاد حضرت آسی لکھنوی سلمہ اللہ القوی - یہ طرز سخن ہے شعر شیریں بانکپن ہے - غزل طرح

اوس پر ہیں یہ مہر و مروت نہ محبت میری — غیر پر رکھتی ہے اغیار سے غیرت میری — پھیر لیتے ہیں وہ منہ دیکھ کے صورت میری
باعث نفرت و اعزاز ہے چاہت میری — مرنے پر بھی ہے یہ شان یہ شوکت میری — کہ زیارت گہہ عشاق ہے تربت میری
چھائی دل پہ تمہارے یہ کدورت میری — کہ ملی جاتی ہے سب خاکمیں حسرت میری — دیکھتا آنکھ سے ہوں روز سیہ کیا کیا کچھ
دیکھے دل گیسوی شبرنگ کو شامت میری — کہوں کس طرح کہ ہے دا بہ شہادت مانع — ورنہ میں جانتا ہوں جو ہے حقیقت میری
دیکھنا روکہ قیامت میں گناہوں کے سبب — لب اعجاز پہ کس کے ہے شفاعت میری — جائے غماز ش ناصح سے یہ ممکن ہی نہیں
کہ رہے شست ازل ہو گئی الفت میری — زندہ در گور بغیر از تنک ہو جاتے ہیں — روندتے ہیں جو کبھی آکے وہ تربت میری
آج مقتل میں وہ شمشیر بکف آتے ہیں — المدد المدد ای جرأت و ہمت میری — ایک جا بیٹھنے دیتی نہیں دم بھر مجھکو
درد ہے کیا مرے اللہ صعوبت میری — وہ ہی مجبور ہیں دشمن ہی دشائی ہیں بھی — اب کریں ان کی سرکوت کہ مروت میری

دیکھنا تفرقہ پردازی گردون وافی — میں تڑپتا ہوں کہیں پر کہیں ہے جہت میری

تضمین بر غزل والد خود حضرت آسی مرحوم

اینک کشد سر بہ فلک ای سرو قد غوغائی تو — خلوتیای گلزار جنان پست ست از بالائی تو — دارد سر آموی چین سر رشتہ سودائی تو
ای عیسی سحر نفس شرمندہ لہائی تو — بنگر کہ چون جان سپرد ہم دور از رخ زیبای تو
ایجان بصحرا دلان ای شادی رنج و الم — ای منکر عہد وفا اے بانی بیداد و غم — ای موجد جور و جفا وی بانی ظلم و ستم
گیرم نداری ای صنم با من سر مہر و کرم — شبہای من در رنج غم یاد سر سیمای تو
ایجان ز عجز بیریا میگویمت درد نہان — گاہے نگاہ مہر کن بر حال زار بیکسان — از قصہ ہجرت چہ می پرسی دمے از بیدلان
از محنت درد نہان یارب چہ آرد بر زبان — چون می نگنجد در بیان حال غم شیدای تو
خوئی تو از لطف و غضب ہم گلشن و ہم خارکن — ہر دم نگاہے مہر کن بین ہم عیش و ہم آزار من — ایجان من ایثار تو ای یار من دلدار من
ای دلربا عیار من سرو خوش رفتار من — گر دا فتے در کار من قد قیامت ای تو
ای مہل لب جان پرور ت فخر و عالم افسرت — از بندگان من کمترت پندار کمتر چاکرت — گوئی کہ ریزم پیکرت گفتم کہ من فرمان برت
گفتی کہ آیم در برت از تن چو بردارم سرت — ایجان فدای خنجرت اینک سرم در پای تو

گریہ وا گوید مرا آن قبلۂ آشوب جان | از رہ رشد و الرشد و آئی فنا یہ غیب دعیان | در دل چہ فکر این و آن ہمشین ہمین مقطع بخوان

آئی کہ در بزم جہان گرد ندر واز نگہان | تا جان بود ای جان جان از ما مبر خوای تو

سعید۔ کلامش قابل دید۔ جناب صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب بہادر ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر شرق مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۲۴ سال۔ جناب صاحبزادہ صاحب شاگرد کسی کے نہیں ہین۔ علم سو سیقی مین مہارت کافی و مداخلت وافی ہے طبیعت کی یہ جودت صورت کی یہ کیفیت ہی۔ غزل طرح

شرکت عیش نہیں چاہتی غیرت میری | یا تو اغیار کی ہو یا شب وصلت میری | غیر کی ہی شب وصلت شب فرقت میری

غیر کی ہی شب فرقت شب وصلت میری | نہیں معلوم اوسے کتنی ہی الفت میری | اپنے دل مین جو وہ رکھتا ہی کدورت میری

بہیس مین غیر کے ملتے ہین وہ مجھسے یارب | میری ہو غیر کی اور غیر کی صورت میری | جب ہی نکلے نہ کہیں ارمان مرے دل کا اگر

شب فرقت سے ہو ہر گز شب وصلت میری | جان وصل خیالی تو نہین ہے کوئی | دشمن جان ہوئی ہر ادونکی نزاکت میری

رشک آتا ہے بہت اپنی محبت سے بھی تو | دل مین اپنے جو وہ رکھتے ہین محبت میری | اب خدا چاہے تو بہت کو نہین چاہوگا کبھی

مُنہ نہ کیسے کو کرو نگا یہ ہے نیت میری | شب فرقت ہی بہت کرتی ہی مجھسے الفت | شب فرقت کا مین عاشق شب فرقت سہی

کیا کہون حال مین اپنا کہ عیان راچہ بیان | بے کہے خود ہی کسے دیتی ہی صورت میری | غیر کو منہ تو لگائے مین لگاؤن تجھے مُنہ

نہ تو غیرت مری ایسی نہ طبیعت میری | تم سے الفت ہی نہین جب تو بھلا تم سے پھر | غیر کیون کرتے ہین یہ جوہ شکایت میری

مین سعید اور وہ کافر ہم دونون مین ضد | کونسی شکل سے ہو وصل کی صورت میری

شمشیر جنگ۔ تیغ نیام کلام رنگا رنگ۔ خاص الامرا اعتماد الملک جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ خلف جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب بہادر ابن حضرت نواب ذیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس ۱۲۸۴ھ سال شاگرد جناب مولوی محمد عبدالحق صاحب مرحوم۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف غزل کبھی کبھی فرماتے ہین۔ مرزنگا ہی کا شوق بڑا ہوا ہی طبیعت کی یہ جودت ہی آواز بھی خوش ہی

غزل غیر طرح

ترے عشاق ہین جو تم سے حیرت دیکھنے والے | وہی ہین کچھ حقیقت مین حقیقت دیکھنے والے | زمانہ مین بہت ہین اپنی حالت دیکھنے والے

بہت کم ہین مگر عاشق کی محنت دیکھنے والے | نگاہ ناز سے ایما وصلت ہو کہ جان و دل | سراپا منتظر ہین تیری جرأت دیکھنے والے

نہین ای وعدۂ برگشتہ رسا اندنون لیکن | کبھی ہم بھی تھے اونکی بزم خلوت دیکھنے والے | الٰہی کیا تعصب ہے غضنفر برق ابرو کو



قصیدہ الحاج زادہ محمد سعید خانصاحب خلف صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب مرحوم ریاست ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند نگر)


تصویر صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ

تصویر صاحبزادہ محمد صفی اسفخانصاحب تخلص صفی برادر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ ریاست ٹونک



(مصور علی حسین ساکن دہلی)

مجھی پر آزماتے ہین یہ طاقت دیکھنے والے
مرادل ہی کبھی آئینۂ رخسار جانان تھا
بہت سے ہین ہی اہل بصیرت دیکھنے والے

چھپاؤ لاکھ درد دل نہین چھپتا نہین چھپتا
مریجان تا رجاتے ہین یہ حالت دیکھنے والے
ارے او اجنبی کیسا بنا ہون زیر جانان مین

تعجب مین کھڑے ہین میری صورت دیکھنے والے
بہلا موقع دیا ئی شمشیر خنگ اور تیغ بخشش کا
کہ سارے ست بیٹھے ہین تماشا دیکھنے والے

محمود - ماحی کلام مطرود - شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادۂ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ خلف اکبر جناب صاحبزادۂ نصیر محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ عمر ۵۳ سالہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نہایت پابند شرع ہین جب کبھی غزل کہنے کا اتفاق ہوتا ہے حمد و نعت مین فرماتے ہین - یہ کلام تہ تحریر ہے - یہ تصویر ہے - غزل غیر طرح -

کبھی محمود حمد حق ادا ہو
نبی نے جبکہ لا احصی کہا ہو
وہان کیا دخل شرک و مثل و شبیہ
جو ذات پاک بے چون و چرا ہو

وہی ہے پیش عاقل مرکز کمال
جو ہر دم شاغل ذکر خدا ہو
کرے ذکر الٰہی کا جو شیوہ
تو اوسکا طائر قدست ہما ہو

بقا باللہ کہتے ہین اوسی کو
نہو گر جلوہ افگن نور تیرا
تجلی مہ و خورشید کیا ہو

نہو تیرے کرم کا گر اشارہ
کسی کا بھی نہ حاصل مدعا ہو
اگر ذرہ ہو خورشید سما ہو

پرستش کے وہی لائق ہے محمود
رہے جبتک زندگی یاد خدا ہو

صفی - واقف نکات جلی و خفی - جناب صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب بہادر الملقب بہ سید بقیوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور عمر ۲۸ سالہ صاحب دیوان شاگرد مرآد سفرا مستند حضرت اسد اللہ المتوی سعد اللہ القوی - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی کے مرید ہین شوخ بہت فرماتے ہین انکی شاعری کا رنگ ڈھنگ سب سے جدا ہے مصرع مصرع دم تیغ ادا ہے - حسن سیرت کا کیا کہنا صورت شباب خود گواہ ہے - غزل غیر طرح

شرم عصیان سے یہی چاہتا ہے دل میرا
عکس ہی آئنہ مین ہو نہ مقابل میرا
اک نہین دو ہی کئی عرض تمنا کا جواب

کام آسان تمہارا ہے تو مشکل میرا
تیرگی بخت کی رونے سے نہین جاتی ہے
بہ سپید آنکہ مین تل بہر ہی ہوا تل میرا

ٹھوکرون ہی یہ پامال رہا کرتا ہے
ہاتھ مین آپنے رکھتا نہ کبھی دل میرا
پوت بہتا ہے وہان آبلہ آسا ہے یاس

ٹوٹ جاتا ہے تجھے دیکھتے ہی دل میرا
ہو گیا ہاتھ سے مٹ مٹ کے جو دیکھی شوخی
بنگیا اوس کا ہر اک نقش قدم دل میرا

رنگ اوڑا دیتی ہے گوش گل تر مین کسکر
حال بانگ پر پرواز عنادل میرا
ہے زمین کوچۂ جانان کی زیر لعل خیز

اوڑکے جو دانہ پڑا اوسمین بنا دل میرا | دیکھا و بت نہ گرانا کہین نظر وں سے اسے | حال عرش اڑھالے نہ کوئی دل میرا
دلبری کا اوسے دعوی اسے جانبازی کا | دلربا دیکھ فدا اوسپہ فدا دل میرا | تہ و بالا ہی رہا گرد کدورت کے سبب
صورت شیشہ ساعت ہے صفی دل میرا

رفیق ۔ کشاف معانین دقیق جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب بہادر خلف اصغر حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۱ھ ہجری مین تولد ہوئے ہین کتب تواریخ وغیرہ سے نہایت شوق ہے اور علم سیر کا شوق اس سے بھی مانوق ہے کبھی کبھی غزل فرماتے ہین اس پر ستم ڈہاتے ہین کیا کہنا کیا طبیعت ہے ترہ بران یہ صورت ہے ۔ غزل غیر طرح

ذرا رحم اور ٹھہر دین اپنی صورت دیکھنے والے | کریںگے حسن کی سب اوسکے شہرت دیکھنے والے | حسین دیکھے بہت ہینگے نہ دیکھا آپسا کوئی
ہمیشہ سے ہین ہم بھی اچھی صورت دیکھنے والے | برہمن دیکھ لین تصویر تیری گر بت کافر | تو صورت توڑ کر ہون تیری صورت دیکھنے والے
سنائینگے وہ اپنا قصہ غم وصل کی شب مین | ملینگے آپسے جو فرقت دیکھنے والے | چھپائے لاکھ دل مین پر چھپائے نہین چھپتی
ذرا مین تا ہو جاتے ہین محبت دیکھنے والے | ہین قائم رفیق اپنے رئیس ٹونک تا محشر | یہی ہین صورت انسان مین سیرت دیکھنے والے

شرر ۔ شاعر نامور جناب صاحبزادہ محمد شریف علیخانصاحب بہادر خلف الرشید جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر شرف مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۴ھ ہجری مین تولد ہوئے ہین چنانچہ مولف نے حسب ایماے پدر بزرگوار مولود مسعود اسم تاریخی ۔ عبید اللہ کو رخان تجویز کیا اور یہ قطعہ تاریخ ولادت کہا ؎

یافت عبد الرحیم خان شرف | پور خوش روبسان بدر مجا | فکر تاریخ آبرو چو نمود
گفت ہاتف کہ ۔ اعظم الامرا ۱۲۸۴ھ

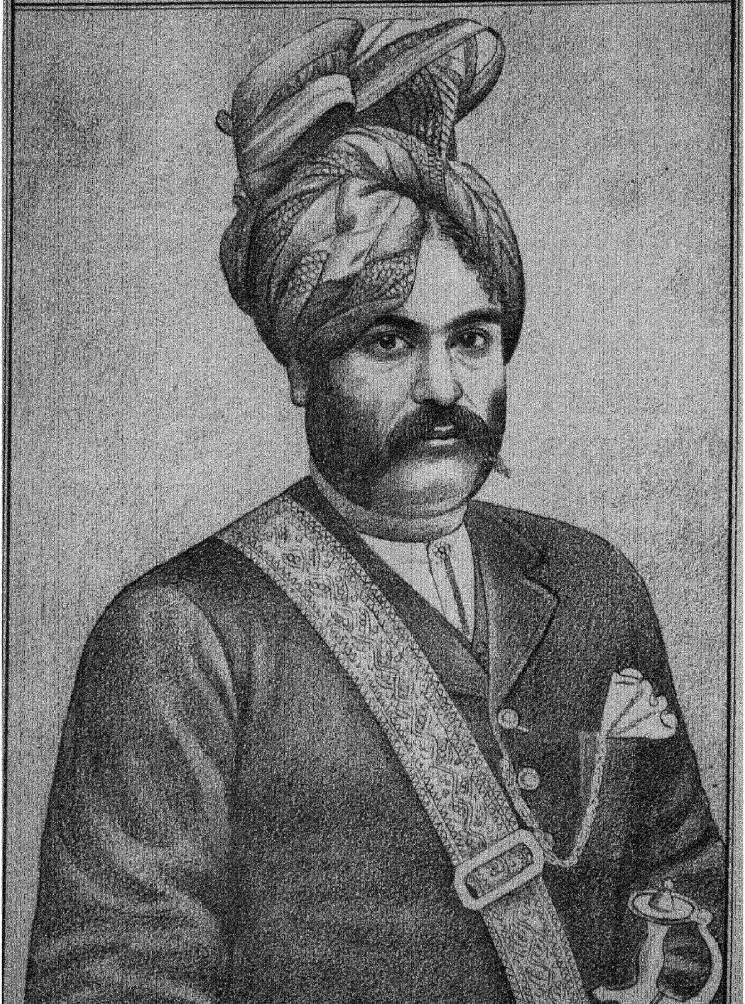
پدر جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر خط تعلیق و نستعلیق کی مشق بہم پونہچائی خط خوبان شہر انکے خط کے روبرو گرد ہے ۔ خطاطان مشاق کا دم انکے سامنے سرد ہے فی الواقع اہل خاندان مین ایسا خوشنویس خوش قلم کوئی نہین ہوا نہ ہے علی ہذا القیاس رنگ سخن کا بھی یہی ڈہنگ ہے جسکے طرز کلام سے فکر شعر اور نگ ہی سبحان اللہ کیا طبیعت ہے ماشاء اللہ کیا صورت ہے ۔ مصرع ۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ۔ غزل طرح



تصویر صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب برادر حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ محمد یعقوب خان صاحب مرحوم ابن صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب ابن صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب ابن صاحبزادہ محمد یوسف خان صاحب آف رکھ



سید محمد عظیم ستارہ ہند آگرہ

اب حجاب نگہ شوق ہے غفلت میری — تم ہو بے پردہ تو پردہ ہین ہی صورت میری — دل ہی کیجے کچھ تو درخصت میری

آس ٹوٹی ہے بندہا جایئے ہمت میری — کہین بڑھ کر ہو نزاکت سے نقاہت میری — نچی نظر نہ پہنچ سکتی نہین صورت میری

عشق نے تفرقہ ڈالا ہے ہم فرقت مین — کہین مین ہون کہین دل ہو کہین حسرت میری — گو تصورمین وہ ہے پردہ ہین میرے آگے

ابھی چھپ جائین جو آجائے طبیعت میری — میری بگڑی ہوئی صورت ہے خرابی کا بناؤ — غم کی تصویر ہوا ہو تری ہوئی صورت میری

ان وفاؤن پہ مجھے دہم و گمان ہوتے ہین — تمکو مجسمانہ بنا دے کہین الفت میری — تم اگر چاہو تو سب کچھ ہے نہین کچھ بھی نہین

یہی ارمان یہی چاہت یہی حسرت میری — دل مین آکر بھی نہ آیا تمہین اندازہ وفا — رہ گئے آنکھ مین ہی سیکی نہ مروت میری

ہر جگہ ایک ہی صورت کے ہین سو سو پردے — سو طرح ایک ہی پردے مین ہے صورت میری — وہی چالین ہین کسی فتنہ و دراکی شورر

اہل محشر پہ بھی بھاری ہے قیامت میری

غزل غیر طرح

ہے برق طور یا دل شوریدہ سر مین ہے — شوخی تری نگاہ کی میری نظر مین ہے — فرقت مین جوش مجلس ماتم نظر مین ہے

انبوہ اشک حلقۂ چشمان تر مین ہے — شامل یہ جب سے فیض دعائے سحر مین ہے — تحصیل فغان کو بھی ید بیضا اثر مین ہے

پیسا ہے حسرتون نے دل پایمال کو — مٹی خراب اسکی تری رہگذر مین ہے — قابل نہین قیام کے ایدل سرائے دہر

ثابت ہوا کہ ریگ روان تک سفر مین ہے — ہر ہر مرے اوشنا ہا ہے جراحت دل مرے — ماسور غم ہی پہلوئی زخم جگر مین ہے

مین جانتا ہون لاکھ چھپائین دل و جگر — ناوک نگاہ ناز کا میری نظر مین ہے — صدے گذر گئی ہین جو یان بیقراریان

کیا برق کی چمک مرے زخم جگر مین ہے — لا انتہا ہے نشۂ جام ہی شباب — امید ہب سرور چشم تغافل اثر مین ہے

کہتی ہے چشم یار کہ جلا دو ہون مگر — تم کا ہی چنگلا مرے پائے نظر مین ہے — یہ رعب و داب کو چہ قاتل کا دیکھنا

لغزش چھپی ہوئی قدم راہبر مین ہے — دستا ہے کہ شتاب روی کا مری پشہ — پس ماندہ جو نشان قدم رہگذر مین ہے

پونچھے گا خط شوق سے پہلے پیام وصل — چلتی ہوئی زبان دہن نامہ بر مین ہے — ہوتے ہین آب آب بتان جہان کے دل

وہ درد جانگداز کلام شرر مین ہے

چھپانا خار تھا راز نہان کا — جگر تک چبھ گیا ہے لفظ زبان کا — ابا پتلا مرے وہم و گمان کا

دل اوجھا ہو کسی سے راز دان کا — خدا حافظ مرے راز نہان کا — اوٹھانا اوراس بار گران کا

شب فرقت خیال اوس جان جان کا — محبت اور دل مجبہ نا توان کا

سلام اوس در کو اپنا دور سے ہے — جہان ہو پاس خاطر پاسبان کا — اوسے کیون فوق ہی اہل وفا پر — کہ دشمن دست ہی ایسا کہان کا
اونہین آمادہ کرتا ہون پے قتل — کہ ہمکو شوق ہی خود امتحان کا — پر اتہم تم کہے اور رہ گئے او ہما — جنازہ دو روتا جھوٹہ ناتوان کا
دکھتے ہین کہ دل پر کیجیے جبر — نیا سو جہا ہے پہلو امتحان کا — مین نل کور و کتا ہون تا نظر کو — ہی ارمان دونون جانب امتحان کا
ستم در پردہ ڈہائے خوش قدرے — عبث جھنڈے پہ چڑہانا نام آسمان کا — عیان ہی گفتگو سے بدگمانی — کہ دل لیتے ہو پیر راز دان کا
وہ اپنی چشم گویا پر مین نازان — نگاہین کام دیتی مین بان کا — ستم ایجاد یان وقف ستم ہین — گمان بد ہی حصہ بدگمان کا
میسر ہو اگر انکار سے وصل — تو ہم منہ چومین جو ہان کا — مقرر کانین اونکے پڑا ہے — مقرر فقرہ قیبون کی زبان کا

عاشق - لائق وفائق جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب بہادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب بہادر رامون حضور پر نور دام اقبالہ ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر شرق مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مغفور صاحب دیوان شاگرد حضرت حالی و داغ و ظہیر دہلوی - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۲ھ ہجری مین تولد ہوئے ہین ہت خرج مادہ تاریخ ولادت ہی یہ صحیح ہی - احمد سعید ابن محمد سعید خان - صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا کتب درسیہ مولفہ سے پڑہکر فن شاعری کو نشی نیاز علی خانصاحب سے حاصل کیا بعد ازان حضرت حالی و داغ و ظہیر دہلوی سے وقتاً فوقتاً غزلیات پر اصلاح لیکر فن شاعری مین استاد او ہم پہنچائی - ماشاء اللہ غزل مین جو چھاپا لکھنا انکا حصہ ہی ہمارے ناظرین انکی غزل مع شبیہ درج ذیل کرتے ہے - شبیہ کیشی مین اور شاد مین تصویر کی رنگ آمیزی مین رشک بہزاد مین - غزل طرح

اوسے کس طرح سے ہو جائے محبت میری — یہ تمنا ہی جو سمجھو تو ہے وحشت میری — آئی صحبت سے مری اوسمین ہی غیرت میری
یون ہو دشمن سے گریزان شب فرقت میری — دیکھیے بات مین اک عشق کا پہلو ہی نہان — تو نکرنا کہین اعدا سے شکایت میری
نہ قسمت ہی مین ملنا تو ہی کوشش بیکار — نہ تمہاری کوئی عفلت ہی نہ غفلت میری — اللہ اللہ مرے عشق و وفا کا شہرہ
آکے اغیار ہی کرتے ہین یارت میری — غیر پامال کریں اس لئے الطاف ہین یہ — اپنے کوچہ مین بناتے ہین جو تربت میری
ہے مرے دعوئی الفت پہ یہ سوائی دلیل — کچھ نہین ہون تو یون ہو گئی شہرت میری — میری تصویر کا دہوکا ہے جما نکو مجھ پر
سنج فرقت نے بدلدی ہی یہ صورت میری — سخت جان وہ ہون کسی شکل نہین آنیکی موت — ہے تری تیغ کے قبضہ مین شہادت میری
تنے سمان وفا غیر سے جو باندہا ہے — دس سے کمتر نہین عشق مین ہمت میری — کیا کوئی تازہ ستم بعد فنا یاد آیا
آج وہ پوچھتے پھرتے ہین جو تربت میری — یہ بری شکل ہی کام آئی کہ آج آئینہ مین — ہنس پڑے دیکھ کے بیساختہ صورت میری

تصویر صاحبزادہ احمد سعید خاں صاحب تخلص عاشق مخاطب اکبر صاحبزادہ محمد سعید خان بہادر





تصویر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان صاحب مرحوم و برادر زادہ و داماد حضور پُر نور والا مع پوتے

سطبع محمدی مطبع ستارہ ہند آگرہ

لیکے دشمن کو وہ آجائین وہین تو کیا ہو — انہ بتانا نہ بتانا کہین تربت میری — یہی کچھ ساغر و مینا و سبو ہے ساقی
پیٹ بھر جائیگا بھرتی نہین نیت میری — ولولے دل مین یہان شوق دہان دامنگیر — پھر نہو وصل یہ تقدیر یہ قسمت میری
وصل کیا خاک ہو تدبیر جب اوسی پر بھروسے — لو سنبھلتی آئی تو کیا پھر ہے نیت میری — مین نہ چاہون کبھی بیدار کا بدلا ہرگز
بات رکھ لے وہ اگر روز قیامت میری — لیکے دشمن سے اوسے جلد کہین چاک کرو — آگئی آپکی تصویر مین حیرت میری
اب نہ چھیڑو کہ مجھے رنج مین کچھ ہوش نہین — بس مرے دل ہی مین رہنے دو یہ کباب اچھا ہے — نہ لگے دل تو مرا کام بگڑ جاتا ہے
خاک بمقبول ہو پھر آج تو ہی طاعت میری — نہین ملتا ہی مری عرض تمنا کا جواب — چپ شب وصل مین تکتے ہین وہ صورت میری
غیر و حسرت خونابہ فشانی تو بہ — کیا ہوس مین ہی ہے تاثیر محبت میری — جس سے کہتا ہون وہی بات سمجھتا ہے یہان
اس بھری بزم مین دیکھے کوئی خلوت میری — نہ ہو بیوفا تجھ سے سب ہین شہید ان وفا — آپ ہر قبر ہی کو جائے تربت میری
تم مجھے پیار کرو دوست سے مٹو — ابھی آجائیگی مجھ پر ہی طبیعت میری — ہو کے عاشق نہ کہین صید بنے جانکاہ سمون
ایکدا مجھ پہ ہی آجائے طبیعت میری

احسان - سحر بیان - جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب بہادر ہمشیرہ زادہ و خویش حضور انور دام اقبالہ خلف الرشید مغفور الامر امتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خانصاحب بہادر صفدر جنگ مغفور ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نبیرہ رستم الملک اعلیٰ ریاست ٹونک - شاگرد رشید جناب صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عاشق - مولف نے تاریخ ولادت صاحبزادہ صاحب موصوف یہ کہی ؎

بشکوی سرور والا نژاد — شد احسان اللہ کہ پورے بزاد — چو کردم ز ہر دو گفت تاریخ سال — کہ ماند بعالم بطور مثال
بیک صرع دو گفت تاریخ آن — بلند اختر و اشرف خاندان ۱۲۷۶ھ

ان کے کلام کا یہ رنگ ہے تصویر کا یہ ڈھنگ ہے - غزل طرح

تو زمانے کو خدا بانٹ دے قسمت میری — دیکھتا ہون کہ جہان کو ہی حکایت میری — خیر مین کیا کہون تم سے جو ہی حالت میری
بس یہی سمجھو کہ تم ہے طبیعت میری — کہہ ترے ملنے نہ ملنے کی نہین ہی پروا — لطف دیتی ہی مجھے صرف محبت میری
دل محفظ کو ہو تسکین یہ ممکن ہی نہین — تم سے پہچین یہ آئے جو طبیعت میری — خواب مین ہای بتا نادہ محبت تیری
مینڈ سے چونک کے وہ موتنی ہمت میری — رنج سے میرے بہت رنج اوٹھانے ہونگے — نہ مکدر کرے اور دل کو کدورت میری

ہی بیسائی ہی ہمان تکمیل حصول مطلب
آئی اور آئی کمان ہای طبیعت میری
بیوفائی کہین نبجائے نہ اسمین ہے یہ ڈر

یون نہین کہتے تکلین ملین وہ محبت میری
اب سنبھالے سے تمہارے بھی نہ سنبھلین گے کبھی
اپنے وعدہ پہ وہ رہتے ہین ضمانت میری

یونتو ہر حال مین ہے ناظر دشمن پہ نظر
امتحان کے لئے ہوتی ہی مروت میری
منفعت بدنام نہین ہوتین ہمائین احسان

حنیف ۔ مخزن معانی لطیف جناب صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر خلف شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمد فضل خانصاحب بہادر نصیر جنگ ابن جناب صاحبزادہ نصیر محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور عمر ۲۴ سالہ شاگرد حضرت بسمل بتخلص خیر آبادی ۔ اچھی طبیعت ہے اوسپر یہ صورت ہے غزل غیر طرح

آمین مین ناتوان عشق صورت دیکھنے والے
اور ہم تو دیکھا اور اپنی نزاکت دیکھنے والے
رفائے وعدہ دیدار کا وہ کون موقع ہے

قیامت مین تو لاکھون ہونگے صورت دیکھنے والے
یہ شغل خود نمائی پھر سبھی پہلے یہان آکر
ہمارا حال دیکھین اپنی صورت دیکھنے والے

ہمارا دل نہ دیکھین اسکا ایسا مول ہی کیا ہے
اگر دیکھین تو دیکھین اپنی ہمت دیکھنے والے
وہ بولے نامہ بر سے آئنہ دیکر کہ یہ لیجے

ذرا شکل اپنی دیکھین میری صورت دیکھنے والے
یہ دونون وعدہ ترتیری صورت دیکھنے والے
یہ دونون کان ہین تیری باتین سننے والے نہین

ذرا ہشیار ایدل آج تیرا امتحان لین گے
محبت مین تماشائی محبت دیکھنے والے
تجھے دیکھا تو اب کچھ دیکھنے کو جی نہین ہوتا

کئے ہین بند آنکھین تیری صورت دیکھنے والے
تماشا میری حیرت نے دکھایا آئنہ بنکر
مرا منہ تک ہے ہین اپنی صورت دیکھنے والے

مری ہم وفا کا نام کیا رہنے کو آئے ہین
ذرا عادت تو دیکھین اپنی عادت دیکھنے والے
وہ کہتے ہین تقاضہ حیرت دیدار کا سنکر

حنیف ایسے کہانگے آپ صورت دیکھنے والے

وفا ۔ نصاحت انتما جناب صاحبزادہ محمد حسن خانصاحب بہادر خلف اصغر خاص الامرا اتمام الملک جناب صاحبزادہ محمد فاضل خانصاحب بہادر شمشیر جنگ ابن جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان ۔ شاگرد جناب سید محمد ناظر حسین صاحب ناظر سکندر آبادی جلیز جلیل صدر ریاست ٹونک تلمیذ مولف ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۴ ہجری مین تولد ہوئے ہین انکی تصنیف سے دو دیوان ہین ایک بزبان فارسی دوم بزبان اردو شعر گوئی مین پختہ کار ہین یہ انکے اشعار ہین تصویر سے ظاہر فراست ہے دیکھئے یہ صورت ہے ۔ غزل غیر طرح

یہ کیا کہا کہ جائیے ایسا نہین ہون مین
اندازہ کہہ رہا ہے اچھوتا نہین ہون مین
ہان ہان فرہ تو پاک ہی الفت مین ہے مگر


صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان تخلص شمیم نبیرہ حضرت نواب زیارہ دل بہادر ریاست ٹونک

انسان ہون حضور فرشتا نہین ہون مین
مین تو وہی ہون پر مری حالت نہین ہی وہ
کس سوچ مین پڑے ہو اچنبا نہین ہونہین

پیدا ہوا ہون خاک اڑانے کے واسطے
جھونکا اگرچہ باد صبا کا نہین ہون مین
بزم جہان سے روٹھ اوٹھا ہی کیون مجھے

سمجھی ہو کیا یہ نازکی کا نہین ہون مین
تم ایک بوسہ دیکے اوبگتے ہو لاکھ بار
دل دیکے ایکبار اوگتا نہین ہون مین

ملتا ہون تم سے خاک مین ملنے کے واسطے
گرنے کی جستجو ہی سنبھلتا نہین ہون مین
کیا فائدہ ہے مجھکو ستاتے ہو کس لئے

در پر پڑا ہی رہنے دو پر دا نہین ہونہین
بالکل غلط گمان ہے بیجا خیال ہے
دم بھر کا کرون حضور سے ایسا نہین ہونہین

میرا عدم وجود سراپا خیال ہے
ہون اسطرح جہان مین گویا نہین ہونہین
دل کہہ رہا ہی غم سے نہ کہہ مجھکو یقینا

اوس چلبلی نظر کا اشارا نہین ہونہین
وہ عہد توڑتے ہین تو کہتا ہی اون سے عہد
کیون توڑتے ہو مجھکو کہا نہین ہونہین

یہ سب سہی کہ مجھپہ ہی اوٹھتی ہین اونگلیان
لیکن تمہاری طرح تو رسوا نہین ہون مین
الفت کبھی جتاؤن تو ملتا ہے یہ جواب

آجاؤن چل کہین ہی آپکی ادا نہین ہون مین
مین دیکھتا ہون دیکھنے والا نہین تمہین
پھر کیا ہون گر حضور کا پردا نہین ہونہین

کیون دل کے ساتھ مجھکو ملاتے ہو خاکمین
مانو کہی آس آس کا نقشا نہین ہون مین
کرتا ہون عرض حال تو کہتے ہین رہنے دو

کیا کہہ رہا ہی کچھ یہی سمجھتا نہین ہون مین

شیخ محمد بیان نسیم جناب صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب مرحوم نواسہ حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ عمر تخمیناً ۵۵ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف شعر بہت کم فرماتے ہین بخاطر احباب گاہ گاہ کہنے کا اتفاق ہوتا ہے یہ رنگ طبیعت ہے یہ تصویر کی صورت ہے۔ غزل غیر طرح

چمن بوگل ہو قمری نغمہ زن بلبل غزلخوان ہوا
بجھے پھولون کی ساقی پھیلے ہوئے تر گلشن
کہ بیخانہ واہ جشن جمشیدی کا سامان ہو

کہ بیکو بیگانگی کہانے لگی شمع سوزان
کھنچا مین جتنا ہی ہم غم و جان جانان ہوا
آلہی ساعد جانان گلے کا ہار ہو جائے

سنبلہ زلف کو اپنی دکھا و حسن جوبن کا
یہن ہی وصل جانانکی ہوائین اتو آتی ہین
کہ بیخانہ ہی دل جانکا ہوا پریشان ہو

صابر۔ برادر عزیز قادر جناب صاحبزادہ محمد ابوبکر خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد امین خانصاحب دامادہ برادر زادہ شہزادہ الاراعۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ تخمیناً ۳۴ سالہ شاگرد مولف۔ صاحبزادہ صاحب موصوف گاہے گاہے شعر فرماتے ہین یہ رنگ کلام خانصاحب موصوف کا ہے

کم نگاہی سے تری ہو گئی شہرت میری
منہ چھپانے سے ترے کھل گئی الفت میری
روز وصلت سے جدائی شب فرقت میری

آئین وہ نہیں سے جائے یہ مصیبت میری — راتون یار کا رہتا ہے تصور ان مین — کیون کرین لوگ نا آنکھونکی زیارت میری
آپ ہی حضرت دل ہین کوئی طرفہ معجون — آپکی مہر سے اچھی تہ طبیعت میری — پاس آنے سے مرے آپکو آتی ہی جو عار
پاس عصمت سے رہی دہر مین عزت میری — چال کیون بدلے جو تو چلے ہنس کی چال — غیر اڑا سکتا ہی کب طرز محبت میری
خاکہ دشمن کا اوراق نہین اسوجہ سے مین — قد آدم ہے مجسم یہ کدورت میری — کیون لگا کر مین اسوجہ کے شہید و نہین ملون
تیغ قاتل کی زبان پر ہے شہادت میری — وصف جس منہ سے وہ کرتے تھے مرا یار صابر — اب اوسی منہ سے وہ کرتے ہین شکایت میری

افسر سرتاج فرق اقبال پرور جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خانصاحب کہ نبیرہ خلف اشرف الامام اعمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ والد حضرت امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ کے اور قبالہ ۔ یہ تخمیناً ۲۱ سالہ شاگرد مولف ۔ کبھی کبھی حسب استدعائے بعض بعض احباب شعر کہنے کا اتفاق ہوتا ہے ورنہ مدتون شعر سخن کی طرف ملتفت ہی نہین ہوتے ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ کلام پرتنویر ہے یہ شباب کی تصویر ہے ۔ غزل طرح

تم جو بدلے تو بدل جائیگی حالت میری — غم سے کچھ اور ہی ہوجائیگی صورت میری — مانع وصل ہی دونو کو شب خلوت مین
شرم تیری تجھے اور مجھکو مروت میری — زلف کی یاد کسی کی نہین آتی ہے اگر — کیون پریشان ہوئی جاتی ہی طبیعت میری
کیون شب وصل پریشان ہو زلفین تو — مین وہی ہون وہی صورت وہی سیرت تیری — بجز خدا کوئی نہ نبھائے گا بلا یہ سر سے
اے تو جائیگی تم سے یہ مصیبت میری — نامہ بر تجھ سے جو خط لیکے کیا چاک اوسنے — میری تقدیر یہ لکھا مرا قسمت میری
دیکھکر دیگی یہ بدنام ہمان دونون کو — دشمنی تیری تجھے مجھکو مروت میری — شکوہ جور پہ ہر بار یہ کہنا اون کا
آپکو پہراسی منہ پر ہے محبت میری — دیکھکر مجھکو وہ حیران ہوا ای افسر — آئنہ ہوگئی اوس شوخ پہ حیرت میری

رنگین ۔ معنامین آفرین جناب صاحبزادہ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان بہادر مغفور ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۲۷۹ھ ہجری ہے اولاً صاحبزادہ صاحب نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر اکتساب فن شاعری کا شوق کیا چند روز کی مشق مین اس فن کو بھی حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کر لیا یہ تو طبع کی صورت کی یہ فہم ہے

قائم اک شکل پہ کیونکر ہو طبیعت میری — شان ہمتا و دولت ہے محبت میری — اوس سے دیکھی نہ گئی جبکہ اذیت میری
موت نے کی شب غم آکے عیادت میری — دلتپین دیکھے محفل مین نہ دیگر بیشنام — پاس الفت ہے تو کہہ کیسے عزت میری


تصویر صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف الصدق اشرف الامراء فخر الممالک بہادر جنگ

تصویر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خاں صاحب بشیر دامت مجدہم صاحبزادہ محمد سفید یار خان بہادر



عشق کیا شی ہی سمجھ مین نہین آتا کچھ بھی
حُسن کیا چیز ہے جسپہ ہی طبیعت میری
دلکشی ان مین خدا جانے ایسی کیون ہے
ورنہ جو شکل ہو تو نکی وہی صورت میری
عہدِ طفلی مین یہ کہتی ہی کسیکی شوخی
شعلہ بن جائیگی اک روز شرارت میری

قم عیسٰی کا اثر رکھتے ہین نالے رنگین
عشق سے دہر مین قائم ہی کرامت میری

شیدا- مذاق انتما جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل شرظفر پیکر حضور پر نور دام اقبالہ- جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۲۷۸ھ ہجری ہی- صاحبزادہ صاحب نے درسیہ کتابین مولف سے پڑہکر خط نستعلیق کی مشق کی اور خطِ عربی کی اصلاح جناب مولوی احمد نور خانصاحب خوشنویس خط عربی شاگرد رشید حضرت میانجی عبد اللہ صاحب رامپوری سے لی- حسب فرمائش بعض احبای صادق الوداد کبھی شعر بھی فرمالیتے ہین اپنی طبیعت سے یہ نتیجۂ طبع کی صورت ہے- یہ صورت تصویر پر تنویر ہے-

نقش تسخیر حسینان ہوئی تربت میری
بعد مرنے کے کھلی سب پہ محبت میری
رنج و غم مین ہوئی ساتھی مری غیرت میری
لی خبر کس نے تہا و شب فرقت میری
مانو کاغذ کی ہمیشہ ہے ممکن ہی نہین
اشک خطا و نکا مثالیے یہ ہی غفلت میری
ایسے ویسونکی سنون کس لئے ایسی ویسی
ایسی کیا اوڑ گئی دنیا سے ہی غیرت میری
چمکا کس اوج پہ ہے اختر حسن دلدار
پونہچی کس شان پہ ہے شان محبت میری
پونہچا لون تک ہی مراتذکرۂ ذہن رسا
چل گئی چال رسائی کی بلاغت میری

وہ کی زلفون کی طرح دل ہی پریشان شیدا
ایک آفت ہی بلائے شب ہجران میری

سحر- سحر اثر جناب صاحبزادہ محمد شفیع خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان بہادر مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ- صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۲۸۵ھ ہجری ہے- صاحبزادہ صاحب نے درسیہ کتابین مولف سے پڑہکر دیگر فنون مثل شناخت و ساخت کبوتران ہری پرواز و مرغان جنگ باز وغیرہ وغیرہ کا حظہ حاصل کیے- شعر اردو کم کہتے ہین بہا کا زبان مین ابھی مداخلت رکھتے ہین چنانچہ یہ رنگ طبیعت ہے

ٹھہری راگنی تلک کامود
آستائی شروع تال تیسری سے
پیا بن تریت ہون دن رتیان
انترہ خالی تال سے

اون بن جیا گھبراوے چین نہین آوے - کاسے کہون مین سکھی ری اپنے من کی بتیان

انترہ خالی تال سے

نس اندیاری کاری جیارا دراوے - سحر پیا پردیس سدھارے - جای کہو کوئی اتنی عرجوا -

دہرکت ہین موری چہتیان

سہری

استائی شروع خالی تال سے

جاؤ جی سیان تم نیٹ اناری رے | باتین نہ بناؤ بہولی پیاری پیاری رے

انترہ خالی تال سے

پیت کی ریت تھے سمجھت نا ہین | سگرو جتن کرین ہاری ہاری رے

انترہ خالی تال سے

سحر پیا تم کا ہو کی نہ ما نو | سب سکھیان سمجھائین نیاری نیاری رے

ہوری

استائی شروع خالی تال سے

موری رنگ سے بھجوئے ڈاری سکری چندا

شروع تال سم سے

لیسو چیل تھے کیوا یسو نا تھی جانت - تمکو شیام سندر

انترہ خالی تال سے

سحر پیا تم سے موری نہ کہیکون - جات رہے اجی دیکھو سندر

ملار

استائی شروع خالی تال سے

آئی گھٹا جوم ات پیاری پیاری | کارو کاری بادل چائے چمکے دامنی نیاری نیاری

تصویر صاحبزادہ محمد انوس خان صاحب آنریزو خلف اصغر صاحبزادہ محمد سفید یاخان صاحب جنرل فوج



انترہ خالی تال سے

ہا ہا کہات واکے پنیان پرت مون - بار بار واکی منتی کرت ہون

انترہ خالی تال سے

تحریر پیامو ری مانت ناہین - تو ہی سکھی سمجھاری جاری -

آرزو - خوش گفتگو جناب صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب عرف چھٹن صاحب خلفِ اصغر جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر مرحوم جنرل فوج ظفر موج حضور انور دام اقبالہ - صاحبزادہ صاحب ممدوح ۱۲۸۰ ہجری مین تولد ہوئے ہین - صاحبزادہ صاحب موصوف نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر شروع سخن کیطرف توجہ کی چند روز مین کیا سے کیا ہوگئے انکا ایک دیوان مکمل موجود ہے مگر ابھی کل انطباع عقود دیکھا کلام کا یہ رنگ ہے تصویر کا یہ ڈہنگ ہے

غزل طرح

روز افزون ہے تم پر یہی محبت میری	بردباری نے بگاڑی ہے یہ عادت میری	تیرے قدمون سے کبھی سر نہ اوٹھانے دیگی
چل گئی چال کسی نین جو نقاہت میری	گوشۂ دل مین جو بیٹھا تو نہ نکلا باہر	او کمندار بنا تیر ہی حسرت میری
تا قیامت جو نہ بر آئے وہ ہے میری مراد	حشر تک جو کہ نہ نکلے وہ ہے حسرت میری	دل سے اوس یوسف ثانی کا نہین جاتا عشق
خود ڈبوتی ہے عزیزو مجھے چاہت میری	ہون وہ نم دوست رہا وصل کے جن بیتی خیال	آج کس جا پہ رہیگی شب فرقت میری
درد اوٹھتا ہے تو پہلو مین پڑل بیٹھتا ہے	اور گھٹتا ہے تو بڑہتی ہے نقاہت میری	سانتہ تصویر کے مین خود بہی کھنچا جاتا ہون
قابل داد ہے مانی یہ نقاہت میری	روز سنتے ہین مکرر مری تقریر کو وہ	نقش تسخیر ہے اے آرزو لکنت میری

اشرف برادر زادہ حضرت شرف جناب صاحبزادہ اشرف احمد خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان صاحبزادہ صاحب موصوف آخر ۱۲۸۵ ہجری مین تولد ہوئے ہین چنانچہ مولف نے حسب ایما سے پدر بزرگوار رمولود مسعود - انشراح ۱۲۸۵ اسم تاریخی تجویز کیا انہون نے درسی کتابین مولف سے پڑہکر چند روز مشق سخن کی یہ نتیجہ مطبع کی صورت ہے - غزل طرح

ایکدم وہ جو خبر لین شب فرقت میری	آہ آہ آہ آنسوؤن کیون رکے یہ حسرت میری	منفعل ہے جو گنا ہونپہ ندامت میری
ابتو رحمت سے بدل جائیگی زحمت میری	دل سے ہے دل کو جو اک راہ سی ہے اب	بڑہ گیا رنج تر اگمٹ گئی الفت میری

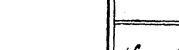
ہاتھہ وہ کیسکے کمر پر نہین کرتے ہین خرام — روپ بدلے ہوئے پھرتی ہی نقاہت میری — اختر بخت چمک پر ہی ہر نگ خورشید
صبح عشرت سے ہی پر بکر شب مصلت میری — ایک مدت سے ہین زندان الم مین مہجور — خیر سے آکے بڑہائے کوئی منت میری



آئی اشرف رخ گلرنگ کی جو لمحہ مین یاد — کہل گئی صورت گل روطبیعت میری

ظہور کلامش نور علی نور جناب صاحبزادہ ظہور احمد خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب بہادر مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان - صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۸ ہجری مین تولد ہوئے ہین انہون نے ابتدای کتابین مولف سے پڑہکر شعر گوئی کیطرف توجہ کی مگر گاہے ماہے شعر کہنے کا اتفاق ہوتا ہے یہ انکا کلام فصاحت انضمام ہے - غزل طرح

کہتے ہین ضعف مین وہ دیکہہ کے حالت میری — آپنے خوب اوڑائی ہے نزاکت میری — جگر و دل پر مرے آگئی آفت میری
خیر خواہون پہ مصیبت ہی مصیبت میری — جیسے کوتیسا زمانے مین ہی مشہور مثل — جھوٹ وعدہ ہی ترا جھوٹی ہی سنت میری
توبہ توبہ یہ کوئی قبلۂ حاجات ہین بت — بندہ کیگاہ وہ اللہ نہ حاجت میری — یان ہی دم عشق قد و گیسوی جانان سے مرد
کس قیامت کی بلا غیر ہے شامت میری — بولے شوخی سے پریشن جو کہا مینے انہین — انہہ پری کیا ہی کہان اور یہ شہرت میری

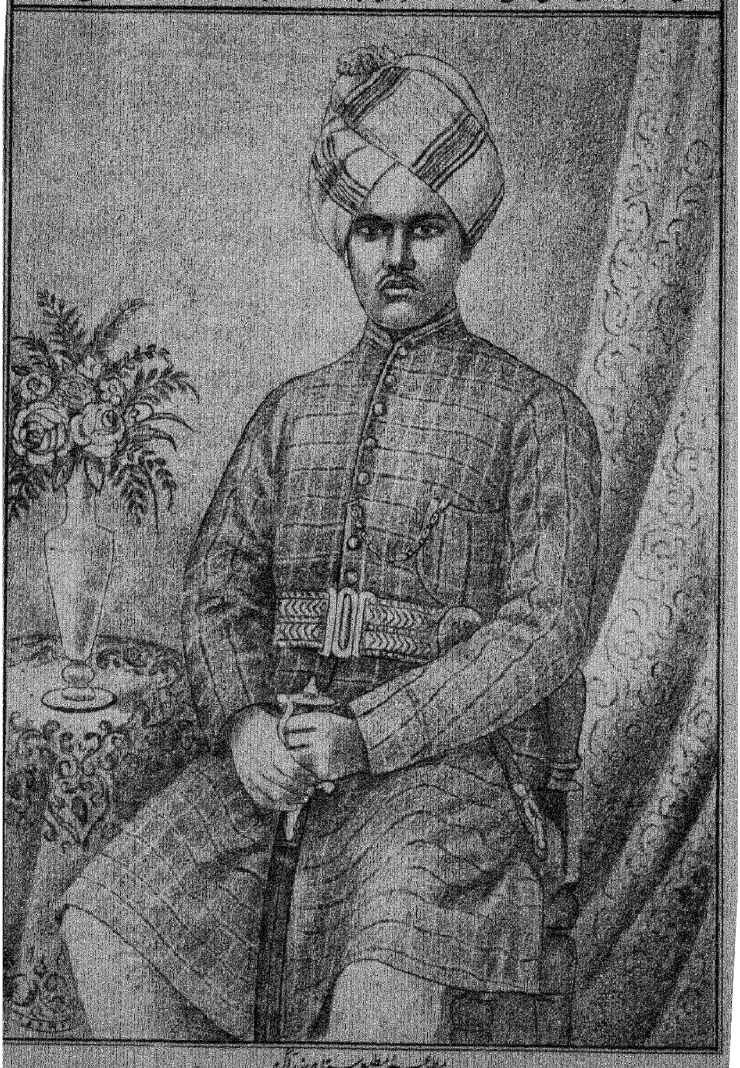


لون سے کرتا ہی سفارش دل رشتہ ظہور — مدعی دیتا ہی خود آکے ضمانت میری

عیش - کلامش چون نیش جناب صاحبزادہ محمد عبد الشکور خانصاحب خلف الرشید جناب صاحبزادہ محمد عبد الغفور خانصاحب بہادر ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان - صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۹۴ ہجری مین تولد ہوئے ہین شاعری مین حافظ عالمگیر خان کیف کے شاگرد ہین - یہ غزل کلام ہی - غزل طرح

روز کمبخت بدلتی ہی حالت میری — یہ فلک ہے کہ زمانہ ہی کہ قسمت میری — وہ مجھے رنج کی تصویر بنا جاتے ہین
اونکے جاتے ہی اور تڑپ جاتی ہی صورت میری — میری الفت سے ترے ظلم کا جی بہرتا ہی — اور ترے ظلم سے گہٹتی نہین الفت میری
اک تری زلف کے نہیرنے دور لگین کیسے — ہی شب وصل عدو کی شب فرقت میری — تو بشر وہ کہ ترا ظلم بہی کار آمد ہے
مین بشر وہ کہ نکلتی ہے محبت میری — سو بلاؤ نکا نزول ایک دل زار پہ ہی — رشک اغیار ترے جور مصیبت میری
بنکے آنسو شب غم دل سے لہو بہی نکلا — کس برے وقت مین تنہا ہی حسرت میری — تم نے کیون مان لیا کیون تمہین باور آیا
کہنے کی کون ہی وہ کیا ہی شکایت میری — سونیوالے تو سحر ہوتے ہی اٹہتے ہین عیش — حشر کی نیند مگر سوئی ہے قسمت میری

تصویر صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ ایوب خان صاحب ابن صاحبزادہ حافظ وحاجی محمد امان خان صاحب



تصویر صاحبزادہ عبدالحمید خان خلف صاحبزادہ عبدالرحمان مرحوم بصاحبزادہ محمد نجابت بلند خان مغفور



یاس - براعت اساس جناب صاحبزادۂ محمد الیاس خان صاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب صابر ابن جناب صاحبزادہ محمد اماں خان صاحب ابن خان صاحب بخشی محمد زمان خان شاگرد مولف عمر تخمیناً ہفتادہ سالہ - کتب درسیہ مولف سے پڑھکر آنریبل محکمۂ فوجداری کی کارروائی سیکھتے ہین - شعر گاہے ماہے کہتے ہین یہ طرز تقریر اور یہ تصویر ہے - غزل طرح

عشق مین ناصح نادان یہ شکایت میری — تری عادت ہی تری میری طبیعت میری — آج جسطرح مین تنکتا ہون کسی کی صورت
وہ بھی دیکھے کبھی یارب یونہی صورت میری — دین وہ کاندہا مری بیت کو یہ امید نہین — جیتے جی جب نہ نکالی کوئی حسرت میری
مین ہی تو جاتا ہون اغیار سے ملنے ہر شب — تم ہی تو کرتے ہو ہر روز شکایت میری — دل ٹھہرتا نہین ارس درس کے سوا اور کہین
اپنے مطلب کی ہی اے یار یہ وحشت میری — بعد مردن بھی رہا ساتھ مرے تربت مین — کی غم یار نے اس مرحبہ رفاقت میری
آپ روپوش ہوگیا کہ جہان ہی پنہان — میری آنکھون سے بھی معدوم ہوئی صورت میری — ہستی ناز نظر سے بھی ہون پنہان مین زار
بر سر خاک ہو کیا خاک یہ تربت میری — فرط شادی سے کہین جان نکلے شوق وصل — اے ترقی یہ ہوای یاس یہ حسرت میری

تمہید - کلامش قابل دید جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب مرحوم تخلص رسا ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد بخت بلند خان صاحب مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس - عمر ۲۴ سالہ افسوس صاحبزادہ صاحب موصوف کے والد ماجد نے عین شباب مین سفر آخرت اختیار کیا - بنا بر ناظرین قیافہ شناس اونکی تصویر ذیل مین درج ہے اور اونکا کلام بسبب نایابی کے نایاب ہوگیا ہے - غزل نعتیہ نیز طرح

مومن منکر فنا کر لو بقا سے پہلے — وہی زندہ ہین کہ جان جو قضای سے پہلے — عاشق شیفتہ ہون اور شع والا کا نیز — فور جسکا کہ بنا نور خدا سے پہلے
عشق احمد مین عجب کیا ہی جنون ہے تاثیر — کہ پہونچ جاؤن مدینہ مین ہوا سے پہلے — اب یہ حالت ہی کہ بیتاب سوا ہوتا ہی — کلمہ تا حین مدینہ کی ہوا سے پہلے
مہر احمد نہین جسکا نہین ایمان کامل — چاہیے جسکا نبی عشق خدا سے پہلے — کہ کیے پیاسے تیے کا نبی کر ہی جو نہر — کوئی آیا ہی تہا جو آبلہ پا سے پہلے
نعت احمد جو لکھی خلد مین جا لیگا حمید — قصد بادشہ ہر سرا سے پہلے

زار - فصاحت شعار صاحبزادۂ احمد نور خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جنرل انواج ریاست ٹونک شاگرد مولف - عمر ۱۶ سالہ - زبان انگریزی مین اچھی مہارت ہے انکے کلام کا یہ رنگ ہی تصویر کا یہ ڈہنگ ہے - غزل نعتیہ غیر طرح

رسول پاک کی جو یاد مین آنسو بہاتا ہے — وہی تو شعلۂ نار جہنم کو بجھاتا ہے — خیال روی پاک مصطفےٰ جس دل مین ہی ہر دم
سوید ابن کے صورت مہر کی جلوہ دکھاتا ہے — بلاشک وہ ہی مقرون اجابت ہو دعا ایسی — درود پاک کے جو ساتھ ہاتھ اپنے اوٹھاتا ہے

نکیون عشق رسول اللہ سے ہون مشکلیں آسان ۔ یہ وہ شعلہ ہی جو خرمن گناہون کا جلاتا ہے ۔ اوسے شمع تجلی کا نظارہ برملا ہوگا
جو پروانہ کی صورت آپ پر لکو جلاتا ہی ۔ روان ہو آپکا دریای نیض رکھتا ایسا ۔ کہی زینہت فزا ہر یول غنچہ مسکراتا ہے
اوسے ای زار حاصل کیون نہ دیدار ہو حق ہی ۔ رسول پاک کے جو آستان تک بار پاتا ہے

انور تمنا تخلص مظہر صاحبزادہ محمد انور خان خلف صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب اسسٹنٹ جنرل فوج حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ ۔ شاگرد مولف عمر ۱۴ سالہ ۔ انکا یہ کلام اور تصویر ہے ۔ غزل نعتیہ غیر طرح

دل کو خیال روی شہ دوسرا ہوا ۔ مسجود مہر و غیرت بدر الدجے ہوا ۔ روز ازل سے آپ پر من نثار روح و جہان
محبوب ذوالجلال لقب آپ کا ہوا ۔ عشق جناب سید عالم ہوا جسے ۔ خاطر سے اوسکی دور غم ما سوا ہوا
احکام دین پاک سے تہی کچھ نہ آگہی ۔ دین کیطرف وہ قبلۂ دین رہنما ہوا ۔ انور جو روی پاک نبی پر ہوا فدا
ننگ ہوس سے آئنۂ دل صفا ہوا

حافظ ۔ بکلام ربانی محافظ ۔ صاحبزادہ حافظ محمد واحد نور خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شیدا شاگرد مولف ۔ عمر ۱۴ سالہ ۔ انکا یہ کلام اور تصویر ہے ۔ غزل غیر طرح

ترا گیسو جو خم در خم نہوتا ۔ ہمارا حال یون برہم نہوتا ۔ قیامت تہی اگر صبح شب ہجر ۔ طلوع تیر اعظم نہوتا
گذرتی زندگی عیش مقرر ین ۔ جو پہلو مین دل پر غم نہوتا ۔ نہ دیتے تم سے گر اقرار کو دل ۔ تو یون رتبہ ہمارا کم نہوتا
جو ملجا تی دوا ئی وصل جانان ۔ تو دل اپنا مریض غم نہوتا ۔ نہ بہتر از خم تیغ فرقت یار ۔ جو حاصل وصل کا مرہم نہوتا
اگر خوبان نہوتا او بکا حافظ ۔ تو شیدا و نہ یون عالم نہوتا

نور سراپا شعور صاحبزادہ محمد حبیب نور خان خلف جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شیدا شاگرد مولف عمر ۱۴ سالہ یہ انکا کلام ہے یہ تصویر ہے ۔ غزل غیر طرح

تمہارا دو میان جو ہمدم نہوتا ۔ تو سن لیتے ہمارا دم نہوتا ۔ نہوتی آدمی کو عیش کی قدر ۔ اگر پیدا جہان غم نہوتا
نہوتا ایک پر گر ایک کو فضل ۔ مقدر کو ئی بیش و کم نہوتا ۔ جو تیا یار جام مے شب وصل ۔ تو بر ہم کر دوسے جام جم نہوتا
مزا کچھ وصل کا ہوتا نہ حاصل ۔ اگر فرقت کا درد و غم نہوتا ۔ نہ رہتی جان تمین یان شب ہجر ۔ اگر نوس انہار اغم نہوتا
نہوتا راز دل اے نور افشا ۔ رہین گر اشک چشم نم نہوتا

حصا بریہ کلاش نلور جناب صاحبزادہ محمد صابر علی خانصاحب وکیل ریاست ہذا مستعینہ رزیڈنسی جیپور خلف جناب صاحبزادہ محمد مختار علیخان صاحب مرحوم رامپوری حسر جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ عمر ۳۴ سالہ شاگرد و برادر زادہ سرآمد شعرای ستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ صاحب دیوان۔ ماشاء اللہ عجب تنگ ہی سخن کلافہ ڈنگ ہے غزل طرح

اوج پری پر رہ عشق میں رفعت میری — کہ عیان رنگ شفق سے ہی شہادت میری — پونچھی ہی فیض تصور سے یہ حالت میری
ہو بہو صورت دلدار ہے صورت میری — بحر ذخار بنایا کرم ساقی نے — ورنہ ہی قطرۂ ناچیز حقیقت میری
صورت عکس وہ بیکر مرے دل میں بیٹھے — روبرو اونکے بنی آئینہ حیرت میری — بے خبر مجھسے ہی وہ اپنے سے میں بیگانہ
ملتی جلتی ہے مرے یار سے عادت میری — بے رخی انکی ہی جب رہبر نقص الفت — شکوۂ یار ہے پر عین شکایت میری
بیقرار آپ کی صورت نے کیا ہے مجھکو — آپکو رکھتی ہے بے چین محبت میری — انتظار بے مدعا نے بنایا گستاخ
ورنہ کب تھی یہ مجال اور یہ قدرت میری — عینیت غیر میں پیدا ہوئی آخر صابر — دشمن غیر یہاں تک ہوئی غیرت میری

خاور سخن پرور جناب صاحبزادہ محمد مجید اللہ خانصاحب خلف الرشید جناب صاحبزادہ بخشی صالح محمد خانصاحب مرحوم عمر ۲۹ سالہ۔ صاحب دیوان۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا میں حضرت تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی شاگردی اختیار کی بعد انتقال اون کے سرآمد شعرا ستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کے شاگرد ہوئے۔ ماشاء اللہ طبیعت کیا مضمون خیز ہے دیکھئے یہ کلام کیا نصاحت انگیز ہے۔ غیر طرح

دیر تک میرے سرہانے رہا قاتل میرا — کہ کرے کوئی وصیت مجھے بسمل میرا — ایک شب پاس بلا کر مجھے تم ہی تو سنو
کہ ہوا نالۂ غم سننے کے قابل میرا — نشتر غم تجھے کیوں اسے غلش ہے ہر دم — نہ تو پھوڑا نہ کوئی آبلہ ہے دل میرا
ایک کو دیبت اور دو کے لئے چار بہت — سوداائیں ہیں اودھر سطر ف کدل میرا — آئینہ تکو دکھا کر میں کروں گا نادم
تم سمجھتے ہو نہیں کوئی مقابل میرا — صید خائف ہوں گذرتا ہے گمان صیاد — دل اور اڑا دیتی ہے پرواز عنادل میرا

حضرت خضر کا لوں کس لئے سلسلہ خاتم — جبکہ ہو غوث جہاں رہبر کامل میرا

ضبط۔ معدن کلام بار بط جناب صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خانصاحب مصنف دیوان خونابۂ خیال خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد عظیم اللہ خان صاحب عرف بنی میان۔ عمر ۱۴ سالہ۔ انہوں نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر فن شاعری میں خانصاحب محمد سیف الدین خانصاحب سیف کی شاگردی اختیار کی اور اپنا تخلص حیف بروزن سیف رکھکر غزلیات پر

اصلاح لی - بعدازان حضرتِ سیف نے اپنے اوستاد ہمہ آدم شعرا اُستاذ حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کی خدمت مین انکو تفویض کر دیا پھر انہون نے اپنا تخلص تبدیل کر کے ضبط تخلص رکھا کیا اچھی طبیعت ہی - یہ رنگ سخن کی صورت ہے -

دور ہو شیشۂ دل سے جو کدورت میری
جلوہ گستر ہو پری بن کے طبیعت میری
پیشم جانان ہے ہوا خواہ محبت میری

مین وہ مجنون ہون کہ لیلیٰ کو ہی چاہت میری
میری دہلیز پہ بھجائے قناعت میری
پاؤن اس حرص کے ٹوٹین جو بدولت میری

بزم دشمن مین بلایا پئے تعزیر وفا
آخر کار پڑی اونکو ضرورت میری
ہاتھ رکھنے دو اونہین سر پہ برائی سوگند

ابھی بن جائیگی بگڑی ہوئی قسمت میری
تنگ اتنا نکر اے کشمکشِ غم مجھکو
دل سے گہرا کے نکلجائے نہ حسرت میری

دم ہی آنکھون سے رواں دیدۂ خونبار مین
کیسی دیکھنے نکلتی ہی وہ حسرت میری
ناز نے سرمہ کو در پردہ کیا ہے بدنام

نکتہ شوخ سے ملتی ہی طبیعت میری
دل مرا چشم فسوں ساز سے کہتا ہے ربط
کی موئے پر بھی مری خاک صبا نے برباد

آکے دو پھول چڑھا جاؤ کسی دن تم بھی
کہ مرادون کا محل آج ہی تربت میری
رنگ کے ساتھ بدلجاتی ہے صورت میری

بیکسی ڈھونڈتی پھرتی رہی تربت میری
در والفت سے ہوا ہی یہ مری وضع قرین
خوگر وعدہ خلافی تو نہین آپ کی خو

ناتوانی سے مین ہون عاشق معشوق مزاج
غش نہ آجائے تمہین دیکھکے صورت میری
ملتی جلتی ہی رگ جان سے نزاکت میری

جھوٹی قسمونکی ہمیشہ سے ہی عادت میری
عاشقون سے کہیں یار کا ایسا ہے یہی
بزم رندان مین کرین دست سبو پر بیعت

غیر پھر غیر ہین بدنام کرینگے تم کو
یا دلائیگی پس مرگ محبت میری
لے اوڑی مجھکو پری بنکے طبیعت میری

دیکھلین حضرتِ واعظ جو کرامت میری
آتے ہی فصل بہاری گل تازہ یہ کھلا
دیکھنا اوس بت کافر کے جگر کو واللہ

واہین واد ید جہانِ گذران مین آنکھین
کیون تماشا گہِ عالم نہ ہو حیرت میری
بلبل زمزمہ پیرا نے فصاحت میری

داور حشر کے آگے ہے شکایت میری
باغ عالم مین اوڑائی ہی دم نالہ کشی
عوض ضبط وہ کہنے لگے رسوا مجھکو

رفتہ رفتہ یہ ہوئی عشق مین شہرت میری

شائق - مطبوع خلائق جناب صاحبزادہ محمد یوسف علیخان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان صاحب تلمیذ صاحب دار قلعۂ امیر گڈھ ریاست ٹونک عمر ۲۵ سالہ - صاحب دیوان - شاگرد حضرت عاشق - بشکل نام خوطبیعت بھی حسین ہی دیکھئے کلام کیا ہتین ہے - غزل طرح

غیر کو مہنس کے جتاتے ہین محبت میری
کسقدر پیار سے کرتے ہین شکایت میری
مجھسے کہتے ہین کوئی شعر سناؤ اپنا

دیکھتے ہین اسی پہلو سے طبیعت میری — نا امیدی نہ سہی رشک و عداوت نہ سہی — سو بلاؤن سے سوا ہے شب فرقت میری
نہ گیا دل سے یہ جائیگا ارمان تیرا — کبھی نکلی ہے نہ نکلے گی حسرت میری — آپ مین شوق ہے ارمان ہے تنہائی ہے
انجمن ہی کے برابر ہے یہ خلوت میری — دل گیا جان گئی شوق گیا رنج گیا — دیکھئے جائے کہ رہجائے محبت میری
نہ گھٹائے سے گھٹے گا کوئی ارمان میرا — نہ مٹائے سے مٹے گی کوئی حسرت میری — کچھ نہ کہنا ہی پڑیگا مجھے اونکی سی زبان
بات بگڑے کہ بنے روز قیامت میری — مین تو شائق ہون فقط آپ سے یہ کہنے کا — تو بہ تو بہ جو ذرا بھی ہو طبیعت میری

واقف - رموز سخن را کاشف - صاحبزادۂ **عبد الغفار خانصاحب** خلف صاحبزادہ **عبد العزیز خانصاحب** مرحوم خلف صاحبزادۂ بخت بلند خانصاحب مغفور خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۲۲ سال شاگرد حضرت ظہیر دہلوی - یہ طرز سخن ہے - تصویر کا یہ رنگ و روغن ہے - **غزل طرح**

کیا بُرے طور سے آئی ہے طبیعت میری — دن پہ دن ہای بدلنے لگی حالت میری — تم سے ہرگز نہ پھیرے گی کبھی الفت میری
کہ ٹپکتی ہی نگاہون سے محبت میری — بیوفا کون ہے رشک عدو سے مرکر — کاش ہوا آپکے ہاتھون سے شہادت میری
یہ قیامت کی ادا ہے یہ غضب کی شوخی — چلتے پھرتے وہ ہلا دیتے ہین تربت میری — گھر مین دشمن کے ذرا سوچ سمجھ کے جانا
آئے آئیگی کبھی تیرے محبت میری — غیر کے ایک ہی نقرہ مین مجھے کھو بیٹھے — مہربان اتنی ہی تھی تم کو محبت میری
ایسی کمبخت ملی ہے مرے گھر سے کہ کبھی — غیر کے پاس نہ پہنچی شب فرقت میری — ہائی اظہار محبت کا برا ہو یارب
رازدان کرنے لگے اور سے شکایت میری — دیکھنا رحم ہی آیا ہے تو کب آیا ہے — نزع مین کرنے کو آئے ہین عیادت میری
تم ہو ہم گلہ کہیں یہ مین رشک سے چپ — یہ مروت ہے تمہاری کہ مروت میری — خود پریشان ہی وہ **واقف** مجموعہ کے بال
بڑھ گئی اور بڑھانے سے کدورت میری

محزون - بلاغت مشحون جناب صاحبزادہ **محمد حسن رضا خانصاحب** عرف نواب دولہ صاحب - عمر تخمیناً ۱۹ سال جنرل افواج ریاست رامپور خلف جناب صاحبزادۂ احمد رضا خانصاحب عرف پیارے صاحب بہادر خویش حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف پہلے ایک عرصہ تک مقیم ریاست ہذا رہے اور بر فاقت جناب منشی محمد ابراہیم خانصاحب رمز مذاق شعر و سخن اختیار کر کے سرآمد شعرا مستند حضرت امداد لکھنوی کے شاگرد ہو گئے حسن اتفاق سے مشاعرۂ ہذا مین بھی شریک جلسہ ہوئے - اگرچہ ابھی آپ

گمراہی سے یہ رنگ سخن ہے کہ ہر شعر مین قیامت اور انقلاب کا بانکپن ہے - غزل طرح

کشش دل سے اوسے کھینچ لے جاہت میری
ہو شب وصل الٰہی شب فرقت میری
ہر گھڑی دیکھتا رہتا ہے وہ صورت میری

آئینہ بن گئی اوس شوخ کا حیرت میری
تو بھی ظالم کسی روز کا شیدائی ہے
کہ نزاکت نے تری لی ہے نفاست میری

آئینہ دیکھ کے کہتا ہے وہ کم سن مجھ سے
کون ہے یہ جو تکا کرتا ہے صورت میری
حال میرا ہی دگرگون ہے تو اور ہے ترے

اب وہ اگلی سی یہ صورت ہے نہ سیرت میری
دیکھتا حشر کے دن حشر بپا کر دون گا
ہو گئی فریاد قیامت مین قیامت میری

کیسے اگر کو کا نہین ہے اسے آسان سمجھ
بت نادان یہ طبیعت ہے طبیعت میری
دیکھکر مجھکو سر بزم عدو کہتے ہین

کیا ہی ہین وہ انہین کو ہے محبت میری
رمز کی بات ہے کہتے ہین وہ مخزون سے
کہ ہمین یاد ہی ہوگی نہ رفاقت میری

اسد شیرہ بیشہ سخنوری سرآمد شعراء دستنا و ستادگرمی جناب نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی سلمہ اللہ القوی ۷۰ سالہ جناب موصوف کا حال غزل طرح کے بعد مفصل لکھا جائیگا -

اوری گلشن عالم مین گفتگو تیری
ہوئی ہے تیغ جفا کار کیا عدو میری
کہ روح تن سے کھنچ آئی سوی گلو میری

کسی مین رنگ ہے ایسا کسی مین بو میری
دکھا دے سیف زبانی کا طرفہ حسن بیان
سخن کے معرکے مین کہہ لے آبرو میری

وہ خانہ سیب خوش الحان ہون بلبل مستی مین
کہ بلبلون نے اڑائی ہے گفتگو میری
سنے تو چونک پڑے خواب مرگ سے سحبان

اوسے ہی ہو تو مسیحی ہے گفتگو میری
دکھا دے فصل خزان مین بھی جوش رنگ بہار
گھٹا نہ دیدۂ خونبار آبرو میری

کہا یہ قالب خاکی نے روح سے ہم نزع
نہین ہون آج ہی تنہا اے اب سے تو میری
تمہارے وصل کی حسرت ہی اک زمانے کو

جہان بھر کے دلون مین ہے آرزو میری
مٹے یہ خاک بھی میری ہو تو وہ اکسیر
دُر خوش آب ہو وہ دے جو آبرو میری

زمین سے تا فلک ایک ہو کا عالم ہو
نہو بلند جو ستانہ ہاؤ ہو میری
پکارہ ہر سے بیان ہو کہ رحم اوسے آجائے

تری زبان پہ قاصد ہے گفتگو میری
کسی کی تیغ نے دم بند کر دیا ایسا
کہ سانس رہ گئی آ آ کے تا گلو میری

ہو تو نہ جان فدا کی حفاظ ایمان سے
پڑی ہو دیر تن بھی لاش قبلہ رو میری
سمائی شیشۂ دل مین وہ بت پری بنکر

برائے آج الٰہی یہ آرزو میری
نئی طرح سے ہے درد دل مجھ گرفتار
نوائی نے ہے صدا ئے رگ گلو میری

بتون کے سامنے کچھ بات بن نہین پڑتی
مجھی کو کرتی ہے قائل یہ گفتگو میری
ملیگا قبر مین مجھ ناتوان کا خاک نشان

عبث ہے تم کو نکیرین جستجو میری
الٰہی ڈھونڈھکو بھی اوتنی ہو آرزو میری


تصویر افتخار الشعراء عضد الملک راجہ سید محمد امیر حسین خان بہادر فتح جنگ ناظم دفتر مہمانداری ریاست حیدرآباد مجسٹریٹ درجہ اول ضلع ملازمہ نونک

رُکے نہ دستِ کرم و رحم سے پیرِ مغاں
شکست پائے نہ یہ ہیئتِ سبو میری
ڈبے ہیں اشک ندامت ہی بنکہ آنکھ سے نیل

جو وقتِ نزع ہی نیت پڑے وضو میری
بخ فلک شفق کیوں خوشی سے ہولی آج
کہیں شہید ہوئی ہو نہ آرزو میری

کسی کے قامتِ موزون پہ جان دیتا ہوں
بپا کریگی قیامت یہ آرزو میری
مشرک ایسے جو قتل ہوتے ہی بہتے ہیں

یہ چشم بن گئی گویا حباب جو میری
کہاں سے لائیگا وہ یہ زبان و کام و دہن
اڑا یگا بھی اگر کوئی گفتگو میری

مٹائے سے رہ کسی کے بھی نہیں سکتی
اسد ہے جو کہ خدا داد آبرو میری

زاہد سالوس را در کوی عرفان راہ نیست
خود نمائی نیکنداو از خدا آگاہ نیست
جان بلب آمد ولے با کس نگویم رازِ عشق

در دلم صد گونہ درد و در زبانم آہ نیست
نور وحدت ساعتے از سینۂ زاہد نتافت
سالہا بگذشتہ و بر آسمانش ماہ نیست

پاس ایمان نیز محفوظست در دیارِ بتان
در دلِ ہر بیم کہ دارم وقت الا اللہ نیست
ہادی و مضلل کار خویش از حکمِ قضا

خضر راہ و غول صحرائی کسے گمراہ نیست
بندۂ محتاج تو ہستند در و پیش و غنی
جملہ ہستند از گدایانت کدامے شاہ نیست

از کہ خواہم داد و بیداد ایتان سنگدل
ایں اسد فریاد رس ما را بجز اللہ نیست

بسمل - ہم خیال بیدل - ملک الشعرا لسان الملک جناب حافظ سید محمد حسین صاحب خیرآبادی سابق میر منشی ریاست ہذا عمر ۴۳ سالہ شاگرد حضرت مولوی منشی مفتی سید امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی سلمہ اللہ القوی - ماشاء اللہ سخن کا عجب رنگ ہے سبحان اللہ کلام کا طرفہ ڈھنگ ہے - انکے دو دیوان یکے بزبان فارسی دوم بزبان اردو یادگار ہیں - انکے یہ اشعار ہیں - غزل غیر طرح

دلاستی سے جایگا دہی با عزو شان ہو کر
کرے نام و نشان حاصل جو بے نام و نشان ہو کر
دکھایا جلوہ وحدت کو کثرت میں عیاں ہو کر

احد ظاہر ہوا ہی میم احمد میں نہاں ہو کر
نہ تیر اساتھ بعد از مرگ بھی چھوڑونگا قاتل
ترے دامن سے لپٹونگا غبار آسا تو ان ہو کر

نہ وقتِ نزع بھی کوئی وصیت کر سکا دل سے
رکیں باتیں جو کہنی تھیں گلے میں ہچکیاں ہو کر
تماشا گاہِ طفلاں و زن ہیں کیونکر نہ بن جائے

نکل جائے ترا دیوانہ اظالم جہاں ہو کر
نہیں گر سایۂ ابر تربت پہ مجھ بیکس کی کیا غم ہے
مرا دود جگر سایہ کئے ہے آسمان ہو کر

بنایا ہی سبو مٹی کا میری بادہ نوشوں نے
بلا یہ مزبہ خاکِ رہ و پیرِ مغاں ہو کر
جفا و جور کرنے سے کبھی الفت نہ جائے گی

نہیں کروٹ متلک بھی تجھے بیجانی دلِ بسمل
ضعیفی اور یہ ناطاقتی ایسے جواں ہو کر

مضطر - سرآمد شعرا و ہمعصر - افتخار الشعرا اعتبار الملک مولوی سید محمد افتخار حسین خان بہادر افتخار جنگ - ارسٹار حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہ - کلکٹر - مجسٹریٹ نیابت پیشہ علاقہ ٹونک - برادر خرد حضرت بسمل خیرآبادی عمر ۳۲ سالہ صاحب دیوان

شاگرد حضرت امیر مینائی لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ انکے کلام مین عجب روزمرہ طرفہ چوچلا ہے طبیعت اصناف سخن پر حاضر مناسب الفاظ خوبی مضامین پر فاخر۔ درستی ترکیب شستگی الفاظ پر قادر۔ بندش و ترکیب بیان لازم و ملزم درست و گویا بیان۔ درستی و چستی اشعار برنگ عاشق و معشوق باہم آمیزان۔ انکے کلام کا یہ رنگ ہی۔ تصویر کا یہ ڈھنگ ہے۔ غزل خیر طرح

بیوفا چین کے دل جان ہی دوبھر کردے
غم کی تعداد ہی لے دیکے برابر کردی
ہائی بیچین کہ شب وصل کا خود حال کہا
موت نے اسکی ہی میعاد مقرر کردی
کشتۂ ناز کا کچھ دہر سہارا تھا نظر
جب سے سب تکنے لگے جان کے اندر کردی
وہ جفا غیر پہ کیون کی کہو وہ کون جفا
تو ہی دنیا مین تو سُنا کہ خدا نے اکدن
وہ جفا دہ۔ جو جفا آپنے مجھ پر کردی

زندگی تو نے مری موت سے بدتر کردی
جیتے جی جان لے نہین مون کہا تم تو ہو
صبح ہوتے ہی شکایت مری گھر گھر کردی
کچھ تو شرماؤ کرو فیصلہ دم خواہش وصل
آئے دروزہ کے مٹی ہی برابر کردی
تو ہی دنیا مین تو سُنا کہ خدا نے اکدن
وہ جفا دہ۔ جو جفا آپنے مجھ پر کردی

کرلیا مجھنے اونہین رنج محبت مین شریک
ورنہ یہ ہوگا کہ یون آنہ سکے مر کر دی
زندگی مانگ کے لائے تھے خدا کے گھر سے
اوسکا یہ پہل ہی کہ جو بات کہی کر کر دی
پہلے آنکھون مین تھی اب لبون پہ تصویر تری
سب خدائی ترے اوپر سے نچھاور کردی
صدقے اوس آنسون کے جس نے مضطر

روتے روتے مری تربت کی زمین تر کردی

فصیح۔ مخزن کلام بلیغ و فصیح۔ فصیح الملک جناب کپتان سید محمد نورالدین احمد صاحب خلف اصغر سید محمد مسعود الدین احمد صاحب مرحوم اہل کار اعلی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ عمر ۸۴ سالہ۔ جناب موصوف اکثر غزل کہہ فرماتے ہین حسب الحکم حضوری گاہے ماہے غزل کہنے کا اتفاق ہوجاتا ہے چنانچہ یہ غزل حمدیہ انکی طبعزاد ہے یادگار صفحۂ ایجاد ہے۔ غزل خیر طرح

یاد کرنے کے لئے کافی ہے نام اللہ کا
پڑھتی ہی ساری وظیفہ صبح و شام اللہ کا
کوئی سمجھا ہے نہ سمجھے گا جو کچھ کرتا ہی وہ
راتدن جاری ہی کیا انعام عام اللہ کا
ہے وہی مشکل کشا سب کا وہی حاجت روا
اونپہ ہو رحمت مدام اور ہو سلام اللہ کا

اور پڑھنے کے لئے بہتر کلام اللہ کا
ٹوٹ جاتا ہی ہمان اونکا سب نظم و نسق
سبکے فہم و وہم سے باہر ہی کام اللہ کا
عرش سے تا فرش سب کچھ اوسکے زیر نگین
فکر یون کرتے ہین ہر دم خاص عام اللہ کا
یاد اوسکی ساری یادون سے بہتر ای فصیح

جسقدر مخلوق ہی اوسکو ہی سب کرتی ہی یاد
ہان وہی رہتا ہی جو ہی انتظام اللہ کا
ہے در نعمت کشادہ کا فروزندار پر
شرق سے تا غرب قبضہ ہے تمام اللہ کا
احمد مرسل کو بھیجا رہنمائی کے لئے
کیون نہ لین پہر نام ہمدم سے مدام اللہ کا

گرامی۔ ہمزبان نظامی۔ سیع الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعرا مولوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر ظفر جنگ۔ جناب موصوف

نظم و نثر فارسی مین دستگاہ کافی اور علم طبابت وغیرہ مین بہرہ وافی ہے۔ ترجمہ نظم صلوات فاروقی اور ایک کتاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت مین لکھی ہے۔ آپکا مطلب مشہور عام ہے یہ طرز کلام ہے۔

دوزخ شرارہ ایست ز دودِ چراغ ما
جنت نظارہ ایست ز گلگشتِ باغ ما
کس پے نبرد ازرہ مقصد زنامبرد
تا گم نشد ز وادی صورت سراغ ما
نار تقر چو برق درخشید بر فرد
از زہر خند دود سر شمع داغ ما
قرآیۂ فلک نشود چون تہی ز مے
ہل من مزید جوش زند از ایاغ ما
کے سنگ بستہ زر سر نقرہ و زر م
آتش کم افسرد ز سر چوب تاغ ما
در کام اژدریم و ہم از خویش فارغیم
در کوچہ کمانچہ بود جائے زاغ ما
گر جنبش ازل نہ رفیق سفر بود
کے میتوان رسید بمنزل الفراغ ما
ہر چند روز و شب ہمی سعی و کوشیم
صورت نہ بندد از غم دنیا فراغ ما
بادیش گرامی اگر بے اثر بود
چون لالہ شگفد ز درود شت در اغ ما

رنگین۔ جوہر عرض نازک خیالی۔ مولوی محمد عبدالصمد خانصاحب خلف اکبر مولوی فقیر اللہ خانصاحب قوم اذبک ہشتنگر زادہ حقیقی مولوی عبدالملک خانصاحب ملک مرحوم مغفور اہلکار اعلیٰ حضرت یمین الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس آپ حضرت غوث علی شاہ صاحب کے مریدان خاص ارادت اختصاص سے ہین پابندی امور دنیوی سے آزاد اہل اللہ سے کمال اتحاد تصوف کا شوق ملفوظات کا ذوق۔ گاہے ماہے حسب استرضائے احباب شعر بھی فرماتے ہین مگر فارسی مین اکثر اردو مین کہتے۔ آپکا یہ کلام تصوف انضمام ہے۔

عاشقان را شغل خود دیدن بود
ہر خودش از خویش بالیدن بود
سنگہای تفرقہ چیدن زراہ
در رہ توحید لغزیدن بود
دیدہا چون آئنہ وا داشتن
دیدہ ور را حیرت دیدن بود
اندران دیدن مژہ بر ہم زدن
کیف و وجد و رقص غلطیدن بود
آرزوئے جلوہ ہائے بیحجاب
خود حجاب خویش گردیدن بود
رشکیا این تیرگی در تیرگی
آفتاب فقر رخشیدن بود

آپ کے یہ اشعار متفرقات مین

در عالم تنہائی صد انجمن آرائی
یکتائی و ہر جائی ہر جائی و یکتائی
از نرگس خود آرائی از شوخی زیبائی
پیدائی و پنہانی پنہانی و پیدائی

ایضاً

عقاب ہمتم چون برزند بال | برد عنقائے وحدت را بچنگال

ایضاً

در طریق عشق رسم کافری در کار نیست | جوش ہر شوخم کفر و دوشم خرقہ زنار نیست

ایضاً

عشق را میرم کہ با این بیکسی فرہاد را | بہر شیرین جوئی شیر از تیغ کہسار آورد

ایضاً

از لبان و زلف میریزد دما دم بار بار | قند و شکر تنگ تنگ و مشک و عنبر بار بار

اشعار اردو

وہ رشک حور دلمین آج اک ہمنو تاری ہے | ادہر دیکھو تو کچھ پلتی ہوئی صورت تمہاری ہے

ولہ

آپکے انداز ستمرے دیکھے سوئے | آپکی عادت مری دیکھی مری جانی ہوئی

باوجود شوق اپنی آپ اتنی احتیاط | یہ تو خودداری نہ ٹھہری اک نگہبانی ہوئی

سیماب - موجد کلام نایاب جناب مولوی حکیم سید احمد علی صاحب مولف گلدستۂ دردو ستر جم توزک جہانگیری و فتوح الشام حضرت امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم عمر ۵۹ سالہ - جناب مولوی صاحب موصوف قصائد و غزل وغیرہ زبان فارسی مین فرماتے ہین - بنا بر یاد گار یہ غزل درج تذکرہ ہے گویا طبع صافی کا نتیجہ ہے - غزل غیر طرح

نظر زدیدہ از شوق تو ایجانا نمیرقصد | بسودائی سر زلف دل دیوانہ میرقصد | ز شوخی مرہم چشم تو اندر خانہ میرقصد

بر قص اگر دش چشمت ہمہ کاشانہ میرقصد | بہنگام نشید نغمہ خاک شدنہ یارش | لبان گر داد دشت بیتابانہ میرقصد

بہر جا شمع رخسار تو بزم افروز میگردد | گداز دشمع بر گرد سرت پروانہ میرقصد | کشیدی چون بدام خود سر عشرت پرستانرا

مگر زلفت بدین شادی چنین بر شانہ میرقصد | تو با کوبان و دست افشان خزامی گر بتخانہ | ز شور انگیزی نازت بت و بتخانہ میرقصد

کدامی شعلہ رو سیماب کرد آہنگ رقصیدن | کہ برق از طرز شوخیہاش بیتابانہ میرقصد

المسعد - ناظم و ناثر بیحد و عد - جناب سید سعید احمد صاحب مترجم امیر نامۂ فارسی خلف اکبر جناب حکیم مولوی سید احمد علی صاحب سیماب

عمر ۴۰ سالہ۔ زبان فارسی و اُردو میں شعر خوب فرماتے ہیں انکا کلام سنکر اچھے اچھے شعرا داد دیتے ہیں۔ قدرے کلام فارسی وارد درج تذکرہ ہے بلاغت و فصاحت اُنکا حقہ ہے۔

مینے زور و زر زاری کچھ اور نثار کیا ہے — یہ تو فرمایئے اغیار میں کیا کیا کہا ہے — غیر کے ہاتھ کو دان ہار بنا رکھا ہے
اب ترے واسطے کیا دستِ دعا رکھا ہے — حق نے اون ہو تو نمیں کیا آپ بنا رکھا ہے — ایک مدت سے مجھے کب سے جلا رکھا ہے
غیر کے ہاتھ نہ لگجائے یہ اندیشہ ہے — وہ بھی دیدو مجھے جو ظلم اوٹھا رکھا ہے — حسن انداز و ادا چال سے سب کچھ ہے عیاں
تنے کس چیز کو برقع میں چھپا رکھا ہے — نامہ بر تجھ پہ اور امید پہ رحم آتا ہے — نامۂ شوق کئی دن سے لکھا رکھا ہے

شعر گوئی کے وہ سامان کہاں اب اسعد — وقت بیوقت کو کچھ رو لگا رکھا ہے

پرتو شبنم شہر بنائی اگر این روئے زیبا را — بصد محبت کند ثابت بہشت این چار دیوار را — تو ئی کز رُخ بیاری مجلس معراج موسیٰ را
بلب بخشی حیات تازہ اعجاز مسیحا را — جہان حسن بے عشق ست یک مشت گل بیرنگ — چو لیلیٰ صد ہزاران گل بدامان ست صحرا را
بامید تجلی محشرے برپاست در کویت — سرت گردم قیامت کردۂ قصد تماشا را — حسین ست از شیون حسن با صد آگہی غافل
بلب یوسف چو دادند لذت خواب زلیخا را — چو از حسن کلام دست نبود ہیچ عاشق را — نجوید چشم بینا را نخواہد گوش شنوا را

پیمبر زادہ را در خور نباشد تحفۂ دونان — بہ خار و خس نیندیشم اسعد زال دنیا را

معجز۔ اعجاز نما بکلام موجز۔ جناب حافظ قاضی مولوی حکیم عبد الحلیم خانصاحب خلف جناب حافظ قاضی مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم مرحوم ۴۰ سالہ۔ قاضی صاحب موصوف ابتدا میں شعر بزبان اُردو کہتے تھے پھر اشعار اُردو یکسخت ترک کر کے ایک عرصہ تک اشعار بزبان فارسی کہتے رہے پھر چند روز سے شعر گوئی بالکل ترک کر کے علم حکمت و ترکیب مطب جناب حکیم سید علی حسن صاحب خلف اصغر جناب حکیم سید نثار علی صاحب مرحوم ساکن امروہہ سے حاصل کیا۔ اب بلا تکلف مریضان شہر کا علاج کرتے ہیں ان کا یہ کلام مطبوعہ یادگار درج تذکرہ ہذا ہے۔

شب پہ بزمیکہ در آن با تو جز اغیار نبود — گر کنم نالہ مفرما کہ سزاوار نبود — من ازان روز بموئی تمت غور سندم
کہ کسے را فلک اندر پے آزار نبود — طاقت ما نبود کز ستمش منکنیم — این قدر ہست کہ گوئیم سزاوار نبود
عشق در جرم پرستاری بت آوردش — بر من در کمر آویختہ زنار نبود — کے پسندم کہ کنی جور پس من بر رقیب
ورنہ مردن بنعم عشق تو دشوار نبود — ذکر من آمد و تنہا بر قیبت نگذاشت — گرچہ شب بر سر بزم تو مرا بار نبود

بجواب غزلِ خواجہ نظیری معجز | صد سخن گفت کہ شائستۂ اظہار نبود

جری - کلاش امستقم پری - نواب سلطان احمد خان عرفہ نواب بہادر خلفِ اکبر سرآمدِ شعرا رستہ حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۲۸ سالہ - غزل غیر طرح -

ہماری فکر سے مضمون یون ڈھل کر نکلتے ہین
کہ پُر زے جیوب و دامن کے کمر سے گھر نکلتے ہین

بھلائی اور برائی کام سے معلوم ہوتی ہے
کہ اشک آنکھون سے آخر آب ہو کر نکلتے ہین

بپا عالم مین تھی مل چل خرامِ ناز سے جنکے
قیامت اور دیکھو وہ سرِ محشر نکلتے ہین

کرنالے بھی گلے سے تو گلا گھٹ کر نکلتے ہین
غضب کے تیر ہین ناوک فگن کے سوی ترکان مین

شجر ایسے بھی ہین اکثر کہ جو جلکر نکلتے ہین
چلو اوپیکشان عشق وقتِ ناؤ نوش آیا

قضا آتی ہے چیتی کی تو اوسکے پر نکلتے ہین
جری پوچھے تو کوئی حال اونکی بیقراری کا

بہار آتے ہی دورہ اس جنون کا کسقدر پھیلا
کہ وہ ہاتھے یہ افشان اپنکو چکر نکلتے ہین

رولایا مدتون ایسا مجھے قاتل کی فرقت نے
تو مانندِ صدف زنجیر سے باہر نکلتے ہین

گلوگیر اسقدر بیری کمندِ زلفِ جانان ہے
کہین اہلِ حیا کے بھی قدم باہر نکلتے ہین

عجب کیا ہو دلِ سوزان سے نخلِ آہ کا ہونا
تو قیر چار عنصر سے بھی ہم باہر نکلتے ہین

ہوا مین سے استادون کے کم فنا ہوتے ہین اکثر
اسیرِ قفس کے قفس مین ہی پر نکلتے ہین

ممتاز - کلاش اعجاز - منشی محمد ممتاز الدین خلفِ پیر جی محمد امین الدین صاحب میر منشی ریاست - عمر ۳۸ سالہ صاحبِ دیوان شاگرد مولف - انکو سرکار والا سے چند عہدے مرتبہ بعد اخری بتفصیل ذیل عطا ہوے - بتاریخ یازدہم ماہ فروری ۱۸۸۸ء نائب منشی خاص کے عہدے پر مامور ہوے بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ ہجری اہلکاری مرافعہ پر مقرر ہوے بتاریخ بست و ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق چہاردہم ماہ مارچ ۱۸۸۵ء عیسوی مطبع محمدی ٹونک کے اڈیٹر مقرر ردئے گئے بتاریخ دہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء عہدۂ نائب ناظمی عدالت دیوانی صدر پر مامور ہوے - انکا جیسا نام ہے ویسا ہی کلام ہے غزل غیر طرح

انداز تجھ مین کونسا ای دلربا نہین
شوخی نہین کرشمہ نہین یا ادا نہین

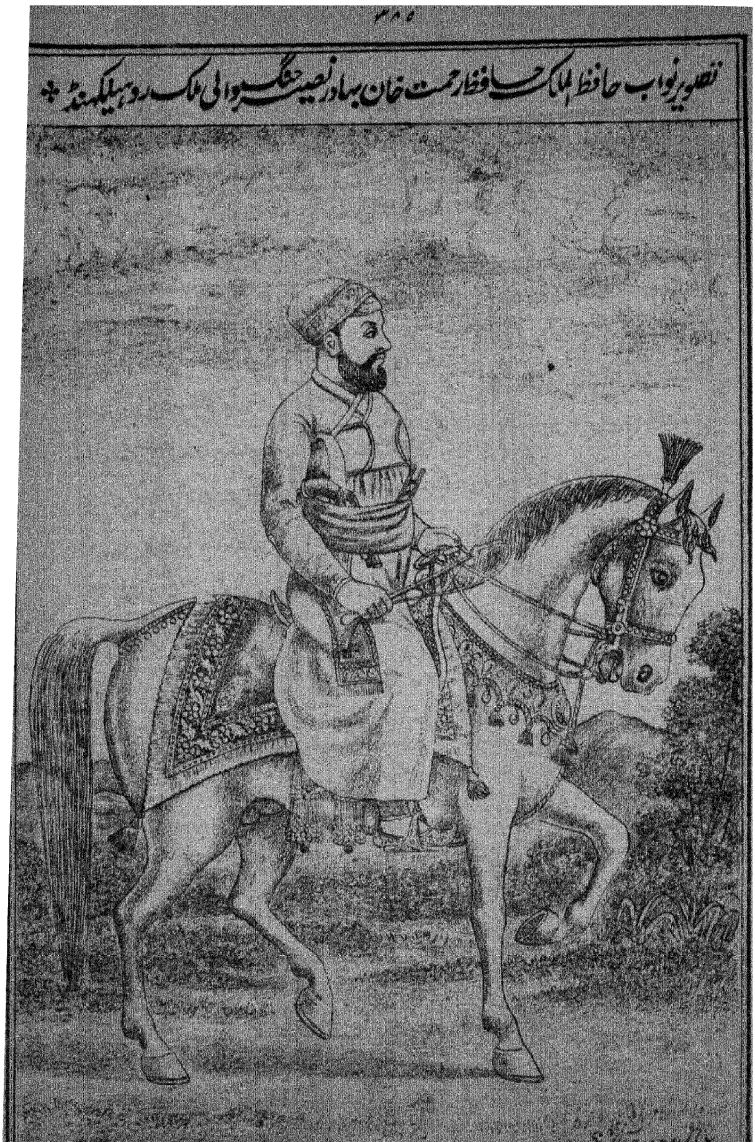
گردون کے ظلم جیسے ادھر کے عدو کے جور
کیا نہ تیرے ہجر مین ہمنے سہا نہین

اللہ رے تجاہل شوخ جفا شعار
قصہ کو میرے سنکے کہا کچھ سنا نہین

اک بوسہ پر تم آگ بگولہ ہوے عبث
اے جان یہ مدام رہیگی ہوا نہین

بیجا گلے ہین آپ کے بیجا شکایتین

تصویر نواب حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیب جنگ والی ملک روہیلکھنڈ



وہ کونسا ستم ہی کہ مجھپر ہوا نہین — پژمردہ اپنا نخچہ خاطر کیون رہے — خوشبوئی زلف یار ہی لالی صبا نہین
جنس وصال کا ہین خریدار کب نہین — کسدن خیال تیرا مجھے سہ لقا نہین — زلف سیاہ یار مین اٹکا بلا کا ہے
وہ کونسا ہی دل کہ جو اسمین پھنسا نہین — اوس شاہ دوسرا کی ہو ممتاز کیا صفت — عالم مین جسکا ثانی کوئی دوسرا نہین

اثر فصاحت مظہر۔ فدا احمد خانصاحب خلف الرشید جناب حکیم احمد حسین خانصاحب مرحوم ابن حکیم محمد حفظ حسین خانصاحب منفور دہلوی عمر ۳۲ سالہ۔ انہون نے درسیہ کتابین مولف سے پڑھکر فن شاعری کو سر آمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کیا۔ برسون شعر نہین کہتے گاہے ماہے احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہین انکا یہ کلام فصاحت انتظامی ہی

غزل غیر طرح

خیر سے تجھکو ہوا اے متاباں کیا ہی — تو اور اوس رخ کے مقابل ہو یہ امکان کیا ہے — باغ سرسبز ہی جوبن پہ ہے پتہ پتہ
اے خوشا روز ہوا سے چمنستان کیا ہی — ہر کبھی بل کی جو لیتی ہی تو مجھ وحشی سے — کچھ تو کہہ دل مین ترے زلف پریشان کیا ہے
دل اغیار ہے یا ہے دل محزون میرا — سچ بتا دے تری مٹھی مین مرا جان کیا ہے — بخدا اوس لب جانبخش پہ ای حضرت دل
جان عیسی ہی تصدق ہو مرا جان کیا ہی — جان کو ہو نہ کا جگر قلب صلابت تو نے — اب ارادہ ترا ای سورش پنہان کیا ہے

ای اثر آپ کہین دل کو پھنسا بیٹھے ہین — کچھ تو کہیئے سبب نالہ و افغان کیا ہے

غزل ہای طرح بقید حروف تہجی

مصرع طرح

نہین منظور لب یار کو صحبت میری

استاد۔ سرحلقہ اہل خرد۔ شہ بیتہ سخنوری سر آمد شعرای مستند حضرت استاد مکرمی جناب نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی سلمہ اللہ القوی جناب مکرم الدولہ حافظ الملک نواب حافظ رحمت خانصاحب بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ نور اللہ مرقدہ کے پوتے ہین جب نواب حافظ الملک بہادر بتاریخ یازدہم ماہ صفر المظفر ۱۲۶۶ھ ہجری مطابق ۲۸ اپریل ۱۸۵۰ء روز شنبہ بجنگ نواب بجاع الدولہ بضرب گولہ فوج سرکار انگریزی مقام فتح گنج مین کہ شہر بریلی سے بجانب شرق پندرہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے شہید ہوے چنانچہ کسی شاعر نے صنعت مین یہ تاریخ کہی ہے۔

شہادت یافت نواب فلک قدر — بضرب گلہ توپ علی الصدر — زہی در جنگ آن شیر نر بینہ

دلاور بدسپر نمود سینہ | خطابش حافظ الملک ست مشہور | بالکناف جہان نزدیک و ہم دور

قلم سالش بطرز نو رقم کن | دو انگشت از چہار انگشت خم کن

تب نواب محبت خان بہادر کو بسبب بیعہدی ریاست قاتلون نے گرفتار کر کے بطور حراست لکھنؤ مین رکھا اور اجازت قیام ملک روہیلکھنڈ کی نہ دی بنائے علیہ مقطع الراس وقیام گاہ جناب موصوف زائد عرصہ صد سال سے شہر لکھنؤ ہے ۱۷۷۵ء ہی مین نواب سجاع الدولہ نے بماہ شوال بمقام فیض آباد انتقال کیا اور نواب آصف الدولہ مسند نشین ریاست ہوئے۔ بعد ازان بہ تقاضای سرکار انگریزی بتاریخ ہفتم ماہ شعبان المعظم ۱۱۸۹ ہجری مطابق نہم ماہ اکتوبر ۱۷۷۵ء نواب محبت خان بہادر نے حراست سے رہائی پائی اور سرکار نواب آصف الدولہ سے قریب ایک لاکھ روپیہ کے سالانہ بضمانت سرکار انگریزی بہ سرقضی نواب صاحب ممدوح بنا بر جملہ خاندان حافظ الملک بہادر مقرر کیا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ شعبان ۱۲۱۲ ہجری مطابق بست و یکم ماہ جنوری ۱۷۹۸ عیسوی بہنگام مسند نشینی نواب سعادت علیخان بہادر ملک روہیلکھنڈ وغیرہ سرکار نواب اودہ سے نکل کر سرکار انگریزی کے قبضہ مین آیا جب سے مشاہرۂ مذکورہ بنا بر ائے غدر یعنی ۱۲۷۳ ہجری مطابق ۱۸۵۷ء نواب صاحب موصوف کو نسلاً بعد نسلٍ وطناً بعد وطنٍ سرکار انگریزی سے ملتا رہا بعد ایام غدر بوجہ مسند نشینی نواب خان بہادر خان بشہر بریلی سرکار انگریزی نے مشاہرہ مرقوم الصدر ریاستہا بہ بغاوت بلوہ ضبط فرمایا بعد ازان ۱۲۸۴ ہجری مین بعہد حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خانصاحب بہادر دولت جنگ جناب موصوف بطور سیر ٹونک مین تشریف لائے اور صاحبزادۂ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ کے مکان پر قیام فرمایا اور نوابصاحب بہادر والی ٹونک سے ملازمت حاصل کر کے واپس لکھنؤ تشریف لے گئے اسی اثنا مین جناب موصوف حضرت وزیر اعظم میر مغفم بالقابہ و دیگر حضرات اہل خاندان و شرفا ٹونک سے ملاقی ہو چکے تھے۔ حسب الطلب جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بعد عقد ثانی جناب ممدوح الممدوح پھر ٹونک مین تشریف لائے اور ایک عرصہ تک قیام پذیر رہے اس درمیان مین جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و بعض حضرات اہل خاندان و شرفای شہر ٹونک فن شاعری مین جناب موصوف کے شاگرد ہو گئے ازان بعد ۱۳۰۰ ہجری مین تشریف لائے اور بعنایات حضور فیض گنجور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ ملازم ہوئے پھر بعہدۂ اجنٹی جناب میور صاحب بہادر آپکا اسم تخفیف مین اگیازان بعد بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری ۱۸۹۳ء بنظر عنایت حضوری بہ شہر سخن ملازم ہوئے بعدہ بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ ہجری مطابق یکم ماہ اگست ۱۸۹۶ء بعہدۂ وکالت اجنٹی بھوپال مامور


تصویر سرآمد شعرا مستند نواب سلیمان خاصاحب بہادر اسد لکھنؤ

فرمائے گئے جناب موصوف نے بعد حصول پروانۂ ماموری خود بمقام سیہور پہونچکر بکمال ہوشیاری و خیرخواہی و دیانت و امانت کارروکالت کو انجام دیا اور نیکنامی کی چٹھیان وقتاً فوقتاً صاحبان ایجنٹ بہادر سے حاصل کین چنانچہ اون چٹھیات کی نقلین جو نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور و میجر ایم جی سیڈ صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال و کپتان سی۔ آئی کیمبال صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال و ایل ایس کپتان نیومارچ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ بھوپال کی جانب سے عطا ہوئین مع وجہ برخاستگی عہدۂ وکالت جناب موصوف ۱۳۱۵ھ ہجری مین درج ہونگی طرز کلام بے نظیر ہے طرح مین آپکی یہ غزل اور یہ تصویر ہے۔

بہیس اس شکل سے بدلے کبھی قسمت میری
کہ حسینون سے ہو کچھ وصل کی صورت میری
ظالم اوٹھا کر ترے دونی ہوئی چاہت میری

دل مرا دل ہی محبت ہی محبت ہی مری
نہ کہو رسوا سے جہان کرتی ہی شہرت میری
ذلتین دیتی ہی کیا کیا مجھے عزت میری

کچھ سمجھتے نہین یہ بت بھی حقیقت میری
اب یہ صورت ہوئی اللہ کی قدرت میری
طرفہ نیرنگ دکھاتی ہی یہ حیرت میری

کہ تری شکل کا آئینہ ہی صورت میری
یہ تری طرح سے ہرجائی نہین اے شوخ دل
غیر سے ہے تنفر شب فرقت میری

شکر صد شکر کہ پہونچی تو لبون تک تیرے
میری تعریف سے بڑھکر ہی شکایت میری
دم لبونپہ ہے زبان بند ہی آنکھین بے نور

پوچھنے آئے وہ کسوقت طبیعت میری
شوخیون نے کہا دروازہ کہ باہر باہر
کبھی اون آنکھونمین آئی جو مروت میری

ہشت مین خاک بسر پھرتے ہین پھرائے ہوئے
کچھ بگولون نے اوڑائی ہی جو وحشت میری
بار دان جنبش لب جان یہان ہوٹون پر

ہے فزون اونکی نزاکت سے نقاہت میری
آئنہ دیکھکے حیرت سے یہ کہتے ہین وہ
آسمین کسطرح اوترآئی ہی صورت میری

وہ شب وصل یہ اک بات پہ اونکا انکار
اور وہ منت وہ لجاجت وہ حماجت میری
نہین آغوش تصور مین ہی وہ آسکتے

نازکی اونکی اونکی ہی زور و نقاہت میری
یا بیکارہ مجھے کہتے ہین جو نالائق ہین
جانتے اہل لیاقت ہین لیاقت میری

دین و ایمان کا خدا حافظ و ناصر اسکا
آگئی اک بت کافر پہ طبیعت میری

احسن۔ تخلص مضامین نو کرن جناب حافظ آغا جان صاحب دہلوی عمر تخمیناً ۶۵ سال خلف میرزا نوراللہ بیگ صاحب مرحوم کابلی عمر بزرگوار جناب حسن مرزا خاصاحب دہلوی پرنسپل اسکول صدر دربار تونک۔ یہ صاحب بھی حسن اتفاق سے فائز ریاست ہذا ہوکر جلسہ بزم مشاعرہ مین شریک ہوئے اشعار کی اچھی بندش ہے کلام کی یہ روش ہی۔ غزل طرح

رشک سے غیر مرین دیکھکے حرمت میری
زیر پا یار کے آجائے جو تربت میری
اوسکو وہ لوگ سناتے ہین حکایت میری

جسکی اک بات مین سو طرح حکایت میری
سنے آتا ہی نصیحت کے بہانے اکثر

مل چکی دزدِ کفن بیت و تربت میری
بنکے بیمار اب اوس رشک مسیحا سے ملون

روح نکلے گی مرے جان دمِ رخصت میری
ایک کیا لاکھ بھی تجھ سے ہون فتنے برپا

کیا تو ہم ہی خدا جانے کہ اوس کافر نے
دیکھکر شکل عدو دیکھی ہی صورت میری

کچھ تو مرغوب ہی ناصح کو حکایت میری
بےنشان عشق میان و بن یار ہین ہون

خواب مین ہاتھ مرا پاے صنم تک پونچا
بخت یاور ہی مددگار ہی قسمت میری

کیا ہی چاہا ہو جو یہ بن پیر حکمت میری
کیون نہ فریاد کرون کیتے ہو مین جاؤن گا

ضعف سے قالب بیجان ہون اگرچہ لیکن
کوی جانا نکو لیے جاتی ہی ہمت میری

نیند اوچٹے نہ ذرا شور قیامت میری
ہے جو محبوب خدا وند دو عالم الحسن

چاہتا ہون اوسے اللہ رے ہمت میری

ارمان - خوش بیان جناب سید عبد الرحمن صاحب خلف اکبر سید حمید الدین صاحب رعنا ملازم نظامت مال صدر ریاست ٹونک عمر ۲۱ سالہ نوخیز جوان خوش خط شیرین زبان شاعری مین صاحبزادۂ احمد سعید خانصاحب عاشق کے شاگرد ہین - ان کے یہ اشعار ہین -

جو کہ قابو مین نہو ہی وہ طبیعت میری
جو نہ نکلے مرے دل سے وہ ہی حسرت میری

اونکے شکوہ سے بھی نداز محبت ہی عیان
وہ بڑے پیار سے کرتے ہین شکایت میری

غم کے غم آج پلادے مجھے ساقی پیمان
ایک چلو سے تو بھرتی نہین نیت میری

ناتوانی کو تو تنہی مجھ سے عداوت لیکن
سر ہی دھنتی نہین تنہی مجھے غفلت میری

ہائے بیتابی دل تیرا برا ہو تو نے
دیکھنے اونکو نہ دی غور سے حالت میری

ترک ہو خاک کہ اسکی یہی مرضی ہو مجھے
کہ مرے ساتھ ہو بدنام محبت میری

مین وفادار نہین غیر وفادار سہی
پھر زمانے سے عبث کیون ہی شکایت میری

مدد اے جوش محبت کہ نزاع وقت آیا
امتحان لینے مین تکتے ہین وہ صورت میری

آپ سے ایک ہی ارمان نہ نکلا میرا
کام آئیگی یہ کس روز محبت میری

افغان - سخن توامان محمد خان خلف حافظ محمد اکبر خانصاحب خلف اکبر کپتان محمد اختر بلند خانصاحب مرحوم مصطفی آبادی جاگیردار موضع پاڑی عمر ۲۰ سالہ - شاگرد مولف - یہ کتب درسیہ مولف سے پڑھتے ہین اور ابتدائی شوق شعر و سخن سے یہ طرز کلام ہے غزل طرح یادگار عام ہے -

کہتے ہین ناز سے دیکھو تو مروت میری
خفگی ہی ہو وہی عین عنایت میری

آپ آسان سمجھتے تھے محبت میری
چین پاتا نہین مین ایک جگہہ بیدم بھر

دیکھکر مجھکو پریشان وہ فرماتے ہین
دربدر مجھکو پھراتی ہی مصیبت میری

داغ فرقت سے ترے رشکِ سپہرِ سینہ
دیکھ اوترک گل افشانیٔ ہمت میری
وہی ہوتا ہی جو قسمت کا لکھا ہوتا ہی
لاکھ اغیار کریں خلق میں غیبت میری
زلف کی یاد کسی کی نہیں آتی ہی اگر
کیون پریشان ہوئی جاتی ہی طبیعت میری

رات دن خالقِ اکبر سے دعا ہی افغان
پھیر دے اوس بتِ کافر سے طبیعت میری

تمکین ۔ فصاحت آگین محمد عبدالرحیم خان خلف جناب احمد خانصاحب ابن جناب زردار خانصاحب مرحوم برادر عم زاد وشاگرد منشی محمد ابراہیم خان ۔ رمز ۔ انکا سال پیدائش ۱۲۹۳ ہجری ماہ شوال المکرم چہارم تاریخ روز شنبہ بعد نصف شب ہے ۔ انکا یہ طرز کلام یادگار عام ہے ۔ غزل طرح

تیری الفت مین یہ ابتر ہوئی حالت میری
دیکھ سکتا نہین آئینہ بھی صورت میری
رحم کر اتو خدا را بت کم سن مجھ پر
تیری چاہت مین جوانی ہوئی غارت میری
میرے منہ سے تو کوئی بات نکلتی ہی نہین
مہربان آپکو کیونکر ہی شکایت میری
صحبت غیر سے ہم بہر نہین فرصت اونکو
پوچھنے آئین وہ کسوقت طبیعت میری
سچ اگر پوچھو تو مین کیا ہون کہ شعر مین کیا
فیض اُستاد سے تمکین ہے یہ شہرت میری

ثاقب ۔ شہاب ثاقب آسمانِ فکر صائب جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب بدایونی ساکن بڑودہ عمر ۳۰ سالہ شاگرد حضرت داغ وظہیر دہلوی ۔ یہ صاحب بھی حُسن اتفاق سے فائز دارالریاست ہوکر جلسۂ بزم مشاعرہ مین شریک ہوئے فکر ہی کہ خیال کا مرقع ہی یہ نتیجۂ طبع ہے ۔ غزل طرح

رشک سے موجبِ غیرت ہی عداوت میری
دل نشین ہے ترے سینے مین کدورت میری
روشنیٔ عالم تصویر ہی صورت میری
آئنہ بزمِ تحیر کا ہے حیرت میری
کیون زمانے کی طرح رنگ بدلتی ہی نہین
تری چشم جفا چشم مروت میری
لن ترانی کے عوض خود مجھے دیتی ہی جواب
جمع وعدۂ دیدار پہ لکنت میری
اوس جفا جو سے پہ امید وفا ہو کیونکر
عہد شکستہ پہ ہی ہوتی ہوئی قسمت میری
جمیلتا ہون ستم بار گرانِ الفت
کہ نزاکت سے نہ اُٹھائے نہ اُٹھائی جائے
جائگزا ہو نہ غم دوریٔ یارانِ وطن
ہو گئین خانہ برانداز نہ غربت میری
آئنہ تیرے تغافل کا ہی حیرت میری
حسن اور عشق مین اوبھاؤ ہوئی ہین پیدا
پوچھتے ہین وہ حسابِ غم روز فرقت
ہو شبِ وصل نہ فردائے قیامت میری
ہی شبِ وصل بھی گویا شبِ فرقت میری
رکھدیا کس نے رقیبون پہ وفا کا الزام
سر اوٹھانے نہین دیتی مجھے غیرت میری

دامن شام جدائی سے کرو نہیں پیوند
کوئی فتنہ تو نہیں چادر تربت میری

ہاتھ آجائے جو کوتاہی قسمت میری
صافی جدت مضمون سے عیان ہی ثاقب

کیون اوٹھا دیتی ہو رہ کے ہوا دم سرد
ہی مگر عالم ایجاد طبیعت میری

جوہر سخن پرور منشی محمد عبد الحکیم خان سیاہ نگار نظامت سائرات خلف جناب سعادت خان صاحب بجماعہ وارملازم سرکار ٹونک متینۂ اصلی ہاروتی ابن جناب بہیکن خانصاحب مہجر مرحوم۔ عمر ۲۱ سال۔ آبا و اجداد انکے ملک اودہ کے رہنے والے ہین بہمد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر خلد مکان ہمراہی سید احمد صاحب غازی ٹونک مین آئے انہون نے بعد عبور کتب درسیہ بر فاقت منشی محمد ابراہیم خان رمز شعر گوئی اختیار کی اور جناب صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر حنیف کے شاگرد ہوئے انکے کلام کا یہ رنگ ہی غزل طرح کا یہ ڈھنگ ہے۔

شکل آئینہ بنی عشق مین حیرت میری
کچھ نہ کچھ ہو تو شکل ایسی صورت میری

کل کا دن تھا کہ وہ شکور تھے دنیا بھر سے
آج ہوتی ہی زمانے مین شکایت میری

حسب خواہش کوئی تدبیر نہین پڑتی
ماتا ہون مین تجھے واہ ری قسمت میری

تم زمانے مین ہو بدنام کہ مین ہون مشہور
یہ زمانے مین تمہاری ہی کہ شہرت میری

بیمروت تجھے کچھ بھی ہی مروت میری
یون ہر زہم قیبون سے اشارے افسوس

شکوہ وعدہ خلافی پہ یہ کہتا ہو وہ سوخ
مین تو آجاؤن جو آنے دی نزاکت میری

کیون سنا کرتے ہو اغیار کے منہ سے ہر روز
کیا کہانی ہی مری جان شکایت میری

مین تو مین میری تمنا کی بھی مٹی ہی خراب
تم تو تم مجھ سے مکدر ہی کدورت میری

رہے جو تم ہو نہین مجھ پر اگر الطاف حنیف
ایکدن ہند مین ہو جائیگی شہرت میری

حسن۔ منبع کلام احسن جناب منشی علی حسین خانصاحب خلف الصدق یار خانصاحب مرحوم ابن ملا محسن خانصاحب مغفور المخاطب بہ محسن الدولہ بہادر ساکن مصطفی آباد عرف رامپور۔ عمر ۵۰ سال۔ یہ صاحب عرصہ چالیس سال سے بعہدہاے مختلف ملازم سرکار ٹونک ہین۔ اول چھ سال تک مہتمم ذخیرہ رہے بعدہ نو برس تک عدالت فوجداری مین روبکار نویس رہے زان بعد پانچ سال تک محکمۂ پبلک ورکس مین تحویلدار رہے اب عرصہ گیارہ سال سے محکمۂ سپرنٹنڈنسی پولیس پرگنات مین بعہدۂ شرشتہ داری مامور ہین۔ فن شاعری مین سرآمد شعرای مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے تلمذ حاصل ہی اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے۔ غزل طرح

ایک دونون مین رہی ہی یہی حسرت میری
مین رہون دل مین تری یاد سے غافل میری

اپنی تصویر ہی وہ اب نہین چھوڑ دیتے
کچھ نہ نکلتی ہی نہین وصل کی صورت میری

راستہ مانگ کا سیدھا تھا نکلجاتا دل
پھنس گیا کوچۂ کاکل مین یہ شامت میری

ملک الموت و مسیحا نہیں ہوتے باہم
کیجئے ساتھ عدو کے نہ عیادت میری
میکشی میں جو کبھی گر کے صراحی ٹوٹی

ہیں یہ مجرا کہ ہے پھوٹی ہوئی قسمت میری
فاتحہ کو بھی رہو کعبہ ہی سے وہ ہاتھ اٹھائیں
غیر کی قبر کے پہلو میں ہو تربت میری

دیکھکر آئینہ وہ شوخ حسین کہتا ہے
ملتی ہے حضرت یوسف میں شباہت میری
بے سبب باغ کے غنچوں کا چٹکنا یہ نہیں

ہے رگ گل میں تپ غم کی حرارت میری
دم دلاسے شب فرقت رہے دونوں دیتے
میں مصیبت کو حسن مجھکو مصیبت میری

حسرت - مرجع فصاحت جناب مولوی محمد عبدالوحید خانصاحب خلف اصغر جناب مولوی عبدالغنی خانصاحب مرحوم سابق سیشن مجسٹریٹ نوجداری حیدرآباد دکن وغیرہ جناب مولوی حکیم عبدالعلی خانصاحب مغفور مصطفی آبادی شاگرد رشید حضرت زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما جناب مولوی حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم والد ماجد مولف تاریخ ہند ا
عمر ۴۲ سالہ انکو آجکل پسند ملک دکن ہے یہ رنگ سخن ہے - غزل طرح

فتنہ الحمد ہوئی وصل کی صورت میری
تکتی ہے غیر کے منہ کو شب فرقت میری
ذبح کردے مجھے قاتل کہ یہ جھگڑا چکے جائے

قطع ہونے کی نہیں زیست میں حجت میری
کیا کہوں کس سے کہوں حالت درد فرقت
ہوش جیسے نہ بجا ہیں نہ طبیعت میری

خون ناحق تو چھپاتا ہے عبث اے قاتل
خود زبان تیغ کی دیتی ہے شہادت میری
میں وہ ہوں خاک کا پتلا کہ بغور اب دیکھیں

مرد دیدۂ عالم میں ہے صورت میری
آپ شمشیر سے کرتے ہیں عدو کو سیراب
سر مقتل ہی ڈبوتے ہیں وہ غیرت میری

جان دی مفت غم عشق پہ پیروی میں
حسرت افسوس نہ نکلی کوئی حسرت میری

خرد - یہ جو کہ شعر اسمر آمد - سید نیاز احمد خلف جناب سید حیدر احمد صاحب مرحوم عمر ۳۶ سالہ - انہوں نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کو سرآمد شعرا رستند حضرت امداد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کیا واہ کیا کہنا کیا طبیعت پائی ہے بحر بیانی انکی ادنی طبع آزمائی ہے - ایک دیوان ان سے یادگار رہے یہ رنگ اشعار ہے ملتی جلتی رنگ طبیعت سے صورت معنی ہے طبع رواں کی یہ روانی ہے -

مرض عشق میں اچھی نہیں حالت میری
ضعف بڑھتا ہے گھٹی جاتی ہے طاقت میری
شکوہ جور پہ کیوں ہے نہ شکایت میری

وہ اگر آپکی خو ہے تو یہ عادت میری
جان ہی ساتھ وہ لیں گے دم رخصت میری
دیکھتے جاتے ہیں منہ پھیر کے جو صورت میری

غیر کے پاس ٹھہرنگی کبھی تم نہ ڈرو
میرا دل چھوڑ کے جائیگی نہ حسرت میری
بسکہ عاشق تھا ازل سے میں گل اندام کا

بوی گل بنکے بڑی خلق میں نکہت میری
داغ وہ دل کے مٹاتے ہیں غضب کرتے ہیں
انہیں پھولوں سے بہلتی تھی طبیعت میری

نقد ایمان دل وجان ہی مسینو پہ نثار — لٹ رہی ہی مرے بازار یہ دولت میری — جو شش عشق یہ ترغیب جنون خوب نہین
تجمکو روا نہ کرے خلق مین وحشت میری — جسے چاہا اوسے چاہا جدہر آئی آئی — تمہری ہوت ہی آفت ہی طبیعت میری
مین جاؤن بھی تو کہان اور پھر جاتی ہی — تم بگاڑو بھی تو بن جاتی ہی قسمت میری — دل جلانے سے تو بالکل نہوا کام تمام
ہڑیان ہیونک دی سوز تپ فرقت میری — لاکھ داؤن کرے عقل نے تھامالیکن — لے اوڑی سوی بیابان مجھے وحشت میری
ہان نگاہ ستم آمیز ستم اور سہی — ہان مرا محبوب بڑا اور بڑی ہمت میری — یہ بتائے نہ بنے اور وہ گنائے نہ گنے
اونکی ضد قہر ہے آفت ہی طبیعت میری — نہ خوشامد مری بمقبول نہ طاعت منظور — واہ ری قدر تری واہ ری قسمت میری
تم نہین ہوش نہین صبر نہین ضبط نہین — آج کس طرح کٹیگی شب فرقت میری — سینے ہمسایون کے مون مین انگلی خرد پیٹھین

نا تمکیبا نہ صدا ہی شب فرقت میری

راقم - بے بدل ناشر و ناظم جناب خواجہ میر دردؔ نصیر الدین خانصاحب عرف خواجہ مرزا خان دہلوی منتر جم بوستان خیال نبیرہ حضرت نجم الدولہ مدبر الملک نواب مرزا امداللہ خان غالب دہلوی مرحوم صاحب دیوان - عمر ۵۰ سال یہ صاحب بھی حسن اتفاق سے جلسۂ بزم مشاعرہ مین شریک ہوئے - اچھی طبیعت ہی طبیعت کے رنگ کی یہ صورت ہے غزل طرح

شرمندہ ای عشق تمنا ہوئی رخصت میری — اب کوئی دن کی ہی مہمان شب فرقت میری — اوبھی اوبھی کوئی دن سے ہے طبیعت میری
غیر نے جاکے سنبھالی نہو قسمت میری — شادمان غیر نہو کھل گئی قسمت میری — دیکھہ رکھے وہ بلائی شب فرقت میری
ایکدن رسم و رہ غیر مین جائیگی ضرور — آبرو غیر کی شرم آپکی غیرت میری — پھیلی پھیلی ہی رہی کوچہ مین یہ امید وصال
خاک مین پھر نہ ملاوے مجھے حسرت میری — سایہ قامت کا سہی ساتھہ نہمارے کیون ہو — شرکت غیر سے آزردہ ہی غیرت میری
ناز اور ناز جفا ور وفا ہم سے نہ اٹھا سکیگا — واہ رے مشق گرانباری ہمت میری — آپکی روز جزا غیر گواہی دینگے
حسرت تن دل کی مرد نیگی شہادت میری — صبر ای نالۂ شبگیر دو ہائی موقوف — وان پشیمانی خاطر نہو شہرت میری
اوسکا وعدہ نہین پیمان نہین اقرار نہین — منتظر رہنے کی کچھہ ہوگئی عادت میری — ایسی ہوگی کوئی صورت جو بگڑ کر بن جاے
یان تو بن بن کے بگڑ جاتی ہی صورت میری — وصل کی رات عجب حال رہا وقت وداع — مین اونہین دیکھتا تھا اور وہ صورت میری

دوست کے پاس لے جاتے ہو مجھکو راقمؔ — ساتھہ اپنے نہ ڈبونا کہین حرمت میری

رمز - رموزدان غوامض عمر منشی محمد ابراہیم خان خلف منشی ڈاکٹر محمد خان مرحوم سابق داروغہ سائر منشی صناع مرحوم

بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۴ ہجری مطابق ہفتم ماہ اپریل ۱۸۶۸ء روز شنبہ بتوسل حضرت وزیر اعظم بالقابہ سائر امیر گنج کے داروغہ قرار دئے گئے اور تاحیات اوسی عہدہ پر برقرار رہے بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری روز پنجشنبہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت گزین ہوئے۔ ابراہیم خان رمز کا سال پیدائش ۱۲۹۱ ہجری بست و دوم ماہ شوال المکرم ہی اور انکا اسم تاریخی اشرف جہانخان ہے انہون نے تاحیات والد خود و بعد انتقال آن ابتدا سے کتب فارسی وطب وغیرہ مولف سے پڑہکر فن شاعری کو سید نیاز احمد خرو شاگرد مولف سے حاصل کیا۔ جب سید موصوف کو پیرو نجات مین رہنے کا اتفاق ہوا تو انہون نے اپنے اوستاد حضرت اسد لکھنوی کی خدمت مین تفویض کیا ازان دم تا این دم جناب موصوف کی خدمتمین فیضیاب ہوتے ہین۔ ماشاء اللہ فن تاریخ گوئی مین خوب استعداد پیدا کی ہے خوش بیانی انکی طبع آزمائی سے انکی تصنیفات سے دو دیوان یکے بزبان فارسی و دوم بزبان اردو مکمل و مرتب ہین نشست کرسی الفاظ بے نظیر ہے طرح مین انکی یہ غزل پر تنویر ہے۔

مہر لب بن گئی قرقمین نقاہت میری
دل ہی مین رہگئی گستاخ کے شکایت میری

رنگ لائی جو کسی روز طبیعت میری
صورت ناظر ضعف نقاہت ہون

تیر انداز ترا ناز ادائین تیری
بیقراری مری حسرت مری وحشت میری

غیر کی لاگ تری شرم طبیعت میری
آمد و رفت زمانے کی ہی اوس محفل مین

آئنہ دیکھکے بولے وہ دم آرایش
دل مین پتھر کے بھی گھر کر گئی صورت میری

تک رہی ہی تمہین کس یاس سے حسرت میری
ہون فنا ہو کی طرح الفت گلروان مین

قاصد اس طرح سے کہنا کہ وہ پوری سن لین
قصہ غیر کے دہوکے مین حکایت میری

مجھسے اچھی ہی بہر کیف کدورت میری
اونکے وعدے تو بہت کچھ ہین ابا آئے ایدل

صبر تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد
مجکو دیگی ثمر نیک قناعت میری

منہ ترا یاس سے تکتی ہی شہادت میری
دونون اک جان دو قالب ہین شیخ و قرقمین

گر یہی دل کی صفائی ہی تو انشاء اللہ
شکل آئینہ کوئی دین ہی صورت میری

میرا ایمان مرجان طبیعت میری
وہ ہین معشوق تو مین عاشق معشوق مزاج

گل نے اور گہلائیگی محبت میری
مل گئی اونکی نزاکت سے نقاہت میری

میری آنکھون سے نہان آپ ہی صورت میری
سچ تو یہ ہی کہ محبت مین مزا دیتی ہے

ہان نہین ہی تو فقط ایک اجازت میری
واسطے ناظر در بڑھاؤ للہ

رگ گل کہتے ہین جسکو وہ ہی تربت میری
ولمین اوس ساقی مینوش کے رہتی ہی مدام

ہی یہ تقدیر یہ مقسوم یہ قسمت میری
وارا دہر ہی کوئی شمشیر نظر کا قاتل

چھوڑے تنہا مجھے کسطرح مصیبت میری
عشق مین جاکے آئے تجھے کیا ہی ناصح

جسکو کہتے ہین فلک ہے یہ غبار خاطر — جسکو سمجھے ہین نہین ہے یہ کدورت میری — ضعف کی ہے یہ طرقی کہ دم عکس کشی
ایک کاغذ ہمرا و ترجاتی ہے صورت میری — روز افزون ہے خیال بت کم سن دلمین — کیون نہو رمز امنگ نہ طبیعت میری

رعنا - فی الواقع جوان رعنا اسم با مسمی - جناب سید حمید الدین صاحب سررشتہ دار نظامت مال صدر ٹونک خلف جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست - عمر ۲۹ سالہ صاحب دیوان برادر خرد و شاگرد حضرت کلامی - انکی طبیعت مذاق کا مخزن ہے یہ طرز سخن ہے -

کام آجائے الٰہی کہین الفت میری — کاش بن جائے اوسی کوچے مین تربت میری — کیا فرہ ہے غم الفت مین الٰہی تو یہ
سیر ہوتی ہی نہین اس سے طبیعت میری — حال دل عجمہ سے نہ پوچھو مری صورت دیکھو — میری صورت ہی سمجھے دیتی ہی حالت میری
خنجر خارالم صدرہ در و پیہم — یہ دل زار مرا اور یہ ہمت میری — آہ نکلی نہ لبون سے نہ اوٹھا دل سے دھوان
ضبط پہ ضبط محبت یہ محبت میری — کسکے جلوہ نے کیا ہے متحیر ایسا — رشک تصویر بنی جاتی ہی صورت میری
واعظا شور ش محشر تو ہی تسلیم مگر — کوئی بات مین کم ہی شب فرقت میری — جان کے ساتھ ہی یہ جا نکا نکلنا ہی ضرور
کون کہتا ہی کہ نکلے گی نہ حسرت میری — ضعف سے گھٹ کے بنا صورت تصویر خیال — تیری فرقت مین ہوئی ابتو یہ حالت میری
میرا ہر شعر ہی اک ساغر مینا نہ عشق — مست ہی بادہ الفت سے طبیعت میری — الفت یار نے مجبور کیا ہے رعنا
میرے قابو مین نہین ہای طبیعت میری

راغب - بعلوم سرا پا طالب - محمد سعید خان خلف جناب محمد شریف خانصاحب رسالہ دار مرحوم انہون نے کم سنی مین کچھ کتابین مولف سے پڑہی تہین اب بعد مرور عرصہ سی سال علم کا شوق ہوا عربی کی زبان کی صرف نحو حاصل کرکے علم فلسفہ و منطق و معانی و بیان و فقہ حاصل کر رہے ہین - گاہے ماہے شعر کہتے ہین وہ بھی بہت کم - شعر و سخن مین کسی کے شاگرد نہین صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق کی رفاقت مین مجبور ہو کر یہ مذاق اختیار کیا - عاشق کا بے لطف کرنا گوارا نہ جانا یہ رنگ طبیعت ہے - غزل طرح

دنیا نہین اپنی ہی نہین خاک ہو غیرت میری — کیا گلا غیر سے گر اب ہو شکایت میری — ہای شوخی کہ وہ کہتی ہین مرے شکوہ پر
بیشک اتنی تو مجھے بھی ہی شکایت میری — سب ترے حسن کو حیرت سے کھڑی تکتے ہین — کون فریاد سنے روز قیامت میری
کیا کروں میری تو ٹوٹی ہین فالکا ہے خمیر — تم بدل جاؤ نہ بدلے گی یہ عادت میری — اوسکی پرسش پہ یہ راغب نے کہا حسرت سے

حال کیا پوچھتے ہو دیکھلو حالت میری

سیف ۔ شاعر و ماہر کیف ۔ جناب خانصاحب محمد سیف الدین خانصاحب خلف خانصاحب محمد شاہ دین صاحب مرحوم خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۵۹ سالہ صاحب دیوان ساگرد سر آمد شعرا مستند حضرت استد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

پہ ستم پیشہ پہ آئی ہے طبیعت میری
غیر کے منہ سے وہ سنتا ہی حکایت میری

جب سے مخلوق نے جانا ہی تمہارا عاشق
وہ جو عصمت ہی تمہاری تو یہ عادت میری

دستِ رنگین کی محبت مین اگر دم نکلا
اپنی صورت سے ملاتے ہین وہ صورت میری

نگہ لطف ادہر ہو تو مین اچھا ہو جاؤن
او پہ جس روز سے آئی ہی طبیعت میری

آبلہ پائی نے عالم مین کیا ہے مشہور
بل دسی دم سے ہوا خواہ ہی جنت میری

پیر عیسیت کی طلبگار ہی راحت میری
او ر گئی دشت سے اکدم مین کہو کیا مانند

کونسا دل ہی کہ جسمین نہین الفت میری
عمر بھر گیسوے پر پیچ کی بیڑی پہنی

خون رولائیگی ہزارونکو شہادت تیری
وہ نظر باز ہون دنیا مین کہ بعد مردن

چشم بیمار کے قبضہ مین ہی صحت میری
لاکھ چھیڑو اونہین پر منہ سے نکلی نہین بات

میرے قدمون سے لگی رہتی ہی خنجر میری
جب سے رکھا ہی قدم کوچہ محبوبہ مین سیف

ابتو کچھ رنگ کہانے لگی الفت میری
دیکھ پائی جو مگو بلونے کدورت میری

تم جفا دوست ہو او ر مین ہون وفا پر مائل
موت نے آکے بڑھائی ہی یہ منت میری

مرض عشق بیان واں غم کونین نہین
آکے چومین گے حسین آنکھون سے تربت میری

دل جگر دشمن جانی عیاذاً باللہ
بے دردانی پہ ہوئی مہر بہ محبت میری

سراغ ۔ خوش دماغ ۔ جناب محمد حضرت نور خانصاحب خلف اصغر حافظ محمد جمال خانصاحب رسالہ دار مرحوم ابن ہمت خانصاحب رسالہ دار مغفور عمر ۳۳ سالہ گاہے ماہے کسی مشاعرہ مین مجبوراً احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہین انکو پہلے تلمذ صاحبزادہ محمد رفیع الدین خانصاحب دانش سے تھا بعد انتقال اونکے غزل حضرت داغ دہلوی کو دکھاتے ہین ۔ مولف کے خسرال کے رشتہ سے بہوپی زاد بھائی ہوتے ہین ۔ ورزش کا شوق بکثرت ہے یہ رنگ طبیعت ہے ۔ غزل طرح

کچھ زمانے سے نرالی ہی طبیعت میری
او سکی تقدیر ہی او سکی مری قسمت میری

نہین سنتے نہین سنتے وہ حقیقت میری
روز ہو ہو کے بدلجاتے ہین وہ عدا ون سے

کیون کرون غیر کے گھر جانے کا شکوہ او نسے
روز زبن کے بگڑ جاتی ہی قسمت میری

اوسکی تصویر ہی لادے تو مجھے اے قاصد
اور روفا غیر سے ہو خوبیٔ قسمت میری

کچھ تو نکلے گی شبِ ہجر میں حسرت میری
چُلبلا جب کوئی معشوق نظر آتا ہے

آپ یوں وعدہ کریں اور قسم ہی کھائیں
گدگداتی ہے مُرغ اب بھی طبیعت میری

سہا - اختر برجِ سخن بے بہا جناب مولوی امیر حسن خانصاحب مدرس اسکول صدر ٹونک خلفِ جناب مولوی عصمت علی خانصاحب مرحوم ابن جناب مولوی نجف علی خانصاحب مغفور عمر ۳۶ سالہ فارسی شعر اکثر اُردو کہتے ہیں - انکی اشعار کی کیا بندش چست ترکیب درست ہے -

مجھکو الفت ہے تری تجھکو محبت میری
آپ کس بات پہ کرتے ہیں شکایت میری

اور اگر اب بھی نہو وصل تو قسمت میری
میں وہ ناکام ہوں مرجاؤں جو ناکامی میں

میں تو یوں کرتا ہوں شکوہ کہ نہ بولے برسوں
سارے ناکام کریں آکے زیارت میری

میں اور اوس شوخ کا محشر میں ہوا شور کہ توبہ
کہیں وہ ہی نکرے جاکے شکایت میری

طائرِ رنگ حنا اوڑ گیا لیکر دلِ زار
نظر آتی نہیں مٹھی میں امانت میری

بعد مرنے کے وہ میت پہ تو کیا آئے گا
زندگی میں ہی نہ کی جسنے عیادت میری

یا الٰہی میں تری شانِ کریمی کے نثار
وہ رقیبوں سے لڑے لڑ گئی قسمت میری

میں امانت سے بھی پھُولوں تو وہ فرماتے ہیں
اسکے بننے سے بگڑتے ہے طبیعت میری

دیکھلی شرم حیا مُنہ پہ نہ آنچل ڈالو
صاف کہدو کہ بُری لگتی ہے صورت میری

لطف ہے بندہ پیارا م بناتے ہیں مجھے
مول لیکر ہی وہ دیتے نہیں قیمت میری

یہیں ملجائیگا جو کچھ مجھے ملنا ہوگا
جسجگہ میں ہوں وہاں ہے یہی قسمت میری

سَوَر - کلاش تیر جگر دوز - منشی لچھمی سہای ولد منشی راج کنور صاحب ہردار قصبہ بلگرام ضلع کول علیگڈھ عمر ۲۳ سال شاگرد رسید شعرا ر ستہ حضرت آسی لکھنوی سلمہ اللہ القوی -

جان لے لیگی کسی شب فرقت میری
رائیگاں جائیگی اک روز یہ دولت میری

اونکو یہ ناز کہ بے مثل ہے صورت میری
مجکو یہ فخر کہ یکتا ہے طبیعت میری

چمکی صورت پہ پھسلتی ہے ندیدوں کی طرح
کچھ انوکھی ہے نرالی ہے طبیعت میری

شکوہ کرتا ہوں تو شوخی سے وہ کہتے ہیں
واہ واہ واہ مجھی سے ہے شکایت میری

بھولکر جانبِ اغیار نہ دیکھیں وہ کبھی
اونکی آنکھوں میں کرے گھر جو محبت میری

غیر کے ساتھ ان آنکھوں سے میں دیکھوں انکو
واہ رے بخت مرا واہ رے قسمت میری

کشمکش دل میں کہاں وہ جگر تماشا آئیں
رائیگاں جائے الٰہی نہ یہ محنت میری

آبرو بخشتے ہیں بعد فنا بھی مجھکو
ہر گڑی دیکھ کے روتے ہیں وہ تربت میری

اہلِ مجلس نہ آجائیں کلیجے منہ کو
محفلِ عیش میں پوچھو نہ مصیبت میری

سنور اُستاد مین ہے اسد نام آور — کس لئے اہل سخن مین ہو شہرت میری

شاعر۔ ناظم و ناثر۔ احمد علیخان نبیرۂ جناب غلام اکبر خانصاحب مرحوم ساکن قدیم سنبھل و حال کلکٹر ملازم ریاست پٹیالہ۔ عمر ۳۰ سال۔ شاگرد مولف۔ انہون نے ابتدا سے کتب درسیہ معاف سے پڑھکر انشا پردازی کے شوق کو بڑہایا پھر تحریرات کارروائی محکمہ جات کا کام سیکھا آخر بدولت استحصال کارروائی ضروری و اکتساب امور لابدی و تحقیقات مقدمات سخت و دشوار و انصرام معاملات ہر کار بتدریج عہدۂ ڈپٹی کلکٹری ریاست جیپور پر فائز ہوئے۔ کبھی کبھی احباب کی خاطر سے شعر بھی کہہ لیتے ہین یہ اشعار ان کے طبعزاد ہین۔

آئنہ دیکھین تو کہلے جائے نقاہت میری — بھکا اوتر ہوا نقشہ ہے صورت میری — ہای بخشش سے گئی لذت حسرت میری
وای کاوش سے مٹی صورت راحت میری — یہ ہوئی طاق تری ہم مین طاقت میری — ضعف سے نقش پہ دیوار ہی صورت میری
ہے وہی دل کہ ہے جس دل مین غم عشق ترا — ہے وہی آنکھ کہ جسمین ہے مروت میری — ایک وہ ہین کہ جکہلاتے نہین الفت کا مزہ
ایک مین ہون کہ بھری غم سے ہے نیت میری — مین ہی تو جور و جفا کرتا ہون اک عالم پر — اک زمانے کی زبان پر ہے شکایت میری
ظلم نے تجکو گہٹایا تو مجے الفت نے — رنگ تیرا ہے اب وہ نہ ہے صورت میری — گر نہین سنتے مری شعر ہی دو چار سنو
کر نہین دیکھتے دیکھو تو طبیعت میری — وہ خوشی سے مجھے دیتے ہین الہای شاکر — پاے راحت صد جان ہے مصیبت میری

شاد۔ فصاحت بنیاد منشی جگن ناتھ پرشاد ابن مدار نظامت مال صدر ٹونک خلف منشی لالہ رشک بہاری لعل صاحب عمر ۳۰ سال۔ آبا و اجداد انکے قصبہ سورون ضلع ایٹہ مین منجانب سرکار گورنمنٹ سات گاؤن مثل شام سرونگری سیڑورم سر وغیرہ کے نمبردار تہے انکے والد بتاریخ نہیز دہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۶ ہجری مطابق نوزدہم ماہ مئی ۱۸۸۹ء داخل دار الریاست ٹونک ہوے اور بتوسل جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ بتاریخ بستم رجب المرجب سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۰ عیسوی بعہدۂ سیاہہ نویسی نظامت مال صدر رہگنہ ٹونک پر مقرر ہوکر بعد چند جسن کارگزاری عہدۂ جمع خرچ نویسی نظامت سوصوفہ پر مامور ہوے اور تا حال کار مفوضہ خود کو بخوبی انجام دیتے ہین۔ انہون نے بعد حصول علم فارسی و انگریزی و ناگری فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان رحمؔ کی شاگردی اختیار کی اور تا حال اصلاح لیتے ہین

غزل طرح

آپکہ نے لگے غیرون سے شکایت میری — ہی ایسی تو نہ بہکی تہی طبیعت میری — نہ کہنچی مانی و بنوا دے صورت میری

کھیل لڑکون کا ہی کیا کوئی خشت میری
واسطہ شیخ سے مجھکو نہ برہمن سے غرض
آنکھین کھل جائینگی دیکھوگے جو صورت میری
آئنہ دیکھکے چپ کیون ہوئے شکل تصویر
کیا محبت مین محبت یہ محبت میری
تجھ مین شوخی ہی غضب مجھ مین بلا دلسوزی
تو نہین ہی تو نہو ہی تری الفت میری
اسقدر جبکہ تلون ہو تری پ ترا
بت پرستی بھی ہی واللہ عبادت میری
مرمٹے پر بھی نہ اس دل سے ہوا دور غبار
ہند کیا شہرہ آفاق ہی شہرت میری

آپ کیون آئے ہین کیا شوق ہی عیادت میری
دیر و کعبہ سے مبرا ہی عبادت میری
مجھسے وہ کہتے ہین ان سب کی حفاظت رکھنا
تم تو کہتے تھے کہ بے مثل ہی صورت میری
اس دشمن کی بھی توڑی نہین جاتی صاحب
فتنہ ہی چال تری آہ قیامت میری
چاک داس سے بری ہوگئی پہلے ہی قبا
ایک صورت رہے ممکن نہین سیرت میری
وہ یہان قاتل کا ہی شوق شہادت بھی ہی
ہی عیان شیشۂ ساعت سے کدورت میری

جائیے جایئے اب غیر ہی حالت میری
تمنے دیکھا ہی کہان چاہنے والا کوئی
برمن و دل مین ہی جان جان مین ہی الفت میری
کیا عداوت مین عداوت و عداوت اونکی
یہ نزاکت ہی تمہاری یہ نقاہت میری
دل کو بہلاتا ہون اس سے ہی مین تنہائی مین
بند و بست اپنا عبث کرتی ہی وحشت میری
دیکھکر شکل صنم منہ سے کہا لا الہ الا اللہ
یہ محبت ہی مری اور وہ ہمت میری
صدقہ حضرت استاد سے دیکھو ای شاد

طپش - مذاق منش - منشی لالہ امراؤ لال جمع خرچ نویس محکمۂ نظامت سائرات دربار ٹونک شاگرد مولف عمر تخمیناً ۴۰ سال اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے -

رفتہ رفتہ یہ ہوئی ہجر مین حالت میری
خود بخود اوسکو گوارا ہوئی صحبت میری
تجھکو کیا سمع خراشی سی ہی ناصح مطلب
آپسا دوست کرے جبکہ حمایت میری
بے بلائے مرے گھر آپ چلے آئین گے

کہ نہ پہچانی احبا نے یہی صورت میری
آپتو جور و ستم کہنہین کرتے مجھ پر
کہین اسطرح بہلتی ہی طبیعت میری
مشکلین سخت پڑین کیون نہ عدو کو بیہم
آگئی جذبہ مین جس روز طبیعت میری

یک بیک آگئی زور و نہ چو قسمت میری
مفت بدنام کیا کرتی ہی وحشت میری
آگئی جذبہ مین جس روز طبیعت میری

طپش سوز محبت کی طپش ہی آفت
طپش مہر سے ہی بڑھ چلی حدت میری

ظہیر - فصاحت و بلاغت تخمیناً ۶۵ سال - جناب سید ظہیر الدین حسین صاحب مصنف قصۂ ممتاز سابق داروغہ ہای مراتب شاہ دہلی حال ملازم سرکار ٹونک - عمر تخمیناً ۶۵ سال - صاحب دو دیوان شاگرد حضرت ابراہیم ذوق دہلوی - خلف اکبر صلاح الدولہ مرحوم رقم خان سید جلال الدین حیدر خان مرحوم بخط نسخ استاد بادشاہ دہلی - ماشاءاللہ اچھا رنگ طبیعت ہے صفحہ تاریخ پر

بنا بر یادگار یہ صورت ہے ۔

دل مین کس پیار سے رکھتے ہو عداوت میری
چٹکی پڑتی ہو عداوت سے محبت میری
ہون ہی دنیا مین نہین ہی ہون بر نگ عنقا
دل مین تم خوب سمجھتے ہو محبت میری
حشر آیا غضب آیا جدھر آئی ظالم
بندہ پرور ہی مرے ساتھ ہی قسمت میری
ٹوٹنے ہی کے لئے ہے مری توبہ زاہد
گل مین نکہت ہو نہ غنچہ مین نزاکت میری
میگسار و مری توبہ کا ہر وسہ کیا ہے
چھین لی روز ازل غیر نے قسمت میری

مجھسے بہتر ہی بہر حال کدورت میری
ناتوانی سے وہ نازک ہی طبیعت میری
لے اوڑی ہو مجھے آفاق مین شہرت میری
خواب مین ہی تو پس مرگ نظر آتا ہون
ملتی جلتی ہی تری صندسے طبیعت میری
عرض مطلب پہ کبھی منہ سے متکلم ہی نہین
باندھنے ہی کے لئے روز ہی ہمت میری
داور حشر سے کہنے کی تو خواہش ہو
دیر لگتی نہین پھرتے ہوئے نیت میری
وہ نہون پاس نہون شک تو ہی بین ظہیر

آپ اور غیر سے کرتے ہین شکایت میری
تم سے پہلے ہی بدلنے لگی حالت میری
یہ تو کہنے ہی کی باتین ہین بہت ہین تم سے
روز ہوتی ہی رقیبون کو زیارت میری
آپ دشمن کے طرفدار ہوئے تو ہو جائین
آپ کی ہان ہی پہ کیفت کہ حسرت میری
آئندہ دیکھہ کے اک اک ادا فرماتے ہین
غیر کے ہاتھہ سے ہو کاش شہادت میری
جو کھپے بیچ ہی وہ جو ناز کرے ہی وہ بجا
دخل اغیار سے خالی نہین خلوت میری

عنایت ۔ مرکز دائرۂ درایت جناب مولوی عنایت حسین خالصاحب خلف مولوی سیف اللہ صاحب اخوند باشندۂ رامپور افغانان مقیم حال ٹونک ۔ عمر تخمیناً ۴۹ سال ۔ آبا و اجداد انکے ہمیشہ سے ملازم سرکار ٹونک رہے اور دیہات پرگنہ ٹونک سے بطور جاگیر پاتے ہین ۔ انہون نے بزمانۂ سابق فن شاعری کو جناب شیخ امداد علی صاحب بحر لکھنوی سے رامپور مین حاصل کیا بعد انتقال انکے فائز الاثر یا ہو کر سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کی شاگردی اختیار کی اور کتب متداولہ و متعارفہ و رسیدہ مولف سے دیکھین ۔ بنظر توجہات سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی چند روز مین صاحب دو دیوان ہو گئے دیوان اول بطور سراپا یعنی از فرق تا قدم و دیوان دوم مانند دواوین شعرا مکمل و مرتب ہین انکا یہ کلام یادگار عام ہے ۔

بنکے مرنے بعد فنا برسے گی وقت میری
حال اصاف کہے دیتی ہی صورت میری
مرکے بھی ہین اسے دنیا سے لئے جاتا ہون
مجھکو مقتل مین لئے جاتی ہی ہمت میری

خاک اور اسکی مری تربہ پہ حسرت میری
زاہد خشک کا دل کیون نہو جل جیکے کباب
دفن ہوتی ہی مری ساتھہ ہی حسرت میری
اپنی آنکھون مین نہین کہتا ہون تیلی کیطرح

نہین سنتا نہ سنے کوئی حقیقت میری
آتش تر سے جو ساقی ہو ضیافت میری
آج مشتاق شہادت کے پرزے تن صد شکر
کرتے ہین طفل ہر شک اسپہ شکایت میری

جان اسی واسطے اٹکی ہی لبون پر آکر
کہ دمِ مرگ ہی سن لین وہ وصیت میری
بزم مین وصل و یا غیر کو کہنے کہیے

شوخیان آپکی ہین یہ کہ شرارت میری
وہیان اوس زلفِ مسلسل کا بہت رہتا ہی
کہین پابندِ جنون ہو نہ طبیعت میری

کیا پڑے فاتحہ وہ فتنۂ محشر آیا
زار لہ مین ہی پس مرگ جو تربت میری
ہاتھ ایمان سے اوٹھا کر سجدۂ الفت مین

پاؤن پوجوا تی ہی اوس بت کے طبیعت میری
کیون بُرا جانتے مجھکو چینان جہان
اچھی تقدیر اگر ہوتی عنایت میری

عشق - مرا سہر رفق - منشی سید برکت علی خلفِ سید علی محمد صاحب ساکن قدیم سہوپال حال خوشباش ریاستِ ٹونک عمر ۲۱ سالہ ملازم نظامت سائر صدر - انہون نے کتب درسیہ وغیرہ مولفہ سے پڑہکر خط تعلیق و نستعلیق کی مشق اسدرجہ پہنچائی کہ بڑے بڑے خطاطان خوشنویس کی سرِ مشق سے مشق ملاوی مولف کے کہنے سے کبھی کبھی شعر بھی کہہ لیتے ہین یہ انکے اشعار ہین -

خوب ہوان سے جو پہر جائی طبیعت میری
کہ حسینونکو ذرا بھی نہین الفت میری
مجھسے کیا پوچھتے ہو ہجر مین حالت میری

کیا بتاؤن مین تمہین دیکھہ کہ صورت میری
تیرا چہرا جو ہوا ہی تو مرے صدقے مین
تیری شہرت جو ہوئی ہی تو بدولت میری

لب پہ آتے ہی دو عالم کو جلا ڈالے گی
تہر ہے آتشِ آہِ شبِ فرقت میری
یون نکر کبھی بک بک سے مرا سر خالی

مانتے حضرت ناصح جو نصیحت میری
یون نہوتا اگر آنا تو وہ چپکے آتے
کچھ بھی ہوتی انہین قاصد جو محبت میری

مجھکو تو آپ کی جانب سے نہین کچھ شکوہ
آپ کو سوچ کے کرتے ہین شکایت میری
کالے کٹتی ہی نالے سے کبھی ملتی ہے

کوئی آفت سی ہی آفت شبِ فرقت میری
بعد مرون بھی نہ آئے وہ کبھی تربت پر
مل گئی خاک مین ای عشق محبت میری

غمگین - فصاحت اگین سید شیخ محمد خلفِ شیخ نور محمد - تاجر - عمر تخمیناً ۴۰ سال انہون نے بعد طالعہ کتب درسیہ و غیرہ شعر گوئی کا شوق کیا اور فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان رمز کے شاگرد ہوئے -

عشق گیسو مین پریشان ہی طبیعت میری
کیا دکہائیگی آہی مجھے قسمت میری
عوض فاتحہ ٹھکراتے ہین تربت میری

بعد مرون بھی ہی منظور انہین ذلت میری
کہتے ہین دیدۂ آہو مین ہی میری شوخی
اور دلِ سنگ مین در پردہ شرارت میری

لالہ سان داغ محبت ہی ترا اس دل مین
دیکھہ لے ترک گل افشانیٔ ہمت میری
ہو بجائے بخدا سب وہ نزاکت اپنی

دیکھہ لے آکے کسی دن جو نقاہت میری
اس سے نکلے گی تو یہ کس کے یہان جائیگی
میرے دل ہی مین ہے پر چین سے حسرت میری

میرے دل سے نہین جاتا ہی تصور تیرا
تیرے دل مین نہین آتی ہی محبت میری
کالے کو مون ہی ابھی کوچۂ قاتل صدحیف

مجھکو چلنے نہین دیتی ہی نقاہت میری
اسکے دل مین ہی کدورت ہی اوسی بت کیطرح
کہ مجھے خاک کیے دیتی ہی تربت میری

گوش دل سے کبھی سنتے نہیں اک بات ہی وہ
مجھ سے کہتی ہے محبت میں یہ ہمت میری

اف رے تقدیر مری واہ رے قسمت میری
صورت پیکر رواں زیر سایۂ غمگین

دیکھے دل جانکا کیونکر رگ لگا کہا ہے
کیوں نہ ہو جوش یہ ہر وقت طبیعت میری

قسم - سراپا خیال و وہم - امین الدین خان عرف بتا شلف محی الدین خان مرحوم ابن سراج الدین خان عمر ۲۵ سالہ انہوں نے کتب سیر وغیرہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کو سید محمد ناظر حسین - ناظر جیپور چل صدر ٹونک شاگرد مولف سے حاصل کیا - بنا بر بادگار یہ اشعار درج ہین -

غم کو غم ہی نہ محبت کو محبت سمجھی
آہ منظور کسیکو نہین تہ کت میری

ایکدم کو بھی گوارا نہین فرقت میری

دل سے کمبخت نکلتی نہین حسرت میری
یار کی چشم عنایت کا جو ایما ہو جائے

چٹکیان لے دل دشمن ہین محبت میری

خود غرض سکو کہا اہل ریا کو کہا
یہ گلہ غیر کا ہی یا کہ شکایت میری

اونکی چالون کے حضور ایک ہی چلتی نہین

لاکھ ہو آنکے طرفدار قیامت میری
اضطرابی وہی تیور ہین وہی طرز وہی

نگہ شوخ نے پائی ہی طبیعت میری

میری تصویر دکھاتے ہین رقیبون کو
فرط غیرت سے بدل جاتی ہی صورت میری

ہین فزون طول عمل سے ترگیسوی دراز

اور اوس سے بھی زیادہ شب فرقت میری
وصل کے باب مین کیا عرض کرین اے ہمدم

خوف انکار سے پڑتی نہین ہمت میری

قمر - کلاش اختر خورشید نظر - حافظ محمد نصرت اللہ خان عرف محمد احمد خان خلف جناب مولانا کرامت اللہ خانصاحب دہلوی انکا سال پیدائش سنہ ۱۳۱۱ ہجری ماہ ذیقعدہ نہم تار یخ روز یکشنبہ وقت صبح ہے انکی والدہ محل دوم حضور انور دام اقبالہ والی ٹونک کا رپرداز ہین - بعد حفظ کلام ربانی کتب درسیہ آجکل انکے زیر مطالعہ ہین - فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان آمر تخلص کرتے ہین

آزماتے ہین وہ غفلت مین طبیعت میری
خوابہین دیکھتے ہین آگے محبت میری

اتنے بیباک نہو سینے پہ آنچل ڈالو

دیکھو دیکھو نہ مچل جائے طبیعت میری
آگئے چرخ مین اب فلاک نہین ہل چل ہین

کانپ اٹھا سارا جہان دیکھکے وحشت میری

غیر کے آتے ہی جاتی ہی تیری دل سے
وہ تواضع وہ مدارات وہ عزت میری

دلربا یکا یہ انداز نیا سیکھا ہے

منہ چھپا لیتے ہین وہ دیکھکے صورت میری
خاطر ین دشمن بدبخت کی میرے ہوتے

پھر تو لازم ہی مریجان مروت میری

دیکھتا ہون مین اگر پیار کی نظرون سے اونہین
وہ ہی الفت سے تکا کرتے ہین صورت میری

ہوش اڑانے کو دکھاتے تو دو سینہ کا ابھار

شکر کرتا ہون کہ ادہری نہ طبیعت میری
کہتے ہین تم جو قمر ہو تو مقابل آؤ

دیکھون شکل ابھی تمہاری ہی کہ صورت میری

کلاہی - ہم پلہ شعرا نامی - جناب سید محمد عبد الرزاق صاحب حسنی خلف اکبر جناب سید محمد سعید صاحب مرحوم اہلکار ریاست ہذا و سید حمید الدین صاحب متخلص حمیدی میر منشی ریاست صاحب دیوان شاگرد جناب مولوی الٰہی بخش صاحب نا تمش مرحوم - اختر دین - سے اون کی

۱۲۶۵ھ

تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہی سید صاحب موصوف سادات قطبی سے ہین - اور سادات قطبی قطب الاقطاب پیر قطب الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے - مولف نے انکے حالات منتخب التواریخ مولفۂ خود مین لکھی ہین مثنوی صمصام الاسلام ترجمۂ فتوح الشام انہی یادگار عام ہی - یہ طرز کلام ہے -

فرقت یار مین بگڑی ہی یہ حالت میری
اشتباہی نہین پہچانتے صورت میری
کم نہین اونکی نزاکت سے نقاہت میری

خاک نکلے گی شب وصل مین حسرت میری
حسرت دید نکلنے پہ بڑہی جاتی ہے
جان لیکر ہی نہ جائیگی یہ حسرت میری

مین ہون اور کوی بتان حضرت واعظ رخصت
آپکا باغ ارم ہی تو یہ جنت میری
یار کے پای نگارین ہین غبار آلودہ

یہی آئے ہین مٹا کر ابھی تربت میری
وہ دغا باز ہی کا فرہین مسلمان سید ہا
وای قسمت کہ لڑی کس سے ہے قسمت میری

کہتے ہین دیکھکے للچای ہوئی آنکھہ مری
یہ مٹا جاتا ہی کیون دیکھکے صورت میری
تمسا مشوق جو ہین ہم نہ عاشق مجھ سا

شکل یہ شکل ہی حسرت ہی یہ حسرت میری
مین نہ کہتا تھا ستم ہجر مین مر جاؤن گا
اوستمگر تری غفلت ہی کہ غفلت میری

وصل چاہون تو یہ کہتے ہین کہ مرتا ہی نہین
روز کمبخت کیا کرتا ہے منت میری
تم مری شکل سے بیزار ہین قربان تم پر

وہ لیاقت ہی تمہاری یہ لیاقت میری
آئنہ دیکھکے کہتے ہین کہ آفت ہون مین
کس طرح جیتے ہو تم دیکھکے صورت میری

ذکر جانان سے ہی کثرت مین ہی شدت حاصل
کیا تصور ہی کہ جلوت مین ہی خلوت میری
درد سنورتے ہین اور آئینہ دکھاتا ہون مین

بڑہ کے ہی بخت سکندر سے ہی قسمت میری
میکش گمگدہ حضرت نازش ہون مین
کیون کلامی نہ ہو ستانہ طبیعت میری

کیف - زبانش چو سیف - حافظ عالمگیر خان خلف جہانگیر خان عمر تخمیناً ۳۸ سال صاحب دو دیوان یکے عاشقانہ دوم نعتیہ شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت اسد اللہ القوی سلمہ اللہ القوی - انہون نے اگرچہ مولف سے کچھہ برای نام پڑہا ہی مگر شعر گوئی مین استقدر بلند پرواز ہوا ہی کہ انکی طبیعت خداداد شعرا کے نزدیک قابل تحسین و داد ہی یہ غزل انکی طبعزاد ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ شخص صاحب استعداد ہے -

غیر کی شکل رہے یاد ہے صورت میری
خود مٹے ورنہ مٹا دے مجھے حسرت میری
پڑگئی اور خرابی مین مصیبت میری

تیری خون گئی بگڑی ہوئی قسمت میری
خاک اڑائیگی مرے بعد کدورت میری
پر کے گھر گھر مجھے ڈہونڈہے گی مصیبت میری

منہ چہاتے ہو عبث دیکھکے صورت میری
غیر مین تو نہین گر غیر ہی حالت میری
میری ناکامی کا پتلا ہی کہ مین ہون یارب

نا امیدی کی ہی تصویر ہی صورت میری
کچھہ نہ آیا مجھے لیکن تری الفت آئی
سب کچھہ آیا مجھے آئی نہ محبت میری

دلکو داغون نہ دیا اشک کو گرنے نہ دیا
واہ رے ضعف مرا واہ رے طاقت میری
عرق انفعال جبین پر نہین غصہ کے سبب

رد رہی ہی مرے لکھے کو یہ قسمت میری
سامنے غیر کے کب پردہ نشین آتے ہین
دل مین چھپ جاؤ گے آتے ہی طبیعت میری

راہ پر وہ بت کم سن جو نہ آئے شب وصل
کوئی حصہ ہو تو بٹ جائے طبیعت میری

تجھ سے جوبن ہے تنگ قبا جوبن سے
ٹھوکریں کھائیگی آ آکے قیامت میری

یاس و اندوہ کا میلا سا ہے میدان دل مین
کل کے دن کی وہ نکالی ہوئی حسرت میری

گور سے حشر کے دن خاک اوٹھوگا یارب
پاؤن تک مجھکو نہ چھونے دو یہ قسمت میری

صبح کو بوسے کے جدا ساتھ لگی رہتی ہے
مین کہین ہون پس مردن کہین تربت میری

اسکے آئینہ مین بال اوسمین تم خط نکست
نا ذکر تی ہے نکالی ہوئی حسرت میری

یار تصویر تصوّر ہے تصوّر تصو ۔ یر

پاؤن پھیلا کے مچل جائے طبیعت میری
منہ بنائے ہوئے روٹھا ہوا بیٹھا ہے کوئی

دل سے مین تنگ ہون اور مجھسے طبیعت میری
دل سے نکلے گی یہ سیر تو کہان جائیگی

کیونکر اس پیٹ مین نکلے کوئی حسرت میری
بات اتنی ہے کہ موت آج نہین کل آئے

دا بکر بیٹھ گئی ہے مجھے تربت میری
کہ نہ ہونگے وہ اگر تو نہ گھٹے گی یہ سہی

بنکے پرچھائین شب بیچ شب فرقت میری
چوس لیتا ہے زبان یار کی شکوہ میرا

دل ہے ٹوٹا ہوا پھوٹی ہوئی قسمت میری
دل دیا مینے تمہین تم نے زبان تک نہ دی

سکتہ حیرت مین ہے سکتے مین ہے حیرت میری
رنگ لوکہا ہے زالی ہے طبیعت میری

ہو کوئی طفل تو بہلاؤن دل نادان کو
سامنے میٹھی ہے بگڑی ہوئی قسمت میری

قدغنہ آسا تھا مرا ہونٹھ تو ٹھکے یہ کہتا ہے ترا
مین ہی خوش ہون ہوش نکالے کوئی حسرت میری

آج اغیار کا ارمان نبی بیٹھی ہے
ایک دو دن کی ہے مہمان مصیبت میری

غیر کو سر پہ چڑہایا ہے خدا کی قدرت
ہے جواب اونکی جفاؤن کا محبت میری

ہون وہ مضطر کہ مری خاک بنی ہے مرقد ان
منہ ملا دیتی ہے موتون سے شکایت میری

فخر ہے خواہش دشمن کو تری ملت پر
ہوشیاری وہ تمہاری ہے یہ غفلت میری

بات مین بات نئی کیون نہ پیدا ہو ۔ ئے

گوہر سخن گستر منشی شیخ احمد حافظ دفتر محکمہ نظامت مسارات خلف اکبر جناب منشی شیخ محمد یوسف صاحب ابن شیخ کلو صاحب مرحوم کا دیباچہ از جناب صاحبزادہ احمد علیخا صاحب بہادر متخلص بہ رونق مغفور عمر تخمیناً ۲۸ سال - بزرگ انکے دہلی کے رہنے والے ہین بہدد حضرت نواب اکبرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ ورث اعلیٰ ریاست ہذا دہلی سے یہان آکر قیام پذیر ہوے - انہون نے کتب درسیہ وغیرہ علی رضا ہمشیرزادہ مولف سے پڑہکر فن شاعری کو مولف سے حاصل کیا لیکن تغزل اکثر عاشقانہ کہتے ہین مجبور ہوکر باعث رفاقت منشی محمد ابراہیم خان رمز یہ مذاق اختیار کیا ہے انکے مزاج مین دور اندیشی و سہولیت بدرجۂ انتہا ہے انکی یہ غزل طرح ہے

تیرے افضال سے ہے اوج پہ قسمت میری
شافع محشر کرین جبکہ شفاعت میری

تیرے اکرام سے جاگیر ہے جنت میری
جنکی میدان قیامت مین دہائی ہوگی

کیون مرا منہ نہ تکے خلق خدا محشر مین
میرے آقا ہین وہ اللہ رے قسمت میری

تیز ہوتا ہے اگر خنجر عصیان مجھ پر
وہ ہال بخشاتی ہے اگر تری رحمت میری
حشر کا دن ہے یہ اور عاجز و بیکس ہونمین
کر مدد بہر خدا شافع امت میری
کچھ نہ ہستی تھی مری ہان مگر اب کچھ ہون
ہے ازل ہی سے مدد پر تری رحمت میری
ہر جو طلبوب خداوند جہان اے گوہر
اوسکا طالب ہونمین آسکے رحمت میری

مائل - جودت مشاکل حافظ حمید اللہ خانصاحب صوبہ دار پلٹن خاص حضوری عمر تخمیناً ۳۵ سال - انہون نے ابتدا مین بجناب منشی نیاز علی خانصاحب سے غزل پر اصلاح لی بعد ازان حضرت عاشق کو غزل دکھائی انکا یہ کلام ہے -

غیر سے اونکو سوا ہے مگر الفت میری
دسبدم رہتی ہے لب پر جو شکایت میری
سر بسجدہ وہ مجھے دیکھکے فرماتے ہین
کیجئے کیجئے اللہ سے شکایت میری
تو وفادار سہی مین ہون رفا سے عاری
رحم کی خو ہی تری ظلم کی عادت میری
ہون وہ مظلوم کہ گواہونکی ضرورت ہی نہین
بیگناہی مری واں دیگی شہادت میری
ہائی جب وصل کی شب کوئی آخر ہائے
رنگ پر رنگ بدلنے لگی صورت میری
مین ہی چاہون تو نہ چاہے کبھی غیرت میری
غیر سے ملکے ملین مجھ سے وہ توبہ توبہ
بے تکلف جو ہوا مین تو وہ جھلکر بولے
اچھی صورت نظر آتی ہے تو کیسا کیسا
گڈ گڈ اتی ہے مرے دلکو طبیعت میری
کہ خدا اب نہ دکھائے تمہین صورت میری
جان لے تجھکو ہی کہے گی صدا جھکر مین
آپکو غیر اوسے آپ مبارک مین کون
مہربان آپکو کیون ہوگی محبت میری
ایسی ایسی نہین اے چرخ مصیبت میری
آئنہ سے ہی یکدر ہی کدورت میری
مائل آئینۂ رخسار ہوا ہون جبسے

مشتاق - بکلام اردو دمشاق - مشتاق احمد عطار خدمتگزار حضوری خلف محمد عبد البقا دروچہ دار سرکاری شاگرد حافظ عالمگیر خان کیفت تلمیذ بہ آمد شعر ارستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی - عمر تخمیناً ۳۵ سال انکا یہ کلام ہے -

غیر اس رنج سے کیونکر نہو حالت میری
کہ وہ اغیار سے کرتے ہین شکایت میری
شکل آئینہ بنے گی یہی صورت میری
سب پہ کھل جائیگی اک روز حقیقت میری
مجکو کہتے ہین غیر کو اچھا سمجھین
بولہوس کا وہ مقدر ہی قسمت میری
نام لیلیٰ نہ رہا ہے ترا چرچا گھر گھر
دہوم مجنونکی مٹی ہوگئی شہرت میری
بد چلن بائی بیداد جفا جو بد کیش
آئی اور آئی بھی کیسے پہ طبیعت میری
جان کے ساتھ نکلجائیگی حسرت یہ ہی
تا رے گنتا ہون سحر تک ترے لفونکی قسم
آنکھ دم بھر نہین لگتی شب فرقت میری
یا اس اسیرنے اقت مین پہنسا رکھا ہے
جان نکلتی ہی کسی طرح نہ حسرت میری
ہوشیار ہی ہے تو اچھی ہی غفلت میری

دل ہی نادان وہ ابھی نام خدا کم سن ہے | اب سنے بھی تو سنے کون نصیحت میری | نامہبر سے مرے وہ شوخ یہ ہنسکر بولا
کیا بہت شاق ہی مشتاق کو فرقت میری

ماہر۔ خوش فکر شاعر۔ غلام قادر خان خلف صغر حافظ احمد خان ملازم سرکار ٹونک ہر تخمیناً ۲۲ سال شاگرد منشی محمد ابراہیم خان رمز

کچھ نرالی ہی یہ تاثیر محبت میری | ورنہ وہ کرتے قیبوں سے شکایت میری | ظلم ہی آپکی خوصبر ہی خصلت میری
وہ جو ہی آپکی عادت تو یہ عادت میری | دل کو تھامے ہوئے تم آپ چلے آؤ گے | راستی پر جو کبھی آئیگی قسمت میری
دیکھکر اوسکو جو ہو جاتا ہی نہین سکتے ہین | وہ ہی بنجاتے ہین بت دیکھکے صورت میری | ہنہو کچھ تو ہے ماہر جہان ملتے ہین
رخ چھپا جاتے ہین وہ دیکھکے صورت میری

ناظر۔ موجد کلام نادر۔ سید محمد ناظر حسین خلف جناب سید برکت علی صاحب مرحوم سکندرآبادی جیلر جیل صدر دربار ٹونک۔ صاحب دو دیوان یکے عاشقانہ دوم نعتیہ۔ عمر تخمیناً ۳۵ سال۔ انہوں نے کتب درسیہ غیرہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کے اکتساب کا شوق کیا چنانچہ بعد اکتساب نکات شاعری و استحصال علم عروض و قوافی و تحفظ نوزدہ بحور مستعارفہ و ارکان و اوزان و اوتاد و اسباب وغیرہ سے بخوبی واقف ہوکر ایک طرز رنگ مین قصائد و غزل و قطعات و رباعیات وغیرہ کہے۔ ماشاءاللہ اچھی طبیعت ہی نتیجہ طبع کی یہ جودت ہے

رہے اک ڈھنگ پہ کس طرح محبت میری | دنمین سو رنگ بدلتی ہی طبیعت میری | ظلم سہکے جفا جو ہوئی خصلت میری
تم ستم پر جو تلے بڑھ گئی ہمت میری | بھیس بدلے ہوئے کسکا ہی نقاہت میری | اجنبی مجھکو نظر آتی ہی صورت میری
کیسی اُفتاد ہی ای زور نقاہت میری | کہ نظر مین ہی تو پھرتی نہین صورت میری | شوخ چشمون سے رہی گرم جو صحبت میری
چلبلی ہوگئی دربرد و طبیعت میری | غیر سے کرتے ہو کس منہ سے شکایت میری | آج اثبات دہن مین ہی یہ حجت میری
وصل کی رات تو یکجا تھی ہم شام و سحر | آج ہی ہیچمین حائل شب فرقت میری | مین وہ لاغر کہ برآتے نہین دل کے ارمان
تو وہ نازک کہ نکلتی نہین حسرت میری | نامرادی کے گلے پر ہو عبث چین بجبین | تم سے نکلے تو نکالو کوئی حسرت میری
اب ہی ہو جائے صفائی تو بہت بہتر ہے | دلکو دیتا نہ لگا دی کہین کلفت میری | دو قدم آپ سوے گور غریبان تو چلین
شہر کرین کہانے کو خود آئیگی تربت میری | منزل عشق کٹھن آہ کڑی کالے کوس | ناتوانی کا یہ زور اور یہ غربت میری
ہی کوئی دشمن دین رہزن جان و ایمان | میرے اللہ ترے ہاتھ ہی عزت میری | جنگجو ہین وہ مگر صلح کے خواہان ہوتے
اس سے مجبور ہون اٹھتی نہین قسمت میری | اسکے پہلو کو بچائے ہوئے ای تارک یاس | دل مین کچھ تجھسے کہنا تھا حسرت میری

کثرتِ یاس سے مطلق نہیں ہوتا یہ ملال
لاکھ کی ایک گواہی ہے شہادت میری
رمز کی بات اشارہ میں وہ کہدیتے ہیں
دل جو دیدوں تمہیں کیا آنی ہے شامت میری
دونوں جانب سے جو ہو لطف ہوس الفت کا
ڈگئی سنگ دریا سے قسمت میری
کعبۂ دل کو جو ڈھا تو صنم کچھ نہ کیا
ہیں ہوا دفن تو شق ہوگئی تربت میری

کسکی ٹوٹی ہوئی امید ہے ہمت میری
آپکے عشق میں ہو رنگ وہ رنگ ہی نہیں
عین جلوت ہی میں ہو جاتی ہے خلوت میری
جو نہ نکلا تیرے منہ سے وہ ہے اقرار وصال
چاہئے آپ تو پھر دیکھئے چاہت میری
وائی قسمت کہ میسر ہے مراد شمن جان
یہ نہ سمجھے کہ کہاں جائیگی الفت میری
اونکے پیکانکو نہ سینے سے نکالا ہے جراح
وہ کبھی یہ نہ کہیں لاؤ امانت میری

خون ناحق مرا ثابت ہے مرے قاتل پر
میری آنکھوں سے ذرا دیکھئے صورت میری
قہر و فتنہ ہو آفت ہو غضب ہو صاحب
جو نہ نکلی مرے دل سے وہ ہے حسرت میری
سجدہ بیکانہ کے کعبہ میں ہوئے مجھپر فرض
نہیں منظور لب یار کو صحت میری
چاک دل کی نہ گئی بعد فنا بھی تاثیر
وہ کبھی یہ نہ کہیں لاؤ امانت میری

توڑنا دم کا دم مرگ ہے مشکل ناظر
کثرت ضعف سے نازک ہے یہ حالت میری

یاس - بلاغت اساس - سید شرف الدین احمد خلف سید نظام الدین ابن سید محمد اسحٰق صاحب ساکن قدیم مصطفیٰ آباد عرف رامپور حال خوشباش ریاست محمد آباد عرف ٹونک شاگرد رشید مولوی حکیم سید سعید احمد صاحب اسعد - عمر ۲۰ سال - پیش ازین بیگلیگڑہ علاقہ ریاست ٹونک کے سات برس مدرس رہا - چند روز سے ناصریا اسلامیہ مدرس میں طبیعت کا عجب رنگ ہے کلام کا طرفہ ڈھنگ ہے -

چارہ گر غیر کی نفرت سے ہے غیرت میری
اور کچھ حد سے سوا بڑھ گئی ہمت میری
درد درمان ہے مرا رنج ہے راحت میری
ورنہ سو بار نکل آئی ہے صورت میری
اب نہ کچھ وصل کی لذت ہے نہ آزار فراق
ہمنشینوں سے ہی ہر وقت شکایت میری
خود ہوں گم گشتہ مگر ڈھونڈ رہا ہوں تجکو
ہے تری بزم سے بہتر کہیں خلوت میری
ہم سمجھتے ہیں نہ آئینگے دم آخر وہ

غیر ہوتی نہیں حالت شب فرقت میری
سخت حیرت ہے وہ نہیں دیکھکے حیرت میری
غم سے خوش رہتی ہے ہم وضع طبیعت میری
جان نہیں خون نہیں اشک نہیں آہ نہیں
دل ہے وہ داغ طبیعت وہ طبیعت میری
جان نکلی تو مرے دل نے کہا ملکر ہاتھ
ہیں وہ کچھ ہوش کہ حیرت ہیں ہے حیرت میری
میں تو لے بیکسی عشق تجھے مان گیا
اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے یہ حالت میری

کی کسی نے جو نہ الفت میں رفاقت میری
آئنہ بن گئی بگڑی ہوئی صورت میری
ہائی غیرت نے مجھے حال بدلنے نہ دیا
دل سے کس طرح نکل سکتی ہے حسرت میری
میں تغافل سے مگر صبر نہیں ہو سکتا
تو چلی اور رہی جاتی ہے حسرت میری
تو ہی تو یاں ہے فقط غیر کیا میں ہی نہیں
کیا کہوں تو نے بڑھائی ہے جو ہمت میری
یاس سو رنگ زمانے کو بدلتے دیکھا


تصویر جناب سید احمد علیہ صاحب متخلص بہ آبرو مصنف تاریخ ہذا

آبرو۔ خاکسار ازلی بے گفتگو۔ سید محمد اصغر علی۔ بعد محمد پروردگار عالم و نعت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنا کچھ حال بطور اجمال نوک ریز قلم ضراعت رقم کرتا ہے کہ والد ماجد خاکسار عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء قدوۃ الحکماء حضرت مولانا حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم و مغفور مصطفےٰ آبادی نے سنہ ۱۲۱۴ ہجری مین رامپور سے آکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شہامت جنگ آسودۂ جنت الفردوس سے ملازمت حاصل کی۔ اور اسی سال مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر اور حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بعرض وقوع آئی۔ چنانچہ تاریخ ملاقات اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

چو بر خورد ند امیر و راؤ ہولکر ✧ معاہد مہر و رزی را بہر حال ✧ زہاتف خواست تاریخش خرد گفت ✧ قران ہر دو ملک و ہند و صل اقبال ۱۲۱۴

بعد ازان والد ماجد مؤلف ہمرکابی حضور نواب امیر الدولہ بہادر اکثر جدال و قتال مین شریک حال رہے۔ سنہ ۱۲۳۲ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بر فاقت مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر پرگنہ ٹونک وغیرہ پر قابض ہوئے۔ چونکہ اوسوقت تعداد فوج حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا نمبر ۳۵۰۰۰ ہزار پر پہونچ چکا تھا یہ جاید اد مقبوضہ اس فوج کثیر التعداد کے لئے کافی و وافی نہوسکی آخر سپاہ نواب امیر الدولہ بہادر نے مجبور ہوکر راجپوتانہ و مالوہ و ہندیلکھنڈ کے راج کو تاراج کیا۔ سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین نواب وزیر الدولہ بہادر عالم ارواح سے عالم اجسام مین ظہور پذیر ہوئے بعد مرور مدت چہار سال و چہار ماہ حسب آئین اہل اسلام بموجب حکم قضا شیم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد مؤلف نے نواب وزیر الدولہ بہادر کو بسم اللہ پڑھائی زان بعد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے والد ماجد خاکسار سے جمیع علوم دینی و دنیوی وقتاً فوقتاً حاصل کئے۔ سنہ ۱۸۰۶ء مین مہاراجہ جگت سنگھ والی جیپور۔ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے دربارہ تنبیہ رئیس جودہپور کہ بسبب نسبت دختر مہاراجہ جگت سنگھ منسوبہ مہاراجہ بھیم سنگھ متوفی والی جودہپور باہم ناچاقی سخت و تنازعہ شدید ہوگیا تھا مستدعی استمداد ہوا چونکہ پیش ازین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ مانسنگھ رئیس جودہپور مین بذریعہ رسل و رسائل اندرین باب عہد و پیمان ہوچکے تھے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے عہد شکنی کو کہ عین دل شکنی تھی ناجائز تصور کرکے والی جیپور کی فوج کا سخت قافیہ تنگ کیا۔ چنانچہ ان واقعات سے ایک جہان واقف کار ہے۔ مولف کو اس موقع پر خلاصہ سے سروکار ہے۔ خلاصہ یہ کہ جب حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ملک راجپوتانہ و مالوہ وغیرہ کو سخت عاجز کرکے راجستان پر قابض ہونا چاہا تو مخاطب برٹش گورنمنٹ ۱۸۱۷ء مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بذریعہ صلح نامہ ہر شش پرگنات مقبوضہ سابق یعنی ٹونک علیگڈھ۔ سرونج۔ پاڑہ۔ چھبڑہ گوگور۔ نیماہیڑہ۔ سندوبارہ عطا ہوئی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے وہ ملک گیری کے خیالات کہ

پیش ازین سراقدس مین سودا بنکر سمائے ہوئے تھے سراسر نکالڈالے اور اپنے اسی ملک خداداد پر قانع رہے سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین جب
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے باامراض چند و رحلت فرمائی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے مسند ریاست کو
اپنے قدوم میمنت لزوم سے زینت بخشی اور نہایت بیدار مغزی سے امور ریاست کا انتظام شروع کیا اور والد ماجد مؤلف کو بخطاب
عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلا معزز و مفتخر فرمایا اور اپنا معالج خاص مقرر کرکے بہت کچھ اعزاز بخشا حتی کہ بجز والد ماجد کے محلات زنانہ حضور مین
بنا بر علاج اندر جانے کا کسی حکیم کو حکم نہ تھا۔ بعد وفات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد مؤلف نے تیئیس ۲۳ سال تک اپنے کارہائے نمایان کو
آئین مہین و طرز خوشترین انجام دیا اور بمجدد ی حسن خدمات شائستہ و بائستہ خلعتہای گران بہا و انعامات متکاثرہ تاحین حیات خود
سرکار والا تبار سے پاتے رہے اور بڑے بڑے سخت موقعون پر ایسے ایسے علاج کئے کہ مورد تحسین و آفرین ہوئے سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین فاکسار
عالم غیب سے عالم شہود مین آیا۔ چنانچہ قطعہ تاریخ رلادت مؤلف یہ ہے ؎ مشفق من حکیم وہم سید ۔ کہ یافت فرزند مثل دُرِ نجف
ہاتفے گفت از پئے تاریخ ۔ کہ بگو۔ آفتاب برج شرف ۔ ابتدائی سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین کہ یہی سال غدر ہندی ہے فاکسار کو
جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مغفور کی والدہ صاحبہ نے کہ والد ماجد مؤلف کو برادر
خواندگی سے معزز فرمایا تھا باجازت والد ماجد تبنّی کر لیا۔ اسی سال کے آخر مین حضرت والد ماجد مؤلف نے بعارضۂ ذات الصدر
و ذات الجنب اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ اوسوقت مولف کم سن تھا۔ سن بلوغ کو نہین پہنچا تھا جسقدر
زر نقد والد فاکسار نے بنظر مآل اندیشی مردانے مکان مین مدفون کیا تھا کامداران ناعاقبت اندیش حق فراموش نے برہمکی کرامی
کہو کر نکال لیا۔ زان بعد جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب کی والدۂ ماجدہ نے اس سرای فانی سے کوچ کیا
جناب مبارک بیگم صاحبہ اہلیہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب وصیت خوشدامن صاحبہ مرحومہ خود فاکسار کی تعلیم
کیواسطے ایک معلم اور ایک "الیق مقرر کیا۔ فاکسار نے تھوڑی مدت مین درس قرآن شریف و کتب ابتدائیہ سے انفراغ حاصل
کیا سنہ ۱۲۷۶ ہجری مین مولف نے بریاست رامپور کہ وطن مالوفۂ فاکسار ہے فائز ہوکر اکتساب علوم و استحصال فنون مین سعی کی اور
حضرت سیدنا و مولی قندہاری المخاطب بہ نادر رقم خان شاگرد رشید مجرر قم خان قندہاری سے خط تعلیق و نستعلیق
کی مشق بہم پہنچائی آخر حضرت اوستاد مرحوم نے باجتماع جمیع شاگردان عقیدت نشان و خطاطان خوش روش فاکسار بیمقدار
کو خطاب جواہر رقم خان عنایت فرمایا۔ زان بعد پنجہ کشی کے پیچون کی مہارت حسب ترتیب و ترکیب حضرت میر امام علیصاحب
بریلوی پیدا کی جب فاکسار نے بعد مہارت کلی چند اشخاص تنومند نامی گرامی کے پنجے پھیرے اور ایک آدہ کی انگلی کچل

ضرب پونچائی تو جناب اُستاد مسلم الثبوت غفران مآب نے خاکسار ہیمقدار کو میر پنچہ شکن کے خطاب سے معزز فرمایا۔ بعدازاں خاکسار نے ترکیب ورزش وکشتی وبندہای عجیب وغریب مین مشق ہم پونچائی چنانچہ فی زمانہ فنون متذکرۂ بالا مین اکثر شاگردان خاکسار کامیاب ہوئے بتاریخ ہشتم ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۸ھ ہجری خاکسار نے رامپور سے فائز دارالریاست ہوکر حضرت میر نواب صاحب مرحوم سے کہ مولف کے بہنوئی ہوتے تھے علوم باقی ماندہ کی تکمیل اور ترکیبات تعویذات وعملیات کی تحصیل کی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۱ھ ہجری روز یکشنبہ دو بجے دن کے حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر ہمگرای منزل ناگزیر ہوئے اور بجاے حضرت نواب غفران مآب کے حضرت یمین الدولہ وزیرالملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ مسند آرای ریاست خداداد ہوئے۔ اسی ایام مین خاکسار نے فن حکمت جناب مولانا حکیم عبدالحق صاحب سے کہ والد ماجد کے شاگرد رشید تھے سیکھنا شروع کیا۔ اولاً مطب کا ڈھنگ جناب حکیم سید نثار علی صاحب مغفور رامپوری سے سیکھا بعدازان حکیم احمد جان خانصاحب خلف حکیم مرزا جان خانصاحب مرحوم دہلوی سے طب کیا بعدازان خاکسار زرہ ہیمقدار نے رسالہ انتشار صفیر تصنیف کیا۔ بتاریخ بست ونہم ماہ شعبان ۱۲۸۳ھ ہجری مطابق بست وششم ماہ اگست سنین صدر حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بالقابہ تجہیز وتکفین انگریزی راہی بلدۂ بنارس ہوئے۔ اسی ایام مین والدۂ خاکسار نے انتقال فرمایا۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ رجب المرجب ۱۲۸۵ھ ہجری مطابق بست ویکم ماہ اکتوبر ۱۸۶۸ء حضور بندگان عالی متعالی حضرت نواب امین الدولہ بہادر بالقابہ نے نواب لارڈ آف مُو صاحب گورنر جنرل بہادر وویسرائے کشور ہند سے اول ملاقات بمقام دارالخیر جمیر فرمائی۔ اسی سال مین خاکسار کے اول شادی معرض ظہور آئی۔ ۱۲۸۸ھ ہجری مین لولف وطن مالوفہ کو گیا اثنای راہ مین چند افغانان نکبت توامان نے بفریق طریق بنکر پچور روپیہ کہ نقد خاکسار کی کمر مین تھا اور وہ سامان جو سفر کی حالت مین موجود تھا اوسپر ہاتھ طمع دانت لگایا اور یکبارگی ٹوٹ کر خاکسار پر آگرے اس واقعہ ناگاہ اور حادثۂ جانکاہ مین دست بخیر خاکسار کے ہاتھ مین کئی جگہہ ضرب آئی اور سر مین ایسی چوٹ لگی کہ بیہوشی طاری ہوگئی ایسی غیر حالت مین ارن عیار وبیغ غنیمت کو غنیمت سمجھا پھر خاکسار بصد دقت وطن مالوف مین پہنچا اور وہان سے ایک نامہ بنام ایسے سردار صاحب مروت صاحب فہم وذکا کے لکھا کہ خاکسار سے ایک گونہ خصوصیت تھی چنانچہ اوس نامہ کی یہ نقل ہے۔ ؎

صبا گوی از من بآن یار جانی	کہ با دوستان این چنین سرگرانی	کجا زشت آن ارتباط ومحبت	چہ شد التفات وچہ شد مہربانی
نہ خلق وسلوک نہ لطف ومروت	نہ اخلاص ماند نہ آن قدردانی	وگر با کدامے ز ناب ستی	کہ بر طاق غم شیشہ را می نشانی
فراموشی از من چنین نیست لازم	تو آنی کہ در کار کس مہر نمانی	نکردست مشق سخن چو تو دیگر	بروی تو بازست باب معانی

حلاوت ز نظم تو خوش می تراود — بکلکِ تو خمست شیرین زبانی — بنثر تو معنی چنانست پنهان — که در تیرگی مایهٔ زندگانی
شود مرده در عرقة العین زنده — بکامش ازان قطرهٔ گر چکانی — مرا نیست از شاعری هیچ فخرے — گر ننگِ منست اینچنین نکته رانی
ز بس داشتم طبع سوزون ازان بن — چو نیسان شبنم مائل رفشانی — من و این نوائے سرودن چه هیهات — سمر کار من نیست با موج خوانی
هر آنکس که بر جاگه خود کرده باشد — بآئین خوش مدتے زندگانی — کجا سر فرو آرد و پیش دونان — نریزد بخاک آبرو یک زمانی
خواهم ازین بخلگان خوانِ نعمت — همائیم و قانع بیک استخوانی — ولیکن مروت وفا آزمائش — کنا گیرم از دوستان استحانی
نمی داشتم با کسے جز تو ربطے — ازان تا مدم بر سر نکته رانی — درین دور از گردش آسمانی
زبیدا و افغانیان ستمگر — سنر دگر تخلص نمایم فغانی — بیک نکته کوتاه کن داستانی
مراهست در دل کنم ترکِ دنیا — که باقی همان و همه هست فانی

سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین خاکسار کو خداوند کریم نے فرزند عطا فرمایا اوسکا اسم تاریخی اظفر علی ۱۲۹۱ھ عرفاً اشرف علی نام رکھا مگر گھر والون نے سید جان کے نام سے مشہور کیا یہ اوس فرزند کے اسم تاریخی کا قطعۂ تاریخ ہے ؎

چون تولد گشت پور نیک فال — رد نمود و راحت و سور دلی — در خیال اسم او بودم که طبع — بے تامل گفت گو۔ اظفر علی ۱۲۹۱

اسی ایام مین مفخر الامراء ممتاز الملک صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ نے بذریعۂ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب شرف فرمائش دی تا قطعات تاریخ ہر دو فرزندان خود خاکسار سے کی مولف نے بدیہہ اوسی وقت یہ ہر دو قطعات تاریخ لکھکر صاحبزادہ صاحب موصوف کے حوالے کئے وہ ہر دو قطعہ یہ ہین ؎ قطعۂ تاریخ ولادت صاحبزادہ محمد انعام اللہ خان

یافت از انعام اللہ پور نیک — سرور والا گہر عالی مکان — آبرو چون کرد فکر سال او — تا بماند یادگار اندر جہان
ملهم غیبی براه مغفرت گفت — انتخابی رجب ۱۲۹۱ — بگو تاریخ آن — فطرة تاریخ ولادت صاحبزادہ محمد اکرام اللہ خان ؎
بفضل خالق چون عنایت اللہ خان — چه پور یافته شد جان پاک دل شاد — نمود آبرو چون فکر سال تاریخش — مبارش عنیب گفتا۔ بلند اختر باد ۱۲۹۲ھ

بتاریخ بست و ہفتم ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۳ ہجری مطابق بست و پنجم جنوری ۱۸۷۷ء حضور بندگان عالی متعالی نے شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر ولیعہد ملکہ معظمہ سے بمقام اکبر آباد ملاقات فرمائی۔ اسی تاریخ اللہ تعالیٰ نے مولف کو فرزند عنایت فرمایا مگر اوسکا کم سنی مین انتقال ہوگیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر ۱۸۷۶ء حضور والا نے جناب ویسرائے بہادر کشور ہند سے بمقام دہلی ملاقات فرمائی۔ اسی ایام مین خالق لایزال نے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا اوسکا اسم تاریخی مظہر الدین احمد ۱۲۹۳ھ عرفاً مظفر علی نام رکھا مگر گھر والون نے

میان جان کے نام سے مشہور کیا تاریخ بست ویکم ماہ نومبر ۱۸۶۸ء حضور والا نے بمقام دارالخیر اجمیر نواب لارڈ برن صاحب بہادر نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے ملاقات فرمائی۔ اسی سال مین مولف نے کتاب قرابادین آبرو تالیف کی ۱۲۹۶ ہجری مین میرے اُستاد مکرم معظم حضرت میر نواب صاحب بے بامراض چند درچند انتقال فرمایا چنانچہ مولف نے یہ قطعۂ تاریخ کہا ؎ حامی شرع و ہادیٔ ملت ☆ قبلۂ دین و کعبۂ اعظم ☆ عالم عصر و ماحیٔ بدعت ☆ فاضل دہر و اکمل و اکرم ☆ بود از بود او وجود کمال ☆ رفت از رفت او کمال بدم ☆ زرد رخ آفتاب از حسرت ☆ بارغم کرد پشت چرخ بخم ☆ ماہ را گشت ازو فور غمش ☆ حلقۂ ہالہ حلقۂ ماتم ☆ چون زنم سینہ از سیم قہرش ☆ میر نواب رفت زین عالم ۔ چونکہ عالم اسباب مین والدین و اُستاد سے کوئی شفیق زائد نہین ہوتا ہے خاکسار اکثر محزون و متالم رہتا تھا اور ایسا اوقات سب سے تنہا ہو کر شعر و سخن کی طرف راغب ہوتا تھا آخر دل مین یہ خیال آیا کہ کوئی ایسی تاریخ لکھنا چاہیے کہ یادگار رہے معًا اس خیال کے آتے ہی یہ خیال بھی آیا کہ ؎ حریفان باد ہا خورند و فتند ☆ تہی خمخانہا کردند و رفتند۔ اسی کشمکش تردد و کشاکش تفکر مین تھا کہ عقل دل سے یون گویا ہوئی کہ خیال کا یہ محض خیال خام ہے تصنیف و تالیف سے تو مصنف و مولف کا جہان مین نام ہے خاکسار نے بتائید قول دانش اوسی روز سے تاریخ نمونک کو بزبان فارسی لکھنا شروع کیا چنانچہ ایک ہفتہ مین چار جزو مرتب کر کے بطور نمونہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے ملاحظہ مین پیش کئے حضرت ممدوح المدح نے ملاحظہ فرما کر یہ ارشاد فرمایا کہ اس تاریخ کو نہایت عرق ریزی و سرگرمی کے ساتھ مرتب کرو انشاء اللہ تعالیٰ اسکے صلہ مین ریاست سے تمہاری پرورش کافی عمل مین آئیگی پھر وہی چار جزو مرتب شدہ پیشگاہ حضور والا مین پیش ہوئے حضور انور نے خوشنودی مزاج کا اظہار فرما کر بمزید قدر دانی و قدر افزائی یہ پروانہ جسکی نقل درج ذیل ہے خاکسار کو عطا فرمایا ۔ سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بدایت شعار بعد سلام مسنون واضح باد آغاز کتاب یعنی تاریخ اہل خاندان ریاست ملاحظہ حضور انور مین گذرا استعداد و لیاقت علمی تمہاری بظہور ترتیب کتاب مسطورہ نسبت تمہاری متصور ہوئی چاہیے کہ باتمام تاریخ مذکور مستحق پرورش و عنایات حضوری رہو انشاء اللہ تعالیٰ پیشگاہ ما بدولت و اقبال سے پرورش کافی تمہاری عمل مین آویگی۔ چونکہ والد تمہارے عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حکیم سید نور علی مرحوم عمدۂ نواب امیر الدولہ بہادر و نواب زیر الدولہ بہادر مرحوم و مغفور سے ممتاز ترین ریاست مین شمار کئے جاتے تھے بخیال پاس و لحاظ والد مرحوم تمہارے کے حضور کو پورا پورا خیال نسبت تمہارے ہے مطمئن و مطمئن رہو اور پروانۂ ہذا کو سند خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھو فقط مرقومہ ۱۷ شعبان ۱۲۹۶ھ

بموجب حکم حضور انور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ - بقلم حافظ محمد ممتاز الدین - سنہ ۱۲۹۸ ہجری مین مولف سخت بیمار ہوا
کہ جینا دشوار ہوا جب حاضری حضور سے مقصر رہا تب یہ قصیدہ بحالت بیماری لکھکر حضور مین بھجوایا ؎

دلستان دزدیدہ سوئی من نظر می افگند
شعلہ گردش شوخ و پروانہ پری افگند
گر کنم با یار شرح سوز ناک دل ستم
پارہ اش بیساز و دو در رزہ گذری می افگند
تا لباس تازہ دیوانہ را بخشد بہار
گرد طفلان در بیابان شور شہری می افگند
من کجا و سیر جوش گل کجا ای عندلیب
ہزربان در رو رطہ خون جگری می افگند
تہمت سودا طبیب بیمروت بستہ است
زور رقم در رو رطہ چندین خطری می افگند
این قدر غافل مشو با دل سوزان مباش
سنگ بر مینای ارباب ہنری می افگند
کاشکے بر آستان او دہد جایم مدام
آنکہ بر ذرات از رحمت نظری می افگند
روی دل افروز تو چشمے کہ بیند صبح و شام
آبروی خویش با صد کروفری می افگند
ہمت تو در جہان ہمچون نگین بنشاند نقش
رنج و بنیاد ستمگر زود تر می افگند
گر مقابل با سگ کوئی تو گردد رستمے
گر شود سنجیدہ عالم تو بمیزان دو کون

شعلہ باد ایدل کہ خوشطرح دگر می افگند
یا شور چین و ختن قربان بہر یک موی او
تا نامہ ام آتش بجان نامہ بر می افگند
گر زور قبضہ تا زہ آن کمان ابرو بجاست
گنہ پیران ہمہ بر جای زبر می افگند
کردگار کوہکن گر تلخ شیرین کردہ است
نخل من پیش از بہاران برگ و بر می افگند
بینیاید طرہ آشفتہ لیلی خیال
کار نرخ جان من بر بیشتر می افگند
با خبر ای نوح از خود باش مواز کشتی خویش
آتشے در ہر دو عالم یک شرر می افگند
بر سلوک اربا ش این کہ چرخ سفلہ خو
آسمان گر این چنین در بدر می افگند
ای مہ گردون رفعت تیر چرخ کرم
کے نظر بر جانب شمس و قمر می افگند
در جہان گر دیدہ دست نوالت سر بلند
سر بپای جود تو ہر نامور می افگند
گر بر آید خشمگین رو باہ تواز بیشہ
از نہیب او ز کف تیغ و سپر می افگند

حسن گرم او بر افروزد اگر محفل شبے
جعد مشکین را چو آن مہ بر کمر می افگند
می دہد جانان جواب نامہ من این چنین
بر نشان تیرے باندازد دگر می افگند
یار بالین نخجیر یکان خورد و از تیر کیست
زہر در پیمانہ اش جای شکر می افگند
آرزوی بوسہ لبہای رنگینش مرا
قیس کے بیوجہ بر سنبل نظر می افگند
دوستان گوئید بسم اللہ مجو بہا کہ عشق
طرح طوفان در جہانم چشم تر می افگند
تا توان بر آسمان عیب جو افتادہ است
ہر کرا بر با کند زود ش بسر می افگند
والی تو نک آفتاب آسمان بر تری
بر درت خورشید خود را ہر سحر می افگند
ہر رئیسے صدقہ تو فقیر بر خاک در ت
کیمیا گر نسخہ ہاے سیم و زر می افگند
آورد طوع تو ہر گہ جانب انصاف میل
بر زمین خون دل ہر شیر نر می افگند

کوه گر با سنگ گردد از کمر می افگند
آبرو امکان تو صیقش ندارد کے
زین سبب طرح کلام مختصر می افگنم

نیست از ہمایم طاقت کہ بر خیزم زجا
آرے بر بستر مرا این درد سر می افگند
زان سبب با مدعم قصر آستان بوسی تو

طائر دل را بطپیدن بال و پر می افگند
یاد بیت میرزا صائب مرا آمد کہ او
از سحاب تلک گوہر ژاگہر می افگند

دور دستان را بجنبش یاد کردن ہمت است
ورنہ ہر نخلے بپای خود ثمر می افگند
پایہ کرسی تو با ابر فعت آسمان

در دعای من خدا رنگ اثر می افگند

۱۸۸۷ء عین حسب تجویز صاحبان انگریز کونسل کا محکمہ دار الریاست مین قائم ہوا اسی سال کے آخر مین خاکسار کو سرکار والا سی خرائط نگاری و وقائع نگاری کے عہدے پر حمت ہوئے۔ ۱۸۸۸ء کے شہر صفر مین ہر دو فرزندان خاکسار رفیق سید جان میان جان کہتے تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا مولف کو ہجوم رنج و الم نے پائمال کیا۔ ایک مدت خاکسار قید علائق سے آزاد رہا۔ ایک زمانہ شعر و سخن سے ناآشنا رہا۔ اسی اثنا مین خبر وحشت اثر انتقال وارتحال تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر لکھنوی گوش زد ہوئی مولف نے یہ ترکیب بند تعزیت مین لکھکر لکھنؤ روانہ کیا۔ ترکیب بند

دلم از فکر شعر محزون شد
سہو چندین ہزار مضمون شد
مہر افتاد بر دہان دوات
خامہ در ماتم سخن گرید

بر زمین آسمان نظم افتاد
مرگش اندوہ طبع موزون شد
نقش شیرین دگر کہ بنشاند
تیشہ در مرگ کوہکن گرید

گشت مسدود راہ وحی امروز
مصطفای سخن بگردون شد
دو دو دل خامہ بر زبان دارد
شمع سان تا در انجمن گرید

راند جنازہ لیلی معنی
گلبن خامہ بید مجنون شد
گریہ کن کہ چشم غم ناکان
پیشتر ہر گریستن گرید

چشم از گریہ کرد طوفانے
کاسمانش حباب میحون شد
نظم من خونچکان ز مردن دوست
بشنود ہر کہ شعر من گرید

سنگ بر شیشۂ سخن افتاد
بادہ کم شد خمار افزون شد
خاک از ماتمش بسر دارم
پای در گل بچشم تر دارم

مرد در لکھنؤ مد بر ملک
تو نمک در دیدہ ام گر گون شد

گل بدامن ز چشم تر گیرید
از دل خونفشان خبر گیرید

بلبل امروز در چمن گرید
گل کند چاک پیرہن گرید
غم بگلشن چو با ربکشاید
نخچہ از کف نگار بکشاید

خاک بر سر نسیم افشاند
سنبل و سوسن و سمن گرید
خار شیون ز دیدۂ بلبل
رگ ابر بہار بکشاید

چشم تر بر رخم ز گریہ دری
از جدائی یار بکشاید
بہ تمنای کس محال بود
سر غم روزگار بکشاید

دهن خنده را فرو بندد
لب هر سوگوار بگشاید

عقده از طرهٔ عروس سخن
کیست تا شانه‌وار بگشاید

گو بسنبل گرهٔ تنا بما عم گل
طرهٔ تا بدار بگشاید

چون فسانهٔ بهار آخر شد
عمر در انتظار آخر شد

کام آخر بگریه یار گذاشت
گوهر اشک در کنار گذاشت

رو چو طوطی با ئنه چه کنم
او مگر بر روزگار گذاشت

مرغ روحش بسبک پر پرید از تن
داشت مرغ دو جسمه بار گذاشت

روز رخشست و عده دیدار
دوستان را در انتظار گذاشت

از پی امتحان نکته دران
نظم تر شعر آبدار گذاشت

سخن خوب و معنی روشن
در همه خلق یادگار گذاشت

بیخزان گلشن دوائن او
داغ فجلت خو بهار گذاشت

بلبل باغ نغمه‌ای مرد
مرد چون او سخن سرای مرد

خسرو نظم مرد و افریاد
تاج معنی نرفرق شعر افتاد

گشت بی‌داد خراب ملک سخن
این قلمرو که میکند آباد

ماند بیوه عروس اندیشه
هجو او کی بهم دهد داماد

مرغ معنی کرا بدست آید
رفت بگسسته دام اصطیاد

بر نفس اعتبار نتوان کرد
که بنایش نهاده اند بباد

گر بماند هزار سال آخر
خانهٔ زندگیست بی بنیاد

طائر روح چون پرد شکند
قفسش گرچه باشد از فولاد

چرس کاردان یارانم
مالیه پرداز دوستدارانم

تا عشق باعث خرقش شده
آفت دل بلای هوش شده

آفتاب سخن غروب نمود
صبح معنی سیاه پوش شده

نوحه پروانگان بلند شنید
شمع بزم بیان خموش شده

سبکا بیتر آنکه بر می خاست
خوابش امروز بار دوش شده

چون گهر دار د آبرو بجهان
هر که از دی سخن نیوش شده

ساغر مغفرت باو دادند
رفت در خلد و باده نوش شده

زهر قاتل اجل بکامش ریخت
غافل از کار نا و نوش شده

از خمارم خبر نمیدارد
صندل درد سر نمیدارد

امشب آشفتگی دل در گرست
تیره از طرهٔ الم سحرست

در جگر ریزه ریزه الماست
بر ثره پاره پاره جگرست

شعله در کاغذ افکند زصریر
خامه در ماتمش که نوحه گرست

سوی معنی نمی کشاید بال
غز لیب سخن شکسته پرست

می کند خامه هیچ نفی فریاد
خالی این انجمن نه نکته درست

نالهٔ خستگان نه می شنود
گوش چرخ ستیزه کار کرست

آسمان را همیشه دارد رشک
در پی رفع صاحب هنرست

خامشی دمن دل تنگی
نیست بر لب گفتگو رنگی

بی پری سوی باده رو نکنم
شیشه و ساغر و سبو نکنم

چاک دامن اگر بود دوزم — دل صد چاک از فو چه کنم
طوطی از آئنه شود گویا — بے خرش میل گفتگو چه کنم
گوہر سر شود دم اوصلش — در جہان دیگر آرزو چه کنم
دشمن است آسمان با اہل زمین — شکوہ از چرخ جنگجو چه کنم
قصہ غم چو حرف بس طول است — شرح تسطیر را بمو چه کنم
خامہ دیرینہ ام شکست سنان — لب نبندم من آبرو چه کنم

هر چه آموختم سخن از دے — بر چه آئینہ رو نما کردم
ابرو مختصر سخن بہتر — روی دل جانب دعا کردم

نالہ در خون طپیدہ می آید — بر اجابت دویدہ می آمد

غنچہ سان لب ز گفتگو بستم — دہن نغمہ گان فرو بستم

گفتگوی من بمدعا کردم — حق اوستادیش ادا کردم
بر مزارش بہ لکھنؤ شدم — بسکہ در خون تپک گریہ ہا کردم
صرف در رفتنش نشد عمرم — در جہان من ہمین خطا کردم
بر بنا مد ز دست من کارے — من چنین زندگی چرا کردم
کار خرم مرا بہم نیست — بنگ من کہ اکتفا کردم
غم او بحر بے کنارے بود — من در و مدتے شنا کردم

ناسخن ہست خاک پایش باد — بر زبان تسلم ثنایش باد
ملک معنی ست تا کہ آباد ان — تاج اشعار شعرایش باد
تا ابد در حریم رضامے من — فیض از کلک نغمہ زایش باد
بود او باد شاہ ملک سخن — علم خامہ پیشوایش باد
رشحہ کلک او ست آب حیات — باعث شہرت بقایش باد
روشنائی شمع خانہ او — محفل افروز مدعایش باد
از خدا مغفرت طلب دارم — گلزمین بہشت جایش باد

بر لب از سطح سخن رانم دم — آستین بر دو عالم افشانم

فروغ صبح چو تک مطلع خورشید خاور ہو — سواد شام بتک صبغت روز انور ہو
کف نوال ابراہیم خان گنجینہ زر ہو — ضیا ماہ حشمت آفتاب زر پرور ہو
بیاض زر تہا جادہ گہ صناع اکبر ہو — دماغ اہل عالم مو بمو مشک تتار ہو
نزاد باغ جوانی ابر چون عیش پیر ہو — اسنگونہ بہار سبزہ و رخسار انور ہو
دمین تا زبان ہزار و زبانین ہا لسانی — فلک پرہا بین اختر اور اختر بین معانی
ترے جو دے ای مہر عطا عالم منور ہو — شمع کوہ ہا و دریا پر طلا کا افسر ہو

چمن بنا کہ گل ہزار رنگ سے ہو ظاہر	اور اپنے پھلکے سے شبنم نچھاور نثار کرے گوہر	گلہ نہ ہزاله رشید ہو جبتک بلبل مضطر	جہانتیں جمع ہوں الفت کی چرچا جبتک ہو گھر گھر
ہو خواہان دولت کا ترے دل تازہ و تر ہو	نہال قد حاسد تصور نرش مشجر ہو		
رہے طالع ضیائے مہر کا نادرہ بے جان	رہے ماہ فلک کے تا سعادت اختر تابان فرمان	عروس گل نہ یاد بہاری کرے تو یان	
تری بزم فضا شمع طرب سے نور گستر ہو	ترنم قلقل شیشہ ہو اور پروانہ ساغر ہو		
رہے گلبوئے سوسن بلبل گلستانیں تا کرے جوبن پر	پرے جبتک کہ چشم نرگس بیمار گلشن پر	لگائے آتیانہ برق تا دل کے توسن پر	کماں پھینچے ہوئے تو ہو قزح تا کہ دشمن پر
ترقی خواہ دولت فوج عشرت پر ظفر ہو	ترا بدخواہ ابتر موتر اہمہ نگون سر ہو		
رہے آمیزش ازدکا جبتک موج نرخ دریا	مخلوق پر تا رحم خالق کا ہو سایا	فلیل تنکی جہانوانی کی ہو تا جر چا	
ترا خوان ضیافت خوان گردوں سے بھی پر تر ہو	ترا جشن مبارک رشک جشن خسروی سے بہتر ہو		
رخ خوبانہ تا جبتک رنگ رنگ سودی	دل عشاق تا پائندگیسو کی معقد ہے	بپا تا عالم ہستی مین فتح القرنین کی سے	عریضہ تشنہ تر برش تیغ مہند کے ہے
تری تیغ دودم شمن کے حق مین فیصلہ در ہو	جو ہو سینہ سپار دشمن معاہدہ برابر ہو		
دوستی مہر کی تا فلک شامل کرے روشن	دلہائے آرزمندی کا شاہد نگاہ بن	مین بہت بار بہاری تا رہے گلشن	کہ ریزی بزریزے تا ہون جا بجا نرمن
تری تیغ نظر مین آب و بختی کا جوہر ہو	تری شمشیر ہمیشہ سد املاک سخا سر ہو		

سرکار والا نے قصیدہ سماعت فرما کر بفور قدردانی و قدرافزائی نخوشنودی خراج کا انظار نسبت خاکسار فرمایا خاکسار نے جو عنایت حضوری مبذول بحال خود تصور کی تو ایک عرضداشت باستدعای عطای خطاب و اظہار اشتیاق دیکھ گذاری خود حضور والا مین پیش کی پیشگاہ حضور انور سے جو یہ شفقت نامہ یہ عرضداشت مرقوم الصدر حکم نافذ ہوا اوسکی نقل بجنسہ درج ذیل ہے ۔

نقل حکم حضور انور دام اقبالہ شفقت نامہ یہ عرضداشت سید محمد اصغر علی آبروء مرقومہ ۱۵ رجب ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۱۷ مارچ ۱۸۸۶ع باستدعای عطای خطاب بصدر سرکاری کہ میرے والد کو بھی حضور کے جد امجد حضور نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے بخطاب (عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حکیم سید انور علی اوستاد و معالج خاص مغفور فرمایا تھا چونکہ قدیمی ہی ہمیشہ سے حضور کا نمک خوار رہا ہے اور اپنی نیک چلنی کو انتہا پر پہونچا دیا ہے اور میری کارگذاری سے حضور خوش ہی ہین امیدوار ہون کہ نظر عرت افزائی پیشگاہ حضور سے مناسب الفاظ مین خطاب سے اعزاز بخشا جاوے بادیگر مراتب۔

حکم ہوا کہ

چونکہ تمہارے والد عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حکیم سید انور علی بہدر حضور جنت آرامگاہ عالمگیر مین سے تھے اور تم بھی ایک عرصہ سے وابستگان و نمکخواران ریاست سے ہو حضور تمہاری کارگزاری سے خوش ہین تصیدہ پیش کردہ تمہارا حضور نے سماعت فرمایا طبیعت بابدولت واقبال خوشنود ہوئی لہذا بصلۂ مدح سرائی پیشگاہ حضور سے بحسب قدردانی خطاب (فخر الشعرا عمدۃ الملک) سے تمکو معزز فرمایا گیا لازم خیرگالی و خیرخواہی یہ ہے کہ عزت افزائی و قدردانی بابدولت سے ہر آئینہ مطمئن ہو کر مدام مشغول بدعاگوئی ازدیاد دولت و اقبال رہو فقط اصل عرضی دفتر مین رہے اور نقل حکم عارض کو دیجاوی فقط ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۰۸ ہجری مطابق ۲۱ مارچ ۱۸۹۰ عیسوی۔

۱۳۰۸ ہجری مین حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے خاکسار کو دفتر دارالانشا سے محکمۂ عالیہ کونسل مین متعین فرمایا دو روز تک خاکسار نے کارمفوضۂ خود کو محکمۂ موصوفہ مین انجام دیا تیسرے روز حضور والا نے خاکسار کو طلب فرما کر شافتہ فرمایا کہ تمکو بابدولت واقبال نے دفتر خاص دارالانشا مین بباعث حسن کارگزاری و امانت داری امور فرمایا ہے بدستور اپنے کارمفوضہ کو انجام دیتے رہو۔ حسب حکم حضور پرنور دام اقبالہ خاکسار ذرۂ ہیچمقدار خدمت سرکاری کو بدستور سابق انجام دیتا رہا بعد چندے حسب الارشاد فیض بنیاد تین جلدین قانون کی بصیغہ ہائی مختلف مرتب فرمائین۔ بعد ازان ترجمۂ توزک بابری و ابن اللغات مصنفۂ حضوری کو لکھا آخر سنہ مذکور الصدر مین حسب الحکم حضوری خاکسار نے یک جلد میلاد شریف کہ بقدر دس جز کے ہے اور ہر ماہ مین اسکی مجلس ہوتی ہے لکھی۔ ابتدای ۱۳۰۹ ہجری مین باصرار و استعداد بعض محبان صادق الوداد و دوستان رائق الاتحاد خصوصاً جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست دوسری شادی خاکسار کی عاقصاحب نیاز محمد خان نبیرۂ عاقصاحب عبداللہ خان قدیمی کی دختر سے کہ جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شہر رکے حقیقی نانا ہوتے ہین بعرض ظہور آئی چنانچہ اس تقریب مین جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب بہادر عاشق نے سہرا اور مبارکباد اور رنگ اور تاریخ شادی لکھکر لائے اور شریک جلسۂ شادی ہوئے۔

سہرا۔	سر نوشاہ پر بندہا سہرا	عجائب زیبی سے کیا کہلا سہرا	سب یہ کہتے ہین سید اصغر علی
ہو مبارک تجھے تیرا سہرا	پہلا سہرا بندہا تھا اپنی گٹھری	کہ بندہا آج دوسرا سہرا	کہہ رہے ہین یہ سب تماشائی
رخ نوشہ سے اب اوٹھا سہرا	رہے آپس مین الفت و اخلاص	کرتا جھک جھک کے ہے دعا سہرا	آملا تجھ سے ایک مدت مین
تیرا سہرا ہے باوفا سہرا	یہ خدا سے دعای عاشق ہے	کہ مہکتا رہے سدا سہرا	مبارکباد
بیاہ پر دوسرا مبارک ہو	اک نیا دلربا مبارک ہو	ہم نشین کہہ رہی ہین دلہن سے	تجھے یہ مہ لقا مبارک ہو
تم بھی اُستاد سید اصغر علی	سچ تو یہ ہے کہ کیا مبارک ہو	تنے دُلہن کی کھولدی قسمت	جب یہ سب نے کہا مبارک ہو

یارد لشاد ہون عدو پامال ۔ تیری عاشق دعا مبارک ہو

دیکھئے رنگ کا کچھہ عجب رنگ ہے

الٰہی آج کیا یہ چہا گیا رنگ ۔ ہے شاید شادی اوستاد کا رنگ ۔ جسنے دیکھو تو دیکھو کے نیا رنگ

لب معشوق مین ہی یا لبون مین ہے ۔ تری شادی مین کچھہ اتنا اور لال رنگ ۔ مذاقا کہتے ہین نوشہ سے ہمدم

کر تسلیم عاشق تم سے استاد ۔ یہ کہتے ہین کہ اچھا تو کہا رنگ ۔ کر خوشیان کہ یہ ہے دوسرا رنگ

قطعہ تاریخ

بنے دولہا جو سید اصغر علی ۔ وہ مہ شادی کی ہوگئی گرہ ۔ کوئی سہرا کوئی مبارکباد ۔ لکھہ کے لایا کہ خوش ہون پڑھکر

مین کہان خوشہ چین ادنی تہا ۔ مجھہ مین کچھہ بھی نہ تہا کوئی جوہر ۔ آخر الامر فکر سال ہوئی ۔ اسمین بھی ناتمام تہا احقر

جیسی کچھہ ہو سکے ابھی کہہ لے ۔ یہ بری ہو اگر تو مین ہون بشہ ۔ شعر آخر کا مصرع ثانی ۔ سال شادی بتاتا ہے یکسر

سن کوئی پوچھے تو ابھی کہدو ۔ اہل اخلاص شادی دیگر

اسی سال مین حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت یمین الدولہ بہادر بالقابہ سے بمقام مبارک ملاقات فرمائی۔ اسی سال کے آخر مین خانصاحب نیاز محمد خان کی دختر سے اللہ تعالی نے خاکسار کو نرزند نرینہ عطا فرمایا۔

سنہ ۱۳۰۱ ہجری کے آغاز مین حسب الحکم حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ خاکسار نے علاوہ اپنے فرض منصبی کے ہر ایک کار مرجوعہ سرکاری کو باحسن وجوہ انجام دیا۔ خاکسار بر رفیق پردانۂ فیض کاشانۂ حضور پر نور مورخہ ہفتدہم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۱ ہجری مطابق یکم ماہ جون سنہ ۱۸۸۴ع جو پینگاہ بندگان تعالی سے خاکسار کو عطا ہوا تہا چنانچہ اوسکی نقل بجنسہ دیباچۂ تاریخ ہذا مین درج ہے کار بند ہوکر مورد تفضلات حضوری ہوا یعنی حضور پر نور دام اقبالہ نے کارروائی احقر العباد اصغر الافراد سے خوش ہوکر خاص اپنے نیچ کے کام سے اعزاز بخشا۔ بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ع حضور والا نے نواب وسیراے کشور ہند سے بدار الخیر اجمیر ملاقات فرمائی۔ اسی سال کے آخر مین مولف تاریخ نے حسب الحکم حضور فیضگنجور دام دولتہ کتاب میلاد شریف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جسے حضور والا نے بنفس نفیس بہت کچھہ شرح وبسط کے ساتھہ تصنیف فرمایا ہے از ابتدا تا انتہا لکھی یہ کتاب کثیر الحجم ساٹھہ جز سے کچھہ زائد تر ہے اور اسکی سات جلدین مین ہر روز متواتر بوقت شب ایک جلد پڑہی جاتی ہے اس کتاب میلاد شریف کی کیا تعریف کیجائے کہ قلم اسکے اوصاف سے عاجز اور زبان اسکے بیان سے قاصر ہے

خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھے ؎ ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہے ؎ واضح ہو کہ حضور پر نور دام اقبالہ نے چند سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں اس محفل عظیم و مجلس فخیم میلاد شریف کا التزام لازمی طور سے مقرر فرمایا ہے۔ ناظرین کو ضرور یہ خیال ہوگا کہ ہر جگہ عموماً اس محفل کی میعاد ایک ہی وقت اور ایک ہی جلسہ پر محدود ہوا کرتی ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ یہ محفل پاک متواتر سات روز تک بوقت شب حسن انعقاد پاتی ہے اس میں روایات عجیب و حکایات غریب معتبر و مستند طور پر علمای کرام کے مشورے سے بچ کی گئی ہیں اور بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثبوت ہر ایک روایت کا دیا گیا ہے حق تو یہ ہے کہ علم سیر میں یہ کتاب لاجواب ہے اور غزلیات حمد و نعت موقع بموقع حضور دالا ہی کی تصنیف سے چسپاں کی گئی ہیں جب مؤلف تاریخ نے بروفق حکم حضوری کتاب میلاد شریف کو تمام و کمال لکھکر حضور میں پیش کی پیشگاہ حضور والا سے بنظر عنایت و مزید قدردانی خلعت ہفت پارچہ و سہ صد روپیہ نقد مرحمت ہوا چنانچہ ابراہیم خان رحمؔ خلف منشی محمد خان نیشو ڈاکٹر دار و غہ سائر ایر گنج نے عطائی خلعت خاکسار کی یہ تاریخ کہی ؎ جو خلعت دیا اپنے نواب نے ؎ فزوں کر کے کو عزت آبرو ؎ کہا ہاتف غیب نے رحمؔ سے ؎ پے سال کہہ۔ خلعت آبرو۔ ۱۳۱۲ھ آجتک مولف خاص حضور پر نور دام اقبالہ کے نج کے کام پر مامور ہے۔ سنہ ۱۳۱۱ ہجری میں خاکسار نے چند رسالے جدا جدا علوم و فنون میں تالیف و تصنیف کیے اونکے نام علاوہ مثلث ادراک۔ وباغ افکار کے یہ ہیں۔ بحر الفیوض ۱۲۹۶ھ تشریح العصار۔ نصریح القواعد۔ واحد نامہ۔ گنجینۂ نصیحت۔ کارآمد طلبا۔ منتخب التواریخ۔ گلزار آبرو۔ جوہر آبرو۔ گوہر آبرو۔ قرابادین آبرو۔ دستور المطب۔ خلاصۃ الاخبار۔ فی ذکر الاخیار۔ علاج ہندی۔ انکے سوا اور چھوٹے چھوٹے چند رسالے ہیں۔ اسی سال میں بتاریخ بیجدہم ماہ ذی الحجا افسوس صد افسوس میرا وہ فرزند دلبند کہ خانصاحب موصوف کی دختر کے شکم سے تولد ہوا تھا اوس سے میرے دل کو سرور میری آنکھوں کو نور میرے جسم کو طاقت میری جان کو قوت حاصل تھی رہگرای منزل نا گزیر ہوا۔ وہ جشن عشرت فرط عسرت سے بدل گیا ؎ درین حدیقہ بہار و خزان ہم آغوش ست ؎ زمانہ جام بدست و جنازہ بردوش ست زان پس بعد اخراج حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست حسب الحکم بندگان عالی متعالی چندے مولف نے کار منشی گری کو بانجام پونہچایا۔ بتاریخ سوم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری بسخنانۂ کتہ میں فراغت گزین دختر فرخندہ اثر تولد ہوئی اوسکا نام سعیدہ خاتون رکھا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق نہم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۵ء حضرت یمین الدولہ زبیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ نے بمقام بنارس انتقال فرمایا۔ اسی ماہ و سال میں خاکسار نے تاریخ ٹونک کو کہ پہلے زبان فارسی میں لکھی تھی حسب استدعا بعض احبای صادق الوداد بزبان اردو کہ فی زمانہ رائج ہے اور زبان فارسی نافہموں کے

دائرۂ درایت سے خارج ہے عبارت سلیس عام فہم مین لکھا۔ اسی سال مین بتاریخ نہم ماہ ربیع الاول بمقام خاکسار سرا با انکسار دختر نیک اختر تولد ہوئی ماہ وکا نام زبیدہ خاتون رکھا۔ اسی ایام مین بتقریب محفل میلاد شریف حضور سرور کائنات علیہ افضل التحیات خاکسار کو خلعت فاخرہ وزر نقد سرکار والا سے مرحمت ہوا اور یہ عطای خلعت کا شیوہ بطور علی الدوام مقرر کیا گیا اللہ تعالی اس رئیس دریا دل کیوان منزل آبر بخش فلک رخش کو تا صد و سی سال سلامت باکرامت رکھے۔ مصرع۔ این دعا امین باد زہر دو جہان آمین باد۔ بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق بست و چہارم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء حسب ارشاد فیض بنیاد بندگان والا شان بزم شاعرہ جو بمکان جناب صاحبزادہ محمد شبیر علیخا صاحب بہادر منعقد ہوئی تھی باون شعرای نامی گرامی کا کلام مطروحہ پیش ازین خاکسار ترتیب وار درج تذکرہ کرکے اندراج کلام خود مین بمصداق غرض ہذا ؎ حریفان باد ہا خوردند و رفتند ؛ تہی مخمخانہا کردند و رفتند۔ مقصر تہا گر حسب ارشاد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف بانی مشاعرہ اپنا کلام خرافات انضمام سب سے آخر مین درج تذکرہ کرتا ہی۔

نوٹ

یونتو سوانح عمری کے لئے ایک عمر نوح درکار ہے علاوہ ازین طوالت کلام باعث سمع خراشی صغار و کبار ہی بنا علیہ غزل مطروحہ درج ذیل ہے۔ طفیل طبع رواں کشت زار مضامین مین آبیاری ترکیبات کی ریل پیل ہی۔ تصویر کی یہ صورت ہے۔ یہ صورت طبیعت ہے۔

رائگان جائے پہ ممکن نہین محنت میری	ای جفا دوست محبت ہی محبت میری	پوچھتے اپنی زبان سے مین وہ حالت میری
بلے تقدیر مری واہ رے قسمت میری	کر گئی دلمین جگہ ہو نہو الفت میری	رک گئے غیر سے سنکر وہ شکایت میری
صورت آئنہ تکتے ہین ہو صورت میری	اپنے مطلب کی ہی ہشیار یہ حیرت میری	گوش دل سے نہ سنین کیون وہ حکایت میری
قصہ دلچسپ ہی پہر اوسپہ فصاحت میری	آپ آئینہ مین دیکھین جو وہ صورت میری	کہولدے حسن کی قلعی ابھی حیرت میری
دل مین اوسکے کبھی گھر کر گئی الفت میری	نقش پتھر کا بنی صاف محبت میری	یہ بھیانک ہی ترے ہجر مین صورت میری
غیر حالت ہو جو دیکھے کوئی حالت میری	صاف کلفت کا نمونہ ہوئی الفت میری	صاف محنت کی بنی شکل محبت میری
کیا کہون کیا ہی ترے ہجر مین حالت میری	نالہ آفت ہے تو فریاد قیامت میری	شکل گل ہنستے ہین وہ دیکھ کے صورت میری
رنگ لائی ہی یہ شوخی طبیعت میری	شاق ہی خاطر دشمن پہ رفاقت میری	کچھ نہین یونتو قبول اوسکے حقیقت میری

تو وہ رنج والم بسکہ ہی قربت میری
پانی بن بنکے برس جاتی ہی حسرت میری
حسرت ویاس کا خاکہ ہی صیبت میری

گرد وِ امانِ مصیبت ہی کدورت میری
آگئی اس بت کمسن پہ طبیعت میری
آبرو باتھ ہی اللہ کے عزت میری

جو ترے دل مین رہے وہ ہی کدورت میری
جو مرے دل سے نہ نکلے وہ ہی حسرت میری
جو زمانے کی طرح بدلے وہ ہی تیرا مزاج

آئے آندہی کی طرح وہ ہی طبیعت میری
جس سے خفت ہو مجھے وہ ہی تری شرم وحیا
غیر کو جس سے ہو خفت وہ ہی غیرت میری

جو زمانے مین ہی افواہ وہ ہی حسن ترا
جو ہی افسانۂ الفت وہ ہی شہرت میری
جو مجھے راتون جگائے وہ ہی فرقت اونکی

جس سے نیند آئے انہین وہ ہی حکایت میری
جو مٹائے نہ مٹے وہ ہی مرا حرف وفا
جو ہٹائے نہ ہٹے وہ ہی طبیعت میری

جو نہ آئے تری خاطر مین وہ ہی میرا خیال
جو نہ جائے مرے دل سے وہ ہی کلفت میری
جو نہ آئے مرے لب تک وہ ہی تیرا شکوہ

کان تک تیرے نہ پہنچے وہ ہی حالت میری
جو بڑہائے نہ بڑہے وہ ہی ترا وصف دہن
جو گھٹائے نہ گھٹے وہ ہی طبیعت میری

جو نہ نکلے مرے مُنہ سے وہ ہی حرفِ مطلب
لب تک آئے نہ ترے وہ ہی حکایت میری
گذرے جو وقت کے مانند وہ ہی ایام شباب

دل جو الفت مین بڑہائے وہ ہی جرأت میری
ٹھنڈا دل غیر کا ہووے ہی شرارت تیری
جو پڑے بہاتین وہ ہی تپ فرقت میری

اوج پر جور ہے ہر دم وہ ہی تیری تقدیر
جسکو پستی ہو میسر وہ ہی قسمت میری
ہی اونگ نپہ وہ جوبن جو پہاڑ تا ہے

جسپہ تُرمردگی چہائے وہ ہی صورت میری
صاد آنکھون سے کرے تو وہ ہین میرے فقرے
نقش ہو دلپہ ترے وہ ہی عبارت میری

میری عادت کو پسند آگئی اونکی عادت
آگئی حُسن طبیعت پہ طبیعت میری
ایک دو ہین ہون کہ لاتا نہین پستک فریاد

ایک وہ تم ہو کہ کرتے ہو شکایت میری
کر دیا عشق نے دونونکو جہانمین رسوا
آپکی اب وہ حیا ہے نہ وہ غیرت میری

آبرو آپ گھر رو برو میرے دھو بی
عشق زندان نے بڑہائی ہی پرہیزگیری

غیرت غیر سے کچھ غیر ہی غیرت میری
غیر حالت ہو عبث کیون شب فرقت میری
غیر سے بڑہ کے جو ہاتی ہی یہ غیرت میری

روز لیتی ہی بلائین شب فرقت میری
یاس ٹکرائیگی سر پہوڑیگی حسرت میری
شکل پیدا نہ بنی دل مین کدورت میری

واہ رے بخت رسا واہ ری قسمت میری
غیر کو خود وہ جتاتے ہین محبت میری
جسم گھٹ گھٹ کے بڑہا نور نقاہت میرا

ایک تصویر خیالی ہوئی صورت میری
لب پر رہتی ہی سدا اونکے ہسی کی صورت
رنگ لائی ہی انوکھا یہ شکایت میری

محمد پہ معشوق بھی عاشق ہین وہ ہون عاشق زار
اپنی تاثیر مین کامل ہی محبت میری
بیوفائی کو تری دیکھکے ای بانی جور

مجھ سے خود انکو ہی چراتی ہی مروت میری
آگئے وہم گمان دلمین تری یاد کے ساتھ
بڑہکے جلوت سے ہوئی خلوت میری

خامی طبع عدو کارہی گوا ون پہ اثر
گولیان کچی نہ کھیلے گی مروت میری
خط کے آنے سے ترے آگئی راحت دلمین

صورت حرف غلط مٹ گئی کلفت میری
ہوگیا مقدم دلدار سے مین شادی مرگ
خاک مین مل گئی صد حیف مسرت میری

بھول جائے ابھی سب آنکھ اڑانا وہ شوخ
اوسکی آنکھونمین جو آجائے مروت میری
ای خوشا طالع بیدار زہے بخت رسا

نکلی کچھ خواب مین ہی وصل کی صورت میری
میری الفت سے ہوا حسن کسی کا دوچند
غازۂ روئے صفا ہوئی حیرت میری

کشتۂ ناوک مژگان ستمگارہون مین
تو وہ مشق ستم کیون نہو تربت میری
ارسے تقدیر سے لکھا ہی مجھے خط شکست

کام آئی یہی بھوئی ہوئی قسمت میری
ماہ کامل کی طرح بڑھکے گھٹے مین دونون
نہ وہ صورت ہی تمہاری نہ وہ الفت میری

ایدل زار بنے کام تو کس طرح بنے
ٹوٹی ہمت ہی تری بھوٹی ہی قسمت میری
وہ بہار رنہ ہی یہ دوش صبا پر ہے سوار

گلشن حسن ترا بوے محبت میری
کھینچ لائی بت عیار کو بے منت غیر
کشش دل کا مزہ دیگی الفت میری

وہ نہین آتے تو آجائے تصور اون کا
دل بہل جائیگا ٹھہریگی طبیعت میری
آیا جب دل مین ترے پائی خیالی کا خیال

یاس مٹ مٹکے پس پس گئی حسرت میری
ہان مین ہان نہیں ملائیگا تو لطف آئے گا
اور بھی نکو مزہ دیگی شکایت میری

جوہر تیغ ستم ہی کہ تغافل اونکا
عرض جوہر کلفت ہے کہ الفت میری
دیتے ہین بت بھی مجھے واہ سخن خوش کر

آبرو ہی یہ خدا داد طبیعت میری

ڈھونڈتی جسکو نظر ہی وہ ہی صورت تیری
جسکی جویا ہی طبیعت وہ ہی سیرت تیری
دل سے جاتی ہی نہین وہ ہی محبت تیری

لب تک آتی ہی نہین وہ ہی شکایت تیری
پیٹتی ہی سے حسرت وہ ہی میری قسمت
جس سے یہ خود ہی زمانہ وہ ہی غفلت تیری

جس سے آزردہ ہونمین وہ ہی ترا لطف وکرم
جس سے اغیار ہین خوش وہ ہی عنایت تیری
جو سراپا ہی تامل وہ ہی میرا شکوہ

جسکا سر پہ نہین وہ ہی حکایت تیری
بیکسی جسپہ برستی ہی وہ ہی یاس مری
شوخیان جس سے عیان ہین وہ ہی صورت تیری

کرتی ہی حشر بپا وہ ہی مری آہ رسا
ڈھاتی ہی دم مین قیامت وہ ہی قامت تیری
مروتی چھائی ہی جسپہ وہ ہی میری صورت

جس سے زندہ ہی مرا دل وہ ہی الفت تیری
ہوگیا مین ترا مہمان تو اب مان مان
ای غم عشق صنم وہ ہی حقیقت تیری

ایکدم ایک جگہ کب ہے ٹھہرنے دیتی
مجھکو بیتابی دل تجھکو شرارت تیری
وہ جو عالم مین ہی مشہور ستمگر عیار

اوسپہ آئی دل ناداں ہی طبیعت تیری
لب پہ لاتا نہین ای درد تجھے شکل گلہ
دلمین کہتا ہون نہان یہ ہی حفاظت تیری

نچلا آہون نے دکھایا ہی جو وہ کہتے ہین
اوپری دل سے بن کرتا ہون شکایت تیری
داغ دل سے مرے خورشید فلک مٹ جائے

چاند تارا ہوا بھی دیکھ کے صورت تیری
اپنی تقدیر کے لکھے کے سوا کیا بھوں
شکوۂ خط پہ وہ کہتے ہیں کہ قسمت تیری

تو بنا آئنہ ایدل تو مرا کام بنا
چھا گئی اوس بت خود کام پہ ہیبت تیری
دل الگ جلتا ہی بھنتا ہی کلیجہ یہ جدا

لائی کیا کیا ہی ہمارے تپ فرقت تیری
شکوۂ جور پہ وہ ناز سے فرماتے ہین
نہین جاتی ارے کمبخت شکایت تیری

آئنہ دیکھ لیا سونگھ لیا پھولون کو
اوسمین صورت ہی تری انمین ہی ہیئت تیری
اڑتی چڑیا کا بھی دان تکسکے گذرنا مکن

ای کبوتر گئی بیکار سفارت تیری
مین نہین قبل دہن کو ترے جھوٹا کہتا
کھل گئی آپ ترے منہ سے حقیقت تیری

لینگے دم کوچۂ دلدار مین ہم بعد فنا
جمکو رضوان یہ مبارک رہے جنت تیری
باز آ ای دل غم دوست وفا سے باز آ

دیکھی جاتی نہین کمبخت مصیبت تیری
تیری تو یہ دل بیمار ہی کیا عہد اونکا
بدلی آتے ہی بدل جاتی ہی نیت تیری

آبرو کہتے ہین وہ ڈوب نہ جائے لیکر
محکمہ غیرت یہ مری تجکو یہ عزت تیری

جس رات کو یہ مشاعرہ ہوا اس شب کی صبح کو یعنی بتاریخ سیزدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق بست و پنجم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ع جناب صاحبزادہ محمد شبیر علیخانصاحب بہادر نے بعد اوکا تذکرۂ شعرا مولف سے یہ ارشاد فرمایا کہ میش ازمین تم نے مشغل شعر و سخن یک لخت ترک کر دیا تھا اب جو حسب الحکم بندگان عالی متعالی حضور پر نور دام اقبالہ چند مشاعرون مین تمہارا غزلین کہنے کا اتفاق ہوا اور انمین مشاعرون کے پتہ سے اس تذکرۂ شعرا کے آخر مین لگا دینا مناسب ہے۔ خاکسار حسب ایما جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف اونہین مشاعرون کے پتے سے غزلہای مشاعرہ درج تذکرۂ شعرا کرتا ہے۔ غزلہای بزم مشاعرۂ حضرت وزیر اعظم امیر معظم افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب کہ عین ساون بہادون مین منعقد ہوئی تھی یہ ہین۔

مارفع آمد دلدار ہین ساون بہادون
باعث فرحت اغیار ہین ساون بہادون
سبحت عذر تمنا گار ہین ساون بہادون

سبب درد دل زار ہین ساون بہادون
فرقت یار ہین بیکار ہین ساون بہادون
خود مرے دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون

صورت دیدۂ عشاق جو ہین یہ گریان
کس تمنا کے عزادار ہین ساون بہادون
پیٹتے بیٹے نظر آتے ہین یہ اک تمیل کے

نہین آنکھون سے گرا بار ہین ساون بہادون
آؤ بہی ابر بہاری کا تماشا دیکھا
دیکھیو یہ دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون

ساتھ روتے ہین مرے وہ بھی تو صبح شب وصل
دیکھتے رہتے ہوئے چار ہین ساون بہادون
غدر بارش ہی وہ آتے نہین دنا ہے یہی

آجکل اونکے طرفدار ہین ساون بہادون
ابر بارا سے کہین دیدۂ گریان ہین سوا
آنسو نکلی مری بوچھار ہین ساون بہادون

میری آنکھونکو ہی حسن نمکین کا چسکا
خوگر لذت دیدار ہین ساون بہادون
ہجر مین دل کی لگی اس سے بہڑک جاتی ہے

بدلے بوندوں کے شرر بار ہیں ساون بہادون
برق کہہ مال نہیں نالۂ سوزاں کے حضور
چشم کے سامنے ناوار ہیں ساون بہادون

آنکھیں موتی ہیں خیال رخ گلگوں میں ترے
جوش زن کیا سر گلزار ہیں ساون بہادون
الفتِ موی کمر میں ہیں گرفتار آنکھیں

بستہ رشتۂ زنار ہیں ساون بہادون
کشتیٔ ابر میں کس بحر کے موتی لائے
کہ لگاتار گہربار ہیں ساون بہادون

زلف شبگوں تری اے یار ہی بادل کا جواب
اودے دیدۂ خونبار ہیں ساون بہادون
ساونی پریہ پڑی اوس دوپٹے سے ترے

میری آنکھوں سے مگو نسار ہیں ساون بہادون
چشم گریاں کا اثر اوس بت کافر پہ ہوا
کیا ہی سے بر سر کہسار ہیں ساون بہادون

برق تلوار ہی ہر بوند ہی بوندی کی کٹار
مجھ پہ باندھے ہوئے ہتیار ہیں ساون بہادون
آبرو رہتے ہیں یہ ایک برس تک بچھڑے

روتے مل مل کے جو ہر بار ہیں ساون بہادون

خطِ شبگوں سے ہمسر مشک ذفر ہو تو بیجا ہی
مقابل گیسوئے پیچاں کے عنبر ہو تو بیجا ہی
لب شیریں سے تیرے بڑھ کے شکر ہو تو بیجا ہے

قیامت تیرے قامت کی برابر ہو تو بیجا ہی
دمِ قتل عدو یار بچھکے آنکھ قاتل کی
شکستہ فوج مژگاں کا جو سنگر ہو تو بیجا ہی

محبت دلبرِ یکدانہ شکل سویدا بولہوس پنہاں
جو چہرا یار کی الفت کا گھر ہو تو بیجا ہی
گلہ شکوہ تمہارا سب بجا ہی جو کہو ایجان

تمہاری گرمیٔ حکایت سے لب پر ہو تو بیجا ہی
بہ پیکر نامہ بر آنکھیں الٰہی دیکھکر اوسکو
جو طوطا وان ہو نیچکر یہ کبوتر ہو تو بیجا ہی

زمین و آسمان کا ذرہ و خورشید میں بل ہی
تمہارے حال سے ہمسر جو اختر ہو تو بیجا ہی
تمہارے عشق میں ہم خانہ ویران ہو گئے ایجان

تمہارے دلبرا اب بھی غیر کا گھر ہو تو بیجا ہی
تصور چشم میگوں کا رہے دلمیں مرے ہر دم
مئے الفت سے گر خالی یہ ساغر ہو تو بیجا ہے

لبِ نگین جاناں سے کہاں ہی لعل کو نسبت
جو ہمسنگ جواہر کوئی پتھر ہو تو بیجا ہی
وہ آب منجمد ہی اور یہ بحر روان ای دل

جو آئینہ بشکل دیدۂ تر ہو تو بیجا ہی
لگا رکھا ہی ہنے اوسکی خاطر آئنہ دل کا
خیال یار اسپر ہی مکدر ہو تو بیجا ہی

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
الم میں کشتیٔ مے کا جو لنگر ہو تو بیجا ہی
بجا ہی آبرو خاموش جو ہشیار رہتے ہیں

کہ اس عہد عرض میں عرض جوہر ہو تو بیجا ہی

اس غزل کی طرح نہیں دی گئی تھی صرف فرمائش پر لکھی گئی ہے لہذا ان ہر دو غزل کا رنگ جدا جدا ہے۔

غیر ہی تیری طرح ایدل ناشاد رہے
آہ بڑھتی ہوئی پڑھتی ہوئی فریاد رہے
مجھ تشنہ کش پہ تم وہ ستم ایجاد رہے

زخم ہنستے رہیں روتا ہوا جلاد رہے
دلِ غمگش کی رعایت ستم ایجاد رہے
لطف گھٹتا ہوا بڑھتی ہوئی بیداد رہے

نہ سہی لطف محبت ستم طنز سہی
نہ سہی داد وفا کاوش بیداد رہے
حسرتیں دل کی شہید آپ سے ہو جائیں گی

باڑ پر کچھ تو ترا خنجر بیداد رہے
دل سے جائے نہ کبھی کاوشِ مژگانِ صنم
رگ مین ہر دم خلش نشترِ فصاد رہے

دم فنا ہوتے رہین حسرت دارمان ہون شہید
دم سلامت ترا ای خنجر جلاد رہے
اوشکر تجھے دین داد و فا کس مُنہ سے

یاد کے بدلے جو دل مین تری بیداد رہے
مانی نقشہ کو ترے دیکھہ کے حیران ہوجائے
شکل تصویر ترے سامنے بہزاد رہے

دل دُکھاتے تو ہو عشاق کے ای بندہ نواز
سنگھہ نہ پاؤ گے کبھی یہ بھی ذرا یاد رہے
شاد ہو غیر ہی اوس بت سے نہ ملکر یارب

میری صورت سے وہ کمبخت بھی ناشاد رہے
امتحان دینے مین رہ رہ گئے ایسے ویسے
کچھہ بڑے ہے اسمین بھی ہم اوستم ایجاد رہے

آبرو آئینۂ عزت مین کسی دن دیکھہ
عشق بازی نہین اچھی ہو ذرا یاد رہے

ناکجا ضبطِ محبت دلِ ناشاد رہے
شورِ محشر سے نکلتی ہوئی فریاد رہے
ہم گلستان جہان مین نہ کبھی شاد رہے

صورتِ نکہتِ گل عشق مین برباد رہے
تیری ہر دم جو نہ بیداد پہ بیداد رہے
کیون نکلتی لبِ فریاد سے فریاد رہے

نام کو کچھہ بھی نہ بیداد کی ہمسیا د رہے
وقتِ بیداد اگر یاد تمہین دا د رہے
بیتِ ابرو بھی کسی کی نہ رہی اب نظر ی

دیکھو آنکھون پہ وہ لکھے ہوئے دو صاد رہے
خاطرِ تنگ مین ہر وقت رہے یادِ بتان
چھوٹی بستی یہ الٰہی یونہین آباد رہے

ناکجا غنچہ و زخی تیری رہیگی ای شوخ
تا بکے لب پہ ترا نالہ و فریاد رہے
یادگیسو مین رہا سر و قدیار کا ذہبان

ہتھو پا بندِ بلا ہو کے بھی آزاد رہے
میری دیوانگی گردشت و جبل مین دیکھین
قیس مجنون ہے سر پیٹتا فرہاد رہے

تیرے الطاف سے محروم ہمی عاشق تیرے
نام را ای ستم ایجاد یہ ناشاد رہے
جان پر یہ دلِ دیوانہ بلا سے کیسلے

جا گزین اس مین مگر یاد پریزاد رہے
ہو اُسنگو نہ جوانی رہے جوبن پہ شباب
اوج پر نام خدا حُسنِ خدا داد رہے

آبرو کہتے ہین وہ میری غزل کو سُنکر
کیا کہون آپ تو ہر رنگ مین اوستاد رہے

غزلہائے بزم مشاعرہ جو شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے مکان پر منعقد ہوئی تھی۔ یہ ہین۔

دل ہے خال رخ دلدار پہ آنے والا
گول یہ سینہ سیر آب ہے کہانے والا
صورت ہوش مری جان ہی جانے والا

شکل دل کسکا تصور ہی یہ آنے والا
المدد وطالع بیدار تنگ آیا ہون
بخت خفتہ ہے مری نیند اڑانے والا

کیون غم یار کو ہر وقت نہ دل مین کہون
یہی مونس ہی مرا گلے لگانے والا
دل مین قائل ہوا خود حال سے میرے ناصح

وہ دو بے پاؤن چلا آنکھہ بتانے والا
دل وہ چنچل ہے مسل کر یا دا سے بولے
ہی یہی رمز سر دست کا پانے والا

آج ہی کل مین وہ اوٹھتا ہوا جوبن اونکا
کشورِ حُسن پہ سکہ ہی بٹھانے والا
میرے آنے کی خبر سنکے کہا دربان سے

اونہہ مری جانے بلا کون ہی آنے والا
طشت از بام ہوئی بات رہ ہنوالی
دل یہ جا کر ہی رہا گو کہ تہا آنے والا

چل گئی آج زبان اپنی ہی خنجر کیطرح
کٹ گیا دل ہی مین خود میرا ستانے والا
سرد مہری سے تری بندگی نالے کی ہوا

شعلۂ حسن یہ ہونکا ہی بجھانے والا
دلِ وارفتۂ رفتار کا حال ابتر ہے
ہائی آتے ہی یہ ہاتھوں سے ہی جانے والا

او نسیم سحری جبر مین ہو نکا تیرا
موت کی نیند ہی عاشق کو سلانیوالا
کبھی ہوتی کسی ظالم کی نہین عمر دراز

شکہۂ وہٹھاتا ہی نہین دل کا کڈھانیوالا
آبرو کی تہین عزت کا ذرا دھیان رہے
ایسا ویسا نہین سید ہی گہرانے والا

دیکہتا ہجر ہی ہو وصل کا پانے والا
جیستا رنج ہی ہو عیش اوٹھانیوالا
اُف طبیعت مری قابو سے ہی جانیوالی

ہائی یہ دل ہو کسی شوخ پہ آنے والا
تیرا کوئی نہ بنایا دلِ مہر طلب
تیرا کوئی نہ ہوا درد بٹانے والا

نشۂ بادۂ الفت نہو کیونکر دونا
پینے والا ہے کوئی کوئی پلانیوالا
چشم بد دور ہزارون ہین ہی آج ہی ایک

پردہ جوبن ہی نہین اگلے زمانے والا
مین سنون اونکی شکایت اجی توبہ توبہ
مُنہ کی خود کہا لیگا یہ جہوٹ بنانے والا

نہ رہی ہائی مجہے آنکہہ وہٹھانے کی جگہہ
ملگیا غیر سے وہ آنکہہ ملانے والا
اوسکے مقدم سے نہ کیون غم دل شاد ہو مرگ

آنیوالا ہی کوئی کوئی ہی جانے والا
ایک آفت ہی بلا ہے وہ نگہہ متوالی
اک قیامت ہی وہ قد فتنے اوٹھانے والا

شکوۂ جور پہ مجہے وہ یہ فرماتے ہین
پہر کیا تنکے گلا اگلے زمانے والا
گر پڑا جا و رخندان مین دلِ وارفتہ

سر نگون آپ ہوا سر کا اوٹھانے والا
شکوۂ جور پہ یہ اوس بت کافر نے کہا
لوگ ناحق مجہے کہتے ہین ستانے والا

وہ سکت اگلی سی نہین ہی نہ وہ تاب و توان
کیا کہون بیٹہہ گیا بوجہہ اوٹھانے والا
کان سے اوس کے لگا رہتا ہے گیسو خوب روز

پیٹہان یہ ہی سید رہی پڑہانے والا
آبرو چاہیے عزت تو نہ اوچہو سے ملو
ڈہونڈہ معشوق کوئی اچہے گہرانے والا

سوجہے جاتے ہین بلا وجہہ وہ آنا کیسا
ہکو و شوار ہوا دل کا لگانا کیسا
وہ پلٹ جاتے ہین تقدیر کی گردش کیسی

وہ بدل جاتے ہین نیرنگ زمانا کیسا
سنکے اوس بت نے مرے قصۂ الفت کو کہا
یہ تو اک رام کہانی ہے فسانا کیسا

وصل مین رخ پہ ہین یہ وہری نقابین کیسی
آج کہل کیسلئے مُنہ کا یہ چہپانا کیسا
نہین جانا نہین جانا مری تقدیر کا پیچ

اونکی زلفون مین ہی ارجہا ہوا شانا کیسا
شکوۂ جور پہ وہ ناز سے فرماتے ہین
پیشتر سہنے کہا آپ کا مانا کیسا

جب وہ ملتی ہی نہین پہر یہ حیا ہے کیسی
جب ملاتے نہین دل آنکہہ ملانا کیسا
گر ہو شئ حسینان جہان کیا کہئے

پہونکتی جان ہی لگی لگی بجھانا کیسا
حالِ زار دلِ بیمار کو سنکر یہ کہا
ایسی حالت مین محبت کا جتانا کیسا

نام لکھ لکھکے مرا آپ مٹاتے ہین عبث
خود مٹا ہو جو کوئی اوسکا مٹانا کیسا
ہتکھنڈا ہے اثر جذب محبت کا ضرور

ورنہ اوس شوخ کا گھر پہ مرے آنا کیسا
رحم کر وہ جو پہلے ہین ہوا دلکا طالب
بولے ورنہ کسے کہتے ہین دلانا کیسا

میرے گھر آئین نہ وہ خاطر دل مین آئین
دیکھہ تو لین کہ ہے رہنے کا ٹھکانا کیسا
آنبی جان پہ مری آپکی ہو جانے دور

پر سمجھہ لیجئے ہے دل کا ستانا کیسا
ہم بھلے اپنا بھلا گھر یہ کہانا صاحب سے
جانا کیا تو نے ہمین یان تر آنا کیسا

قول تو دیجئے ہان آج سے کل ہی نزدیک
یہ تو ہم جانتے ہین آپ کا آنا کیسا
رہگین آتے کو نہ جاتے کو کبھی ہم مو کین

جان کا جانا ہے کیا دل کا ہی آنا کیسا
یا وہ جانا کو کہین رہنے کی تکلیف نہو
حسرتون نے یہ کیا دل مین ٹھکانا کیسا

ڈالی ڈالی ہین اگر وہ تو مین پتے پتے
کچھہ تو ہو اون کا لگاتا رہے آنا کیسا
ہو غرض یار کی یاری سے نہین فعل سے کام

کیا غرض اس سے کہ ہی رنگ زمانا کیسا
آپ بیتی ہی کہانی یہ نہین جگ بیتی
آبرو کو وہ ڈبوتے ہین رولانا کیسا

آکے ہمت وہ گھٹاتے ہین بڑہانا کیسا
جھکو در پر وہ رولاتے ہین بلانا کیسا
بعد مردن وہ چڑہاتے ہین مہیسر سہرا

ورنہ مرقد پہ مرے پھول چڑہانا کیسا
جان جائیگی کسی روز ہماری اسمین
بزم اغیار مین دلدار کا جانا کیسا

نازاوٹھاتے ہین ہمدم کتنے ہین مدت سے نیاز
بزم خلوت سے اجی ہمکو اوٹھانا کیسا
مشکل دل آگئی جان پر مصیبت کیسی

مثل سر پھر گیا ای وائے زمانا کیسا
میری قسمت کی طرح بدلی ہی اون نے نظر
بدلے لیتا ہے یہ ہر پھر کے زمانا کیسا

اک نظر دیکھکو کٹ جائینگے لاکھون عاشق
دل لڑا دینگے اجی آنکھہ لڑانا کیسا
کیا کہون کیا نہ کہون مین تو خشم پیچ مین ہون

سو سنا جاتے ہین وہ حال سنانا کیسا
وعدہ ہو لا تو کیا عذر حنا بندی کا
یاد اوس شوخ کی ہے دل کا جلانا کیسا

اگئی نیند انہین وصل کی شب وا تعصیب
بخت بیدار کو آتا ہے سلانا کیسا
مینے آنسو جو بہائے تو اٹھے پاس سے وہ

مل گیا بیٹھے بٹھائے یہ بہانا کیسا
قصہ غم کو مرے سنکے اوڑی اونکی نیند
بخت خفتہ کو بھی آتا ہی جگانا کیسا

آپ تو ڈوبے تھے ساتھہ اپنے مجھے لے ڈوبے
جانا ہے حضرت دل آپ کا آنا کیسا
تیری ہٹ دھرمی سے اللہ بچائے لوبت

آبرو لیتا ہی عزت کا بڑہانا کیسا

بھر صورت سے اوس بت کی صورت دیکھنے والے
بظاہر بے حقیقت ہین حقیقت دیکھنے والے
عیادت کو تو ہی آئے وہ راحت دیکھنے والے

سنبھل جا ای دل غمگین مصیبت دیکھنے والے
نگاہ شوق تجھہ شوخ سے نظارہ بازی کی
موئے تو شرم کر تیری بدولت دیکھنے والے

یہ کیا کہتے ہو ہم آزار سے کب جی چراتے ہین
مصیبت چاہتے ہین خود مصیبت دیکھنے والے
ہٹ جانا تو ایدل غمزہ و انداز جانان پر

نہ بن جاتا تو نازک اور نزاکت دیکھنے والے
ترے قامت کے شیدائی تری انکھوں کے متوالے
ہیں آفت دیکھنے والے اشارت دیکھنے والے

رخِ گلرنگ پر تل ہے کہ ہے یاروت کا دانہ
کہیں اسکو نہ پرکھو تم کرامت دیکھنے والے
زمین پر آرہیگا آسمان اور دل نہ کرنا لے

قیامت ہے ادا یک عالم پہ قامت دیکھنے والے
چڑھا ہو تم دو بر میری جانب بزم دشمن میں
اشارہ اسکو سمجھیں گے اشارت دیکھنے والے

خط شبگوں کے مائل ہے رخ و گیسوئے پرخم دیں جانمیں
لکھیں ہیں تین ہی خط کی عبارت دیکھنے والے
برائی ہی تمہاری ہے بھلائی انکی نظر و نمیں

تمہیں اچھا ہی کہتے ہیں قباحت دیکھنے والے
ہوئے رحمت کی لائق کیلئے ہم قابل رحمت
سزا و ار عنا ہیں کیوں عنایت دیکھنے والے

تمہاری دوستی میں ہو گئے ہیں دوست دشمن
رقابت دیکھتے ہیں اب رفاقت دیکھنے والے
شریفو نکا نہیں جو حال کہ اشراف گردی ہے

شرافت سے ہوئے ہیں یہ شرآفت دیکھنے والے
نہوای آبرو یا یوں ہی انکی کم نگاہی سے
گر گر کے چڑھتے ہیں نظر پہ بیمروت دیکھنے والے

سبزہ تمہیں عارض کا دکھانا ہی تو آئے
طوطے مرے ہاتھوں کے اڑانا ہی تو آئے
یہ کیا کہ دل اپنا ہی گرفتار بلا ہو

پیچوں میں کبھی زلف کے شانا ہی تو آئے
یہ رنج ہی راحت ہو نہو کوئی شکایت
دل انکو سلیقے سے دکھانا ہی تو آئے

آجائیں بصد شوق وہ پہلو میں ہمارے
لیکن صفتِ دل او نہیں آنا ہی تو آئے
سر تن سے اوڑا جاؤ مرا رنگ کی صورت

مقتل میں تمہیں رنگ جمانا ہی تو آئے
رونے پہ مرے کیوں نہو او فرخ تہ خاطر
پانی میں او نہیں آگ لگانا ہی تو آئے

مانا تری فتراک میں ہے شور قیامت
خوابیدہ نصیبو نکا جگانا ہی تو آئے
سر و آہیں اڑا دیتی ہیں کیوں نیند ہماری

ان ٹھنڈی ہواؤ نکو سلانا ہی تو آئے
گو قتل میں مشاق تری تیغ ہے قاتل
پر آب مرے سر میں چھوانا ہی تو آئے

آتا ہے تمہیں آنکھ ملانا ہی ادا سے
ایجانِ جہان دل کا ملانا ہی تو آئے
متوالی نگاہوں سے مجھے دیکھنے جاؤ

اس بادۂ الفت سے چکانا ہی تو آئے
کیا حاجت شمشیر موجب تیغ ادا سے
بے لاگ تمہیں سر کا اوڑانا ہی تو آئے

ذر دیدہ نگاہوں سے کیوں وہ مجھے دیکھیں
عاشق سے ذرا آنکھ چرانا ہی تو آئے
پہننے کے لئے طائر دل اپنا ہے موجود

زلفو نکو تری دام بچھانا ہی تو آئے
چمکے سر دشمن پہ وہ شمشیر دو دستی
ہاتھ اپنے کبھی ایسا زمانا ہی تو آئے

ہے رحمتِ حق آبرو جو پائے بہانہ
بندے کو مگر اشک بہانا ہی تو آئے

مرا جو دم ہی لینا ہے تو آجائے ادا بنکر
خیالِ یار آتا ہے عبث تیغ قضا بنکر
ملا کیا خاک دل کو شکلِ خاکِ نقشِ پا بنکر

اور بلایا او نکی خاطر کی کدورت نے ہوا بنکر
رہی بود نیاز صلح کل نقش وفا بنکر
شریک رنج ہیں اغیار بھی اہل عزا بنکر

نہو ہم سے بتوتا آشنا تم آشنا بنکر
نگاہ و گھات پہ پیمرا خدا را خدا بنکر
وہ آئی بات میری او نکے منہ تو پہ گلا بنکر

وہ بیباکی نگہ مین آگئی ظالم حیا بنکر
مدارِ عزت و غیرت ہے مدارِ عصمت و عفت
خیالِ یار آیا چاہتا ہے مدعا بنکر
نار ٹھنے اونکی آنکھونکی طرح یہ ورد دل اصلا
لیا کیا آپنے کہئے تو مجھ سے بیوفا بنکر
بٹا لیتا ہی ہاتھون ہاتھ بڑھکر خندہ بالفت
بگڑ جائے کہین یارب نہ اپنی ہوا بنکر
یہ کس نے ظلم ڈہایا کسکو آرائش کا دہیان آیا
وہ آئے جان کی صورت گئے شکلِ قضا بنکر
ہوئے جاتے ہین پہرہ عہد کرکے مجھسے آزر دہ
بسانِ نبضِ محفل مین کہ پہنچے جب دوا بنکر
مثل مشہور ہی جیسے کو تیسا کان دہرکے سن
سہرا جاتا ہی وعدہ سے زمانے کی ادا بنکر
سماتے ہین نگاہ غیر مین اب وہ حیا بنکر
تم اچھے اور وہ اچھے نہین جھوٹی محبت ہی
مرے پہلو مین آبیٹہین جو وہ وعدہ وفا بنکر
مرا جی جائے فقرہ آج وہ میرے ہی اگر آئے
وہ جب پہلو سے اٹہتے ہین مرے دشمن قضا بنکر
نہ آنے دونگا دلمین تنکو اے درد و غم و حسرت
یہ کس نے غم دیا مجکو یہ کس نے دل لیا بنکر
وفا دارونکو کیا مطلب غرض ہی ہیوفاؤن سے
ہوئے جاتے ہین پہرہ بیوفا لاوفا بنکر
سناتے ہین جواب تلخ و شیرین بیاتی پر
ابھی تنگ کر یطرح تو ہی تو اے گردش دہر بنکر
بزنگِ لالہ بگڑی ہائی شکلِ مدعا بنکر
مرادین سب تری بر آئینگی ایدل ہو مضطر
چلو ہٹے دو میری جان جھوٹی تو برا بنکر
یہ دل تو مال ہی کیا ہی مین نقد جان بھی دیتا
بگڑ جائے الٰہی مدعی کا مدعا بنکر
صبا کی قاصدی پر دو بت بدخو ہوا راضی
آگر آتے ہو تو آؤ کسی کا مدعا بنکر
وہ آئے بھی تو کیا آئے گئے بھی تو گئے وہ کیا
جو آتے ہین تو وہ آئین مرے دل مین نہ جا بنکر
حسینانِ جہان کٹ کٹ گئے مرتے مٹکے دیکھین
بگڑ جاتا ہی میری بات کا کیسا مزا بنکر
چونکر باغ مین ای آبرو وہ رشک گل آئے
بزنگِ لالہ بلوا ڈرے رنگِ چمن دم بھر مین ہوا بنکر

غزلہای زیر مشاعرہ جو صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب بہادر برادر حضور پر نور دام اقبالہ کے مکان پر منعقد ہوئی تہی ۔

در پردہ خود نمائی کرا و نکا حجاب ہے
تا رخ گاہ شوخ کہ تا رِ نقاب ہے
کیون میری سید ہی باتکا الٹا جواب ہے
کیونجی کسی کی پیر رحم نہ کہا تا تواب ہے
ساقی کا ہجر باعثِ ترکِ شراب ہے
مدت سے جام عیش کی مٹی خراب ہے
میرے غبار کی بھی تو مٹی خراب ہے
ہان ہان آن سے ربط نہو گا یقین ہوا
تیرا خیال دلمین ہی کالنقش فی الحجر
میرا خیال دلمین تری خط پر آب ہے
قلب و جگر مین پہلے ہی بان انقلاب ہی
قد سرو کا ہی جوڑ تو گل کا جواب رخ
اک تو کہ میری شکل سے بھی اجتناب ہی
کیون بے سبب یہ بیچہ کسی کا شتاب ہے
کیونجی کسی غریب سے ملنا عذاب ہے
دامن بھی ہی کسی کا بچائے ہوئے ہوا
ہین ہین قسم نہ کہا ر فعل خراب ہے
ای چشم یار دیکہ نہ ٹیڑہی نگاہ سے
ہی خال انتخاب تو خت لاجواب ہے
میرا ہی سر ہی کا ہی ندامت سے سر بسر

میری ہی آنکھ غیر سے ہان حجاب ہی
اک ایک خلم اسپہ لکھا ہے جدا جدا
دل کا ورق نہین ہی یہ فرد حساب ہے

پیشک غلط دروغ ہمارا سوال ہے
بیشک بجا درست تمہارا جواب ہے
سورج کو کیون بناتے ہو تم چاند عید کا

بیوجہ رخ پہ رشکِ قمر کیون نقاب ہے
وہ اور مرا خیال سراسر خیالِ خام
وہ اور میرا ذکر اجی ذکرِ خواب ہے

شیرین کلامی ہوتی ہی دشمن کی ہی عزیز
کچھ شان ہی ہے اوج پشانِ خباب ہی
ہی آبرو کہ جو ہراعوامن عزو شان

آب گہر کہ گوہر کم دستیاب ہے

آئے تیر مژہ یار جو ناوک ہو کر
رہ گیا دل مرے سینے مین شبک ہو کر
سوزِ دل سے اگر آجائین کراہتی آنکھون مین

روشنی جو گئی ہو جائیگی چومک ہو کر
مژہ چبانے لگے وہ کیون مجھے دیکر صدمے
درد دل پر مرے کیون رہ گئی دشنک ہو کر

درد کی ہو کے چمک دل سے جو نکلا یہ غبار
نیزۂ دامن دلدار ہی چمک ہو کر
تیرے ابرو کے تصور سے مژگان کے خیال

آئے ہین دل مین مرے خنجر و ناوک ہو کر
قیمتِ بوسۂ رخ دل کے سوا اور نہین
کر دیا خطِ رخسار نے بیجک ہو کر

کی تپ ہجر نے تبدیل یہ صورت میری
کیون نہ دیکھین وہ مری شکل بہیانک ہو کر
ابرو ون سے نہ اشارے ہون مرے جان ہر دم

یہ اضافت رہے اس بیت سے منفک ہو کر
جا گزین اسمین ہوئی آکے یہ صورت تیری
پردے آنکھون کے مرے رہ گئے تو شک ہو کر

بن گئے نقش قدم رشکِ گل تر فوراً
میرے کوچے سے جو نکلے وہ یکایک ہو کر
مجھ سے وہ روٹھ گئے وصل کی شب ہی نصیب

نامبارک رہا طالع یہ مبارک ہو کر
رنگ لایا یہ غم ہجر بقول سرکار
رہ گئے شکے مرا حال وہ بیوچک ہو کر

آبرو ہوش سنبھالو نہ ہوا تے بیتاب
تم تو نادان بنے جاتے ہو زیرک ہو کر

بحر کامل مثمن سالم - وزن - مُتَفَعِّلُنْ مُتَفَعِّلُنْ مُتَفَعِّلُنْ مُتَفَعِّلُنْ

ترے قد سے رکھتا برابری نہین ہے یہ سروِ چمن ذرا
جو دہن سے کرتا ہے ہمسری تو بنائے غنچہ دہن ذرا

یہ وہ کہتے مجھ سے ہین برملا نہین تجھ مین فہم سخن ذرا
کھلا اونکے کہنے سے مدعا ملا اس سے رازِ دہن ذرا

ہین ستم و کبک کے قہقہے ہین غضب وہ سبزے کے ولولے
ہین نہال باغ ہی ڈھٹ ہے انہین دیکھ رشکِ چمن ذرا

لگے شاخ شاخ ہین بہول پہل چلے بادلون کے وہ دل کے ول
وہ چلی نسیم لے تو ہی چل مری جان سوئے چمن ذرا

تری تیغ ناز اوچٹ گئی مری کاش عمر نہ کٹ گئی
جو بُرا ہی تنی اس وہ گھٹ گئی تو دکھا رے وہ ہی پلٹ ذرا

جو بگڑ کے غیر گیا گیا کروا پنی خو کو نہ تم بُرا
مری جان روگ یہ نہا کٹا نہ جبین پہ ڈالو شکن ذرا

مجھے لطف دید کا کیا ملے جو یہ چشم زیر مژہ رہے
نہیں لیتا دم ہے چھری تلے کبھی تہ تک کے بھی یہ ہرن ذرا

کہوں کس سے قصۂ جانگزا وہی سُننے والا ہے جا نتا
مری قدر اوسکو بہر آئے کیا نہیں جسکو سنج و محن ذرا

ہے خیالِ زلف میں یا خط ہیں تسلیاں مجھے ہر نمط
جو ہے وہیاں ہی تو ہے یہ نقط کہ مقام ہے یہ کٹھن ذرا

پڑھا نامہ اوس نے ہنسی خوشی ہوئی دستگیر یہ خوش خطی
گئی پوچھی بات نہ علم کی کوئی کام آیا نہ فن ذرا

نہیں گے ہم اون سے یہ آبرو کبھی ہونگے آکے جو دو بدو
مریجان پھرتے ہو کو بکو نہیں ٹھیک چال چلن ذرا

غضب است اگر غضبت بود کہ بجو ز چرخ کہن در آ
ز وفا گزر و بیا بہ وفا بسخن در آ
شہ آن بہار و بہار ناز اضافہ این چمن مزن از فزا

تو ز قلب غیر ز بون برا بروانِ خستہ بدن در آ
بخیال زلف تو ہر سر ہمہ تن چو موی کمر نگر
تو در این وحی دلم اگر چو خیال و دل من در آ

چہ خوشست داغ دلِ حزین چہ خوشست باغ دلِ حزین
چو خوشست گلشنِ دلکشا پے سیر شکِ چمن در آ
بخط عیب چو ہالی ز سر گلالۂ اور ہی

منگر براہ کہ گم شوی خطا گذر سخت در آ
بگل نمرد لعل ہین ثمر ہر سہ افضل ہیترین
چو بخواہی قدر فزون تین تو لکن سفر ز وطن در آ

این کشمکش مشو آبرو گر ہی فتاد چو مو بمو
ز خیال زلف رو تا بر آ ہمہ تن بفکر و ہن در آ

غزل محفل مشاعرۂ جناب اعز الامرا مغر الملک جناب صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ۔

وہ تیغ در دم گردن بسمل کے لئے ہے
وہ پر تو رخ چاندنی گھائل کے لئے ہی
تیزی نم تیغ بت قاتل کے لئے ہے

حیرت نگہ دیدۂ بسمل کے لئے ہے
بیدرد ترا درد مرے دل کے لئے ہی
آنکھوں تھین مری نور نزے تل کے لئے ہے

کشتے کا تو خط گردن مائل کے لئے ہے
چلنے کا مزہ خنجر قاتل کے لئے ہے
لالی یہ حرارا طپش سوز محبت

بچین دل او کا بی سے مرے دل کے لئے ہے
میرے دل پر داغ کا ہی ذکر ہر اک جا
گلدستہ یہ آرائش محفل کے لئے ہی

کچھ ایسے وہ ہنستے ہین کہ رو دیتے ہین عاشق
یخندۂ گل شور عنادل کے لئے ہے
مجنون کی صبا ہی جو ہوا دار تو حائل

لیلیٰ کی حیا پردۂ محمل کے لئے ہے
غیرو نکا تصور ہی نزے لبین مریجان
عالم مین جو حسرت ہی مرے دل لے لئے ہی

آہونکی ہوا بادہ نہ ای قیس ادب کر
یہ رخنہ گری پردۂ محمل کے لئے ہی
آزاد ہر اک قید تعلق سے ہی آزاد

پابندئ اوقات تو شاغل کے لئے ہے
رشک و الم و یاس نے کیا کچھ نہین گھیرا
دنیا مین جو آفت ہے مرد ل کے لئے ہی

آئے عمل پر داغ مین اوس رخ کا تصور
یہ باغ اوسی حور شمائل کے لئے ہے
مجنوں کا بلا وجہ نہین چاک گریبان

یہ پردہ دری صاحبِ محمل کے لئے ہے
مضطر دمِ خنجر دمِ بسمل کے لئے ہے

وہ کینچلی شمشیر دو دم ناز سے بولے
کیا جانے بھلا مسئلۂ عشق کو واعظ

بیچارہ فقط بحثِ مسائل کے لئے ہے
او جڑا یہ علاقہ اسی عامل کے لئے ہے

دیوانہ ترا قید تکلف سے ہے آزاد
جی پر جو گذرتی ہے زبان کہنی ہے اوسکو

ہر کارہ یہ گویا خبرِ دل کے لئے ہے
آسان یہ عمل عقدۂ مشکل کے لئے ہے

اچھی ہے کہیں بیخودی ای یار خودی سے
ہر چند کہ ہوتیز مگر ناخنِ تدبیر

کب عقدہ کشا عقدۂ نامل کے لئے ہے
کیا حلقۂ ماتم مری محفل کے لئے ہے

ای آبرو انصاف ہے یہ بات بعاشق رونق
جوان عرش کا سایہ عادل کے لئے ہے

غزلہای گرم شاعر وجناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب بہادر

داغ آئے ترے مائل لیکر
اوڑ گئے پھول غماز دل لیکر

وان سے تسکین دل عاشق کو
نجد سے ناقۂ لیلیٰ ای قیس
کیا ہوا ہو گیا محمل لیکر

قاصد آیا خط باطل لیکر
خال رخ دل کو مرے لیگا ضرور
جان جیوڑیگا یہ حاصل لیکر

ہجر نے تا بعدم پونچایا
مرکب آیا مہ منزل لیکر
میری آنکھوں کے لگا قابل لیکر

حال دل سنکے وہ یہ کہتے ہین
آج آپ آئے ہین نا دل لیکر
رہبر آیا ہے تو افضل لیکر

روبرو عارض روشن کے ترے
رہ گیا منہ مہ کامل لیکر
آئے ہو میر استقبال لیکر

تیغ ابرو کے مقابل تو ہوا
دم مرا خنجر قاتل لیکر
کیون ہین ہم مرض سل لیکر

گئے دنیا سے عدم کیجانب
عشق ابرو نے گھائل لیکر
شوق سے جاؤ مرا دل لیکر

پھل ملا یہ شجر الفت کا
داغ دیتے ہین مرے اب دل لیکر
تو وہ ہے بھول گیا دل لیکر

کہئے اس رد و بدل سے حاصل
پھیرتے کیون ہو مرا دل لیکر
ہنس کے ہے بین وہ مرا دل لیکر

دوست ہو کر وہ بنے دشمن جان
سیکڑون دیتے ہین مرین دل لیکر
کیو کرتے ہو مرا دل لیکر

ای آبرو اب وہ سے پھیرتے ہین
ہم کہین ڈوب مرین دل لیکر

مربع مشتمل بر چہار زبان

بادہ گلگون بیار۔ آبی گمتا ساقیا

زبان فارسی

مہر درخشان بیا شمع شبستان بیا | زیب گلستان بیا سرو خرامان بیا | منکر ایمان بیا یار و برادران بیا | رونق باغ و بہار آبی گمتا ساقیا

زبان عربی

مُنْذُ فَارَقْتُ عَيْنَهُ ذُقْتُ | مِنْ أَنَى فِي فُؤَادِ عَيْنَهُ الْمُعَالَ | مَنْ يَصُدُّ وَجْهَكَ عَيْنَهُ | أَجْعَلُ سَهْمَ النَّهَارِ آبِي گمتا ساقیا

زبان ترکی

گیسوی او دل بغما ای مشو غوطہ ور | جان بگو چون چراغ گور مکن بولدش باغ | باش بنگرش قمار آبی گمتا ساقیا

زبان بھاکا

ابروی بر کاور نی کر جیسو جات | چھپ ہا بیچ نت تو رنی کر چور کی تا | ڈور ہے چھی تو ڈالی والو نہ چھو خیالات پات | بر دا چھی این بہار آبی گمتا ساقیا

مربع مشتمل بر ہفت زبان

اسہ کف ہم بہی مین او تیغ ستم کرنہ کمی

فارسی

اے سیحاول بیار ارکان دران | ہمرتن سوختہ از گرمی سوز ہجران | شدہ در سینہ نفس سیف حریف حرمان
یافت دوست در ازی زالم کونہ دمی

زبان عربی

جُمِلُ أَجْمَلُ مِنْ مَشْيِكَ أَمَامَ رِجَالٍ | سَقَطَ الْعِزُّ عَنْ قَامَتِكَ مَالَ سِنَانُكَ | نَدِمَ الْعِلْمُ مِنْ عَيْنَيْكَ يَا رُوحِي فِدَاكَ
جُمِلُ رُفْعَةِ مَرْوَتِهِ قَالَتْ نَدَمِي

زبان ترکی

اوغ یولداش کیندی باشنہ ظالم مشیار | بر گنگ تاش قیلدی | آغ یول بیدر طیار | بر قرنگ بیروک گیک گوزدیل بلیار
آغ یولداش کیندی باشنہ ظالم مشیار

زبان بھاکا کاپشعر و انگریزی

برہ کی آگ نے پھونکا مرا تن سگرا | عاشہ راشہ صنما راور اگلول ورکا | قیس تونیس توکنورس فرہندان انکیا

صاف صاف ابتو ہوا اردو معلی قلمی

زبان اردو

ہائے اوس بحر لطافت نے غضب مچھ موڑا | ہائے غم سے مرے سینے مین بنا ول اچوڑا | تو رکیسا کہ ہوا پانی کا بالکل تو طرا

نہ رہی نام کو ای آبرو انکھو نمین نمی

رخچہ ترے زلف سیہ فام ہی | طائر دل اپنا تہ دام ہے | پہیرنا ای خورخ تری انکھ کا | اپنے لئے گردش ایام ہے

پورے ہو کرتے ہو مرا خط شوق | غیر کے کیا نامہ و پیغام ہے | منہ مین جو آئے وہ کہو ای بتو | مصرہین تلخی دشنام ہے

تیرے سوا اور پہ مرتا ہی کون | مفت کا ای یار یہ الزام ہے | غیرت یوسف ہی تو ای سیم تن | تیرا جہان بندہ و بیدام ہے

پریون کا سایہ ابھی ہو جائیگا | بال نہ کھولو کہ سر شام ہے | سیب ذقن ہی تو کچھین ہین انار | پستہ ہی لب انکھ ہو بادام ہے

چہائی ہی گلنگور گشا چار سو | رو برو جام مو گلفام ہے | عام تخلص ہے مرا آبرو | اصغر علی خاص مرا نام ہے

آمدم بر سر مدعا۔ بفضل خدا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ جولای ۱۸۹۶ء بابو دامودر داس مہتمم خزینہ و سپرنٹنڈنٹ محکمۂ تعمیرات جو بحصول رخصت وطن مالوفہ کو گئے تھے واپس آئے۔ اسی ایام مین بشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد رشد اللہ خان رکھا گیا۔ بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ ہجری مطابق یکم اگست ۱۸۹۶ء نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سرکار سے بعہدۂ وکالت سیہور ممتاز فرمائے گئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۴ ہجری محفل میلاد شریف کا آغاز بصد احتشام ہوا پہلی محفلون سے کچھ بیشتر انتظام ہوا جو سال گذشتہ مین اس محفل مبارک کی تعریف و توصیف نوک ریز خامہ ہوئی ہے بنسبت اوس محفل کے اس محفل مین وہ چند سامان توزک و احتشام قصور کرنا چاہیے۔ سات روز متواتر میلاد شریف کی محفلین منعقد رہین اور ہر روز بعد اختتام ہر جلد شیرینی وغیرہ بدستور سابق بصد حسن انتظام تقسیم ہوتی رہی بعد اختتام جلسۂ ہفتم میلاد شریف بپیشگاہ حضور والا اسے اشخاص مفصلۂ ذیل کو خلعت و زر نقد مرحمت ہوا آٹھوین روز زنانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوئی اس محفل کا بندوبست سرکار والا سے عورات منتظمہ کے تفویض فرمایا گیا۔ اکثر شہر کی مسلمان عورات شریک جلسۂ محفل میلاد شریف ہوئین۔ بعد اختتام میلاد شریف شیرینی بڑے انتظام کے ساتھ بعرض تقسیم آئی۔ تفصیل اسماء جنکو بپیشگاہ حضور والا سے خلعت و زر نقد عطا ہوا۔ شیخ سعید الدین احمد صاحب خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب تاریخ میلاد شریف

۲۷ محمد شیر علیخان افغان ملازم اردلی خاص حضوری قاری اعظم سیلاد شریف ۔ ۲۸ مولوی محمد عبدالغفار خان صاحب کاتب سیلاد شریف ۔
۲۹ سید اصغر علی مولف تاریخ ہذا ۔ تا تاریخ نہم ماہ اگست ۱۸۹۶ء نواب محمد سلیمان بہادر راسد لکھنوی پیشگاہ حضور پر نور سے بر کالت
ایجنٹی بھوپال مامور ہو کر روانہ ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خاں صاحب عرف پیارے صاحب
مقام رامپور سے فائز ریاست ہذا ہوئے چونکہ صاحبزادہ صاحب سلسلۂ دامادی ریاست مین داخل ہین بنا بر علیہ بخانب ریاست
رسم استقبال عمل مین آئی ۔ سید ظہیر الدین نائب ناظم عدالت و دیوانی شاگرد مولف خلف اصغر جناب سید زین العابدین صاحب مرحوم
میر منشی ریاست مع سواران اردلی و چوبدار و ہرکارہ بنا بر استقبال حد مقررہ تک گئے اور صاحبزادہ صاحب ممدوح کو شہر مین لائے
بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنہ صدر ایک بجے دوپہر کو مسٹر کلرک صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے
بروز فائزی بوجہ یکشنبہ سلامی اتواب سرتھوئی دوشنبہ کے روز علی الصباح سلامی اتواب عمل مین آئی ۔ پانچ بجے دن کے
حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ بنا بر ملاقات صاحب بہادر ممدوح بنگلہ پر تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و ششم حضور پر نور دام اقبالہ
بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے سرداران ریاست سے کوئی ہمرکاب نہ تھا بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور صبح
کنور بجے سنگھ پسر راؤ کیسری سنگھ استرار دار بغوتہ مع برادر خرد کیسری سنگھ سرکار مین بغرض سلام حاضر ہوئے ۔ بجے سنگھ نے پانچ پیسہ
اور اودے سنگھ نے دو پیسہ ایک شمشیر نذر کی ۔ اسی تاریخ سری مل منیب ساہوان اجمیر واقع دوکان نیا پیٹھ حضور مین حاضر ہوئے دو
روپیہ نذر کئے ۔ بتاریخ ہشتم ماہ ستمبر سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے
سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سردار ہمراہ نہ تھا ۔ اسی تاریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب کو چار پوربیم
بطور رخصتانہ سرکار سے عطا ہوے ۔ صاحبزادہ صاحب رامپور کو روانہ ہوئے ۔ بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور سنہ مذبور کامدار ریاست
بوندی بغرض ملاقات صاحب اجنٹ بہادر ریاست ہذا مین آئے نائب صاحب کے باغ کی کوٹھی مین ٹھہرائے گئے دربار سے
چندی مع ہمراہیان وکیل بوندی مقرر کی گئی اور ایک چوبدار سرکاری معین کیا گیا سرکار سے ملاقات نہین ہوئی نائب صاحب سے
ملاقات ہوئی بوقت رخصت ایک پگڑی اور ایک تھان ڈوریا اور سات روپیہ نقد چوبدار کو کامدار بوندی نے دیئے ۔ بتاریخ بست و ششم
ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر نے جیل و شفاخانہ کو معائنہ کیا ۔ بتاریخ بست و یکم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق سی ام ماہ
ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء ڈاکٹر الٰہی بخش خان بہادر اجمیری کو بعہدۂ گرداوری شفاخانہ جات پرگنات چیمرہ و پڑاوہ و نیماہیڑہ بشاہرہ
مبلغ پانصد روپیہ سالانہ مامور فرمایا گیا ۔ بتاریخ چہارم ماہ اکتوبر صاحب اجنٹ بہادر رواۂ دیولی ہوئے ۔ بتاریخ دہم ماہ مذکور

سنہ صدر حسب درخواست راؤ کیسری سنگھ استمرار دار نیوتہ دربار تنبیت پنجے سنگھ منظور فرمائی گئی سرکار والا سے خلعت دیا گیا۔
دستار یک سیدہ دوشالہ یک۔ بجے سنگھ نے پانچ روپیہ نذر کے پیشگی سرکار سے پروانہ دیا گیا۔ تاریخ بست وچہارم ماہ اکتوبر سنہ صدر سرکار والا نے دیوانخانۂ خاص میں دربار عام بغرض انتظام مردمان قحطزدہ فرمایا حاضرین دربار نے شریک ہوکر چندہ دیا تاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے فائر ٹونک ہوئے۔ بتاریخ سی ویکم ماہ مذکور سنہ صدر روانۂ دیولی ہوئے بتاریخ ہفتم ماہ نومبر حضور انور بغرض ملاقات ولیہدای کشور ہند اجمیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سری نگر علاقۂ اجمیر میں ٹھہرے۔ بتاریخ نہم ماہ مذبور فائز دارالخیر اجمیر ہوئے پیشوائی معمولی اور سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء مع سرداران ہمراہی مفصلۂ ذیل بغرض استقبال ولیہدای کشور ہند اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ نائب الریاست۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب سطوت جنگ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب ولیہد۔ صاحبزادہ سعادت علی خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد عبدالرشید خانصاحب۔ صاحبزادہ عبداللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب دس بجے حضور ولیہدای کشور ہند آئے اور سب رئیسوں سے ملاقات کی پھر سب اپنے اپنے خیمہ پر گئے ساڑھے دس بجے دربار ولیہدای کشور ہند کی ملاقات کو تشریف لے گئے چند منٹ ٹھہر کر ایک سو ایک اشرفی حضور والا نے ولیہدای کشور ہند کو کھڑے ہوکر نذر کی ولیہدای کشور ہند نے نذر پر ہاتھ رکھدیا صاحب ایجنٹ بہادر کے ایما سے ہر ایک سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی نذر کی ولیہدای کشور ہند نے اوپر بھی ہاتھ رکھکر معاف فرمائی اوسی دن شام کو پانچ بجے ملاقات بازدید ولیہدای کشور ہند قرار پائی چنانچہ قریب لب شاہراہ چار سرداران مفصلۂ ذیل بنابر استقبال ولیہدای کشور ہند گئے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب ولیہد۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ پھر سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی نذر کی وہ نذر ہاتھ رکھکر معاف ہوئیں پھر ولیہدای کشور ہند نے میو کالج اجمیر دیکھکر انعام دیا سرکار والا بارہ بجے دن کے ملاقات کرکے درگاہ میں گئے خدام وغیرہ کو مبلغ سہ صد روپیہ نقد و پنج روپیہ انعام دیا۔ بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر سنہ صدر سرکار دارالخیر اجمیر سے روانہ ہوکر فائر ٹونک ہوئے سلامی توپ عمل میں آئی۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور سنہ مذبور صاحب ایجنٹ بہادر وارد ٹونک ہوئے۔ پیشوائی نہیں ہوئی گیارہ فیر سلامی کے سر ہوئے۔ بتاریخ بست وششم ماہ نومبر سنہ صدر سرکار والا بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر رنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ نومبر سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر جانب موضع بروفی گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ دسمبر سنہ مذبور واپس ٹونک آئے۔ بتاریخ دہم ماہ دسمبر سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات سرکار والا نظر باغ میں تشریف لائے

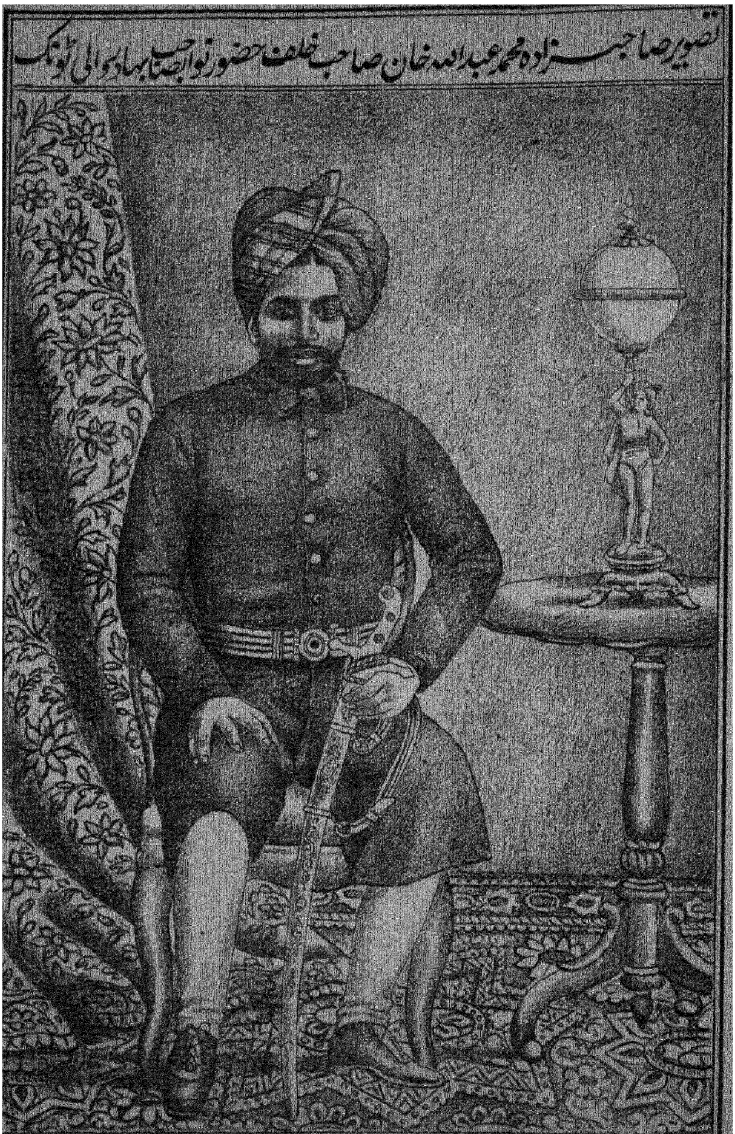
تصویر صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب خلف حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

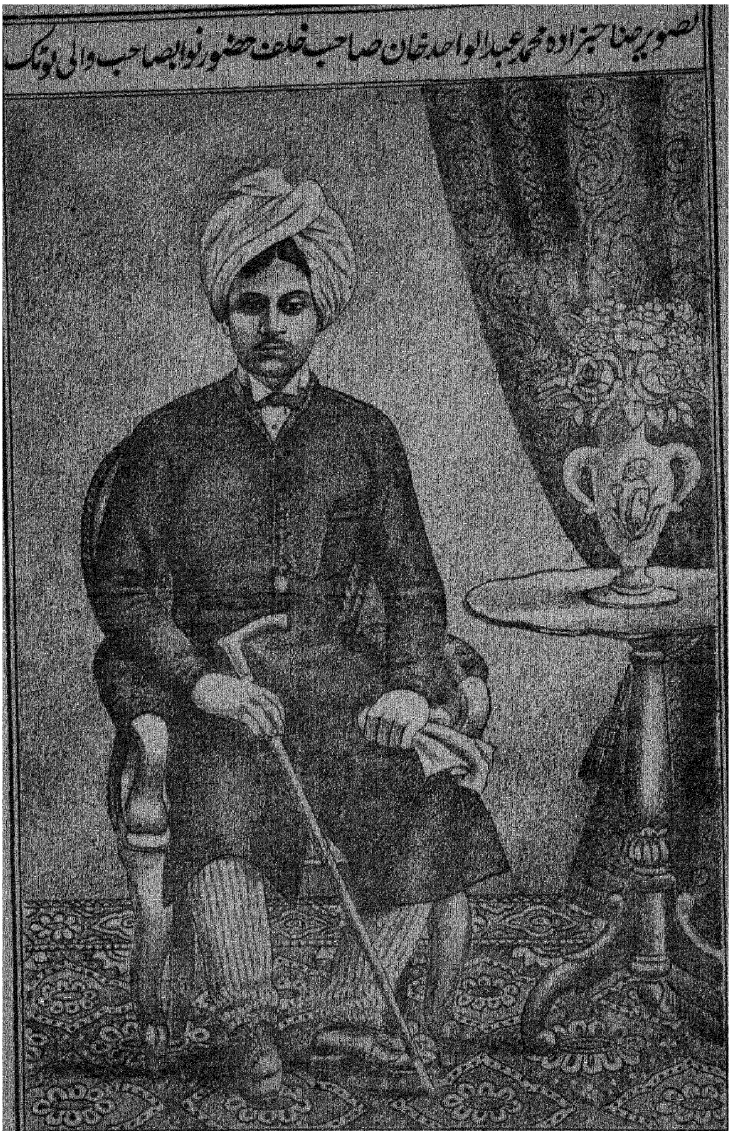


تصویر صاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب بہادر خلف حضور نواب صاحب جہانگیر والی ریاست ٹونک دام اقبالہ



تصویر صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب خلف حضور نواب سعادت یار خان والی ٹونک




تصویر نما جہزادہ محمد عبدالواحد خان صاحب خلف حضور نواب صاحب والی ٹونک

اسی سنہ بڑودہ بمبئی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ دسمبر سرکار والا بتقریب شکار موضع دیوان کو تشریف لے گئے دیوان سے بھوپکھور محمد گڈھ ہوتے ہوئے ملیگڈھ کو تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء واپس ٹونک تشریف لائے۔ بتاریخ سوم ماہ جنوری صاحب اجنٹ بہادر مع یک یورپین کے دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر مع یورپین سرکار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ ہفتم ماہ جنوری سنہ صدر ساڑھے بجے صبح کے بتقریب دورہ صاحب اجنٹ بہادر پڑاوہ علاقۂ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ چہارم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۶ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر سرکار والا مع نائب صاحب بہادر بنگلہ پر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر واسطے ملاقات دربار کے نظر باغ مین تشریف لائے سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سردار نہ تھا۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذبور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو تشریف لے گئے بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور چشن سالگرہ ملکۂ معظمہ بمرض وقوع آیا دربار معمولی ہوکر برخاست ہوا۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مئی سنہ صدر چشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بصد تزک واحتشام بمرض ظہور آیا دربار ہوکر برخاست ہوا رسوم معمولی ادا ہوئین۔ بتاریخ سی ام ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے آخر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مین مسیح الدولہ امجاد الملک سلطان الشعرا مولوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر مظفر جنگ نے انتقال کیا۔ اسی سال مین ملک الشعرا لسان الملک سید حافظ محمد حسین صاحب مسہل نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جون سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر دیولی تشریف لے گئے۔ بتاریخ بیست وہم ماہ مذبور سنہ صدر راؤ ٹکا رنگ جاگیردار دنگاری جو بغرض تیرتھ گئے تھے واردِ ٹونک ہوئے باغ رامانند بال چندمین ٹھہرے حضور مین اطلاع ہونے پر ایک بگھی پرکیوسے تعین کی گئی اور چندی دی گئی۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور سنہ صدر سید سعید الدین احمد صاحب تحصیلدار ی قصبہ ڈونگلہ پر گئے نیابت ڈیرہ پر مقرر ہوئے بتاریخ بست ودوم ماہ مرقوم الصدر سنہ صدر احمد اللہ خان خلف فیض اللہ خان ابن عبد اللہ خان ملازم جودہپور دیولی سے فائز ٹونک ہوئے فیروز باغ کی کوٹھی مین ٹھہرائے گئے چونکہ عبد اللہ خان مرحوم جد احمد اللہ خان کا مکان عہد فیروزی مین ہی خان مذکور فیروز باغ سے اپنے مکان پر جاکر فروکش ہوئے ریاست سے ایک بگھی اور روفراش مقرر ہوگئے اور دو وقتہ کھانا باورچیخانہ سے مقرر ہوگیا اور سامان پلنگ وغیرہ توشک خانہ سرکاری سے بہیجا گیا۔ اسی تاریخ

جشن جوبلی ملکہ معظمہ ہوا حسب معمول دربار وغیرہ ہوکر برخاست ہوا بتاریخ بست سوم ماہ مطور احمد اللہ خان سلام کو پیشگاہ حضور مین حاضر ہوئے سات روپیہ نذر کئے اور دو روپیہ اونکے بھائی محمد سعید خان نے نذر کئے جو قبول ہوئے سرکار نے تعظیم دی اور اسی تاریخ مہاراجہ اوندکار سنگھ جاگیردار دودنگاری سرکار مین بغرض سلام آئے۔ سرکار نے سروقد تعظیم دی مہاراجہ نے ایک اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نچھاور کئے۔ سرکار والا نے وقت رخصت سروقد تعظیم دی۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ جون سنہ صدر احمد اللہ خان بغرض رخصت حاضر دربار ہوئے۔ سرکار سے ایک تانگہ عنایت فرمایا گیا اور بروقت روانگی خان مذکور نے ملازمان سرکار سی کو حسب تفصیل ذیل انعام دیا فرمایش چوبدار ۱۲ روپیہ چپراسی کہار کوچبان فیلبان۔ بتاریخ چہارم ماہ جولائی سنہ صدر مہاراجہ اوندکار سنگھ کو سرکار والا سے خلعت بدست حافظ محمد یوسف جمعدار بھیجا گیا۔ مہاراجہ ہمایان چار اسم اسپ یک گردنی اسپ مہاراجہ دودنگاری نے وقت رخصت ہرکاران وکہاران وغیرہ کو ۵ پنج شاہی انعام دئے۔ بتاریخ چہارم ماہ ستمبر ۱۸۹۵ء صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذبور سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنگلہ پر بغرض ملاقات صاحب بہادر تشریف لے گئے بعد ملاقات وہان سے بغرض تقسیم پارچہ متعاجان سابوان متہرا کی کوٹھی پر مع صاحب ایجنٹ بہادر تشریف لائے بعد تقسیم پارچہ حضور انور واپس نظر باغ آئے اور صاحب بہادر بنگلہ پر گئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ ستمبر سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ نوزدہم ستمبر صاحب ایجنٹ بہادر جیپور گئے جیپور مین دو روز قیام کرکے پھر واپس آئے حضور انور صاحب بہادر مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ ستمبر صاحب ایجنٹ بہادر دیولی گئے۔ بتاریخ دوم ماہ اکتوبر سنہ مذبور صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے واپس آئے۔ بتاریخ سوم اکتوبر صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین تشریف لائے تخمیناً رہا۔ بتاریخ دہم اکتوبر سنہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر دیولی کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذبور صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے بتاریخ بیجدہم ماہ مذکور حضور انور بنگلہ پر صاحب ایجنٹ بہادر کی ملاقات کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ یکم محرم الحرام ۱۳۱۵ھ سنہ ۱۳۱۵ ہجری روز پنجشنبہ مولوی احمد نور خانصاحب خوشنویس عربی ساکن رامپور نے اس جہان بے قیاد سے کوچ کیا رحمۃ اللہ علیہ ماہ و تاریخ وفات ۱۳۱۵ھ بتاریخ مقتم ماہ صفر سنہ ۱۳۱۵ ہجری صاحبزادہ محمد ادریس خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ایوبخان صاحب صابر نے اس جہان فانی سے رحلت کی۔ بماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ ہجری صاحبزادہ امیر اللہ خان خلف صاحبزادہ بخشی صالح محمد خان نے انتقال کیا۔ اسی ماہ و سال مین صاحبزادہ امداد اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد غلام قادر خان مرحوم رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے اسی سال مین

صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ عبداللہ خان صاحب بہلی نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔
بتاریخ خامز دہم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳ مولوی محمد حسن خانصاحب خلف الصدق بیان خان رسالہ دار مرحوم نے بامراض چند
در چند انتقال کیا۔ اسی سال مین بشکوی صاحبزادہ عبدالمجید خان خلف صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب فرزند تولد ہوا تطعۂ تاریخ
ولادت باسعادت یہ ہے ؎ گشت مولود چو فرزند ہمایون اقبال ؎ ساعتے بود حمید و خوش و بدیع زمان
فکر تاریخ جو کردم آبرو از چرخ برین ؎ ملہم غیب بگفت۔ اختر امید جہان ۱۳۱۵ھ۔ اسی سال مین صاحبزادہ محمد خانصاحب
حضور کے مامون نے موضع فلکا۔ اج مین باغ نو احداث فرمایا چنانچہ محمد ابراہیم خان رمز نے یہ قطعۂ تاریخ بصنعت بلیغ جسکے اعداد
سے سمت بکرمی ظاہر ہوتے ہین لکھا ؎

چون محمد خان بہادر امیر اعلی بساخت	گلشن نو غیرت باغ ارم رشک بہار	تا تفے گفتا بمن ای رمز در صنع بلیغ	از پئے تاریخ سالش۔ باغ۔ گفتم دلکا

حروف مادہ ب ا غ
اعداد حروف مادہ بلفظ یمن دو یک ہزار

اعداد بالا کے عدد پہر بلفظون مین۔ چہار۔ شش۔ دہ۔ بست۔ پنج۔ ہفت۔ یک۔ دو صد
حروف بالا کے عدد ہندسون مین۔ ۲۰۹ ۔ ۶۰۰ ۔ ۹ ۔ ۴۶۲ ۔ ۵۵ ۔ ۸۵ ۔ ۳۰ ۔ ۱۰۴
کل میزان۔ سمت ۱۹۵۴ بکرمی۔

۱۳۱۵ ہجری مین جو بہمد وکالت نواب محمد سلیمان خان اسد لکھنوی واقع چھاونی سیمور خرابی مقدمۂ محمود خان بازدار
و مقتولی پھمنا باگری ڈاکو ساکن موضع محمود اعلاقہ کوروائی۔ نیو ہارچ صاحب بہادر اجنٹ ریاست بھوپال کے ذہن مین یہ
بات سما گئی کہ محمود خان تھانہ دار ضرور مرتکب خطا ہے بعد ازان تحریرات مرۃً بعد اُخریٰ وکیل صاحب موصوف حسب اجازت
جناب وزارت مآب بہادر باتفاقیہ بخیال درستی و تدبیر منضمۂ مذکور بالا صدر علیقدر مین تشریف لائے۔ لیکن اتفاقات تقدیر و
شدنی امر اسکو کہتے ہین کہ فیمابین راے حضرت وزیر اعظم بہادر و وکیل صاحب کے اختلاف واقع ہوا اور سیر دربار
کچھ گفتگو تیز رنجش انگیز ہوگئی کہ جسکی وجہ سے جناب نائب صاحب بہادر کو بھی ملال گذرا اور وکیل صاحب نے مقام وکالت پر
جانے سے انکار کیا۔ مگر اسکے دوسرے روز حسب ایماے حضور نواب صاحب بہادر وکیل صاحب کو بصداق الام فوق الادب

سیہور جاتا ہی پڑا بعد ازاں بحکم سرکار والا افتخار الشعرا اعتبار الملک وکیل اپیل مقدمۂ مذکور مامور فرمائے گئے اور بنسبت وکیل صاحب سیہور۔ حکم بندگان عالی یوں صادر ہوا کہ بمقدمۂ مرقوم الصدر شریک سید افتخار حسین رہیں چنانچہ وکیل صاحب بموجب حکم حضور انور دام اقبالہٗ بتاریخ سوم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۶ء مطابق دہم ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۵ ہجری بروز عید الاضحیٰ فائز اندور ہوئے اور تا امکان ہر امر مین سید افتخار حسین کو مدد دی اور ہنگام ملاقات کالون صاحب بہادر کہ حسب منظوری نواب صاحب بہادر باجرت اپیل مقدمہ مذکور اٹھارہ ہزار روپیہ پر مامور ہو کر اندور آئے تھے خلاصۂ کیفیت مقدمۂ تہانہ دار ندکور جناب کالون صاحب بہادر کے ذہن نشین کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے فتحیابی و سرسبزی اپیل بعرض ظہور آئی بعد ازاں وکیل صاحب بعد رہائی محمود خان تہانہ دار وغیرہ بخیال وجوہات چند و چند بخدمت حضرت وزیر اعظم اطلاع دیکر سیہور سے ٹونک مین آگئے اور سید حیدر حسین صاحب وکیل سیہور مقرر ہوئے۔ لیکن حضور انور دام اقبالہ نے از راہ قدر دانی و قدیم نوازی وکیل صاحب کو ٹھہرالیا اور یہ وعدہ فرمایا کہ سنہ ۱۸۹۲ء مین جوانکے بطور شاہرہ مبلغ چالیس روپیہ جیب خاص سے مامور ہوئے تھے بدستور سابق مقرر ہو جائین گے۔ وکیل صاحب خاص عرضداشت و متوسل حضور والا ہین۔ بتاریخ بستم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۵ ہجری مطابق پانزدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء سید افتخار حسین صاحب مخطر کو حضور انور سے خطاب بفصلۂ ذیل عطا ہوا اور حضور والا نے براہ قدر دانی و قدر افزائی حضرت مخطر کو اپنا مشیر شعر و سخن قرار دیا چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہٖ درج ذیل ہے۔ سیادت و شرافت انتساب فضائل و شمائل آب سید افتخار حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ بواد یدحسن لیاقت و سخن گوئی تمہاری کے حضور ما بدولت شعر و سخن مین تم سے مشورہ فرماتے ہین لہذا ازراہ مزید مراحم و تفضلات و نظر قدر افزائی و توجہات بخطاب (افتخار الشعرا فخر الملک) تمکو ممتاز و ممتاز فرمایا جاتا ہے چاہئے کہ یہ پروانۂ ہذا کو سنداً اپنے پاس رکھو فقط بستم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۵ ہجری مطابق پانزدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء بموجب حکم حضور دام اقبالہ زبانی شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ بقلم فیض احمد امید و فتر الانشا حضوری دربار ٹونک۔ بتاریخ بست و دوم دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے اور اسی تاریخ براہ جیپور سرونج کو صاحب اجنٹ بہادر قریب بارہ بجے کے روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کلو جمعدار و کلیان بخش سپاہی مع خریطۂ رئیس الور بطلب حضور انور بتقریب شادی رئیس فائز ٹونک ہوئے چندی یومیہ ریاست سے مقرر ہوئی پہر خریطہ جوابی دیکر رخصت کیا گیا۔ ہنگام رخصت سرکار سے یہ خلعت دیا گیا سنہ ۹۷ء۔

بنام کلو جمعدار سہ			بنام کلیان بخش سپاہی سہ		
دستار یک	سیدیک	نقد	دستار یک	دوپٹہ یک	نقد
۵ھ	۴ھ	۹ھ	۶	۴ھ	۵ھ

بتاریخ پنجم ماہ جنوری ۱۸۹۵ء نواب حافظ قلیچ خان رئیس محمد گڈہ مع بیگم خود ٹونک مین آئے چندی یومیہ مقرر ہوئی بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر نوابصاحب موصوف بنا بر ملاقات حضور والا نظر باغ مین آئے حضور انور نے تالاب فرش مشابعت کی نوابصاحب نے مع ہمراہیان خود نذر کی نوابصاحب نے ایک دینار دس روپیہ اور مامون نوابصاحب نے پانچ روپیہ کلدار اور قلعدار محمد گڈہ نے دو روپیہ اور میر منشی نے دو روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ مذبور نواب صاحب موصوف بنا بر رخصت سرکار مین آئے بدین تفصیل خلعت دیا گیا

نواب صاحب لنگشی — اہل خانہ نوابصاحب — مامون نواب صاحب — میر منشی قلعدار — مصاحب نواب صاحب —

لما یلیہ — ۱۳ — ۵ — ۵ — ۵ — ۵

اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک مین فائز ہوئے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنگلہ پر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ مذکور سرکار بغرض ملاقات صاحب کلان بہادر کہ جو بمقام چورو پرگنہ علیگڈہ قیام پذیر تھے علیگڈہ روانہ ہوئے اور علیگڈہ مین پہونچکر بعد تناول خاصہ چورو تشریف لے گئے اور ہمراہی مین نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ تھین اور ہمرکاب یہ سردار ان مفصلۂ ذیل تھے۔ نائب الریاست صاحب بہادر صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ صاحبزادۂ عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ صاحبزادۂ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب وصاحبزادہ ہدایت اللہ خانصاحب وصاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب وصاحبزادہ محمد سعادتعلیخان صاحب وصاحبزادہ محمد عبداللہ خانصاحب وصاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب پسران حضور پرنور۔ بتاریخ پانزدہم ماہ جنوری حضور نے چورو مین قیام فرماکر دوہرن شکار کئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر کا چورو مین پیش خیمہ آیا۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبکلان بہادر تشریف لائے پیشوائی معمولی عمل مین آئی اور بعد ملاقات صاحب کلان صاحب بہادر رجانب اونیارہ تشریف لے گئے بعد ازان حضور انور کو وہ آملی پر تشریف فرما ہوئے چہار روز تک حضور والا مشغول شکار رہے اسی مقام پر معتمدان اندرگڈہ آئے سرکار سے چندی اور خلعت دیا گیا۔

معتمدان — ۵ — ۵ — ۵ — ۵

چوبدار و ہرکارہ۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور حضور والا علی گڈہ مین تشریف لائے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور حضور انور فائز ٹونک ہوئے۔ بہیم جی پاسبان ریاست جودہپور باطلاع ولادت فرزند رئیس جودہپور ٹونک مین آیا چندی دی گئی صاحب اجنٹ بہادر بتاریخ ششم فروری سنہ صدر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے حسب دستور

سلامی سرہوئی پیشوائی معمولی عمل مین آئی - بتاریخ نہم فروری سنہ صدر حضور انور بنگلہ پر صاحب بہادر کی ملاقات کو تشریف لے گئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے - بتاریخ بستم ماہ فروری واپس دیولی گئے - بتاریخ ہشتم ماہ مارچ صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک مین آئے سلامی ہوئی پیشوائی نہین ہوئی - بتاریخ یازدہم ماہ مارچ جیل کو دیکھا - بتاریخ چہاردہم ماہ مارچ سنہ مذکور حضور بنابر ملاقات بنگلہ پر تشریف لے گئے بتاریخ بست و نہم ماہ شوال ۱۳۱۵ ہجری مطابق بست و سوم مارچ ۱۸۹۸ء صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شہر پیشگاہ حضور انور روام اقبالہ سے بعہدۂ نظامت علیگڈہ علاقۂ ریاست ٹونک ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بمضمون درج ذیل ہے - عزیز القدر سعادت نشان صاحبزادہ محمد شیر علیخان طالعہ - بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - بوا وید ہوشیاری و لیاقت ذاتی و اطاعت و فرمانبرداری پیشگاہ حضور ما بدولت سے تمکو بشاہرہ سو روپیہ ماہوار بعہدۂ نظامت پرگنہ علیگڈہ معزز و مامور فرمایا گیا چاہیے کہ جلد علیگڈہ مین پہونچکر محمد آصف خان ناظم سے حسب شرحہ چارج نظامت پرگنہ مذکورہ لیکر کام نظامت کا بستعدی و ہوشیاری انجام دیتے رہو اور اپنی کارروائی سے ہمیشہ حضور ما بدولت کو رضامند و خوش رکھو - اور آبادی پرگنہ مین کوشش بلیغ کرکے افزونی لگان پرگنہ کو ہر وقت پیش نظر رکھو کہ جسکی وجہ سے پرگنہ آباد ہوکر لگان مین روز بروز افزونی ہوتی رہے اور چوری و ڈکیتی و سرقت مویشی و رہزنی اور دیگر امور ناجائز کا پرگنہ مین ایسا انتظام کیا جائے کہ جس سے رعایا اسرکار یکو امنیت حاصل ہو اور زوار و گیر محرمان و بدسعاشان من کامل سرگرمی رہے کہ جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سزائے قانونی سے وہ شخص محفوظ نہ رہے اور جو کوئی اپنا دکھہ درد عرض کرے اوسکا تصفیہ بنظر براحقاق حق عمل مین آئے اور تاریخ لینے چارج سے تمکو تنخواہ مقررہ یکجا بقید ۲۹ شوال ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہ شاہانہ بقلم فیض احمد اہلمد دفتر دارالانشاء سرکار ٹونک - اور اسی تاریخ اعظم الامراوقار الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ عہدۂ نظامت مال پرگنہ ٹونک پر مامور فرمائے گئے - چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف بمضمون درج ذیل ہے - برادر یکجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز وافر تمیز اعظم الامراوقار الملک صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ طال عمرہ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - تمنے روز ماموری سے تا ایندم با طاعت و فرمانبرداری حضور ما بدولت خدمات ریاست بعوضہ اپنے کو بستعدی و لیاقت ذاتی بعمدیت تمام انجام دیکر طبیعت فیض طویت ما بدولت و اقبال کو کارکردگی مستدانہ سے خوش رکھا لہذا بوا وید ہوشیاری و ستعدی و کارکردگی

پیشگاہ حضور مابدولت سے تمکو بشاہرہ دو سو روپیہ ماہوار کہ جو پہلے سے ملتے تھے بعہدہ نظامت مال پرگنہ ٹونک مامور فرمایا گیا اور محکمۂ نزول بھی بدستور تمہاری سپردگی و تحتی مین رہا۔ چاہیے کہ محمد صدیق خان بہادر ولیر جنگ سے چارج نظامت کا حسب قاعدہ لیکر کام نظامت کا باستعدی و ہوشیاری آبادی کاشتکاران و افزونی آمدنی پرگنہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر باحسن وجوہ انجام دیتے رہو اور خوشنودی مزاج فیض امتزاج مابدولت و اقبال کو سرمایہ بہبودی اپنی کا تصور کرتے رہو اور ایسا بندوبست کرو کہ رعایا پرگنہ کی تم سے خوش و خورم رہے اور مقدمات مرجوعہ نظامت کا بنظر استحقاق حق فیصلہ واجبی کرتے رہو کہ حضور مابدولت کو داد رسی خلق اللہ ہر وقت ملحوظ خاطر رہے اور زر مال واجب سرکاری وقت مقررہ پر وصول ہوتا رہے اور تحصیلداران و گرداوران و پٹواریان کے کامون کی پوری نگرانی و سنبھال کیجاوے فقط ۲۹ شوال ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شاہنشاہ۔ اور اسی تاریخ ممتاز الامرا اعظم الملک جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیر جنگ پیشگاہ حضور انور سے عہدۂ نظامت پرگنہ سرونج علاقۂ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ صاحبزادہ صاحب موصوف بجنسہ درج ذیل ہے۔

برادر ریحان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیزوا فرتمیز ممتاز الامرا اعظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیر جنگ طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ چونکہ تمنے از ابتدا رسن شعور تا ایندم باطاعت و فرمانبرداری حضور مابدولت کا رضہ مات مفوضۂ ریاست متعلقۂ نظامت ٹونک کو باحسن وجوہ بعدیت تمام انجام دیکر سرمایۂ خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور مابدولت و اقبال حاصل کیا لہذا بواید لیاقت و ہوشیاری و کارکردگی تمہاری کے پیشگاہ مابدولت و اقبال سے تمکو بشاہرہ پانسو روپیہ ماہوار بعہدۂ نظامت پرگنۂ سرونج مامور فرمایا گیا۔ چاہیے کہ جلد پرگنۂ سرونج مین پہونچکر کار نظامت پرگنۂ مذکور کو باستعدی و ہوشیاری انجام دیتے رہو اور اپنی کارروائی مستندانہ سے ہمیشہ حضور مابدولت کو رضامند و خوش رکھو اور آبادی پرگنہ مین کوشش بلیغ کرکے افزونی پیداوار پرگنہ کو ہر وقت پیش نظر رکھو کہ جسکی وجہ سے پرگنہ آباد ہو کر لگان مین روز بروز افزونی ہوتی رہے اور چوری و ڈکیتی و سرقت مویشی و رہزنی و دیگر امور ناجائز کا پرگنہ مین ایسا انتظام کیا جاوے کہ جس سے رعایای سرکار کو امنیت حاصل ہو اور دار و گیر مجرمان و بدمعاشان مین سرگرمی رہے اور جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سزای قانونی سے ہرگز محفوظ نہ رہے تمہاری سعادت اور لیاقت سے پوری امید ہے کہ تم وہ کرو گے اور ہر ایک کا عذر سنو گے اور سب کام ایسے کرو گے کہ پرگنہ مین آبادی کی ترقی ہو اور دست بدست رہزنان سے رعایا کو پوری امنیت حاصل رہے اور جو

اپنا دکھہ درد عرض کرے اوسکا تصفیہ نظر باحقاق حق عمل مین آئے اور واضح رہے کہ سرو سیخ کے پرگنہ مین صدہا کھاتہ پیوت ہوگئے اور کاشتکار فرار ہوگئے ہین کاشتکاران قدیم وجدید کو علاقہ غیر سے بلا کر آباد کیا جائے اور پٹرت کھاتے آباد کئے جائین اس کام کو بہت سرگرمی اور اہتمام سے کیا جائے اور تین سو روپیہ جو اضافہ ہوے ہین وہ اوسوقت سے ملین گے کہ جب تم سرو سیخ پہونچکر کام نظامت کا انجام دوگے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۱۵ سنہ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ع بموجب حکم حضور انور دوام اقبالہ شافتہ۔ اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حنیف خان خلف اکبر شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ عہدہ نظامت سائرات پر پیشگاہ حضور والا سے مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے

عزیز القدر سعادت واقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان طال عمرہ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ بواید ہوشیاری ولیاقت ذاتی واطاعت وفرمانبرداری پیشگاہ حضور را بدولت سے تمکو بشاہرہ سو روپیہ ماہوار بعہدہ نظامت سائرات مقرر و مامور فرمایا گیا۔ چاہیے کہ سید عبدالرحمن ناظم سائرات سے حسب شرائط چارج نظامت لیکر خدمات مفوضہ اپنی کو بستعدی وہوشیاری ونگرانی انجام دیتے رہو اور چور ہریان وقانون گویان مامورہ نظامت ونیز دیگر کارکنان منصرم وگرداور وغیرہ کا خیال رہے کہ جسکی وجہ سے ان لوگون کو موقع دست اندازی کا نہ ملے اور مفاد مہ کاری کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر بانجام ہی کار مفوضہ بعدیت تمام کارگزاری اپنی سے خوشنودی مزاج اقدس حضور را بدولت حاصل کرتے رہو اور تاریخ لینے چارج سے تمکو تنخواہ یلیگی اور ہر سال دورہ پرگنہ صدر ودیگر پرگنات کا کیا جائے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ع بموجب حکم حضور انور شافتہ۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مارچ سنہ صدر حضور والا مع نائب صاحب بہادر وصاحب اجنٹ بہادر مدرسہ ریاست ہذا مین تشریف لے گئے اور طلبا مدرسہ کو انعام دیا۔ بتاریخ بست وششم ماہ مارچ صاحب اجنٹ بہادر حضور انور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ بست وہشتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر نے مع حضور انور ونائب صاحب بہادر بالقابہ والرشفاخانہ کو معائنہ فرمایا۔ بتاریخ بست ونہم ماہ مذکور وکیل جمالاواڑ پاٹن دربار کے سلام کو دربار مین حاضر ہوا اور پانچسو روپیہ نذر کئے۔ سرکار والا سے بالعوض خلعت یک صد روپیہ نقد وکیل مسطور کو عطا ہوا۔ بتاریخ سی ویکم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہادر سرکار انور کی ملاقات کو آئے اور بعد ملاقات راہی چاونی ڈیولی ہوئے۔ بتاریخ دہم ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر فائر ٹونک ہوکر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشابعت ومدارات وملاقات حسب معمول عمل مین آئی۔ بتاریخ یازدہم ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر نے شفاخانہ وچیلخانہ

وغیرہ معائنہ کیا۔ اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر حضور انور کی ملاقات کو نظر باغ میں تشریف لائے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مئی سنہ حمد صاحب اجنٹ بہادر رجھاونی دیولی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ غرہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۵ ہجری مطابق چہاردہم ماہ مئی جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہم بصد تزک و احتشام بمعرض ظہور آیا۔ اسی ایام میں بشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب و حقیقی اختر تولد ہوئی افتخار النساء بیگم نام رکھا گیا۔ افسوس اس دختر کا کم سنی میں انتقال ہوگیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مئی جشن سالگرہ ملکہ معظمہ نہایت دھوم دھام سے ہوا۔ بتاریخ دوم ماہ جون سنہ حضور دام اقبالہ مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر بسلطوت جنگ بقصد شکار بمقام آملی تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جون سنہ ۱۸۹۸ء سید محمد علی الدین احمد صاحب خلف اکبر فخیم الملک کپتان سید نورالدین احمد صاحب سرکار والا سے عہدہ سپرنٹنڈنٹی پولس پرگنہ نمامہیڑہ پر متعین ہوئے اور پانزدہم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء تک اپنی فرض منصبی کو بکمال دیانت و امانت انجام دیتے رہے بوجہ اتفاقی و نفاق باطنی منشی راجچند ناظم پرگنہ نمامہیڑہ حسب ایجای حضوری سید صاحب موصوف حاضر دربار دولت ہوئے اور اس نااتفاقی اور ناچاقی کی کیفیت آئندہ لکھی جائیگی۔ بتاریخ شانزدہم ماہ جون حافظ محتشم الدین تحصیلدار فیروزپور بغرض سلام دربار میں حاضر ہوئے پانچ روپیہ نذر کئے اور تحفے پیش کئے سرکار والا سے خلعت دوسو روپیہ کا مرحمت ہوا۔ بتاریخ سوم ماہ صفر سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق بیست و سوم ماہ جون سنہ ۱۸۹۸ء کپتان سید محمد پیشکار حضور والا سے عہدہ نظامت پرگنہ پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک پر امور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ خلاصہ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی کپتان سید محمد سلمہ اللہ۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ پیشگاہ حضور با بدولت و اقبال سے براہ پرورش و قدردانی تمکو سجای صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ بعہدہ نظامت پرگنہ پڑاوہ مامور فرمایا گیا چاہئے کہ بہت جلد پڑاوہ میں پہونچکر اور چارج نظامت کا حسب شرح لیکر کار متعلقہ اپنے کو بکمال مستعدی و عرق ریزی و ہوشیاری و دیانت داری انجام دیتے رہو اور رعایا پرگنہ پڑاوہ کو کارروائی منصفانہ اپنی سے رضامند و خوش رکھو اور جو کوئی بندگان خدا پر ظلم کرے اسکی دادرسی بعد تحقیقات کامل بلا رعایت احدے عمل میں لاتے رہو اور بخیال آبادی پرگنہ و افزونی لگان سرکاری حسب شرح دیہات متعلقہ نظامت پڑاوہ کا درج کرتے رہو جس قدر زمین پرتت ہو اسکی آبادی میں کوشش بلیغ کرکے افزونی لگان سرکاری کا ہر وقت خیال رکھو اور دار و گیر ساقان و بدمعاشان میں پوری پوری کوشش کرتے رہو اور زر بالوجہ سرکار بلا تامل قسط بقسط وار سے داخل خزینہ عامرہ ہوتا رہے اور کام مال کا بموجب تجویز بندوبست ہوتا رہے اوسکے خلاف نہو جو کہ پرگنہ پڑاوہ میں پہلے سے انتظام منوقی داران تھا اور زمیندران کا دستد

اون سے ہوتا تھا اب بھی اوسی طور سے ہوتا رہے کہ منوقی دار کسی زمیندار و آسامی پر بے قاعدہ کارروائی نہ کرنے پاوے اور کوئی کام پرگنہ کا کسی ماتحت کی رای پر چھوڑ کر غافل نہونا چاہیے بلکہ اوسکا سنبھال و معائنہ مستعدی و ہوشیاری کے ساتھ اپنی ذات خاص سے رکھنا چاہیے اور اگر کاشتکاران کیطرف سے ادای زر منوقی مین تادہندی و تمردی ہو اور وں لوگ نظامت سے امداد چاہین تو اون منوقی دار و نکو مناسب مدد دیجاوے اور جو کاشتکار بالکل نادار ہین اور نہ اونکی کوئی منوقی داری کر سکتا ہو ایسے کاشتکار کو کماد تقاوی کے دینے مین نظامت سے مدد دیجاوے۔ اور جو کہاتہ پرمت ہین اونکی آبادی مین بکوشش بلیغ ایسا انتظام کیجاوے کہ وہ کل کہاتہ آباد ہوجاوین اور واضح رہے کہ پرگنہ پڈاوہ مین بہت بڑا غدر زیادتی لگان کا تھا وہ غدر رفع کردیا گیا ہے اون لوگون سے روپیہ جو اب جمع تجویز ہوئی ہے حسب گشتہ بلا غدر وصول کرتے رہو فقط رقوم ۳ صفر ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۳ جون ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ بمشافہۂ بقلم محمد زمان خان محافظ دفتر۔ تاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ مطابق چہاردہم ماہ اگست ۱۸۹۸ء پیشگاہ حضور پرنور سے صاحبزادہ محمد صابر علیخان صاحب وکیل سرکار عہدۂ مجسٹریٹی درجۂ دوم پرگنہ سرونج علاقۂ ریاست ٹونک پر ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ خصوصیت نشان شرافت عنوان صاحبزادہ محمد صابر علیخان وکیل سرکار بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ بوادیحسن کارگزاری و امانت داری خدمات ریاست کہ جو آجتک یوم ملازمت سے بعہدہای مختلف تمنے انجام دیئے تقرری تمہاری اوپر عہدۂ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنہ سرونج بمانتخابی صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیر جنگ ناظم پرگنہ سرونج بدرما ہا مبلغ ایکسو پانچ روپیہ کی گئی ہے تمکو چاہیے کہ کار متعلقہ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنہ سرونج کو بہت ہوشیاری و مستعدی سے بدیانت و امانت انجام دو تاکہ آئندہ باعث بہبودی تمہاری کا متصور ہو اور تاریخ کارکردگی سے تنخواہ تمکو دیجاویگی فقط المرقوم ۲۵ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ کونسل۔ تاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق سیزدہم ماہ ستمبر ۱۸۹۸ء تقرری منشی رامچند ربعہدۂ نظامت پرگنہ نیماہیڑہ علاقۂ ریاست ٹونک عمل مین آئی چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے شرافت پناہ نجابت دستگاہ منشی رامچند ربعافیت باشند۔ چونکہ تمنے معتمدی میو کالج کی عرصہ تک مستعدی کے ساتھ انجام دی اور صدر مین بھی خزانہ و مال و جانچ کا کام خوش عنوانی کے ساتھ انجام دیا لہذا تمکو بوا دیدہ ہوشیاری و انجام دہی خدمات سابقہ بجای محمد افضل یار خان ناظم پرگنۂ نیماہیڑہ بمشاہرہ ماہانہ ۱۵۰ بعہدۂ نظامت مامور و معزز فرمایا گیا چاہیے کہ

بہت جلد یہ نظامت نیمایرہ پہونچکر اور محمد افضل رضا نے حسب سرشتہ چارج نظامت لیکر کارمتعلقۂ نظامت کو بمستعدی و ہوشیاری و دیانتداری و نگرانی کارروائی اہلکاران نظامت اس عمدگی سے انجام دیتے رہو کہ مزاج فیض امتزاج حضور رابہ دولت تمہاری کارکردگی سے خوش رہے اور دیہات متعلقۂ نظامت نیمایرہ کا حسب قانون مال و ہدایت مجریۂ سابقہ دورہ کرکے جو زمین پڑت ہے اوسکی آبادی کی باسلوبی اس غور سے کارروائی کیجاوے کہ آراضیات پڑت سرکاری بہت جلد آباد ہوجائین اور بابت ادای لگان سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زرلگان مقررہ قسطوار وصول ہوتا رہے۔ کسی کاشتکار کے ذمہ زر مالواجب سرکاری باقی نرہے اس کارروائی کو مقدم سمجھکر آبادی وافزونی مال واجب سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش کرتے رہو اور اپنے ماتحتون کی کارروائی جانچ دپرتال بموقع مناسب کرتے رہو۔ داروگیر سارقان و بدمعاشان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے محفوظ نہ رہکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین رعایا سرکاری پر منجانب اہلکاران نظامت و یا دیگر اشخاص کوئی قسم کا تشدد و بیجا زیادتی نہو اور اگر کسی کی جانب سے ایسا وقوع مین آوے تو تنبیہ کے استغاثہ کرنے پر نظر باحقاق فیصلہ واجبی بلا رعایت عمل مین لاتے رہو اور اگر کارنامہ نظامت کا خوش اسلوبی و مستعدی کے ساتھ انجام نہ دوگے تو تمہارے واسطے نتیجہ اچھا نہوگا۔ وبحالت انجام دہی کار متعلقہ خود باسلوبی تمام متوقع بہبودی و ترقی رہو اور رنگرافی میو کالج اجمیر کی تمہارے ذمہ کی گئی اوسکی بھی سنبھال کرتے رہو بقایای سنین ماضیہ مین پوری کوشش کیجاوے اور جو ۱۳۰۵ فصل مین پرگنین رقم باقی رہی ہے وہ بھی وصول کیجاوے جہانتک ممکن ہو پوری کوشش کیجاوے فقط المرقوم ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ ہجری م ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ و اجلالہٗ مشافہۃً بقلم کپتان رین رونالڈسن نویس دفتر وارالانشاء دربار ٹونک۔ اسی ایام مین اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل و جرنل فوج نے بوجہ پیرانہ سالی و عارض ہونے امراض چند و چند اپنے عہدہ ممبری و جنسیل سے دست بردار ہوکر حضور پرنور مین استعفا پیش کیا پیشگاہ حضور سے اونکی پیرانہ سالی پر خیال ہوکر استعفا منظور فرمایا گیا اور بلحاظ قدامت صاحبزادہ صاحب بہادر کی یکصد روپیہ ماہوار پنشن مقرر فرمائی گئی۔ اور بتاریخ یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ ہجری م ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ء عہدہ ممبری و جرنیلی صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر کو پیشگاہ حضور سے عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بخنبہ ورج ذیل ہے۔ برادر بیجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز دافر تمیز عمدۃ الامراء احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان

بہادر صفدر جنگ طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ تتمے روز تقرری سے بعہدۂ نظامت بعدالت شرع شریف کارمتعلقہ اپنے کو نہایت مستعدی و ہوشیاری سے نظر باحقاق حق انجام دیکر اپنی کارروائی مستعدانہ و انصافانہ سے بمنشہ طبیعت فیض طوبت حضور را بدولت کو خوش و رضامند رکھا لہذا بواید کارکردگی و ہوشیاری بجای اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ممبر جیشۂ فوج بعہدہ جرنیلی و ممبری فوج تمکو ماور و معزز فرمایا گیا چاہیے کہ صاحبزادۂ احمد یار خاں صاحب بہادر فتح جنگ سے چارج ممبری فوج و جرنیلی حسب شرحہ تلیکر کارسرکار متعلقہ اپنے کو بمستعدی و ہوشیاری انجام دیتے رہو اور تجدید شاہرہ خدمت مفوضہ عنقریب سے اطلاع دیجاویگی فقط۔ یکم جمادی الاول ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور مرشدنا و والدہ و جناب نواب اسمٰعیل خان بہادر مرحوم رئیس جاورہ بتقریب شادی تحذائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کہ جو دختر صاحبزادہ عبدالغفور خان خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قرار یاب ہوئی تھی بتاریخ سیزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء انگلش آباد عرف جاورہ سے مع برات داخل ٹونک ہوئین اور وہ برات صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب کے مکان مین ٹھہرائی گئی ریاست سے مدارات بعرض طور آئی پیشگاہ حضور لامع النور سے مولوی سید عبدالرحمٰن صاحب معتمم چندیخانہ بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۶ ہجری مطابق بست و نہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء عہدۂ نظامت پرگنہ علی گڈھ علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ فصل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت مآب شرافت انتساب سید عبدالرحمٰن مہتمم چندی خانہ بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ تتمے روز ملازمت سے خدمات مختلف ریاست کو بہوشیاری و مستعدی و دیانت داری کے ساتھ انجام دیکر اپنی کارروائی مستعدانہ و خیرخواہانہ سے مزاج فیض امتزاج حضور را بدولت کو خوش رکھا اس لئے بواید ہوشیاری و کارکردگی پیشگاہ حضور سے براہ پرورش و قدردانی تمکو بشاہرہ نو سو روپیہ بجائے صاحبزادہ شیر علیخان ناظم پرگنہ علیگڈھ بعہدۂ نظامت مامور فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد پرگنہ علیگڈھ مین پہونچکر اور چارج نظامت حسب سرشتہ لیکر کارسرکار متعلقہ نظامت کو بمستعدی و ہوشیاری و عرق ریزی و دیانت داری و نگرانی اہلکاران نظامت بعہدہ طور سے انجام دیتے رہو اور دیہات متعلقہ نظامت پرگنہ علیگڈھ کا حسب قانون مال و ہدایات مجریۂ سابقہ دورہ کرکے ہر ایک موضع کے متعلق جسقدر زمین ہے اوسکو دیکھو کہ اوسمین کسقدر ہزار عان کاشت کرتے ہین اور کسقدر پڑت ہے جو زمین پڑت ہو اوسکی آبادی مین بتدبیر مناسب اس طور سے کارروائی کیجاوے کہ وہ اراضیات سرکاری جلد آباد ہوجاوین اور بابت ادائے زرلگان سرکاری کہ جسکے ادا کرنے مین قسط پر بعض بعض کاشتکار عذر کرتے ہین ایسا انتظام

تصویر صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب خلف حضور نواب امیر الدولہ اسعاد جنگ آرکاٹ



کر دیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زرگان مقررہ بسطوار وصول ہوتا رہے کسی کاشتکار کے ذمہ زر مال واجب سرکاری باقی نرہے اس کارروائی کو لازم و مقدم سمجھکر آبادی پرگنہ وافزونی مال سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش کرتے رہو۔ داگیر سارقان و بدمعاشان و رہزنان کا کہ جنکے ظلم و تعدی سے مخلوق خدا کو نقصان پہونچتا رہتا ہو ایسا انتظام کامل رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتار ہوکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین اور ہر ایک معاملات متعلقہ نظامت مین بلحاظ ضابطہ مقررہ ہوشیاری سے کارروائی کرتے رہو اور رعایای سرکار پر منجانب اہلکاران نظامت و یا دیگر اشخاص کوئی قسم کا ظلم و بیجا زیادتی نہونے پاوے اگر کسی کی جانب سے ایسا وقوع مین آوے تو تشتیش کے استغاثہ پیش کرنے پر تحقیقات کامل تصفیہ واجبی بلا رعایت عمل مین لاتے رہو فقط

المرقوم ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ ۲۹ اکتوبر ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ مشافہۃً بقلم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی۔ ملاحظہ شد دستخط نائب صاحب بہادر۔ نواب اسمٰعیل خانصاحب مرحوم رئیس جاورہ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کہ جو دختر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان کے خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قرار یاب ہوئی تھی بتاریخ سیزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء گلشن آباد عزت جاورہ سے والدہ نواب مرحوم مع برات داخل ٹونک ہوئین اور صاحبزادہ ہدایت احمد خانصاحب کے مکان مین ٹھہرائی گئی ریاست سے مدارات بمعرض ظہور آئی۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء والدہ نوابصاحب مرحوم بعد انفراغ شادی جاورہ کو روانہ ہوئین۔ بتاریخ بست و سوم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء مطابق ۸ رجب ۱۳۱۶ھ صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سارات کو خطاب عطا ہوا چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ عزیز القدر سعادت و اقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سارات طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند چونکہ بمنظوری درخواست تمہاری کے تمکو بفور مراسم خسروانہ بخطاب احسن الامرا محسن الملک بہادر رفعت جنگ پیشگاہ حضور بابدولت سے ممتاز و متناز فرمایا گیا چاہئے کہ اس قدردانی و پرورش حضور انور کو ذریعۂ بہبودی خود سمجھکر پروانۂ ہذا سند اً اپنے پاس رکھو فقط ۸ رجب ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۸۹۸ء بشنبہ ناصیہ عرض عارض۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق بست و ششم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء حضور پرنور بجانب پرگنہ نیماہیڑہ روانہ ہوئے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمراہ تھین اور صاحبزادگان سفصل ذیل ہمرکاب تھے۔ صاحبزادہ عبدالحفیظ خان صاحب و صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب و صاحبزادہ عبدالواحد خانصاحب و صاحبزادہ سعادت علیخانصاحب صاحبزادگان حضور پرنور نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تنور جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ وغیرہ بتاریخ بست و ہفتم نومبر سنہ صدر حضور پرنور رسواری ریل پرگنہ نیماہیڑہ مین رونق افروز ہوئے سلامی بدستور سر ہوئی۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ نومبر مذکور

جملہ ملازمان و رعایا سرکاری نے نذرین پیش کیں حضور انور نے راؤ ہنوتہ کو سروقد تعظیم دی اور دربار میں نائب صاحب بہادر کے برابر بیٹھے۔ بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ صدر حضور انور نے جیل و شفا خانہ وغیرہ ملاحظہ فرما کر سات قیدی رہا کئے۔ بتاریخ ششم دسمبر صاحب اجنٹ بہادر نیا میڑہ میں داخل ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ مذبور حضور پر نور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ دسمبر صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ دسمبر بسواری ریل صاحب اجنٹ بہادر بیکانیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ دسمبر حضور پر نور بجانب ٹونک روانہ ہوئے اور قریب مغرب فائز وارد اجمیر ہوئے اور سیٹھان اجمیر کی کوٹھی پر ٹھہرے اور پانچ بجے صبح کے بنا بر زیارت درگاہ تشریف لے گئے اور خادمان درگاہ کو نقد ادی الماسے تقسیم کیا اور بتاریخ بست و ششم حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات پیچار صاحب اسسٹنٹ کمشنر اجمیر تشریف لے گئے وہاں سے حضور والا بنا بر تعزیت سیٹھان اجمیر کی کوٹھی پر تشریف لائے اور اسی روز اسسٹنٹ کمشنر اجمیر حضور والا کی ملاقات کو آئے اور کمشنر اجمیر دورہ پر تشریف لے گئے تھے اس لئے ملاقات نہیں ہوئی۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور حضور پر نور ٹونک میں داخل ہوئے سلامی سہ توپی ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۸۹۹ء صاحبزادہ محمد فنا صاحب شمشیر جنگ کو جاگیر حسب تنقیح فیل سرکار والا سے عطا ہوئی۔

سونوان خاص - محمد نگر مزرعہ سونوان - گوہر پورہ - بینڈواس - احمد نگر عرف جیو پورہ - عثمان پورہ - اسد پورہ

بتاریخ یازدہم ماہ جنوری ۱۸۹۹ء صاحب اجنٹ بہادر دیوالی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سرکار والا بنگلہ پر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذبور صاحب اجنٹ بہادر واسطے ملاقات حضور انور کے قصر باغ میں آئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ ۹۹ء گورنر جنرل راجپوتانہ مع میم صاحبہ وغیرہ داخل ٹونک ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ جنوری سنہ صدر صاحب کلان بہادر بنا بر ملاقات حضور پر نور نظر باغ میں تشریف لائے حسب معمول عطر و پان ہو کر دربار برخاست ہوا گیارہ بجے سرکار والا بنا بر ملاقات بازدید صاحب کلان بہادر تشریف لے گئے بعدہ دربار برخاست ہوا چار بجے صاحب کلان بہادر نے شفا خانہ و جیلخانہ و مدرسہ وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا طلبا رمدرسہ کو انعام دیا نائب صاحب بہادر بھی ہمراہ تھے شب کو بجانب حضور دعوت ہوئی اس دعوت میں حضور والا و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر و ولیعہد جنگ شریک تھے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جنوری ۱۸۹۹ء بقصد متصل علاقہ جیپور تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوم ماہ فروری ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ جات فائز ٹونک ہوئے اور سرکار سے ملاقات کو آئے حسب معمول عطر و پان ہوا پھر رخصت ہوئے بتاریخ ششم فروری

کپتان ہنگ ہستند صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک وارد ٹونک ہوے اور اسی تاریخ حضور انور سے ملاقات کی حضور والا بنا بر ملاقات صاحب موصوف تشریف لے گئے۔ بتاریخ نہم ماہ فروری صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوگئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ شوال ۱۳۱۶ھ مطابق چہارم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء سید محمد سعید الدین احمد صاحب کو بیشگاہ حضور انور سے پروانہ خوشنودی مزاج اقدس عطا ہوا جسکا نقل پروانہ بمجملہ درج ذیل ہے۔ سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد سعید الدین سلامت۔ بعد سلام مسنون واضح باد اوا نکہ حضور ما بدولت نے بدین خیال کہ تمہارے آباؤ اجداد نے ہمیشہ معزز عہدہ ہاے ریاست پر مامور رہکر نہایت دیانت و امانت سے کارہاے مفوضہ انجام دیے ابتداءً تمکو خواص اپنی خدمت میں مامور کیا گیا چنانچہ تم نے حسب خیال حضوری اپنے زمان ماموری کو ادسی دل آویز ثابت قدمی اور خیر آئینہ ہواخواہی کے ساتھ جیسا کہ حضور ما بدولت نے خیال فرمایا تھا۔ بسر کیا۔ اور بعد اسکے بوا دیدنوش افعالی و نیک خصالی تمکو خدمات تحصیلداری و سپرنٹنڈنٹی پولیس ریاست پر یکے بادیگرے مامور فرمایا جاکر کارہاے مفوضہ دیا گیا کہ اوسکو بھی تم نے پوری و بجمعی اور کامل اطمینان کے لائق انجام دیا اس آخر دورہ ماموری عہدہ سپرنٹنڈنٹی پولیس نظامت نیمایہیڑہ میں جو الزام حصول اجرنا جائز موقوفہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند بمقدمہ خزانہ موضع آرنودہ منجانب راجچندر ناظم تیمنی بدیہ پورمتا رہ بقی مرسلہ ۱۵ نومبر ۱۸۹۸ء پیدا لگایا تھا اوسکی تحقیقات بیشگاہ حضور ما بدولت سے بتقریر کمیشن فرمائی گئی تو ثابت ہوا کہ تم ویسے ہی نیک کردار ہو جیسا کہ حضور ما بدولت نے تمکو تصور فرمایا تھا اور تمہارا اس عزت الزام استعمال ما بہ الاحتیاط کے بدنما داغ سے بالکل کورا اور صاف ہے۔ نظر بران بیشگاہ حضور ما بدولت سے یہ پروانہ بتضمن خوشنودی مزاج تمکو مرحمت ہوتا ہے کہ بطور سند برأت اپنے پاس رکھو اور ہمیشہ اپنے معزز اکابر کے نوشتہ طریقوں اور واجب الاعزاز اصول کی پابندی مدنظر رکھکر اپنی عمر کو زمانہ ۱۱ امور واجب الحقارت سے محفوظ گزارو انتہا المرقوم ۲۱ ر شوال ۱۳۱۶ھ مطابق ۴ مارچ ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ مشافہۃً بقلم کرپا نرائن روزنامچہ نویس دفتر دارالانشاء = ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو منشی راجچندر صاحب ناظم نیمایہیڑہ نے بذریعہ تار برقی حضور انور دام اقبالہم کو یہ اطلاع دی کہ قبضہ آرنودہ میں سی بہاگیرتہہ کے کان میں بڑا خزانہ نکلا مگر سید بدالدین پولس سپرنٹنڈنٹ و عبد اللہ خان کوتوال نے تین سو پچاس روپیہ رشوت کے لیکر تمام دولت کو پوشیدہ کر دیا اور بہاگیرتہہ ایک حصہ دولت کے نکلنے اور صاف ۳۵ رشوت کے دینے کا مقر ہوا اس مقدمہ نے نہایت طول پکڑا اور آپس میں نہایت ناچاقی ہوئی بعد تحقیقات جو نتیجہ برآمد ہوا اور جسپر عدالت نے حکم نافذ کیا اوسکی نقل درج ذیل ہے۔ حکم ہوا کہ ملزم نمبر ۱ و ۲ و ۳ دروجہ عدم اثبات وجود خزانہ و حصول اجرنا جائز جرم دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند سے بیقصور طلب برأت بلا جواب بری کیے جاویں اور مال محصلہ ناظم نیمایہیڑہ حسب افراد مشمولہ مثل فیصلہ واپس ذاتی مصدقہ عدالت کو بعد اخذ

رسیدات ضابطہ واپس دیا جاکر جملہ اسامیان موجودہ کو رخصت کیا جائے۔ اور مسمی نگ جی ساکن بڑولی گماشتہ کامکان جسکو ظالم نے بلاوجہ مقفل کر رکھا ہے بعد دئے جانے اوسکے ذاتی مال شناختہ کے کھلوا دیا جائے اور بہ ترتیب یادداشت اظہارات گواہان مشمولہ مثل عزیز اللہ خان تھانہ دار زیر دفعہ (۱۰۹) مجموعہ تعزیرات ہند بحیثیت مجرمیت طلب کیا جاکر تحقیقات ضابطہ عمل میں آوے اور تجویز بہ نسبت منشی رامچند رناظم نیمار ہیڑہ زیر دفعہ (۳۲۷) مجموعہ تعزیرات ہند مرضی ومنشائی اعلی حضرت حضور انور دام اقبالہم پر منحصر رکھی جائے۔ تجویز ہذا بمجوزۂ عدالت کمیشن مع مثل مقدمہ بنا بر صدور حکم پیشگاہ حضور انور دام اقبالہم میں پیش ہوئے از پیشگاہ حضور انور دام اقبالہم۔ حکم ہوا کہ۔

تجویز کمیشن بابت برأت بہادر تہہ و سید سعد الدین و عبد اللہ خان و روجہ عدم اثبات جرائم متعلق الذات و واپسی مال مستحصلۂ ظالم بہ اشخاص مستحقین منظور ہے۔ نسبت رامچند رناظم کہ اوس نے اس عمدۂ نظامت کا کام ابتدا ترکیا تھا اور اس سے پہلے کوئی ایسی خدمات مالی و فوجداری انجام نہیں دی تھی و نیز وہ مسلات قانونی سے محض ناواقف ہے پیشگاہ حضور را بدولت سے اسی قدر کافی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی خدمت سے علحدہ کیا جاکر عہدۂ سابقہ معتمدی میو کالج اجمیر پر بھیجدیا جائے۔ لہذا بنقل افزائی مشمولہ مثل ہذا بنقل حکم و بنقل تجویز بنا بر تفویض مستحقین مال بعد اخذ رسیدات ضابطہ پاس افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادۂ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ کونسل مرسل ہو مثل مقدمہ نمبری (۱۰۳) مرجوعہ ۶ اپریل مرتبہ نظامت واپس کیجاوے اور مثل عدالت کمیشن نمبر باقیات سے خارج ہوکر داخل دفتر ہو۔ فقط المرقوم ۱۶ شوال ۱۳۱۶ھجری مطابق ۲۷ فروری ۱۸۹۹ء۔ دستخط نائب صاحب بہادر۔

بتاریخ بست و دوم ماہ شوال المکرم مطابق دوم ماہ مارچ سنہ حصد عقد نکاح مسماۃ فخر النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد نور الدین خان خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خانصاحب مرحوم و مغفور باصاحبزادہ محمد عبد اللہ خان خلف حضور انور دام اقبالہم بمہر نعدادی یک لاکھ روپیہ مؤجل بمعرض ظہور آیا۔ بتاریخ بستم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مارچ حضور پر نور بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے شام کو صاحب ایجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ مارچ صاحب ایجنٹ بہادر دیولی گئے۔ بتاریخ دہم ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھجری مطابق بست و سوم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء پیشگاہ حضور انور سے افتخار الشعراء اعتبار الملک سید محمد افتخار حسین صاحب ضلع عہدۂ نظامت برگنہ نیمار ہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بخط درج ذیل ہے۔ سیادت و شرافت انتساب

فضائل دستگاہ عطوفت مآب افتخار الشعرا اعتبار الملک سید افتخار حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ پیشگاہ حضور باہر دولت سے بواید ہوشیاری وکارکردگی ولیاقت ذاتی کہ جو تمنے سابق ازین بعہدہ وکالت در ریذیڈنسی میواڑ و نیز ریذیڈنسی راجستان کارسرکار نہایت ہوشیاری و دیانت داری سے باظہار لیاقت ذاتی و خیرخواہانہ عمدہ طور پر انجام دیکر اپنی کارکردگی خیرخواہانہ سے ہمیشہ مزاج فیض امتزاج حضور باہر دولت کو خوش و رضامند رکھا تمکو بعہدہ نظامت پرگنہ نیماہیڑہ بشاہرہ ایک سو روپیہ ماہوار مستمر و مستانر فرمایا گیا چاہیئے کہ بہت جلد بنظامت نیماہیڑہ پہونچکر اور حسب گذشتہ چارج لیکر کار متعلقہ نظامت کو بستعدی و ہوشیاری و دیانت داری و نگرانی کارروائی املکاران نظامت اسی اسلوبی سے انجام دیتے رہو کہ مزاج فیض امتزاج حضور باہر دولت تمہاری کارکردگی سے خوش رہے علاوہ ازین دیہات متعلقہ نظامت نیماہیڑہ کے حسب قانون مال و ہدایات مجریہ کاربند ہو اور دورہ کرکے جو زمین پڑت ہے اوسکے آباد ہونے کی باسلوبی اس طور کارروائی کیجاوے کہ اراضیات پڑت سرکاری جلد آباد ہو جائے اور بابت ادای لگان سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زرلگان مقررہ قسطوار محصول ہوکر داخل خزینہ ہوتا رہے کسی کاشتکار کے ذمہ زرمال واجب سرکاری باقی نرہے اس کارروائی کو مقدم سمجھکر آبادی دیہات وافزونی مال واجب سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش بلیغ کرتے رہو اور اپنے ماتحتون کی کارروائی کو بہ موقع مناسب جانچ و پڑتال کرتے رہو پولیس کی پوری نگرانی رہے کہ کسی بندگان خدا پر زیادتی نہ کرے دار و گیر سارقان و بدمعاشان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے محفوظ نہ رہکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین رعایا سرکاری پر بمخالفت اہل کاران نظامت و دیگر اشخاص کوئی قسم کا تشدد و بیجا زیادتی نہو اور اگر کسی کی جانب سے ہو تو تحقیقات کے استغاثہ کرنے پر نظر باحقاق حق فیصلہ واجبی بلا رعایت عمل مین لاتے رہو اور تنخواہ عہدہ نظامت تاریخ لینے چارج سے تمکو ملیگی فقط المرقوم ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق ۲۴ مارچ ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور پرنور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ۔ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و ایس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل بقلم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی۔ بتاریخ بیست و ہم ماہ اپریل ۱۸۹۹ء صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنگلہ پر بنابر ملاقات تشریف لے گئے۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر حضور پرنور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے اور اسی تاریخ ٹونک سے دیولی واپس گئے بتاریخ سوم مئی ۱۸۹۹ء جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بصد تزک و احتشام

بعرض وقوع آیا۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مئی جشن سالگرہ ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند بعرض ظہور آیا۔ بتاریخ ستم ماہ جون ۱۸۹۹ء عیسوی حضور پرنور مع صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وصاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب علیگڈھ علاقۂ ریاست تشریف لے گئے قریب گیارہ بجے رات کے فائر علی گڈھ ہوئے بتاریخ بست ویکم ماہ جون بعد تناول خاصہ بموضع دیولی تشریف لے گئے وہان سے نو بجے واپس تشریف لائے اسی تاریخ مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغہ حسرات ٹونک سے آکر شرف ملازمت اقدس ہوئے۔ بتاریخ بست ودوم ماہ جون ۱۸۹۹ء حضور پرنور بسواری خیل بموضع کرواڑیہ تشریف لے گئے اور ہمراہی مین صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب وصاحبزادہ سعادت علیخانصاحب وصاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب وصاحبزادہ عبداللہ خانصاحب فرزند حضور پرنور دام اقبالہ وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وصاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب ومرزا محمد علیخانصاحب ممبر کونسل پسر نسبت ہمراہیان حضور حسب حکم ہوا کہ آملی جائین پہر دوسرا سوار آیا کہ علیگڈھ ہین اور خود بدولت نے آملی مین قیام فرمایا۔ بتاریخ بست وسوم ماہ جون حضور انور انتظام رکبت شکار وغیرہ کرکے واپس علیگڈھ تشریف لائے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ جون حضور نے دربار فرمایا بعد برخاست دربار روانفراغ نماز وغیرہ آرام فرمایا۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ جون علیگڈھ سے روانہ ہوکر مع الخیر داخل ٹونک ہوئے اور اسی تاریخ نوبجے گھاٹ دریاے بناس مین کشتی غرق ہوئی سرکار والا بخیر وخشاشر سنتے ہی فوراً دریاے بناس پر تشریف لے گئے مگر شیت ایزدی سے کیا چارہ عجب کشتی ارمی کوئی تدبیر نہ بن پڑی کچھ آدمی صحیح سالم نکلے باقی غرق ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ جولائی ۱۸۹۹ء مخاطب سرکار والا حکیم موسیٰ رضا خلف حکیم علی حسن صاحب امروہوی حسب الطلب مہاراجا اندرگڈھ مع چوبدار بھیجے گئے دو روپیہ روز چندی اندرگڈھ سے تا واپسی ملتے رہے بعد صحت راجہ موصوف واپس آئے مہاراجہ اندرگڈھ نے خلعت بدین تفصیل دیا۔

خلعت حکیم صاحب

دوشالہ سیدلپودار یک دستار چکن کمخواب یک سیلہ یک پیرہن یک تہبند نصف تہمان یک سیلہ یک لیکن یک نقد کلدار ماہ

خلعت چوبدار

دستار جامدانی پرتھان یک نقد کلدار یکراس پارچہ جامہ یک دستار یک پیرہن یک تہبند یک سیلہ یک لیکن یک نقد کلدار ماہ

بتاریخ چہاردہم ماہ جولائی صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائر ٹونک ہوئے سلامی ہوئی پیشوائی نہین ہوئی۔ بتاریخ نوزدہم ماہ جولائی حضور پرنور بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات سرکار والا نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ بائیسزدہم ماہ مذکور شفاخانہ کو دیکھا۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مزبور مدرسہ کو

معائنہ کیا۔ بتاریخ بستم ماہ مرقوم الصدر سیٹھ امید مل جی ساہوکار اجمیر ٹونک آئے سید احمد نائب بخشی الملک مع چہ سوار اور ایک ہرکارہ سواری بگھی پیشوائی کو گئے اور انکو لاکر اونکی کوٹھی مین جو ٹونک مین واقع ہے پہنچایا سیٹھ جی کے واسطے ایک بگھی ریاست سے بنا برسواری مقرر ہوئی۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور سیٹھ جی بغرض سلام دربار مین حاضر ہوئے ایک اشرفی پانچ روپیہ نذر کئے اور سری مل نے ایک اشرفی پانچ روپیہ نذر کئے اور اسی تاریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب داخل ٹونک ہوئے حافظ محمد یوسف میر منشی کے مکان مین ٹھہرائے گئے چندی دربار سے ایکوقت دی گئی۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض سلام سرکار رین آئے دس روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ غرہ ماہ اگست ۱۸۹۹ء صاحب ایجنٹ بہادر دیولی گئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ ششم ماہ مذبور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض رخصت سرکار مین آئے سرکار سے رخصتانہ بموض خلعت بمبلغ پانصد روپیہ نقد اور ایک فیل ماوہ عنایت ہوئی بتاریخ دہم ماہ اگست ۱۸۹۹ء سید سعید الدین احمد صاحب بمزید پرورش وقدردانی افسر کارخانہ جات بشمول بگھی خانہ ونرتہ خانہ وفیلخانہ واصطبل خاص وغیرہ مقرر ہوئے بتاریخ چہاردہم ماہ اگست سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر بنا بر ملاقات نظر باغ مین آئے سرکار والا نے بوجہ ناسازی مزاج استقبال نہ فرمایا۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف براہ جیپور بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء احمد اللہ خان پسر فیض اللہ خان حاضر دربار ہوئے دربار نے براہ قدردانی تعلیم دی خان مذکور نے پانچ روپیہ نذر کئے اور دو روپیہ نچھاور کئے بتاریخ بست وہفتم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ ہجری مطابق چہارم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء پیشگاہ حضور سے مولوی سید عبد الرحمن صاحب ناظم پرگنہ علیگڈھ عہدۂ نظامت سائرات پر ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد عبد الرحمن ناظم پرگنہ علیگڈھ بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ جو کہ تجھے قبل ازین کارہ کار متعلقہ نظامت سائرات کو نہایت ہوشیاری وستعدی ودیانت داری سے انجام دیکر مزاج فیض امتزاج حضور ما بدولت کو اپنے حسن تدبیر ودیرینہ چاکری خیر خواہانہ سے خوش رکھا لہذا بوا دیہ ہوشیاری وکارکردگی پیشگاہ حضور ما بدولت سے تمہارا تبادلہ از نظامت علیگڈھ بعہدۂ نظامت سائرات فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد حاضر صدر ٹونک ہوکر اور صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ ناظم سائرات سے چارج نظامت حسب شرائط تسلیم کار متعلقۂ خود کو بکمال ہوشیاری ودیانت انجام دیتے رہو اور چوہدریان نظامت وناکہ داران وغیرہ کا ایسا انتظام رکھو کہ کسی کارکن کو کوئی موقع تغلب کرنے رقم سرکاری کا نہ ملے اور کارروائی

عملہ نظامت و نیز منصرم سائر کی وقتاً فوقتاً جانچ و پڑتال کرتے رہو کہ اسمین ہر نوع اسلوبی کا سر کار منظور ہے فقط المرقوم ۲۷ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ مطابق چہارم اکتوبر ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شبنۂ ناصیہ عرضداشت افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ - سی - ایس - آئی نائب الریاست و وایس پریزیڈنٹ کونسل مقرر فرمایا احمد اہلمد دفتر دارالانشاء دربار ٹونک - اور اسی تاریخ پیشگاہ حضور سے صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر کو عہدۂ نظامت عدالت دیوانی عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے - عزیز القدر سعادت و اقبال نشان احسن الامرا محسن الملک صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ ناظم سائرات طول عمرہ - بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - تقنے مدت ایک سال پانچ ماہ تک خدمات نظامت سائرات ریاست کو پسندیدہ طریق سے انجام دیا ہے لیکن چونکہ مولوی عبد الرحمن ناظم سابق سائرات نے قحط سالی ۱۸۹۷ء مین علاوہ اپنی خدمت مفوضہ کے امور انتظامی قحط سالی مین کافی مدد دی تھی اور اب شدت ایزدی پھر وہی موقع انتظام ضروریات قحط سالی درپیش ہے اس لئے مولوی عبد الرحمن کا تبادلہ نظامت سائرات پر مناسب متصور ہو کر تمہارا تبادلہ از راہ وفور عنایت و انشراح خاطر بعہدہ نظامت عدالت دیوانی فرمایا گیا چاہیے کہ مولوی عبد الرحمن کو کہ جنکی تقرری بعہدۂ نظامت سائرات فرمائی گئی ہے چارج نظامت کا دیکر اور چارج نظامت عدالت دیوانی حسب گذشتہ نائب ناظم عدالت دیوانی سے لیکر کار سرکار متعلقہ نظامت دیوانی کو بہوشیاری و استعدی بہ پابندی ضوابط مقررہ انجام دیتے رہو اور جو مقدمات کہ پہلے سے زیر تحقیقات ہین و یا آئندہ دائر ہون انکی تکمیل باضابطہ کیا کر بعد تحقیقات کامل و سماعت عذرات فریقین مقدمہ بروئداد محققہ نظر باحقاق حق تصفیہ مقدمات عمل مین لاکر مورد تحسین و آفرین کرتے رہو فقط ۲۷ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ ہجری مطابق ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور شبنۂ ناصیہ عرضداشت نائب صاحب بہادر - اور اسی تاریخ پیشگاہ حضور سے حکیم عبد المجید ناظم عدالت دیوانی کو عہدۂ نظامت پرگنہ علیگڈھ پر مامور فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے - شرافت انتساب حکیم عبد المجید ناظم عدالت دیوانی بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد پیشگاہ حضور را بدولت سے بوا دیہ ہوشیاری و کارکردگی و دیرینہ چاکری از نظامت عدالت دیوانی تمہارا تبادلہ بعہدۂ نظامت پرگنہ علیگڈھ فرمایا گیا - چاہیے کہ بہت جلد پرگنہ علیگڈھ مین پہنچکر اور مولوی عبد الرحمن ناظم سے چارج نظامت کا حسب گذشتہ لیکر کار نظامت متعلقہ خود کو بکمال ہوشیاری و سرگرمی و دیانت داری انجام دیتے رہو اور بموجب ہدایات مجریہ صیغۂ مال پرگنہ علی گڈھ کا دورہ کر کے حالت کاشتکاران و آراضی فرروعہ و غیر فرروعہ کو دیکھو اور جو آراضی قابل زراعت پڑتہ ہو اسکی

آبادی کا بتدبیر مناسب ایسا انتظام کرو کہ جسکی وجہ سے اراضی پڑت آباد ہو جائے پرگنہ سرکاری مین افزونی واقع ہو اور معاملات متعلقہ مال مین بموجب دستور العمل مال کارروائی کرتے رہو۔ کارروائی عملۂ نظامت کی جانچ پڑتال وقتاً فوقتاً کرتے رہو اور رعایا پرگنہ علیگڈھ کو اپنی کارروائی انصافانہ سے ہمیشہ مضامند خوش رکھو۔ کہ مخلوق خدا کا خوش و رضامند رکھنا باعث خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور رہا بدولت ہو اور اگر کسی اہلکار نظامت وغیرہ کیجانب سے کسی پر بیجا تشدد و زیادتی وقوع مین آوے تو اوسکی مظلوم کی داد خواہ ہونے پر بعد تحقیقات کامل بلا رعایت فیصلہ دو بھی کرتے رہو اور جو لوگ اہزن و بدمعاش پرگنہ مین موجود ہون اونکی گرفتاری کا ایسا انتظام رکھو کہ وہ لوگ گرفتار ہو کر اپنے کردار بد کی سزا پاتے رہین اور چونکہ یہ وقت قحط سالی کا ہے رعایای پرگنہ کے ساتھ ایسا برتاؤ رکھو کہ وہ لوگ پریشان نہو کر باطمینان اپنی بسر کرین۔ اور چوکیداران دیہات کو بنظر گشت و گرداوری کہ جسکی وجہ سے سارقان باشندگان دیہات کو نقصان پہنچانے سے خائف رہین بتاکید وقتاً فوقتاً ہدایت کرتے رہو فقط ۲۷ جمادی الاول ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء شنبہ تاصیہ عرضداشت نائب صاحب بہادر۔ بتاریخ پنجم اکتوبر ۱۸۹۹ء نرائن داس مالک کارخانہ پنج پنبہ واقعہ نیامہیڑہ کو خلعت سرکار والا سے عطا ہوا دوشالہ یک۔ سیلہ یک۔ دستار سفید یک۔ تھان چکن۔ نرائن داس مذکور نے گیارہ روپیہ نذر کے جو قبول ہوئے۔ اسی تاریخ محمد سلیمان خان عرف اچھے صاحب بھوپال سے بنا بر شادی خود کہ دختر شیخ محمد نذیر نائب سے قرار یاب ہوئی تھی فائز ٹونک ہوئے اور سرکارین بغرض سلام مع ہمراہیان خود حاضر ہوئے بعد سلام نذرین پیش کین۔

محمد سلیمان	مولوی عبدالہادی خان قاری	لطیف اللہ خان	مولوی ظہور علی احمد
ایک اشرفی نذر پانچ روپیہ نچھاور	صدر	صدر	صدر

سرکار سے چندی دی گئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ اکتوبر محمد سلیمان خان نے سرکار کی دعوت کی حضور نے دعوت کو کہ طریقہ سنت ہی منظور کیا اور مبلغ چار صد روپیہ نقد بطور رخصتانہ سرکار سے محمد سلیمان خان کو دیا گیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ اکتوبر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر حضور پرنور بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے شام کو صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور تشریف لائے۔ بتاریخ بستم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو واپس گئے۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر سنہ مذکور صاحب ایجنٹ ولیجٹن کو پسر سنہ صاحب بہادر کشنر محمد سالی فائز ٹونک ہوئے سرکار والا شام کو بغرض ملاقات بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ یازدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر مع صاحب

کمشنر قحط سالی بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ میں آئے اور اسی تاریخ کمشنر قحط سالی جودپور کو روانہ ہوئے اور صاحب ایجنٹ بہادر جانب دیولی گئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ نومبر ۱۸۹۹ء عبدالعزیز خان بارکزئی ساکن کوئٹہ بلوچستان بنا بر ملاقات سرکارین آئے ندر نہین پیش کی نشست معمولی ہوئی سرکار سے چندی یومیہ مقرر کی گئی تین سو روپیہ بطور رخصتانہ سرکار سے دیئے گئے پھر خان مرقوم الصدر نے صاحب ایجنٹ بہادر سے ملاقات کر کے اپنے وطن کی راہ لی - بتاریخ بست و ششم ماہ نومبر ۱۸۹۹ء فقیر محمد چوبدار منجانب رئیس محمد گڈہ مع خریطہ موسومہ حضور انور روام اقبالہم دربارۂ شرکت شادی دختر رئیس موصوف دربار مین حاضر ہوا سرکار سے چندی یومیہ مقرر کی گئی اور ہنگام رخصت تیس ۳۰ روپیہ اور ایک دستار اور ایک دوپٹہ چوبدار مذکور کو دیا گیا اور منجانب ریاست ہذا غلام غوث خان جاگیردار سرونج کو مع چہار صد ۴۰۰ روپیہ نقد و خریطہ بنام رئیس محمد گڈہ بھیجا گیا - بتاریخ ششم ماہ دسمبر سنہ مذکور لفٹنٹ ایل ایچ ہورڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر قحط سالی فائر ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے - بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ مذکور سٹر اسٹارڈ ایجر راج جیپور بغرض ملاقات حضور انور روام اقبالہم نظر باغ مین تشریف لائے نائب صاحب بہادر بالقاء اوسوقت دربار مین حاضر تھے اسی ایام مین عقد نکاح صاحبزادہ محمد ضیاء الدین خان خلف صاحبزادہ محمد نورالدین خان کا مسماۃ وحید الزمانی بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان مرحوم خلف صاحبزادہ محمد عبداللہ خانصاحب بمہر تعدادی پنجہزار روپیہ منعقد ہوا انمین دونون مین بمشکوی صاحبزادہ محمد خان خلف اکبر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانۂ نمبر دوم - دختر تولد ہوئی - اوس دختر بہ رچ عصمت کا نام رضیۃ النساء بیگم رکھا اسی زمانہ مین بمخانۂ خاکسار مولف فرزند تولد ہوا محمد علی نام رکھا - بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء صاحب ایجنٹ بہادر چھاؤنی دیولی سے فائر ٹونک ہوئے - مشایعت و سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور روام اقبالہم نظر باغ مین تشریف لائے مع سرداران و اہلکاران مفصلۂ ذیل موجود تھے - افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبیداللہ خان بہادر فیروز جنگ - سی - ایس - آئی - نائب الریاست و ولیس پریزیڈنٹ محکمۂ عالیہ کونسل - امیر الامرا امیر الملک - جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ - جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ - جناب صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ - جناب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ - جناب صاحبزادہ عبدالحمید خان - صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب مامون حضور انور روام اقبالہٗ - صاحبزادہ محمد لایق خان صاحبزادہ محمد عبداسمیع خان - صاحبزادہ عبدالوحید خان - صاحبزادہ عبدالتواب خان - صاحبزادہ عبدالمجید خان - صاحبزادہ محمد حنیف خان

تصویر صاحبزادہ محمد خان خلف اکبر نبیرہ صاحبزادہ حافظ احمد جلالپوری روضہ ان بہار کمپنان توپخانہ ریاست ٹونک



بہادر نصرت جنگ۔ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان۔ صاحبزادہ محمد امان خان۔ صاحبزادہ نظام علیخان۔ خانصاحب محمد نجف خان برادر نسل۔ بخشی الملک بہادر۔ سید احمد نائب بخشی الملک۔ مولوی عبدالرحمن سکرٹری۔ مرزا محمد زیب علیخانصاحب۔ فخرالزمان سخت خاص سید راشد حسین خانصاحب بعد رخصت بہادر بایں جاہ آمدہ

انخلی تاریخ بفرشام حضور والا نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ صاحبزادہ محمد یحیی خان بہادر مطلوب جنگ صاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ عبدالرحمان خان بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمود خان بہادر شہسوار جنگ و صاحبزادہ محمد خان مامون حضور بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے بعد اختتام کلام اشتیاق سرخط روبان عمل میں آکر دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ چہارم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء دربار کی جانب سے صاحب ایجنٹ بہادر کی دعوت ہوئی حضور والا و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ شریک دعوت تھے آتشبازی وغیرہ کا تماشا ہا گیارہ بجے رات کے جلسہ موقوف ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء صاحب ایجنٹ بہادر براہ موضع لوادر بوندی کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور چھوگالال پسر امرچند کو ریاست سے بتقریب نکتہ خلعت ہوا۔ دوشالہ یک۔ سیلہ یک۔ دستار یک۔ تھان جامدانی یک۔ اور نائب صاحب بہادر امرچند کے مکان پر تشریف لے گئے۔ چھوگالال نے گیارہ روپیہ نذر کئے جو نذر پر ہاتھ رکھکر معاف کئے گئے۔ بتاریخ پنجم فروری سنہ صدر ہمای تاجدار بیگم فائر ٹونک ہوئیں چندی وغیرہ نہیں دی گئی اور پیشوائی بھی نہیں ہوئی اپنی بہن نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ کے ہاں مہمان رہیں۔ بتاریخ ششم ماہ فروری سنہ صدر کپتان ایف ای ہنگ ہسنڈ صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک میں آئے پیشوائی نہیں ہوئی سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر رستم جنگ بنگلہ پر بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر کے تشریف لے گئے بتاریخ نہم فروری سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر بغرض ملاقات حضور انور نظر باغ میں تشریف لائے و بتاریخ دہم فروری سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر دیولی کو واپس گئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ چہاردہم فروری سنہ صدر سردار مہتاب سنگھ عرف شمس الدین خان جاگیردار علاقہ ریاست منڈی داخل ٹونک ہو کر نائب صاحب بہادر کے مکان پر ٹھہرے سرکار سے چندی مقرر ہوئی۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سنہ صدر ریاست سے جاگیردار مذکور کو سو روپیہ خرچ تا نہ دئے گئے حضور سے ملاقات نہیں ہوئی اسی تاریخ حضور والا نے بغرض ملاحظہ حال قحط زدگان رعایای نیماہیڑہ

وسرو بنج و جھڑہ ٹونک سے روانہ ہوکر بمقام کھیڑہ قیام فرمایا۔ تاریخ شانزدہم ماہ مذکور سنہ مذبور کھیڑہ سے روانہ ہوکر قریب انبہ علاقۂ جیپور پہونچے صاحب ایجنٹ بہادر نے مع دیگر صاحبان پیشوائی کی اور بگھی سے اوترکر حضور سے ہاتھ ملایا پھر بگھی مین سوار ہوگئے پھر قریب ساڑھے دس بجے کے دیولی پہونچے۔ اور بنگلہ ٹونک واقع دیولی مین قیام کیا نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد الیاس خان بکلاب حضور انور تھے دیولی کی فوج نے سلامی دی حضور نے پچاس روپیہ انعام فوج کو دیا۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور بعد رسم عطر و پان واپس تشریف لائے قریب تین بجے کے کرنیل نیروز صاحب کمان افسر و ایجنٹ ڈوگری صاحب ایجیٹن فوج دیولی برای ملاقات دربار تشریف لائے بعد رسم عطر و پان رخصت ہوئے قریب ساڑھے چار بجے کے حضور انور بنا بر ملاقات کرنیل موصوف تشریف لے گئے قریب پانچ بجے کے واپس تشریف لائے پھر حضور بعد ادائے نماز مغرب شب ہفتدہم فروری سنہ ۱۹ء کو دیولی سے نصیر آباد روانہ ہوئے دو بجے شب کے گوئیلہ پونچھے ڈاک بنگلہ مین قیام فرمایا گیا صبح کو ہنگام روانگی دس روپیہ تھانہ دار کو انعام دئے پھر دس بجے دن کے اسٹیشن نصیر آباد پونچھے اسٹیشن پر سلامی حضور کی ادا ہوئی وہین حضور انور نے خاصہ تناول فرمایا اسی اسٹیشن پر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانۂ نمبر اول و صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب آکر شرفیاب خدمت ہوئے گیارہ بجے دن کے حضور انور بسواری ریل نیما ہیڑہ کو روانہ ہوئے جسوقت ریل اسٹیشن چتوڑگڈہ پر پونچی سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل احتیاط نے تا قیام گاڑی ملاقات کی نائب صاحب بہادر بھی شریک ملاقات تھے پہر اسی وقت حضور انور ریل پر سوار ہوکر نیا ہیڑہ روانہ ہوئے اور بعد مغرب اسٹیشن نیا ہیڑہ پر داخل ہوئے پیشوائی حسب معمول عمل مین آئی۔ اور اسی سال سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین خانصاحب رحیم اللہ خان جاگیردار نے برض ذات الصدر اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ اور بماہ رجب سنہ ۱۳۱۳ھ مین جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب مامون حضور کی والدۂ ماجدہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی کوچ کیا۔ اسی ایام مین مولوی محمد عبدالصمد خان صاحب رشکی ہمشیرہ زادۂ مولوی محمد عبدالملک خان صاحب مرحوم نے باعراض چند روز چند انتقال کیا۔ تاریخ نوزدہم ماہ فروری سنہ ۱۹ء حضور انور نے مخزن خانہ کو ملاحظہ فرمایا نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب مظفر جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب رفعت جنگ

ناظم سائرت و ناظم نیمابیڑہ ہمرکاب تھے خط نہ دگان مین سے چار آدمیون کا کدا مدادی کام کے تعلق کئے گئے اور نسبت تالابہ نیمابیڑہ یہ حکم نافذ ہوا کہ کام اختتام کو پونچادیا جائے۔ اور قبل مغرب حضور انور خیمہ گاہ پر واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بستم فروری سنہ صدر دربار نے جیل کو ملاحظہ فرمایا سی ویک کس قیدی رہا کئے اور بعد ملاحظہ جیل اسی تاریخ دربار ہوا جمیع ملازمین و متوسلین و رعایا و برایا نے جمع ہوکر نذرین پیش کین و قبول ہوئین۔ بتاریخ بست و یکم فروری سنہ حضور انور نے نگرول کا معائنہ فرمایا وہان سے قریب دس بجے کے واپس تشریف لائے اور اسی تاریخ کپتان ایف ای ہنگ سنڈ صاحب بہادر اسسٹنٹ دیولی نیمابیڑہ مین داخل ہوئے نائب الریاست بہادر و ناظم نیمابیڑہ بہ ہست فارمتک استقبال کو گئے سلامی اتوا پہ ہوئین بتاریخ بست و دوم ماہ فروری سنہ صاحب اجنٹ بہادر و جیک صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر و کیفیڈ صاحب اسسٹنٹ اجنٹ بہادر و منار صاحب بہادر و ناظم نیمابیڑہ بغرض ملاحظہ محتاجخانہ و کارامدادی نگرول کو تشریف لے گئے اور بعد گیارہ بجے کے واپس تشریف لائے چار بجے شام کے حضور پرنور مع نائب صاحب بہادر صاحب اجنٹ بہادر کے فرودگاہ پر بنا بر ملاقات تشریف فرما ہوئے اور قریب ساڑھے سات بجے کے صاحب اجنٹ بہادر مع صاحبان مسبوق الوصف واسطے ملاقات حضور والا کے تشریف لائے صاحب اجنٹ بہادر ساڑھے گیارہ بجے کی ریل پر سوار ہوکر اودے پور تشریف لے گئے اور وہان سے دیولی گئے تو مین سلامی کی معمولی سر ہوئین بتاریخ بست و سوم ماہ فروری سنہ دربار نے شفاخانہ کو ملاحظہ فرمایا۔ بتاریخ بست و چارم ماہ فروری حضور انور کا روالا اقتدار موضع اونچہ تشریف لے گئے وہانکا کام ملاحظہ فرماکر بموضع باڑی بغرض شکار تشریف فرما ہوئے۔ نائب صاحب بہادر و ناظم نیمابیڑہ موضع اونچہ تک ہمرکاب گئے پھر وہان سے دربار کے ہمراہ صاحبان مفصلۂ ذیل ہوئے۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب مظفر جنگ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب رفعت جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب و صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب فرزندان حضور قریب شام سرکار والا واپس تشریف لائے کچھ شکار نہوا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ فروری دربار منعقد ہوا کاغذات پیش ہوئے اور محمد حسین خان جو مقام جاورہ سے آئے تھے بغرض سلام دربار مین حاضر ہوئے حضور انور سے بنظر میر ہوکر صلے اور سکے بعد ستیارام متصدی برام پور ملک اودہ و بہیرون سنگھ و پرتاب سنگھ مع خریطہ راوت ناتھ سنگھ کوٹھکانہ دار کانوڑ عاقبۂ میواڑ حاضر ہوئے نذرین پیش کین جو قبول ہوئین اور اسی تاریخ فیض احمد چوبدار جو جاورہ سے کچھ تحفے لایا تھا حاضر دربار ہوا سرکار سے چندی مقرر ہوگئی اور اسی تاریخ دربار ریل پر سوار ہوکر بطریق سیر نظام تشریف لے گئے اور سنہ کو بھی کھاپر قیام پذیر ہوئے چونکہ سیٹھ جی از حد بیمار تھے سلام کو حاضر نہو سکے حضور عیادت کو خود تشریف لے گئے۔ بالتفصیل نذرین پیش ہوئین

سیٹھ دیپ چند ایک اشرفی پانچ روپیہ۔ ملازمان سیٹھ ایک اشرفی ۱ھ اور علاوہ اسکے پانصد روپیہ سرکار کے پاؤن کے نیچے رکھے گئے جو قبول ہوئے طعام پختہ ساہوان رتلام کے ہان سے آتا تھا۔ تفصیل اسامی ہمراہیان حضوریہ ہے۔ جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر رفعت جنگ و صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب و کپتان سید محمد ناظم پڈاوہ و سید احمد نائب بختی الملک و حافظ محمد یعقوب داروغہ توشک خانہ حضوری و حافظ صفی اللہ خدمتگار۔ پھر اسٹیشن سے واپس نیما ہیڑہ آئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ فروری سیتارام معتمد بلرام پور کو خلعت حسب تفصیل ذیل دیا گیا۔ دوشالہ یک۔ پگڑی یک۔ سیدہ یک۔ نقد

۱۲۵ ماہ ۱۲۵ ۱۲۵

بعد عطای خلعت معلوم ہوا کہ یہ معتمد جعلی ہے چنانچہ اوسی وقت گرفتار کیا گیا۔ اوفیض احمد چوبدار جاورہ کو یہ رخصتانہ دیا گیا۔ چوبدار۔ کہار۔ ہرکارہ۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ فروری حضور نے دربار منعقد فرمایا استمرار داران پرگنہ نیما ہیڑہ حاضر ہوئے اور نذرین پیش کیں اور اسی تاریخ محمد حسین خان ساکن جاورہ کو سو روپیہ رخصتانہ عنایت کئے گئے۔ بتاریخ دوم ماہ مارچ سرکار والا موضع اونچہ کے تالاب پر بنا بر ملاحظہ نصب سنگ تشریف لے گئے ہمراہی ہین مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر و چیکب صاحب بہادر و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر رفعت جنگ و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و ناظم نیما ہیڑہ و سید وحید الدین پیشکار و امجد علی پیشکار و مرزا واجد علی بیگ وکیل۔ و نیز دیگر معززین ریاست تھے اور مسٹر ویکفیلڈ نے پتھر بنیادی بموجب حکم نصب کیا اور تالاب کا نام ویکفیلڈ ساگر رکھا اور وقت شام حضور انور نیما ہیڑہ مین تشریف لائے اور ناظم نیما ہیڑہ کو بدین تفصیل خلعت دیا۔ دوشالہ۔ سیلہ۔ تھان کمخواب۔ دستار۔ تھان جامدانی اسکے بعد حضور انور مع لشکر سواری ریل چیہڑہ کو روانہ ہوئے جسوقت ریل جاورہ کے اسٹیشن پر پونہچی صاحبزادہ شیر علیخان و صاحبزادہ اصغر علیخان پسران نواب محمد اسمعیل خان مرحوم رئیس جاورہ سلطان محمد خان سلام کیواسطے حاضر ہوئے جبتک ریل ٹھہری رہی وہ موجود رہے۔ بتاریخ سوم ماہ مارچ ۱۹ھ جسوقت ریل سیہور کے اسٹیشن پر پونہچی تو میجر جونسل صاحب کمانڈر فوج چھاونی سیہور بنا بر ملاقات حضور انور اسٹیشن پر آئے جبتک ریل ٹھہری رہی صاحب موصوف موجود رہے بتاریخ چہارم ماہ مارچ گیارہ بجے دن کے حضور پر نور فائز چیہڑہ ہوئے صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شہر ناظم چیہڑہ و پیشکار وغیرہ نے پیشوائی ادا کی اور سلامی سر ہوئی حضور پر نور قادری باغ مین فروکش ہوئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مارچ ۱۹ھ

ملکاران و معززین نے نذرین پیش کین قبول ہوئین - بتاریخ ہشتم دہم ماہ مارچ حضور انور بنابر شکار تشریف لے گئے ایک نیل اور تین نیل گای شکار ہوئین - بتاریخ دہم ماہ مارچ سرکار والا بجانب گوگو رشکار کیواسطے تشریف لے گئے ایک تیندوا شکار ہوا - اسی تاریخ لیڈی اسمتھ کی فتحیابی کی خبر پونہچی اس خوشی مین دربار منعقد ہوا اسیچ پر رہی گئی قیدی رہا ہوئے - بخدمت حضور ویسرای کشور ہند تار سرکار کیا دیا گیا - بتاریخ یازدہم ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مسٹر ویکفیلڈ صاحب افسر قحط سالی نیما ہیڑہ سے چہیڑہ مین آئے اور بنگلہ مین فروکش ہوے - بتاریخ دوازدہم صاحب موصوف بغرض ملاقات حضور انور قادری باغ مین تشریف لائے - بتاریخ چہاردہم ماہ مارچ دربار منعقد ہوا بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سرکار والا بنابر ملاقات مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور شام کو واپس آئے - بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور چند کاغذات ملاحظہ فرمائے اور صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شعر نا ظم رگینہ چہیڑہ کو خلعت تفصیل ذیل عطا فرمایا - سرپیچ - الای مروارید - دشالہ - شالی رومال - سیلہ - مندیل - کمخواب - چوغہ - نہان جامدانی

۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
جامہ	مرصع	نہ	دشالہ	شالی	سیلہ	چوغہ	نہان

علاوہ اسکے پانصد روپیہ دینے کا آئندہ حکم دیا - مولف نے یہ قطعۂ تاریخ عطائے خلعت کہا ؎

خلعت فاخرہ باشیر علیخان شرر	مرحمت گشت ز سرکار حضور انور	آبرو ماہ سال چو کردی مفہوم
لازم ایست بگو - خلعت اقبال لزوم	۱۳۱۷ھ	

اور اسی تقریب عطای خلعت مین مولف نے یہ اشعار کہے ؎

بہ لطف شیر علیخان زمان بیارائی	بہ بخش بزم ہمایون جہان بیارائی	بدوش پاک تو زیباست خلعت نواب
ہمیشہ قامت والا ازان بیارائی	چو آفتاب بمانی بخلق سایہ فگن	بہر بزم گہہ آسمان بیارائی
چو گل ز بادِ بہاران شگفتہ خاطر باش	بہ رنگ و بوی خوش بوستان بیارائی	چنان بجشنۂ شادی بسر بری اوقات
کہ عالمی گلِ زعفران بیارائی	اگر دل تو کند میل بزم افروزی	جہان بجام مے ارغوان بیارائی
وگر تو بر صفِ اعدا خدنگ اندازی	شکار گاہ بہ تیر و کمان بیارائی	ز سرپیچ ہیچ نماند بدہر آثارے
بہر و لطف جہان آنچنان بیارائی	ترا بجود و کرم آفریدہ رب عباد	بہ بذل ساحتِ کون و مکان بیارائی
ہزار سال ترا ایچنین مبارک باد	بہ لبس خاصۂ خلعت ہمچنان بیارائی	دعای عمر تو پیران دیر سال کنند

تو در بزم عیش بہ بخت جوان بیارائی	ہمین دعا بشب و روز آبرو سازد	بعیش و عشرت دائم جہان بیارائے	
تو در حفاظت حق باش و در حفاظت خود	جمیع خاطر و بستگان بیارائے		

اور اسی سال مین صاحبزادہ صاحب موصوف کے اہتمام سے پرگنہ چھپرہ مین سرای خوش قطعہ تعمیر ہوئی چنانچہ حوالنے یہ تواریخ تاریخ کہے ؎

کردہ بنا سرای عجب حضرت مشرر	واجب کند بجزای ہمین واجب الوجوب	چون فکر سال آبرو بنمود حاسقے	
برگفت۔ جا نفرح و زیبا سرای عجب خوب	۱۲		

شرر نے بنائی یہ طرفہ سرا	مسافر کو راحت ہوئی العجیب	ایضاً	عیش آبرو فکر تاریخ ہے
			یہ کہہ دو کہ جای عجیب و غریب ۱۲

بتاریخ بغتہ ہم ماہ مارچ جواہر مل کو بوجہ قائمی دکان بقصبہ چھپرہ خلعت دیا گیا۔ دوشالہ۔ پگڑی۔ سیلہ۔ دستار۔ جامدانی دو تھان اسی تاریخ قریب آٹھ بجے دن کے حضور انور ریل پر سوار ہوکر سرونج کو روانہ ہوئے اور تین بجے شب کے اسٹیشن باسودہ پر پہونچے صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب دلیر جنگ ناظم سرونج و پیشکار موجود تھے۔ بتاریخ بیجدہم نو بجے دن کے سرکار والا داخل سرونج ہوے۔ بتاریخ بستم ماہ مارچ دربار نے دربار منعقد فرمایا معززین راجگان پرگنہ مذکور نے نذرین پیش کین و مقبول ہوئین۔ بتاریخ بست و ہفتم سرکار والا نے کاغذات سنکر حکم مناسب صادر فرمائے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مارچ پھر دربار منعقد ہوا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ حضور پرنور بجانب ٹونک روانہ ہوئے۔ بتاریخ سی و یکم مارچ حضور انور داخل ٹونک ہوئے القواب سلامی سر ہوئین۔ بتاریخ بست و سوم ماہ اپریل سنہ ۱۹ چین بالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ بعد توزک و احتشام بعرض ظہور آیا۔ اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ٹونک آئے پیشوائی نہین ہوئی سلامی ہوئی حضور پرنور بنا بر ملاقات صاحب موصوف بنگلہ پر تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر کی دعوت بجانب دربار عمل مین آئی۔ بتاریخ بست و چہارم اپریل صاحب اجنٹ بہادر دربار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ بست و ششم اپریل صاحب اجنٹ بہادر نے خفا خانہ کو دیکھا بتاریخ بست و ہشتم ماہ اپریل صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو روانہ ہوئے۔ اور اسی سال مین شیخ کریم بخش میر سامان نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی کوچ کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

از دہر برفت میر سامان صدیف	تاریخ وفات او نوشتم سر دست	شد بہ نور دست و شش بد شوال	

از دہر شہ بقصر جنت بر نشست ۔ ای ابر وبے شک ۔ ضرائے فانی ۔ سامان حیات میر سامان بر بست

بتاریخ ہفتم ماہ مئی سنہ ۱۹۰۱ء سر ولیکفیلڈ صاحب بہادر بغرض ملاقات دربار نظر باغ مین آئے ۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور صاحبزادہ مقصود علیخان کہ جو ٹونک مین قیام پذیر تھے بتاریخ ملاقات دربار نظر باغ مین آئے اور دس روپیہ مندر کے چندی معمولی سرکار سے نظر ہوئی ۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ مئی سنہ صدر سر ولیکفیلڈ صاحب بہادر بتاریخ ملاقات دربار نظر باغ مین تشریف لائے اور اسی تاریخ اودیپور کو روانہ ہوئے ۔ بجای صاحب موصوف مسٹر ایل ایچ لفنٹ ایبٹ صاحب بہادر تشریف لائے اور بنگلہ پر فروکش ہوئے ۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور کپتان لفنٹ ایبٹ صاحب بہادر بغرض ملاقات دربار نظر باغ مین آئے ۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور جشن سالگرہ ملکہ معظمہ قیصر ہند منعقد ہوا دربار معمولی ہو کر برخاست ہوا ۔ بتاریخ یازدہم ماہ جون بوجہ اسکے کہ فوج بڑس انڈیا پر چڑھا یا مین داخل ہو گئی تعطیل ہوئی ۔ بتاریخ ہفتم ماہ جولائی لفنٹ ایبٹ صاحب بہادر بغرض ملاقات دربار نظر باغ مین تشریف لائے ۔ بتاریخ ہفتم ماہ اگست دربار نے عدالت دیوانی مین اجلاس فرمایا ۔ بتاریخ دہم ماہ اگست دربار ٹونک سے روانہ ہو کر قریب چار بجے دن کے سانگانیر کے اسٹیشن پر پہونچے اور مین فروکش ہوئے بعد ادای نماز عشا بسواری ریل نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ اگست حضور انور دربار نیچرا جمیر پہونچے سیٹھ امیدمل ۔ ہیمل موجود تھے امیدمل نے ایک اشرفی پانچ روپیہ اور سری مال نے پانچ روپیہ نذر کے حافظ محمد حسین برادر کلان منشی عبدالرحیم سکرٹری دربار نے حاضر ہو کر دو روپیہ نذر کے جو قبول ہوئے پھر حافظ محمد حسین سیوہان اجمیر کی جانب سے حضور کی دعوت ہوئی سرکار نے قریب نو بجے کے خاصہ تناول فرمایا ۔ دس بجے کے ٹرین پر سوار ہو کر نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے اور چھ بجے شام کے نیماہیڑہ کے اسٹیشن پر پہونچے پلیٹ فارم پر کپتان ایف ای ہنگ ہسند صاحب بہادر اجنٹ دیولی کہ جو ایکروز قبل نیماہیڑہ آگئے تھے اور افتخار الشعرا اعتبار الملک سید محمد افتخار حسین صاحب ناظم نیماہیڑہ وصاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیعہد جنگ ۔ ناظم سرونج کہ بوجب حکم دربار بغرض ملاقات آئے تھے وزیر دیگر معززین شہر موجود تھے حضور انور صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات کر کے بسواری گھوڑی نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے ۔ اول صاحب اجنٹ بہادر کو بنگلہ پر پہونچا کر حضور انور شہر مین تشریف لائے تعیش ہمراہیان حضور یہ ہے ۔ صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب وصاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب وصاحبزادہ عبداللہ خانصاحب فرزندان حضور پرنور وصاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب رفعت جنگ وصاحبزادہ محمد عبدالمجید خان صاحب وصاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ نازبردل ومنشی عبدالرحیم پرایوٹ سکرٹری دربار ورشید احمد نائب بخشی الملک ومحمد فصیح اللہ نائب میر منشی وغیرہم ۔ بتاریخ نیزدہم ماہ اگست سنہ ۱۹۰۱ء حضور انور بنگلہ پر صاحب اجنٹ کی ملاقات کو تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ٹرین پر سوار ہو کر روانہ دیولی ہوئے بتاریخ چہاردہم ماہ اگست سرکار والا مع جیکب صاحب بہادر و ناظم صاحب نیماہیڑہ بنابر معائنہ تالاب مانگرول تشریف لے گئے

اور قریب دس بجے کے واپس تشریف لائے۔ تاریخ یازدہم ماہ اگست حضور پرنور نے دربار منعقد فرما کر احکام نافذ فرمائے اسی تاریخ تارکونسل کا پونچا ڈیوک آف سیکسی کو برگ ایڈنبرگ وہ تہا پسر ملکہ معظمہ انتقال کر گیا پیشگاہ سرکار سے چار روز کی تعطیل تمام ریاست مین ہوئی اور ایک روز متصل رہی اور اکتیس ۳۱ ضرب توپ سہ پہر کو مین اور صاحب اجنٹ بہادر کے نام تار تعزیت کا دیا گیا اسی تاریخ صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر ۲ سمر ناظم پیرو سع کاغذات وصول باقی حسب الحکم حضوری حضور مین حاضر آئے۔ تاریخ ہفدہم ماہ اگست بعد آٹھ بجے دن کے حضور انور سع اجنٹ چیکب صاحب بہادر وناظم نیما پیرہ بغرض ملاحظہ تالاب موضع اونچہ تشریف لے گئے اسی تاریخ دربارہ انتقال وارتحال نواب نور محل صاحبہ والدی نواب حامد علیخان صاحب رئیس امپور تار بنابرادای رسم تعزیت دیا گیا اسی تاریخ ایک خاص نیما پیرہ مین پریس کہولا گیا اور حضور انور نے اوسکا نام اقتدار پریس رکہا۔ تاریخ بیستم ماہ مذکور حضور انور بسواری ریل ٹونک کو روانہ ہوئے تین بجے رات کے داخل دارالخیر اجمیر ہوکر سیٹہان اجمیر کی کوٹھی پر فروکش ہوئے تاریخ نوزدہم ماہ اگست حضور پرنور صاحب کلان بہادر کی ملاقات کو میو کالج کی کوٹھی پر تشریف لے گئے پہر رات کی ٹرین پر سوار ہوکر ٹونک روانہ ہوئے۔ اور تاریخ بستم ماہ اگست سنہ ۱۹ ع حضور لامع النور مع الخیر والعافیۃ ٹونک مین داخل ہوئے۔ الامان الحفیظ کی جاہی۔ واضح ہو کہ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مین ایک مخلوق قحط سالی سے تباہ وخراب ہوگئی۔ یہ گران سالی راجستان مین ایسی ہوئی ہے کہ شاید کسی اگلے زمانے مین کئی سو برس پہلے بعرض وقوع آئی ہوا ور جو قحط سالی سنہ ۱۹۲۵ بکرمی مین واقع ہوئی تہی اوسکو اس قحط سالی کا ایک ادنی حصہ تصور کرنا چاہیے کہ لاکہون آدمی اور جانور ضائع ہوگئے چنانچہ بروی نقشہ نتیجہ مردم شماری حال بمقابلہ سنہ ۱۹۰۱ ع آدمیون کی دارالریاست مین مع پرگنات استقدر کمی واقع ہوئی (۱۰۶۹۰۸) تہام ہندستان کے آدمیون کی کمی کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ریاست ہذا مین بجانب مصور انور دفتر محتاج خانہ جات وبابرانتظام قحط زدگان قائم ہوا اوسکے افسر جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب کرنیل فوج حضوری مقرر ہوئے اگر اسکے انتظامی کاغذات کی تشریح وتصریح اس موقع پر کیجائے تو ایک دفتر طول طویل ہوجائے مگر اس دفتر بے پایان کا صرف یہ قطرۂ مختصر خبر دیتا ہے کہ ہمارے حضور انور دام اقبالہ اور مہاراجہ جیپور کل راجستان مین نمبر اول رہے۔ چونکہ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب بعہدۂ اسسٹنٹی حضور وزیر اعظم بالقابہ وزیری سکرٹری چیریٹیل رلیف فنڈ منجانب برٹش گورنمنٹ حسب الحکم حضوری مقرر کئے گئے تہے اوسکے صلہ مین حضور سے بخطاب اعتبار الامارۃ الملک افسر جنگ معزز وممتاز فرمائے گئے انکی پیدائش کی تاریخ پہلے ۱۲۷۶ ہجری مین آچکی ہے یہ ابتدا سے ذہین وفہیم تہے چنانچہ ۱۹ برس کی عمر مین انہون نے بارگاہ حضوری سے شرف حاصل کرکے ترقی


تصویر صاحبزادہ محمد ہدایت احمد خاں صاحب اسسٹنٹ جنرل اشکر ریاست ٹونک صاحبزادہ اعتماد الدولہ شمشیر جنگ بہادر

آداب ریاست مین مہارت پیدا کی اور اشارہ بریں کی عمر مین علوم فارسی وعربی تحصیل کر چکے اور بلٹن کے آنریری کپتان مقرر کئے گئے بعدازان انہون نے پنج کے طور پر انگریزی بھی سیکھی ۱۳۱۵ھ کی عمر مین بایسای صاحب ایجنٹ بہادر چھاونی دیولی حال گورنمنٹ کی فوج مین قواعد وقوانین فوجی کا پاس حاصل کیا۔ ایک سال کپتان بلٹن رہکر پھر جملہ رسالہ جات کے کپتان مقرر کئے گئے آٹھ برس رسالہ جات کے کپتان رہے ۱۳۲۰ھ مین اسسٹنٹ جرنل کل فوج مقرر ہوے ۱۳۲۱ھ مین انہون نے بعہدہ اسسٹنٹی فوج کرنیل کا کام کرنا شروع کیا ۱۳۲۲ھ مین مستقل جرنیل کا کام کرنے لگے کچھ اصلی عہدہ اسسٹنٹی پر امور رہے بعدازان کرنیل فوج مقرر کئے گئے۔ انہون نے اپنی ہر طرح پر ترقی شہودی حضوری اور عہدون کی ترقی کے پروانجات ریاست سے حاصل کئے انکو یہ جملہ تعلیم علوم عربی و فارسی وانگریزی وتجربہ کاری حضور کے فیضان حاضری سے حاصل ہوئی ہے اور قواعد وقانون فوجی کی بابت حضور سے انپر پوری توجہ رہی ہے جسکے باعث سے یہ ایک بڑے تجربہ کار اہلکار شمار کئے جاتے ہین حضور عواطف شاہانہ وعنایات خسروانہ مثل انکے بزرگون کے ان پر ابتدا سے تمیز سے مبذول ہوا اور یہ بھی کام نے جس انکی کارکردگی پر ہمیشہ داد دی ہے۔ آبتدای ۱۳۱۸ھ ۱۳۱۹ھ مین مرض ہیضہ ریاست ہذا مین شروع ہوا صدہا آدمی ضائع ہوگیا اگر اسکی اجمالی کیفیت بھی کمیت کے ساتھ درج کیجائے تو خالی ملولات سے نہین علی الخصوص وقائع نگار یہ صاحبزادگان خلدمکان وعلی العموم انتقال وارتحال معززین ریاست ہذا وغیرہ شاہد حال واقعہ پر ملال ہے اسکی تشریح وتصریح جو لکھے قلم کی کیا مجال ہے مزید برآن ایک بلا بلاپر غالب ہوئی کہ بسبب وقوع امراض تپ لرزہ وغیرہ جو کچھ کائنات باقی رہی تھی اوسنے بھی رفتگان ملک عدم کی پیروی اختیار کی چنانچہ بتاریخ ششم ماہ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ ہجری روز یکشنبہ پھر بارہ بجے شب کے خاصل الامرا اتمادالملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ نے بعارضہ امتلای ہیضہ انتقال کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

رفت ازین خاکدان محمد خان	بجرم بسوئی ملک عدم	از سر پول آبرو بر گفت	حیف شمشیر جنگ مرد بدم
۱۳	۱۸	۸	۱۳

بتاریخ دوازدہم ماہ محرم الحرام سنہ حسب روز یکشنبہ بارہ بجے شب کے صاحبزادہ محمد لیاقت علیخان نے بعارضہ ہیضہ انتقال کیا صاحبزادہ مرحوم بالیاقت کا نام لیاقت علیخان تاریخی تھا۔ ہاے لیاقت علیخان۔ مادہ تاریخ وفات ہی بابتدا رماہ ربیع الاول سنہ حسب صاحبزادہ محمد الیاس خان یاس خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب صابر نے بمرض ہیضہ بعمر بست سالہ عین آغاز جوانی مین انتقال کیا۔ مولف کے شاگردان اہل خاندان مین صاحبزادہ مرحوم فہیم لایق شخص تھا غفور الرحیم مغفرت فرمائے مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

ای دریغا از جهان شد نوجوان	ابن صاحبزادهٔ ایوب خان	از سرِ افسوس دل گفت آه و	موت صاحبزادهٔ الیاس خان ۱۳

اسی ایام مین بشکوی صاحبزادهٔ محمد احسان الله خان صاحب فرزند ارجمند تولد هوا اسمِ تاریخی محمد ساحب الله خان - رکهاگیا -

بتاریخ سی ویکم ماه گست سنه ۱۹ جشن جوبلی اعلی حضرت سلطان المعظم بڑی دهوم دهام سے سلطنیه مین بمعرض ظهور آیا - مولف نے محض بهمدردیٔ اسلام اشعار بطور تاریخ جشن یون موزون کئے ؎

ای عالمے بسایهٔ فرِّ همای تو	در روزبانِ خلق دعا و ثنا سے تو	سلطانِ روم نامِ تو عبد المجید خان
در عالم ست شهرهٔ خوف و رجای تو	بر کس چه سرکشی کند و پیش و چه روس	اقبال و بخت تابع فرمان رای تو
روس و فرنگستان و نیمستان و سیستان	فرمان پذیرِ همتِ کشور کشای تو	جشن تو آفتاب صفت ذره پرورست
روشن بود جهان ز فروغ و ضیای تو	با وِ فرنگ قهرِ تو چون در فرنگ شد	لندن ز مهر شد بدوائے لقای تو
نبود ز شورِ مدحت تو خالی سرِ سپهر	لبریز فاکدانِ جهان از هوائے تو	پشمک بهر ی ز نداز راهِ انتظار
هر ذره هست ز فیضِ لقائے تو	مذکور کے ز حاتم و نوشیروان کند	آسوده است هر که ز عدل و سخائے تو
چون بس نمی برم سوی اکسیر التجا	امید وارم از نظرِ کیمیائے تو	کارم دعا و شیوهٔ تو دستگیر بست
این خاص از برای تو آن بر ائے تو	این سال بست و پنج جلوسی مبارکت	جز و سلامت ست بشرط جزائے تو

بافر و خرمی ز سرِ جشن آمد و	تاریخ گفت - جشن همیت فزای تو	۱۳ ۱۹

اسی تقریب مین صاحبزاده محمد عبد الرحمن خانصاحب کرنیل مخلص افسر خلف اکثرت الامر اعمدة الملک جناب صاحبزاده احمد یار خان بهادر فتح جنگ والا و حضور نواب صاحب بهادر والی ریاست ٹونک شاگرد مولف نے یه اشعار بطور مبارکباد کهے ؎

شاه را جشن ملوکانه مبارک باشد	تو زکی و مشیرت شاها مبارک باشد	این چنین جشن بصد سال همایون بادا
فرحت و عیش امیرانه مبارک باشد	شهره شان تو بود دست بروس و فرنگ	این همه شوکت مردانه مبارک باشد
باد در دست تو مرهم دل اهل عالم	بر گفت این چنین پیمانه مبارک باشد	خواهی افسر سر خود دشت بپا سے سلطان
	این ارادت چو مریدانه مبارک باشد	

بتاریخ ششم ماه جمادی الاول سنه ۱۳۱۹ هجری مطابق دوم ماه ستمبر سنه ۱۹۰۱ء سید اصغر علی خلف مولوی عبد الرحمن صاحب ناظم سائرات شاگرد مهتمم مولف عهدهٔ پیشکاری پرگنه علیگده علاقه ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچه تقل پروانهٔ حضوری درج ذیل هے

سیادت مآب شرافت انتساب سید اصغر علی بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ دریں ولا پیشگاہ حضور ما بدولت سے براہ پرورش واعزاز افزائی نظر برقدامت تمکو بعہدہ پیشکاری نظامت پرگنہ علیگڈھ بمشاہرہ للہ ۔ روپیہ ماہوار سرفراز و مامور فرمایا گیا چاہئے کہ بہت جلد بہ نظامت پرگنہ علیگڈھ پہونچکر اور کار متعلقہ کا باضابطہ چارج لیکر ہمہ تن منظم پرگنہ کار ہمکار متعلقہ اپنے کو مستعدی و ہوشیاری و دیانت داری باظہار لیاقت ذاتی انجام دیتے رہو اور کارروائی پیمائش وسیاق سے جلد تر بخوبی وقفیت حاصل کرو کیونکہ عرصہ چند ماہ تک اس عہدہ کی تنخواہ تیس روپیہ ماہوار تمہیں گے بعد انقضای میعاد شمہ بحالت وقفیت از کار پیمائش وسیاق چالیس روپیہ ماہوار ملتے رہینگے فقط المرقوم ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق دوم ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء

نائب صاحب بہادر۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق بستم ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ تین بجے دن کے حضور وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی ایس آئی۔ وائس پریزیڈنٹ منکہ عالیہ کونسل نے بدرجہ اسہال کبدی اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ لیف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎ نائب فرزندان عبید اللہ خان ۔ رفت زین مخنہ بسے بود و مانند گفت سال جلسش این آہ و آن فوج بشکست ۔ آن ساقی نماند ؎ یہ قطعہ تاریخ وفات نائب الریاست مرحوم حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

آہ فیروز جنگ فخر الملک	نائب ٹونک صاحب مرتبا	بست و پنجم جمادی الاول	پنجشنبہ کا پہر بھر دن تھا
بیٹھ کر اس جہان فانی کو	ہوئے رونق فزای ملک بقا	اس طبق میں جواہر اسعد تھا	بہر تاریخ کچھ خیال ہوا
بے کم و کاست کلک قدرت نے	دل خلد میں گرے لکھا		

اور عبارت (فخر الملک بحر الندی) سے بھی تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے۔ چونکہ صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف اکبر حضرت وزیر اعظم غفران پناہ بسبب نا اتفاقی پدر بزرگوار خود چند عرصے سے بھوپال میں قیام پذیر تھے بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و پنجم ماہ ستمبر بروز چہارشنبہ فائز ریاست ہدا ہو کر شرف یاب ملازمت حضور والا ہوئے حضور انور نے براہ تفضلات وخداوندی پروانۂ خوشنودی مزاج بعطائے خطاب معزز و مفتخر فرمایا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ برادر عزیز القدر عزیز ارجمند سعادت نشان بدل عزیزہ وافر تمیز صاحبزادہ عبد العلیم خان طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ پیشگاہ حضور ما بدولت سے براہ پرورش خسروانہ و عنایت شاہانہ تمکو بعطای الفاظ خطابیہ (فخر الامرا افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ) معزز و ممتاز فرمایا گیا۔ چاہئے کہ اس عنایت و نوازش حضوری کے بدل شاکر ہو کر ہمیشہ باطاعت و فرمانبرداری و رضامندی حضور ما بدولت

مستعد و سرگرم - بکہ پروانۂ ہذا سند لا اپنے پاس رکھو فقط بوجب حکم حضور انور شہنشاہ ناصیہ عرضی عارض - شانزدہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق یازدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء - واضح ہو کہ حضرت وزارت آب عنقریب ایاب نے بنجملہ امور اہتمام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ کو اپنی بیماری کی حالتمیں اپنا انچارج کر دیا تھا چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب ہدایت حضوری اولوالعزمی کے ساتھ کار نیابت کو انجام دیا اور بعد انتقال نائب صاحب بہادر منجانب حضور پرنور دام اقبالہ عہدۂ نیابت پر مستقل فرمائے گئے - کیوں نہو - حضور والا بھی خلیل آتیں - (حق آگاہ ہمنام ابراہیم خلیل اللہ) - ہیں اور نائب الریاست رحاکم بادب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر) رحم دل و درویش دوست) ہیں بمصداق شعر مذاسے وزیر چنیں شہریار چناں ؛ جہاں چون نگیرد قرار چناں - پہر نائب الریاست بہادر نے بر طبق حکم حضوری عمدہ برجنیلی اپنے برادر معظم (صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان اہل داد) کو تفویض فرمایا - بتاریخ سوم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق بیست و نہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء چار بجے دن کے جناب جہان آرا بیگم صاحبہ والدۂ ماجدہ جناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان بہادر نے بمرض لقوہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا بعد چندے انکی دختر نینی المیہ جناب محمد عبدالعلیم خان بہادر فیروز جنگ نے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی رفاقت اختیار کی - اور اسی اثنا میں صاحبزادہ محمد کمال الدین خان صاحب ابن اخوند محمد ایاز خان بہادر نبابت جنگ خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شہامت جنگ اور انکے فرزند و دختر نینی صاحبزادہ محمد [illegible] خان و اہلیہ جناب صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ نے انتقال کیا - اسی ایام میں خلف صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب ابن اعظم الامرا وقار الملک جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ و خلف و دختر صاحبزادہ حافظ حامد خان ابن جناب صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ و خلف صاحبزادہ امین الدین خانصاحب ابن جناب صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم و خلف صاحبزادہ محمد عبدالمجید خان ابن جناب صاحبزادہ عبدالحمید خان بہادر ولاور جنگ نے سفر آخرت اختیار کیا - بتاریخ پنجم ماہ رجب سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق سی ام ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء سید نصیر الدین احمد مخصوص سائر صدر خلف فصیح الملک کپتان سید محمد نور الدین احمد صاحب منجانب سرکار - دو تقدار بعدہٗ نائب ناظم سائرات مقرر فرمائے گئے چنانچہ پروانۂ حضوری بجملہ درج ذیل ہے - سیادت مآب شرافت انتساب سید نصیر الدین احمد مخصوص سائر صدر بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ تمکار سرکار متعلقۂ صدر مہمی نظامت سائرات کو از یوم ماموری عمدہ طور سے انجام دے رہے ہو اس لئے بموجب دیدہ شیاری و کارکردگی پیشگاہ حضور با دولت سے تمکو بعدہٗ نائب ناظم سائرات معزز و مامور کیا مگر کار سرکار متعلقۂ صدر مہمی نظامت سائرات بدستور تم سے لیا جائیگا دوسرا منصرم نہوگا چاہیے کہ کار متعلقہ اپنے کو جسکے انجام دینے کے تم بہر طور ذمہ دار ہو ہمیشہ بمستعدی و ہوشیاری و دیانت داری انجام دیکر خوشنودی مزاج فیض امتزاج

تصویر صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبداللہ خان بہادر کپتان توپخانہ ریاست ٹونک




صاحبزادہ محمد امان خان صاحب ریاست ٹونک

حضور ما بدولت حاصل کرتے رہو اور یہ پروانہ جو تمکو عطا فرمایا گیا سنداً اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹ ع مطابق ۹ رجب سنہ ۱۳۱۹ ہجری ہو جب حکم حضور انور دام اقبالہٗ مثبتۂ آصفیہ عرضداشت نجم الامرا احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ ۔ بقلم کرپا نرائن رونق نامچہ نویس دفتر دارالانشا دربار ٹونک ۔ بتاریخ ہشتم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر محمد علی پسر پنجمین مولف نے انتقال کیا ۔ (جدائی صغیر) مادۂ تاریخ وفات ہے ۔ اسی ایام عمرت انضمام مین معتمد خاص فخر الزمان جناب حاجی مولوی محمد ارشاد حسین خانصاحب و حکیم مولوی سید احمد علی صاحب سیماب و جناب مولوی سید علی احمد صاحب مرادآبادی و منشی محمد شجاع الدین صاحب وغیرہ وغیرہ مرّۃً بعد اُخریٰ رہگرای منزل ناگزیر ہوئے ۔ علاوہ انکے اور بہت سے اشخاص نوعمر ۔ نوجوان پیران دیرین سال بدانش جوان رفتگان ملک عدم کے پیچھے ہولئے ۔ الحاصل ایک عرصہ تک بازار حمات گرم رہا اس قافلہ رہستنی کا تانتا بندہا رہا سلسلہ ٹوٹا ۔ تفصیل کو ایک دفتر درکار ہے اور یہان نظر باختصار ہے ۔ الحمدللہ در ینولا بالفضل مفضل حقیقی قحط سالی ارزانی سے بدل گئی اور شب تکالیف خلق اللہ مبدل بصبح نورانی راحت تازہ ہوئی ۔ اب چند قطعۂ تاریخ وفات مرحومین نامی و گرامی اس موقع پر درج کئے جاتے ہین ؎

آن سید و مولوی و حاجی	ارشاد حسین خان مکرم	شد سوی ارم ز دار فانی	غم داد بدوستان همدم
چون سنگ نمود دم ازین سال	ہاتف گفتای اسد بگو شم	حرف از سر ہفت مصرع برگیر	تاریخ وفات کن فراہم

دیگر

دریغا صد تازین دہر بگذشت	شجاع الدین کہ منشی بود مشہور	چو آئین داشت آن پابند ملت	مہ خلقے در خشت آن مرحوم مغفور
بفکر سال رستی آبرو گر	شنو چشمش اشوش شیونے مجہور	ہمانا از لب افسوس تاریخ	بگو ۔ منشی شجاع الدین بہرور

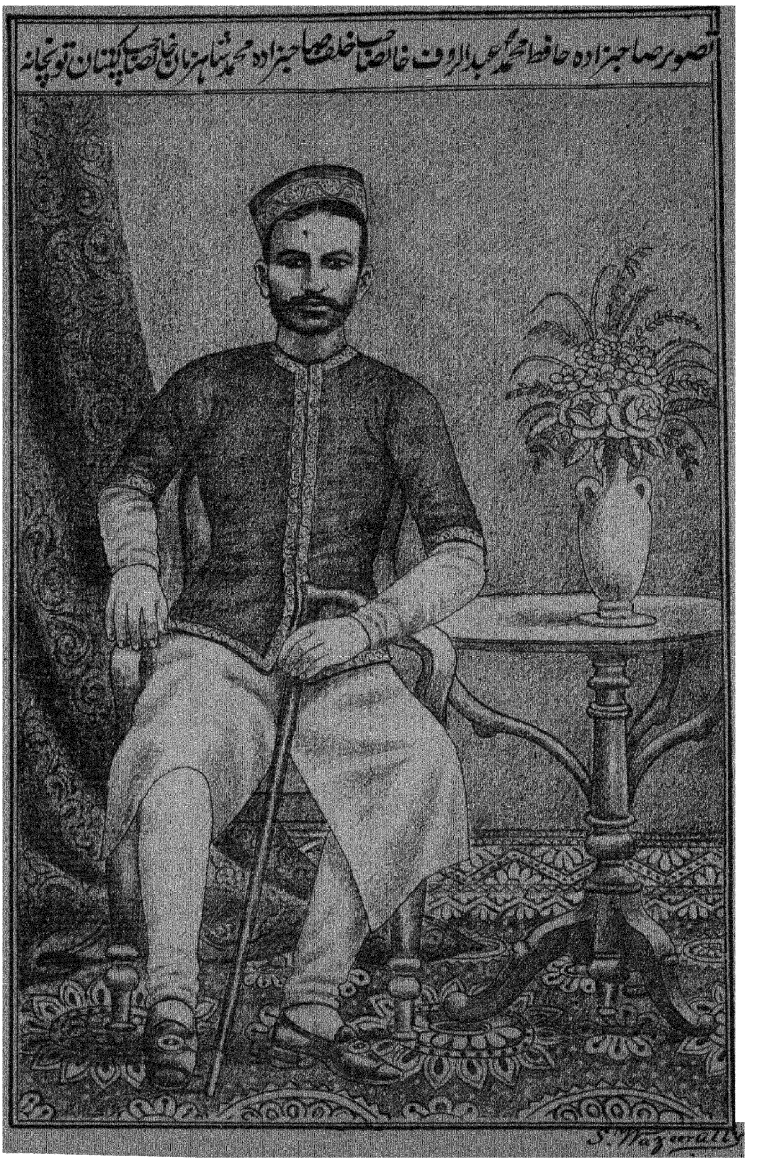
اسی ایام مین جناب صاحبزادہ حافظ محمد امان خان صاحب برادر خرد اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ نے موضع ارنیان مین یک دہن چاہ کندہ کرایا چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

ہر زمان وہ امان مین حق کی رہے	آبرو جو کنوین کا بانی ہے	دل انہار سے لکھو تاریخ
	چشمۂ رضیف جاودانی ہے	

بتاریخ بست و یکم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر روز جمعہ تقریب شادی کخدائی صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول باد ختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر

دلیر جنگ۔ بعرض ظہور آئی۔ بتاریخ بست وہشتم ماہ نومبر ۱۹۰۹ء صاحب کلان بہادر وائلی صاحب فائز دارالریاست ہوئے حسب دستور رشایعت وملاقات و مدارات عمل میں آئی۔ بعدازاں صاحب کلان بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا۔ صاحبان مفصلۂ ذیل ہمرکاب حضور والا تھے۔ نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ۔ نائب الریاست اعتبار الامرا مدبر الملک صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ۔ کرنیل فوج۔ مرزا محمد علیخان صاحب مہر کونسل صیغۂ عسرات وجنگلات وغیرہم۔ روبروے صاحبکلان بہادر موصوف طلبای مدرسہ نے یہ اشعار پڑھے ؎ آج ہوں علم و ہنر و دولت فرای مدرسہ ؛ وائلی صاحب ہوئے رونق فرای مدرسہ آفتاب شان وشوکت جب ہوا سایہ فگن ؛ بڑھ گئی خورشید تاباں سے ضیای مدرسہ ؛ اب ہوا خواہان دولت ہیں ہوا خواہان علم ؛ بندہ گی ہے آج عالم میں ہوای مدرسہ خاک پائے حضرت نواب والاجاہ سے ؛ غیرت خورشید ہے نور وبہای مدرسہ ؛ یاالٰہی دولت واقبال روزافزوں رہے اپنے آقا کے لئے یہ ہے دعای مدرسہ ؛ مدرسہ یارب یوہیں پاتا رہے رونق مدام ؛ اوج عزت پر رہے ہر دم لوای مدرسہ حاکمان وقت جب ہوں قدردان علم وفن ؛ کیوں نہ بڑھ جائے بہلا عزوعلای مدرسہ = تاریخ بست ودوم ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۶ھ شادی کنخدای صاحبزادہ محمد عبدالشکور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان باسماۃ الیاس بیگم دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانۂ نمبر اول۔ حسب آئین اہل خاندان بعرض ظہور آئی۔ بتاریخ بست ونہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر تقریب شادی صاحبزادہ محمد عبدالصبور خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خانصاحب باسماۃ عصمت النسا بیگم دختر فرخندہ پیکر نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ نائب الریاست۔ حسب آئین اہل خاندان منعقد ہوئی بعدازاں عقد نکاح حسب استرضای حضور انور دام اقبالہم بتفصیل ذیل بعرض وقوع آئے۔ عقد[1] نکاح صاحبزادہ محمد افتخار علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ شمس النسا بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ۔ تعداد مہر ہزار روپیہ = عقد[2] نکاح صاحبزادہ محمد نواب علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ حمید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خانصاحب۔ تعداد مہر ہزار روپیہ = عقد[3] نکاح صاحبزادہ محمد نذیر علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ لطیف النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد مسعود خان مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ محمود خان بہادر نتوور جنگ تعداد مہر ہزار روپیہ = عقد[4] نکاح صاحبزادہ احمد نور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ۔ باسماۃ رفیقۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ = عقد[5] نکاح صاحبزادہ محمد نور خان خلف اکبر

تصویر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد شاہزمان صاحب آف کپتان توپخانہ



صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب باسماۃ حمید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ =
۶ عقد نکاح صاحبزادہ محمد عبدالباسط خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان باسماۃ وحید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خان
صاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ = ۷ عقد نکاح صاحبزادہ محمد صغیر یار خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو باسماۃ
سعید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ تعداد مہر پنجہزار روپیہ = ۸ عقد نکاح صاحبزادہ محمد اکبر یار خان
خلف اصغر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو باسماۃ زکیۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب تعداد مہر پنجہزار روپیہ =
۹ عقد نکاح صاحبزادہ حافظ محمد واحد نور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شہید باسماۃ عدیقۃ النسا بیگم
دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ = اسی ایام مین جناب صاحبزادہ حافظ محمد
عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول بعطای پروانۂ خوشنودی مزاج حضور انور و خطاب زبدۃ الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ
حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر ناصر جنگ) معزز و ممتاز فرمائے گئے۔ اور انہین دنون مین جناب صاحبزادہ محمد شیر علی خان
بہادر کو بیگاہ حضور والا سے پروانۂ خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور اقدس و خطاب نقاب (بدر الامرا ضیاء الملک
صاحبزادہ محمد شبیر علیخان بہادر رہمرو جنگ) عطا ہوا۔ تاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۹ ہجری مطابق سی ام ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ ع
احمد علیخان تخلص بہ شاگرد دیپی ساکن ٹونک ملازم ریاست جیپور شاگرد رشید مولف فائز ریاست ہوکر مولف سے ملاقی ہوئے
اثنای گفتگو مین انطباع تاریخ ٹونک کی گفتگو آئی معزی الیہ کہا ہوئے کہ بڑی گونمنٹ تاریخ کی قدردان ہے چونکہ آجکے دن
عیسوی صدی تمام ہوئی ہے آج آپ ہی دتاریخ ٹونک اختتام کو پونچائین۔ اور کل کی تاریخ عیسوی صدی شروع ہوگی
آپ ہی تاریخ دکنویہ کی ترتیب شروع فرمائین۔ خاکسار نے مومی الیہ سے جواباً یہ کہا کہ مولف بعد انطباع مولفۂ خود یہ چاہتا تھا
کہ شغل فن طبابت مین مشغول ہوکر اوقات مستعار بسر کرے کیونکہ پیشۂ طبابت میرے خاندان مین قدیم سے چلا آتا ہے اور میرے
والد ماجد کے بڑے بڑے نامی گرامی شاگرد علی الخصوص بریاست رامپور و علی العموم بریاست ہذا گذرے ہین چنانچہ
پیش ازین ایک نامہ مہری میرے نام حکیم غلام احمد صاحب قادری کا آیا تھا جسکی نقل درج ذیل ہے۔ سید صاحب
والامناقب عالی مناصب خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی سید محمد اصغر علی صاحب آبہ وسلہ اللہ تعالی۔ بعد سلام
مسنت الاسلام واضح رای شریف باد۔ فقیر غلام احمد قادری شاگرد والد ماجد آن برگزیدۂ بارگاہ صمدست نسخہای مجرب طبیۂ
والد آن مکرم کہ این خادم منجر بہ کردہ اما تا تزد خود دارد و این مقتدی دیرینہ چراغ سحری ست زود از زود تشریف ارزانی فرمودہ

ودیعت را بہ مزد یاوہ والسلام مع الاکرام فقط راقم الحروف۔ فقیر غلام احمد قادری عفی عنہ۔ معزی الیہ نے اس نامہ کو پڑھکر یہ جواب دیا کہ آپ تاریخ ٹونکوریہ کو تو کہیہ۔ دونوں مین مرتب کر سکتے ہین بعد اختتام تاریخ مذکور جو امر مرکوز خاطر عاطر ہے عین مناسب و مصلحت وقت ہی چنانچہ مولف نے حسب اشارہ مشار الیہ آجکل تاریخ کہ نہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ دیکم جنوری ۱۸۹۹ء ہے تاریخ ٹونکوریہ کو قلم برداشتہ لکھنا شروع کر دیا ہے رب العلمین بطفیل خاتم النبیین یہ تاریخ بھی تاریخ ٹونک کیطرح اختتام کو پونہچائے۔ آمین ثم آمین۔

شکر خدای کریم کہ این کتاب (مطلع فیض ابراہیم) درین ایام سمت التیام کوائف انضمام ماندہ بود آغاز روئیداد انجام صورت اختتام پذیرفت۔ ابتدای طبع اسم تاریخی آن (تواریخ محمد آباد) نہادم و (حدیقۂ راجستان ٹونک) اسم تاریخی اختتام طبعش کردم و این قطعہ تاریخ بر گفتم ؎

خاص در عہد امین الدولہ جی سی ای	فخر راجستان و فخر ہند و فخر کل دول	ساختم آئینۂ تاریخ در اردو۔ کزو	
آشکار اگشت جملہ صورت سمن اول	ملہم غیب آبرو گفتا بیک مرع دو سال	واردات خاندان۔ و۔ واقعات کشمکش عمل	

قطعہ تاریخ من تتابع افکار کہر با رشاعر مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔

کتاب بے بدل بنمود تصنیف	بلا شک آبروئی صاحب فن	برای سال طبع او دم فکر
رقم کردہ ہین جو حالات ٹونک این روزون	تو آبرو نے بڑی محنت و شقت کی	بسال طبع قلم کر کے گردن خامہ

ایضاً

اسد یہ کہدو کہ۔ تاریخ لاجواب لکھی

تقریظ تاریخ ٹونک۔ جناب منشی محمد سعید خان سعید ولد حافظ عظیم اللہ خان ساکن ٹونک ملازم نظامت سائرات صدر شاگرد فخر الشعرا معتمد الملک میر پنجہ شکن جواہر رقم خان جناب مولوی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو خلف اصغر عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما مولانا حکیم سید محمد انور علیصاحب اُستاد و معالج خاص حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔

سبحان اللہ کتاب تاریخ ٹونک کہ جسکا تاریخی نام۔ حدیقۂ راجستان ٹونک ہے تہذیب نفس و سیاست مدن کے لئے ایک دستور العمل سترگ ہے جسکا ہر ادنیٰ فقرہ ایک تذکرہ کا آمد بزرگ ہے۔ عروس استعداد کی آراستگی پیرایشگی کیواسطے زیور گرانبہا قابلیت ہے۔ اور شوکت و عظمت فرمانروایان نامدار کے لئے ایک معقول صورت ہے۔ تاریخ دانی و انشا پردازی میرے اُستاد مسلم الثبوت بلیغ و ادیب کا حصہ ہے۔ اور تعریف بیرون از قیاس لکھنا محض قصہ ہے۔ تاریخ ہذا مین متانت برملا ہے

بقول شخصے ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ قطعہ تاریخ طبع عرض کرتا ہون اس مختصر سے مطول کا کام لیتا ہون۔

نوشتہ چہ تاریخ او ستادین کہ در شش جہت ہا ثنا می گزاری
چو شد فکر تاریخ طبعش سعید بگفتا خرد گو۔ تواریخ نامی

تقریظ تاریخ ٹونک۔ مخاطب منشی شیخ احمد صاحب سوز اہلمدی محکمہ سپاہ دار الریاست ٹونک خلف منشی شیخ محمد عبد الکریم صاحب کارپرداز اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ شاگرد مصنف تاریخ ٹونک۔

ماشاء اللہ کتاب تاریخ ٹونک جسکا تاریخی نام (مطلع فیض ابراہیم) ہے۔ فی الواقع اسم با مسمی طبع سلیم ہے۔ کیا کہنا ہے چہار رو سوار ذوالاقتدار کے حالات مختصر مطول کی کیفیت دکھا رہے ہین بلاغت دعا فی کی اس دریا سے آبرو مین موجین جوش زن ہین کیون نہو میرے اوستاد مسلم الثبوت المخاطب بہ فخر الشعرا مستعد الملک جواہر رقم خان بہادر بیخ بیخ شکن۔ ہین جسقدر توصیف و تعریف لکھی جائے بجا ہے جسقدر مدح سرائی مین مبالغہ کیا جائے روا ہے بقول شخصے یہی قول صادق آئیگا کہ دہوٹا سنہ بڑی بات اسی بات سے تقریظ مین کچھہ تقریر نہین کرسکتا ہون قطعہ تاریخ عرض کرتا ہون ؎

چہ تاریخ اوستادین رقم کرد ہنر دگویم چو مہر عالم افروز چو کردم فکر سال او سوز دل گفت بگو تاریخ این۔ تاریخ دلسوز
۱۳۱۶

قطعہ تاریخ من نتائج افکار گہربار جناب سید محمد عبد الرزاق صاحب کلامی خلف اکبر جناب سید محمد سعید صاحب مرحوم اہلکار ریاست ٹونک۔ مصنف صمصام الاسلام ترجمہ فتوح الشام۔

مہر و شفق آبرو نے یہ کتاب خوب اور عمدہ لکھی بے قیل و قال نسر طائر نثر پر اون کی فدا نظم کے قائل ہین سب اہل کمال
واہ کیا انشا ہے کیا انشاد ہے نکتہ سے کھلا دیا کھلا جو حال یہ کوئی تاریخ ہے یا جام جم کیون نہ پیہم جان فسرو ہو ثنا ہال
اس سے جو مر تے تھے وہ زندہ ہوئے آب حیوان اسکے آگے کیا ہے مال اے کلامی شاہدین اس سے ہوا اور یہ چاہا کہ لکھئے اس کا سال

بولا ہاتف از سریر بام فلک واہ تاریخ ہے بس بے مثال
۱۳۱۶

قطعہ تاریخ در صنعت نادر و توشیح از نتائج طبع موزون رموزدان غوامض عمر منشی محمد ابراہیم خان المتخلص بہ فخر خلف ڈاکٹر منشی محمد خان صاحب مرحوم داروغہ سائر ریاست ٹونک شاگرد جناب سید نیاز احمد صاحب خرد شاگرد حضرت آسی لکھنوی

تو بھلا کیو نکر نہو نگی اب تواریخ جہان قول سراک اسکا او نکو باعث نتیجے غور اسمین کا ہیگی ہی فخر تنکو اسقدر
حق جو کہنا ہی تو کہدو۔ بے بہا تاریخ ہی

(حروف مادہ) ب ی ب ہ ا ت ا ر ی خ ہ ی۔

(اعداد بحروف) دو دہ دو سیخ یک چہارصد یک دہمد دہ ششصد پنج دہ

(اعداد) ۴-۶-۴-۵-۴-۶-۵-۲-۵-۱۰-۳-۲۰-۱۰-۳-۵-۱-۲۰۰-۹۰۰-۴-۹۰-۴-۶-۴-۲۰-۱۰-۴-۶-۹۰-
۴-۴-۵-۳۰۰-۳۰۰-۹۰-۴-۳۵۲-۳-۴-۵-میزان کل ۱۳۱۸ ہجری

ابیات در صنعت توشیح و معنوی

تاریخ ٹونک کا جو ہوا مقتاض طبع	ثابت ہوا یہ مجکو کہ تاریخ ہی یہی	ارشاد سے مصنف بیکسو فضال کے	غور و فکر و فکر کو تاریخ کی ہوئی
ناگاہ آسمان سے یہ ندا نے یوں کہا	الصدر بے عدیل ہی تاریخ ٹونک کی		

قطعہ تاریخ من شائع افکار گہربار جناب مولوی عنایت حسین خانصاحب تخلص عنایت شاگرد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔

مولوی اصغر علی تصنیف این تاریخ کرد	کاندران درج ست حال نزہت و بہجت فزائے ٹونک	فکر سالش زد عنایت از سر ادراک فہم	
این بگفتا۔ دلربا مجموعۂ حالات ٹونک			

قطعۂ تاریخ موزون کردہ لالہ گوپال نرائن تخلص شوق ملازم محکمہ ریاست ٹونک شاگرد مصنف تاریخ ہذا ؎

اسکا یہ تو نہ کیوں ہو عالمگیر	یہ تو اک آفتاب ہے تاریخ	شوق نے بھی سرورق سے لکھی	واہ کیا لاجواب ہے تاریخ

قطعۂ تاریخ طبع از منشی جگن ناتھ پرشاد المتخلص بہ شاد خلف جناب منشی لالہ رتنک بہاری لال صاحب جمع خرچ نویس خطابت مال صدر پرگنۂ ٹونک شاگرد منشی ابراہیم خان رمز۔

دیکھا جو میں نے اسکو تو یہ	ہمسہ سے انتخاب نایاب	تم شاد یہ اسکا سال کہدو	تاریخ لاجواب نایاب

قطعۂ تاریخ طبع از نتائج فکر جناب سید محسن حسین صاحب سخی امروہوی برادر جناب ناطق الملک سید برہن حسین صاحب صفی

آبرو سا ہو لکھنے والا جب	کیوں نہ انتخاب یہ تاریخ	ای سخی تم بھی سال طبع لکھو	چھپ گئی لاجواب یہ تاریخ

خاتمہ

الحمد للہ کہ کتاب تاریخ ٹونک تالیف فخر الشعرا معتمد الملک جواہر رقم خان میہنج شکن سخنور نامجو جناب سید محمد اصغر علی صاحب آبرو مطبع ستارہ ہند واقع شہر آگرہ مین باہتمام کارپردازان مطبع ۲۵ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۹ھ ہجری مطابق ۱۳ جون سنہ ۱۹۰۱ء کو خیر و برکت کے ساتھ چھپ کر باعث فرحت قلوب ناظرین ہوئی۔

نقشۂ اسمائے اہل خاندان امیریہ مع تاریخ حیات وممات وغیرہم

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد مع تفصیل واضافہ وذکور	کیفیت
۱	حضرت امیر الدولہ وامیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شیر جنگ	سنہ ۱۱۹۲ ہجری	۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۰ ہجری	چہاردہ پسر یازدہ دختر وہفدہ سیر ہمگی بست وسہ کس بموجب تفصیل ذیل از نمبر ۱ تا نمبر ۲۴	
۲	حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ	۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۲ ہجری	۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ ہجری	ہفت پسر دوشت دختر جملہ بانزدہ کس بموجب تفصیل ذیل از نمبر ۲۵ تا نمبر ۳۹	
۳	صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب	۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۳ ہجری	۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۶ ہجری	سہ پسر دشت دختر ہمگی دہ کس بمفصلہ ذیل از نمبر ۹۹ تا نمبر ۱۰۹	
۴	صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب	سنہ ۱۲۲۷ ہجری	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۴ ہجری	یک پسر یعنی صاحبزادہ احمد اللہ خان وتفصیل اولادان از نمبر ۱۰۶ تا نمبر ۹۸ یک پسر چہار دہ دختر	
۵	صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب	سنہ ۱۲۲۹ ہجری	۱۴ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری	سہ پسر سہ دختر ہمگی شش کس بمفصلہ ذیل از نمبر ۱۰۹ تا نمبر ۱۱۴	
۶	صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب	سنہ ۱۲۳۰ ہجری	۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۴ ہجری	دو پسر وسہ دختر ہمگی پنج کس بمفصلہ ذیل از نمبر ۱۱۵ تا نمبر ۱۱۹	
۷	صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب	سنہ ۱۲۳۱ ہجری	۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۴ ہجری	+	لاولد فوت ہوئے

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸	صاحبزادہ احمد یار خان صاحب تخلص آفی	۱۲۳۳ھ ہجری	۳۱- رمضان المبارک ۱۲۷۹ھ ہجری	یک پسر و دو دختر جملگی کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۰ تا نمبر ۱۲۲	
۹	صاحبزادہ احمد علیخان صاحب	۲۸- رجب ۱۲۳۴ھ ہجری	۱۳۰۰ھ ہجری	سہ پسر و سہ دختر جملگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۳ تا نمبر ۱۲۸	
۱۰	صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب	۱۲۳۵ھ ہجری	۶- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ ہجری	پنج پسر و چہار دختر جملگی نہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۹ تا نمبر ۱۳۷	
۱۱	صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب	۱۲۳۶ھ ہجری	۱۶- محرم الحرام ۱۲۹۱ھ ہجری	یک پسر و یک دختر جملہ دو کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۳۸ تا نمبر ۱۳۹	
۱۲	صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب	۱۵- رمضان المبارک ۱۲۳۹ھ ہجری	۱۳۱۰ھ ہجری	یک پسر و پنج دختر جملگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۴۰ تا نمبر ۱۴۵	
۱۳	صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب	✣	✣	✣	انہوں نے قصر ستی میں رو برو ئے والد ماجد خود انتقال کیا۔
۱۴	صاحبزادہ محمد جہانگیر خان	✣	✣	✣	ایضاً
۱۵	صاحبزادہ فتح میر خان	✣	✣	✣	ایضاً
۱۶	حیات بیگم عرف حکم بی بی منکوحہ صاحبزادہ بخشی محمد کریم اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ بخشی صاحب محمد خانصاحب مرحوم	✣	۲۸- محرم الحرام ۱۲۷۲ھ ہجری روز پنجشنبہ	یک پسر و یک دختر یعنی صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان جانی بیگم المخاطب بہ نواب بہو بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب مرحوم	نواب بہو بیگم لاولد فوت ہوئیں

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۷	فیض بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ مرحوم	✣	✣	اکرام النسا بیگم متبنی منکوحہ صاحبزادہ محمد ایوب خان خلف صاحب اکبر صاحبزادہ محمد امان خان صاحب	ان بیگم کے اولاد نہ تھی انہون نے ایک دختر متبنی کر کے اکرام النسا بیگم نام رکھا اور اوس دختر نیک فطرت کی شادی صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب سے کی انکے بطن سے دو پسر یعنی صاحبزادہ محمد ادریس خان والیاس خان تولد ہوئے افسوس عین شباب مین دونون رہی ملک بقا ہوئے انکی پیدایش کی تاریخ پہلے تاریخ ہذا مین آچکا ہے سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین صاحبزادہ محمد الیاس خان کی شادی صفیۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یعقوب خان سے ہوئی انکے بطن سے دو لڑکیان عالم وجود مین آئین صاحبزادہ محمد ادریس خان کی شادی سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین سعیدۃ النسا بیگم بنت صاحبزادہ محمد یعقوب عثمان قلعہ دار سے بعرض ظہور آئی انکے بطن سے کوئی اولاد نہین ہوئی۔

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۸	فاطمہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب مرحوم	✣	✣		صاحبزادہ محمد امداد اللہ خان صاحب مرحوم۔ صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خانصاحب اعتبار الامراء عبدالملک صاحبزادہ ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آنریبل بلقیس زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبدالغفور خان۔ قیاض زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب۔
۱۹	گلشن بیگم منکوحہ محمد نادر شاہ خان صاحب مسرور	✣	✣	صاحبزادہ شاہ احمد شاہ خان مرحوم	صاحبزادہ احمد شاہ خان کو انکے والد نے بسبب بنا فرمانی کے مارڈالا انکی ایک دختر مسماۃ محمد زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ حامد خان صاحب اصغر خانصاحب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان بہادر یادگار ہے
۲۰	اشرف بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امیر شاہ خان صاحب مغفور				صاحبزادہ محمد یوسف خان۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان۔ صاحبزادہ محمد یعقوب خان مرحوم۔ فردوس جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ کامل محمد خانصاحب ادریس جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد مصطفیٰ اللہ خانصاحب خلف دوم صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب
۲۱	رحمت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد قاسم علیخانصاحب قلعہ دار مرحوم	✣	۱۳۱۶ھ ہجری	صاحبزادہ محمد نظام علیخانصاحب صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان صاحب	
۲۲	بشارت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخانصاحب قلعہ دار	✣	۱۳۱۹ھ ہجری	دو پسر دو دختر بیگی بخ کس بریں تفصیل صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان قلعہ دار صاحبزادہ محمد عبدالعلیخان صاحبزادہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ امداد اللہ خان مرحومہ بیگم مرحومہ صاحبزادہ محمد نظام علیخان آنریبل فردوس جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان صاحب قلعہ دار۔	

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۲۳	گلبدنہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ غلام قادر خان صاحب	✣	✣	سہ پسر و پنج دختر بیگم ہشت کس و ازین تفصیل صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان صاحبزادہ محمد الطاف خان مرحوم صاحبزادہ محمد منصور خان شمسی بیگم امتیاز بیگم نواب بیگم بادشاہ بیگم سکندر بیگم۔	
۲۴	عزہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب	✣	سنہ ۱۲۸۴ ہجری	✣	بہ بیگم اولاد فوت ہوئین

اسمائے فرزندان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر

۲۵	صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب	۲۳- ربیع الاول سنہ ۱۲۴۴ ہجری	۲۵- رجب سنہ ۱۲۶۲ ہجری		شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر نصرت جنگ - اعز الامرا سراج الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ مرحوم -
۲۶	صاحبزادہ محمد نذیر خان صاحب	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۶ ہجری	۲۴ جمادی الاخری سنہ ۱۲۸۰ ہجری		لاولد فوت ہوئے -
۲۷	صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب	۷- ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۰ ہجری	یکم صفر سنہ ۱۲۷۵ ہجری		یک پسر و دو دختر یعنی صاحبزادہ محمد خان بہادر شیر جنگ مرحوم صدیقہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ مغفور شیرین بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ مرحوم
۲۸	نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ	۲۵- رجب سنہ ۱۲۴۵ ہجری	سنہ ۱۳۱۳ ہجری	دوازدہ پسر و پنج دختر بیگم ہفتہ کس مفصلہ ذیل نمبر ۴۷ تا نمبر ۵۶	
۲۹	صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان صاحب	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۹ ہجری	۱۲- ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۳ ہجری	دو پسر و دو دختر یعنی صاحبزادہ محمد نور الدین خان ۱۲۷۶ صاحبزادہ محمد ۱۲۷۶ مقبول خان مرحوم - روشن آرا بیگم زبدہ النسا بیگم عرف دلاتی بیگم	روشن آرا بیگم صاحبزادہ حبیب نواز خان کے عقد نکاح مین آئین - زبدۃ النسا بیگم نواب فخر الامرا اعلاء الملک صاحبزادہ محمد علیہ حیدر خان بہادر دلاور جنگ کے عقد نکاح مین آئین
۳۰	صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ	۲۳ شوال سنہ ۱۲۶۳ ہجری	۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۹ روز پنجشنبہ	سہ پسر یک دختر یعنی تفصیل صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان مرحوم - صاحبزادہ امانت اللہ خان - از بطن دیگر -	صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان
۳۱	صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر نواب جنگ	۹ رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۶	✣	یک دختر مسماۃ آصف بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد فرخ خان صاحب بدر حضور انور	
۳۲	عالیہ بیگم المخاطب بہ نواب بیگم منکوحہ نواب محمد خان بہادر رئیس جاورہ	✣	صابع ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۹ روز چہارشنبہ		لاولد فوت ہوئین

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۳۳	نور جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب	✣		دو دختر یعنی معصوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب مرحوم - دختر دوم مکتوم بیگم مرحوم سلالہ نرینہ ہوئیں -	
۳۴	آفتاب بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب	✣	سنہ ۱۳۱۴ ہجری	یک پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ علی حمدخان - کیسر آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ذوالفقار علیخان - کشور آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر	
۳۵	سکینہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب	✣	✣	دو پسر و چہار دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خان صاحب - صاحبزادہ محمد عالمگیر خانصاحب - افضل جہان بیگم - جہانگیر بیگم - فاروق زمانی بیگم - اختر جہانی بیگم	
۳۶	فاطمہ بیگم منکوحہ صاحب زادہ عبد المجید خانصاحب عرف نوشہ میان	✣		دو دختر بدین تفصیل ذیل - زبیدہ بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خانصاحب - شمیم شیونہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد العلیمخان قلعہ دار -	
۳۷	ولایتی بیگم منکوحہ صاحب زادہ وریر محمد خان صاحب	✣		یک پسر و یک دختر بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب مرحوم - جہان بیگم المخاطب بہ دلکش زمانی بیگم محل اول حضور نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر مبرور جنگ فرمانروائے الاسلام محمد آباد عرف ٹونک	
۳۸	زہرہ بیگم منکوحہ صاحب زادہ محمد عبد اللہ خان صاحب	✣	✣	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان مرحوم کے دو پسر نرینہ یعنی صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب بہادر مبرور جنگ صاحبزادہ احمد الدین خان صاحبزادہ محمد اعظم اللہ خان صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان بہادر سلوت جنگ -	صاحبزادہ محمد امان خانصاحب کی دوسری شادی افضل جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب مرحوم سے بمرض فلوج آئی ان سے جاوید زندہ اور دو دختر تولد ہوئیں بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد ایوب علی خان - صاحبزادہ محمد یعقوب خان - صاحبزادہ حافظ محمد یوسف خان - صاحبزادہ محمد عبد الغفار خان - منصورہ بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد نبی اللہ خان - خدیجہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد مستند یار خان صاحب مرحوم
۳۹	مریم بیگم منکوحہ صاحب زادہ محمد امان خان صاحب	✣			

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
	فرزندان نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ				
۴۰	امین الدولہ وزیر الملک قاطع الدابر نظام محمد علیخان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای	۲۲- ذی الحجہ ۱۲۶۵ ھ	+	چہارده پسر سیزده دختر وہ ازده دختر فرخنده پیکر ہمگی بست و شش کس بوجب تفصیل از نمبر ۵۷ تا نمبر ۸۲	
۴۱	اعظم الامراء قوام الملک صاحبزاده حافظ محمد اسحق خان بہادر مظفر جنگ	۲۰- شوال ۱۲۶۸ ہجری	+	چہار پسر پنج دختر بین تفصیل - صاحبزاده محمد الیاس خان داماد حضور انور و دوم اقبالہ - صاحبزاده محمد ادریس خان مرحوم صاحبزاده محمد یامین علیخان منفور - صاحبزاده سردار محمد خان جیسر بیگم مرحومہ جو بیاہی گئی صاحبزاده محمد عبد الحفیظ خان جو بیاہی گئی صاحبزاده محمد معاویت علیخان جو بیاہی گئی صاحبزاده احمد الدین خان خلف صاحبزاده عبد القیوم خان مرحوم	
۴۲	افضل الامراء منتظم الملک صاحبزاده حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ	۲۱- رجب ۱۲۷۱ ہجری	+	چہار پسر سہ دختر بین تفصیل - صاحبزاده محمد عبد السمیع خان - صاحبزاده ضیاء الدین خان مرحوم صاحبزاده عبد الستار خان منفور - صاحبزاده محمد عبد النصیر خان - عالم آرا بیگم سریر آرا بیگم - شوکت آرا بیگم	
۴۳	نجم الامراء احتشام الملک صاحبزاده حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر مظفر جنگ	۲۰- ذی الحجہ ۱۲۷۲ ہجری	+	دو پسر چہار دختر بطن قمر الزمانی بیگم مرحومہ سے عالم وجود میں آئے بدیں تفصیل صاحبزاده محمد عبد الوحید خان داماد حضور انور و داماد اقبالہ صاحبزاده محمد عبد الوہاب خان داماد صاحبزاده عبد الرؤف خان ثانی - ہر چہار دختر ناکتخدا ہیں -	
۴۴	ممتاز الامراء معظم الملک صاحبزاده محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ	۲۵- جمادی الاول ۱۲۷۳ ہجری	+	سہ فرزند دو دختر بدیں تفصیل صاحبزاده عبد الشکور خان صاحبزاده عطاء اللہ خان صاحبزاده عبد المنعم خان کشور بیگم منکوحہ صاحبزاده محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ رضیہ بیگم منکوحہ صاحبزاده محمد عبد المجید خان - آسیہ بیگم منکوحہ صاحبزاده حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۴۵	وقار الامراء ذوالملک صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان بہادر دلاور جنگ	۳۰- رجب سنہ ۱۲۷۴ ہجری	✣		ایک فرزند اور دو دختر بطن زہرۃ النساء بیگم سے تولد ہوئے ہین تفصیل - صاحبزادہ عبدالمجید خان عرف آغا میر زا یکے بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ عبدالقدوس خان ملکہ شمس تاجدار بانو بیگم منکوحہ صاحبزادہ سردار محمد خان ابن صاحبزادہ محمد یحییٰ خان بہادر طوت جنگ - اور صاحبزادہ صاحب سے صوفے کے چنداولادین بطن چند عورات سے عالم وجود مین آئین - ہین تفصیل ذیل صاحبزادہ محمد عبدالسمیع خان صاحبزادہ محمد عبدالشہید خان - صاحبزادہ محمد عبدالحامد خان - احسن النساء بیگم منکوحہ محمد گوہر علیخان جاگیردار پرگنہ پٹودہ -
۴۶	صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان بہادر غضنفر جنگ	۲۱- ذی قعدہ سنہ ۱۲۷۰ ہجری	✣		یک فرزند بطن فارق زمانی بیگم سے پیدا ہوا یعنی صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان اور صاحبزادہ عبدالقدوس خان ستم و دیگر سے عالم وجود مین آیا -
۴۷	صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب	۱۶- رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۶ ہجری	✣		دو فرزند بطن حمیرا بیگم سے تولد ہوئے یعنی صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان صاحبزادہ محمد سمیع اللہ خان -
۴۸	صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ	سنہ ۱۲۱۲ھ	✣		
۴۹	صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب	۵- شوال سنہ ۱۲۸۱ ہجری	✣		یک فرزند بطن آفیہ بیگم سے عالم وجود مین آیا یعنی صاحبزادہ محمد عتیق خان دو فرزند اور ایک دختر عزیزہ بیگم مرحومہ سے پیدا ہوئے - ایک دختر بطن بانو بیگم سے عالم وجود مین آئی -
۵۰	صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان مرحوم	یکم رجب سنہ ۱۲۸۷ ہجری		ان تینون صاحبزادون نے کم سنی مین انتقال کیا -	
۵۱	صاحبزادہ محمد عبدالمجید خان صاحب مغفور	✣	✣		ایضاً
۵۲	صاحبزادہ محمد یحییٰ خان صاحب	✣	✣	✣	ایضاً

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
بنات نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ					
۵۳	قمیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر فدیہ جنگ	✣	✣	یک دختر یعنی صاحبزادہ ہمگر احسان اللہ خان تخلص احسان داماد حضور انور دام اقبالہ	صاحبزادہ احسان اللہ نقشا کی اولاد کی تشریح کتاب ہین موجود ہے۔
۵۴	کافیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امیر الدین خان صاحب	✣	✣	دو پسر و چہار دختر	
۵۵	زمستہ الصمد بیگم منکوحہ شاہزادہ قریا جاہ بہادر حسوی	✣	✣	یہ بیگم لاولد فوت ہوئین	اپنے ہمشیرہ کافیہ بیگم کے فرزند کو متبنی کیا تہا افسوس دوہی ۱۳۱۵ھ مین بمرض ذیابیطس فوت ہوگیا۔
۵۶	امۃ الرحمن بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ	✣	۱۳۱۹ھ	یہ بیگم لاولد فوت ہوئین	
۵۷	رشتی جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد رضا خان صاحب رامپوری	✣	✣	یک دختر تا کتخدا المسماۃ بیگم	
فرزندان حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ					
۵۸	صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب فرزند اکبر و ولیعہد	۱۳- محرم الحرام ۱۲۹۳ھ ہجری	✣		صاحبزادہ صاحب کے دو تین اولادین ہو کر فوت ہوئین
۵۹	صاحبزادہ محمد سعادت علی خان صاحب	۲۰- صفر المظفر ۱۲۹۶ ہجری	✣	✣	صاحبزادہ صاحب کے کوئی اولاد نہین ہے۔
۶۰	صاحبزادہ محمد عبد الرشید خلف صاحب	۵- ربیع الثانی ۱۲۹۷ ہجری	✣	✣	صاحبزادہ صاحب کی ابہی تک کوئی اولاد نہین ہوئی ہے۔
۶۱	صاحبزادہ محمد فاروق علیخان صاحب	۱۴- ذی قعدہ ۱۳۰۳ ہجری	✣	✣	ایضاً

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ فوت	تعداد اولاد	کیفیت
۶۲	صاحبزادہ محمد عثمان علیخان صاحب	۱۹- رجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری	✣	✣	صاحبزادہ صاحب کی ابھی تک کوئی اولاد نہین ہے
۶۳	صاحبزادہ محمد عبدالواحد خانصاحب	۴- رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ ہجری	✣	✣	ایضاً
۶۴	صاحبزادہ محمد مسعود علیخانصاحب	۱۳- ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری	✣	✣	صاحبزادہ صاحب کی ابھی شادی نہین ہوئی ہے۔
۶۵	صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب	۱۱- ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۷ ہجری	✣	✣	ان صاحبزادہ کی شادی مخزالنسا بیگم بنت صاحبزادہ محمد ذوالدین خان سے بتاریخ بست و دوم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۶ھ بمرض وقوع آئی۔
۶۶	صاحبزادہ محمد افتخار علیخانصاحب	سنہ ۱۳۰۳ھ		✣	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۵ھ ہجری شمس النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ سے بمرض ظہور آئے
۶۷	صاحبزادہ محمد تراب علیخانصاحب	۱۸- ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۷ روز دوشنبہ	✣	✣	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۵ھ حمید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب سے بمرض وقوع آئی۔
۶۸	صاحبزادہ محمد زبیر علیخانصاحب	۹- شوال سنہ ۱۳۰۹ھ	✣	✣	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۵ھ لطیف النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد مسعود خان مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ محمد یوسف خان بہادر تہور جنگ سے ہوئی
۶۹	صاحبزادہ محمد یونس علیخان مرحوم	سنہ ۱۲۸۷ ہجری	سنہ ۱۲۸۸ ہجری	۷	یہ صاحبزادے کم سنی مین فوت ہوے۔
۷۰	صاحبزادہ محمد غیاث الدین خان بغفور	سنہ ۱۲۹۱ھ	سنہ ۱۲۹۲ھ	✣	ایضاً
۷۱	صاحبزادہ محمد علاؤ الدین خان مرحوم	سنہ ۱۲۹۲ھ	۱۵- شعبان سنہ ۱۲۹۳ھ	✣	یہ صاحبزادے صغر سنی مین فوت ہوے۔

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۷۲	اختر النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب	۵- شعبان سنہ ۱۲۹۰ھ	✣	✣	آپکے ایک دختر زندہ ہوا تھا سنہ ۱۳۱۸ھ میں بیمار ہوئی چند روز چند راہی ملک بقا ہوا۔
۷۳	ابرار النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب	۶- ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری	✣	الطاف علیخان مرحوم صاحبزادہ ۱۳۰۸ھ محمد رستم علیخان صاحبزادہ ۱۳۰۹ھ مستفید اللہ خان۔ صاحبزادہ محمد انتظار اللہ خان ۱۳۱۲ھ صاحبزادہ محمد رشد اللہ خان صاحبزادہ محمد ساعد اللہ خان ۱۳۱۳ھ ۱۳۱۸ھ افتخار النسا بیگم ۱۳۱۵ھ بتول ۱۳۱۶ھ	صاحبزادہ الطاف علیخان سوا مہینے کے بیمار ہو کر گئے۔ افتخار النسا بیگم سنہ ۱۳۱۶ھ میں بعہد کمسنی فوت ہوئیں باقی اولاد بفضلہ تعالیٰ زندہ ہے
۷۴	اصغر النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خانصاحب مرحوم	۳- محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ھ	✣	صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان روبروئے والد ماجد لاولد فوت ہوئے	انکے کوئی اولاد نسبی نہیں ہے
۷۵	حمرۃ النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الوحید خان حقانی خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ	۱۷- صفر سنہ ۱۲۹۵ھ	✣	یک پسر	
۷۶	سعادت النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان صاحب	۱۸- ربیع الاول سنہ ۱۲۹۷ ہجری	✣	یک دختر مسماۃ رضیۃ النسا بیگم	
۷۷	زکیۃ النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد القیوم خانصاحب حقانی خلف صاحبزادہ احمد خان بہادر توپ شکست جنگ	۱۹- رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری	✣		
۷۸	فخر النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد المجید خانصاحب حقانی خلف صاحبزادہ محمود خان بہادر توپ شکست جنگ	۲۴- جمادی الاخر سنہ ۱۳۰۲ھ	✣	یک دختر	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۷۸	صدرۃ النسا بیگم - ناکتخدا	۲۷ جمادی الاول ۱۲۸۰ھ	✝		ان بیگم کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے
۷۹	صبیہ ناکتخدا				
۸۰	صبیہ ناکتخدا				
۸۱	ابصار النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ	۳- ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ		دو دختر مثل دو پیکر	
۸۲	رشید النسا بیگم عرف بوجو بیگم	۲- ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ	✝		
۸۳	عزیز النسا بیگم مرحومہ	۴- شوال ۱۲۹۷ھ	یکم شعبان ۱۳۰۲ھ		کم سنی میں فوت ہوئی
۸۴	افضل النسا بیگم	۲۷- محرم الحرام ۱۲۹۹ھ	✝		
۸۵	صاحب النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حسام الدین خان خلف صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان صاحب مرحوم	۲- ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ	✝		
۸۶	صفیۃ النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد علی خان خلف صاحبزادہ علی محمد خان ابن صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب		✝		

فرزندان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع اولادشان

۸۷	صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبادت اللہ صاحب مرحوم	۱۲۵۵ھ	✝	نہ فرزند نہ دختر ہنگام وداعیہ کس تفصیل سفصلہ ذیل از پنجشنبہ ۱۰ تا پنجشنبہ ۱۷	
۸۸	صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب ابن امیر الدولہ بہادر	۱۵- رجب ۱۲۸۵ھ	۱۳۱۸ھ		یک پسر مسمی احمد اللہ خان داماد مفخر الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست مرحوم -

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸۹	صاحبزادہ محمد حسن اللہ خان خلف اصغر صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب ایضاً	۱۲۷۹ھ	✣	دو پسر از بطن عورت دیگر	
۹۰	صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان مرحوم از بطن دیگر	۱۲۸۶ھ	۱۳۱۰ھ	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد وحید اللہ خان	انکی شادی دختر صاحبزادہ فخر الدین خان گوالیاری سے ہوئی تھی جنکا صحیفہ ہر فوج موجود ہے مگر ایام شباب میں انتقال کیا۔
۹۱	صاحبزادہ احمد خان ایضاً	۱۲۹۳ھ	✣		انکی شادی بھی دختر صاحبزادہ فخر الدین خان گوالیاری سے ہوئی
۹۲	صاحبزادہ احسان اللہ خان ایضاً	اخیر ۱۲۹۵ھ	✣		انکا عقد بتاریخ ۲۳- ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ میں بیگم بنت صاحبزادہ حبیب اللہ خان جنکا ضبط سے بہ دو ہزار روپیہ سرخرو آیا۔
۹۳	صاحبزادہ اسد اللہ خان ایضاً	آخر ۱۲۹۷ھ	✣		
۹۴	صاحبزادہ محمد عتیق اللہ خان از بطن دختر بیگم دختر حکیم حسین خان مرحوم ابن حکیم نظر حسین خان مغفور دہلوی		۱۳۰۹ھ		
۹۵	صاحبزادہ محمد صدقۃ اللہ خان از بطن خورشید بیگم بنت معظم خان داماد غلام رسول خان رسالدار مرحوم		۱۳۱۳ھ		
	صاحبزادہ عزیز اللہ خان از بطن دیگر		۱۳	✣	
۹۶	معصوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد جان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب مرحوم از بطن نور جہان بیگم مغفورہ		۱۳۱۰ھ	✣	
۹۷	کلثوم بیگم مرحومہ ایضاً	۱۲۶۲ھ	۱۲۸۳ھ		

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۹۸	یک دختر از بطن بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد بابو خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب مرحوم		+	دو پسر بدین تفصیل ۱ صاحبزادہ محمد نعیم خان۔ صاحبزادہ محمد سلیم خان۔	
۹۹	شہزادی بیگم دختر صغری بیگم بنت حکیم احمد حسین خان خلف حکیم محمد مظفر حسین خان حشمتار مرحوم	۱۳۱۱ھ	+		

فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب مغفور

۱۰۰	صاحبزادہ محمد خان صاحب تخلص فدا	۱۲۶۲ھ	+	چھ فرزند و دو دختر ہمگی شش کس صاحبزادہ عباس خان اور دو صاحبزادی از اسماء معلوم الاسم فوت ہوئے کہ کوئی سامانہ بیان موجود۔ ہین۔ ہر دو دختر کا انتقال ہو گیا۔	معصوم بیگم سے صرف ایک دختر قدسیہ بیگم ہوئی تھی اس دختر نے کم سنی مین انتقال کیا باقی اولاد عورت دیگر کے بطن سے ہوئی تھی منجملہ انکے اسمارہ میان موجود ہے۔
۱۰۱	صاحبزادہ حامد حسان صاحب	۱۲۶۶ھ	+	یک پسر و یک دختر ہمگی دو کس بدین تفصیل صاحبزادہ محمد حیات خان حمیدہ بیگم حرمہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عنایت خان بہادر رفعت جنگ خلف اکبر شمس الامراء بہادر تہور جنگ۔	
۱۰۲	صاحبزادہ محمد سعید حسان صاحب تخلص سعید	۱۲۶۱ھ	+	شش پسر و چہار دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد سعید خان تخلص عاشق۔ صاحبزادہ محمد افضل خان۔ صاحبزادہ محمد عبداللہ دس خان۔ صاحبزادہ محمد عزیز خان صاحبزادہ محمد اشرف خان۔ صاحبزادہ محمد اختر خان مرحوم۔ مظفر الزمان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد یعقوب خان ابن صاحبزادہ محمد امان خان صاحب۔ قمر الزمان بیگم منکوحہ صاحبزادہ عزیز الرحمن خان شمس الزمان بیگم منکوحہ صاحبزادہ حبیب الرحمن خان۔ سعید الزمان بیگم ناکتخدا	

نمبر شمار	تفصیل سمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۰۳	مشرف بیگم المخاطب بہ نواب خسرو زمانی بیگم مسکوحہ اولین صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم		✝	چہار دختر۔ دو دختر از صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم یکے صدیقہ بیگم مسکوحہ صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ۔ دوم دختر از نواب محمد عثمان بہادر سوکت جنگ۔ یکے امت الصمد بیگم مسکوحہ شاہزادہ ثریا جاہ بہادر دہوی۔ دیگر خشی جہان بیگم مسکوحہ صاحبزادہ محمد رضا خان راہوی۔	
۱۰۴	خورشید بیگم المخاطب بہ ملکہ زمانی بیگم مرحومہ مسکوحہ نواب محمد علیخان بہادر مغفور			شش فرزند ارجمند دو دختر فقدہ اشرفی بیگم بنت کس منصاف زمین منسلکہ تا نمبر ۵۲ و از نمبر ۵۲ تا نمبر ۵۳۔	
۱۰۵	آبادی بیگم المخاطب بہ فیروز زمانی بیگم مغفورہ مسکوحہ اولین شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمد مغفور بہادر ہوز جنگ	یک دختر مسماۃ خجستہ بیگم مرحومہ	یہ بیگم اولاد نرینہ ہوئین		
	در پسہ دو دختر بہ تفصیل صاحبزادہ محمد ضعیف خان بہادر رفعت جنگ				
۱۰۶	زبیدہ بیگم المخاطب بہ یوسف زمانی بیگم مسکوحہ دوئین نظام الملک بہادر تہور جنگ			داماد صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان داماد حضور انور دام اقبالہ سعیدہ بیگم مسکوحہ دوئین جناب صاحبزادہ محمد عبد الہادی خان بہادر صفدر جنگ نائب ریاست صفورہ بیگم مسکوحہ صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان حسما خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ جرنیل فوج ظفر موج حضور پر نور دام اقبالہم و اجلالہم۔	
۱۰۷	محمدی بیگم المخاطب بہ نواب زینت بیگم مسکوحہ صاحبزادہ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ			یک فرزند ارجمند یعنی فخر الامرا افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ داماد نواب محمد علیخان بہادر سوکت جنگ مرحوم۔	
۱۰۸	سحاب بیگم المخاطب بہ مظفر زمانی بیگم مسکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان حسما مرحوم و مغفور از بطن ایشان بیگم			یک دختر مسماۃ النسا بیگم مسکوحہ وقار الامرا اسماء الملک صاحبزادہ عبد الحمید خان بہادر و لاد جنگ۔	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۰۹	امانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد علیم اللہ خان صاحب خلف اکبر خانصاحب محمد عظیم اللہ خان سپہ سالار بطن دیگر			یک پسر و یک دختر یعنی محمد سید اللہ خان عرف بہو راخان۔ و دختر نا الخ	یہ دختر حین ایام شباب حین بیماری چند روز چند راہی ملک بقا ہوئے۔
۱۱۰	زینی بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان قبض خان صاحب خلف الصدق محمد عظیم اللہ خان سپہ سالار بطن دیگر			دو پسر محمد حفیظ اللہ خان و محمد سعید اللہ خان	محمد حفیظ اللہ خان نے بمرض تپ دق انتقال کیا

فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صمصام مرحوم

۱۱۱	مفخر الامرا ممتاز الملک صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ	سنہ ۱۲ھ	سنہ ۱۲۹۹ھ	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد لسان اللہ خان تخلص احسان و الحال حضور از دوام اقبالہ۔	بطن موت دیگر سے تفصیل صاحبزادہ انعام اللہ خان صاحبزادہ کرام اللہ خان صاحبزادہ اعزاز اللہ خان
۱۱۲	مفخر الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ	سنہ ۱۲ھ	سنہ ۱۳۱۷ھ	یک دختر نا کتخدا۔	بطن شیرین بیگم منکوحہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی اولاد امجد ہے بطن عورت دیگر سے ایک دختر نا الخ
۱۱۳	صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خان صمصام از بطن دیگر	سنہ ۱۲ھ	؟	پنج نرینہ مفصلہ ذیل دختر بطن عذیبہ بیگم دختر محمد علیخان قلعدار سے تولد ہوئے بتین تفصیل۔ صاحبزادہ عزیز اللہ خان صاحبزادہ ہدایت اللہ خان صاحبزادہ حبیب اللہ خان صاحبزادہ سعید اللہ خان صاحبزادہ کرامت اللہ خان۔ حمیرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبد القیوم خان خلف صاحبزادہ محمد بشیر خان صاحب۔	
۱۱۴	مزاحی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم خلف معتمد الامرا منتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ			چہار نرینہ دو دختر تولد ہوئی بتین تفصیل صاحبزادہ امیر الدین خان۔ صاحبزادہ محمد سعید الدین خان۔ صاحبزادہ محمد ابو سعید خان۔ صاحبزادہ محمد اسمٰعیل خان۔ گیتی آرا منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ ملکہ آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان بہادر دلاور جنگ حسن آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ بہادر علیخان۔	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۱۵	بختی بیگم عرف منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب مرحوم		۱۳۱۲ھ	دو پسر و دو دختر بیں تفصیل صاحبزادہ محمد غفار حسن خان صاحبزادہ محمد حبیب الرحمن خان صبیہ منکوحہ صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صبیہ منکوحہ اعتبار الامرا مدیر الملک صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ۔	
۱۱۶	بنیادی بیگم منکوحہ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ۔ سی ایس آئی نائب ناظم حیدرآباد دکن زید کمالہ		+	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان مرحوم داماد حضور انور دام اقبالہ	

فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب مغفور

۱۱۷	صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان صاحب مغفور	۱۲۵۶ھ	۵ ذی الحجہ ۱۳۰۴ھ	پنج فرزند و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان۔ صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان۔ صاحبزادہ محمد شفیع خان۔ صاحبزادہ اشرف احمد خان۔ صاحبزادہ منور احمد خان صاحبہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان غالب جنگ سعیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ نورالدین خان	صاحبزادہ عبدالعلیم خان کے دو فرزند ہیں صاحبزادہ عبداللطیف خان کے دو فرزند ہیں صاحبزادہ محمد شفیع خان کے دو فرزند اور ایک دختر ہیں کوئی صاحبزادہ اشرف احمد خان کے دو فرزندان ہیں صاحبزادہ منور احمد خان کے ایک فرزند ہے۔
۱۱۸	صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب مبرور	۱۲۵۷ھ	۱۵ شعبان ۱۳۰۰ھ	پنج فرزند و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ بہادر الامرا ضیاء الملک محمد شہر علیخان بہادر سردار جنگ برگنہ چیرہ گوگور۔ صاحبزادہ ولیعہد محمد خان مرحوم صاحبزادہ عبداللہ خان مرحوم صاحبزادہ عبدالعلیم خان مرحوم صاحبزادہ احتشام علیخان مرحوم طاہرہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی خان شیخ بیگم المخاطب بہ نجف علیخان زندہ ہیں	الہی بیگم از بطن دیگر حضرت منکوحہ صاحبزادہ رحمت اللہ خان خلف صاحبزادہ امیر شاہ خان صاحب مرحوم

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۱۹	محمد زمانی بیگم منکوحہ نواب محمد سلیمان بہادر صولت جنگ	سنہ ۱۲۵۴ھ	✣	دو دختر و دو پسر بسان دو پیکر نیک مختر بر تفصیل متقاد الامر معظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان بہادر ولیر جنگ۔ صاحبزادہ محمد رفیق اللہ خان صاحب	
۱۲۰	عنایت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد شاہ زمان خانصاحب ابن بخشی محمد زمان خانصاحب مرحوم	سنہ ۱۲۵۹ھ	✣	یک پسر سہ دختر یعنی زبدۃ الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر ناصر جنگ کپتان توپخانۂ نمبر اول داماد جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب مرحوم	صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کہ دو فرزند دارد دو دختر گلیان بین بین تفصیل صاحبزادہ محمد خان داماد حضور انور دام اقبالہ۔ صاحبزادہ حافظ احمد خان داماد ولیر جنگ۔ زاہدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر ایاس بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبدالشکور خان ابن صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب۔
۱۲۱	کفایت بیگم منکوحہ خانصاحب احمدین خانصاحب برادر خرد خانصاحبان مرحوم خان خسرو ملقب بہ شیخ بہاء الدین عبدالصمد خان قندھاری	سنہ ۱۲۶۲ھ	✣	سہ فرزند بر تفصیل محمد حسین خان و فضل حسین و عنایت حسین خان ہر دو داماد بخشی محمد زمان خان صاحب مرحوم والد ماجد صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ۔	

فرزندان صاحبزادہ احمد یار خان صاحب مرحوم تخلص آفی

۱۲۲	صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان صاحب تخلص آفی	سنہ ۱۲۶۹ھ	✣	یک دختر مسماۃ سرور جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالتواب خان خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صمصام جنگ۔ نائب الریاست۔	
۱۲۳	زبیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد بنت بلند خان صاحب مرحوم			یک پسر و سہ دختر بر تفصیل صاحبزادہ ابو سعید خان۔ صبیہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب عرف کلیان صبیہ منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد یوسف خان خلف صاحبزادہ محمد امان خان صاحب دختر سوم منکوحہ محمد علیخان سنبھلی۔	

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد
۱۲۴	قمر زمانی بیگم مشکوۂ عصمت الامرا مستشار الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صفدر جنگ			دو پسر و دو دختر بترتیب تفصیل صاحبزادہ محمد عبدالوحید خان داماد مغفور و دوم صاحبزادہ محمد عبدالتواب خان داماد صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان متخلص آثاری اکرم النساء بیگم مشکوۂ صاحبزادہ الیاس علیخان صاحبزادہ محمد ابوالعلیخان حسینا خانم ہمشیرہ۔

فرزندان صاحبزادہ احمد علیخان صاحب مرحوم متخلص رونق

۱۲۵	صاحبزادہ علی احمد خان صاحب	۱۲۷۲ھ	+	از کرم النساء بیگم مرحومہ مغفورہ یک دختر بترتیب قدسیہ بیگم مشکوۂ صاحبزادہ نوازش علی خان صاحبزادہ فخر الدولہ بہادر مرحوم گورنر ایالتی ارکاٹ طاب ثراہ بیگم مذکورہ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان متخلص بہ جہانگیر دختر بترتیب تفصیل۔ صاحبزادہ محمود علیخان صاحبزادہ حامد علیخان صاحبزادہ اسد علیخان صاحبزادہ فدا حسین خان محجوبۃ النساء بیگم۔
۱۲۶	صاحبزادہ علی محمد خان صاحب	۱۲۷۲ھ	+	از بطن قدوس جہان بیگم مرحومہ دختر صاحبزادہ زینت خان متخلص بہ گیتی ستانی یک دختر بترتیب تفصیل نوشابہ بیگم مشکوۂ صاحبزادہ محمد شاہ خان ظلمت صاحبزادہ محمد یعقوب خان مرحوم ابن صاحبزادہ امیر شاہ خان صاحب مغفور۔
۱۲۷	صاحبزادہ دل محمد خان صاحب مرحوم	۱۲۸۰ھ	۱۲۸۲ھ	لاولد فوت ہوئے
۱۲۸	خدیجہ بیگم مشکوۂ صاحبزادہ یعقوب علیخان متخلص بہ			دو فرزند یک دختر بترتیب تفصیل صاحبزادہ محمود علیخان صاحبزادہ یوسف علیخان بیگم مشکوۂ صاحبزادہ محمد ایاز خان مرحوم
۱۲۹	عالیہ بیگم مشکوۂ صاحبزادہ حافظ محمد رحمان خان صاحب ابن اعزاء الامراء المخاطب بہ صاحبزادہ امجد خان بہادر فوت جنگ	۱۳۱۵ھ		یک فرزند یک دختر بترتیب تفصیل۔ صاحبزادہ یسین محمد خان طاہر بیگم۔
۱۳۰	زینب بیگم مشکوۂ صاحبزادہ محمد سفدان ابن صاحبزادہ نیاز علی خان صاحب مرحوم			یک فرزند و یک دختر بترتیب تفصیل صاحبزادہ احمد شاہ خان۔ سعیدہ بیگم۔

فرزندان صاحبزادہ محمد نجابت بلند خان صاحب مرحوم

۱۳۱	صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب از بطن حجاب بیگم دختر حافظ بایندہ شاہ خان مرحوم	۱۲۷۳ھ	+	دو پسر و سہ دختر بترتیب تفصیل صاحبزادہ عزیز الرحمن خان صاحبزادہ حبیب الرحمن خان صاحبزادہ حبیبہ بیگم مشکوۂ صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان متخلص بہ صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحبزادہ محمد عبدالرحمن

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۳۷	محمد وحید بیگ منکوحہ نبیرہ اعظم الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد سنجر خان بہادر صولت جنگ		+	لاولد ہیں۔	
۱۳۸	زبیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ بخشی محمد کفایت اللہ خان صاحب - از بطن دیگر		۱۳۱۵ھ	صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان مرحوم کے فرزند صاحبزادہ سعید الدین خان بطن لاولد نوت ہوئیں دیگر عورت سے جائداد پر قابض ہیں۔	
۱۳۹	محمدی بیگم منکوحہ حافظ امیر الامراء عماد الملک صاحبزادہ محمد یوسف خان بہادر شیر جنگ - از بطن دیگر		+	دو پسر دو دختر ہیں تفصیل صاحبزادہ محمد یوسف خان صاحبزادہ محمد خان ستر النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد مسعود خان مرحوم خلف صاحبزادہ محمد یوسف خان بہادر تہور جنگ لبجہان بیگم منکوحہ میر محمد یوسف علیخان سر دار بڑودہ	

فرزندان صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب مرحوم

۱۴۰	صاحبزادہ محمد بشیر خان صاحب	۱۲۹۲ھ	+	یک پسر دو دختر ہیں تفصیل صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان سردار بیگم منکوحہ صاحبزادہ ہدایت اللہ خان زبیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ حبیب اللہ خان اخلاف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان۔	
۱۴۱	مہر جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحبزادہ عبد الغفار خان تخلص آتش صبیہ خانصاحب خلف صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب			دو پسر و یک دختر ہیں تفصیل صاحبزادہ عبد الحمید خان صاحبزادہ عبد الغفار خان تخلص آتش صبیہ منکوحہ محمد جہانگیر خان ابن حافظ محمد نذیر خان مرحوم۔	

فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب مغفور

۱۴۲	صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب	۱۲۷۰ھ	+	دو پسر و دو دختر ہیں تفصیل صاحبزادہ عبد الشکور خان صاحبزادہ عبد الصبور خان عزۃ النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ شیر محمد خان صاکن جاورہ حلیمۃ النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد نذیر علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ	
۱۴۳	مختار بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان مختار خانم خلف صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب	+	+	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان عرف کامو میاں۔	
۱۴۴	سعادت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ولی اللہ خان صاحب مرحوم صاحبزادہ احمد علی خان صاحب مغفور۔	+	+	یک دختر مسماۃ ہدایت بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد صفدر علی خان صاحب مغفور۔	
۱۴۵	مریم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان صاحب آنی مرحوم خلف صاحبزادہ احمد یار خان صاحب	+	+	یک دختر مسماۃ سرور جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد التواب خان خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ نائب الریاست۔	
۱۴۶	فخر النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان مرحوم خلف صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب	+	+	دو پسر و دو دختر ہیں تفصیل صاحبزادہ محمد حسام الدین خان داماد حضور انور دام اقبالہ۔ صاحبزادہ محمد دین خان داماد صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان بہادر صولت جنگ۔	
۱۴۷	حمیرہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان خلف نواب محمد ظہیر خان بہادر صولت جنگ۔			دو پسر یک دختر ہیں تفصیل صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان صاحبزادہ محمد سمیع اللہ خان - دو پسر دختر نا کتخدا۔	

صحت نامہ مقالہ اوّل تاریخ ٹونک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۰	فَسَادِ کَانَ مِنْہُ	فَسَادِ لَا مِنْہُ
″	۱۴	درکان	درد کان
۴	۲۱	بخشش	بخشش
۴	۳	انتفاع	انتفاع
″	۱۳	دُور	دُرر
۵	۱	سالازئی	سالارخان
″	″	یوسف زئی	یوسف خان
″	۵	افعہ	افعہ
″	″	تاحور	ناحور
″	۷	سارغ ابن ہلو	سارغ ابن اعو
″	″	فالع	فالغ
″	۱۱	بنا برعلیہ	بنا ءً علیہ
۷	۱	متصور ہونی	متصور ہوئی
″	۶	طعنت مدار	تمنت بدار
۸	۳	تونزدان	تونزدن
″	۱۷	ٹونگرے	ٹونکڑے
″	۱۸	مانگہ	مانگہ
″	۲۱	ڈونکر	ڈونگر
″	″	ٹونگرے	ٹونکڑے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۲	قائز	فائز
″	۱۷	قبل	فیل
۱۰	۱۵	علیلگنج	علیگنج
۱۱	۱۳	مزار	مزار
۱۲	۶	المیر گنج	امیر گنج
″	۹	چاہ بنابساخت	چاہے بنا ساخت
۱۴	۱	بفضل	بفصل
۱۶	۱۴	دوصد بہشت	دوصد و بہشت
″	۷	عباد اللہ صاحب	عباد اللہ خانصاحب
۱۷	۱۴	محاوی	محاذی
۱۹	۶	ن ۶۰	ن ۵۸۰
″	۱۳	سیدہ علی	محمد اصغر علیخان
″	۲۱	ٹونک سے آمد ہوکر	ٹونک میں آکر
۲۰	۱۹	پیش	بیش
۲۱	۵	تبیلش	تمثیلش
۲۳	۱۱	دوایہ	وادیہ
۳۳	۱	سمت ۱۸۲۵	سمت ۱۸۳۵
″	″	سمت ۱۰۲۶	سمت ۱۸۳۶
۳۳	۷	بابوجی	بالوجی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۱۱	بورش	یورش
″	۱۲	دمین	دھین
″	۱۴	موصوف نے خبر	موصوف خبر
۳۴	۴	لف ۱۸	لف ۱۹
۳۶	۳	وکملانہ	اوکملانہ
″	۱۰	محبوب نگر	محمود نگر
″	۱۶	عالم پورہ	علیم پورہ
۴۲	۱۲	برگیڑی	برکھیڑی
″	۱۴	بھٹ گیڑہ	بھٹ کھیڑہ
″	۱۵	بھوگیڑی	بھوکھیڑی
″	۱۸	سرگیڑی	سرکھیڑی
″	۱۹	بانس گیڑی	بانس کھیڑی
۴۲	۳	کونڈلا کھیمرج	کونڈلا کھیمراج
″	″	نادرپور	قادرپورہ
″	۶	کرالیا اوساؤ	کرایا اوساؤ
″	۱۹	نہل	انہل
۴۷	۳	ساگہ	ساگورہ
۵۰	۱	بیتوتہ	بیتوتہ
۵۱	۷	مرحومہ	مرحوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۱۰	انبسردا	انیٹر
۵۲	۳	سانیلیاداس	سانپلیاداس
۵۳	۱۲	راجہ	راجہ
"	۱	چاندکینہ	چاندپورہ
۵۴	۴	مالوہ گرفتار	مالوہ کو گرفتار
"	۷	اسد	رسد
"	۲۰	میجرکاٹ	میجر کاٹ
۵۵	۱۸	مرزا	میرنا
۵۶	۳	مہیسری	مہیسری
"	۴	بندرای	بندی رای
"	۶	داور بیگ	قادر بیگ
"	۱۴	اوپرٹی	اوپرٹی
۵۷	۱۱	سیرنجتہ	سیرخام
"	"	سیرخام	سیرنجتہ
۵۹	۱۷	حسرت کیڑی	جسرت کیڑی
۶۰	۷	سری امیر	سمری امیر
"	۱۰	نادرپور	قادرپور
"	۱۳	کھیرکیڑہ	کھرپاکیڑی
"	۱۵	بھندرپور	صفدرپور
۰	۱۸	علی گڈہ	عیسیٰ گڈہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۱	۱۲	لاہورہ	لدہورہ

صحت نامہ مقالہ دوم تاریخ ٹونک

۲	۱	یعنی حضرت	یعنی والد ماجد حضرت
"	۹	القیاض	انقباض
۳	۱۲	دروپش	درویش
۵	۱۶	مہیسر اوردہار	مہیسر اوردہار
۶	۲۱	ہولکر بنظر	ہولکر بنظر
۷	۷	قیض	قبض
۸	۱۱	مہلیسر	مہیسر
"	"	دولت راؤ سیندیا	دولت راؤ سیندیا
		سیندیہ	
۱۳	۸	شاہپور	شاہپورہ
۱۸	"	ہولکر متعین	ہولکر پر متعین
"	"	لولین	لوکین
۲۰	۹	معیت	بمعیت
۲	۱۰	عبیداللہ خان	عبدالسبحان خان
۴	"	بھوانی سنگھ	بھوانی سنگھ
۱۱	۱۶	بالارا سیٹھ	بالارام سیٹھ
۱۲	۱۹	الحاج	الحاج
۱۳	۶	جھبڑہ	چھبڑہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۲	لشکر	پشکر
"	۱۵	پریت سر	پربت سر
۱۴	۱۹	بجتا	بجنا
۱۷	۷	نوازدوین	نوازدودین
"	۱۶	صاحبزادوے کو	صاحبزادے کو
"	۱۹	صاحب لشکر	صاحب عقب لشکر
۱۸	۶	صاحب التدبیر	صائب التدبیر
"	۲۰	بجنال	بخیال
۲۱	۲	کمال الدین	کمال الدین خان
"	۳	جھبڑہ	چھبڑہ
۲۴	۲	بصدسور وسرور	بصدسور وسرور
"	۱۲	آواز	بآواز
۲۵	۴	مراد منزل	مراد منزل
"	۱۳	کوس فاصلہ پر	کوس کے فاصلہ پر
۳۰	۱	یکتا	نکیا
"	۱۸	غلام حیدر	غلام حیدر خان
۳۲	۲۰	بارشست	ملتے
"	۳	ہجری وہوی بجا	ہجری بین موی بجا
۳۶	۱۱	بکمال سوداغر	تکلم بسال سیادشی
			کمال سرور زمانی

		غلط	صحیح
۳۲	۲۱	دانان، دہ	دانایانِ روزگار
۲۳	۷	دُربا	دُربار
〃	۱۲	تفضل خان	تفضل حسین خان
۳۴	۸	والیٔ ارشد صنع امجد	والیٔ ارشد صنعی امجد
۳۶	۹	دود زمان	دودمان
۳۷	۴	متیاز	امتیاز
۳۸	۳	اعلیٰ نصیر	اعلیٰ و نصیر
〃	۱۸	معسود الدین	مسعود الدین
〃	۱۹	بجمعیت	بجمعیت
〃	۵	عبد اسد اجتین	عبد اسد خان اجتین
۴۰	۱۵	رفت	زُفت
۴۱	۱۵	مہ وہر	مہ و مہر
۴۲	۱۱	ب	حب
۴۴	۱۸	بہر	پھر
۴۶	۱۴	نفغہ	نفغہ
۵۰	۹	یکہ	جکہ
〃	۱۷	غزایش	عزایش
۵۱	۱۹	نیازم	بنازم
〃	۲۰	حذف	خذف
〃	۲۱	لسبب	بسبب

		غلط	صحیح
۵۳	۱۷	ابد بدو	ابدو
۵۵	۱۳	اسی	اِس
〃	۱۶	بمعرض ظہور آئی	بعرضِ ظہور آئی
۵۷	۱۸	بہاد	بہادر
۵۸	۱۸	ارغنون	ارغنون
〃	۱۳	زبانش	زبانش
۵۹	۱۹	فصبہ	قصبہ
۶۱	۵	معز الملک	معز الملک
〃	۹	اکمل العلما	اکمل العلما
۶۳	۱۳	ذالحجدہ	ذیقعدہ
۶۴	۹	بٹالن	پٹالن
۶۵	۱۵	عمر صاحب	عمر خانصاحب
〃	۱۶	محمد ابرہیم علیخان	صاحبزادہ محمد ابرہیم علیخان
۶۷	۱۸	پیشکار	پیشگاہ
〃	۲۰	رسالہ دار کوکہ دہ	رسالہ دار کوکہ دہ
۶۹	۵	حضور کے	حضور نے
〃	۸	مذکور حضور	مذکور حضور
〃	۱۹	دو کوس کے واقع تہا	دو کوس واقع تہا
۷۰	۱۶	بمعرض عمل	معرضِ عمل
۷۱	۲	بجانب	منجانب

		غلط	صحیح
۷۱	۵	قیام کیا	فروکش ہوئے
〃	۱۵	جناب	نواب
۷۲	۷	بہادر نے بنفس نفیس	بہادر بنفس نفیس
〃	۹	بہادر نے نقد	بہادر نقد
〃	۱۸	بہادر دیوانخانہ	بہادر دیوانخانہ
۷۳	۱۶	ادی	ادسی
۷۴	۱۴	بقا صلا یک کردہ	بقا صلہ یک کردہ
۷۶	۲	بہادر مع	بہادر نے مع
〃	۱۹	گردے	گردبادے
۷۷	۴	بٹشایند	بٹشانیند
〃	۱۱	آفتابے	آفتابے
〃	۱۸	لطف و	لطفِ او
〃	۱۹	پیشیش	پیشکش
۷۸	۱۸	صاحب فیروز جنگ	صاحب بہادر فیروز جنگ
〃	۲۱	نہ ملازمان	و ملازمان
〃	〃	چتر زبادکش	چتر زباد کش
۷۹	۴	دانس	دانش
〃	۱۱	نفس	نقش
〃	۱۵	دارا	وارد
〃	۲۰	برم	بزم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۰	۲	گویدباتا	گوئیدباما
۸۳	۳	۱۳۸۹ھ	۱۲۸۹ھ
۸۵	۱	عیدالضحیٰ	عیدِ اضحیٰ
″	۱۷	مثل ہمہ	مثلِ ہمہ
″	۲۱	یادش	بادش
۸۶	۱۰	سرور	مسرور
″	۱۱	بجُستم	بجُستم
۸۸	۱۰	ہست	ہفت
″	۱۴	جمال صاحب	جمال خاں صاحب
″	۱۷	ہشت	ہفت
۸۹	۶	بمابر	بنابر
۸۹	۱۹	برج لوٹن	برج لوڈر
۹۰	۲	گلوئے طلا	گوئے طلا
۹۲	۸	رزیڈنٹی	رزیڈنٹ
″	۱۳	لع	مع
″	۱۶	سلامی دیوانی	سلامی نوابی
″	۱۷	پرہبی	پرتھی
۹۳	۳	بکس	کس
″	۱۵	تشریف فرمائے	تشریف فرمائے
۹۴	۱۳	منعقدہ ہوا	منعقد ہوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۶	۱۲	مزبور مقدم الوصف	مزبور مقدم الوصف
۹۷	۱	عبداللہ	عباداللہ
″	۵	امین لعہدہ	امین الدین لعہدہ
″	۱۹	والا ہردو	والا دہردو
۵۸	۴	سن وفوت	سنِ فوت
″	۱۰	کر فکر	کر دفکر
۹۹	۷	خورش	سورش
″	۱۰	خواہش	جوش
″	۱۷	گما	گیا
″	۱۸	اجنٹ	اجنٹ
″	۲۱	بجے	بجے
۱۰۰	۲	گیا	گیارہ
۱۰۱	۸	معائنا	معائنہ
۱۰۷	۱۰	پنجہزار پیدوہزار	بست وپنجہزار روپیہ
		مجمل دسہ ہزار	بست ہزار مجمل
		مسمل -	وپنجہزار مجمل
۱۱۰	۱۸	زنگ	رنگ
۱۰۳	۴	ہست می	مست می
″	۱۶	بطور پیشکش	بطور نذر پیشکش
″	۲۱	مذکور کو ہوز	مذکور روز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۱۴	صاحب سعادتمند	صاحب فرخ بد سعادتمند
۱۰۴	۲۰	بہرسالش	بہرسال
″	۵	والاقتدار	والا اقتدار
۱۱۰	۷	پُرنور صاحبزادہ حسنا	پُرنور صاحبزادہ صاحب
″	۹	بنوتہ	نیوتہ
″	۱۱	ملاقات ہوئی	ملاقات کی
۱۱۱	۶	اتواب تعطیل	اتواب و تعطیل
″	۷	رنگینی	برنگینی
″	۱۶	بنج	بنج
″	۱۸	جو	چو
۱۱۲	۵	لطف وآلہ	لطف آلہ
″	۱۲	خلف اکبر	خلف اکبر صاحبزادہ
		صاحبزادہ محمد	محمد اسفندیار خانصاحب
		ہدایت اللہ خان	نے انتقال کیا اور
			اسی ایام میں بشکوے
			صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان
″	۲۱	امد شتاب راحت	آمد شتاب راحت و
۱۱۵	۱	سابق وآرائش	سابق آمائش
″	۲۰	گلنار	گلذر
۱۱۶	۸	نواب امین الدولہ	نواب جہان

		غلط	صحیح
۱۱۶	۱۰	بجمیت	بجمعیت
۱۱۸	۹	دام اقبالہ بہر	دام اقبالہ سے بہر
۱۱۹	۱۳	یہ بہر روز	یہ روز
۱۲۰	۹	سرکار سے خاطر	سرکار دماغ باش
〃	۲۱	کہ دہم	گردہم
۱۲۱	۲	خلد کوثر	خلد و کوثر
〃	۹	اثر	اگر
〃	۱۴	بشدہ	بشدہ
۲۴	۱۶	پاس	پاش
۱۲۵	۱۰	نگر خوبی	نگر و خوبی
۱۲۶	۴	نگہت	نکہت
〃	۲۱	پوتم	پونم
۲۷	۵	پیر صاحب	پیرس صاحب
〃	۱۴	سوران	سواران
〃	۱۶	تاریخ یازدہم	از تاریخ یازدہم
۱۲۸	۳	روانہ تونک	تونک روانہ
〃	۸	سین	سنین
۱۳۰	۲	عملداری	علمداری
〃	۶	ذرہ اثر	ذرہ ہا یک
〃	۹	پسہ	بسہ

		غلط	صحیح
۱۳۱	۱۱	جیبول	جیحون
۱۳۲	۱۰	صدر پرگنات	صدر و پرگنات
〃	〃	دفتر	دفتر
〃	۱۱	ممبر	ممبر
		صد	صد ایلہ
۱۳۳	۴	سوران	سواران
۱۳۴	۵	خلد اللہ سلطنتہا	خلد اللہ سلطنتہا و ملکہ
۱۳۶	۱۲	اگر	گر
〃	۱۴	ہمچکلہ	ہمچکلہ
۱۳۷	۱	ازنگرد	آرنگرد
۱۳۸	۵	خیز	خیز
۱۳۹	۳	مشعر پرگنہ	مشعر انتظام پرگنہ
۱۴۰	۱۵	والانے صاحب	والا صاحب
〃	۱۸	رجستان کشتی	رجستان کشتی
			خواکہ سبز خواکہ تر
			دوکشی سے کشتی
۱۴۴	۱	اسبا لطاف	اسید الطاف
〃	۶	بخلق	بحلق
〃	۱۸	گرم	کرم
۱۴۵	۱۰	محمد سعید خان	سید محمد سعید

		غلط	صحیح
۱۴۵	۲۱	فضل الحق	فضل حق
۱۵۱	۱۵	گورگو	گوگور
۵۲	۸	جاگیر دار میان بابا	
		محمد خان	
〃	۱۵	دہرسہ	ہرسہ
〃	۲۰	تشریف فرما	تشریف فرما ہوکر
۱۵۴	۴	ارمان خان	امان خان
۱۵۷	۲	زاستخوان	دراستخوان
۱۵۹	۱۲	جناب صاحب	جناب صاحبزادہ
۱۶۰	۵	نزول	نزول
۱۶۱	۲۰	حشن	جشن
۱۶۲	۱۴	بسکند	بشکند
۱۶۳	۱۷	تہی	تہی
۱۶۴	۱	رنگیلا	رنگیلا
〃	۳	ہر روز عید ہے	ہر روز روز عید ہے
۱۶۸	۱۳	بجا راست	بیا راست
〃	۱۴	شور اینجا	شور از ینجا
۱۶۹	۱۲	فروع	فروغ
۱۷۰	۲	سیرۂ	زیرۂ
〃	۸	تامہ ری	ماموری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۲	۱	حسب الحکم	جو حسب الحکم
۱۷۵	۱۴	مشابلت	مشابہت
۱۷۶	۱۱	زمانہ	زنانہ
۱۷۷	۱	سقط الراس	مسقط الراس
۱۷۸	۱۹	باطلش	باطلس
۱۷۹	۶	بحت	بخت
″	۱۱	مصاجبان	ومصاحبان
۱۸۰	۵	دلپسند	دلپسند
″	۱۲	نصارت	نضارت
″	۱۳	اتہزاز	اہتزاز
۱۸۱	۳	ساخت	ساعت
″	۹	بُرج خیمہ	بُرجِ خیمہ
″	۱۰	تخت حکومت	تختِ حکومت
″	۲۰	از بس قریہ	یک آہو از بس
			قریہ
″	″	وصاحبہ ازدکان	وبصاحبہ ازدکان
۱۸۲	۱۱	چہچادہ	چہچادہ
۱۸۳	۴	نشاطوزنگ	نشاط انداختہ زنگ
″	۵	گرگشت	سرگشت
۱۸۳	۶	منعقد	منفذ
۱۸۴	۸	یک نزدیکی	یک نزدیک
″	۱۷	ان	این
″	۱۹	بتاراست	بتارواشت
″	۲۱	وخمار بزیادت	وخمار بسیار بزیادت
۱۸۴	۱۱	اروآن	آروَن
″	۱۹	سلامت تکبیر	سلامت وتکبیر
″	۲۰	عیدبود وبنگان	عیدبود وبنگان
″	۲۱	شور وسرور	شور وسرور
۱۸۵	۸	سادات	سعادات
″	۱۴	ونانیز	ونانیر
″	۱۶	دوشنبہ	روز دوشنبہ
″	۱۸	سُوفی	سُوقی
″	۲۰	بسدیخ	بسدیخ
۱۸۶	۶	قدرے گہر	قدرِ گہر
″	۹	کردشدہ	کردہ شدہ
″	۲۰	کہ سنبلش	آن سنبلش
۱۸۹	۱۶	زمان	زیان
″	۱۸	کارروان	کاروان
۱۹۰	۹	مانمش	ماتمش
″	۲۰	دروطہ سخن	دررطہ سخن
۱۹۱	۱۸	عحب	عجب
۱۹۲	۵	کوے کی	کرے گی
″	۱۲	ازخدمت	ازخدمت
″	۲۰	بمشکوی حضور	بمشکوئی حضور
۱۹۳	۲	خاتون زمانی صاحبہ	خاتون زمانی بیگم صاحبہ
″	۱۶	واپش	واپس
″	۱۸	استلای ہیضہ	استلائی ہیضہ
″	۱۹	جاب سے	جانب سے
۱۹۴	۱	ارخندانم	آرخندانم
″	۲	نیز	تیر
″	۱۹	بجوش	بجوش
۱۹۵	۸	آسید بسوئے	امید بسوئے
″	۱۸	نظر	نظر
۱۹۶	۱۲	سفت	سُفت
″	۱۴	زخم	خم
۱۹۷	۶	کہ آن آمد	کہ آمد
۱۹۸	۲	آباد وباہم	آباد وباہم
۲۰۱	۱	یارا وجشن	یارِ وجشن
۲۰۴	۹	واسطے حکم	واسطے پرہیز حکم

		غلط	صحیح
۲۰۴	۱۵	ولیسرائے بہادر نے	ولیسرائے بہادر کو کیا
		حضور والا کو کیا	
〃	۱۷	بزبان اُردو کی	بزبان اُردو ادا کی
۲۰۵	۲۰	صاحبزادہ جناب	جناب صاحبزادہ
۲۰۷	۱	ششصد	ششصد
〃	۱	سعلیین	متعلقین
۲۰۸	۹	حرانیش	حیرانیش
۲۰۹	۸	داؤ دگرے	داود کرے
۲۰۹	۱۷	صدقے	صدقے
۲۱۰	۱۵	دورہ	دوبارہ
〃	〃	نازتو	نازتو
۲۱۱	〃	شیخ بخیال	شیخ بخیال
۲۱۳	۳	زدے	رُوے
۲۱۸	۱۹	پر پروانہ	پر پروانہ
۲۲۰	۱۲	فرمان برادی	فرمان برداری
۲۲۱	۱۸	خضر	خضر
〃	۲	باب تیغ	من آب تیغ
〃	۲۱	مارا	بارا
۲۲	۹	بائین	بآئین
〃	۲۱	بے شبہ	بے شُبہ

		غلط	صحیح
۲۲۳	۲۵	دام اقبالہ نظر	دام اقبالہ نے نظر
〃	〃	جاہ	جاہ
۲۲۴	۴	زعم	رقم
〃	۸	لقریب	تقریب
۲۲۶	۳	سخندان سخن شعار	سخندان سخن شعار
۲۲۲	۱۴	سدرادو دین	سرورادو دین
〃	۲۱	دُرا	دُررا
۲۲۷	۴	جوینده	جنگ جوینده
〃	۱۹	زور	روز
۲۲۸	۱	بے نوش	بمنوش
〃	۲	بغیر جمبلیش باجگا	بصبر جمبلیش باجر
۲۳۰	۱۴	عناد	عباد
۲۳۱	۲	درس	درش
〃	۳	نوصبر	بونصر
۲۳۲	۱۸	خطابس	خطابش
۲۳۴	۴	جل وعلی	جلّ وعلا
〃	۱۶	وبالکل	وہ بالکل
〃	۱۷	ساہاری نوازی	ساہاری معاف نوازی
۲۳۵	۱	کیا	کیسا
〃	۱۶	زدزند	زند

		غلط	صحیح
۲۳۶	۱۰	زہر	زہرہ
۲۳۷	۴	عہدۂ	یہ عہدہ
۲۳۹	۲	حکیم صاحب	بجائے حکیم صاحب
۲۴۰	۲	خداوندے	خداوندی ہے
〃	۱۱	مین	مین نے
〃	۱۷	سے	سینے
۲۴۳	۲	خانہ تہا	خانہ تہما
۲۴۴	۱۰	تخت	تحت
〃	۱۴	مقررہ ہے	مقررہ سے
〃	۱۵	تخت کاشت	تحت کاشت
۲۴۵	۹	نرح	نرخ
۲۴۸	۱۱	مسمکم	مستحکم
۲۵۰	۱	سی ایس آئی ای	جی سی آئی ای
〃	۱۵	عالی پایا	عالی پایہ
〃	۲۰	حقیقت	درحقیقت
〃	۲۱	دیدہ دہن	دریدہ دہن
۲۵۱	۹	خفیہ	خفیفہ
۲۵۳	۳	کسی	کیسی
〃	۱۰	دلیری سبب	دلیری کا سبب
〃	۱۱	پسندی کا ہے	پسندی ہے

		غلط	صحیح			غلط	صحیح			غلط	صحیح
۲۵۴	۱۳	گئی	گے	۲۶۹	۱۵	گر	اگر	۲۹۹	۶	کیون نہ سمجھتے	کیون نہ سمجھتے
۲۵۶	۱۸	مٹتے تھے	سختے تھے	۲۷۰	۱۶	سرچ یہ نامہ	سرچ نہیں یہ نامہ	۳۰۰	۱۶	منوی	معنوی
۲۵۷	۱۱	اولوالاباب	اولوالارباب	"	۱۸	لحاظ مناسب	لحاظ مناسب ہوگا	۳۰۶	۱۸	مذبور	مذکور
"	۱۲	ادھر	ادہر			صادر ہوگا		۳۰۸	۱۵	مذبور	مزبور
"	۱۳	احضر	احقر	۲۷۱	۹	عالی	عالمی	۳۰۹	"	مذبور	مزبور
"	۱۴	ناچیز کے صدقہ	ناچیز کی نسبت صدقہ	۲۷۲	۱۳	مطعہ	قطعہ	"	۱۴	حرمت	شبہت
۲۵۸	۶	معاف فرمایا اور	معاف فرمایا گیا اور	"	۲۱	بتایا	نپایا	۳۱۱	۹	خاتم	حاتم
		حسب الحکم	حسب الحکم حضور	۲۷۳	۱۰	برزند صبر	چنان پرزند صبر	۳۱۲	۱۳	سپرنٹنڈنٹ	سپرنٹنڈنٹ
۲۵۹	۱۹	اندرونی صاحب	اندرو صاحب	"	۱۹	عرض	غرض	۳۱۳	۱۶	افغان	افغانان
		اجنٹ	اجنٹ	۲۷۴	۷	نیکنامی کی	نیک نامی ل	۳۱۶	۴	بنیابت	نیابت
۲۶۰	۱	شان بعد	شان نے بعد	۲۷۵	۱۹	بیخوابی	بیجوابی	"	۱۲	وکیل موجود تھے	وکیل بھی موجود تھے
"	۴	فرمائی	فرما ہوئے	۲۷۶	۱۱	سنگردد	میگردد	۳۱۰	۹	کندہ ہے	کندہ ہے
۲۶۳	۴	رزین	رزیل	۲۸۳	۱۱	ہلول	حلول	۳۱۸	۲۰	صفحہ صفحۂ عالم	صفحۂ عالم
"	۳	بجماعت	بحمایت	۲۸۴	۸	ہونہ کہو	بہنور کہو	۳۱۹	۸	ہدردی کے الفاظ	ہدردی کے الفاظ
۲۶۴	۱۳	غوغا	غوغا	"	۱۵	کہ تفصیل	از تفصیل	۳۲۰	۵	میسور کالج	میئو کالج
۲۶۵	۲	قرع	فرع	۲۸۵	۲	چھاڑکی پہاڑی	جھاڑی کی پہاڑی	۳۲۱	۹	پٹاوہ	پٹاوہ
"	"	ہادر	بارور	"	۹	سطوط جنگ	سطوت جنگ	"	۱۲	پٹاوہ	پٹاوہ
"	۱۸	موطن یک	موطن پھر یک	"	۱۱	ہنو کہو	بہنور کہو	۳۲۳	۱۸	جاگل	بھاگل
۲۶۷	"	یاری تعالے	باری تعالے	۲۸۷	"	قبول ہوئین	وہ قبول ہوئین	"	۲۱	نبیور	مزبور
۲۶۸	۱۳	بیغامات	پیغامات	۲۸۹	۲۱	نالی	مالے	۳۲۴	۱۵	خیان	چنان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۶	۷	سلامی کی توہین	سلامی توہین
″	۲	کشید	کشیدہ
″	۲۱	چندن	چندین
۳۲۷	۷	دحمایت	درحمایت
۳۲۸	۴	سیدمحمد	سیدحسن احمد
″	۱۳	محمدو آباد	محمد آباد
۳۲۹	″	سبانہ	شبانہ
۳۳۰	۱۹	فتح یاب	فتح باب
۳۳۱	۱	باندار یکہ	بانداریکہ
″	۱۸	مذبور	مزبور
۳۳۲	۵	حصر	حضرت
″	۱۳	بیج	بیچ
۳۳۴	۱۴	لیس	لیق
۳۳۵	″	ضعع	صُنع
۳۳۷	۲	شفاخانہ مردانہ	شفاخانۂ مردانہ و
		زنانہ کا	زنانہ
″	۵	پارچہ باتی	پارچہ بافی
۳۳۸	۳	سخاوت حسین کیل	سخاوت حسین خان وکیل
۳۴۰	۸	گاری	گاڑی
″	۱۴	خاندان نے	خاندان ہی کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۱	۱	جلسۂ دعوت	بزم جلسۂ دعوت
″	۹	مجرے	مجھے
″	۱۹	جمع سابق	جمع نسبت سابق
۳۴۲	۱۴	سندیڑہ کی ہیر	سندیڑہ کی بیڑ
″	۱۶	مذبور	مزبور
″	۱۹	افروض	افروز
۳۴۵	۱	شمس	ششم
″	۹	نقد	نقد حاضر
۳۴۶	۷	بزے	بنڑے
″	۱۷	سادگی پر	سادگی پہ
۳۴۷	۷	ہامی	ماہئی
″	۱۰	اظہار	اظہار
″	۱۷	موصوف لے	موصوف نے
۳۴۹	۱۵	لخت لخت	لخت جگر
″	″	موئی ایسا اپنے	موئی ایسا کو اپنے
″	۱۹	وضع	وضیع
۳۵۱	۱۱	والدس	والدش
۱۵۴	۹	کسی	کسیکے
″	۱۰	کاں	گل
۳۵۵	۲۱	عربدہ جوے	عربدہ جو مجھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۰	۲	گرد ند	گردیدہ
″	۱۰	غضنفنہ	غضنفر
۳۶۳	۷	تزہ	تُرہ
″	۸	کرینگے	گرینگے
۳۶۳	۱۰	پشہ	پستہ
۳۶۵	۱۹	گلہ	کلہ
۳۶۶	۵	مصامین	مضامین
۳۷۰	۱۸	کہیکون	کہیلون
۳۷۲	۱۰	مراد	مرا
۳۷۷	۳	گنا	گیا
۳۷۸	۲	باہت	چاہت
″	۳	بن نگئی	بن گئی
″	۱۶	نابفلک	تابفلک
۳۷۹	۷	آسمانش	آسمائش
۳۸۱	۱۹	انجمن	انجمن
۳۸۲	۱۶	سرزلفت	سرزلفت
″	۱۷	یارشں	نازش
۳۸۳	۳	ماتہ	ماتھہ
″	۱۱	جگ	جگہ
″	۱۵	مطالب	مطلب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸۴	۲۰	کیانہ	کیا کیا نہ
۳۸۵	۹	سجاع الدولہ	شجاع الدولہ
۳۸۶	۵	سجاع الدولہ	شجاع الدولہ
〃	۱۱	لطناً	بطناً
〃	۱۲	باستباہ	باشتباہ
〃	۱۸	ساعری	شاعری
۳۸۷	۱۶	اونکی اونکی ہے	اونکی ہے
۳۸۹	۱۸	جزبہ	جذبہ
۳۹۰	۱۱	سوخ	شوخ
۳۹۲	۵	سوق	شوق
۳۹۴	۱	طرقی	ترقی
۳۹۵	۴	ساگرد	شاگرد
〃	〃	حصرت	حضرت
〃	۸	حصلت	خصلت
〃	۱۱	جانی خیاذ باللہ	جانی میں خیاذ باللہ
〃	۲۰	مصیبت	مصیبت
۳۹۷	۷	کاگزاری	کارگزاری
〃	۱۹	ساعری	شاعری
۳۹۸	۵	اس	آس
۴۰۰	۱۰	لپ	لب
۴۰۰	۱۰	نگرکبھی	نکرتے کبھی
۴۰۱	۱	کیو	کیون
〃	۱۸	دو سینہ کا	وہ سینے کا
۴۰۴	۹	چاکبھی	چاہے کبھی
۴۰۹	۱	مسلم البوت	مسلم الثبوت
〃	۱۳	معرض ظہور	بمعرض ظہور
۴۱۱	۱۵	دیل	ذیل
۴۱۳	〃	حبات	حباب
〃	۱۲	نقس	نقش
۴۱۴	۱	جرس	جرس
۴۱۵	۴	اچرخ	از چرخ
〃	۹	سہرت	شہرت
〃	۱۵	مدح حضور	بمدح حضور
۴۱۶	۵	قوس قزحہ تاکہ	قوس قزح ہے تاکہ
〃	۷	شہرا	شہرہ
〃	〃	مہانوازی	مہمان نوازی
۴۱۷	۱۵	عاشق نے یہ	عاشق یہ
۴۱۹	۱۹	سلادنکے	سلادنکے
۴۲۴	۱۰	گہرلہر	گہر گہر
۴۲۹	۴	خت	خط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳۰	۱۸	وکبک کے	وہ کبک کے
۴۳۱	۱۰	افضل بہترین	افضلین بہترین
۴۳۲	۱۹	کیو کرتے ہو	کیون کرتے ہو
۴۳۳	۵	فی الملک	فی الملک
۴۳۴	۷	مصرہین	مصریہین
〃	۲۰	مسلاد	میلاد
۴۳۵	۴	مذبور	مزبور
〃	۱۵	مذبور	مزبور
۴۳۶	۵	مذبور	مزبور
〃	۸	مذبور	مزبور
〃	۲۱	مذبور	مزبور
۴۳۷	۸	مذبور	مزبور
〃	۱۵	مذبور	مزبور
۴۳۸	۹	مذبور	مزبور
〃	۱۴	مذبور	مزبور
۴۴۱	۲	شابت	شابت
〃	۴	مذبور	مزبور
۴۴۵	۱۳	سن	یمن
۴۴۸	۱۷	مذبور	مزبور
〃	۲۰	ہشابت	شابت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۴۵	۲	ذی الحجہ	ذی الحجہ
″	۷	سپرنٹنڈنٹی	سپرنٹنڈنٹی
″	۱۱	ہجر	حجے
۴۴۶	۱۳	بدرماہا	بدرماہیہ
۴۴۸	۱۰	طہور	ظہور
۴۴۹	۴	نظامت	نظامت
۴۴۵	۸	نواب اسمٰعیل خانصاحب	نقط نواب اسمٰعیل (بمرض طہور آئی)
		مرحوم الخ	تک عبارت کرد
		درج ہو گئی	
″	۱۶	عرض	عرضی
۴۵۰	۳	مذبور	مزبور
″	۷	پرسچیارہ	پرسچیارڈ
″	۱۶	ہیندواسسٹنٹ	ہیڈ اسسٹنٹ
″	۱۳	مذبور	مزبور
۴۵۰	۱۵	جنوری	جنوری
۴۵۱	۱	ملفات کی	ملفات کی سپہر
		حضور والا	حضور
″	۸	سپرنٹنڈنٹی	سپرنٹنڈنٹی
″	۹	ایضاً	ایضاً
۴۵۲	۱۱	اخذ رسیدات	اخذ رسیدات
		صابطہ	ضابطہ
″	۱	سوجل	سوجل
۴۵۳	۱	واصح	واضح
″	۶	اہلکاران	اہلکاران
۴۵۴	۲	ریاست	ریاست ٹونک
″	۷	فرزند	فرزندان
۴۵۵	″	مذبور	مذکور
″	۶	برگشتہ	برگشتہ
۴۵۶	۱۰	گیا	گیا
۴۵۶	۱۹	جنوری	نظامت
۴۵۹	۵	عبدالوہاب خان	عبدالوہاب خان
		حضور	بہادر
۴۶۰	۱	سپرنٹنڈنٹی	مذبور
۴۶۲	۷	ایضاً	رخصتانہ
۴۶۴	۳	اخذ رسیدات	خوش قطعہ
″	۵	صابطہ	حاتفے
″	۱۰	سوجل	باسورہ
۴۶۶	۵	واضح	مع اجنٹ وچیک
		اہلکاران	صاحب بہادر
″	۱۵	حضور	حضور
۴۶۷	۷	فرزندان	طرقی
″	۸		حضور کی
۴۷۰	۱۰	ہنگور	اتنا
۴۷۳	″	پرگشتہ	ضیاء الملک
۴۷۵	۱۱	گیا	قطعہ

متعلقہ صفحہ (۴۴۰) سطر (۲)

نقل پروانہ حضوری موسومہ جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر سدلکھنوی شجاعت ہوشمندی نشان لیاقت عنوان

محمد سلیمان خان بلا نیت باشد۔ بعد سلام مسنون باد۔ در نیولا راہ مراحم تفضلات خسروانہ تمکو در عمدۂ وکالت جنابی بہ وبال بجاے حکیم محمد

حسن خان مشار الیہ سالانہ روپیہ مواجب مقرر کیا گیا۔ چاہیے کہ بہت جلد جواب سپرد پیشگاہ کر وکالت کا حکیم عبدالصمد خان وکیل سے حاصل

صحت نامہ نقشۂ اسمائے اہلِ خاندانِ امیریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	دو دختر	وہ دختر	۱۴	۳	عبدالسمیع خان	عبدالعلیم خان
۴	۷	شاہ احمد شاہ خان	احمد شاہ خان	ایضاً	۱۵	محمد سعید خان تخلص عاشق	احمد سعید خان تخلص عاشق
ایضاً	۸	مسرور	مبرور	۱۵	۱۸	مساۃ النسا بیگم	مساۃ زبدۃ النسا بیگم
ایضاً	۱۱	اصغر خلف	خلفِ اصغر	۱۶	۱۷	گیتی آرا	گیتی آرا بیگم
۵	۱۸	یک دختر مساۃ آفتاب بیگم	دو دختر مساۃ آفتاب بیگم	۱۷	۱۷	ناہر	ناظم
			و شمس النسا بیگم	۱۸	۶	ناہر جنگ	ناظر جنگ
۶	۷	اختر جہاں بیگم	اختر جہان بیگم	״	۱۲	فضل حسین	فضل حسین خان
۷	۱۹	عبدالمنعم خان	عبدالمنعم خان	۱۹	۲	حشام	احتشام
۹	۳	عبدالحمید خان	عبدالمجید خان	ایضاً	۱۱	دو دزند	سہ فرزند صاحبزادہ یوسف علیخان شاہانی
״	۱۳	صاحبزادہ محمد صدیق خان	+	״	۱۸	مذکور صاحبزادہ احمد علیخان	صاحبزادہ احمد سعید خان
				۲۰	۳	سعید الدین خان	سعید اللہ خان

صحت نامۂ نقشۂ اسمائے اہلِ خاندانِ امیریہ

سطر	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	سطر	غلط	سطر	صحیح
۱	دختر	۳	۱۴	وہ دختر	۳	عبدالسلیم خان	۳	عبدالحلیم خان
۴	شاہ اسکندر خان	۷	ایضاً	اسکندر شاہ خان	۱۵	محمد سبحان تخلص عاشق	۱۵	محمد سبحان تخلص عاشق
ایضاً	مسرور	۸	۱۵	مبرور	۱۸	مساۃ النسا بیگم	۱۸	مساۃ زینۃ النسا بیگم
ایضاً	اصغر خلف	۱۱	۱۶	خلفِ اصغر	۱۷	گیتی آرا	۱۷	گیتی آرا بیگم
۵	یک دختر مساۃ آغا بیگم	۱۸	۱۷	دو دختر مساۃ آغا بیگم	۱۷	ناہر	۱۷	ناظم
			۱۸	شمس النسا بیگم	۶	ناہر جنگ	۶	ناصر جنگ
۶	اختر جہانی بیگم	۷	۰	اختر جان بیگم	۱۲	فضل حسین	۱۲	فضل حسین خان
۷	عبدالمنعم خان	۱۹	۱۹	عبدالمنعم خان	۲	حشام	۲	احتشام
۸	عبدالمجید خان	۳	ایضاً	عبدالمجید خان	۱۱	دوزرزند	۱۱	کہ فرزند صاحبزادہ امجد علی خان
۹	صاحبزادہ محمد صدیق خان	۱۳	۰	+	۱۸	منکوحہ صاحبزادہ امجد علی خان	۱۸	صاحبزادہ امجد علی خان
			۲۰		۳	سعید الدین خان	۳	سعید اللہ خان

خاتمة الطبع

ستایش و نیایش مر خلاق زمین و زمان را سزاست که از ترکیب یکلخت نمونه هزار عالم صوری و معنوی را از کتمان غیب ظاهر
جل جلاله و عم نواله و نعمت فزاوان مر هادی انس و جان را تو بایسته که لوای اول ما خلق الله نوری و فضای لولاک لما خلقت
الافلاک بلند نموده صلی الله علیه و آله و اصحابه اجمعین اما بعد احقر العباد بنده علیخان مالک مطبع ستاره هند اگره و خدمه
ارباب عبرت که طلسم کشایان گنجینه سخن و معنی شناسان مضامین رنگین نوکمن گوی از جمله سرایان عرصه سپهر
که درین ایام مبارک انجام تاریخ دلپسند و وقایع ارجمند که ثمره شجره حسن تقریر موزون بی مدد نظیر شیرین زبان شکرلب
ابلغ البلغا افصح الفصحا کاشف اسرار خفی و جلی عاجی جناب مستطاب سید محمد اصغر علی صاحب المتخلص بالآبرو ادام الله فیضه
خیابان خیابان بلبل و بیجان عبارات گلگون و مقرمت بوقلمون و این گلشن تازه بهار آراسته و از شگرف بیانی و
لسانی چون سرو آزاد و خشاد و در گلزار عالمیان فرق اعزاز و امتیاز افراخته که ع

ملک از فلک آفرین خوان رسید

سجسن اهتمام و بجد و جهد تمام اهالیان مطبع نگار طبع یعنوانی بستاله مطبوع طبایع خاص و عام گشته

قطعه تاریخ مطبع

چو شد مطبوع این تاریخ نادر		ملک کوس ثنا از اوج میزد	
پی تاریخ گر بنده علیخان		می از بهر مضامین موج میزد	
		۱۳۱۹	